

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232129

UNIVERSAL
LIBRARY

الْأَزْوَاجُ لِلَّهِ وَالْحَقُّ عَلَى مَرْجِيءٍ

بمؤذنه تعالى کتاب مستطاب مجموعہ ملفوظات مسمیٰ بحضرت

حسینی کریم شہر

سیر الاولیاء
تتمت بحمد الله تعالى في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٨٠
مؤلفه الميرزا محمد باقر الكاظمي الكرماني المدعي

ماه شعبان سنه ١٢٨٠

شایسته کرده بنده ذوالجمال حیرتگی لال مالک و بہتم مطبع مہتاب فیض بازار دہلی

مَطْعُ هُنْدٍ هُوَ أَقْعُ فَيْضٍ

اَلَا اَوَّلُ بَلَدٍ اَلَا فِى وَكَلَامِهِمْ

بعون تَعَالَى كِتَاب مُسْتَطَاب مَجْمُوعَةُ مَلْفُوظَاتِ مَسْنَوِي بِحَضْرَتِ

جَمْعِي كَرْدِه شَد

سَبِيحَةُ اَوَّلِيَّةِ
شَيْخِ الْإِسْلَامِ سَيِّدِ الْمُرَادِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ
مَوْلَانَا سَيِّدِ الْمُرَادِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ

مَاهِ شَعْبَانِ ١٢٨٥ هـ

شایان کَرْدِه بِنْدَه ذَوِ الْجَمَالِ جَمْعِي لَالِ مَالِکِ هَتَمِ طَبِيعِ حَبِیبِ فِیضِ بَانَدِ زَهْلِی

مَطْعُ هُنْدِ هَوَا وَاقِعِ فِیضِ نَارِ اَطْعَمَا

Checked 1968

ویباچہ

تحریر

Checked 1968

۱۹۷۵/۲
۲-۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از مدتے آرزویم بود کہ سوانح عمری حضرت محبوب آلہی سلطان المشائخ نظام الحق
والدین چشتی دہلوی قدس سرہ العزیزہ معروض تحریر آید تا از اس ہر خاص و عام مستفید
شوند و الحمد للہ والمنۃ کہ دریں عہد معدلت مہد حضور ملکہ معظمہ کوئین و کثور یا قیصر ہند
خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کہ سنہ جلوسش چیل ہفت است بحکم ”جویندہ یابندہ“ اس
پہچماں چرنجی لال جینی رئیس قدیم درگاہ حضرت نظام الدین اولیا واقع غیا پور
متصل دہلی را یک نسخہ کہنہ و قلمی از سید شاہ طہور علی صاحب قاضی زادہ درگاہ موصوف
پس از تجسس بسیار بعد ادا سے ماوجب قابل اعتبار بدست آمد کہ اس گوہر بے بہارا
مولانا میر خور و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ در سنہ ہشت صد و ہجری
تصنیف کردہ بود و آںجا کہ محض آرزو سے دلی براسے دستیابی سوانح عمری آنحضرت
بود۔ حالانکہ یہ مستند شہل بر سوانح عمری و دیگر حالات تاریخی و ملفوظات پیراں شیخ المشائخ
و پیران پیر خلفائے و یاران و دیگر یادات عظام بمعصر و غیر ہم بہت افتاد پس
دریں صورت لازم و واجب آمد کہ حالات جنیں بزرگاں دیں باہتمام تمام مطبع
علیحدہ طبع کنم نظر برآں یک مطبع سے بہ محب ہند و فیض بازار واقع دہلی جاری
کردم و سید عبد اللہ لطیف صاحب کتاب ساکن سنہری منڈی را بر تحریر ایں
کتاب ملازم گردانیدم و براسے تصحیح و مقابلہ ایں دُر زانیاب چند مولویاں و منشیان
را یکے بعد دیگرے مقرر کردم و فرید برآں بسیار وقت خود را در صحت ایں نسخہ مسطورہ

صرف نمودم اگر چه این نسخه شریفه بسیار صحیح و دیرینه است و از نقل و تخط مولانا شیخ
فخر الدین نظامی چشتی دہلوی قدس سرہ مزین و موشح است تا ہم دیگر مطالب کہ از
دیگر مقابہا بعد طبع این نسخہ دستیاب شدہ آنہا را درین نسخہ بر سرچہ علیحدہ طبع
کنانیدہ جا بجا چسبانیدم۔ و بعض قسم کہ در عبارت اصل نسخہ یافتہ از جہت الزام الحاکم
و تحریرات بعینہ بر غور مہراں گزارشتم و بیچ تغیر و تبدل نکردم۔ باین مہمہ سعی و کوشش و
صرف کثیر چند امور ذیل برائے سہولت مضامین فہمی شایقین ایزا کردم۔

(۱) بعض عبارت عربی کہ در اصل کتاب غیر مترجم بود درین کتاب ترجمہ کنانید شدہ
(۲) معنی بعض الفاظ ادق کہ در اصل کتاب بلا ترجمہ نوشتہ بود و بذریعہ حاشیہ این
کتاب درج کردم (۳) آسامی بزرگاں و مقابہا و کتب بقلم جلی نوشتہ شد تا
شایقین را در مضامین فہمی سہولتے رد نماید (۴) حتی الامکان یاسے معروف
مد و رویاسے مجهول طولانی نوشتہ شد تا این امر در مضامین فہمی معین مددگار
شود (۵) در شک و نون غنہ سالم نقطہ ندادہ تا در خواندن نظم سہولتے باشد (۶)
فہرست مطالب ابواب نکات صفحہ و ارجحنت و جانفشانی تیار کردہ و در شروع این
کتاب ایزا کردم تا شایقین را ذکر ہر یک بزرگ سہولت تمام در یک نظر و یافتہ
علاوہ امور مذکورہ بالا کتاب ہذا بر کاغذ سریرا پیوری قیمتی و سفید و نیزیہر کاغذ
ولایتی و زنی بخط نستعلیق طبع کردہ شد و بعوضہ ہشت ماہ بعد صرف ~~نہ~~ با تمام رسید
اگر با اینہما بہتمام وجد و جہد تمام در این نسخہ سہوے یا خطاے رفتہ باشد این
عاصی و خاظمی را بحکم قطعہ مندرجہ ذیل معذور دارند۔

قاریا بر من مکن قہر و عتاب * گر خطاے رفتہ باشد در کتاب
از خطاے رفتہ را نصیح کن از کرم و اللہ اعلم بالصواب

ہا ق
چرخ لال
مقام درگاہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز دہلی۔ مورخہ یکم محرم الحرام ۱۳۸۵

فہرست کتاب مستطاب سیر الاولیاء

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۹ - ۳۹	ملکت دوم در بیان مشغولی	۲۹ - ۱	باب اول در فضائل خواجگان چشت
۵۵ - ۳۹	سوم در بیان عزلت و انزوا و کرامات	۱۵۵ - ۲۹	از حضرت صلعم تا آخر عہد حضرت سلطان المشائخ
۵۵ - ۵۵	چہارم در بیان رحلت کردن		نظام الدین اولیا قدس سرہ الغرین
۹۱ - ۵۵	پنجم حضرت شیخ الاسلام شیخ شیعہ العالم	۳۱ - ۳۰	ملکت در بیان نعت حضرت صلعم و رسیدہ
	فرید الدین قدس سرہ شعل بر پشت نکتہ		خرقہ فقرا امیر المؤمنین علی اکرم المدوحہ
۵۹ - ۵۸	ملکت اول در بیان حسب و نسب		و از خدمت او بمشائخ کبار و اولیائے نامور
۶۱ - ۵۹	دوم در بیان عزلت و انزوا		قدس سرہم -
۷۰ - ۶۱	سوم در بیان مجاہدہ و روش ایشان		منہم خواجہ حسن بصری قدس سرہ
۷۲ - ۷۰	چہارم در بیان علم و تجربہ	۳۲ - ۳۲	خواجہ ابو الواحد زید قدس سرہ
۷۷ - ۷۲	پنجم در بیان یافتن ظرافت ایشان	۳۳ - ۳۳	خواجہ فیض بن عیاض قدس سرہ
۸۷ - ۷۷	ششم در بیان بعضی ملفوظات	۳۵ - ۳۳	خواجہ ابراہیم ادہم قدس سرہ
۸۹ - ۸۷	ہفتم در بیان بعضی کرامات والدہ مکرمہ ایشان	۳۸ - ۳۵	خواجہ خذیفہ المرعشی قدس سرہ
		۳۹ - ۳۸	خواجہ بصری قدس سرہ
۹۱ - ۸۹	ہشتم در بیان مرض و رحلت کنان ایشان	۳۹ - ۳۹	خواجہ بصری قدس سرہ
۱۵۵ - ۹۱	منہم حضرت سلطان المشائخ نظام الحق	۳۹ - ۳۹	خواجہ نمشاد علو دینوری
	والدین قدس سرہ شعل بر پائزہ نکتہ -	۳۹ - ۳۹	خواجہ ابو سحاق شامی حبشی
۹۹ - ۹۹	ملکت اول در بیان حسب نسب	۴۲ - ۴۱	خواجہ ابو یوسف حبشی
	دوم در بیان پیدا آمدن محبت شیخ	۴۳ - ۴۲	خواجہ محمد مودود حبشی
۱۰۰ - ۹۹	شیوخ العالم شیخ فرید الدین قدس سرہ	۴۴ - ۴۳	خواجہ حاجی شریف زندی حبشی
۱۰۱ - ۱۰۰	سوم در بیان علم و تجربہ ایشان	۴۵ - ۴۴	خواجہ عثمان ہارونی رح
۱۰۶ - ۱۰۱	چہارم در بیان ذکاوت بعضی احادیث کہ سلطان المشائخ تقریر کردہ است	۴۸ - ۴۵	خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین
۱۰۷ - ۱۰۶	پنجم در بیان فتن سلطان المشائخ بخت		حسن بنجری قدس سرہ الغرین
۱۰۷ - ۱۰۶	شیخ فرید الدین قدس سرہ دار دست	۵۷ - ۴۸	خواجہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی او حشمتی
	آوردن بخت او		قدس سرہ شعل بر چہار نکتہ است
۱۱۲ - ۱۰۷	ششم در بیان سکونت حضرت سلطان المشائخ	۴۹ - ۴۸	ملکت اول در بیان مجاہدہ

نظام الدین اولیا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶۴-۱۶۳	منہم شیخ بدرالدین غزنوی شغل پردہ و نکبتہ	۱۱۶-۱۱۲	در شہر دہلی و از آنجا آمدن بغیث پور قدس سرہ
۱۶۵	نکبتہ اول در بیان آمدن شیخ بدرالدین غزنوی	۱۱۶-۱۱۶	نکبتہ ہفتم در بیان مجاہدہ و ادخال حال
۱۶۵-۱۶۶	دوم در بیان کرامات او	۱۱۶-۱۱۶	بہشتیم در بیان یافتن خلافت و نعمت
۱۶۶-۱۶۶	منہم شیخ نجیب الدین متوکل	۱۱۶-۱۱۶	دینی و دنیوی
۱۶۶-۱۶۶	منہم مولانا بدرالدین سحاق شغل پردہ و نکبتہ	۱۱۶-۱۱۶	نہم در بیان مجاہدہ ہائے سلطان المشائخ
۱۶۶-۱۶۶	نکبتہ اول در بیان پیوستن مولانا بدرالدین	۱۱۶-۱۱۶	در آخر عمر و روشن آں بادشاہ دین قدس سرہ
۱۶۶-۱۶۶	اسحاق بخاری شغل شیوخ العالم	۱۱۶-۱۱۶	دہم در بیان فتح و فتوح و آمدن بادشاہ
۱۶۶-۱۶۶	دوم در بیان کرامات او	۱۱۶-۱۱۶	و بادشاہ بزاوہ با آنجا کبوسوی حضرت
۱۶۶-۱۶۶	منہم شیخ جمال الدین ہانوسی قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۶	سلطان المشائخ قدس سرہ
۱۶۶-۱۶۶	منہم شیخ عارف خلیفہ شیخ شیوخ العالم	۱۱۶-۱۱۶	یازدہم در بیان آنکہ در باب سلطان المشائخ
۱۶۶-۱۶۶	فرید الدین قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۶	حاصلان بخدمت سلطان علاء الدین غوری
۱۶۶-۱۶۶	باب سیدوم در بیان مناقب فضائل اولاد	۱۱۶-۱۱۶	رسانیدند
۱۶۶-۱۶۶	بعضے ہنسگان و نمیرگان شیخ فرید الدین قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۶	دوازدهم در بیان ملاقات سلطان المشائخ
۱۶۶-۱۶۶	سرہ و اقربائے سلطان المشائخ قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۶	باشیخ الاسلام رکن الدین قدس سرہ
۱۶۶-۱۶۶	نکبتہ اول در بیان کرامات پسران شیخ الاسلام	۱۱۶-۱۱۶	سیزدہم در بیان بعضے کرامات او
۱۶۶-۱۶۶	فرید الدین قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۶	چہار دہم در بیان بعضے کرامات والدہ
۱۶۶-۱۶۶	منہم خواجہ نصیر الدین نصر السمرق	۱۱۶-۱۱۶	بزرگوار ایشان
۱۶۶-۱۶۶	مولانا شہاب الدین قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۶	پانزدہم در بیان حالے کہ سلطان المشائخ
۱۶۶-۱۶۶	شیخ بدرالدین سلیمان قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۶	را پیا پیا شد و بدایں حال رحلت فرمود
۱۶۶-۱۶۶	خواجہ نظام الدین قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۶	باب دوم در بیان مناقب و فضائل و
۱۶۶-۱۶۶	خواجہ بیوقوف قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۶	کرامات خلفائے شیخ الاسلام معین الدین
۱۶۶-۱۶۶	نکبتہ دوم در بیان کرامات دختران شیخ	۱۱۶-۱۱۶	سجری - و خلفائے شیخ الاسلام قطب الدین بختیار
۱۶۶-۱۶۶	فرید الدین قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۶	کاکل اوشی خلفائے شیخ شیوخ العالم فرید الدین
۱۶۶-۱۶۶	سوم و فضائل بعضے نمیرگان شیخ	۱۱۶-۱۱۶	منہم شیخ حمید الدین سولی خلیفہ شیخ الاسلام
۱۶۶-۱۶۶	فرید الدین قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۶	معین الدین حسن سجری شغل پردہ و نکبتہ
۱۶۶-۱۶۶	منہم شیخ علاء الدین قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۶	نکبتہ اول در بیان راہ و روش او
۱۶۶-۱۶۶	خواجہ عزیز الدین	۱۱۶-۱۱۶	دوم در بیان بعضے کرامات او
۱۶۶-۱۶۶		۱۱۶-۱۱۶	سوم در بیان اسولہ

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۳۶-۲۳۷	مکتبه چهارم در بیان کرامات و شئین	۱۹۸-۱۹۹	منہم شیخ کمال الدین قدس سرہ
	سماع و رحلت کردن ایشان	۱۹۹-۱۹۹	خواجہ عزیز الدین ابن خواجہ ابراہیم قدس سرہ
۲۳۶-۲۳۷	منہم شیخ نصیر الملتی والدین محمد و طیب السہ	۱۹۹-	مکتبه چهارم در بیان فضائل نصیر گان
	مضموعہ اشعل بر جہار نکتہ		(بنسگان) شیخ فرید الدین قدس سرہ
۲۳۸-۲۳۹	مکتبه اول در بیان مرحمت و پرورش	۲۰۱-۱۹۹	منہم خواجہ محمد روح
	سلطان المشائخ در باب ایشان	۲۰۲-۲۰۱	خواجہ موسیٰ روح
۲۳۶-۲۳۸	دوم در بیان مجاہدہ مائے ایشان	۲۰۳-۲۰۲	خواجہ عزیز الدین صوفی شیخ کمال الدین
	سوم در بیان اشارت کہ شیخ نصیر الدین	۲۰۳-	مکتبه پنجم در فضائل اقباس سلطان المشائخ
	محمد و قلع نقس کل تب حروف را فرمودہ		انعام السخی والدین قدس سرہ
۲۳۶-۲۳۷	چهارم در بیان بعضی کرامات ایشان	۲۰۳-	منہم خواجہ رفیع الدین اردن
۲۵۶-۲۵۷	منہم سید موسیٰ نقیب الدین سور نور الدین	۲۰۳-۲۰۲	خواجہ نقی الدین نوح
	مشعل بر پنج نکتہ	۲۰۴-۲۰۳	خواجہ ابوبکر مصلی دار
۲۳۸-۲۳۹	مکتبه اول در بیان اوخصا و کثرت بکا و ذوق	۲۰۴-۲۰۳	مولانا قاسم
۲۵۰-۲۵۱	دوم در بیان یافتن خلافت او	۲۰۴-	خواجہ عزیز الدین ابن خواجہ ابوبکر مصلی دار
۲۵۱-۲۵۰	سوم در بیان بعضی کرامات او	۲۰۸-	مکتبه ششم در فضائل سادات کرام جدو پادشاه
۲۵۶-۲۵۱	چهارم در بیان ملاقات شیخ نقیب الدین		صاحب کتاب سیر الاولیاء
	بأساطان محمد تعلق	۲۱۰-۲۰۸	منہم سید محمد محمود کرمانی
۲۶۲-۲۶۳	منہم چهارم مولانا حسام الدین ملتانی مشعل	۲۱۰-۲۱۱	سید نور الدین مبارک
	برستہ افقتہ	۲۱۲-۲۱۱	سید کمال الدین امیر احمد
۲۵۸-۲۵۹	مکتبه اول در بیان عظمت او و مرحمت	۲۱۶-۲۱۵	خواجہ سید حسین کرمانی
	سلطان المشائخ در باب او	۲۱۹-۲۱۸	خواجہ سید خاموش
۲۶۰-۲۵۸	دوم در بیان ملاقات میان مولانا	۲۲۰-۲۱۹	باب چهارم در بیان فضائل خلفا حق
	حسام الدین ملتانی و مولانا شمس الدین	۲۲۰-۲۱۹	سلطان المشائخ انعام الدین قدس سرہ
	یحییٰ و مولانا علاؤ الدین بنی قریب ہریم	۲۲۳-۲۲۲	منہم مولانا شمس الدین یحییٰ قدس سرہ
۲۶۲-۲۶۱	سوم در بیان خلافت یافتن او		بر جہار نکتہ
۲۶۵-۲۶۲	منہم پنجم مولانا فخر الدین زراوی قدس سرہ	۲۲۳-۲۲۲	مکتبه اول در بیان آوردن ارادت او
	مشعل بر شش نکتہ	۲۲۵-	انعام عظمت و روش او
۲۶۳-۲۶۲	مکتبه اول در بیان ارادت آوردن او	۲۲۶-	او

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۹۹-۲۹۸	منہم چہارم مولانا فخر الدین مردزی	۲۶۶-۲۶۵	تکلمہ دوم در بیان مجاہدہ اول
۳۰۱-۲۹۹	پنجم مولانا فصیح الدین رح	۲۶۰-۲۶۶	" سوم در بیان علم و متبحر او
۳۰۵-۳۰۱	ششم امیر خسرو طوطی ہند رح	۲۶۱-۲۶۰	" چہارم در بیان شنیدن سماع دہی
۳۰۵	ہفتم مولانا جمال الدین	۲۶۳-۲۶۱	" پنجم در بیان ملاقات مولانا فخر الدین زکریا
۳۰۶-۳۰۵	ہشتم مولانا جلال الدین اودھی		قدس سرہ با سلطان محمد تغلق - دہی
۳۰۸-۳۰۶	نہم خواجہ کریم الدین سمرقندی المجد	۲۶۵-۲۶۳	" ششم در بیان رخصت مولانا فخر الدین زکریا
	بہ بیانہ		بزیارت خانہ کعبہ غرق شدن جہاز و حجت
۳۰۸-۳۰۶	دہم قاضی شرف الدین فیروز		حق پوچستن او
۳۰۹	یازدہم مولانا بہاؤ الدین ادہمی	۲۶۸-۲۶۵	منہم ششم مولانا علاؤ الدین تہجدی رح
۳۱۰-۳۰۹	دوازدهم شیخ مبارک کوپامٹووی	۲۶۸-۲۶۸	" ہفتم مولانا بران الدین غریب رح
۳۱۱	سیزدہم خواجہ مود الدین کرخلم		مشکل بردونکتہ
۳۱۲-۳۱۱	چہار دہم خواجہ تاج الدین داری	۲۶۹-۲۶۸	تکلمہ اول در بیان محبت اعتقاد او
۳۱۳-۳۱۲	پانزدہم خواجہ ضیاء الدین برنی	۲۶۹-۲۶۸	" دوم در بیان کوفتہ شستن بازو خشنود
۳۱۳-۳۱۳	شانزدہم خواجہ مود الدین انصاری		شدن سلطان المشائخ از مولانا
۳۱۵-۳۱۳	ہفدہم خواجہ شمس الدین		بر مان الدین غریب
۳۱۵	ہشتم مولانا نظام الدین شیرازی	۲۸۸-۲۸۷	منہم ہشتم مولانا وجیہ الدین یوسف کلاہری
۳۱۶-۳۱۵	نوزدہم خواجہ سالار نبین		مشکل برستہ نکتہ
۳۱۶-۳۱۶	بستم زیر این منہم ذکر نوزدہ یا حضرت	۲۸۸-۲۸۷	تکلمہ اول در بیان محبت عشق و کمال اعتقاد
۳۲۰-۳۱۶	سلطان المشائخ مذکور و محترست	۲۸۸-۲۸۷	" دوم در بیان یافتن اوافاس نیک
۳۲۰-۳۲۰	باب ششم در بیان ارادت و مرید و مراد		نعمت اسے سلطان المشائخ
	خلافت مشائخ قرین لہار و اہم	۲۸۸-۲۸۷	" سوم در بیان خلافت یافتن
۳۲۱	تکلمہ دوم در بیان ارادت	۲۸۸-۲۸۸	منہم نہم مولانا سراج الدین عثمان
۳۲۶-۳۲۱	در بیان مرید	۲۹۲-۲۹۰	منہم دہم مولانا شہاب الدین امام
۳۲۸-۳۲۶	در بیان انکدہ مشائخ و پیغمبت کنند	۲۹۲-۲۹۰	باب پنجم در بیان فضایل بعضی یاران
	بعدہ با مشائخ پیغمبت دیگر پیغمبت		حضرت سلطان المشائخ نظام الدین قدس سرہ
۳۳۳-۳۲۸	در بیان توبہ و استقامت آں	۲۹۲-۲۹۲	منہم اول خواجہ ابو بکر مندہ رح
۳۳۳-۳۳۳	در بیان حکم کردن پیرو قبول کردن	۲۹۲-۲۹۲	" دوم قاضی محی الدین کاشانی
	مرید حکم میر	۲۹۸-۲۹۶	" سوم مولانا وجیہ الدین پاکلی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲۲-۴۲۰	ملکتہ در بیان کسوت اہل تصوف	۳۲۱-۳۲۵	ملکتہ در بیان اعتقاد و مرید بخدمت پیر
۴۲۲-۴۲۲	در بیان ادعیا ثورہ کہ از شیخ شیعہ	۳۲۲-۳۲۱	در بیان صل خرقہ و بخشش آن
۴۲۵-۴۲۲	فرید الحق والدین قدس سرہ منقول است	۳۲۹-۳۲۲	در بیان خلافت مشائخ قدس سرہم
۴۲۵-۴۲۲	در بیان ادعیا ثورہ کہ از حضرت	۳۵۰-۳۲۹	در بیان حال شیخ
	سلطان المشائخ قدس سرہ منقول است	۳۵۱-۳۵۰	در بیان ولی و ولایت و ولایت
۴۲۱-۴۲۵	در بیان فضیلت قرات قرآن شریف	۳۵۲-۳۵۱	در بیان کرامت
۴۲۳-۴۲۱	در بیان ورودے کہ فوت شود	۳۵۶-۳۵۴	در بیان ستر کرامت
۴۵۳-۴۲۳	در بیان مشغولی ظاہر و باطن و مراقبہ و ذکر خفی	۳۵۶-۳۵۴	در بیان یقین شدن اہم از زبان بزرگ
۴۵۳-۴۵۳	باب ہشتم در بیان محبت و شوق و عشق		سلطان المشائخ و ارادت آوردن
	و رویت باری تعالی و تقدس		معصیت سیر الاولیا
۴۶۴-۴۵۴	ملکتہ در بیان محبت و خوا مضی آن	۳۶۵-۳۶۴	در بیان طایفہ کہ خود را بابل تصوف
۴۶۴-۴۶۴	در بیان اشتیاق و شوق		نسبت کنند و معاملہ ایشان ندرند
۴۸۲-۴۶۴	در بیان عشق	۳۶۶-۳۶۵	بغیر از پیر دست بیعت دہند
۴۸۳-۴۸۲	در بیان ولولہ عشق		باب ہفتم در بیان لہارت و آداب آن
۴۸۳-۴۸۳	در بیان حقیقت عشق		و ادعیا ثورہ و او را مقبولہ کہ منقول است
۴۸۵-۴۸۳	در بیان ترغیب و در عشق و معذرت میزد		حضرت شیخ الشیخ مشائخ فرید الدین و از
۴۹۱-۴۸۶	در بیان رویت باری تعالی و تقدس	۳۶۸-۳۶۵	حضرت سلطان المشائخ نظام الدین قدس سرہم
۴۹۱-۴۹۱	باب ہفتم در بیان سماع و وجد و رقص غیر ذلک		اسمہ در بیان لہارت و آداب آن
۴۹۳-۴۹۱	ملکتہ در بیان سماع		در بیان اوراد
۴۹۴-۴۹۳	در بیان آداب سماع	۳۹۱-۳۸۵	در بیان اوراد ہفتہ و سالیانہ
۴۹۴-۴۹۳	در بیان تحمیل الفاظی کہ میان شعرا مصطلح	۳۹۱-۳۹۱	در بیان صلوات
	شده و در ادو صاف معشوق	۳۹۵-۳۹۹	در بیان صلوات نفل
۴۹۴-۴۹۴	در بیان وجد اہل سماع	۳۹۹-۳۹۹	در بیان صوم
۵۰۳-۴۹۴	در بیان اخوانی کہ در سماع پیدا می شود	۴۰۲-۴۰۲	در بیان زکوٰۃ و صدقہ
۵۰۴-۵۰۳	در بیان رقص و تخریق ثوب	۴۰۳-۴۰۲	در بیان فضیلت ضیافت
۵۱۱-۵۰۴	در بیان استعمال سماع و بجا و رقص	۴۰۳-۴۰۳	در بیان آداب خوردن
۵۱۹-۵۱۱	در بیان بعضی مجالس سماع	۴۰۴-۴۰۴	در بیان آداب پاکدہ کشیدن

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۶۱-۵۶۱	مکملہ در بیان قبول فتوح و رد اک	۵۱۹-۵۱۹	مکملہ در بیان فوائد بعضی مجالس
۵۶۱-۵۶۱	در بیان ہمت	۵۶۵-۵۶۵	در بیان محضر سماع و بحث اک با حضرت
۵۶۳-۵۶۳	در بیان عدل و قلم		سلطان المشائخ قدس سرہ
۵۶۳-۵۶۳	در بیان روح و نفس	۵۶۲-۵۶۲	در بیان استماع سماع
۵۶۵-۵۶۵	در بیان الہام و وسوسہ در بیان	۵۶۲-۵۶۲	باب دہم در بیان بعضی ملفوظات و مکتوبات
	خطرہ و عینیت و در مجرہ بودن و		حضرت سلطان المشائخ
	متاہل شدن	۵۶۲-۵۶۲	مکملہ در بیان علم و علما
۵۶۶-۵۶۶	در بیان فضیلت مکان بزرگان	۵۶۱-۵۶۱	در بیان شب معراج حضرت صلعم
	وزراں بزرگاں و حقیقت زمان	۵۶۱-۵۶۱	در بیان وفات حضرت صلعم
	و مکان	۵۶۱-۵۶۱	در بیان عقل
۵۶۲-۵۶۲	در بیان لطافت	۵۶۳-۵۶۳	در بیان دنیا و ترک دنیا
۵۶۵-۵۶۵	در بیان بزرگی حیدر زاویہ	۵۶۵-۵۶۵	در بیان فقر و غنا و فضیلت فقر و غنا
۵۶۶-۵۶۶	در بیان بزرگی بی بی فاطمہ سامرح	۵۶۶-۵۶۶	در بیان طبقات
۵۶۶-۵۶۶	در بیان شہقت و نیت	۵۶۶-۵۶۶	در بیان نیت
۵۶۶-۵۶۶	در بیان امر و عمل کے خوب اعتقاد	۵۶۶-۵۶۶	در بیان صبر و رضا
۵۶۶-۵۶۶	در بیان تہذیب مزاج ملوک	۵۶۶-۵۶۶	در بیان ریا
۵۶۶-۵۶۶	در بیان مردانے کے ایشان مستغرق	۵۶۶-۵۶۶	در بیان توکل
	باشندہ و از خواب و خورائشاں رایاؤ	۵۶۶-۵۶۶	در بیان حلم و غفو و غضب حیا
	نہا شد	۵۶۶-۵۶۶	در بیان صحبت
۵۶۶-۵۶۶	در بیان یافتن نسخہ سیر الاولیاء قلمی و کتبہ	۵۶۶-۵۶۶	در بیان محاسن اخلاص

تکامل شد

رَبِّ یَسِّرْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تَحْمُّ بِانْخِیْرِ

حمد متواتر و شکر متکاثر مرخص اسے را کہ مکرّم گردانید اولیائے خود را بزمہ درد دنیا
تا آرایش آں التفات نمایند و مصفّی گردانید از آنکہ غیر حضرت اور ملاحظہ نمایند پس
ضعیف گوید بیت التفات دل عشاق سوئے حضرت تست * جان مشتاق اسیر نظر
رحمت تست * و بدایت بخش سوئے حقایق تا بانوار معرفت او منور گردند پس ضعیف گوید
ایسا بخشید ہدایت سوئے ویش * فرمود عنایت بدرویش * پرورد دلم بنوعرفان
خون گرد ز عشق این دل ریش * و گلزارش دادہ دہائے ایشاں را بسبب شوق
بقائے خود تا درویش غم بآتش شوق بگداختند و لہ آبیات گلزارش یافت لہائے
غریزان * ز شوق آن جمال لایزالی * جمال لایزالی راست بس شوق *
برقص آمد دلم از شوق حالی * و سبحات جہ کشف کرد تا بآتش محبت بسوختند
پس ضعیف گوید بیت عشق تو آتش دل و جان مازہ * اینک بسوختیم ز عشقت
بسوختیم * بزرگے خوش گوید بیت کرا جمال نظر بر جمال میمونت * بدین صفت کہ
تو دل لے بری و اسے حجاب * بزرگے خوش گوید بیت حیرت اند حیرت است
و بتنگی در تنگی * کہ گماں گرد و یقین و کہ یقین گرد و گماں * پس ہر گاہ کہ خواہند
در محال عظمیٰ اصلاال بشتابند عقل خود را مستغرق و شست یا بند این ضعیف
گوید * اے ازین دو دیدہ خون ریز اجتناب

چو دیدیدہ ما غرق خون ز شوق جمال * ہزار حیرت و دہشت دگر راس افروہ
و چون خواهند کہ از غلبہ دہشت روی بگردانند از سر اوقات جمال مذاکوش ہوش
ایشان رسانند کہ نو مید نشوید و صبر را پیرایہ خود سازید و عجلت را کار مضامید کہ شاید
جمال ذوالجلال ماہمین شامید این ضعیف گوید رباعی شایان جمال ما شامید * در
عشق چہ کاہلی ننماید * اگر رویت ذوالجلال خواهید * در مذہب عاشقان درآمید *
پس بدین بشارت باز بر سر حرف بایستند و میاں رد و قبول و وفاقت و وصول غرق
دریائے معرفت و سوخته آتش محبت بمانند این ضعیف گوید قطعہ غرق دریائے
معرفت گشتیم * چوں کنم چوں کرانہ پیدا نیست * سوختن شد نصیب جان و دلم *
ساختن کار جان شیدا نیست * و زمام اختیاری بید قدرت جل جلالہ دهند و سر
بر آستانہ رضا نہند این ضعیف گوید بیت براستان رضا نہادہ ام اینک *
کہ نزد اہل دلال دین صادقان نیست * براہ عشق تو جان را بخورم پیوست
کار من و کار عاشقان نیست *

نعت

و صلواتہ بے پایاں و تحیات فراوان بر نبی او و حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم صلی اللہ وسن یحیٰ کہ سر و نجاں و پیشواے مرسلان و خاتم پیغامبرانست باد
صلواتہ اللہ و سلامہ علیہم جمیع بزرگے خوش گوید شعر صلی اللہ و من یحییٰ نعم شیدہ
و الاوطس و ن علی ابی الہفجج * ما ان مک حث محمداً بمقام الہی * لکن مک حث
مقام الہی بمقام الہی * ایں ضعیف خوش گوید نظم فم منیر دایمہ الاشرافی * قامت
علیک قیامت العسافی * بدلتی الناس و ن کوائلہ * ما بینہم ہمیشی علی
الآخراتی * و بر عمرت و یاران او کہ پیشوایان خلق اند و راہ نمایان حق چنانکہ حضرت

لا رحمت خدا تعالی باد و انا لک در عرض او بند - رحمت باکان حق با درازی چوئی کہ بزرگ هست نیست بیک
روح کیم من محمد صلی اللہ علیہ وسلم را بقول خود لیکن روح یکم من قول خود را مدح کردن محمد علیہ السلام -
شہ ما ہتا ہے ہست روشن کہ دایم ہست روشنای او - بر باشد بہت بروے بر قاست
عاشقان - ماہ چہار و ہم ہست کہ آرزو میکنند ہذا -
ام کند بر سوختن -

درآمدی از سینه مبارک خود نفس بر آوردی ازال نفس بوی جگر سوخته آمد
 عمر رضی اللہ عنہ چوں ایں سخن بشنید بگریست و گفت کہ من در ہمہ چیز
 او در مشغولیہا تو انعم کردی اما بوی جگر سوخته از کجا تو انعم آورد و ہم ازین
 کہ امیر المؤمنین ابو بکر صدیق بدین بشارت مخصوص شد ان الله یحب الیک
 عامۃ و اونی بکمی خاصۃ و ہم بدین سبب بود کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کرات گفتے یا لیتنی کنت شجرۃ فی صدرا بکمی کا شکے کہ عمر یک
 بودے از مویہاے کہ بر سینه مبارک امیر المؤمنین ابو بکر صدیق بود رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ بعد از ان امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ را کہ در جبالہ خود آوردہ بود طلبید
 و گفت کہ مقصود من از تو تفحص این معانی بودہ والا غرض دیگر در بیان نبوت ہوا
 بدو داد و او را بگذشت بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ
 العزیز نوشتہ دیدہ ام لَقَبَ ابْنُ بَكْرِ بِالْعَتِيقِ قِيلَ لِمَا لَهُ وَقِيلَ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 اَنْتَ عَتِيقُ النَّارِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ لِابْنِ فُحَاةٍ ثَلَاثٌ وَكَلَّ عَتِيقٌ وَمُعْتَقٌ
 وَمُعْتَقٌ و در آخر عمر مدت پانزدہ روز رحمت مرحوم ذات پاک او شد و در سال
 ثلث عشر من الهجرة برحمت حق پیوستہ و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ
 قدس اللہ سرہ العزیز نوشتہ دیدہ ام لَمَّا مَاتَ ابْنُ بَكْرٍ قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى
 الْبَابِ الَّذِي هُوَ مُسْتَحْيٍ فِيهِ فَقَالَ كُنْتُ وَاللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْصُونَكَ أَوْ لَا حِينَ
 يَفْشِي النَّاسُ عَنْهُ وَآخَرُ حِينَ فَشَلُوا كُنْتُ كَالْحَبْلِ كَالْمَحْرُكَةِ الْعَقَاصُ وَآرُ
 قَسِيلُهُ الْقَوَاصُفُ الْيَعْقُوبُ فَحَلَّ الْحُلَّ لِأَنَّهُ سَابَقَ فِيمَا اخْتَلَفْتَ أَرَأَيْتَ

لہ برستی کہ اللہ تعالیٰ تجلی میکند مخلق را از دوسے عموم و مرابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ را بخصوصیت
 لہ کا شکے ہے جو دم موسے و سیدنا ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو آزاد کردہ خداے ازلے آتش
 و دوزخ گفت عایشہ جو دم ابی بکر راستہ فرزند بے عین نام دم معتق نام سیدم معتق لہ ہر گاہ
 کہ وفات یافت ابو بکر استادہ شد علی رضی اللہ عنہ خداے تعالیٰ ازیشان بر دروازہ کہ خدا را
 بیانی یاد دے کہ در اں دروازہ پس گفت قسم خداست بودم مریدین را سخت استوار در
 اولی و ثانیہ کے کہ بخندم مردم از ان دین و در آخر تنگ دین تو مانده کہ
 نارد باد تند و نہ دور کند

کرده از نامہ انجی الذکوۃ العاصف الذیخ الکامیۃ خواجہ حکیم سنائی در مرعہ
از پے دیو بچہ گوید۔

سر ابلیس

ز احتساب

قصیدہ

ثانی اشین اذہما فی الغار
چوں بنی مشفق چو کعبہ عتیق
اوبوت پیمبر ہی کردہ
از پے درد او بخلق دین
درد او جسم دل و جگرش
حور و غلماں ز جعد و گیسو راہ
زاں ز حشیم عوام پنہاں بود
رافضی قدر او محب داند
ہمہ را ہجو خویش تن بیند
نہ زرقض و ہوا و کین خیزد
چہ شناس کہ مرد ایمان کیست
کے علی را بجاں زباں خواہد
ورنہ صد قش خلافتے بودے
باز جہاں چہ گونہ بردے ملک
باچنین دشمنے نباشد دوست
تو چہ سال و ماہ برجہ لی
تو زبان فضول کن کوتاہ
برا بکر باد و شیر خداے

کل جوہل اے سرور مونس و یار
میں صادق و زجاں صیق
وہرامہ قصہ کافر ہی کردہ
رضا بوشینہ پوش روح امیں
پیشہ او نقش بند زیب فرش
وہمہ اورفتہ اندتا در گاہ
نور و تیرش ہمہ جاں بود
ورصد رقیامتش خواند
انکہ ابلیس و ارتن بیند
چشم بوبکر میں ز دیں خیزد
اوچہ داند کہ تابش جاں چیت
آنکہ جاں بہر خانداں خواہد
گر نجانش لطافتے بودے
مصطفی کے برو سپردے ملک
مرتضی گو کشد ز اعدا پوست
مصلحت بود انجیہ کرد علی
بود بوبکر با علی ہمراہ
آفرین خداے بے ہمتائے

ہر امیر المؤمنین عن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ امام اہل تحقیق و اندر
پس نیست حاجت مارا در کشتن خون۔ یہ مشہور بصلابت و فراست مخصوص

کرده از نامه امارتہا	شاہد حق روائش و خفتن	نائب حق زبانش و گفتن
از پے دیو در زیانہ او	سایہ او سلاح خانہ او	بہتر از ہر زمان زمانہ او
سرابلیس در آستانہ او	روح کردہ زراح سرشتش	امحق دادہ درہ برشتش
ز احتسابش و اعتدال ہیکل	کل پیادہ نمازد و باد سوار	روح چوں سوختن سارک در
کل چوئل پا خود رکاب آرد	از پے حکم نافذش بشتاب	نامہ او بخواندہ داد جواب

و بر امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہ گنج حیا و اعیان اہل صفا و متعلق در کاف
 رضا بود و بہ نسبت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم منسوب بدو دختر داماد
 پیغمبر بدین انصال بخطاب ذی النورین مشرف گشت جامع قرآن و شیعہ جوعیان
 و مرتب ضیاء اہل ایمان بود و بانواع کرم و لطف طعم مخصوص و بلباس حلم و بوفور علم
 موصوف و از غایت حلم و شرم و ہمایمت پیغمبر بود کہ بر منبر سخن مبارک او بہتہ شد
 و فضائل او پیدا است منقائب او طابہ عیال لعلی رباحہ و ابی قتادہ رضی اللہ عنہما
 روایت کردہ اند کہ روز جمعہ صریحاً لدا را نزد یک امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ بودیم
 چوں غوغا بدید گاہ او رسید غلامان او سلاح برداشتند امیر المومنین گفت ہر کہ سلام
 بر نگید و از مال من آزاد و ما از پیش او از ترش جان خود بیرون آیدیم امیر المومنین
 امام حسن رضی اللہ عنہ بدر سارہ ^۳ و نیز ذیک امیر المومنین عثمان
 آدمیم امیر المومنین حسن ^۴ سلام کرد و گفت یا امیر المومنین من یہ
 فرمان تو یا مسلمانان شبیہ تو انعم کشید تو امام برحق مرا فرماں دہ تا بلائے ایں
 قوم از تو دفع کنم امیر المومنین عثمان گفت یا ابنِ اخی ارجع و اجلس فی بیتک
 حتی یأتی اللہ یا قمرہ فلا حاجۃ لنا فی اہراق الدماء و میان اہل سلوک ایں
 مقام رضاست آں را رعایت کرد و مدت خلافت او دہ سال کم دہ روز بود
 و مدت عمر او ہشتاد و ہشت سال و بعضی گفتہ اند نو سال و بوقت شہادت
 مصحف بر کف او بود و روز چہار شنبہ بردست مینار عیاض شہید شد رضی اللہ عنہ
 ۱۵۱ - اے فرزند مرا در من باز گرد و خوشین در خانہ خود تا آنکہ بیاید جفتاے باکم خون
 پس نیست حاجت مرا در گفتن خون -

قصیدہ

بر پیش سہم راہ خطیبہ بہ بست
زانکہ دانست جانش را از رم
مُحِبَّتِ ایں کہ سحیا من الایا
کحل شہر مش کشیدہ در دیدہ
در کنار شرف بر آمد او
نور جانش چو صبح صادق بود
ذوالارحام بود در عصبش
زشت زنگی بود نہ آئینہ
ہمہ در جستن ہوا کے خواند
سوے یاراں خوشترن بشتا
فَسَيَكُونُ كَهُمْ خُلُوعًا تَحْتَ

آنکہ بر جابے مصطفیٰ نشست
آن ز کثنت نبود بود از شرم
عین ایماں کہ بود جز عثمان
دست مشاطہ پسندیدہ
ہم از اسلاف بہتر آمد او
دل او با بنی موافق بود
فتنہ را کہ خاست در عصبش
آن نزو بود فتنہ و کینہ
خلق و عالم ہر آنکہ نیک بداند
او ہمہ نیک بود نیکی یافت
ز انجنان چونکہ خمشاں وے با

و بر امیر المؤمنین اسد الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کہ برادر مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و غرین بحر بلا و حریق نار و لا و مقتدای اولیا پیشوا ہے
اصفیا بود و باوصاف بزل و عطا و رزم و دغا و فقر و صفایان صحابہ کرام ممتاز
شد بقوت و شوکت از حضرت عزت بخطاب اسد اللہ الغالب مخاطب گشتہ و بکشتہ
علم از جمہ صحابہ ضوان اللہ علیہم جمیع بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اَنَا مَكِّيَّةٌ الْعِلْمُ وَعَلِيٌّ بَابُهَا اَخْصُوصُ گشت وَلِهَذَا اَقَالَ عُمَرُ كُنُوْا عَلٰی لَهْلَاكِ
عُمَرَ و مخلوع خرقہ فقر کہ از حضرت بحضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در شب
معراج رسیدہ بود میان خلفاء اربع مشرف او گشت لاجرم تا روز قیامت
نسبت سنتہ الباس خرقہ مشایخ قدس اللہ سرہم العزیز از زمانہ و این کار بخانی
سے پس نزدیک است کہ کفایت کند ایشان اسد تعالی سہ انہم شہرہم علم و علی در است سہ
سے علی بر آئند ہلاک شدہ عمر۔

استقامت ازو گرفت و او را در تصرف مقامے رفیع بہت و شائے عظیم جہیز
رحمۃ اللہ علیہ کوید شیخنا فی الأوصول والبداء علی المرتضیٰ و ازو سوال کردند
کہ بہترین کار با چیست فرمود غناء القلب یا اللہ یعنی ہرگز انجداستعالے تو نگردد
باشد نیتنی دنیا و ادویش نکند و بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ
الغریزہ نشہ دیدہ ام قال علی بن یوسف الخیر انا الذی سمعتنی امی حیدرۃ کہ کلینت
غائباً کومت المباحیۃ اوفیتهم بالصاع کلین السندرة سمیتہ امہ اسدا
یا شمسہا وھی فالحیمہ بنت اسد و ابو طایب غائب فلما قد مر کسہ
وسماہ علیاً الحیدر من اسماء الاسد السندرة مکینا لہ کبیری اقلہم قالا
واسعا قالت عایشۃ رضی اللہ عنہا یومہ یحمل حین اذنی من ہود و جہا
ثم کلہا لکلام املکت فاستخرجت مفعلاً یبعین امرأۃ حتی قد قامت
المدیۃ شعر فہدی اوانی نوابہ فقد یملک المثل لکری لیس فی حدیث عمر
او شصت سال بود و عبد الرحمن الحکم کہ جانب معاویہ شدہ بود فذا و فرستاد
تا در نماز امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ را بہ شیخ زہر کو و رنجے زد سہ روز زیست
روز ادینہ ہفد ہم ماہ رمضان سنہ ثلثین من ہجرہ شہادت یافت خواجہ سنائی
در مدح ایں خلیفہ برحق گوید۔

قصیدہ

لے سنائی بقوت ایمان | مدح حیدر بگو پس از عثمان | باد بخت ما سچ مطلق

لے شیخ مادر اصل وابتدا علی مرتضیٰ بہت کرم اللہ وجہہ علیہ سلام اللہ من انعم کہ نام نہادہ ہست
مراماد من حیدر ما نذہ شیکرہ در فتن بلبب تند و شجاعت راہ را در نظر نیارد غلبہ میکند آں
شیر بر سیرگرندگان تمام بیکدم بر من حق ایشاں را بہ پجارت بزرگے نام نہاد علی را مادر او با سہم
خود و ادو آں علی فاطمہ و حسن و حسین را ابو طالب حاضر نمود پس ہر گاہ کہ آمد مکرودہ پنداشت
ایں نام را و خود نام نہاد علی حیدر کیے از ناہمائی شیر بہت و نام پدراقطعہ مادر علیست
و سندرہ پچانہ بزرگ را بگوید بیکدم من کا فواں را کشتن بسیار گفت عایشہ رضی اللہ عنہا سے تقایے
ازاں بدو زجملہ وقتیکہ خرب شد علی کجا و عایشہ پس تر کلام کرد علی با عایشہ کلام بسیار
آیا تو بادشاہ کشتہ پس علیہ گرد آں علی پس فرستاد علی با سہم چہل زن را تا آنکہ حقیقتی سکونت گرفت آں
عایشہ فریدینہ۔

زهی الباطل هست جا بحق	آن فضل آفت سرافق	آن علم دارو علم دار رسول
هم نبی را وصی و هم داماد	چشم پیغمبر از جالش شاد	آما ز سدره جبرئیل امین
لافی کرد مرد را تلقین	شرف ملک دایه دیں او	صدف در آک یاسین او
آل یاسین شرف بدو دید	ایزد او را بعلم بگزیده	بهر او گفت مصطفی به الله
که خداوند دل من والا	راز دار خدا و پیغمبر	راز دار پیغمبر آن حیدر
کاتب نقش نامه تنزیل	خازن گنج نامه تاویل	لفظ قرآن چو دید درویش
خویشتن جلوه کرد در پیش	عشق را بحر بود دل را	شرع را دیده بود قوس اجل
که خدائے زمانه چاکر او	خواجه روزگار قنبر او	از پی سائلی یک تخفیر
سوره ایل اتے وراتش	مرتضائی که کرده یزدانش	همره جان مصطفی جانش
هر دو یک کوبه خروشان دو	هر دو کیر و کالبدشان	هر دو یک دُر و یک صند بودند
هر دو پیرایه شرف بودند	دور و نده چواختر و گردون	دو برادر چو موسی و هارون
دل او عالم معانی بود	لفظ آداب زندگانی بود	عقد او با قبول ماسلوئے

بود در زیر سایه طوبی
و بر امیر المومنین حسن بن علی ابن طالب رضی الله
تعالی عنه که جگر گوشه مصطفی و فرزند زهر بود و از همه خلق بمصطفی مانده تر بود
از فرق ثنائت و امیر المومنین حسین رضی الله تعالی عنه که از نافع تا قدم مانا بآں
کان کرم محض لطیف و شفقت و لیت بود و امیر المومنین حسن دو سال و ده ماه
از امیر المومنین حسین بهتر بود و در کشف محبوب آورده است که وقتی اعرابی از نادیه
در آمد و امیر المومنین حسن در گوشه پیش در خانه بخود نشسته بودند آن اعرابی شناس
مادر و پدر امیر المومنین حسن را و آن گرفت امیر المومنین حسن گفت یا اعرابی مگر
گرسنه شده و یا تشنه کشته ترا چیه شده است و او بچنان دشناها میداد
امیر المومنین حسن غلام را فرمود که درون خانه برو و آن بدره دنیا را در زیر بار
و بدی اعرابی بدو چون اعرابی این سخن بشنید گفت اشهد انک ابن رسول
الله صلی الله علیه و آله و سلم و ثنا ما و دعا ما گفتن گرفت بعد گفت که من اینجا تجربه

حکم تو آمدہ ام الغرض اس معنی صفت تحقیق الیٰ باشد کہ مرح و دم نزدیک ایشاں
یکساں باشد و بجفا گفتن متغیر نشوند و دینار و درم مکافات و احب بتدوین
کلمات اوست فی حال الوصیۃ علیکم بحفظ البیت ابرق ان اللہ مطلع علی
الضیائر و در علم حقایق و امور بدستے بود کہ حسن بصری با کلمات دین علم توجہ برداشت
و مدت خلافت او ہشت ماہ و پانزودہ روز بود و مدت عمر چہل و ہفت سال زن امیر المومنین
حسن بن جعدہ بنت الاشعث الکندی یا کوفہ معاویہ بھریقے کہ دست داد امیر المومنین حسن
را زہر داد و راہ بریغ الاول سیم واربعین بداریقا خراید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکیم سنائی

قصیدہ

بو علی آنکہ در شام ولی +	آید از گیسو انش بوی علی
در سیادت بی مویہ اوست	در رسالت رسول و سید اوست
نامہ دوست پاکی دل اوست	دوست راجیت نہ نامہ دوست
قرۃ العین مصطفیٰ او بود	سید قوم اولیا او بود
جگر و جاں علی و زہرا را	دیدہ و دل حبیب علی را
منہج صدق در دلائل او	ہتری رہت در محافل او
بود مانند جد بن خلق عظیم	پاک عرق و نفیس و خلق کریم

و بر امیر المومنین حسین بن علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہما کہ شمع آل محمد و از جملہ علایق
مجد و شہید دشت کربلا و بادشاہ عالم و لا بود رضی اللہ عنہ و اتفاق ہمہ خلایق است
تا حق ظاہر بود او متابع حق بود چوں حق پوشیدہ شدہ او شہر بر کشید و تاجان
عزیز فدائے حق تعالیٰ نکرد دنیا را مید و از کلمات اوست استغفر اللہ عنہما
علیک در کشف محبوب درودہ است کہ روزے مردے نزدیک آمد و گفت
اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ آ کہ وسلم من مردے در تو شمیم و اطفال دارم
مرا از تو امرو ز قوت ما شبے باید امیر المومنین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور گفت

اے ترس غم برادران لازم بگیرد دین خود را لے در حال وصیت لازم بگیرد بھ گاہ در شش ماہ
پس غیبی حد اتفاق لے خبر دار بر حقیقت او ہا شاست

بنشین مارازرق در راه است تا برسد پاسے برنیا مکہ پنج صرہ دینار ہا ز فرستاد
معاویہ آوردند امیر المومنین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ از سر پنج صرہ زربدان و پیش
داد و از وسعے عذر خواہست کہ دیر یازدی و اگر میہ انتم کہ این مقدار است من ترا منتظر
نمیداشتم مارا معذور دار کہ اہل بلائیم و از ہمہ راحتہا دنیا یازماندہ و مراد ما کم کردہ و بر
مراد ما کے دیگران زندگانی باید کرد و چوں امیر المومنین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
برقش کہلا رسید بوجعے کہ آن غار فریاد کند منزل کردہ آنرو چو خشنود بود دوم روز سناہی ستین بود و روز
آدینہ عبد اللہ بن زیاد با چہار ہزار سوار بدو برسید تا آدینہ دیگر چنانکہ در میان ایشان
جنگ قائم بود و نہایت آب ز اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ آکہ وسلم باز
گرفتند و با امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ نوزدہ تن اہل بیت مصطفیٰ بودند روز
آدینہ دہم ماہ محرم سنہ احدى و ستین باہفت کس از فرزندان امیر المومنین علی
و ستہ تن از فرزندان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما و از یاران او ہشتاد
و ہشت تن شہادۃ یافتند مدت عمر او پنجاہ و ہشت سال بود رضی اللہ عنہ خواجہ
حکیم شامی در مدح گوید۔

قصیدہ

پسر مرتضیٰ امیر حسین	بچو اومے نبود در کونین	مصطفیٰ مرد را کشید و ریش
مرتضیٰ پروریدہ در آغوش	و سر اسے فنا و کشور دین	بود و در صد ملک کوتاہ دین
شاخ او بچشخ مصطفوی	در او عقد حقہ نبوی	و دشمنان قصد جان او کرد
تا دما از شمش بر آوردند	عمر عاص از فساد کار زد	شیر عراز و دشت پا کرد
بازید پاسبان بعبت کرد	تا کہ از خاندان برآرد گرد	کہ بلا چوں مقام او منزل خست
تا کہ آل نیا در روی تاخت	جہنم از بلا و اس تعظیم	کہ بہشت آورد بخلق نسیم
و ان تن سمر بریدہ در گل و گل	و ان عمر برآں بتیغ دہا چاک	و ان گرین ہمہ جہاں کشتہ
در گل خون منش با غشتہ	ہر مت دین خاندان رسول	جملہ برداشتند بچہاں فضول
یتہا العکلمون خون حسین	چو بود در جہاں تبریز کشیدن	ز غم شمشیر و نیزہ و پیکان

بر سر نیزہ سر بجائے سنان بہمد رابر دل از علی صد رخ شدہ یکسر قرین و طاعی باغ
 کین ل باز خواستہ ز حسین نشدہ مانع بریں شہادت شہین نکتہ عرض میدارد کاتب
 حرور محمد مبارک محمد علوی الکرمانی المدعو با سیر خور در آجملہ کہ چون عمر ابر
 بندہ در خانہ پیجاہ رسید و بیچ علیہ آچنجاں در وجود نیامد کہ نشان در گاہ بے
 نیازی باشد و ایں ابیات شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ پیچ غفلت از گوشش بکشید

ابیات

ہر دم از عمر میر و دلفسے	چون نکتہ میکنم نمازہ بسوی
ایکہ پیجاہ رفت و در خواہی	مگر ایں پنج روز در باری
خجل آنکس کہ رفت کار خست	اگر کس رحلت نہ دزد و بار خست

در عالم تحیر افتادم کہ ایں چہ واقعہ صوفی کہ تیج دست آویزے آچنجاں نذارم
 کہ دلیل راہ ایں گمراہ شود و در اثناے آنکہ در دریاے تحیر غرق بودم عنایت
 ازلی قرین حال ایں پیجاہ شد و توفیق ایزدی رفیق ایں شکستہ گشت محبت
 حضرت سلطان المشائخ دستگیری کردیمت دست من گیر کہ پیجاہ کی از حد بگذر
 سر من دار کہ دریاے تو بنیم جاں را از عالم غیب در دل ایں پیجاہ القا
 کردند کہ اے سرگشتہ عالم تحیر باے در اسن قرار کش اگر چہ ایں جاود قرائت
 ایں ضعیف گویدیمت قرار میطلبی در جہاں زبے غافل بہ ترا قرار نباشد مگر
 بدار قرار بہ بہید پیران خویش بر دل پیران خود بخشا و اوقات منبر کہ ایشان
 شفیع حال پریشان خویش ساز تا مگر بعد محبت سلطان المشائخ در دل دہان
 تو چشمہ از دریاے محبت رب العالمین بکشاید تا بیاں نجات نفس بد کردار تو
 باشد و اسباب حصول ایں دولت ہمیں پیش نیست کہ مناقب مشائخ شجرہ
 معطم خواجگان چشت کہ عاشقان در گاہ بینیا زے و سیا جان عالم محبت
 خدایہ بودند و خلق خدایہ را از مملکت نفس غوغا ہو ا خلاص دانند نہ بزرگے
 خوش گویدیمت وَ کَانُوا لِلدِّینِ اللّٰهِ حِصْنًا مَّوَدَّةً ۝ وَ مَسْنَةً مِّنْ سَمِیْتَةٍ

خَيْرٌ مِنْ سَلْبٍ ۚ فَيَا رَبِّ اَكْرِمْهُمْ بِرَأْفَةٍ وَرَحْمَةٍ ۚ وَاَنْزِلْ لَهُم بِالْفَضْلِ فِي خَيْرٍ
مَنْزِلًا ۚ از فضائل و کرامات ایشان و از کلمات روح افزای و ملفوظات
دلکشای و راه و روش و مولد و نشاء ایشان و بیان ارادت خویش بحضرت
سلطان المشائخ و اتصالی آباء و اجداد خود بدان در کما و معظم مشرح بنو سی
بیت ہر خطہ را ز دل بچہد بر سر زبان ۚ دل مے طپد کہ عمر بشد ناکہاں بگوئے
تا بمطالعہ آں چشم را نوری و سینہ را سرورے حاصل شود و خاطر پریشان جمع گردد
و نجات آخرت دریا بی این ضعیف کو بی بیبت نجات آخرت حاصل تو اں
کرد ۚ اگر در دامن مردان زنی دست ۚ بیخ سعدی خوش گوید بیبت دست
در دامن مردان زن و اندیشہ کن ۚ ہر کہ بانوح نشیند چہ عم از طوفانش ۚ بنا برین
مقدمہ اوقات شریفہ خواجگان چشت الاشعاع حال خویش آورد و بجزو زاری
از حضرت سلطان المشائخ درخواست نمود تا این مجموعہ کہ مستمّل لیسیر لا و لیا
فی محبت الحقّ جل و علالت بکرم اللہ و عونہ با تمام برسد چوں این بندہ بعون
پیراں در کتبت این کتاب شروع کرد و بعد و محبت سلطان المشائخ توفیق
اتمام یافت امیرن شاعر گوید بیبت مورسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد ۚ
دست بریلے کہوتر ز دنیا کہ برسد ۚ حقّ علّام و علیم ہست کہ باعث کتابت
این کتاب محبت سلطان المشائخ ہست این ضعیف خوش گوید بیبت
و گر نہ من کیا ام آنکہ جاں با ۚ دہم از دیدہ دل نیکو اں را ۚ بوشق روے
شاں کردم ہوسناک ۚ کسم دل را ز غمہا چاک در چاک ۚ و نام ہر یکے از مشائخ
کہار کہ مناقب ایشان مذکور ہست بعلاست منہم معلّم ہست و درین علامت
اشعاع شیخ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کہ در سالہ خود شیخ علی ہجویری رحمۃ
علیہ در کشف المحجوب ذکر کردہ اند کردم و بالہام ربّانی بخطاب سلطان المشائخ
یعنے شیخ شیعہ العالم نظام الحقّ والشرع والحدین ملہم کشتہ و این خطاب معظّم

لہ بودند آنہم مدین ہذا را قلعہ استوار بودند آنہم قلعہ استوار نیست مرساں کہ نام نہادہ تو بہتر
پہنہاں اے پروردگار من جو از ایشان را بپوچہ طویں و برکت خویش و جائے بدہ ایشان را بفضل
خویش و بہترین جائے ایشان

دریں کتاب رعایت کردم و بیشتر نقل روایات و حکایات و لطائف و غرائب
از سلطان المشايخ آوردم از فوائدی که یاران اعلیٰ از ملفوظات جانشین
سلطان المشايخ روایت کرده اند جمع کردم و آنچه از عزیزانی که بر قول و قلم
و دیانت و صیانت ایشان اعتماد کلی است شنیده ام و آنچه از والد مخدوم خود
و عثمان بنزگواری که مقریان سلطان المشايخ بوده اند و در نظر مبارک او پرورش
یافته شنیده روایت کردم خواجہ شہنائی حکیم خوش گوید شومی الطیف او هر چه و عقول
ہنادر روح بر دیدہ قبول ہنادر و از ہر جا کہ نظم و بیت و قطعہ و نظر آمد مناسبت
کلام افتاد دریں کتاب و دردم گوس محبت سلطان المشايخ مینزد و شعلہ آتش
محبت از چشموں دلہا سے عاشقان بیروں سے آرد و صاحب شوق را آتش
در میزند چنانکہ بزرگے خوش گوید بیت آتش عشق تو از ہر جا بجاست و آخرین
آتش ز جانی خاستست و نام شعر اے کہ این لطایف غیبی کہ سبب محبت
محبت و عشق است از ایشان زادہ است بر سر آن نظم ثبت کردم و آنچه کہ نام
شعر معلوم نیست بلفظ بزرگی بنشتم و آنچه از سلطان المشايخ مرویست ہم از سلطان
المشايخ روایت کردم و نظم کہ از آسانی شعر اخلاصیت و از معانی ایشان بر
این خاصہ کاتب صرف است کہ از قعر دیاے محبت سلطان المشايخ دوری
و گوہرے نفیس بیروں آوردم و بنوک قلم بر روے کاغذ در سلک سطوح
منسلک کردانیدم شیخ سعدی گوید بیت نالیدن دردناک سعدی و بر
دعوی دوستی بیان است و آتش بہ نئے قلم در انداخت و این چیز کہ میر
دخان است و اول و میان و آخرین کتاب ہذا کہ سلطان المشايخ زیب
وزینت داد تا بر دلہا اہل دلاں عالم جلوہ گری و قبول تمام یابد زیرا چہ
سلطان المشايخ نے فرماید کہ کلمہ اللہ فی الکلام کالمسلم فی الطعام او
کالروح فی الجسماء بزرگے خوش گوید بیت گر بیچ نماز کے نبش نام

در نسخہ سہمائی

ناتمام تو ہے گوید من سے شنوم و وایں کتاب محبوب است بدہ باب دہر یابی
 ازاں ابواب کتابت علیحدہ و مشحست بہ نکتہ دلکشای و لطائف دلربا کہ تحت
 بہ نکتہ رموز عالم حقیقت مکشوف میگردد چنانچہ در فہرست ایں کتاب مسطور
 است ملتس آنکہ کتاب حروف را بدعا ایمان نمایند و بغایت فراموش نکر داند
 ضعیف گوید رباعی از خاطر حق پذیر باران یک فاتحہ التماس دارم تا کار شگستہ
 بر آید و اس داسن نشان نمیکند ارم بہ نکتہ عرض میدارد کتاب حروف بر راس
 مریدان خوب اعتقاد بر آنجملہ کہ مشایخ شجرہ معظمہ بزرگی خواجگان چشت قدس اللہ
 سرجم العزیز ہر یک در محبت حق جل و علی افتابہا بودہ اند تا باں و باتباع حضرت
 رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از مقام محبت ترقی کردہ اند و بدرجہ محبوبیت
 رسیدہ **قَالَ النَّبِيُّ نِي يُحِبُّكُمْ اللَّهُ** و ہر کس در عصر خویش در عبادت بار تعالیٰ
 و در ترک دنیا و غدار ہم بیکیا رساوی مشایخ کبار گشتہ فامادر عالم محبت از
 ہمہ ممتاز این ضعیف گوید مثنوی در عبادات یافتہ توفیق و بادشاہاں عالم
 تحقیق و ہر یکے در زمان خود ممتاز و در محبت میان اہل نیاز و علی الخصوص
 خواجہ بندہ نواز سلطان المشایخ دار الملک را از نظام الحق و الشریع والدین ایر
 ضعیف گوید بیت ز عشق حق مجسم بود و آتش و جہانے بندہ آں ذات پاکش
 نکتہ ہر دم از انفس متبرکہ او محبت رب العالمین فانی میگشت و ازاں بود
 بمشام جان طالبان حق تو الے میرسد و جہان را معطر میگردد و انیس شیخ سعادی
 خوش گوید بیت عالم معطر مے شود چون ناف آہوئے خشن و گویا کہ
 نور روز از پریش بویے البھرامیزند و عارفان و عاشقان بریں بویے
 روئے بجا کہ بوس آنحضرت مے نہادند خواجہ حکیم سنائی خوش گوید بیت
 عاشقان سوئے حضرتش نہست و عقل در آستین و جاں بردست و شتر
 روان و دہوش و حیراں مے آمدند و سہر بر آستانہ محبت آل سرور عا

مے نہا دند و روے برخاک آں در گاہ مے مالیدند امیر حسن خوش گوئی
 بیت نمیر فتم بلا شد بوئے زلفش ۛ خراب اندر پئے آں بوئے قسیم ۛ بوئے
 محبت حقتالے بواسطہ محبت ایں بادشاہل محبت دوشام جان خود حصار
 میگردن و نڈایں ضعیف گوید رہا عی از بوئے تو بوئے یار خود می یایم ۛ از روئے
 تو ستر کار خود می یایم ۛ تا جاں ندمم فدایا یم جاناں ۛ جاں میدم و نگار
 خود می یایم ۛ و حقتالے ایں بوئے از بوستان محبت خویش در ذات محبوبان
 خود نہادہ است تا بمشام جان ہر بچارہ و سوختہ کہ آں بوئے رسد شایان
 محبت باریتعالے گرد دو جاں بریں بوئے و ہدایں ضعیف گوئی قطعہ
 اے عارفان عاشقان جاں میدم جاں میدم ۛ بر آستان دوستاں
 جاں میدم جاں میدم ۛ گفتی اگر خواہی بقا جاں را بدہیر بوئے ما ۛ اینک
 ببوئے دستاں جاں میدم جاں میدم ۛ سلطان المشائخ میفرمود در
 مقالے کہ اصحاب قلوب جمع شدہ باشند بعد برخاستن ایشان زمانے
 بوئے خوش و آفتاب باقی مے باشد آں بوئے خارجی نیست در ہر
 ذاتی نافہ ہست فاما بوئے بعضے ظاہر بیانش ۛ بوئے بعضے پوشیدہ و
 در ہر ذاتے بوئے دیگر مے باشد در کسی بوئے کا فور و در کسی بوئے
 عنبر و از مولانا ظہیر الدین کو تو ال منہ کہ حافظ کلام ربانی بود و روایت
 میکنند کہ وقتے بخدمت سلطان المشائخ نشستہ بودم آنجا بوئے عود می
 آمد نظر چپ راست کردن گرفت مگر جائے عود میسوزند جائے مذید است
 مگر درون حجرہ عود مے سوزند خادم بمصلحتے در حجرہ باز کرد و درون حجرہ ہم
 نگاہ کردید کہ نیست بعدہ سلطان المشائخ اور اجواب گفت کہ مولانا ایں
 بوئے عود نیست ایں بوئے دیگر چیز ہست امیر حسن گوید بیت عطار
 بہ بند کاڑا کہ من زد دوست ۛ بوئے کشیدہ ام کہ بمشک و عیبر نیست ۛ و
 روایت مے آرند کہ وقتے سلطان المشائخ گلیے کہ بمساس قدم مبارک

اے بادشاہ دین مشرف گشتہ بود بقاضی محی الدین کا شانی رحمۃ اللہ علیہ
 وازیں گلیم بوئے مے آنکہ رشک بوئے بہشت بود حضرت قاضی تعظیم و تکریم
 اے گلیم را بر سر دیدہ کردہ در خانہ آورده و بجائے جاں نگاہ بہشت و بجا چند گاہ
 بیروں مے آور و تقبیل میگرد و از این برکت ما و سعادت ہا میگردفت و از بو کو
 اے گلیم مشام جان خود معطر یافت و شیخ سعدی گوید بیت این بوئے عبیر
 آشنائی از ساختہ یار مہربان است بگمان خدمت قاضی آنکہ ایں بو کو
 عارضیست چون دستے بریں بگذشتہ و ذرہ از ایں بوئے خوش کم نشد ایں
 دولت را بنظر تجارب معاینہ کرد اے گلیم را بدست مبارک خود تمام بشت اے
 بوئے از ایں گلیم بیشتر آمدن گرفت حیرت قاضی زیادہ تر شد خدمت قاضی کیفیت
 بوئے گلیم بخد مت ایں خوشبوئے عالم عرضداشت و ماجرا تمامی باز گفتن
 المشائخ پنج و شنیدن حکایت بوئے گلیم بگرفت مناسبت مقام ایں ضعیف
 گوید بیت بگرفت چو ابرو بہاراں خندید چو گل بروئے یاراں و فرمود کہ
 قاضی ایں بوئے محبت است کہ در ذات محیان باری تعالیٰ تعبید کردہ اند شیخ
 سعدی خوش گوید ایں بوئے نہ بوئے بوستان است ایں بو کو
 ز کوئے بوستان است نکستہ و درو نہ او کہ دریائے محبت
 رب العالمین بود موج میزد و موج را ز گریہ بسیار بہرہ چشم کہ چشمہ محبت
 بود بیروں میخیزت و از میان آب آتش مے انگیزت بہت چشم تو کہ از چشمہ بردیا
 محبت اے چشم سحر لعل گہرا نہ ریزد و قَالَ وَاحِدٌ مِّنْ آلِکَا وِلِیَا مے شعر
 کَوَلَا مَدَامَ عَشَّاقٍ وَکَوْعَتَهُمْ لَیَّا نَ فِی النَّاسِ غَرَّ الْمَاءُ وَ النَّارُ فَکَلَّ
 نَارَ فَمِنْ أَنْفَاسِهِمْ قَدْ حَثَّ وَکُلَّ مَاءٍ فَمِنْ عَیْنٍ لَهُمْ جَارٍ خواجہ سنائی
 خوش گوید بیت دل چشمش ز شوق در محراب چشمہ آفتاب چشمہ آب
 ایں ضعیف گوید بیت ہر کہ ز ایں چشمہ جرعه نوشید خلعت لی مع اللہ پوشید
 و تشنگان عالم محبت را از شراب شمع خود میراب مست گردانید ایں ضعیف گوید

کسی کز جوئے عشقت جبر علیافت پہ بماند تا قیامت مست مد موش : در آن مجلس بخشی
جام عشقت پہ نگردانی محمد ز فراموش : بازاریں دل مشتاق گوید پیت ز دریا لے
جمالت چوں شوم سیراب لے ساقی : کہ ہر چہ بیشتر بنیم تنہا بیشتر باشد : و کشتگان
بیاباں عشق حقیقت را براہ نمونے محبت باریتعالی را سبیری میکرد بمنزل مقصود
میرسانید این ضعیف گوید پیت میرسانید مقصود و منازل ہمہ : لطف او ورنہ
کہ باشم کہ نہم دل بردوست تکتہ و از جنای لیاہ او آفتاب معرفت لالچ میشد و لہا و
ظلمت گرفته بیچارگان گرفتاران ہوا را نور سے بخشید قابل منظور نظر حق جل و عالی
میکرد ایند این ضعیف گوید پیت زد کہ تو بیاں آفتاب عشق بتافت : براں دے
کہ زد نیا و دیں مبر ایافت : ز روشنائی عشقت جہاں منور شد : مگر قریب
کران روشنی نصیب نیافت : و گریازدگان معاصی و سونو گان ہوا نفس آمارہ را
در سایہ مرحمت خویش پرورش میں لاد شیخ سعدی گوید پیت خدایا بر حمت نظر کردہ
کہ ایں سایہ بر خلق گسترده : ایں ضعیف گوید قطعہ آلودہ دامنہاں کہ نظر بر تو افکنندہ
صافی شوند و پاک چو صوفی با صفا : اے آفتاب حسن از اں چشمہ حیات : آب بخش
تا نشوم بعد از ایں فنا : ایں ضعیف گوید قطعہ اے مایہ حسن کان نعمت : ابنک
بدرت امید از اں : جاں بر کف دست کردہ از دل : بشکل خوش تو جان سپارائے تکتہ
و ذات مبارک حضرت سلطان المشائخ متابع دل دریاوش او شد و دل حق پذیر او
متابع روح مطہر او گشت روح مطہر او از کمالیت خویش قلب جرب کرد و قلب
بحکم اتحاد روح قالب جذب پس بریں قضیہ ذات مبارک سلطان المشائخ ہمہ روح
باشد امیر خیر و خوش گوید پیت وجود خواجہ آزاب گل گشتہ مر : کہ جان خضر مسجا
بہم شدہ است مرکب : پس حکم موت خوہست روحانی شدہ یحییٰ ذات کہ مجسم از روح است
لایت تماشا : ہر چشمہ آلودہ نباشد مگر آنکہ چشم معرفت از دریکہ جاں نظر کند خواجہ سنائی
گوید پیت از در دل بمنظر جان : ہر تماشا کی باغ جانان : ہر بزرگے را ز بندگان دس
سوال کرد و خواہی تا دوست پڑھی گفت پیر نیہ چرا گفت انترہ ذاک الحال عن نظر لیلی

۱۰ پاک نمود آدم آں جمال را از دیدن ماندن درستی کہ من ہر آئینہ حسد میکنم بدین : ہا بسو کو ترا نایم کہ چشم
ے پوش من و فیکہ کو بچمن بسو تو دے پیہ من خاشے گذر و دل تو چرکیدہ و فیکہ من پس غیرت تو بزم من از تو تو

إِلَى أَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَيْكَ وَأَنَّكَ تَخْطُرُ فِي شَمَائِلِكَ الَّتِي فِي قَسْبَتِي
فَأَعَاظُكَ عَلَيْكَ فِهْرست ابواب كتاب سير الاوليا في محبت الحق جل
وعلى باب اول و در بيان مناقب فضائل وكرامات مشايخ شجره
طبقه خواجگان چشت از حضرت رسالت صلى الله عليه وآله وسلم تا آخر
عهد و ملت حضرت سلطان المشايخ نظام الحق و اشروع والدين قدس
الله سره العزيز نكته و در بيان نعت سيد المرسلين رسول رب العالمين محمد
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و پوشيده آمدن خرقه فقر از جناب نبوت
صلى الله عليه وآله وسلم جناب ميرالمومنين على ابن ابى طالب كرم الله
و جهره از خدمت او و مشايخ كيا و اوليا و نامدار با عظمت قدس الله سره
العزيز نكته منهم خواجده حسن بصرى قدس سره نكته منهم خواجده عبد الواحد ابن زيد قدس
سرهم نكته منهم خواجده فضيل بن عياض قدس سره نكته منهم خواجده ابراهيم بن ادهم
قدس سرهم نكته منهم خواجده خديفه المعشى قدس سره نكته منهم خواجده ميقر البصرى
قدس سرهم نكته منهم خواجده ممتد و علو و نورى قدس سره نكته منهم خواجده ابو سحاق
شامى چشتى قدس سرهم نكته منهم خواجده ابو احمد چشتى قدس الله سره العزيز نكته منهم
خواجده ابو محمد چشتى قدس الله سره العزيز نكته منهم خواجده ابو يوسف چشتى قدس الله
سره العزيز نكته منهم حضرت خواجده خواجگان خواجده مودود چشتى قدس الله سره العزيز
نكته منهم خواجده حاجى شريف زندنى چشتى قدس الله سره العزيز نكته منهم حضرت
خواجده عثمان هارونى قدس الله سره العزيز نكته منهم حضرت خواجده خواجگان سر در
اهل عرفان نائب رسول الله صلعم فى الهند حضرت خواجده معين الدين حسن چشتى سنجرى
قدس الله سره العزيز نكته منهم خواجده قطب لاقطاب سرور عشاق حضرت خواجده

قطب الحق والشرع والدین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی
 ذکر این بزرگ مشتمل بر چہا نکتہ قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ اول در بیان مجاہد
 شریف نکتہ در بیان مشغولی نکتہ در بیان عزلت و انزاد کرامات نکتہ در بیان رتبت
 کردن نکتہ منہم حضرت شیخ الاسلام شیخ شیعوخ العالم فرید الحق والشرع والدین
 قدس اللہ تعالیٰ سر العزیز ذکر این بادشاہ دین و دنیا مستمل بر مشیت نکتہ
 نکتہ اول در بیان حسب نسب نکتہ دوم در بیان عزلت و انزوا نکتہ در بیان
 مجاہدہ و روش شیخ شیعوخ العالم نکتہ در بیان علم و تجربہ نکتہ در میان یافتن حلقہ
 شیخ شیعوخ العالم از جناب حضرت شیخ الاسلام معین الحق والشرع والدین و شیخ
 الاسلام حضرت خواجہ قطب الحق والشرع والدین قدس اللہ سرہما العزیز نکتہ
 در بیان بعضی ملفوظات نکتہ در بیان بعضی کرامات والدہ بزرگوار شیخ شیعوخ
 نکتہ در بیان مرض رحلت شیخ شیعوخ العالم فرید الحق والشرع والدین قدس
 اللہ سرہ العزیز منہم حضرت سلطان المشائخ نظام الحق والدین طاب ثراہ
 ذکر این بادشاہ دیں مستمل بر انزادہ نکتہ نکتہ در بیان حسب نسب حضرت سلطان
 المشائخ نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان پیدا آمدن محبت
 سلطان المشائخ بخدمت حضرت شیخ شیعوخ العالم فرید الحق والدین
 قدس سرہ نکتہ در بیان علم و تجربہ سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ
 در بیان دقایق بعضی احادیث کہ سلطان المشائخ تقریر کردہ است نکتہ
 در بیان قتل سلطان المشائخ بخدمت شیخ شیعوخ العالم فرید الحق والدین
 و اذات آوردن بخدمت او نکتہ در بیان سکونت حضرت سلطان المشائخ
 در شہر دہلی و از انجا آمدن بغیاث پور قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان مجاہد
 سلطان المشائخ در اوائل حال قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان یافتن
 خلافت و نعمت نبوی و نبوی سلطان المشائخ از حضرت شیخ شیعوخ العالم
 فرید الحق والشرع والدین قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان مجاہدہ سلطان المشائخ

در آخر عمر و روشن ایس بادشاہ دین و دنیا و راہ ایشان قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ
 در بیان فتح و فتوح و آمدن بادشاہ و بادشاہن ارادہ ہای کبوسی حضرت سلطان المشائخ
 قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان آنکہ حاسدان از سلطان المشائخ بسطان
 علاؤ الدین سخنانے رسانیدند کہ لایق مجلس سلطان المشائخ نباشد قدس اللہ
 سرہ العزیز نکتہ در بیان ملاقات سلطان المشائخ با شیخ الاسلام شیخ رکن الدین
 بنیرہ شیخ بہاؤ الدین زکریا قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان بعضے کرامات سلطان
 المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان بعضے کرامات والدہ بزرگوار سلطان
 المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان حالے کہ سلطان المشائخ را پیدا
 یاباں حال از دار دنیا بدار عقبہ رحلت فرمود قدس اللہ سرہ العزیز باب دوم
 در بیان مناقب فضائل و کرامات خلفاء شیخ الاسلام معین الدین
 سنجری خلفاء شیخ الاسلام قطب الدین بختیار اوشی خلفاء شیخ
 شیوخ الاسلام فرید الحق الدین قدس اللہ سرہ العزیز منہم شیخ حمید الدین
 سوالے کہ خلیفہ شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری بود ذکر این بزرگ شتمبر
 نکتہ است قدس سرہ العزیز نکتہ در بیان مجاہدہ و راہ و روشن شیخ حمید الدین
 سوالی قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان بعضے کرامات شیخ حمید الدین و مرسلات
 کہ میان شیخ حمید الدین و شیخ بہاؤ الدین زکریا بود نکتہ در بیان اُسولہ کہ صحابہ ک
 از مشکل این راہ حقیقت از شیخ حمید الدین راہست کردہ اند و جواباں بزرگ قدس
 اللہ سرہ العزیز منہم شیخ بد الدین غزنوی کہ خلیفہ شیخ الاسلام قطب الدین بختیار
 بود و ذکر این بزرگ شتمبر نکتہ است قدس سرہ نکتہ در بیان آمدن شیخ بد الدین
 غزنوی از لاہور در دہلی و آوردن ارادت بخدمت شیخ الاسلام قطب الدین قدس
 اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان عطیہ کرامات مولانا بد الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ
 منہم شیخ نجیب الدین متوکل کہ ہم برادر و ہم خلیفہ شیخ الاسلام فرید الحق و الدین

قدس الله سره العزیز و ذکر این بزرگ مشتاق عظمی کرامات اوست منعم مولانا بالین
 اسحاق که بهم دلا و بهم خلیفه شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین و ذکر این بزرگ
 مشعل و نکته است قدس الله سره العزیز نکته در بیان پیوستن مولانا بدالدین
 اسحاق بخد مت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین و کثرت بکاد و تجتبه او در عالم
 با قدس الله سره العزیز نکته در بیان عظمی کرامات خدمت مولانا بدالدین
 اسحاق قدس الله سره العزیز منعم شیخ جمال الملة والدین مانومی که خلیفه شیخ
 شیوخ العالم فرید الحق والدین بود قدس الله سره العزیز و ذکر این بزرگ
 معلومت از عظمی کرامات و ذکر مولانا برهان الدین صوفی که پسر شیخ جمال الملة
 والدین بود و او نیز خلیفه شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین بود قدس الله سره العزیز
 منعم مولانا عارف که خلیفه شیخ الاسلام فرید الحق والدین بود و در غایت عظمی و
 صاحب کرامات بود قدس الله سره العزیز و ضمن این احوال ذکر حضرت شیخ
 علی صابریم مذکور است قدس الله سره العزیز باب سیلوم در بیان مناقب
 و فضائل کرامات اولاد بنو نبیه کان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
 و اقربا سلطان المشایخ و سادات کرام جد آبا و برادران کاتب حضرت
 که مخصوص بوده اند به تخصص شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
 و سلطان المشایخ نظام الحق الدین قدس الله سره العزیز و اینها
 مشتمل بر شش نکته است در بیان مناقب و فضائل کرامات
 پسران شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس الله سره العزیز منعم
 خواجه نصیر الدین نصر الله از پسران شیخ شیوخ العالم هنر بود منعم مولانا شهاب الدین
 قدس الله سره العزیز منعم شیخ بدر الملة الدین سلیمان که صاحب سجاده شیخ شیوخ
 العالم بوده قدس الله سره منعم خواجه نظام الملة الدین قدس الله سره منعم خواجه یعقوب

کہ از ہمہ سپران شیخ شیوخ العالم کہتہ بود نکتہ در بیان مناقب فضائل و کرامات
 مستوران دختران شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ نکتہ در بیان
 فضائل و کرامات بعضی بنیرہ گان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین منہم شیخ
 علاء الملئہ الدین ابن شیخ عبدالدین سلیمان قدس سرہ منہم خواجہ عزیز الملئہ والدین
 ابن خواجہ یعقوب قدس سرہ منہم شیخ کمال الملئہ الدین ابن شیخ خزانہ بایزید
 ابن شیخ نصیر الدین نصر اللہ منہم خواجہ عزیز الملئہ والدین ابن خواجہ ابراہیم ابن
 خواجہ ابراہیم ابن خواجہ نظام الدین نکتہ در بیان مناقب فضائل بعضی بنیرہ گان
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ منہم خواجہ محمد ابن مولانا بدر الدین
 اسحاق منہم خواجہ موسیٰ ابن مولانا بدر الدین اسحاق منہم خواجہ عزیز الملئہ والدین
 کہ مادر این دختر شیخ شیوخ العالم بود نکتہ در بیان مناقب فضائل اقرباء حضرت
 سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز منہم خواجہ فریج الملئہ الدین
 ہارون کہ سیر خواہ زادہ سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس سرہ است
 منہم خواجہ تقی الملئہ الدین نوح کہ برادر حقیقی خواجہ فریج الدین ہارون بود منہم خواجہ
 ابوبکر مصلا دار خاص کہ بشرف قربت حضرت سلطان المشائخ مشرف بود منہم
 مولانا خواجہ قاسم یکے از خواہر زادہ گان سلطان المشائخ خواجہ قاسم ابن عمر برادر
 زادہ خواجہ ابی بکر مصلا دار خاص بود قدس سرہ العزیز منہم خواجہ عزیز الملئہ الدین ابن خواجہ
 ابوبکر مصلا دار خاص نکتہ در بیان مناقب فضائل کرامات سادات اہل تہذیب و خصوصاً شیخ
 شیوخ العالم سلطان المشائخ از آباء واجداد کاتبی بودہ اند محمدیہ کاتب حنفی قدس سرہ منہم
 نور الملئہ والدین مبارک سید محمد کرمانی والد کاتبی منہم سیدال دین امیر احمد ابن سید محمد کرمانی
 کہ بزرگ کاتبی بودہ قدس سرہ العزیز منہم حسین ابن سید محمد کرمانی کہ عم میاکی کاتبی بودہ قدس سرہ
 العزیز منہم غلامیوش بن محمد کرمانی کہ عم خود کاتبی بودہ قدس سرہ العزیز باب چہارم در
 بیان مناقب فضائل و کرامات خلفاء حضرت سلطان المشائخ
 نظام الحق والدین بیان یافتن خلافت خلفائے مذکور است از حضرت

با عظمت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ الغریز منہم مولانا شمس الملتہ
 والدین محمد یحییٰ ذکر این بزرگ شمل بر چہار نکتہ قدس اللہ سرہ نکتہ در بیان آوردن
 ارادت مولانا شمس الدین یحییٰ بحضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نکتہ در بیان
 عظمت و روش مولانا شمس الدین محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان علم و تحمیر
 مولانا شمس الدین محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان کرامات و شنیدن سماع
 مولانا شمس الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ رحلت کردن ایشان از دنیا بہ عقبہ منہم
 شیخ نصیر الدین محمود و وارث النعمۃ ذکر این بزرگ شمل بر چہار نکتہ قدس اللہ
 سرہ الغریز نکتہ در بیان مرحمت و پرورش از جناب حضرت سلطان المشائخ
 و باب شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان مجاہدہ کہ حضرت سلطان المشائخ
 شیخ نصیر الدین محمود تلقین کردہ او مجاہدہ ماے شیخ نصیر الدین قدس سرہ الغریز نکتہ در
 بیان اشارت کہ شیخ نصیر الدین محمود قلع نفس کا ترجمہ افروہ است قدس سرہ نکتہ در بیان بعضی
 کرامات شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ منہم شیخ قطب الدین منوہا نسوی قدس سرہ الغریز ذکر
 این بزرگ شمل بر پنج نکتہ نکتہ در بیان اوصاف و کثرت بکا و ذوق درونی شیخ
 قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان یافتن خلافت شیخ قطب الدین
 منور و شیخ نصیر الدین محمود از حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ الغریز
 نکتہ در بیان بعضی کرامات شیخ قطب الدین منور قدس اللہ سرہ الغریز نکتہ
 در بیان ملاقات شیخ قطب الدین منور با سلطان محمد تغلق قدس اللہ سرہ الغریز
 نکتہ در بیان سماع شنیدن شیخ قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا
 حسام الملتہ والدین ملتانی ذکر این بزرگ شمل بر سہ نکتہ نکتہ در بیان لطافت
 مرتبت او و مرحمت ہا سلطان المشائخ در باب او قدس سرہ نکتہ در بیان ملاقات
 میان مولانا حسام الدین ملتانی و مولانا شمس الدین یحییٰ و مولانا علاؤ الدین یحییٰ قدس
 سرہ الغریز نکتہ در بیان خلافت یافتن مولانا حسام الدین ملتانی از حضرت سلطان

المشایخ قدس الله سره الغریز منهم مولانا محمد و من فخر الملة والدين زراوى که است
کاتب حروف بود ذکر این بزرگ ششش نکتہ قدس الله سره الغریز نکتہ در بیان
ارادت آوردن مولانا فخر الملة الدين زراوى بجناب حضرت شیخ المشایخ قدس
الله سرهما الغریز نکتہ در بیان مجاہدہ مولانا فخر الدين زراوى و مشغول بودن
باطن او رحمة الله عليه نکتہ در بیان علم و تجر مولانا فخر الدين زراوى نکتہ
در بیان شنیدن سماع خدمت مولانا فخر الدين زراوى نکتہ در بیان ملاقات
مولانا فخر الدين زراوى قدس الله سره الغریز با سلطان محمد تغلق نکتہ در بیان
افتن مولانا فخر الملة والدين زراوى بجانہ کعبہ غرق شدن جہاز و بر حمت حق
پیوستن منهم مولانا علما والدين فیلی ذکر این بزرگ ملو از عظمت کرامات و علم
و تجر اوست رحمة الله عليه منهم مولانا برهان الدين غریب کرایس بزرگ ششش
برد و نکتہ رحمة الله عليه نکتہ در بیان محبت اعتقاد که مولانا برهان الدين غریب با
حضرت سلطان المشایخ داشت نکتہ در بیان کوفتہ شدن و خوش گشتن
حضرت سلطان المشایخ از مولانا برهان الدين غریب یافتن خلافت منهم
مولانا یوسف کلاہری عرف چندیری ذکر این بزرگ ششش نکتہ رحمة الله
عليه نکتہ در بیان محبت و عشق و کمال اعتقاد مولانا وجیهہ الدین یوسف کہ
با حضرت سلطان المشایخ داشت قدس سرہ نکتہ در بیان یافتن لانا
وجیهہ الدین یوسف انفس نیک انواع نعمتها از حضرت سلطان المشایخ
نکتہ در بیان خلافت یافتن خدمت مولانا وجیهہ الدین یوسف از سلطان
المشایخ قدس الله سرهما الغریز منهم مولانا سراج الملة والدين ذکر این
بزرگ ملو از عظمت کرامت اوست رحمة الله عليه منهم مولانا شہاب الدین امام
سلطان المشایخ ذکر این بزرگ ملو از عظمت و کرامت اوست رحمة الله عليه
باب پنجم در بیان مناقب و فضائل کرامات بعضی یاران اعلیٰ که بشر
ارادت و قربت سلطان المشایخ مخصوص بوده اند از فاک علی

تا تحت شری و در نظر تصرف ایشان بود و ہم کلمہ اخبار قدس اللہ ۲۷
 سر ہم العزیز منہم خواجہ ابو بکر مندرہ ذکر این بزرگ مملو از عظمت و کرامات
 اوست رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا محی الدین کاشانی ذکر این بزرگ مملو از عظمت
 و کرامات اوست رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا وجیہ الدین پائی ذکر این بزرگ
 مملو از عظمت و کرامات اوست منہم مولانا فخر الملتہ والدین مروزی ذکر این بزرگ
 مملو از عظمت و کرامات اوست رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا فصیح الملتہ الدین
 ذکر این بزرگ مملو است از عظمت و کرامات اوست قدس سرہ منہم امیر خسرو
 دہلوی ذکر این بزرگ مملو است از عظمت و کرامات اوست قدس سرہ منہم
 مولانا جلال الملتہ والدین ذکر این بزرگ مملو از عظمت و کرامات اوست
 رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا جلال الملتہ والدین اودہی قدس سرہ منہم
 خواجہ کریم الملتہ والدین سمرقندی قدس سرہ منہم امیر حسن علای سجوی
 مصنف فوائد الفوائد لمفوظ حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز منہم
 قاضی شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا بہا و الملتہ والدین اذہمی
 منہم شیخ مبارک کو یاسوی رحمت اللہ علیہ منہم خواجہ مؤید الدین کری قدس
 سرہ منہم خواجہ تاج الملتہ الدین داوری قدس سرہ منہم خواجہ ضیاء الملتہ
 والدین برقی رحمۃ اللہ علیہ منہم خواجہ مؤید الملتہ والدین انصاری قدس
 سرہ العزیز منہم خواجہ شمس الدین خواجہ زاده امیر حسن علای سجوی منہم مولانا نظام الملتہ
 والدین شیرازی منہم خواجہ سالار بنین قدس سرہ منہم مولانا فخر الدین میرٹھی
 رحمۃ اللہ علیہ باب ششم در بیان ارادت خلافت مشائخ قدس اللہ
 سر ہم العزیز و این باب تمل بر پانزدہ نکتہ است نکتہ در بیان ارادت
 نکتہ در بیان مرید نکتہ در بیان آنکہ با پریمیت کند و بعد با دیگرے بیعت
 کند نکتہ در بیان توبہ و استقامت نکتہ در بیان علم کردن پیر و قبول کردن یم
 نکتہ در بیان تجرید بیعت نکتہ در بیان اعتقاد مرید نکتہ در بیان اصل

خرقہ و بخشش آن نکتہ در بیان خلافت مشائخ نکتہ در بیان حال شیخ نکتہ
 در بیان ولی و ولایت نکتہ در بیان کرامت نکتہ در بیان ستر کرامت نکتہ در بیان
 تعیین شدن اسم از زبان سلطان المشائخ و ادوات آوردن نکتہ در بیان
 طایفہ کہ خود را بایک تصوف نسبت کنند و معاملہ ایشان ندارند و بغیر اذن پیر مرید
 گیرند باب ہفتم در بیان ادعیہ ماثورہ و او را د مقبولہ کہ منقول است
 از شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین و از سلطان المشائخ
 نظام الحق والدین این باب شمل برہنہ و نہ نکتہ است نکتہ
 در بیان ہمارت نکتہ در بیان اولاد و نکتہ در بیان اولاد ہفتہ و سال
 نکتہ در بیان صلوة نکتہ در بیان صلوة نفل نکتہ در بیان صوم نکتہ در بیان
 زکوٰۃ و صدقہ نکتہ در بیان حج نکتہ در بیان فضیلت ضیافت نکتہ در بیان
 آداب طعام خوردن نکتہ در بیان آداب ماندہ کشیدن نکتہ در بیان قواید
 قلت طعام نکتہ در بیان کسوت تصوف نکتہ در بیان ادعیہ ماثورہ کہ از
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق منقول است نکتہ در بیان ادعیہ ثورہ کہ احضر
 سلطان المشائخ قدس المدرسہ العزیز منقول است نکتہ در بیان فضیلت
 قرأت قرآن نکتہ در بیان وردے کہ فوت شود و نکتہ در بیان مشغولی طاہر و طہر
 و ذکر خفی باب ہشتم در بیان محبت و شوق و رویت باری تعالی
 و تقدس و این باب مشتمل بر بہت نکات است نکتہ در بیان محبت و غمض
 آن نکتہ در بیان اشتیاق و شوق حضرت سلطان المشائخ نکتہ در بیان
 عشق سلطان المشائخ نکتہ در بیان ولولہ عشق حضرت سلطان المشائخ
 کہ در باطن این ضعیف است نکتہ در بیان حقیقت عشق نکتہ در بیان غیب
 در عشق و معذرت بے درداں نکتہ در بیان رویت باری تعالی باب نہم
 در بیان سماع و وجد و رقص و غمیر ذلک و این باب مشتمل

باب اول در بیان فضائل خواجگان پیش از حضرت رسالت تا عهد حضرت نظام الحق و اله دین قدس سره

۲۹

است بر یازده نکته در بیان سماع نکته در بیان آداب سماع نکته در بیان
تجلیل لفاظی که میان شعرا مصطلح شده نکته در بیان وجدان سماع نکته در بیان
حوال که در سماع پیدا میشود نکته در بیان قص و تخریق ثوب نکته در بیان استماع
سماع و بهاء و قص سلطان المشائخ نکته در بیان بعضی مجالس که سلطان المشائخ
سماع شنیده است نکته در بیان فوائد که در بعضی مجالس سلطان المشائخ در باب
سماع فرموده است نکته در بیان محضر سماع و بحث آن که بر سلطان المشائخ واقع
شده نکته در بیان استماع سماع اهل زمانه باب هم در بیان بعضی موقوفات
و مکتوبات سلطان المشائخ که در ابواب تقدیم تخریفات و این باب
مشمول بر بیست و هشت نکته است نکته در بیان علم و علم نکته در بیان شب
معراج نکته در بیان وفات حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم نکته در بیان
عقل نکته در بیان دنیا و ترک آن نکته در بیان فقر و غنا نکته در بیان طبقات
نکته در بیان نیت حضرت سلطان المشائخ نکته در بیان صبر و رضا نکته در بیان
خوف رجا نکته در بیان ریا نکته در بیان توکل سلطان المشائخ نکته در بیان
حلم و عفو نکته در بیان صحبت نکته در بیان محاسن اخلاق نکته در بیان قبول فوج
و رد آن نکته در بیان همت نکته در بیان عدل و ظلم نکته در بیان روح و نفس
نکته در بیان الهام و وسوسه نکته در بیان فضیلت مکان بر مکان نکته در بیان
لطافت شیخ نکته در بیان بزرگی جید رزادیه نکته در بیان بزرگی بی بی فاطمه
سام نکته در بیان شفقت و نیت نکته در بیان امر او و خلفا نکته در بیان
تغییر مزاج لموگ نکته در بیان مردانیکه مستغرق وحدت شده اند باب اول در
در بیان مناقب فضائل و کمالات و شجره طریقه معطره مکرمه حضرت خواجه
چشت از حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم تا آخر عهد و دولت حضرت
سلطان المشائخ نظام الحق و اله دین قدس سره العزیز نکته
در بیان نعت حضرت سید المرسلین رسول رب العالمین محمد رسول الله

باب اول و فضائل و جلال چشت از حضرت سالت علیہ السلام الحق والین قدس سره

۳۰

صلی اللہ علیہ آله وسلم و رسیدن خرقہ فقرا حضرت یونس بن ابی اسیر
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ از خدمت مبارک کبار و اولیا و
نامدار قدس اللہ اسرار نعم آں بادشاہ عالم فتوت آں مالک ملک مروت
آن خورشید سپهر رسالت آں یار فلک جلالت آں صاحب قوسین آں پیشوا و
کونین آں صدر جریدہ اصفیا آں شمع جمع انبیا بزرگے خوش گوید قطعه سدا انبیا و
رسل کا مقصد ہشت ہفت پنج و چہار ما آں رسولے کہ جان عقل خرد بگردنیش
بہ بندگی اقرار پد ایں ضعیف گوید۔

نظم

شاہ رسل شہنشہ نشان روزگار گردوں نذید و تیز نین بجشم خویش جہاوت بلند و مرتبہ عالی بہ نزاد حق از نور روئے ترش روشن شدہ آفتاب تو بادشاہ ہر دو جہاں من گداسے تو شما ہا براہ تست فداہ میان خاک گر قطرہ ز بحر و صالت بد و رسد	عالم براسے دوستی تو شد آشکار شاہ ہے چو تو میان رسل شاہ نامدار نامت بنام خویش قریں کرد کردگار از رنگ لاف تست کہ شبہا چنین است چارہ ہمیں بود کہ کنم جان خود نثار بیچارہ ضعیف فداہ محمد امیر وار شادی کنان بخشہ بر آید روئے یار
---	--

این بادشاہ مرسلان در باب عظمت کرامات اولیا بیان نبوت بیان میفرماید
عَنْ عُمَرَ بْنِ خَطَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ أَسَاسًا مَاهِمُ الْأَنْبِيَاءُ وَلَا الشُّهَدَاءُ يَعْبُطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ أَحِبُّهُمْ لِقَاءُ
بِمَكَارِهِمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مَا عَمَلُهُمْ قُلْ الْأَنْبِيَاءُ قَالُوا قُلْ مَتَابُوتُ
يُدْرِي اللَّهُ مِنْ غَيْرِ أَرْحَمُ مِنْهُمْ وَلَا مَالٌ يَسْقَاطُ مِنْهَا يَتَيْنُهُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا هُمْ أَتَى
سلف ترجمہ حیرت گفت عمر رضی اللہ عنہ کہ گفت رسول اللہ علیہ السلام کہ مردمان از بندہ ہاے خدا کہند انبیا و
اشہاد و شہداء را از انبیا و شہداء بسبب مرتبہ کہ نزد حق تعالی است ایشان را در
روز قیامت پس گویم ہر کسے از انبیاں چو بود عمل ہاے ایشان کہ بسبب عمل ہا بدین مرتبہ رسیدہ اند بدستی کہ
مالان سہا و سیم دوست رستہ ایم ایشان را گفت پیغمبر خدا ایشان توے اند کہ دوستی میدہند و در دنیا براسے خدا را و انکہ
خویشاں کہ کہ ما باشند و در دنیایان ایشان معاملت داد و ستد باشند کہ بسبب ان داد و ستد محبت باشند قسم
خداست بدستی کہ روئ ہا ایشان را روشن

باب اول و فضائل خواجگان جنت از حضرت سالت آقا حضرت نظام الحق والدین قاسم

۳۱

فَالْتَمَسْنَا مِنْ تَوَلَّاهُمْ وَلَا يَخَافُونَ إِذَا خَالَتِ النَّاسَ وَلَا يَخْشَوْنَ إِذَا خَالَتِ النَّاسَ ثُمَّ
ثُمَّ قَرَأَ آيَاتِ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ لَوْ خَوَّفُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُخْشَوْنَ تَوَلَّاهُمْ مُصَافِحِينَ الَّذِينَ هُمْ
وَيُصَافِحُونَ الرُّشْدَ وَالْحَقَّ حُصُولُ الْوَحْشَةِ وَالْقُوَّةِ مِنَ التَّصْنَعِ بِالْإِخْلَاصِ
لِجَنَّةِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَدْ سَلَّمَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ شَعْرَتُهُ بَأَنَاسٍ فِي الْغُيُوبِ قُلُوبُهُمْ
وَجَالُوا بِقُرْبِ الْمَسَاجِدِ الْمُتَفَضِّلِينَ وَكَانُوا مِنَ الْجَبَّارِ عَطْفًا وَرَأْفَةً وَتَضَدُّوا
وَأَحْسَنَ أَنْوَاعِ الْمَحَلِّ وَأُولَئِكَ تَحْتَ الْعَرْشِ هَامَتِ قُلُوبُهُمْ وَفِي مَلَكُوتِ
الْعَزِيزِ مَا وَدَّيَ وَمَنْزِلٍ وَأَيُّ مَدْرَجَةٍ وَنَادَى بَابِ أَوْلِيَاءِ أَرْبَكَتِ آلِ بُودِ سِرِّ رَاقِبِيَا
دَرْشِ مَعْرَاجٍ تَجَلَّتْ خُرْقَةُ فَقَرِّ مَشْرِفِ كُشْتِ وَأَنَّ خُرْقَةَ أَرِيْشِ تَحْتَ فَرْقِ فَرْسَاقِ
مَعْلَى وَفَرْكَ سُلْطَانِ الْأَنْبِيَاءِ نَجْمِ الْخُلَفَاءِ الرَّشِيدِينَ وَوَصِيٍّ رَسُولِ الْعَالَمِينَ الْمُرْسَلِينَ
قُطْبِ الْأَوْلِيَاءِ مُنِجِ بَقَائِهِ تَوْحِيدِ مَنْ لَوْ مَعَ تَقَرُّرِ السُّلْطَانِ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ
كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ رَسِيدِ رَجَائِهِ كَيْفِيَّةِ أَوْ مَشْرِحِ مَقُولِ اسْتَطْلَافِ الْمَشْتِجِ دَرْبِ
الرَّادِ دَرْكَنَةِ صِلِ خُرْقَةَ وَخُشْشِ آلِ تَحْرِيرِ يَفْتَهُ هَسْتِ بَزْجِ كُودِ شَعْرِ
بَجَلِ كُودِ مُحَمَّدٍ أَشْمَسِ الْهَدْيِ بِضِيَاءِهِ يَهْدِي جَمِيعَ عِبَادِهِ مِنْهُ اسْتِضَاءُ
وَصِيَّتِهِ وَوَلِيَّتِهِ فَإِنَّ أَرِشَ الْبَيْتِ رُكْنٌ بِكَوْدِهِ أَغْنِي عَنِ السُّلْطَانِ الْهَادِي أَلَا
يَدُ لَيْكَ بِأَوْلِيَاءِ الْوَلَدِ وَتَادِرُ مِنْ عِبَادِهِ وَازْهَرَتْ بِمُرْسَلِينَ عَلَى رُضَى السُّلْطَانِ

صورت خواجگان بود پس بدست حق که ایشان هر یک بر پادشاهی خوانند بود از نور بخوانند ترسید ایشان و قتی که خواهند ترسید
مردان نه غلغله خوانند بود ایشان و قتی که غلغله خوانند بود مردان پس تر خوانند رسول خدا این است راگاه باشد بود
که دوستان خدا نیست ترس ایشان را و نیست ترس ایشان را غلغله ایشان چراغ تاریکی اندوخته شده اند و خاص کرده شده اند
از ایشان از جهت بارشکی اختصاص و از جهت آنکه پیر پیر می کنند از زیاد و اخلاص ۱۲ سیر کردیم سیر کردیم در عالم
غیب دلهای ایشان و جلال کرده اند به قرب مسجد با سه بزرگ و رسیدند ما آنها از جبار حقیقی جهانی را و مقتدر
را و نیکو کاری و نیکو کار به لایزودی آن جماعت بسوے عرش حیران شدند دلهای ایشان و در ملکوت
بزرگ جاسه آمدن و فرود آمدن ۱۳ کرد و انداخته تعالی محمد را خوشید هدایت بروشنی آن آفتاب هدایت
می کند جمیع بنیگاران خود را از آن محمد گرفت روشنی و وحی آن محمد و ولی آن جمعی پس گردانید مانند بر دو عالم
شهرای خدا تعالی مرا می دارم علی را بهترین مرادان خیر و اربابش بایس و ایل و او را و زین
با سه خدا -

عن غنا باولیا و نامدار و مشائخ کبار یہ امید و اصلا متواصلا شد چنانچہ تحریر سے یاد
 انشا اللہ العزیز منہم آں پرودہ نبوت آں کان فتوت آں سحر علم آں تسبیح عمل
 و حلم آں ریس التابیین آں رام متقین آں متفق علیہ بصاحب صدری
 خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ منقول است کہ این بزرگ خرقہ ارادت از امیر موبین
 علی کرم اللہ وجہہ پوشیدہ و این بزرگ رافضائل بسیار و مناقب بیشمار است
 و مادر خواجہ حسن بصری از موالی ام سلمہ حرم محترم حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم بود خواجہ حسن شیرخوار بود کہ مادر او بکار مشغول بودے خواجہ بگریستہ ام
 سلمہ رضی اللہ عنہا سیدہ مبارک خود در دین او نہادے نظر ہ چند شیر پدید آمد ایں ہمہ
 رکاوٹ لڑتا رازاں بود ام سلمہ پیوستہ عاکرے خداوند ایں رفقت اخلق کرواں تاصدی علیہ صحابہ
 دنیای رضوان اللہ علیہم جمعین منقول است روزگار امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ در برہ
 آمد و نہ گراں رامنع کرد و فرمود تا جملہ منبر نالہ شکستنہ بمجلس خواجہ حسن بصری آمد
 سوال کرد کہ تو عالمی یا متعلم گفت من بیچ نیم ہر جہ از پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 بن رسیدہ است آں را بخلق میرسانم مرقضی علی رضی اللہ عنہ گفت این جوان
 شایستہ سخن است چون خواجہ از منبر فرو آمد در پیے امیر المؤمنین رواں شدہ
 و دانش گرفت و گفت از بہر خداے مرا وضو ساختن بیا موز و در مقامے کہ
 آں را باب لطشت گوینہ طشت آوردند خواجہ حسن را وضو ساختن بیا موز
 منقول است کہ خوف و بکا حق تعالی خواجہ حسن را بسیار بود قدس اللہ
 سرہ و کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشائخ نبشتہ دیدہ است آواز
 آمدہ شب فان خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ اِنَّ اللہَ اَخْطَطَ اَدَمَ وَ نُوْحًا
 وَ اٰلَ اِبْرٰہِیْمَ وَ اٰلَ الْمُحْسِنِ و بزرگے آں شب کہ وفات خواجہ حسن بود در خواب
 دید کہ درہائے آسمان کشادہ بودہ و نادای میگردند کہ خواجہ بخداے خوش
 رسیدہ از و خدا خوشنود است رحمۃ اللہ علیہ منہم آن شیخ شیوخ
 العصر آن علامتہ الدہر قلب العالم خواجہ عبد الواحد زید کہ صاحب کرامات عالمیت
 سلمہ بدستی کہ اسد تقالے برگزیدہ آدم را و نوح و آل ابراہیم را و فرزند اوصن ما -

باب اول در فضائل خوابگاهان جنت از حضرت سالت نامه حضرت نظام الحق والدين قاسم سدر العزیز

سرس

خرقه ارادت از خواجه حسن بھری پوشیده شریفه الله بالرفوح والشرائح منقول
است کہ وقتی جماعتی در ویشال بنجد مست اوشسته بودند و گرنیکی بغایت اثر کرده
و چیزے موجود نبود کہ بخورند از خواجه عبدالواحد زید طیب اللہ مضبوطہ و درخواست
کردند کہ ما را حلوا مطلوب است چون الحاج در ویشال بسیار شدہ خواجه عبدالواحد زید
روسے مبارک جانب سمان کردہ بچمت در ویشال درخواست نمودی احوال دنیا
ہائے زرباریدن گرفت فرمودہ کہ ہماں مقدار ارازیں بستان کہ حلواسے بقدر کفا
موجود شود و بچماں کردند خواجه ازاں حلوائیچ خود منقول است کہ در آخر عمر خواجه
عبدالواحد زید مفلوج شدہ روزے وقت نماز آمد کسی نبود کہ خدمت ایشانرا
وضو کناند و خوف زوال وقت نماز شد خواجه عبدالواحد زید قدس اللہ سرہ العزیز
مناجات کرد الہی مرا آن مقدار قوت بخش کہ وضو بسازم چون وضو ساختہ باشم حکم
حکم تست خواجه صحت یافت وضو نماز ہر دو خود کرد چون بفرش بازگشت باز بچماں
مفلوج شد رحمتہ اللہ علیہ منھم آن شاہ اہل حضرت آن بادشاہ در گاہ و صلیت
آن فلک لولایت آن شمس الدراست آن کثیر الفضائل ابو علی بفضیل ابن عیاض
قدس اللہ سرہ العزیز کہ از مشائخ کبار و سرور روزگار بود و سرایع البکار و دایم
البحران و شید الفکر بود و خرقة ارادت از خواجه عبدالواحد زید پوشیدہ و از کلمات
اوست لا یستكمل ایمان العبد حتی یودی ما افترعن اللہ علیہ و یجندک ما کثر
م اللہ علیہ و ینفی ما قسم اللہ لہ لکم حاق مع ذلک ان لا یستكمل الایمان
ولا یقبل منہ و قول اوست اذ احب اللہ عبد اکثر غمہ نازا البغض عبد
وسع عیدہ دنیاہ و ینقول اوست لو عن صفت علی الدنیا یجد انہا و لا

سہ کامل بخشد و ایمان بندہ تا آنکہ او کند پس را کہ فرض کردہ است اللہ تعالی بر آن بندہ تا آنکہ برسد کند
چیز را کہ حرام کردہ است اللہ تعالی بر آن بندہ تا آنکہ رضی شود و بچہ کہ قسمت کردہ است حقیقتاے برای او پس
از اں بترسد با وجود او و ایضا فیضانی و ایضا فیضانی کمال کند یا زایں را کہ قبول کند خدا تعالی ایز
ہمہ اعمال را از او سہ و قدیکہ دست میدار و خدا تعالی بندہ را زیادہ میکند غم و ارا پس و قنکہ شتم سہ
بندہ را زیادہ مے کند بر آن دنیا سہ اگر عرض کردہ شود بر سن دنیا بصورت دریائے گرانہ و در حد
حساب گرفته نشوم مال دنیا تہ این بایم سن کہ بپندارم من آرا چنانکہ بچس مے بندہ خودی کہ از

باب اول و فضائل خواجگان چشت از حضرت سائت تا محمد حضرت نظام الحق والد بن قدس سره

۳۳

أَحْسَبُ بِهَا لَكُنْتُ أَفْقَدْتُهَا كَمَا يَتَقَدَّرُ أَحَدٌ لَكُمْ الْحَقِيقَةُ وَأَيْسَ نَزَقُولُ سُبْحَانَكَ أَتَعْمَلُ كَأَجْلِ النَّاسِ هُوَ السَّيِّئُ الْعَمَلُ كَأَجْلِ النَّاسِ الشَّرُّكَ وَالْبُوعَى رَازِي
روایت میکند که سنی سال با خواجہ فضیل عیاض صحبت کردم بچوقت و بشتم ندیدم مگر
در روزی که سپهر علی ابن الفضیل که بمرتبه ولیا بود نقل کرد از و پرسید مذکوره بچوقت
بشتم نکرده امروز چیست که بشتم میکنی فرمود بدو سنی که خدا تعالی کارے را دوست
میدارد من نیز آن کار را دوست میباشم منقول است که در ابتداے حال
راہ زنی کردے وقتے راہ باز رگاں فرو گرفته بود قاری در آن قافله میں آیت خواند
الْمَيَّانَ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ فَقَالَ الْفَضِيلُ يَا رَبِّ قَدْ
أَنْتَ فَضِيلٌ رَاقِيَتِي يَا شَدَّازَا حُرْفَتِ تَوْبَةٍ كَرُوْهُمَا زَاخْشَنُوْهُ كَرَانِيْدَ اَزَاخْجَا كَرُوْهُ
آمد با امام ابو خیفه صحبت کرد و اولیا بسیار را دریافت و فضیل ریح ذریعہ مارون
رشید روایت میکند کہ من با مارون رشید در مکہ در تم جوچ بجاء آوردم مارون
پرسید کہ اینجا مردے باشد از مردان خداے کہ سعادت قدمبوس او دریا بمجم گفتم
عبد الرزاق صنعانی رحمۃ اللہ علیہ بہت بخدمت او رسیدیم بعد مکالمہ مارون بہر
اشارت کرد کہ او پارس کہ بیچ وام دادنی داری او قبول کرد آسے مارون گفت
تا وام بگذارد باز مارون گفت اسے فضیل ہنوز دلم تقاضاے مردے دیگرے
کہ گفتم سفیان بن عقیل اینجا ست چون بخدمت او رسیدیم بعد مکالمہ بسیار ہمار
سخن گفت کہ مرد چہرے وام دادنی دارد سفیان گفت آسے مارون گفت
تا وام بگذارد باز گفت اسے فضیل دلم راتقاضاے مرد دیگر ست فضیل
یاد آمد فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ اینجا ست بنزدیک او رفتند او دگر جوہر و مشغول
بتلاوت قرآن ایس آیت میخواند اَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ

لَهُ عَمَلٌ نَّكَاحٌ بَرَاءے مردم ہمیں ریاست کاریک کردن برائے نمودن مردم ہمیں
در شرک است ۱۵ آیا نرسیدہ است بر احوال کسیکہ ایمان آورده اند اینکہ بتبرسد ہواکایشان از
العصرۃ اللہ پس گفت فضیل اسے پروردگار من تحقیق رسیدہ است آنوقت ۱۶ آیا نرسیدہ است آنانکہ
میکند بدیہارا اینکہ بگردانیم آنگہارا مانند آن کسیکہ ایمان آورده اند و عمل نیک میکند -
۱۷ بدو

باب ۱۰ فضائل خواجگان چشت از حضرت سالت تا عہد حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ

۳۵

کَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحٰتِ چوں این آیت در گوش مارون رسید گفت ای
 فضیل ہمیں آیت یہ بہت فضیل و حجرہ بزرگ گفت کیست گفت امیر المؤمنین است
 مَا لِيْ وَلَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ گفت بجهت شفاعت نفس خود آید ام و اطاعت او
 واجبست انگاہ چرخ بہ کشت و در بکشاود و در زاویہ بایستاد مارون در آمد اورا
 میطلبید تا دستش بر فضیل نہ فضیل فرمود کہ آہ دستے ازین نرم ندیدہ ام اگر از آتش
 و دوزخ خلاص یابد مارون در گریہ شد چندان بگریست کہ یہوش شد چوں بہوش
 باز آمد مارون گفت اسے خواجہ مرا پند سے بدہ گفت اسے امیر المؤمنین پدرت
 کہ عم مصطفیٰ بود ازین ممبر علیہ السلام امارت قومی درخواست کرد مصطفیٰ
 فرمود علیہ السلام کہ اسے عم یک نفس تو در طاعت خاہتر از ہزار سالہ
 طاعت خلق مرتز الان اَلْوَسَارُکَ یَوْمَ الْقِيَامَةِ نَدَامَ مارون گفت در صحت
 زیادہ کن فضیل قریب اللہ سہ العزیز گفت مے ترسم یا امیر المؤمنین کہ ایں روے
 خوب تو باتش دوزخ گرفتار شود از خدا ترس و حق او بہتر ازین بگذا ر بعدہ مارون
 گفت کہ چیزے وام دادنی داری گفت کہ آسے وام خداوندہست کہ در ادای
 آں مشغولم حقتعالی دوختہ گرداناد انگاہ مارون صرہ ہزار دینار زیر پیش فضیل
 نہاد فضیل رحمتہ اللہ علیہ گفت اسے امیر المؤمنین ایں پند ہائے من ترا بیج
 سود داشت کہ من ترا بہ نجات میخوانم و تو مرا در بلائے اندازی مارون گریاں پیشتر
 او پیروں آمد فضیل ایں ریمع را گفت کہ ملک بحقیقت خواجہ فضیل عیاض است
 منقولست کہ ہم در مکہ فوات یافت و را ماہ محرم سنہ سبع و ثمانین متفقہم آں سلطان
 اب لکین آں مقرب حضرت رب العالمین آں تارک مملکت الدنیا آں صفا
 سلطنت العقبہ ظل اللہ فی العالم خواجہ ابراہیم ادہم قدس اللہ سرہ العزیز کہ
 در انواع معاملات و اصنافات حقایق مشاہدات خطے تمام داشت مقبول
 ہمہ عالم بود و بیشترے مشایخ کبار را دریافتہ بود و خرقہ ارادت از خدمت خواجہ

۱۰ چہیت مراد امیر المؤمنین را۔

فضیل عیاض پوشیده بود بزرگے خوش گوید تترک این آدم ملک و منزه لها قانی
 نقضین متابعاً لمعادیه تترک این و التحوذ و اهلله قانی قانساً عد مقلم
 و ساد و با امام ابو حنیفه صحبت کرد و قول امام عظم است سبیلنا ابراهیم ادهم
 قدس الله سره اصحاب گفتند و سیادت پیچ یافت ابو حنیفه رحمت الله علیه
 او دایما در خدمت خداوند تعالی مشغولست و با بکارهای دیگر مشغولیم و خواجہ
 جنید قدس سره که سر قوم اولیا است می فرماید صفات الخیر العظمی ابراهیم
 ادهم یعنی کلید علم و این طایفه ابراهیم ادهم است و سبب بی او سجده که مشهور است
 تحت کتابت این محل نیست قول اوست ان التصون التکریم و التسلیم
 و التضرع و التلطع و نیز قول اوست و التحوذ الله صاحباً و دج الناس جانیاً
 و نیز قول اوست اکثرت النظر الى الباطل و منعه عن النظر الى القلب و من
 قول اوست فلتك الحرام و الطمع بولث الصدق و الولوع و اكثرت الخصر و الظن
 بكثر الغم و الخمر و نیز قول اوست قد رضى عن اعمالنا بالمعالي و من طلب الثواب
 بالتقوى و من العيش الباقي بالعيش الفاني و قول اوست اطلب مطعمك و ادا
 عليك ان تقوم الليل و تصوم النهار منقولست که خواجہ ابراهیم ادهم مردی
 در بادیه دید اسم عظم او را تعلیم کرد از برکت خواندن آن اسم بهتر خضر را دریافت بهتر
 خضر فرمود که برادر من بهتر الیاس اسم عظم تر از تعلیم کرده است اینهمه برکات از نیست
 و بیشتر دعا و خواجہ ابراهیم ادهم پس بوده اللهم اغفر لي ذل معصيتك التي غفرتك
 منقولست که خواجہ ابراهیم ادهم قدس الله سره العزیز بر جعفر منقولست که دوم خلیفه
 بود از آل عباس رضی الله عنه در آمد خلیفه رسید که چگونه است کار نمایا ایا اسحاق

سلام گذشت این او هم ملک منزل خود را پس اندک ابن ادهم فضیل را در بجایست که پس روزی حضرت فضیل را
 از جهت فاضل کردن میعاد ترک کرد و فرمایند را پس قائم ساخت بازو سے خود را مقام و
 ساد و ابراهیم ادهم است که سستی که در نظر بزرگ و دشمن است همه مخلوقات را و حاکم کردن خود را
 بخدا به خط نظر و حق بسو خدا بهرانی کردن بنده و بکیر خدا را و بکیر مردمان را و دیگر کناره
 بسایه و بسایه کثرت حق را از دل اندک کردن حرص طبع میرساند صدق را و بر بنیگار برادر را
 حرص و طبع زیاد میکند و حرص را که ای بار خدا یا نقل کن مرا از خواری گناه خود بسو عزت طاعت خود

بانی در فضائل و احوال چشت از حضرت سادات تابع حضرت نظام الحق والدین قدس سره و العزیز

۳۷

خواجہ ابراہیم ادم گفت یا امیر المومنین شعر کز فغ دینا آتیم یزید دینا آتیم یزید دینا آتیم
و کذا منقول است کہ لباس او در زیستان پلاس بودے کہ در زیر او
پیراہن نبودے و در تابستان دو شقہ کہ بہاے آں چہار درم باشد یکے از آں
قوطہ بجا سے از رستے دوم رداسختے و در سفر و حضر صامیم بودے و شہبہا بہد
و دائم الفکر بودے و قوت از اجرہ حصا و کرد کہ چوں از مزدوری حصا و فارغ
آمدے یارے را بر صاحب کشت فرستادے تا بعد صایا جر حصا و آوردے آں
اجر را بدست خود نگرفتے و صاحب خود را دادے کہ انچہ مطلوبی باشد بیارید و بکار
برید و اگر جر حصا و نیفتادی اجر حفظ بسا تین قبول کردے منقول است کہ روز
بر کوہ تیس نشستے بود و با صاحب خود نے فرمود اگر ولی از اولیا سے خدا کوہ را
بگو یا کہ رواں شود حال رواں شود بجز گفتن این سخن کوہ بجنبید بعدہ
پاسے مبارک خود بر کوہ زد و فرمود کہ ساکن باش کہ من تشریفے میکشم بخدمت
یا این خویش منقول است کہ خواجہ ابراہیم ادم در سفر دیا در جہاز سوار
بود و خود را بگلیم پیچیدہ و سر در مراقبہ آوردہ در اثناے آں حال یادے سخت
برخاست چنانکہ خون غرق جہاز شد اہل جہاز ہمہ بخیمت او آمدند و گفتند چکوہ
است و معرض تلف افتادیم و تو دخواستی خواجہ ابراہیم سر از گلیم مراقبہ کردہ
گفت خداوند قدرت کاملہ نرا دیدیم اکنون بکرم خویش عفو نمائی احوال بایستہ
و جہاز قرار گرفت منقول است کہ نے فرمود من باذن اللہ در باد یہ میرستم
چوں بذات العرق رسیدم ہفتاد مرتبہ پوش را دیدم جاں دادہ و خون از ایشان
رواں شدہ گرد آں قوم بر آدم یکے را دیکے ماندہ بود پرسیدم کہ اسے جواں
مرداں چہ حال است گفت یا ابن آدم علیک السلام و انقلب دور دور مر و مجبور
کردی و نزدیک نزد یکے میا کہ بخور گردی مبادا کہ سے بر بساط سلاطین گستاخی
کند و ترس از دوستے کہ حاجیاں را چوں کا فزان روم میکشد و با حاجیاں
لا بلند کردیم دینا و خود را نقصان کرون دین خود پسین ما بالی غا ند چیز کہ باند کردیم بر

باب اول و فضائل خواجگان چشت از حضرت سیدنا محمد بن حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ

۴۸

غزائے کند اتمہ قوی بودیم صوفی و قدم بر توکل در بادیہ نہادیم و عرف کریم کہ سحرہ
نگویم و یحییٰ از خدا سے تعالیٰ اندیشہ کنیم و بغیر او التفات نہائیم چوں با حرام گاہ رسیدیم
خضر مبارک سلام کردیم و سلام را علیک داد شاد شدیم گھنیم محمد بن سیدہ کہ سیدہا سے
ما مشکو آمد و طالب بمطوب پیوست کہ خضر سہنبال مدائنہ بجانب ما سے ماندا
کرداے کذاباں و اے معیان تو ہمارے و عہد ما سے نمایاں ایں بود کہ
فراموش کردید بغیر ما مشغول گشتید بروید بغیر ما جان شما بغارت بہریم تاخو
شما نیزیم با شما صلح کنیم ایں جو انحراد کہ نے بینی ہمہ شہیدان حضرت اندا سے
ابراہیم اگر تو نیز سراس داری پاسے در نہ والا از میاں دو شہر بزرگے خوش
گوید مثنوی خونریز بود ہمیشہ در کشو ماہ جاں خود بود ہمیشہ در جہاد داری سہارو
دور از بر ماہ ما دوست کشیم تو نداری سہارو خواجہ ابراہیم تنہی شد و گشت ترا چہار ماہ
کردند گفت ای شاں پنچتہ بودند مرا گفتند تو ہنوز خامی جان میکن تا تو نیز پنچتہ شوی
اگاہ از پے داری ایں بگفت ماں داد منقول است کہ آخر خواجہ ابراہیم
ادیم ناپا شد چنانکہ کہ تہا کہ کجا خفتہ است از خوف شہرت بعضے گویند در
بغداد است و بعضے گویند در شام است بیا خلق راوی اند کہ اگر پنچتہ است
آنجا کہ خاک ہتہر لوط علیہ السلام است غار است وفات کردہ است چوں وفات
اور سید آواز آمد اَلَا اِنِّ اَمَانَ الْاَرْضِ قَدْ حَاكَ ہمہ خلق متحیر شد کہ ایں چہ
آواز است تا خبر آمد کہ ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ وفات یافتہ است مستحکم آن دافر
لفضل والاحسان آن اکرم اہل ایمان آن ملک الاولیاء امام الفقہاں
شیخ العصر آن علامۃ الدہراں سرت جام بے غشی خواجہ خذیفہ المرعشی
خصۃ اللہ بالعفو والرضوان کہ از کبار مشائخ روزگار و سہر نامدار بود و خرقة ارادت
از خدمت خواجہ ابراہیم ادھم پوشید و سالہا بخدمت در سفر و حضر ملازم حضرت او
بود و اعمال خیر او در نظر مبارک آن بزرگ بیچ وز نے مذہبت و قول اوست

سہ اگاہ باشند بدستی کہ پناہ زمین کہ بود تحقیق مرد

باب اول فیض الخواجگان چشتی حضرت تاج العارفین نظام الحق والدین قدس سرہ

۳۹

لَوْ جَاءَ فِي رَجُلٍ وَقَالَ وَاللَّهِ الَّذِي كَا لَهِ اللَّهُ أَتُحِبُّ يَا خُدَّيْقَةَ مَا عَمَلَكَ عَمَلٌ مِنْ
يَوْمٍ مِنْ بَيْنِ مَحْسَبَاتِي قَوْلُ لِي يَا هَذَا لَا تَكْضُرْ عَنِّي بِمِيلَانِكَ فَإِنَّكَ لَا تَحْدِثُ
وَقَوْلُ أَوْتِ أَيْلَاكُمْ وَهَذَا بِالْفَخَّارِ وَالسَّقْمَاءِ فَإِنَّكُمْ إِذَا قَتَلْتُمُو هَاطُطُونَ بِأَلْسِنَتِكُمْ
رَضِيْتُمْ بِفَعْلِهِمْ مِنْهُمْ آلِ إِمَامِ الْأَبْيَاسِ مُقْتَدَاةِ الْأَمَةِ أَنْ نَاصِرِ الشَّرِّ لَبِيعِ
آلِ اسْتَادِ الطَّيْقَةِ آلِ تَاجِ الْعَارِفِينَ آلِ مِنْهَاجِ السَّالِكِينَ خَواجِجِ بَهْرَةِ
الْبَصْرَى كِهْ خَرَقَةُ ارَادَتِ از خواجه خدایقہ المعشای پوشیدہ ہو وایں بزرگ
مقتدای علمای اولیای سے وقت بود و معرفت حق جل و ثلّی میان مشایخ
کبار مہر و نوت و مشہور و درجیات رفیع و مقامات عالی دشت قدس اللہ سرہ الخیر
منہم آلِ شمس الفقرا آلِ بدر الانقیاء آلِ شیخ الاصفیاء الوقت آلِ حُصَا
الکشف والکرامت آلِ پسندیدہ و ذاتِ صفات آلِ یافتہ خلعت سروری
حضرت خواجه مشاد علو دینوری نور اللہ مرقدہ بانوار القادس و آلِ بزرگ
خرقہ ارادت از خواجه بھیرہ البصری پوشیدہ و در مجاہدات محلی رفیع و در مشاہدات
مقامات عالی داشتہ ایں بزرگ در درو حیوۃ خود در روزِ حیرے بخورد و دنیا
شامید چوں ایں بزرگ تولد شب شب شیر بخورد و چون صبح بدید می تابش
شیر و در ہن مبارک نگرفتے یعنی در مدت عمر عزیز خود صائم بود تا افطار ہر لقا و
رب العالمین کند شعر حقو الذی قَدْ صَامَ فِي أَيَّامِهِ مِنْ هَيْكَلٍ حَتَّى زَمَانٍ رَقَا
دِه منہم آلِ تاج الاولیاء آلِ سراج الاصفیاء ان ملک المشایخ بالتفاق آل
مقتدای الوقت خواجه ابوالحق چشتی کہ بادشاہ عالم نیاز بود سلطان
دارالملک راز و ایں بزرگ خرقہ ارادت از خواجه مشاد علو دینوری پوشیدہ

لے اگر بیاید مرا مدے بگوید آمد دشم آخند ای کہ نیست سزاوار پرستش مگر
او اے خدایہ نیست عمل نماز عمل کسے ایمان ہے اگر آنکس و نہ چاہی خاتم نعمت ۳۲ دور وارید نفس
ماے خود را از بدکاراں و از بے عقلاں پس بدستی شمایان و قنیکہ رواوردید شمایاں بدکاراں
و بے عقلاں گمان خواہند برد آہنا بیکہ شمایان راضی شد بدکاراں بدکاراں و بے عقلاں
۳۳ آن کے بہت کہ تحقیق روزہ داشت او در تمامی عمر خود از ایام گہوارہ تا زمان خوابیدن در قبر

و نیز گئی در باب او گوید شعری که افتد ای من اهل چشت شینو خیمه کج و لی
 الله فی مبادیه منہم ابو اسحق الذری شینو خیمه طوق سماء من شینو اطق ادا
 انشی هذاه الذین یتبعونہ لا یعدون الذین فی معادہ و این بزرگ
 در عانت ستر عالم مکاشفات گوئیده و صورت صحور پیرایه خود ساخت تمهم
 آن عمده الابرار قدوة الخیر الی ملک الاولیا آن سلطان الاصفیا آن
 برهان الاتقیاء آن در غم سعد سعد خواجه ابو احمد چشتی طاب ثراه و این بزرگ
 خرقة ارادت از خدمت خواجه ابو اسحق چشتی پوشیده بود قدس سره
 العزیز و این بزرگ بادشاه مملک ملک مکاشفات و سلطان دارالملک مشاهدات
 بود هیچ سرے از اسرار دوست بیرون نداده و در عالم ذوق درونی بادشاهی
 بارانده رحمتہ اللہ علیہ منہم آن قطب المشایخ و الفقہر آن ملک الاسمہ و العلماء
 لبحار الاوتاد آن مفخر العباد و خواجه محمد چشتی طیب اللہ مرقدہ و نور اللہ شہداء
 کہ با انواع کرامات و اصناف درجات مشاهدات آراسته بود و این بزرگ خرقة
 ارادت از خدمت ابو احمد چشتی پوشیده بود منقول است کہ خواجه ابو محمد چشتی
 اغلب حال در عالم تمیز بود و سالها پہلوئے مبارک الیشال بزمین رسید
 بود و در غایت مجاہدہ و در غلبات شوق نماز معکوس گذارد و در خانه خود
 چاہے داشت در آنجا خود را سزنگوں آویخته خداے تعالیٰ را عبادت کرد
 منقول است کہ روزی بر سر دجلہ نشسته بود و خرقة مبارک خود را بنمیمہ
 میزد و در ثنائے این حال پسر خلیفہ بنجد مست اور رسید باکو کہ خلافت از اسب
 فرو داد و روئے بزمین آورد شست خدمت خواجه فرمود کہ حضرت لیس
 صلے اللہ علیہ آله وسلم میفرماید اگر پیر زنی در بلاد مملکت شب بغافہ بنجد
 روز قیامت امتا و صد قناد من والی خود بگیرد بعدہ پسر خلیفہ خدمتہا از من

سہ و با وقتہ کرده اند از اہل چشت ہمہ شیخان بہر نزدیکیان خدا در میلاد او ہستند از ان
 شیوخ ابو اسحاق کلانتر ایشانست روشن ہست راہ نمایان دینت پیروی میکنند آن ابو اسحاق

پیش آورد خواجہ تبسم فرمود و گفت از خواجگان ما زینہا کسے قبول نکرده است
ویداں حاجتے نذایم بعدہ روے مبارک خود سوے آسمان کرد و گفت الہی
آنچہ بندگان خود راے نمائی این را نیز ہماں بنماے و حال ما ہیان و جلمہ
دینار ماے زرد رہن کر ہا لا آمد ند بعدہ خواجہ فرمود کہ حق جل و علے بر بندگاں
خود و خیر نہ بغیب کشادہ است و دست تصرف دادہ بدیں آوردہ شما احتیاج
نذایم متعجم آن آنعلیم علماں سید الاولیاں سید الاذکیاں پیشوا اہل
تصوف نامہ الملکۃ والدین خواجہ ابو یوسف چشتی کہ جمال طریقت و کمال
حقیقت بود و ایں بزرگ را کرامات ظاہر و برامین پیداست تو را اللہ رؤفہ
و تر و ثریبہ و خرقہ ارادت از خدمت خواجہ ابو محمد چشتی قدس سرہ العزیز
و شت منقول است کہ وقتے خواجہ ابو یوسف چشتی در اسے میرفت
دید کہ مسجدے عمارت میکنند و تیرے بہت سقف مسجد بالا میبرند و آن تیر
از موازنہ عمارت کوتہ مے آید دریں حیرت بودند کہ چہ کنند و را نشانے از
خدمت خواجہ بر سر وقت ایشان رسید و از اں حال استطلاع نمود و چون
قصہ ایں حال خواجہ را روشن شد از اسب فرود آمد بالا دیوار مسجد
برآمد و یک سرچوب بدست مبارک خویش گرفت و گفت بسم اللہ الرحمن الرحیم
چند چوں آن تیر بالاے عمارت آوردند از عمارت مسجد یک گز از جہانے
کہ خواجہ گرفتہ بود زیادہ آمد تا ایں غایت آن تیر کرامت بدار عمارت مسجد یک
گز بیروں آمد و برقرار است کاتب حروف از والد خود سید مبارک محمد
کرامتی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ مے فرمود آن مسجد را دیدہ ام در میان
چشت و ہر یو در کنار ہر یو الرو دست منقول است کہ خواجہ یوسف
چشتی را قدس سرہ کلام اللہ یاد نمود بدین سبب متر و بود تا شب
در اں تر و دیر خود خواجہ محمد چشتی را قدس سرہ العزیز در خواب دید کہ میفرماید
چہ حال است کہ در غایت تر و دے بنیم خواجہ یوسف گفت کہ سبب کلام اللہ

باب فی فضائل خواجگان چشتی حضرت سالت تا عهد حضرت نظام الحق والدین قدس سره

۴۲

که یاد ندارم فرمود که صد بار سوره فاتحه بخوان از برکت آن کلام الله محفوظ خواهد شد
خواجہ یوسف چشتی چون بیدار شد بچنان کرد بفضل و کرم حق سبحانه تنگ
از برکت سوره فاتحه تمامی کلام الله خواجہ یوسف را محفوظ شد چنانکه هر روز پنج
ختم کرد گرفت منعم آن سر مشایخ کبار آن بادشاه اولیای ناداران ظل الله
فی الخلق ان سیف الله الناطق باحق خواجہ قطب الحق والدین المخصوص
بعنایت رب العالمین خاتم الفقرا والمساکین ملک الاولیا سلطان الاسفیا خواجہ
مودود چشتی که جمله مشایخ کبار وقت محاکم و نقاد حکم او بودند در غایت تعظیم
و در نهایت تکریم او میگوشتند و این بزرگ خرقه ارادت از خدمت خواجہ ناصر الدین
یوسف چشتی پوشیده کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ بنشته دیده
ام شیخ ابوالعباس قصاب چهارسد اولیا را بنظر فنا کرده بود چون خواجہ مودود
چشتی شیخ عثمان استاد مردان را به نیشاپور ولایت داد نظر او بدل کرد چون
از خانه علیه منقول است هر وقت که خواجہ مودود چشتی را اشتیاق زیارت خانه
کعبه غائب فرشتگان را حکم شد تا خانه کعبه را می آوردند و در نظر خواجہ میدادند
خواجہ طواف کرده نماز که آنجا آمده است بگذارد بعد از آن خانه کعبه را می بردند
منقول است بزرگ زاده بدخشاں بخدمت خواجہ مودود چشتی آمد و ارادت
آورد و کلاه درخوست کرد خدمت خواجہ نور باطن دریافته بود که در جریده
معصیت لویت دنیا باقی است التماس او قبول نمیکرد تا بیشتر بزرگان را
آن بزرگ زاده شفیع آورد خواجہ او را کلاه فرمود و گفت اے جوان چون
کلاه سقایی نگاه داشت آن کبکی و الاشیان شوی چون آن بزرگ زاده کلاه
بستد و در بدخشاں آمد بعد چند گاه بدینا و بدینچه مطلوب نفس او بود مشغول
شد این خبر بخدمت خواجہ رسانیدند خواجہ فرمود چگونه است که آن کلاه
کار او نمیکند بعد بے بر نیامد که او را با تها می بگردانند و چشمها بے جها بین
او کشیدند منقول است که چند روز ذات ملک صفات خواجہ مودود

باب اول در فضائل خواجگان چشتی حضرت ملا علی قاری صاحب حضرت نظام الحق والدین قدس سره

پشتی را قدس الله سره العزیز زحمت مرا حتم شد در اثنا سے آن زحمت مردی ^{۳۴}
با ہیبت برآمد و حریر پاره نبشته بدست مبارک خواجہ داد خواجہ مطالعہ کرد آن
حریر پاره بر چشم مبارک خود نهاد و جان عزیز بحق تسلیم کرد ہزار ہزار عالم افتاد کہ
خواجہ مودود خود در دنیا نماند بعد تجمیز و تکفین خود کنند کہ جنازہ خواجہ بردارند
یا یکس نتوانستند کہ برگیرند ہمہ رحیمت ماند بعد از مانے آواز صحت آمد خلق
دور شد مردان غیب بیامند و نماز جنازہ خواجہ بگذارند بعدہ خلق بگذارند
و پس بفرمان خداے تعالی جنازہ خواجہ رہو اشدہ میرفت خلق دنبال
جنازہ میرفتند تا بموضع کہ حضرت قبول کردہ بودند چوں این کرامت معاینہ شد
چندین ہزار کافران در آن روز مسلمان شدند متہم آن علم علماں قدوہ
اولیا خواجہ حاجی شریف زندنی کہ بکلمات حقانی حقیقت میاں مشائخ
کبار زمانہ عظیم المثال بود و توجہ علما و فضلا و اہل حقیقت بدو بود و خرقة ارادت
از خدمت خواجہ قطب الماتہ والدین مودود چشتی پوشیدہ بود قدس سرہ
سره العزیز منقول است کہ خواجہ حاجی شریف زندنی چہل سال از خلق
عزلت گرفت و خراب اختیار کرد و برگ درختان و میوہ کہ از جنگل خیز و قوت خست
و اگر کسی بخدمت او آمدے خادم گفتے زینہار ذکر و نیا و حکایت آن نکلنی کہ از
سعادت زیارت محروم گردی منقول است روزے مردے بخدمت
خواجہ چیزے نقد انداورد خواجہ فرمود کہ باد رویشاں چہ عداوت
داشتی کہ دشمن گرفتے خدا سے را بیاوردی این سخن گفت فرمود کہ نجاب
صحرا بہیں آن مردے بین کہ جوئے زر و محرار و اں شدہ است بعدہ
خواجہ فرمود کہے را کہ در خزانہ غیب انجین نصرتے باشد او نظر مال شمانند
منقول است کہ سلطان سحر را در خواب دیدند از و پرسیدند کہ خدا
تعالی با تو چہ کرد گفت سالہ مرا کہ در عالم کردہ بودم از نیک و بد در نظر من
داشتند و فرشتگان عذاب فرماں شد کہ میں را جانب دوزخ بریدیم در

در کتب معتبرہ

در کتب معتبرہ

اشناے این فرماں رسید که فلان روز در مسجد دمشق سعادت قدمبوس
خواجہ حاجی شریف زندنی حاصل کرده بود از برکت آن بیامرزیدیم
منہم آن صاحب کشف و کرامات آن بادشاہ عالم مشاہدات آن خلیفہ
حاجی شریف زندنی خواجہ عثمان ہارونی کہ در علم شریعت و طریقت
و حقیقت اعظم وقت بود و مقتاے او تاد و ابدال و خرقہ ارادت از خدمت
خواجہ حاجی شریف زندنی پوشیدہ قدس سرہ العزیز منقولست کہ
شیخ الاسلام خواجہ معین الدین حسن سجری طیب اللہ مضجع میفرمود کہ وقتے
من برابر خواجہ عثمان ہارونی در سفر بودم در کنارہ و جلہ رسیدم کشتی نبود
خواجہ عثمان قدس سرہ العزیز فرمود کہ چشم پیش کن چشم پیش کردم خواجہ
را خود را در گذارے و جلہ دیدم از خواجہ عثمان قدس سرہ العزیز رسیدم
کہ شما ایں چه کردید فرمود کہ پنج بار سورہ فاتحہ بخوانم منقول است وقتے
پیرے بخدمت خواجہ عثمان قدس سرہ العزیز بغایت پریشان خاطر آمد
خواجہ از او پرسید کہ چه حال است کہ خاطر بر جان داری گفت مدت چهل سال
باشد کہ پسرے از من غایب شدہ است از حیوات و موت او خبر ندارم بخدمت
خواجہ آمدہ ام تا فاتحہ در خواست کنم مگر میر بن رسد خواجہ در مراقبت چوں
زمانے بگذشت حاضران مجلس را فرمود کہ فاتحہ بخوانیم بر نیت آنکہ پسر ایں پیر
بدور رسد چوں فاتحہ خواند فرمود بر و پست در خانہ آمدہ باشد چوں پیر در خانہ
آمد آیندہ پیادہ گفت مبارکباد پست آمد چوں پیر را با پسر ملاقات شد پد و پسر
بخدمت خواجہ آمدند و ہر دو سعادت پایبوس حاصل کردند خواجہ از او پرسید
کہ کجا بودی گفت در جزیرہ از جزائر دریادیاں گرفته بودند و زنجیر کردہ ام روز
در آن مقام بودم درویشے ہم بطریق شہادت در زنجیر کردہ مرا نزدیک نشتر
بایستمانید زنجیر از من بیفتا بعدہ گفت پایے بر پایے من نہ بچپان کردم
فرمود چشم پیش کن چوں چشم پیش کردم خود را بر در خویش دیدم منقول است

۴۵

که شیخ الاسلام معین الدین سجری قدس اللہ سرہ العزیز فرمود کہ مرا ہمہیما
بود از مریدان خواجہ عثمان ہارونی اول نقل کرد من برابر جنازہ اور فتم چوں اورا
در گور نہادند خلق باز گشت من ساعتی بر سر قبر آن ہست مشغول بودم دیدم
فرشتگان عذاب حاضر شدند دریں میاں خواجہ عثمان ہارونی رسید
و گفت نہنہار این را عذاب مکنی کہ این از مریدان من است فرشتگان را فرما
شد اول بگوئید این برخلاف تو بود خواجہ قدس اللہ سرہ العزیز فرمود کہ آری
ایں برخلاف من بود فاما خود را در پلہ من بستہ بود فرماں شد کہ اے فرشتگان
دست از مرید خواجہ عثمان بردارید کہ ما اورا بدو بخشیدیم منہم آن شیخ شیوخ طریقت
آن اصل الاصول بحقیقت آن صاحب سہرا الہی و آن باوصاف صحیحی
وارث النبایے و المرسلین نایب سول اللہ فی الہند حضرت خواجہ معین الحق
و الشرع والدین خواجہ معین الدین حسن سجری قدس اللہ سرہ العزیز کہ
بجمیع اوصاف مشائخ موصوف بود و بالانواع کرامات علو درجات مشہو و این
بادشاہ اہل اسلام خلیفہ خواجہ عثمان ہارونی بود منقول است کہ شیخ الاسلام
معین الدین قدس اللہ سرہ العزیز فرمود کہ چوں من بخد مت خواجہ
عثمان ہارونی پیوستم و بشرف ارادت آن بزرگ مشرف شدم ہیست سال
ملازم خدمت ایشان بودم چنانکہ یک ساعت نفس را از خدمت آن بزرگ
راحت ندادم و در سفر و حضر جامہ خواب خواجہ من مے بردم چوں رسوخ
خدمت من باعتبار تمام معائنہ کرد انکاہ نعمتے کہ از کمال خواجہ اقتضا کرد
در حق من کرم فرمود و خواجہ معین الدین و الحق میفرمود کہ علامت شینا ختنہ
حق تعالی اگر بخشن از خلق است و خاموش بودن در معرفت میفرمود کہ چوں
ما را از پوست بیروں آیدیم و نگاہ کردیم عاشق و معشوق و عشق کیے دیدیم یعنی
در عالم توحید ہمہ یکست و مے فرمود کہ حاجیاں بقالب گرد خانہ کعبہ طواف
کنند فاما عارفان بقلوب گرد عرش و حجاز و عظمیٰ ملوان کنند و لقا خواهند

در وحدت چو

و میفرمود مدتی گرد خانه کعبه طواف کردم فاما این زمان خاتمه کعبه گرد من طواف
 می کند و میفرمود می مستحق اسم فخر و قوتی گرد که در عالم قانی باقی بماند پرسید مذہب شما
 کے گرد و فرمود آں زمانکہ فرشتہ ذلت بیست سال برونیچ گناہے نویسد و میفرمود
 کہ نشان اہل محبت چیست آنکہ مطیع باشی و تر سے نیاید کہ برانند و میفرمود کہ علامت
 شقاوت چیست آنکہ معصیت کنی و امیداری کہ مقبول خواہم شد و میفرمود چوں
 روز قیامت در سحر حق تعالی فرشتگان را زماں دہند و زرخ را از دہان مار
 بیروں آرند آنگاہ دوزخ را بتابند چنانکہ یک دم بزند جملہ کشر قیامت پرود و کند
 ہر کہ خواہد از عقبات آں روز زمین گرد طاعتی کند کہ نزدیک خدا سے تعالی بہتر
 از آں طاعتی نباشد پرسیدند کہ آں طاعت چیست فرمود کہ در ماندگان را
 فریاد رسیدن و حاجت یچارگاں رواں کردن و گرسنگاں را سیر گردانیدن
 و میفرمود در سر کہ این سہ نصلت باشد در حقیقت بدان کہ خدا سے تعالی اوراد و
 میار داول سخاوتے چوں سخاوت در یاد و شفقے چوں شفقت آفتاب سلکوم
 تواضعے چوں تواضع زمین و میفرمود ہر کہ نعمت یافت از سخاوت یافت و ہر کہ از
 متقدمان باشد از صفا باشد و سے فرمود کہ متوکل بحقیقت آں است کہ رنج و
 محنت خود از خلق برگیرد و میفرمود کہ قرار گرفتن درین راہ دو چیز است یکے ادا
 عبادیت دوم تعظیم حق تعالی حضرت سلطان المشائخ سے فرمود چوں حضرت
 شیخ معین الدین طاب اللہ مضجعه در اجمیر آمد پتھورا سے مملکت ہند در
 اجمیر بود چوں شیخ در اجمیر سکونت ساخت پتھورا را و مقربان اوراد شوار سے
 آمد چوں عطمت و کرامت شیخ معین الدین سے کرد نہ مجال زدن نبود الغرض مسلمان
 از پیوستگان شیخ معین الدین قدس اللہ سرہ الغیر بر پتھورا سے بود پتھورا
 آں مسلماناں را سے مضرت رسانیدن گرفت آں مسلمان لتجا بخدمت شیخ
 معین الدین کرد شیخ در باب او پتھورا بشفاعت سخن گفت پتھورا زبان شیخ
 قبول نکرد و گفت ایں مرد اینجا آمدہ است و شستہ سخنان غیب میگوید چوں ایں

باب اول فی فضائل خواجگان چشت از حضرت سالت نامہ حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ

۴۷

سخن بسع مبارک آل بادشاہ اسلام رسانیدند بلفظ مبارک اور رفت کہ پتھورا
را زندہ گرفتیم و دادیم بکشکرا سلام ہمدراں ایام لشکر سلطان معزز الدین
سام انا اللہ بیا کہ از غرتی رسید و پتھورا مقابل لشکر اسلام شد و بدست سلطان
زندہ افشا و عرض میدارد کہ تہ حروف بر آنجملہ کہ کلام کرامات علو درجات بالا
ازیں تواند بود کہ از بزرگانے کہ بدین بادشاہ دیں پیوستند شاہانے خاستند
کہ بندگان خدایے تعالیٰ و تقدس را دستگیری کردند و از غرور دنیا پیروں آوردند
بسر اسرور عقبے منز لگاہ دادند و تار و ز قیامت کوس غلغلہ عظمت این
بادشاہان دین در گوش ہوش فلک و ملک فرو خواہد کوفت و نطق بحجت ایشان
در مقعد صدق جاے خواهند یافت کرامت دیگر آنکہ مملکت ہندوستان
تاصہ بر آمدن اقبال ہمہ دیار کفر و کافر ی و بت و بت پرستی بود و تمردان ہند
ہر یکے دعوی آنار بیکہ انا علی نے کردند و خداے راجل و علی شریک جو گفتند
و سنگ کلوخ و دار و درخت و ستور و گا و و سرکین ایشانرا سجدہ بیکر دند و
بطلمت کفر قفل دل ایشان بظلم و بظلم بود قطعہ ہمہ غافل از حکم دین و شریعت
ہمہ بخیر از خدا و پیہر نہ ہرگز کہے دیدہ ہنجا قبلہ نہ ہرگز شنیدہ کس اللہ اکبر
بوصول قدم مبارک آن آفتاب اہل یقین کہ حقیقت معین الدین بود ظلمت
این دیار نور اسلام روشن و منور گشت قطعہ از تیغ او بجای صلیب کلیہ
در دار کفر مسی و مجرای منبر است نہ آنجا کہ بود نعرہ و فریاد مشرکان نہ انکوں
خروش نعرہ اللہ اکبر است نہ ہر کہ این دیار مسلمان شد و تاد و قیامت
مسلمان خواہد شد و فرزند ان ایشان تا قوالد و و تا تاسلو است مسلمان
خواہند بود و آل طا کفر را کہ بہ تیغ اسلام از دار حرب در دیار اسلام خواہند آورد
الی یوم القیامت مٹو بات آن بہ بار گاہ با جاہ شیخ الاسلام معین الدین حسن
سنجری قدس اللہ سرہ الغریز متابع حضرت او واصل و تو اصل خواہند بود
انش اللہ الغریز منقول است و ران شب کہ شیخ الاسلام معین الدین

بال ل در فضائل خواجگان چشت از حضرت سالت آجند حضرت نظام الحق الدین قدس السمره العزیز

۴۸

سجری قدس السمره العزیز نقل خواهند کرد چند بزرگ حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم را در خواب دیده اند که میفرمود دوست خدا معین الدین سجری خواهد آمد با استقبال او آمده ایم چوں خواجہ نقل کرد و پیشانی مبارک خواجہ بنشته پیدا آمد که جَنِّبُ اللَّهِ مَاتَ فِي حُبِّ اللَّهِ وَنَقَلَ خَوَاجَةُ رَوْضَةِ مُتَبَرِّكِهِ بِهَمِّ دِرَا جَمِيرِ اسْتِ وَخَاکِ یَاکِ مَزَارِ اَیْنِ بَزْرَکِ دَوَاسِ دِلِ دَر دَمَن دَانِ سَعَادَتِ زِیَارَتِ مِیْسَرِ مُنْهَمِ اَنْ شِیخِ عَلِیِّ الْاِطْلَاقِ اَنْ قُطْبِ الْبَاتِقِ اَنْ شِیخِ اسرارِ اَنْ مَطْلَعِ اَنْوَارِ اَنْ شِیخِ عَالَمِ اَنْ بَادِشَاهِیِ اَدَمِ اَنْ شِیخِ الْاِسْلَامِ نَامِدِ اَرْقُطِ الْحَقِّ وَالدِّینِ بَحْتِیَا اَوْشِیِ قَدَسِ السَّمَرَةِ الْعَزِیزِ خَلِیفَةِ شِیخِ الْاِسْلَامِ مَعِیْنِ الدِّینِ حَسَنِ سَجْرِی بُوْدُو اَز اکابر اولیا و واجه صغیا بود و در عصر او همه متفقا و معتقدا و بودند و قبولی عظیم داشت و نفسی گیر و شغل بی مع الله مخصوص تبرک تجرید موصوف ایں بزرگوار در ماه مبارک رجب رجب قدره شهور ۵۲۰ شمس و ۵۲۰ شمسی و ۵۲۰ شمسی در شهر امداد در سیب امام ابوالکلیث سمرقندی بحضور شیش شهاب الدین سهروردی و شیش او صد کرمانی و شیش برهان الدین چشتی و شیش محمد صفا مانی بشارت ارادت شیخ الاسلام شیش معین الدین سجری مشرف گشتند نکتہ اول در بیان مجاہدہ شیخ الاسلام قطب الدین قدس السمره العزیز سلطان المشایخ نے فرمود یارے از شیخ شینوخ العالم فرید الحق والدین قدس السمره العزیز پرسید کہ شیخ الاسلام قطب الدین کائنہ و کندوری داشت فرمودند نہشت غیش ایشان در عشرت بوی یقاعے مسلمانے ہمایہ خواجہ بود خواجہ در اوائل از و ام کردے و او را گفت کہ دام تو چوں سہ صددم شود زیادہ از ان نہی چوں فتوح رسیدے ہم از ان ادا کردے بعدہ خواجہ با خود جزم کرد کہ بعد از این دام منکم بعدہ از فضل خدای عزوجل یک قرص زیر مصی پیدا شدے ہمہ خانہ را بسندہ بودے بقال دانست مگر خدمت شیخ از سن ناخوش ہست کہ و ام نے ستمنا زہنخواہ بود و برابر حرم شیخ فرستاد بہمت شخص حال حرم شیخ خواب داد

منہ
ذکر ایں بزرگ
مشتمل بر اخبار
نکتہ است

هر روز یک قرص زیر مصیبت شیخ پیدا می شود و همان اهل خانه را کافیه است بعد
از آن کاک پیدا نشد خدمت شیخ از حرم خود پرسید که حکایت پیدا شدن کاک
پیش کسی گفته حرم خواجگه گفت آری پیش زن بقال گفته ام سلطان المشایخ
میفرمود که شیخ معین الدین حسن سنجری تا پانصد درم شیخ قطب الدین
را ذن داده بود و فرض کند چوں کار بحال رسید از آن نیز دست داشت قدس
الله سره الغریز نکته دوم در بیان مشغولی شیخ الاسلام قطب الدین بختیار
قدس الله سره الغریز سلطان المشایخ می فرمود که شیخ قطب الدین بختیار از آنجا
مشغولی ترک خفتن بظهور آمده بود چنانکه بچکه بستر راست نکرده و در اول عهد بعد
غلبه خواب رفته و در آخر عمر آنهم به بیداری بدل شده بود و زبان مبارک
ایشان چنان رفته بود اگر وقت می خیم زحمت می نیم حال شغل بحق بجا
رسیده بود چوں کسی زیارت ایشان آمد زمانی بایست تا بخود باز آمده انگار
بایند مشغول شده یا از حال خود و یا حال آئینه چهری بگفتند بعد گفته
ما معذور و ارید باز بحق مشغول شد و سلطان المشایخ میفرمود که شیخ الاسلام
قطب الدین را پسری بود خور در حمت الله علیه بر حمت حق پوست چوں خدمت
شیخ قطب الدین از دفن اوباز گشت آواز گریه واد خور در کسب مبارک
شیخ رسید شیخ تاسف کرد و گرفت شیخ بدر الدین غزنوی پرسید که این سنان
چیت شیخ فرمود مرا این زنا یاد می آید که من چرا از حق بقا پسرخواستم
اگر می خواستم می یافتم سلطان المشایخ میفرمود و نگریه استغراق ایشان در یاد
دوست بجه غایت بود که از حیات فوات پسریاد نماید نکته سیم در بیان عظمت
و کرامات شیخ الاسلام قطب الدین نور الله مرقد سلطان المشایخ میفرمود که مرد
بود رئیس نام شعی در خواب دید قبه و خلقه انبوه در حوالی آن قبه مردی کوتاه
بالا می دید که هر بار در آن قبه دروں میرو و دویروں می آید و پیغام خلق را جواب
می گوید آن رئیس پرسید که دریں قبه کیست آن مرد کوتاه بالا که بیروں می آید

و میرود کدام است گفتند دریں قبۃ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ آله وسلم
و اکاں مرد عبدالمسعود است رئیس میگوید نزد یک عبد اللہ رفتم و گفتم کہ بخت
رسول صلی اللہ علیہ آله وسلم عرض دار کہ من میخواہم کہ ترا بہ پیغمبر عبدالمسعود درو
رفت و بیرون آمد و گفت رسول خدا منے فرماید کہ ترا ہنوز اہمیت آن نشدہ است
کہ مرا بتوانی دید ما برو سلام من بخت یار کاکی را برسان و بگو ہر شب تحفہ کہ بر من
میفرستی میرسد شب است کہ نمیرسد مانع آن بخیر باد این رئیس میگوید من
بیدار شدم و بخدمت شیخ قطب الدین بختیار آمدم نور اللہ مضجعہ و گفتم کہ
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ آله وسلم شما را سلام رسانیدہ است بایستاد
و گفت پیغمبر صلی اللہ علیہ آله وسلم چہ گفتہ است گفتم بچنین فرمودہ است تحفہ کہ ہر
بر من مے فرستی میرسد مگر شب است کہ نرسیدہ است شیخ قطب الدین
ہمان زمان زنی کہ خواستہ بود پیش طلبیدہ و ہر او برو تسلیم کرد و او را بگذاشت
و آنچنان بود مگر شب در تر و یخ مشغول بود کہ آن تحفہ نرسیدہ بود بعد ازاں
سلطان المشایخ فرمود قدس اللہ سرہ العزیز تحفہ این بود کہ ہر شب سہ ہزار بار
صلوۃ گفتہ گاہ حقے سلطان المشایخ میفرمود کہ وقتی شیخ قطب الدین بختیار
و شیخ ہما والدین زکریا و شیخ جلال الدین تبریزی قدس اللہ سرہم العزیز
در ملتان بودند لشکر کافر زیر پای حصار ملتان آمد والی ملتان قباہیج بود
بہمت دفع ملاعبین بخدمت این بزرگان آمد و عرض داشت کہ شیخ قطب الدین
بختیار تیرے بدست قباہیجہ داد و فرمود این را عمیا جانب لشکر کافر فرست
قباہیجہ بچنان کرد چون روز شد تیغیس از کافر نماندہ بود سلطان المشایخ میفرمود
کہ من بزیارت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ العزیز رفتہ
بودم در خاطر من گذشت این کس کہ زیارت بزرگان مے آید ایشان را
از آمدن این کس خبر مے باشد یا نہ اینمخی در خاطر گذرانیدم و نزد یک روضہ
مشغول شدم در اثنا مے این مشغولی از روضہ متبر کہ این بیت شنیدم

بیت مرزندہ پندار چوں خویش تن بد من آیم سجاں گرتو آئی بہ تن بد سلطان
 المشائخ میفرمود کہ شیخ قطب الدین بختیار در مبداء حال در آوش بود
 و در آں شہر مسجد بہت خراب و آں یک مسجد منارہ بہت کہ آنرا بہفت منارہ
 میگویند مگر بختیار است ایشان دعاے رسیدہ بود کہ آں یک دعا بود آں
 بہفت دعا گفتندے بہ کہ آں دعاے بالائے آں منارہ بخواند بامہتر خضر
 اور ملاقات شود الغرض شیخ قطب الدین راہشتیاق غالب شدہ کہ با
 مہتر خضر ملاقات کند شبے از شہار ماہ رمضان در آں مسجد برفت و دو گمانہ
 بگذازد و بر آں منارہ برآمد و ایں دعا بخواند و فرود آمد چوں قدم از مسجد بیرون
 نہاد مردے را دید ایستادہ بانگ بر شیخ قطب الدین زد کہ دریں بیگاہان
 تو اینجا چکنی شیخ گفت من اینجا آمدہ بودم تا ملاقات مہتر خضر مہل کنم ایں دست
 میرشد باز بخانہ میروم آں مرد گفت خضر را چہ خواہی کرد او یکے سرگردان است
 ہچو تو از دیدن آں چہ شود و بنہیان پرسید دیناے طلبی شیخ گفت خیر گفت
 و اے دادنی داری شیخ گفت خیر بعد از آں آں مرد گفت خضر را چہ بے بینی
 بعد از آن گفت دریں شہر یک مرد بہت کہ خضر دوازده بار بردار و رفتہ است
 و بار نیافتہ ایشان دریں محاورہ بودند کہ مردے نورانی جاہا پاکیزہ پوشیدہ
 پیدا شد ایں مرد بوعظیم تمام پیش او باز رفت و در دست و پاسے او افتاد شیخ
 قطب الدین قدس سرہ العزیز فرمود کہ آں مرد چوں نزدیک من رسید
 روے سوے آں مرد پیشینہ کرد و گفت کہ ایں درویش وامی دادنی ندارد
 و دنیا نمے طلبد آرزوے ملاقات تو دارد شیخ فرمود ہم در بنہیان بانگ باز
 برآمد از ہر طرف درویشاں و صوفیاں پیدا شدند جماعتے شدہ تکبیر گفتند بگو
 پیش رفت و نماز بگذازد و در تراویح دوازده سیارہ بخواند و دل من گذشت
 اگر بہتر خواند بہتر باشد چوں نماز تمام شد ہر کسے طرفے گرفت من بجایے خود آمدم
 سلطان المشائخ میفرمود کہ وقتے جلال الدین تبریزی در خانہ شیخ

قطب الدین قدس سره العزیز خواست آمد شیخ قطب الدین نورالله مرقدہ
اورا استقبال کرد از خانه خود بیرون آمد خانه بر سر چند و گهر بود از آنجا که بیرون آمد
در کوچه شارع زلفت در کوچه باریک رفت شیخ جلال الدین که مے آمد در شارع
نیامد هم دریں کوچه باریک مے آمد بر دو یا همدیگر ملاقی شد مذ قدس سره بھا کرت
دیگر در مسجد ملک عمر الدین که ہم پیش گرامہ اوست آں ہر دو بزرگ یکجا شدہ اند
سلطان المشایخ میفرمود وقتے بخدمت شیخ قطب الدین قدس سره
العزیز مردے از بنیواکی شکایت کرد شیخ فرمود اگر گویم نظر من در عرض
خدا مے افتد استوار داری گفت آری بلکہ بیشتر ہم گفت نیکوست چون
این مقدار میدانی بارے آں ہشتاد تنکہ نقرہ کہ در خانہ ہنہا و ہنجر بعد ازاں
شکایت کن آنمرد شرمندہ شد روے بر زمین آورد و باز گشت منقول است
کہ شیخ قطب الاسلام قطب الدین بختیار قدس سره العزیز میفرمود
کہ وقتے من وقاضی حمید الدین ناگوری مسافر بودیم چو کرانہ در یار سیدیم گرسنگی
درین اثر کردیک مان بگذشت گوسفندے دونان جوین در دہن کرد چہ پدا
شد بیامد پیش ما ہنہا و باز گشت ما از اتنا دل کردیم و با خود گفتیم کہ این گوسفند
از غیب بود ہم در اتنا دایخال یک گز مے نزدیک نزدیک در یار سید خود را
در آب انداخت گذار شد تا و تامل شدیم و گفتیم دریں زیر حکمت ہست بیامیز
دنبال او برویم دست بد عابر دیم بفرمان خداے تعالی در یاد و شوق شد وزمین
خشک پیدا شد ما بگذشتیم زیر درختے مردے راہ خفتہ دیم و مارے در آمدہ
تا و را ہلاک گردانند این گز دم از جا بے برجست آں مار را ہلاک کرد و اپیش
ما ناپیدا شد ما نزدیک شدیم کہ آنمرد را در یاریم کہ بزرگے کسے خواہد بود دیدیم
مستے خراب تھے کردہ افتادہ ہست ما شرمندہ شدیم کہ این مرد انجینیں بی
فرمان و از خداے تعالی انجینیں نگاہداشت ہا تھے آواز دادا سے عزیزاں
اگر ما ہمیں مصلحانرا و پارسایانرا نگاہداریم مفسدان و گناہ گاران را کہ نگاہدار

بهمدین بودیم آنمیدار شد کیفیت بروقتیم شرمند گشت ازاں فعل توبه کرد
و یکی از اصلا گشت امکا ه شیخ الاسلام قطب الدین بر لفظ مبارک
لاند که اے درویش چوں وقت در آید و نسیم لطف زیدن گیر و صد هزار باباتی
را صاحب سجاده گرداند و اگر مباد نسیم قهری و زو صد هزار سجاده نشین را
بر اند و خرابات افکند منقول است که ملک اختیار الدین ایبک
حاجب چیزے نقدانه یا سم خد متی بخد مت شیخ الاسلام قطب الدین
آورد شیخ الاسلام قبول نکرد بعد ازاں برآں بوریایے که نشست بودند آنرا
برداشت ملک اختیار الدین را نمود که زیر بوریایو تے تنگهای زیر سرود
و فرموده برآیں آورده شما حاجت ندارم باز بر منقول است که فرزندان
شیخ الاسلام شیخ معین الدین سجری را در حدود اجمیر دیے احمای بود
مقطعان بجهت مقرر داشت مرا حمت مینمودند فرزندان شیخ را برآں آوردند
که در شهر برود و از باد شاه مقرر داشت بیارد و بضرورت خواه از اجمیر
دوبلی آمد و بر شیخ قطب الدین قدس سره العزیز فرود آمد شیخ قطب الدین
گفت شما را حاجت نیست که بروید شما بدولت در خانه باشید من بروم و مقرر
داشت بیارم شیخ الاسلام قطب الدین قدس سره العزیز بر سلطان
شمس الدین رفت سلطان شمس الدین در تعجب شد چوں وقت بر سلطان
زفنه بود و کرات سلطان بجهت ملاقات التماس میکرد و اجازت نمے یافت
چوں ملاقات شد هم در مجلس فرمان مقرر داشت با صرة تنگها و زیر پیش آوردند
بود آن مجلس کن الدین حلوائی حاکم خطا و ده بالاد شیخ بنشست سلطان ائینو ملوف نیفتا
شیخ قطب الدین غیر مزاج سلطان بنو باطن فست و کشت فرمود چوں حلوا و کاک بخورد و حلوا بالاکاک
بنند اگر حلوائی بالاکاک نشیند چه تفاوت کنه انرض چوں شیخ قطب الدین فرمان مقرر داشت بافتوح بخد
شیخ معین الدین آورد شیخ معین الدین شهرت اعتقاد خلق در حق شیخ قطب الدین معاینه کرد و فرمود
که ایں چکرده پهل بکرت بودن بهتر شیخ قطب الدین غرضت آ کرد که از طرف بنده چیزے نیست

و از سلطان المشایخ روایت میکنند چوں شیخ معین الدین از اجمیر در دہلی آمد و شیخ نجم الدین صغیر شیخ الاسلام حضرت دہلی بود میان شیخ معین الدین و شیخ نجم الدین محبت بود شیخ معین الدین بدین شیخ نجم الدین رفت او در صحن چو ترہ عمارت مے کنایہ چوں نظر مبارک شیخ معین الدین برو افتاد و بطریق سرگرم پیش نیاید شیخ فرمود شاید شیخ الاسلامی دماغ ترا بر ہم ساخته است شیخ نجم الدین در جواب گفت کہ من ہماں مخلص و معتقد ماما شہامیدے را د شہر گذاشتہ اید کہ شیخ الاسلامی مرا کسے بھوئے شمار و خدمت شیخ معین الدین بستم کرد فرمود کہ بابا قطب الدین را من ہمراہ خود مے برم تو مشوش مباش در آں ایام طیبت کحالات شیخ قطب الدین بسیار قوی شدہ بود و ہمہ اہل شہر رخ بخدمت او آوردہ چوں شیخ معین الدین در خانہ آمدند فرمود کہ بابا بختیار ہم یک بار چنین مشہور شدی کہ خلق از دست تو شکایت کردن گرفت از اینجا برخیز و در اجمیر بیا و بنشین من پیش تو باستم شیخ قطب الدین فرمود کہ مخدوم مرا چہ محل آں باشد کہ پیش مخدوم تو انیم ایستاد فلیک کہ نشستم پس در آن مرتبہ شیخ قطب الدین ہمراہ شیخ روانہ اجمیر گردید از نیم قدمہ تمام شہر دہلی شور افتاد ہمہ اہل شہر مع سلطان شمس الدین و نیال برآمد و ہر جا شیخ قطب الدین قدم میگذاشت خلایق خاک آن زمین بہ تبرک بر می داشت و نہایت اضطراب و زاری مینمودند شیخ معین الدین اینجاں را معاینہ کرد فرمود بابا بختیار ہم

بستمہ داوردی بگردانید خدمت شیخ طرف دیگر رفت و دست او گرفت شیخ نجم الدین آثار کرد بختیار را بر چاکمانہ کرد و از منہ نکی شیخ معین الدین فرمود کہ منہ خواہم کرد و در آں وقت صیحت شہر شیخ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز در شہر قوی شدہ بود و ہمہ شہر رخ بخدمت او آوردہ شیخ معین الدین چو در خانہ آمد فرمود کہ بختیار ہم یکبار چنین مشہور شدی کہ خلق از دست تو شکایت کردن گرفت از اینجا برخیز و در اجمیر بیا و بنشین من پیش تو باستم شیخ قطب الدین فرمود کہ مخدوم مرا چہ محل آں باشد کہ پیش خواہم تو انیم ایستاد و بلاکہ در پاسے مخدوم بغلہم و بغلہم فلیک کہ نشستم الغرض بچنین روایت کردہ اند کہ شیخ معین الدین قدس اللہ سرہ العزیز در سوسے اجمیر رواں شد ہنوز شیخ معین الدین در اجمیر نرسیدہ بود کہ شیخ قطب الدین بختیار در شہر بر حمت حق پیوست ۱۲

مقام باشد که خلافت از بیرون آمدن تو در اضطراب و خراب است رواندارم که
چندین دلهای خراب کباب باشند برو این شهر را در پناه تو گذاریم پس سلطان
شمس الدین سعادت قدم بوس شیخ را در یافتن همراه شیخ قطب الدین بشاد
تمام متوجه شهر گردید و شیخ معین الدین بطرف اجمیر روانه گشتند نکته چهارم
در بیان نقل شیخ الاسلام قطب الدین بختیار از دار دنیا بدار حق تعالی است
مضجع سلطان المشایخ میفرمودند روز عید بود شیخ قطب الدین از نمازگاه بازگشت
آنجا آمد که این زمان روضه متبکیه اوست آنجا زمینه صحرا بود هیچ گور و گنبدی
نبود شیخ آنجا بیامد و بایستاد و در تامل شد عزیزان که برابر بودند عرض داشت کردند
که امروز روز عید است و خلق منتظر آنکه محرم در خانه بیاید و طعاعی بخورد شما
اینجا درنگ چه می کنید شیخ فرمود که مرا ازین زمین بوس دلهای آید در زمان خصم
آن زمین را طلبی و از خاصه مال خود بهای خرید خود را بدین بهای بخا فرمود بدین
سلطان المشایخ چشم پر آب کرد و فرمود دست شیخ آنکه من فرمود اینجا بود
دلهای آید ببینید که اینجا کجا خفته اند میفرمود که شیخ الاسلام قطب الدین قدس
الله سره العزیز را چهار شبانروز تحمیل بود و در وقت نقل و اینچنان بود که در خانقاه
شیخ علی سکنی رحمة الله علیه ماع بود شیخ قطب الدین نور الله قدس در آن جمع
حاضر بودند و قال این قصیده بخواند کشتگان خنجر تسلیم را بهر زمان از
غیب جان دیگر است به شیخ قطب الدین راقدس الله سره العزیز این بیت
و گرفت از آن مقام بجان آمد مدحش و تحمیل بودند میفرمودند که ایس بیت گو
ایس میگفتند و اینچنان در تحمیل بود الا آنکه چون وقت نماز در می آمد نماز میگذارد
و باز ایس بیت میگوید و ایس میگفتند و اینچنان در تحمیل بود و حال میفرمود
پیدای شد چهار شبانه روز ایس حال بود شب پنجم رحلت فرمود شیخ بکمال
عز و نوری رحمة الله علیه میگوید که من آن شب حاضر بودم چون وقت نقل شیخ
نزدیک شد مرا اندک غنودنی بود در آن خواب نیم شیخ گوئی از مقام خود برآمده

است و جانب بالا میزد و مراست گوید بدرالدین دوستان خداست را هرگز
نپاشد چون بیدار شدیم شیخ بدار بقار حلت فرموده بود و در آن مجلس که واقعه
شیخ بود شیخ احمد نهر و الی حاضر بود رحمة الله علیهما و کاتب حروف در رساله سماع
که تالیف مولانا فخر الدین زراذی دیده است ترجمه آن اینست که شیخ
قطب الدین نورالدین مرقدہ در آن سماع در عالم تحیر شد طیبی بود در آن ایام
حاذق که لقب او شمس الدین بود و دلیل شیخ قطب الدین را برابر و برهه نداناد
ماده زحمت را در یاد چون آن شمس الدین دلیل بدید گفت این دلیل مردی
است که سوخته است با آتش محبت جگر او بگداخته است و طیبیت کورین
قول صادق بود و دین استدلال مصیبت چه خوب است در معنی که انشا
کرده اند در مجلس مصطفی صلی الله علیه و سلم قَدْ تَسَعَتْ حَيَّةُ الْهَوَى كَيْدِي
وَلَا طَيْبَ لَهْ وَلَا رَاقِي إِلَّا الْحَبِيبُ الذَّائِي قَدْ شَغَفْتُ بِهِ قَعْنَدَ كَارِ قَتْنِي
وَرَبِّي أَيْ الغرض قاضی محی الدین کاشانی رحمة الله علیه بخدمت سلطان
المنشیج میگفت همدراں سال که نقل سلطان شمس الدین التمش
بود نقل شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس سره الغریز نقل
مولانا قطب الدین کاشانی همدراں سال بود ازین حرف سلطان المنشیج
تاریخ نقل سلطان شمس الدین یاد فرموده این بیت گفت بیت بسال
ششصد و سی و سه بود که از هجرت بنماز شاهجهان شمس دین عالمگیر بناف
نقل شیخ الاسلام قطب الدین چهار و پنجم ماه ربیع الاول بود سنه المذکوره
و کاتب حروف از بزرگ سماع دارد که بعد نقل شیخ الاسلام قطب الدین
بختیار نورالدین مرقدہ ده سال قاضی حمید الدین ناگوری رحمة الله علیه
در صدر رسوله بود چون وقت نقل خدمت ایشان شد وصیت کرد که در
پایان شیخ قطب الدین دفن کنند فرزندان قاضی حمید الدین ناگوری

سلا مخفیین بر آئینه گزیده است مار و سنی بگر مرا پس نیست طیب مرزا اگر بیدگی مراد نیست افسوس
مگر در صورت آنکه حقیق و رفیق شدم با آن دوست پس نزد او افسوس من است و دودا حسن است

نمیخواهند که پنجهال کنند چوں وصیت تاقی بود بضرورت دشن کردند فاما چو تره
بلند تر از روضه تمبر که شیخ الاسلام قطب الدین قدس الله سره الغریز عمارت کنگنه
بعده قاضی حمید الدین ناگوری رحمته الله علیه فرزند آن خود را در خواب نمود و
گفت که شما چو تره چرا بلند کردید و مرا از روی مبارک شیخ الاسلام قطب الدین
قدس الله سره الغریز بدین سبب بغایت شرمند گردانید سلطان المشایخ
فرمود که من بارها در میان این دو تربیت در پایان شیخ الاسلام قطب الدین و بر
آن قاضی حمید الدین ناگوری قدس الله سره الغریز نماز کرده ام و ذوق و راحت
بسیار یافته ام بعد فرمود که مکه را را چه اثر است اما اثر آن دو بزرگ است
که یکطرف شایسته خفته است و طرف دیگر شایسته قدس سرما الغریز منمهم آن سلطان
العارفین آن برهان العاشقین و محققین آن پیشوای اصحاب دین آن
مقتدای ارباب یقین آن کنج عالم عزت آن گنجینه سرای دولت آن سرور
اقلیم عظم آن قطب قطاب عالم یعنی شیوخ العالم فرید الحق والدین لمجا
والمساکین مسعودین سلیمان که بسعادت ابدی و بدولت سرمدی رسیده بود
و در علم تقوی و ورع و ترک و تجرید و عشق و بکار و ذوق کلام محبت و اشارات
و رموزات بے نظیر زمانه و در عهد دولت خود یگانه بود و گوئی پیبقت از
میدان کرامت و از سروران عالم دیں برده و این بادشاه خلیفه شیخ الاسلام
قطب الدین بخت یار اوشی بود و از حضرت با عظمت او مجاز مطلق گشته زبانه علو
همت و رفعت در جنت که هیچ چیز از نعم دنیوی و اخروی جز عشق ذات باری
تعالی میل نکرد در انجمنال عہدے که بوجود ذات مبارک او که عالم پیجو بوستان
ارم آراسته بودند و در انجمن شہرے یعنی شہر دہلی کہ قبة الاسلام گیتی است
و بندگان خداے تعالی از مشایخ در مقامات و کرامات سے زود و میکشادند
و علماء و خواص معانی باریک استنباط سے کردند و اساطیر خلق تبر فیہ حال
و ترجیح بآل خوش سے گشتند چنانکہ هیچ نوع هیچ فن فیہ از خلایق در آن زمانہ

بال فضل و جلال حضرت سالت تا بعد حضرت نظام الحق والدین قدس

راحت جز خوش خوی و خوشدلی هیچ کار سے نبود این بادشاہ عالم حقیقت در اینجا
روزگار باختیار از عہد انقطاع کرد و بختی رو سے بدوست آورد و ترک انجینس شہر
گرفته و بیابان جنگل را بچو شیران دیں پیشہ ساختہ و بنان درویشانہ و جامہ فقیر
قانع گشتہ ہر چند کہ خود را مستور میداشت لاجرم ہیئت حسن معاملہ آں بادشاہ
در کونین میرسانید و تا روز قیامت غفلتہ آں صیت چنانکہ در میان ملا و اعدا
دریجہاں خواہد بود و عالم بنام او بود و فرزندان او کہ ہر یک در دریائے کرات
واز دو مان رحمت اند و بندگان او کہ بشرف اتصال آنحضرت متصل اند تا قیام
قیامت روشن و منور خواہد بود و بزرگے خوش گوید شعر اللہ رکبکم من قریب جہنم
و الشمس تغرب فی شقائق جہنم ۛ مَلِکُ الْجَمَالِ بِاسْمِکَ فَکَمَا أَجْسَدُ الْبَرِیَّةِ کَمَا مِنْ
عِندِکَ مَنُوی اے سرور اولیائے عالم ۛ اے قبائلیہ اصفیائے اکرم ۛ دروے
کہ آفتاب حسن است ۛ پیدا شد از و ضیاء عالم ۛ ہر چند این بیچارہ در دریائے
اوصاف او غوطہ خورد و پیاں نے یاد بزرگے خوش گوید مصرع بدریائے
در افتادم کہ پیاںش نے نیم ۛ این گداز چہ محل آں باشد کہ بیان اوصاف جمال
ولایت این بادشاہ اہل یقین کنند و صف جمال چوں توئی نیست حد
بیان من ۛ من چہ صفت کنم ترا اے تو چنانکہ ہم توئی ۛ چارہ جز این نیست
کہ دعائے کینم و بگذرم ایں ضعیف گوید ریاچی جہاں تا قیامت بنام تو باد ۛ
فلک بامہ و خور غلام تو باد ۛ بکام دل و جان عشاق تو ۛ شراب محبت ز جام
تو باد نکتہ اول و بیان حسب نسب شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
قدس اللہ سرہ العزیز مقرر صاحب دلائل عالم باو ایں بادشاہ اہل دین از دودمان
شاہ کابل فرخ شاہ عادل بود و در آن عہد زمام مملکت دنیا بردست فرخ شاہ
بود و جملہ بادشاہان اقالیم مطیع حضرت او بودند و مملکت کابل بیش از مملکت
غزنی بود چوں مملکت کابل بجاو شد روزگار خلل پذیرفت بدست بادشاہان
غزنیان افتاد و فرزندان فرخ شاہ ہم در دیار کابل با ملائک اسباب خویش مشغول

ذکر این بزرگ
اعلیٰ حضرت شیخ
شیوخ العالم
فرید الحق الملتہ
والشرع والدین
حضرت فرید الدین
شکریہ و شیخ
اجود بنی ہاشمی
قدس سرہ
العزیز شہنشاہ
ہشت مملکت

سالہ ہزار و دہم نمایان شد ارکان ہشتانی آفتاب نہاں می شود و در روشنی رضایہ او بادشاہ حسن است
بنامی حسن جہاں مملکت کہ در بی عمر ملوک از نژاد است

بائیل و فضائل خواجگان جنت حضرت سید احمد حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ

ماند تا غایتی کہ چنگیز خاں خروج کرد و ملک ایران و توران بزرگ آرد ۵۹
و تاراج نهاد و شکر بجانب مملکت غزنیں کشید چوں در کابل رسید آں دیار را نیز
بگرفت و خراب کرد و جد بزرگوار شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ
سرہ العزیز در حرب کفار شہادت یافت بعدہ جد بزرگوار شیخ شیوخ العالم
قاضی شعیب با سلسلہ پیرو اتباع و خیل و تبار و دیار لاہور تشریف آوردند و در
قصبہ قسور نزول فرمودند قاضی قسور کہ در عدل و انصاف و مروت و مردے
فخر و فضات عصر بود ذکر بزرگی و عظمت خاندان شیخ شیوخ العالم پیش ازین
شنیدہ بود چوں ایں بزرگاں را بدید صد چندان کہ شنیدہ بود مشاہدہ کرد
سناکی خوش گوید بیتی انچہ گوش از کمال خواہد شنید چشم ازو صد ہزار
چندان دید و قدم ایں آیندگاں را سعادتی دانست و بتعلیم بسیار پیش
آمد و ضیافتہاے شگرت کرد و ذکر رسیدن ایں بزرگاں کہ بحال علم و بحال
حلم آراستہ بودند و عظمت و کرامت خاندان ایشاں برباد شاہ عہد نبوشت
بادشاہ فرمانے بتعلیم و تکریم بسیار بخت ایں بزرگاں فرستاد مضمون
آنگاہ آنجاں بزرگاں را اختیار افتاد زہر علی دنیاوی و دینی از بہت سن رضا
است مصرع رضاے دوست مقدم براختیار من است بعدہ جد شیخ
العالم فرید الحق والدین فرمود کہ ما از عمل دنیا بچ مطلوب نیست چیزے کہ
از ما رفت و نبال آں نشویم بعدہ قضای کہتوال کہ از بلقان نزدیک است
بقاضی شعیب جد شیخ شیوخ العالم مغوض شد و انجا سکونت کرد حق تعالی
از دودان ایں بزرگ بادشاہے را پیدا آورد یعنی شیخ شیوخ العالم فرید الحق
والشرع والدین قدس سرہ العزیز تا خلافت مملکت ہندوستان را کہ در دیا
طلمت و معاصی غرق بودند و سنگیری کرد و دیروں آورد و نکتہ دوم در بیان
غرلت گرفتن و از نو آگزیدن و بخت مشغول گشتن شیخ شیوخ العالم فرید الحق
والدین دیوستان ایں بزرگ بخدمت شیخ الاسلام قطب الدین بختیاریا

قدس الدین سرہما الغیر منقول است کہ شیوخ العالم فرید الحق والدین
 طیب اللہ مضجعہم از عرفوان جوانے کہ قوت کام انیست بعبادت و محبت
 باری تعالی مشغول گشت نہ ترک یکباری پیش گرفت و از خویش و پیوند جدا شد
 بیت ہر کس را بہماں خویشی و پیوندے ہست و غم تو خویش من و عشق تو پیوند
 من ہست و امیر خسرو نیز گوید بیت اگر تو با غم لیلی بر غمت خویشی داری و
 چونجنوں فرو باید شد ہم از خویش و ہم از بیگانگان چوں نیت صادق بود و حق
 تعالی تقدیر کردہ جہانے تا قیامت در سایہ دولت او بسا ساین و در آخرت نجا
 ابدی یا بند سعادت ملاقات و دولت دست بوس شیخ الاسلام قطب الدین
 بختیار قدس سرہ الغریز و ذکر فاشقا عتہما روزے کرد چنانکہ شیخ
 نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ فرمود و در انجیل شیوخ العالم والدین طیب
 مضجعہم تعلیم مشغول بود و وصیت تعلم و تجرد و تقبذ شیوخ العالم در عالم نشر شد
 و اس آوازہ بسبع مبارک شیخ الاسلام بہا والدین زکریا ثور اللہ مرقدہ و
 روضتہ رسیدہ و شیخ الاسلام بہا والدین را مطلوب آس بود کہ با شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق والدین قدس سرہ الغریز ملاقات کند ہمد ریخال شیخ شیوخ العالم
 فرید الدین بہتہ تعلیم در ملتان رفت و دریں ایام ملتان قبتہ الاسلام عالم بود
 فحول علما انجا حاضر بودند شیخ شیوخ العالم فرید الدین در مسجدے فرو آمد روزی
 در آں مسجد مستقبل قبلہ سبق کتاب نافع بردست کردہ مشغول نشستہ بود در
 اثناے اینحال شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس سرہ الغریز از
 اوش در ملتان رسیدہ و ہمدریں مسجد کہ شیخ شیوخ العالم کبیر بود در آمد شیخ شیوخ
 العالم کبیر در سماعے شیخ قطب الدین نظر کرد تا چہ دید تعلیم بسیار کرد و بر ہیئت
 ادب بستہ چوں شیخ الاسلام قطب الدین دو گانہ تحیت مسجد بگذارد جانب
 شیخ شیوخ العالم دید فرمود کہ مسعود تو چہ بخوانی گفت کتاب نافع گفت میدانی
 کہ نفع تو ازین نافع خواہد بود و شیخ شیوخ العالم گفت نفع من از کیمیای سعادت

بخش شما خواهد شد و شیخ شیوخ العالم بر فور برخواست سعادت قدم بوس شیخ
 الاسلام قطب الدین دریافت شد در قدم شیخ الاسلام قطب الدین آورد و
 بخدمت ایشاں پیوست بهمد ریخاں شیخ الاسلام بها والدين براسه دیدن
 شیخ الاسلام قطب الدین بر حکم آقا دلم یلدار بهمدین مسجد که شیخ الاسلام قطب الدین
 و شیخ شیوخ العالم فرید الدین بودند آمد قدس سره بها و بهمد بگرامات کردند
 بوقت برخاستن شیخ الاسلام بها والدين قدس سره نعلین شیخ الاسلام
 قطب الدین بدست مبارک خود راست کرد و این تعریف است میان مشایخ
 کبار اگر کسی را خواهند که قدرت کنند نعلین آنکس را راست کنند همان ساعت
 شیخ الاسلام قطب الدین قدس سره الغریز خیمت شهر دلی کرد شیخ شیوخ
 العالم فرید الدین برابر شیخ الاسلام قطب الدین در شهر آمد و بدولت بیعت شیخ
 قطب الدین بختیار مشرف گشت قدس سره بها الغریز منقول است
 در آن مجلس که شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدين قدس سره الغریز بخدمت
 شیخ الاسلام قطب الدین بختیار بیعت کرده است این بزرگان حاضر
 بودند قاضی حمید الدین ناگوری و مولانا علما والدين کرمانی و سید
 نور الدین مبارک غزنوی و شیخ نظام الدین ابوالمود و مولانا شمس ک
 و خواجه محمود مؤمنه دوز و عزیزان دیگر که هر یک از عرش تا تحت انشری در نظر
 مبارک ایشاں بود قدس سره و اہم شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدين قدس
 سره الغریز بعد آوردن ارادت ہم بخدمت شیخ قطب الدین در شهر ماند و حق
 مشغول شد چنانکه سلطان المشایخ میفرمود که شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدين
 طیب اللہ مرقدہ بخدمت پیر خود شیخ الاسلام قطب الدین بعد دو ہفتہ رفتے بچلا
 شیخ بدر الدین غزنوی و عزیزان دیگر که ملازم آنحضرت مے بودند و خلاصہ
 این سخن این مصرع است کہ دین باب برب زبان مبارک سلطان المشایخ
 گذشتہ است مصرع بیرون درون بہ کہ درون بیرون نکتہ بیوم دین

مجاہدہ و روش شیوخ العالم فرید الحق والدین از ابتدا تا انتہا عمر عزیز
 ایں بادشاہ دین قدس اللہ سرہ العزیز سلطان المشائخ میفرمود مذا نجیب شیخ
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز و شہرے بود و تذکرہ شیخ
 پدر الدین غزنوی حاضر شدے یکروز بر سر منبر شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
 راجع کرد حاضران نہ استند کہ کرامت میکند زیرا چہ جامعہ شیخ شیوخ العالم
 نیک پارہ بود بعد فراغت تذکیر بیرون آمد مردے پیرا میں پیش آورد شیخ شیوخ
 العالم اس را پوشیدہ در حال تکبیر و شیخ نجیب الدین متوکل را داد و
 فرمود من ذوقے کہ در آنجا مہ پارہ و آتم در نیجامہ نوینا فتم الغرض بعد آنکہ بخلا
 شیخ الاسلام قطب الدین مخصوص شد و خلق ہجوم کرد و مطالب ستر بود از
 شہر بیرون آمد و در مائسی رفت آنجا ساکن شد و مجاہدہ و مشغولی طاہر و طہن
 مشغول گشت و خود را مستور میداشت و نجو است کہ بیچ آفیدہ بر حال و مطلع
 شود تا روزے مولانا نور ترک و علما حضرت اورا بتعصب ناصب و مرے
 میگفت و اوازاں پاک بود و در غایت تقوی و بزرگ چنانچہ سلطان المشائخ
 در باب بزرگی او کرات سخن راندہ و امیر حسن آنرا در فواید القواد آورده الغرض
 ایں بزرگ را مائسی سید و تذکیر کہ شیخ شیوخ العالم در مجلس حاضر شد و جاہا شیخ شیوخ العالم یکبارہ
 بود و یکبارہ نظر مولانا نور ترک بر حال لایت شیخ شیوخ العالم افتاد و گفت اے مسلمانان شہر سخن سید
 بعدہ را چہ کرد چنانکہ بادشاہانرا کنتہ چوں در مائسی عظمت کرامت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر
 خلق را روشن شد از نیجا فیظرف کہتہوا لا رفت کہ وطن قدیم آبا و اجداد ایں شاہ
 دین بود و مدتے آنجا مشغول بود سلطان المشائخ مے فرمود در اس ایام
 کہ شیخ جلال الدین تبریزی قدس اللہ سرہ العزیز از ملتان در شہرے آمد
 چوں در کہتہوا لایر سید پر سید کہ اینجا کسے بہت از درویشان کہ اورا بہ بیغم گفتند
 قاضی یکچہ ہست از مریدان شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ العزیز
 پس پشت نماز گاہ کہتہوا مشغول میباشد شیخ جلال الدین قصد ملاقات شیخ

باب ل و فضائل خواجهگان جنت از حضرت سادات تاج حضرت نظام الحق والدین قدس سره

۶۳

شیوخ العالم فریدالدین کرد و رشتا سے راہ مرد سے یک انار بخدمت شیخ جلال
الدین آو و شیخ جلال الدین ہماں را دست کردہ بخدمت شیخ شیوخ العالم
فریدالدین آمد بعد ملاقات نشستند شیخ جلال الدین تبریزی آں انار پارہ کرد
و خوردن گرفت شیخ شیوخ العالم فریدالدین صائم بود افطار نکرد و سہر و میل
شیخ شیوخ العالم پارہ بود و رشتا سے ایں حال و مکالمہ احوال ہر بار یاد
میزد و شیخ شیوخ العالم فریدالدین بدامن محل ازار پارہ مے پوشید شیخ
جلال الدین دریافت فرمود کہ درویشے بود در بخارا بتعلیم مشغول ہفت سال
ازار در تہ نہ داشت و فوطہ داشت خاطر مبارک جمعدار چک شود سلطان المشائخ
میفرمودند شیخ جلال الدین را ازیں درویشی مرا نفس خود داشت الغرض
چون شیخ جلال الدین آں آمار بخورد و شیخ فریدالدین افطار نکرد شیخ جلال الدین
بر فاست برفت شیخ فریدالدین در تاسف شد کہ من چرا افطار نکردم یکدانہ انار
البقیہ آں آمار در زمین اقتادہ بود بستہ و در کرہ دستار چہ بست بہ نیت آنکہ
شب بدال افطار کنند چون شب شد بدال افطار کرد یک رویشنامی در دل
پیدا شد در خاطر کرد کہ چرا زیادہ نخوردم چون شیخ شیوخ العالم فریدالدین
قدس المدیرہ العزیز در شہر آمد بخدمت شیخ قطب الدین پوست فرمود کہ مسو
آں دانہ انار کہ مقصود بود بتورسید خاطر جمعدار الغرض چون نام و آوازہ
شیخ شیوخ العالم فریدالدین جہانگیر شد و وضع و شریف روئے بجا کبوس
حضرت شیخ شیوخ العالم نہادند و موضع کہتوال کہ از ملتان نزدیک بود خلق
ملتان توجہ بدان حضرت کردہ از آنجا در اجودہن آمد کہ مقامے مہبول بود بدو ایستے
شاہزادہ سال و برو ایستے بیست و چہار سال تا آخر عمر در اجودہن ماندہ و آن مقام
بوجود مبارک او قبلہ ہند وستان و خراساں شد و تا روز قیامت
ملجا و بیجا رگاں و مسکیناں و ملوک و بادشاہاں گشت سلطان المشائخ میفرمود
کہ شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس المدیرہ العزیز یک چندے

درمانشی بود چوں علم و افرو داشت بعل مقرون گردانید امثال آن بدار زینا
شد انجبا مشهور گشت از انجبا نقل کرد در کتب و احوال که معاش کمتر باشد و مقامی
بجول است ساکن گشت چوں آن مقام ازندان نزدیک است انجبا مستور نما بدار با
خواستنی که از انجبا هم برود در راهی که خراب است و آب روان دارد و سکونت
سازد فی الحکله آخر عمر را جو دهن گذرانید مقصود از این حکایت آن است که خود را
مستور داشت در رشتها رنگوشید و بار بار زبان مبارک شیخ شیوخ العالم
فریدالدین حبیب الله مضجعه این بیت رفته بیت هر که درین نام و آوازه آید
خانه او برول دروازه هست به سلطان المشایخ میفرمود **شیخ علی**
در خط میرست بود و خاک اوها انجباست و درمانشی بر رسید و در آن ایام
شیخ شیوخ العالم فریدالدین قاسم الله سره العزیز را روزه داد و حق بود روز
افطار خود شیخ علی را همان داشت و را ثرائی آن هر دو بزرگ هلهقه شدند
بناظر شیخ علی گذشت که چه نیکو بود که شیخ شیوخ العالم را صوم دوام بود و
شیخ شیوخ العالم با مشران باطن دانست بفور دست از طعام داشت و گفت
اچیز به خاطر خاصه گان حق گذشت تکفل کردم صوم دهر از پیش او برداشت
از سلطان المشایخ پرسید که شیخ الاسلام قطب الدین را صوم دهر بود فرمودند
تحقیق نیست اگر بود شیخ شیوخ العالم فریدالدین صوم دهر بر متابعت ایشان
کرد و سلطان المشایخ فرمود در محله که ذکر شیخ بدرالدین غزنوی افتاده بود
که کار شیخ شیوخ العالم فریدالدین قاسم الله سره العزیز دیگر بود و ترک
خلق گرفت و داشت بیابان اختیار کرد یعنی در اجود دهن ساکن گشت
بنای درویشان به پیر مای که در آن دیار خیز و چوں پیلو و مانند آن قانع
گشت با آنهمه از آمد و شد خلق حد نبود در خانه تقیاس نمیشد کم و بیش بیدار
یعنی پیوسته در باز بودی و طعام و نعمت موجود از کرم خدا س تعالی و آیمده
در و تنده را از آن نصیب شد پس پیکس بخت بدست ایشان نیامد که او را

در صوم دهر

باب فی فضائل خواجگان چشت از حضرت سالت تاحمد حضرت نظام الحق والدین قدس سره

۶۵

چیزے نصیب نکرد و عجب قوتے و عجب زندگانی کہ پنج کس را از نبی آدم میسر
نشود اگر کسی بخندست او بیا مدے که هرگز نیامده بود و دیگر کسیکه نیز حاضر بودے
و آشنای چندین ساله بودے در محاوره با او برابر بودے و در توجہ با هر دو متساوی
بعد از ازاں فرمود که من از مولانا بدرالدین اسحق شنیده ام که من خادم بودم و
مخدوم هر چه بودے با من گفتے و مرا بکاریکه بر راه کردے در خلا و ملایک سخن بوی
پیشگاه در خلا سخن گفتے و کارے نفرمودے که ملاعین آن گفتگو یعنی ظاهر باطن
یک روش داشت ایں از عجایب روزگار است و سلطان المشایخ میفرمود
که بیشتر افطار شیوخ العالم فریدالدین قدس الله سره العزیز بشربت بودے
یکقدحے در اینجا شربت بیا و دندے و قدرے مویز گبے در آن کرده از ازاں شربت
بمقدار نصف بلکہ ثلثانے بر جملہ حاضرانے که مے یو دند قسمت کردندے و مقدار
ثلثے که ماندے خود بکار بردے و از بقیہ آن همه کس را که خواستے نصیب کردے تا آن
دولت کرا بودے بعد پیش از نماز دو مان بر خون چرب کردے و بیا و دندے آن
دو مان کم از یک آن را بودے یک نان پاره کردے بجا حاضران رسانیدے و یک
مان دیگر خود خوردے و از این نان خاص هم کسے را که خاستی هم نصیب کردے
بعد از اداے نماز شام مشغول شدے شغولی شدنی تمام بعد از ازاں ماندے پیش
او آوردندے و طعام از هر لون بودے چوں طعام خرچ شدے بیش طعام دیگر خوردے
مگر باز بوقت افطار روز دیگر بعد از ازاں فرمود که یک شب بوقت استراحت من
بخندمت حاضر بودم کہے جنگلی راست کردند هماں کلیم کہ بر آن روز بخندستی هماں
بالاے کہت انداختندے چنانچه آن کلیم تاپایاں نمیدید آنجا که موقع پایے
مبارک ایشان بود شقه آوردندے و نهادندے کہ اگر آن شقه بالا کشیدے آن موقع
از بستر خالی ماندے و یک عصاے بود که از شیخ قطب الدین قدس سره العزیز
یافتے بود آن را می آوردند و جانب سر آن کہت میداشتند شیخ شیوخ اعلم
بداں متکا کردے و استراحت فرمودے و بداں دست فرود آوردی و تقبیل کردے

سلطان المشائخ میفرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الدین گورانی مرقدہ بيشترمان
زنبیل خورے البتہ وقت افطار یک دو پر کالہ نان نپیل بیش بودے وقتے کہ درخانہ
خواجہ و بار زنبیل کشتی بیشتر یاراں را در روز نان زنبیل بودے شب درآمدہ خواجہ
کشیدندے منقول است وقتے برائے شیخ شیوخ العالم فرید الدین والدین
قدس اللہ سرہ العزیز خادم یک دانگ نانک و ام کرد چوں بوقت افطار طعام پیش
شیخ شیوخ العالم نور باطن دریافت فرمود و دریں طعام بوسے تصرف فی آید
خادم عرض داشت کرد درخانہ نمک نبود و ام کردہ شد فرمود و تصرف کردی ہم برآک
بسندہ میگردی روا باشد کہ من ایں طعام بخورم سلطان المشائخ میفرمود شیخ
شیوخ العالم فرید الدین والدین قدس اللہ سرہ العزیز را در آخر عمر عیش تنگ شدہ بود
کہ در آن نزدیکی بار بار قارحلت خواہن کرد تا بجای کہ ماہ رمضان من آنجا بودم
انذک طعام آوردندے چنانکہ حاضر ترا بس نکرے پیچھے من در آن ایام طعام
سیر خوردہ بودم و آنچه اسباب معاش منتظم بود معاینہ افتادہ ہست کہ ہم سہل چیز
بودہ ہست و میفرمود در آنچه از اجودہ من مرا و داع شد شیخ شیوخ العالم یک سلطان
مرا خرج فرمود ہم در آن روز مولانا بدر الدین اسحاق فرمان شیخ شیوخ العالم
پرسانید کہ امر وزیر باشد فردا رواں شود چوں وقت افطار شد درخانہ خدمت
شیخ چیزے موجود نبود کہ از آن افطار شود چوں اینحال معاینہ کردم ہماں سلطان
را کہ من خرج یافتہ بودم و نظر شیخ شیوخ العالم بردم و عرض داشت کردم از صدقہ
شیخ شیوخ العالم یک سلطان فی مرا خرج رسیدہ است فرمان شود تا ازیں چیز
بیارند شیخ شیوخ العالم از این حکایت بمعنی بغایت خوش شد و دعا کرد چنانکہ بقینہ
انجکایت در ذکر سلطان المشائخ در نکست فتح فتح تحریر یافتہ است شیخ نصیر الدین
محمود رحمۃ اللہ علیہ از سلطان المشائخ روایت فی کند کہ شیخ شیوخ العالم فرید الدین
والدین قدس اللہ سرہ العزیز را ہم بسیار بود خادم حرم ایشان بیامے و گفتے
خواجہ اموز فلاں پسر ایک فاقہ ہست یا فلاں دختر را دو فاقہ خواجہ چاں مستقر

حق بودے کہ سخنان ایشان بچو باد بودے یعنی گفتہ ایشان را بخود راہ ندادے
 و قتی نیز حرم ایشان بخدمت شیخ آمد و گفت خواجہ امروز فلاں پیر از سبب
 گرسنگی در معرض ہلاکت شدہ است شیخ شیوخ العالم سر از مشغولی برآوردند و
 فرمودند مسعود بندہ چکن اگر تقدیر حق درآید و از جہان سفر کنند رستے دریائے
 اوبندی و بروں بفلکنی و بیائی بعدہ سلطان المشائخ فرمودند خواجہ کہ خوشتر فرمود
 و خوش خسید و دعویٰ محبت خدا کند دروغ گفتہ باش منقول است چوں
 شیخ شیوخ العالم فرید الدین خواست کہ مجاہدہ پیش گیرد و دریں باب بخدمت
 شیخ قطب الدین تہمتیارت مرقدہ عرض داشت کرد شیخ فرمود کہ طے
 بکن شیخ شیوخ العالم طے کرد و سہ روز چیرے نخورد و سیوم روز وقت افطار کرد
 چند نان آورد شیخ شیوخ العالم دانست کہ از غیب است ہاں افطار کرد
 بعد ازاں دید کہ زانے بر کالہ رود ہاے مردارے در دہن کردہ بالاسے خست
 نشستہ است ہمیں کہ نظر شیخ شیوخ العالم برآں افتاد و رونہ مبارک او را کرتے
 حاصل شد و رونہ بخوشی آں ناہنا کہ وقت افطار تناول کردہ بود تمام بیرون افتاد
 و معدہ پاک ایشان خالی شد این معنی بخدمت شیخ قطب الدین قدس سرہ
 سرہ العزیز گزاریدہ شیخ فرمود کہ مسعود بعد سیوم روز از طعام خاری افطار کرد و
 خاما عنایت باری تعالی در باب تو بود کہ این طعام در معدہ تو جاے نیافت
 ہلا بروست روز دیگر طے کن و انچہ از غیب سہ ازاں افطار کنی سہ روز دیگر
 طے کرد چنانچہ شش روز بودے طعام بدیشان نرسید ضعف بنایت غلبہ کرد
 چوں وقت افطار شد بیچ طعامے پیدا شد تا یکپاس شب گذشت ضعف
 غالب تر شد و نفس از حرارت گرسنگی سوختن گرفت دست مبارک جانب
 زمین فراز کرد و چن سنگ ریزہ کہ از زمین برداشت در دمان مبارک خود
 انداخت آن سنگ ریزہ از برکت دہن مبارک او شکر شد حکیم سنائی
 خوش گوید ہیبت سنگ در دست تو گر دہر دہر در کام تو شکر گردد

چون این کرامت معاینه کرد باخویش گفت که این معنی نباید که از مکر باشد آن شکر زده
که در کام مبارک شاکر گشت به بود بیرون انداخت باز بچنان مشغول حق شد تا نیم
شب گذشت ضعف غالب تر گشت باز شیخ شیوخ العالم چند سنگریزه دیگر
از زمین برداشت در دهن انداخت آن سنگریزه نیز شکر شد همان معنی
مکر در خاطر مبارک ایشان گذشت این شکر نیز از دهن بیرون انداخت
بچنان مشغول حق بود تا آخر شب شد باخویش گفت نباید که از غایت ضعف
از طاعت بارانم باز چند سنگریزه بست در دهن انداخت شکر شد این بار در
چا طر مبارک گذرانید که این از حق است که سیوم بار روزی می شود و آنکه
شیخ فرموده بود که آنچه از غیبت پدید آید افطار کنی همین خواهد بود بعد از آن سنگریزه
شکر بخورد چون روز شد بخدست شیخ الاسلام قطب الدین رفت شیخ فرمود که نیکو کردی
بدان افطار خوردی هر چه از غیب است نیکوست به و بچو شاکر شیرین خواهی بود شیخ
شیوخ العالم فرید الحق والدين قدس الله سره العزیز را از اینجا پیرش کربار گنجشکر
خواند بعد شیخ شیوخ العالم بهجت از ویاد مجامده باز بخدست شیخ قطب الدین
نواله مرده عرض داشت کرد که اگر فرمان شیخ باشد جمله بدام این معنی موافق
مراج شیخ نیفاد فرمود که حاجت نیست ازین چیز با شهرت محل آید شیخ
شیوخ العالم جواب گفت وقت شیخ حاضر است که بنده را مطلوب شهرت
نیست بعد شیخ شیوخ العالم فرمود که من در لقیه عمر خود ازین سخن پشیمانها
خوردم که چرا جوابی دادم که نه موافق مراج ایشان بوده است الغرض بعد
شیخ الاسلام قطب الدین قدس الله سره العزیز فرمود که ما بر وجهه معکوس بردا
شیخ شیوخ العالم را معلوم نبود که جمله معکوس چه باشد شیخ شیوخ العالم شیخ
بدر الدین غزنوی را گفت که خدمت شیخ مرا جمله معکوس فرموده است و
من از دها بت شیخ نه پرسیدم که جمله معکوس چه باشد شما تربیت کنی یا این معنی
از خدمت شیخ استکشاف نماید شیخ بدر الدین از خدمت شیخ قطب الدین

کیفیت چہلہ معکوس پر سید شیخ فرمود کہ چہلہ معکوس آں باشد کہ چہلہ و زیا چہل
شب پائے خود بر شتہ بہ بند و در چاہے سرنگون خداے تعالیٰ را عبادت
کنند چوں اسمعی شیخ شیوخ العالم را تحقیق شد عزیمت چہلہ معکوس مصمم فرمود لیکن
بنوعے کہ این معنی مستور ماند بعدہ در طلب مقامے شد کہ انجا مسجدے باشد
و درون آں مسجد چاہے و نزدیک آں چاہ درختے کہ شاخ آں درخت بر
آں چاہ رسیدہ باشد و آں مسجد موزنے باشد متدین لایق صحبت درویشان
باشد و صاحب سراپاں شیخ شیوخ العالم بنچین مقامے دشر تخلص کردند
نیافت در مائشی رفت و مدتے انجا بود ہم این معنی میسر نشد چنانکہ در ہر قصہ و خطہ شیر
خلوت می طلبید تا آنکہ در خطہ اچہ رسید انجا مسجدے یافت بغایت مروح
کہ آنرا مسجد حاج گویند و در آں مسجد چاہے و نزدیک آں چاہ درختے و موزن
کہ نام او خواجہ رشید الدین مینا می گفتندے و اواز مائشی بود و بخدمت
شیخ شیوخ العالم صدق ارادتے داشت شیخ شیوخ العالم چند روز در آں
مسجد بماند چوں تجدد بر صدق محبت محافظت اسرار او وثوقے یافت بر او این
بکشا و بشر طبعیکہ کشف نکرد و الغرض آں موزن را فرمود تا بعد اداے نماز مختلفن
چوں خلق باز گرد رسنے بیار دچوں موزن سن بیاورد و شیخ شیوخ العالم
شیخ کبیر قدس السد سرہ العزیز بعد وضو تمام بیک سر شتہ پائے مبارک
خود را کہ تاج سرا و لیاست بست دوم سر شتہ بپاں شاخ درخت کہ بر سر چاہ
بود بر بست نظامی خوش گوید بیت دارد و سراپاں رشتہ یکے عجز و گر ناز
زین سو ہم عجز آمد و زان سو ہمہ ناز + بعدہ سرنگون خود را در نیچاہ او نخت مشغول
شد امیر حسن خوش گوید ۵ ہزل کہ در وہر تو آویختہ شد + آویختہ شد
عاقبت از کنگرہ عشق + و آں موزن را فرمود کہ شاپیش از طلوع صبح بیاید شیخ
شیوخ العالم قدس السد سرہ العزیز بچناں در چاہ بنما معکوس مشغول شد چوں پیش
از صبح موزن بیاید دید کہ شیخ شیوخ العالم بچناں مشغولست گفت مخدوم اشاعت

چیت فرمود که صبح دیدم هست موزن گفت نزدیک است که بد مذموم که این
رشته را بالاکش شیخ شیوخ العالم از جایه بیرون آمد و در مسجد مستقبل قبله بنشست
مشغول شد هم برین جمله چهل شب جمله معکوس داشت و فرمان پیر ابنوعی
بنهاد رسانید که شائسته را ازین ستر معلوم نشد و آن مسی بنوز در او چهره قرار است
و آن مقام مقبره که حاجت رواست خالق گشته است بچنین گویند رشید الدین
مینائی که موزن بود بنی بست شیخ شیوخ العالم عرض داشت کرد که من مردی
در دیشم و ابوالبنات در حق من خواجیه کرم کند انفسه همراه من کند تا ابدان دست
جامل شود شیخ شیوخ العالم فرمود که بروند که کن موزن گفت من چنین نخواهم شد شیخ
شیوخ العالم فرمود که پاسب بر من نهاده از تو کرم از حق تعالی جل و علا و ارکری کرد و علم کرامت
که مذکر است گیر است سخن شد و سخی و مناک و حاصل گشت سلطان المشایخ فرمود شیخ
ابوسعید ابوالخیر رحمته الله علیه گفته آنچه بمن بسیار منصفه صلی الله علیه و سلم بکرم
تا انگاه که معلوم کردم و قتی حضرت سالت صلی الله علیه و سلم نماز معکوس گذارده است
بر قتم پاسب خود و برشته برستم و خود را سترنگوں در چایان انداختم نکته چهارم در بیان
علم و تجرب شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره العزیز سلطان
المشایخ می فرمود که داشتمند بود ضیاء الدین لقب در زیر مناره در
کردی از شنیدم که قتی من بنی بست شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین نور
مرقه قتم و من از رفقه و نحو و علوم دیگر هیچ چیز ندانم باین علم خلاقی آموخته
بودم و در خاطر من بود اگر شیخ شیوخ العالم از رفقه و علوم دیگر پرسد چه جواب گویم
این اندیشه در دل من بود تا بخدمت شیخ قتم و بنشستم روئے سوئے من کرد و
گفت تنقح مناط چه باشد من خوش شدم در بیان آن شروع کردم و فقی و اشیا
که در آن معنی آمده است بمراگفتم بعد سلطان المشایخ فرمود از کمال کشفی که
شیخ را بود هم از علم او پرسید و میفرمود بنی بست شیخ شیوخ العالم عرض داشت کرد
که من بنی خواهم کلام الله پیش شما بخوانم فرمود بنی خوا بود از آن روز جمعه و یار و دیگر

باب اول در فضائل خواجگان چنانچه حضرت تاعلم حضرت نظام الحق الدین قدس سره مراد العزیز

که فرصت بودے چیزے میخواندم چنانکہ شش سیپارہ پیش شیخ شیوخ العالم
خواندم چون من خواندن آغاز کردم مرا فرمود کہ کچھ بخوان چوں بخواندم و در اول انما
لین رسیدم فرمود ضا و بعد چھین بخوان کہ من میخوانم بہ جز کہ خواستم ہیماں نیاید
انگاہ سلطان المشایخ فرمود کہ آں چہ فصاحت و بلاغت بود شیخ شیوخ العالم
ضا و بنوع خواندے کہ یکس را میسر نشود بعد فرمود و رسول صلے اللہ علیہ و آلہ
و سلم را رسول انما گویند انگاہ ایں لفظ یاد کرد رسول العباد ای انزل علیک
الضاد و میفرمود کہ مولانا بدین اسحاق را و مراد سخنے شبہ شد
چوں بخیر مت شیخ شیوخ العالم فقیم بایستادیم فرمود کہ چرا ایستادہ و ایستادیم
نیا انیم در شرعہ ترک است یا نہ کہ شیخ شیوخ العالم فرمود و نظیر اور و انش
بتی کہ من از ایشان اے نگاہ دار سر خود را از گوے کریماں کو نیستہ اورا
ہم مگوے و میفرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز
می فرمود و فقیر صابر بر غنی ش کر حجان دارد و زرا کہ غنی شا کر بیت کر را و عدہ
چیت فرید نعمت لکن شکرتم کا زید لکن و فقیر را در صبر ثارت چیت
نعمت معیت ان الله مع الصّٰیِرِینَ میان ایں مرتبہ و آں یہ ہیں فرق از
کجا تا کجا است دریں حال قاضی محی الدین کاشانی از سلطان المشایخ
سوال کرد کہ و لھٰی معکم ایتما کنتم عام است و ان الله مع الصّٰیِرِینَ ھم
است میان عام و خاص در تصور تفاوت چیت جواب فرمودند
عام را مجرد معیت است یعنی بعلم و یرحی و خاص را معیت با عنایت است
یعنی یحبب و یحبب شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ می فرمود کہ نعمت
شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین مردے عرضداشت کرد کہ بجانب
سلطان غیاث الدین بلبن رقعہ در قلم آرید شیخ شیوخ العالم بدین طریق

لہ اے نازل کردہ شد بر آں حضرت ضا و حق آں ضا و مجہودا کردہ است و مراد از
شکر کنید شامہ را کہ زیادہ کنم رحمت را بر شما لہ برستی کہ اللہ تعالیٰ اجارہ است لہ حق تعالیٰ بافت
چہ جابشید و برستی کہ اللہ تعالیٰ است با صابران لہ دوست پیدا و دانستہ۔

وَقُلْ أَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ إِلَيْكَ قَاتِلُكُمْ أَنْتُمْ كَمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ
وَأَنْتُمْ الْمَشْكُورُونَ وَإِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُنْعِزُ وَكَانَتْ تَحْتَهُمْ
دربیان نعمت یافتن شیوخ العالم فرید الحق والدین از شیخ الاسلام
معین الدین سنجری و از شیخ الاسلام قطب الدین بختیاراوشی قدس
الہ سرہما العزیز سلطان المشائخ می فرمود کہ شیخ الاسلام معین الدین سنجری
و شیخ الاسلام قطب الدین بختیاراوشی قدس الہ سرہما العزیز و شیخ شیعہ اعلم
فرید الحق والدین قدس الہ دارو اہم در یک حجرہ حاضر بودند شیخ معین الدین
شیخ قطب الدین گفت کہ بختیاراوشی جوان را چند از مجاہدہ خواہی سوخت چیز
بخشش کن شیخ قطب الدین عرض کرد مرا چه محل این باشد کہ در نظر مبارک
شما بخشش کنم شیخ معین الدین فرمود کہ ہمت تہود او انگاہ شیخ معین الدین
بایستاد و گفت بیا تا ہر دو بخشش کنیم راستا شیخ معین الدین بایستاد و چپا
شیخ قطب الدین میان شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین را بایستانیدند و
بخشش کردند ای ضعیف گوید قطعہ بخشش کونین از شیعین شد در باب تو
بادشاہی یافتی زین بادشاہان زمان ہر مملکت دنیا و دین گشتہ مسلم مرتزا
عالم کن گشتہ اقطاع تو اسے شاہ جہاں ہر سلطان المشائخ میفرمود چون وقت
نقل شیخ قطب الدین نزدیک شد بزرگے را نام گرفتند کہ او در پایاں شیخ
قطب الدین خفتہ است او را تمناء آں بود کہ بعد از شیخ در مقام شیخ بنشیند
و شیخ پدر الدین غزنوی را ہم اما دلاں سماع کہ شیخ قطب الدین نقل خواہد کرد
فرمود ایں جاہل من و عصا من و نعلین چوبین من شیخ شیعہ العالم فرید الحق
والدین قدس الہ سرہما العزیز بدید سلطان المشائخ می فرمود کہ من آن جاہل
دیدہ بودم و تو اسے بود سوزنی آنشب کہ نقل شیخ قطب الدین بود شیخ شیعہ العالم
فرید الدین در ہاشمی بود ہماں شب شیخ شیعہ العالم پیر خود را در خواب دید

کہ پیش کردم من اول خود را سوزانیدم تو پس اگر عطا کنی اطہیر ہے پس بخشش کن کہ حق تعالی است تو
شکر کردہ شدہ و اگر نہ بخشیدی تو را چیز ہے پس باز دارم کہ اللہ تعالی ہست و تو معاف مہی -

کہ اور بحضرت میخوانند چوں روز شد شیخ از هانسی رواں شد چهارم روز در شهر رسید
قاضی حمید الدین ناگوری رحمتہ اللہ علیہ آں جامعہ بخیرت شیخ شیوخ العالم
فرید الدین آوردند قدس اللہ سرہما العزیز و آں جامعہ را شیخ شیوخ العالم بعد و گوا
گذاشتن بیوشید و در خانہ کہ شیخ قطب الدین بود بیدار نشست بروایتی کہ
بود کہ سر ہنگا نام یکے بود از هانسی آمدہ مگر دوشہ بار و آں خانہ آمدہ بود و در آن
دروں رہا نکرد یکے روز شیخ شیوخ از خانہ بیرون آمدن سر ہنگا کہ فقط بود در آن
شیخ شیوخ العالم افتاد و گریستن گرفت و گفت کہ شمار دہانسی بودیدن شمار آں
میدیم این ساعت دیدن شمار شوار شد ساعت شیخ ہماں ساعت بارانزا
گفت کہ من در هانسی خواہم رفت حاضران گفتند کہ شیخ قطب الدین شمار
این مقام دادہ است شمار چا جاے دیگر میرود فرمود کہ نعمتے مرا بپر رواں کردہ
است در شہر ہماں است و در بیابان ہماں منقول است کہ شیخ شیوخ العالم
فرید الدین میفرمود وقتے بخیرت شیخ قطب الدین قدس اللہ سرہما العزیز
نشستہ بودم برخاستم بر نیت آنکہ جانب ہانسی رواں شوم نظر مبارک
شیخ قطب الدین بر من افتاد چشم پر آب کرد و فرمود کہ مولانا فرید الدین دہم
رواں خواہی شد گفتیم ہر ہر فرمان شود فرمود برو و تقدیر بریں رفتہ است
کہ در وقت سفر آخرت تو برمانباشی بعدہ روے سوے حاضران کرد و فرمود
برائے فرید نعمت دین و دنیا و فقر این درویش فاتحہ و سورہ اخلاص بخوانیم
ہر ہر میخوانند و دعائے نیز کرم کردن نگاہ مصلے خاص دعا گوارا بصاحب ہم
فرمود و گفت من امانت شمار یعنی سجادہ و خرقة و دستار و نعلین بقاضی
حمید الدین ناگوری خواہم داد بعد از نیم روز بشما خواہم رسانید آنرا اگر آید
مقام با مقام شمار است ہمینکہ شیخ قطب الدین این سخن بگفت لغزہ از
جلسہ نجاست و ہر ہر دعا کردند و حضرت سلطان المشائخ میفرمود و شیخ
شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہما العزیز در دیشے صاحب الدین

باب اول فی فضل خواجهکان جنت از حضرت امام محمد باقر علیه السلام و الدین قدس و

۴۴

دید بشناخت بر فرود خانه آمد در خانه بجز قدس را چه چیز بود و دیگر نبود
آخرا خود آس کرد در بر ویزن زد و نماند خود بخت در مسجد جمعه که آس در پیش
فرود آمد بود آورد آس در پیش گفت از حال آنکه در خانه بجز این چیز بود و دیگر
نبود و تو بچه نوع این را آس کردی و بختی معاينه می کردم ملاچه میخواستی بنخواه شیخ
شیوخ العالم مطلوبی که داشت بنخواست بعنايت الله تعالى از بخشش آس
در پیش بدان مطلوب رسید بعد بفرموده از آنحضرت سلطان المشايخ می فرمود
آس ختیب شیخ کبیر را بعد از آنکه مشقت و تنگی حال بسیار بود بعد سلطان
المشايخ فرمود چون در پیش از سر صفام در پیش را چه چیز بود بدین طریق
در پیش نیست که آس در پیش هم بر سبیل مکافات بقدر وسعت خود خدمت می
کند نکته پنجم در بیان بعضی ملفوظات شیخ شیوخ العالم فرید الحق قدس الله
سره الغریز سلطان المشايخ قدس الله سره الغریز بخط مبارک خود در قلم آورده
که شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فرموده است چهار چیز از هیفت صدیق طبقات است
که وندمه یک جواب فرمودند مَنْ أَعْقَلَ النَّاسِ تَارَكَ الدُّنْيَا وَمَنْ أَكْلَسَ النَّاسِ
الَّذِي يُغَيِّرُ شَيْئًا وَمَنْ أَغْنَى النَّاسِ الْقَانِعُ وَمَنْ أَفْقَرُ النَّاسِ تَارَكَ الْقَنَاعَةَ
و فرمود الله يَنْتَقِي مِنَ الْعَبْدِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَهُ وَيَرْكُضَهُمَا خَائِفِينَ و فرمود
اگر هست غم نیست و اگر نیست غم نیست و فرمود روز نامرادی شب معراج
مرد است و فرمود امام شافعی گفته است ده سال شاگردی صوفیاں
کردم تا معلوم شد که وقت چه باشد و فرمود کار کردم خود را بسخن مرد مردان
نباید گذاشت و فرمود بیت بقدر رنج یابی سروری را به بشب بیدار
بودن همتی را به و فرمود الصَّوْمُ فِيْ يَصْفُوْا بِهِ كُلَّ شَيْءٍ وَلَا يَكُنْ رَهْ شَيْئًا و فرمود

که کیست داناترین مردمان آنکه تارک دنیا است و کیست بزرگترین مردمان آنکه تغیر نشود بچیز کسیست
که نیازترین مردمان آنکه قناعت کند و کیست محتاج ترین مردمان آنکه ترک کند قناعت را و حق تعالی حیا
می کند از بنده خود را این که بلند کند آس بنده بسوسه خدا هر دو دست خود را در کند حق تعالی هر دو دست
بنده را نامید و حق تعالی آنست که صفای پذیرد برکت آس هر دشمن و دیر همنام آس صوفی را بچشم

۷۵

قال شيخ الاسلام جلال الدين نور الله مقده **الكلام مسكدة القلوب** ان اول
الكلام و آخره ان كان لله فشكركم والذ فاسكنت و فرمود چوں فقیر جامه نو
پوش جان نه ارد که کفن می پوش و فرمود **الذنباء** احیاء فی القبر و فرمود
شعر کفر کان هذا لعلم ید رک بالنی + ما کان یبقی فی البریة جأهل +
فأجهل و لا تگسل و لا تدک عافا و قد امسه العقیبه لمن یسکاسل + و فرمود
حکایا عن الله کنت کذا تخفیفاً فأحببت ان أعرف فخلقت الخلق و عرفت
و فرمود آں نگارباشی ورنه باز نمایند چنانکه باشی و فرمود **جد** به من جد
بات الحق خیر من عبادة الثقلین و فرمود **قال علیه السلام** طوبی لمن
شغله عبده عن عیوب الناس و فرمود **شعر** رضىنا قسمة الجار قسما
علم و لجهال مال و فرمود **الصوفی** یصفق به کل شیء و لا یذکر لوارده بلوغ
درجة الکبار فعلنکم بعد الذلفات الی انباء الملوک رباعی شوی
شنیم دل خرم گرفت + و اندیشه یارنا ز منم گرفت + گفتم سروریده روم
برد تو + اشکم بدوید و آستیم گرفت و فرمود **المباحثه** بین الوثائقین + خیرین
تکذرا السنین بیت اسے دعوی بدعوی چندین کن دلیری + یک حرف را
از معنی سه صد جواب باشد و فرمود **الکافه** فی

اللبیاء و کلام غافل میکند دل مارا بدستی اول کلام و آخر کلام اگر باشد براسے خدا پس سخن گوید
خاموش شو **انبار** ازنده اند در قبر **است** اگر بودی این علم که دریانت کرده میشه بخوابش بنودے
اینکه باقی ماند خلق نادان پس کوشش میکن و کاہلی نور و مشغول غافل پس پشیمانی در آخرت کسے را خوار
بود که کاہلی خواب کرد و ریاضت **است** حکایت کننده هست از خدا بودم من کج پنهان پس دوست آستیم
این را که شنناخته شوم پس پیدا کردم من خلق را شنناخته شوم من **است** رودنی از بودنیهای
خدا بهتر است از پرستیدن جن و انس مرق **است** گفت پیغمبر خدا صلے الله علیه و آله وسلم خوشی
مرکے راست که باز دارد او را عیب او را نودین عیب مردان **است** راضی شدیم قیمت پروردگار
را که در بیان کرده است زیرا ما علم هست و بر او جاهلان مال هست **است** صوفی آنست که عفا پیرو برکت است
بر او شایسته و نه سازد او صوفی را پنج شے اگر نخواهد شمار رسیدن مرتبه بزرگان را پس لازم گیر شصت کردن
انفات بسو خرمندان بادشاهان **است** بحث کردن دو کس با یکدیگر بهتر است از تکرار کردن تنهات اول **است** نصیحت

النذیر والسلاّم فی التسلیم و فرمود العلماء اشرف الناس والفقراء
 اشرف الفقراء و فرمود الفقهاء بین العلماء کالین رین کف الی السلاّم
 و فرمود ان از کمال الناس من اشتغل بالذکر واللباس منقول است
 بزرگے از ملقوبات شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدين قدس الله سره النیر
 یا نصد کلمه جمع کرده است از آن چند کلمه تا آورده شد و آن اینست ۱ با خدا
 تعالی باید ساخت ۲ که همه بستانند ۳ او بدد ۴ چوں او بدد ۵ کس نستاند ۶
 اگر چنین از خود رسیدن بحق شمر ۷ حق را مراد دد ۸ که بسیار خواهد ۹ نادان
 زنده دلاں ۱۰ از نادان دانا نماخذ کن ۱۱ راستی که بدد روغ ماند گو ۱۲ مفکر
 آنچه نخرند ۱۳ از براسه جاه دمال مخاطره مکن ۱۴ نان هر کس نخور ۱۵ ولیکن نان
 همیده ۱۶ اجل را در هیچ جا فراموش مکن ۱۷ تنخن را در قیاس مگوی ۱۸ بلارا
 نتیجه بوداں ۱۹ اگر گناه لاف مزن ۲۰ دل را با زیچ دیو مساز ۲۱ پنهان خویش
 بهتر از آشکارا دار ۲۲ در آرایش مکوش ۲۳ نفس را از براسه جاه بقتدر مکن ۲۴
 از عاجزو نوکیسه دام مکن ۲۵ حرمت خاندان قدیم نگاه دار ۲۶ هر روز در طلب
 دولت نویدباش ۲۷ نایم توانی مشور را نرا از خوی کردن بدشتام باز دار ۲۸ قنیت
 مزاج و خشم شمر ۲۹ تنت پندار ۳۰ و منت بر کس منه ۳۱ بجای هر یک نیکی کرده
 همچو خویش داں ۳۲ هر چه که دل بدی آن گوی ده دزد و از سر آں برخیز ۳۳
 بنده که فروختن خواهد مدار ۳۴ بر نیکی کردن بهانه جوی ۳۵ جنگ تمام مکن ۳۶
 بعضی صلح بگذار ۳۷ تسکساری و درستی ضعیفی شمر ۳۸ از هیچ دشمن اگر چه از تو خوشتر
 لیکن مباش ۳۹ تر که از تو ترسد از تو ترس ۴۰ بر تو نامی نکیه مکن ۴۱ بوقت شهوت
 خوشتن داری از همه وقت زیاده کن ۴۲ چون با اهل دولت نشینی دیں را فراموش

ثابتیر است و محفوظ ماندن از نقصان در سپردن کار و بار خود است به خدا سے خود عمل سل
 علما ن بهترین مرد مانند و درویشان بهترین بندگان در دنیا میں قول انیست کہ درویش در میان
 دانیان مانند ماه چهار دهم است در میان ستارگان آسمان سے بدستی کہ حقیر ترین مردمان
 سے است کہ مشغول باشد بخود و درویشیدن۔

مکن به غرت و حشمت در عدل و انصاف دامن به وقت تو نگر می بزرگ هست
باش به دیں رانچ بدل دامن به وقت رانچ بدل مشناس به سخاوت را برت
تو له به به بر گردن کشان تکبر واجب ہیں به با همان طریق تکلف مرو
تو ش از دانش و تجربه ساز به چو ن زمت خدا سے عز و کمال رو سے بتو دارو
از و گریز به درویش که بامید تو نگر می باش صریح دامن به ملک بوزیر خدا
ترس ضبط کن به دشمن را بمشورت بر انداز به دوست را بتواضع بند کن
پلا سے ناگهان جہاں پرستی دامن به تعبیب خویش بینا باش به تو نگر می بام
خر سندی گیر تا بماند به ہنر بخاری بدست آر به سخن تلخ دشمن از جا سے مشو
از خصم سے میفلکن به اگر خواهی کہ رسوا نشوی حجاج مکن اگر ہمہ خلق را دشمن
خواہی متکبر باش به نیک و بد خویش را پنهان دار به دیں بعلوم نگاہ دار به
بلندی خواهی باش کستگان نشیں به آسودگی خواهی حد کن به آزار بہد یہ
بر گیر به در کوش کہ برگ زندہ شوی به سلطان المشائخ می فرمود کہ
بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الدین آمد و گفت کہ من چند دانہ پیش کج شکلا
انداختم روز دیگر کمین گنم و یک تنکہ رانچ بمن رسید شیخ شیوخ العالم
قدس سرہ العزیز فرمود بیت خورشیدہ بخوشاک و کبک و ہمام به
کہ ناگہ ہما ی درافت بدام به از ثقات منقول است وقتے از خدمت
شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الدین قد
السرہ العزیز سخنے رسانیدہ بود کہ موافق مجلس شیخ شیوخ العالم بنو
معذرت آک سخن شیخ الاسلام بہاؤ الدین بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الدین
کا غیبے نوشت سخن این بود کہ میان ما و شما عشق بازی است جواب این
معذرت شیخ شیوخ العالم نوشت میان ما و شما عشق هست و بازی
نیست واللہ علم نکتہ ششم در بیان بعضی کرامات شیخ شیوخ العالم و احوال
والدین و والدہ بزرگوار و قدس سرہ العزیز سلطان المشائخ قدس سرہ

باب فی فضائل خواجگان پیشانی حضرت تاج العبد حضرت نظام الحق والدین قدس سره

۷۸

سره العزیزی فرمود که وقتی بخدمت شیخ شیبوخ العالم عرض داشت کردم
درخواستی هست اگر خدمت شیخ بخشش فرماید فرمود که چیست گفتم تاسی
از محاسن مبارک جدا شده است اگر فرما باشد من بجای تعویذ نگاه دارم
فرمود که بچنان کن من آن تار را با عاز بگر فتم در جامه پیچیدم بر بخود و در شهر آوردم
سلطان المشایخ در خیالیت چشم پر آب کرد و فرمود تا چه انشاء میدم از آن
یک موعه بعد از آن فرمود که هر درو منده و رنجور که بیامد از من
تعوید خواسته من آنموسه را میدادم آن زحمت زائل میشد تا مرادوستی
بود او را تاج الدین مینائی نام بود خوشک و او را زحمت شد بر من آمد
آن تعوید بخواست جا نیکه نهاده بودم هر چند طلبیدم نیافتم چنانکه پسربک
آن دوست در آن زحمت نقل کردیم در آن طاق که نهاده بودم در نظر آمد
یعنی چون پسربک آن دوست رفتنی بود آن تعوید غایب شده بود سلطان المشایخ
می فرمود بزرگ بود در دلی اتیم نام مسجدی عمارت کرد و امامت آن
مسجد شیخ نجیب الدین متوکل را داد آن بزرگ دختر خود را شادی عروس
کرد یک لک قیقل در کار خیر و خرج کرد وقتی شیخ نجیب الدین متوکل در محاور
با او گفت که مومن تمام آنکس باشد که او را دوستی حق بردوستی اولاد غائب
آید اگر و چند آن که در حق فرزند خود خریده کرده در راه حق خرچ کنی انگاه تو
بچنان باشی شرک ازین سخن برنجید امامت شیخ نجیب الدین بستند شیخ
نجیب الدین در اجودهن رقت و بخدمت شیخ شیبوخ العالم فرید الدین
قدس سره العزیزی صورت حال باز نمود خدمت شیخ شیبوخ العالم قدس سره
العزیزی فرمود مَا تَنْسِي مِنْ آيَةٍ اَوْ نَسِيَهَا نَاتٍ يَخْتَارُ مِنْهَا اَوْ مِثْلَهَا بَعْدَهُ بِلَفْظٍ
مبارک را ندانم اگر تیری رفت ایتمری را پیدا آوردیم در آن روزگار ایتمر نام
ملکه در آن دیار رسید آن خالواده کریم را خدمتها کرد و بخدمت گاری

له المصوغ نیکم ایته لیاذا موش نیکم اول مسلمانان که آنکه می کریم بهتر از آن آیت را
یا مانند آن آیت -

آں خاندان منسوب شد سلطان المشائخ می فرمود در آنجی سلطان ناصر الدین
جانب او چہ و ملتان رفت جملہ شکر و سبے زیارت شیخ شیوخ العالم
فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز نہادند تا آں مقام بود کہ انہو سبے خلق خراب
شد انگاہ امتیں شیخ شیوخ العالم را از بائے جانب کوچہ بیا و بختند خلق می آمدند
و می بوسیدند و می رفتند تا آنکہ پارہ پارہ شد انگاہ در مسجد درآمد میرا
فرمود و شکار و برگردن با شید تا خلق درون حلقہ نیاید ہم از دور سلام کنند
و باز گردند میراں بچیان گردند تا یکے فراتے پیرے بیاید و از دایرہ میراں
بگذشت و در پایے شیخ افتاد و پایے شیخ بگرفت و بخشید و بوسید بگفت
شیخ فرید تنگ می آئی شکر نعمت خدا سے تعالیٰ بہ ازیں بگذار چون ایں شیخ
شیوخ العالم بتبذیر نعرہ زد انگاہ فراش را بنوخت و معذرت بسیار کرد و کاتب
حروف ازوالہ خود سید محمد مبارک کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ می
فرمود ہمہ دین شکر کے چون سلطان ناصر الدین نزدیک نہوالہ رسید بوقت
کہ میان اجودہن برود و سعادت قدم بوس شیخ شیوخ العالم حاصل کن سلطان
غیاث الدین کہ آن ایام الغخان بود و نائب مملکت و خسر و سلطان گفت
کہ شکر بسیار است و در راہ اجودہن بے آبیت اگر فرماں شود بخدمت
شیخ شیوخ العالم من بروم و ہدیہ و فتوح ہرم و از بہت خداوند عالم معذرت
کنم و سلطان غیاث الدین را در اں ایام در خاطر ہوس سلطنت جہانگیری
بود با خاطر اندیشید اگر ایں کا نصیب منست و تحت سلطنت من خواہد
رسید نفسے دین باب شیخ شیوخ العالم بر من خواہد راند ایں معنی در خاطر گرفت
و بفرمان سلطان بامبلغے سیم و مثال چہار دیہ بخدمت شیخ شیوخ العالم آورد
و سعادت قدم بوس حاصل کرد و آں سیم بامثال چہار دیہ پیش شیخ شیوخ العالم
نہاد شیخ شیوخ العالم فرمود کہ ایں چیست الغخان گفت کہ ایں سیم است و ایں مثال
چہار دیہ خاص بر اسم شہان شیخ شیوخ العالم تبسم کرد و گفت کہ نقد را بہادہ با درویشا

خرج خواهم کرد و مثال دیدم بار که طالبان این بیشتر از بعد کشف المعنی که
 انخاس را در خاطر بود از حضرت شیخ شیوخ العالم در دل خلیفان گرفت بر فور
 شیخ شیوخ العالم بر لفظ مبارک رانده فریدون فرخ فرشته نبود و ز خود
 ز عنبر سرشته نبود و زداد و دیش یافت آن نیکوئی و تو داد و دیش کن فریده
 توئی و همچنین این نفس بسع مبارک انخاس رسید و گره دستار چه بست
 و زمیں بوس کرد و خوشدل برخاست بعد هم در آن چند گاه انخاس باو نشا
 شد و امور مملکت هند و ستان در ضبط سلطنت او آمد بزرگ خوش گویند
 سر که شود و شود بزرگ بخدمت و بیک قبول تو تا حشر تاجدار شود و
 سلطان المشایخ میفرمود که شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره
 العزیز نماز زیاد کرده بود و مشغول شده و بزرگ نهاده و مستغرق شغل بریں
 هیأت بسیار بود و الغرض بعد از آن شکل سر بر زمین نهاده و مشغول شده
 و هوای زمستان بود و پوشتی بیاوردند بر وجود مبارک او انداختند هیچ
 خدمتکار را نخواستند و بپوشید و بپوشید و بپوشید و بپوشید و بپوشید
 سلام گفت چنانکه شیخ شیوخ العالم را از وقت بر شیخ همچنان سر بر زمین نهاده
 بود و پوشتی در پوشتانیده گفت اینجا کس هست گفتقم نم بعد فرمود این کس
 که آمده است تنگ هست میان بالا زرد گوی من در آن مرد دیدم همان هیئت
 بود جواب دادم آری بعد از آن فرمود در بنجر در میان دارد و در و دیدم
 بود گفتقم آری دارد باز فرمود که در گوش چیزه دارد من در و دیدم همچنان
 بود گفتقم آری دارد در انچه در و دیدم جواب باز دیدم او متغیر پیش این
 بار که گفتقم آری حلقه در گوش دارد شیخ فرمود او را بگو که بر پیش از آنکه نصیحت
 نشده چون این بار جانب او دیدم او خود رفته بود و منقول است و قتی
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره العزیز را بگلشت مسجدی
 بزرگ و عجب نکرده و بحق مشغول گشتند در غلبه مشغولی عرق از اذام مبارک

ایشان رواں شد زهر اثر نکر و سلطان المشائخ میفرمود که مادر اجداد من میقیم
در صحرا بهم سپری مرا گر نید مردی که و صحبت او میبرمیتیم آنجا بر بست زهر فرو بست
و نیکو شد چون در اجداد من رسیدیم بر بگاه بود در روزه بایسته بودند یاران گفتند
حسنا کجیم و برویم دیدیم در حصار هر طرفی راهی شد القصه یاران همه بالا رفتند
و من می ترسیم دست من گرفتند و بالا بردند چون با داد شد خدمت شیخ
شیوخ العالم رفیق بهم را پرسید و مرا پیچ گفت یک زمان شد فرمود که مار گزیدن بایسته
است حصار بستن کجا آمده است فاما از خدمت شیخ نصیر الدین محمد و
رحمة الله علیه وایت میکنند که بعد گزیدن مار و رحد و دهمی بنور باطن شیخ
شیوخ العالم را روشن شد شیخ شیوخ العالم بر سبیل تجلیل کردن فرستاد تا سلطان
المشائخ را سوار کنند و بیارند بچهارا کردند یعنی در گردون سوار کردند و آوردند
سلطان المشائخ فرمود شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره العزیز
را مرخصی حادث شد خواست که گاهی چند بر عصا بگرفت رواں شد چند گام رفت عصا را زد
با انداخت چنانچه از پیشانی پریشانی مبارک ایشان معاینه شد رسیدند چه بود که خواججه
عصا را دست با انداخت فرمودند که ما را خطاب کردند که نکیه بر غیر ما کردی سلطان المشائخ
ح فرمود که یوسف هانسی از یاران سابق بود و قتی او را او چه آمد شیخ شیوخ العالم
پرسید کیان را دیدی گفت فلاں کس چنین چنین مشغول است فلاں کس
چنین متعب است شیخ شیوخ العالم را رغبت شد که ایشان را به بند بهانه وضو
ساختن برخاست و بر تر آمد درون مسجد بالا و فرو و تفحص کردند شیخ شیوخ العالم
را یافتند بعد از زمانه خواججه پیدا شد یوسف پرسید که خدمت خواججه
کجا بود فرمود که چنداں خلق او چه را صفت کردی که ما را رغبت
شد بملقات ایشان در او چه بودم همه را دیدم دو کانهها کرده اند و
نشسته کنده پزی میکنند منقول است و مجلس سلطان المشائخ
یارے آغاز کرد که بها والدین خالد میگفت که در اجداد من سخت

بائیں فیاض خواجگان چشتی حضرت امام محمد حضرت نظام الحق والدین قدس السمره والعزیز

شیخ شیوخ العالم رحمہم سرچشمہ پیش محراب ششم سجدہ مست خواجہ مرار مائے کردند و
محراب شگافے بود پاره کاغذ سے آنجا افتاد چوں آں کاغذ را بکشاوم و در آں
کاغذ بنشستہ اند کہ خالد از فرید سلام خواند این کہتر حیراں ماندہ بعدہ بندگی شیخ
شیوخ العالم رحمہم و این منی تقریر کریم یار سے از سلطان المشائخ پرسید کہ این
کاغذ کسے نے نویسد و یا از طرف حضرت عزت صاد میشود سلطان المشائخ فرمود
بلکہ است ملہم نام آں نقش در دل او نے نویسد الہام پیداے شود و آں
مرد گفت مگر کاغذ ہوں نے نویسد سلطان المشائخ ششم فرمود بعدہ فرمود کہ
این را ملہمے گویند آں سہ چیز است کہ از آں جانب پیداے شود یکے آنکہ
در دل چہیے میگذراند دیگر باقی آواز میدہد دیگر آنکہ کاغذ نوشتہ پیداے
شود و ادبیا نقش مے بیند نقاش نہ بیند ادبیا نقش چہیند و نقاش را ہم بیند
این زماں کہ نقش پیدا میشود اگر در دل نور سے پیدا شد آں رحمانی است
کہ آں ملک مینویسد و اگر ظلمت پیدا شد آں شیطانیت کہ شیطان در دل القا
مے کند بعدہ فرمود ملک بیچارہ دریں ملک چکار دارد و شیطان چکن بہر چہ
پیدا شود از انطرف پیداے شود و کاتب حروف از خدمت سید ابادات
سید حسین عم خود رحمتہ اللہ علیہ سماع دارد کہ وقتے شیخ شیوخ العالم
فرید الحق والدین قدس السمره والعزیز سے خواست کہ کاغذ سے بجانب
شیخ الاسلام بہا والدین زکریا رحمتہ اللہ علیہ بنویسد کاغذ و قلم بردست
مبارک گرفت در تامل شد کہ خطاب شیخ الاسلام بہا والدین چہ نویسد در خاطر
مبارک گذرانیدہ خطابی کہ خدمت ایشان از در لوح محفوظ بنشستہ اذان نبویم
در خیال سر مبارک خود بالا کرد جانب آسمان دید نظر در لوح محفوظ کرد و دید کہ
نوشتہ اند شیخ الاسلام بہا والدین زکریا بعد ہمیں خطاب مکرم و آں کاغذ
کتابت فرمود قال واحد من الاولیا شعر قلوب العالمین لہا عین

سہ دہاے مہر خان را پس برائے انہا چشم ہاست۔

باب اول فی غایب خان جو جگان پٹنہ حضرت سلطان محمد حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز

۸۳۴

تو ہی مال و ابراہ الناطرینا + ما جہتہ تطیر بغیر ریش + الی ملکوت
رب العالمنا سلطان المشائخ میفرمود محمد نام یارے بوداں یار بر بعضے
اسرار شیوخ العالم فرید الدین قدس سرہ العزیز واقع ہو تا در روز
جمعہ در مسجد آں یار در عقب شیخ شیوخ العالم نشستہ بود زمانے ہوش گشت
شیخ از او پرسید کہ حال تو چہ بود باز بر لفظ شیخ شیوخ العالم رفت آنراں در
نماز مرا معراج بود ترا ہم از نعمت درویشاں نعیب شد عرض میدارد کتاب
حروف بر آنجملہ کہ جالے و تحیرے کہ سلطان المشائخ را بعد تخریمہ نماز جمعہ
پیدا شدہ بود تا روز نقل ہم بر آں حال بود چنانکہ در ذکر سلطان المشائخ در
مکتہ مرض موت تحریر یافتہ است بمعراجے ماند کہ شیخ شیوخ العالم را در نماز
جمعہ پیدا شدہ بود چنانکہ در صدر ایں حکایت مسطور است سلطان المشائخ
فرمود کہ چون من مخلوق شدہ از خدمت شیخ شیوخ العالم فرید الدین
قدس سرہ العزیز در ہلی آمدم خرقہ گلیے کہ از شیخ شیوخ العالم یافتہ بودم
پوشیدہ در مسجد جامع میر تقی میر شرف الدین قیامی و اطلب من کیفیت عبت
و یافتن خلعت با او گفتہ باستماع حال من شیخ شیوخ العالم را دو کورت
چنانچہ نہ لایق حال باشد ذکر کرد و مراد ہی گفت با آنکہ قوت جواب داشتہ
نخل کردم شیخ سعدی خوش گوید بیعت بخدا و بسرو پایے تو کز دوستیت ہنرم
از دشمن و اندیشہ دشنام نیست + چون باز بخد مت شیخ شیوخ العالم فرم
آں ماجرا باز نمودم شیخ شیوخ العالم ہاے ہاے گریست و مریدان تحمل آنساز
فرمود در غلبہ آنحال چہاں بزبان مبارک را نہ کہ من دانستم شیخ شرف الدین
رفت چون باز بہ ہلی رسیدم شرف الدین قیامی نامندہ بود از شیخ نصیر الدین
محمود روایت میکنند کہ مردے بخد مت شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس
سرہ العزیز کہ شیخ فرمود طعام پیش او آرنما و گفت چندین گاہ باشد
سلوکے بیند از آن چشمہ چہیز کہ نے بیند از چہیزہ پیغندہ داسے طیران سے کندہ بہار و ہا
بغیر پر بسوے عالم ملکوت پروردگار عالمیان ۔

که طعام گذاشته ام شیخ شیوخ العالم فرمود چرا گذاشته گفت من در وسیع
ساکن بودم مسلمانان را بسبب تمردان دین تا خفتن اتفاق افتاد فرزندان من
اقرار بے دیگر را اسیر کردند عورتی داشتم که دل و جان من متعلق او بود او نیز در آنجا
اسیر شد بسبب او دل من نمی آرمید دل بر مردن نهادم شیخ شیوخ العالم فرمود
که طعام بخور دینمیاں مردی رسید از اہل کتبہ با تخت بند او را پیش خواہ آوردند
شیخ شیوخ العالم فرمود کہ ترا تخلیص خواہ شد اما آن مرد را کنیز کے بدی او قبول
کرد آنم و گفت کنیز کہ چه خواہم کرد برابر او نمیفت آں نویسنده گفت تخلیص من
متعلق بشروط او آن کنیز کہ است ضرورت کسان را برو گذاشت تا او را برابر کردہ
را سبیل کردہ مے بر زنچوں ایں نویسنده بر ملکہ کہ او را بندہ کردہ بود رسید بجز در
ملاقات او تخلیص فرمود و کنیز کے کہ او را زناخت پیدا شدہ بود فرمود بدو بد بند
چوں کنیز کہ بدو دادند نویسنده آں کنیز کہ را بدان مرد داد آنم و بدو دید بقدر اللہ
ہماں عورت او بود و طاووس جمع گشت سلطان المشایخ مے فرمود در جمیع اجودہن کسما جنتہ قاضی خطیب
در نماز جمعہ خطواندیکے از زبان شیخ شیوخ العالم ورا گفت نماز اقامت کن ہمہ خلق نماز گزارند قاضی
عبد اللہ قاضی اجودہن بدو با گفتن گرفت آں قاضی عبد اللہ را قاضی محمد ابو الفضل گفتند
او نیک جنگ جو بود گفت کہ مشے کار از گزشتگان از جا بجایانجا آمدہ اند بعدہ چو
شیخ شیوخ العالم در خانہ آمد با یاران گفت اگر کسے بر کسے تہور راند و آنکس تحمل
کند و اگر او ہم از آن خود برانزد روا باشد ہمینا کہ ایں سخن بر زبان مبارک رفت قاضی
عبد اللہ را فالج زد روی کثرت قاضی عی اللہ بخدست شیخ شیوخ العالم یک سہ
شکر و آرد و گو سپید آورد در پیاسے شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس اللہ سرہ
الغیر افتاد شیخ شیوخ العالم فرمود عبد اللہ در مدت ہفتہ سال ہر کسے از تو چیزے
ہم میرسانید انوار سہر در فال مصحف بیرون آید حکم ہماں باشد چوں مصحف
بکشد و ندو قصہ ہمت نوح علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام بیرون آمد قتال یاکون

اِنَّهُ لَيَسَّ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَلٰٓى غَيْرِ صَاحِبٍ شَيْخُ شَيْخُوخِ الْعَالَمِ فرمود ہمیں حکم ہوا کہ
 ہر چند قاضی عجل اللہ جہد کر دیں نہ آوے اور وہ آوے کہ قاضی درخانہ رفت نقل
 سلطان المشائخ نے فرمود وقتے دراجوہن مردے نجدست شیخ شیوخ العالم
 آمد آں مرد در گوش بابتگی گفت کہ در دلی من و تو ہر دو سبق بودیم تا آن تھا
 کہ در شہر قاضی مفتی میشد شیخ شیخ العالم انیمنی بنوریاطن دریانت و کشف کرد
 کہ اے بیچارہ اگر خواندن برائے بدل است نخواست و بخلت ایذاے مرساں
 و اگر برائے عمل است ہینقدر کافی است کہ بخوانند و عمل میکنند مقصود از
 خواندن علم شریعت برائے عملست نہ از برائے ایذاے خلق سلطان المشائخ
 میفرمود مردے از دلی رواں شد تا دراجوہن نجدست شیخ شیوخ العالم
 تا ب شہد در اثناے راہ مطرب پریشاں قدمے چند باو ہمراہ شد و ایں مطرب
 بسیار خوش است و در بند آں مے بود کہ باں مرد تعلقے کنایں مرد میت و
 داشت بچ بدان زانیہ میلے نکر و تا در منزلے در یک گردوں سوار شد تا ندیم مطرب
 بیاد نزدیک آن نشست چنانکہ میان ایشان حجابے نماز مگرہ در خیال
 اندک مایہ دل آن مرد وہیل کرد تا سخنے گفت یادستے دراز کرد و آنحال آن مرد مرد
 را دید کہ بیاد و طباطبچہ بر سر آفرود و گفت نجدست فلاں بزرگی میروی
 بر میت توبہ ایں چیست آن مرد بر فور متنبہ شد القصہ چوں نجدست شیخ شیوخ العالم
 رسید اول سخن شیخ شیوخ العالم با آن مرد ایں بود کہ خداے تعالیٰ ترا آنروز
 قوی نمکداہشت سلطان المشائخ مے فرمود کہ یار مے بود از مردان شیخ
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ الغریز او را محمد شہ غوری گفتے مے
 مرید مے صادق و معتقد راسخ بود نجدست شیخ شیوخ العالم آمد مضطرب حیران
 فرمود کہ چہ حال است گفت برادر مے دارم رنجور و در ہم چنانکہ رقتے پیش
 نمازہ است ایں ساعت کہ من نجدست آمدہ ام چہ عجب کہ تمام شدہ باشد

بسبب آن در ہم فریروز بریم شیخ شیوخ العالم فرمود و بچنانکہ تو این ساعت سستی
من ہمہ عمر بچنین ام و نے باکے نیکویم انگاہ اورا گفت برادر تو صحت خواہ
یافت محمد شہ جوں در خانہ آمد دید کہ برادر نشسته است و طعام میخورد سلطان
المنشاخ میفرمود کہ وقتے پنج درویش بخد مت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر رسیدند
درویشانے درشت مزان فراخ سخن از پیش شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فرخواستند
و گفتند با چندین گشتیم درویشے نیا فتم شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس اللہ سرہ
الغریز فرمود کہ نشینید شمار درویشے نایم ایشان استناد کردند و رواں شدند
شیخ فرمود پس میرودید باید کہ راہ بیابان مروید ایشان سخن شیخ شیوخ العالم
لا خلاف کردند راہ پیش گرفتند شیخ شیوخ العالم کسے را در عقب دو اندیکھیں
کردند کہ کدام راہ رفتند خبر آوردند کہ راہ بیابان رفتند شیخ شیوخ العالم جوں
این خبر شنید ہائے ہائے بگریست چنانکہ بر ماتم کسے بگریزند بعدہ خبر آوردند کہ
ہر پنج تن را باد سموم زد چہار بر جائے باشند کیے بر سر آب رسید و آب بیابا
خورد ہما بخامد عرض میدارد کاتب حروف بر آنجلہ کہ خواجہ احمد ربیوستانی
از مریدان سابق شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس اللہ سرہ الغریز بود او
نے فرمود کہ من آبے بچمت توفیقی غسل شیخ شیوخ العالم میرسانیدم روز
پشت من در گردن گرفت بچمت آب آوردن مرا طلب شد گفتم کہ پشت من
درو میکن مشک نمیتوانم آورد شیخ شیوخ العالم فرمود کہ اورا پیش من آرند
چوں بخد مت شیخ رتم بشفقت نزدیک طلبید و فرمود پشت خم کن من بتوضیح
پشت خم کردم شیخ شیوخ العالم دست مبارک خویش بر پشت من فرود آورد
و فرمود کہ برو آب بیار آنوقت باز کہ ایام جوانی بود تا این غایت کہ قریب
بصد سال رسیده است ہرگز پشت من در نہ کرد و مشکہائے آب با فراط
نے آوردم و ہمیں خواجہ احمد میفرمود کہ وقتے شیخ شیوخ العالم مرا جاہا مبارک
خود شستن فرمود من آن جاہا کنارہ آب آوردم و بشستم و بخد مت شیخ

شیوخ العالم بر دم فرمود کہ برویکبار دیگر بشو من با خود گفتیم دریں فرماں مقصود
خواہد بود و از من تقصیر کے دریں باب جامہ شستن رفته باشد اندیشیدم یاد آمد
کہ من اول جامہ شستم بعدہ وقتو ساختم ادب آں بودے کہ اول وضو میکردم
بعدہ جامہ منے شستم آیں بار اول وضو کردم و دو گانہ بگذاردم و جامہ با احتیاط
تمام شستم و بخدمت شیخ شیوخ العالم بر دم دریں کرت نیز شیخ فرمود یک کرت دیگر
بشو آیں بار حیرت من زیادہ تر شد اگر چه احتیاط کے در جامہ شستن باشد
من بجا آورده بودم فاما چون فرماں شیخ کبیر برینجملہ شدہ است البتہ آیں
بار نیز تقصیر کے رفته باشد چون فکر کردم یاد آمد دریں کرت جامہ شستم و
برای خشک شدن بر شاخہاے درختے انداختہ بودم کہ بالاسے آں
شاخہاے دیگر و دو طیور بالاسے آں نشسته احتمال دارد کہ از ان طیور
چیزے جاشدہ باشد و بر آں جامہ ہا افتادہ دریں کرت کہ شستم بجهت
خشک کردن در صحنہ انداختم چون آیں بار بخدمت شیخ بر دم قبول افتاد
و کاتب حروف آں خواجہ احمد دریافتہ بود و بعبادت قدسوس او مشرف
گشتہ و در عہد سلطان تغلق از اجداد ہن در غیاثپور آمدہ و بخدمت
سلطان المشایخ مدتے بود پیرے عزیز کے کہ قریب صد سال عمر رسیدہ
بود بیچ انحنائے و رقامت مبارک او پیدائش شدہ و ہم در آں ایام والد کاتب
حروف سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ احمد را در خانہ طلبیہ
بود و برادرم امیر داؤد ششماہ بود او را زحمتے حادث شد و چند روز شیر
نخور دہ و چون او را در نظر مبارک آں بزرگ آورد و کیفیت بخدمت او
کہ شیر نیکو خورد گفت آیں بزرگ انگشت مبارک خود بلعاب خویش تر کردہ
بر لبہاے برادرم امیر داؤد مالیدہ فی الحال لبہا جنبانید خواجہ احمد را یہ
فرمود کہ شیر بدہ چون دایہ جاسے شیر در دہن او نہاد میکیدن گرفت و ہمراہ خود
نکستہ ہفتم در بیان کرامات والدہ مکرمہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین

باب الفضائل و افکار جنس از حضرت سالت تاحمد حضرت علی بن ابی طالب و الدین قاسم بن
 قدس اللہ سرہ العزیز سلطان المشائخ نے فرمود شیخ کبیر را والدہ بود پس بزرگ
 تاشیہ دنوے در خانہ درآمد اطفال نہ خفتہ بود مذوالہ شیخ شیوخ العالم پیدا بود
 بحق مشغول چوں دزدو را مکوشد آواز داد اگر دریں خانہ مرد است پدر و برادر
 منست و اگر عورت است مادر و خواہر منست بر کہ هست من از ہایت او
 کوشدم باید کہ مراد عا کند تا میناشوم و تو یکنعم والدہ شیخ کبیر دعا کرد و او بیداشت
 و برقت والدہ شیخ شیوخ العالم این حکایت پیش ہمچکس نکشاد ساعتی گذشتہ
 مردے را دید مذسبوسے جفرا ت بر سر کردہ بیامد و اہل بیت او برابر او رسیدند
 تو کستی گفت من امشب بدزدی در نیخانہ آمدہ بودم عورتے بزرگ اینجا بیدار
 بود من از ہمیت او کوشدم و بدعاے او چشم یافتم و من عہد کردم کہ بعد ازین
 دزدی نکم اینک ایں ساعت آمدہ ام با اہل بیت خود تا مسلمان شوم انفر
 برکت آں ولیہ ہمہ مسلمان شدند سلطان المشائخ نے فرمود در انچہ شیخ شیوخ العالم
 در احوال سکونت ساخت شیخ نجیب لدین متوکل را فرستاد تا والدہ را
 بیارد شیخ نجیب الدین والدہ ماجدہ را از انجارواں کرد و در اثنا مے راہ
 زیر درخت فرو آمد و ریں میان آب حاجت شد شیخ نجیب الدین بطلب
 آب رفت چوں باز آمد والدہ را مذید حیران و تحیر ماند از ایں سبب چپ و
 راست دوید و طلب کرد پیچ اثر والدہ نیافت بخدمت شیخ شیوخ العالم قصہ
 باز گفت شیخ فرمود طعام ساختند و صدقہ کہ آمدہ است بداد مذ بعد از مدت
 شیخ نجیب لدین را در آنحدو گذر افتاد چوں در زیر آں درخت آمد در
 او گذشت کہ در چپ و راست ایں موضع بروم کہ نشانے از والدہ بیام
 همچنان کرد استخوانے چند یافت از آنخوان آدمی با خود گفت باشد کہ
 استخوان ہاے والدہ ماست شیرے و دوسے ہلاک کردہ باشد آں
 استخوانہا را جمع کردہ در خریطہ انداخت و بخدمت شیخ شیوخ العالم
 فرید بحق والدین آدو قصہ باز گفت شیخ فرمود کہ آں خریطہ پیش من بیار

چون خریطه بیاورد و میفشاند یک استخوان هم پیدایش سلطان المشایخ
برخیزد چشم پر آب گردد و فرمود که این از عجایب روزگار است نکته هشتم
در بیان مرض و رحلت کردن شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس سره
سره العزیز و ارفنا بدار البقا سلطان المشایخ میفرمود که شیخ شیوخ العالم
فریدالدین را زحمت خفته شد بدان زحمت رحلت کردند از سلطان المشایخ
سوال کردند که شما در وقت نقل حاضر بودید چشم پر آب کرد و فرمود که خیر در راه
شوال مرا بدلی روان کرد نقل ایشان پنجم ماه محرم بود وقت رحلت از من یاد
کرد و گفت فلاں درویشی است ایس سخن هم گفت که وقت رحلت مشایخ
قطب الدین من نیز حاضر بودم در مانشی بودم سلطان المشایخ این حیاتی
میفرمود و گریه میکرد چنانکه در همه حاضران اثر کرد و میفرمود شب پنجم ماه محرم
زحمت شیخ شیوخ العالم غالب شد نماز خفتن بجاعت گذارد و بعد از آن
یهوش گشت ساعتی شد بهوش باز آمد پرسید که نماز خفتن گذارده ام گفتند
آری گفت یکبار دیگر بگذارم که داند چه شود دوم کرت نماز گذارد و باز بهوش
شد ایس باز بهوش بیشتر شد باز بهوش آمد پرسید که نماز خفتن گذارده ام
گفتند دوبار گذارده اید فرمود که یکبار دیگر بگذارم که داند چه شود سیوم کرت
هم گذارد و بعد از آن بر رحمت حق پیوست کاتب حروف از والد خود سید محمد
کرمانی رحمه الله علیه سماع دارد چون شیخ شیوخ العالم بر رحمت حق پیوست
و در مقام مقصد صریق قرار گرفت غسل دادند در محل چادر بے
خواستند تا بالا سے جنازه شیخ شیوخ العالم باندازند والدین بنده
میگفت که مرا یاد است که میر یعنی سید محمد کرمانی جد کاتب حروف
تجلیل در خانه آمد از والد که جد کاتب حروف باش چادر بے طلبید
چادر سے نوپید سید محمد کرمانی داد و آن چادر بالا سے جنازه شیخ شیوخ
فریدالحق والدین قدس سره العزیز انداختند و اتفاق فرزندانش شیخ شیوخ العالم

ایں بود کہ بیرون حصار اچودہن در مقامی کہ شہر اخفتہ اندا اچادہن کنند بدین
نیت بیرون حصار آوردند چہدہیں میاں خواجہ نظام الدین کہ پسر محبوب
شیخ شیوخ العالم بود رسید و او چارہ بود بر سلطان غیاث الدین بلبن
در قصبہ بیلی بود شیخ شیوخ العالم را در خواب دید کہ بخدمت خود میخواند خواجہ
نظام الدین اجازت بستہ و جانب اچودہن رواں شد در آن شب کہ نقل
شیخ شیوخ العالم بود در اچودہن رسید فاما دروازہ ہاے حصار بستہ بودند
شب بیرون حصار ماند و در آن شب کہ شیخ شیوخ العالم رحلت میفرمود
و میگفت نظام الدین آمد ولیکن چہ سو کہ ملاقات نشد چون بامداد شد خواست
کہ دروں در آید نزدیک دروازہ رسیدہ بود کہ جنازہ شیخ شیوخ العالم بیرون
آوردند الغرض از برادران رسید کہ کجا دفن خواہند کرد گفتند بیرون حصار
نزدیک شہر ہاے کہ شیخ شیوخ العالم بیشتر اچاشغول بودند و مقامی مروح
است خواجہ نظام الدین گفت اگر شما شیخ شیوخ العالم را بیرون حصار دفن
کردید شما را بیخس اعتبار نکنند بہر کہ زیارت شیخ شیوخ العالم بیایدیم از بیرون
زیارت کند و بگذرد و بعدہ نماز جنازہ ہم بیرون کردند و باتفاق آن شاہزادہ
باز دروں حصار آوردند و درین مقام کہ مدفونست دفن کردند سلطان المشاخ
میفرمود مردے بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ الین
آمد و گفت اگر فرماں باشد حجرہ براسے مسکیناں کہ از بیرون آب و ہیز مے
آرند از خشت بزنم شیخ شیوخ العالم فرمود کہ مدت ہفت سال است کہ مسو
بندہ نیت کردہ است کہ خشت بر خشت نہند القصہ آں مرد او لاد شیخ را
براں داشت کہ حجرہ عمارت شود و ہچنان شد فاما بعد نقل شیخ شیوخ العالم
آن حجرہ را خراب کردند و روضہ تمبر کہ شیخ شیوخ العالم ہما بنجا شد سلطان
المشاخ میفرمود کہ بہمت لحد شیخ شیوخ العالم خشت خام حاجت شد چون
موجود نمے شد در خانہ شیخ شیوخ العالم کہ بخدمت خام برآورده بودند ازان

بالجملہ فضائل خواجگان جنت از حضرت سالت تاج حضرت نظام الحق والہدین قدس سرہ

91

ورخت فرود آوہ زند تا در کج خریج شد طیب اللہ مرقدہ و جمل خطیرۃ القدس مشوا
پوشیدہ نماز کہ تولد حضرت شیخ شیعہ فزید الحق والہدین مسوگویشکر و برکت پانصد
شصت و نہ بود و وفات حضرت ایشاں در شش صد و شصت و چہار بود
عمر حضرت ایشاں تو دو و پنج یاشد و اللہ اعلم و ارادت آوردن حضرت نجشکر
بہ حضرت خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہما العزیزو پانصد و ہشتاد و چہار بود
بعد از ارادت آوردن ہشتاد و سال و در عقد حیات بود طیب اللہ مرقدہ و جعل
خطیرۃ القدس مشواہ از حضرت سلطان المشائخ پرسیدند کہ عمر شریف
حضرت شیخ شیعہ العالم فزید الحق والہدین قدس اللہ سرہ العزیز چند سال
بود فرمودند کہ نو و پنج سال و بوقت نقل این سخن میگفت یا محی یا قیوم
سلطان المشائخ فرمود کہ اہل شیخ سعد الدین حمویہ نقل کرد بعد از وہبہ سال
شیخ سیف الدین ماخرزی بعد از وہبہ سال شیخ بہاوالدین زکریا بعد از وہبہ
سال شیخ شیعہ العالم فزید الدین قدس اللہ سرہ العزیز سلطان المشائخ سے فرمود کہ خوش
آمدی ہو کہ تیج بزرگوار در حیات بودند شیخ شیعہ العالم فزید الحق والہدین
و شیخ ابوالغیث یمنی و شیخ سیف الدین ماخرزی و شیخ سعد الدین
حمویہ و شیخ بہاوالدین زکریا قدس اللہ سرہما العزیز این ضعیف گوید قطعہ شیخ اعظم
فزید ملت و دین و شیخ ابوالغیث و شیخ سیف الدین و شیخ سعدی حمویہ شیخ الوقت
شیخ صاحب نفس بہاوالدین و بودہ شیخ پیر و یک عصر و ہر یکے بادشاہ دنیا
و دین و منہم آں سلطان المشائخ و آں برہان الحق و آں سرور اولیا
وین و آں پیشواے اصفیاء عالم یقین و آں عالم علوم ربانی و آں
کاشف اسرار رحمانی و آں بطاہر و باطن آراستہ و بوجود مبارک خود امو
عالم پیر استہ و آں والہ صفات حق جل و علی و آں عاشق ذات باری تعالی
و آں معان کان کرامت و آں صورت لطافت و آں بکثرت بکامیاں
اولیا معروف و آں بہمہ اوصاف گزیدہ و میان اصفیا موصوف و تینے

بال ک فوئال خواجگان حیات از حضرت تاج محمد حضرت نظام الحق والدین قدس العبد مریدین
 سلطان المشائخ نظام الحق و حقیقہ و الشریع والدین وارث الانبیاء والمرسلین محبوب
 سید سلطان الاولیاء نظام الدین محمد محبوب لہی بن سید احمد بن سید
 علی البخاری اچشتی الدہلوی قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم العزیز ایں ضعیف
 گوید بیست ذاتے کہ در لطافت طبع و کرامتش پشاش نبود و نیز نباشد و نیز
 امیر خسرو در مدح سلطان المشائخ چہ خوش گوید قطعہ قطب عالم نظام
 ملت و دیں کا قباب کمال شد رخ او و زنجیر و زنجیری و معروف
 یادگار ہے است ذات فرخ او و شیخ ایشان اگرچہ جنین بودند و ورنہ بودند
 اینچنین شیخ او و زسے درونہ دریاوش او کہ قدح ہائے الامال ہر لحظہ و
 ہر لمحہ از عالم غیب از ساقی و سقاہم ربہم شہداء باطلہم را دیکشید بزرگے
 خوش گوید بیست دریا کشم از کف تو ساقی و نگذارم نجر عمہ باقی و ذرہ اسرار
 دوست بیرون نمیداد چنانچہ بار ہا ایں مصرعہ بر زبان مبارک او میرفت
 مصرع مرداں ہزار دریا خوردند و نشہ رفتند و ایں چہ قوت و حوصلہ بود
 کہ تانفس آخر ہم بر قاعہ صحو بود ایں ضعیف گوید قطعہ جنید را کہ از اصحاب
 صحو میگردد و بجنب قدرش او را نبود این مقدار و برفت راہ ہمیر ہدایم پے
 بر پے و چہار یار می را بکشت نیم یار و اکثر درونہ مبارک او از غلبہ عشق
 موج زدے بقوت صحو رموز اسرار دوست نگاہ داشتے فاما نعم البدلے دم سر
 از سینہ تصفیٰ بر آوردے آب دیدہ خون آلودہ گرم از راہ چشم چوں جوے آب
 بیرون میراندے خواجہ شمس الدین دہیر خوش گوید بیست آہ سربستہ من
 اشک مراد دل گفت و خیز بارے تو بیرون رو کہ گذریافتہ و شیخ
 سعدی در بنی چہ خوش گوید بیست گرفتہ آتش دل در نظر نمی آید و نگاہ
 نے کنئی آب چشم پیدا را و شیخ عطار نیز خوش مینویسد رباعی عاشقی چہیت
 ترک جاں گفتن و سہ کوئین بے زباں گفتن و راز ہائے کہ در دل پرنہیت
 جملہ از چشم خون فشاں گفتن اگرچہ ایں بادشاہ از اہل محبت از یاران متاخر
 نشانید ایشان را پروردگار ایشان آب پاک۔

شیخ شیوخ العالم فزید الحق والدین قدس سرہ العزیز بزرگے خوش گوید قطعہ
خاقانی بعد از سہ مراتب آدمی زاد بعد از سہ کتب رسید فراقاں و کل
باہمہ خورمی کہ دارد از بجا گیا رسید بیستہاں و لیکن بحجت و عشق باری تعالی
کار خود از یاران اعلیٰ پیش برد و بر مشایخ کبار سبقت گرفت ایں ضعیف گوید
بیت زمیں را با سما نسبت نباشد فلک با عرش کے دارد مساوات و
کوئے محبت از میان شہسواران دیں بچو بادشاہان مرداں در ریو دایں
ضعیف گوید بیت تو بادشاہی و بیچارگاں اسیر کند تو شہ سواری و عشق
خاک پاے سمنہ و نکستہ بندہ کیندہ را چہ زہر و یارے آں باشد کہ وصف چہ نیند
بادشاہ بدین زبان ملوث کن ایں ضعیف گوید بیت بدین زبان ملوث
مرا چہ زہر بود کہ وصف ذات تو گویم من شکستہ گدا و در نیغنی بزرگے خوش
گوید بیت آسمان را چہ ثنائی گوید بیچارہ زمیں و مدح خورشید چہ اندیشہ گفت سہا
حق علیم است و علام است آنزماں کہ خیال جمال ولایت ایں بادشاہ در دل
میگذارد و تخیل و دہوش میگردم کہ چہ نویسم و بچو جدا و صاف ذات عظیم المثال
در تحت عبارت و حیز استعارہ نیکنجی بزرگے خوش گوید قطعہ دل خواست
کہ آرد بہ عبارت و وصف رخ او با ستغارت و شمع رخ او زبانہ زد و
ہم عقل بسوخت ہم عبارت و شیخ سعدی خوش گوید بیت نشان پیکر
خوبت نے تو انم داد کہ از نامل آں خیرہ میشود بصرم و بجز خویش معترف
یشوم ایں ضعیف گوید بیت ترا صفت دل بیچارہ کے تو اند کرد و بجز خویش
اقرار می کند اینک و بزرگے خوش گوید در نیغنی بیت ماکہ در شکل یا حیرانیم
سیراوصاف او کجا دانیم و باز چوں آتش محبت ایں سلطان المشایخ
شعلہ میزند و آئینہ دل را کہ بگذرت بشریت آلودہ است بانوار محبت روشن
میگرد اند طاقت نے ماند از پیر ہر موئے کہ بر تن ایں ضعیف است نعرہ
شوق میخیزد مصرع نعرہ شوق مے زخم تار مے است در تنم و امید از

فضل ذوالجلال لایزال متعال آنست که آذر ریای مجت این سرور شفا
درگاه بے نیازی جبرئ در کام این بیچاره که بوے ازاں بدور سیده است
بچکد مصرع امیر خوبان آخر گدای کوبے توام * این ضعیف گوید بیت
زور عشق بے میر و محمد پرده اے ساقی * ازاں دریای عشق آمیز تا او
بجنبر گردد به عشق جمال آں بادشاہ دیں تالب گور قص کنان برو دو شیخ
سعدی گوید قطعه گرسد از تو بگو شمع که بمیراے سعدی * تالب گور با عزاز و کرا
بروم * در بدنام بدر مرگ که حشرم با تست * از حد قص کنان تا بقیاست
بروم * فاما اعتقاد و محبت آں حضرت صادقست و یقین و اثق که این
شکستہ راسیاں بندگان سلطان المشایخ حشر خواہد بود زیر علم محبت آنحضرت
چاسے خواہد یافت کہ گفته اند جویندہ یا بندہ باشد من طلب شیئا و جلا و جلا
و ذکر این بادشاہ دین مشتمل بر پانزواہ نکتہ است نکتہ اول در بیان نسب
و حسب سلطان المشایخ قدس السدره العزیز مقرر صاحب دلان عالم با آبا
واجہاد بزرگ دار سلطان المشایخ از شہر بخاری بودند کہ کنج علم و کان تقوی
است جد پدرین سلطان المشایخ را خواجہ علی بخاری میگفتند رے و جد ویر
را خواجہ عرب و این سرد و بزرگ مصاحب برادر یکدیگر بودہ اند و انجاریکیا در
لاہور آمدند و از لاہور یکجا در بداول آمدند چون در آں ایام قبتہ الاسلام
شہر بداول بود ہما نجا سکونت ساختند و خواجہ عرب خواجہ ممکن بود و مال
بسیار و بندگان پیشمار داشت و بندگان او بعضے بکسب بعضے مال و تجارت
میکردند الغرض خواجہ عرب دو فرزند داشت یک دختر و یک پسر خواجہ
عبداللہ ابنہ خواجہ سعید ابنہ خواجہ عبدالعزیز ابنہ خواجہ حسن ہر چہ ارپشت
حضور خواجہ مذکور بودند ہمیان این دو بزرگ اتفاق توابت شد خواجہ عرب دختر
خود آں ولیہ خدا سے آں رابعہ عصری بی زلیخا رارحمۃ اللہ علیہا کہ خال
پاک روضہ شبر کراہام روز و شہر دہلی در مان اہل درد و کعبہ حاجات در ماندگا

است بخواجه احمد بن علی پدر سلطان المشائخ تسلیم کرد و اسباب دنیاوی
 باسم جہنم چنانکہ رسم بزرگان است بدلاں شفیقہ اہل محمدی داد و حق تعالیٰ ازاں
 صدق پاک این دکان کرامت و سرمایہ عشق و محبت یعنی سلطان المشائخ
 را پیدا آورد و روشنائی در عالم آزاں آفتاب جہانگیر طابہر گشت تابو اسطہ
 او جہانیاں در دنیا پرورش و در آخرت خلاص یابند شیخ سعدی گوید
 بیت آفرین خدایے بر پدرے کہ ازو ماند انچنین پسرے * بزرگے خوش
 گوید نظم پدرے کہ انچنان خلف است * مادرے را کہ انچنین پسر است *
 اقتباس بر آستین قیاس است * ماہتابش بر آستان درست * الغرض سلطان
 المشائخ در عالم صغربودہ کہ پدر سلطان المشائخ خواجہ احمد علی اسحق بنجای
 رازحمت شریعہ آشفیقہ اہل محمدی والدہ سلطان المشائخ خوابدید کہ اورا
 میگویند از دو کس یکے را اختیار کن یا خواجہ احمد را یا پسرا یعنی سلطان
 المشائخ را آل پاکدامن سلطان المشائخ را اختیار کرد چون روز شد آن
 خواب با یکس گفست و در رحمت خواجہ احمد ترک اتھادی کرد و انچہ مطلوب
 و مطبوع آں بزرگ بود از ماکولات و مشروبات بدو رسانیدن گرفت
 تابعی چند گاہ خواجہ احمد بر حمت حق پیوست و آل بزرگ ہم در سواد بدو
 مدفن یافت چنانکہ تا این غایت روز مقرر کہ او ہما نخواست ماہوا المقصود سلطان
 المشائخ قدرے بزرگ شد والدہ در مکتب فرستاد کلام اللہ بخواند
 و تمام کرد و کتابھا خواندن گرفت کتابے بزرگ نزدیک بود کہ تمام کند استاد
 سلطان المشائخ گفت کہ تو کتا بے معتبر تمام میکنی ترا استاد تشمندی
 بر سر مبارک خودے باید بست سلطان المشائخ این حکایت پیش والدہ
 خود گفت و آن مخدومہ جہاں کہ جہا تے در کشف حمایت اوست بدست
 مبارک خود دیر سمانے برشت و دستارے ازاں با فانیہ چوں سلطان
 المشائخ آں کتاب تمام کرد والدہ بزرگوار ترتیب طعائے کرد و چند نفر

از بزرگان دین و علمائے اہل یقین را طلب کرد و در آن مجلس خواجہ علی مرید
شیخ جمال الدین تبریزی بود کہ نعمت دینی از ویافت و در آن زمان بکبریا
مشہور گشتہ بود چوں طعام خرچ شد سلطان المشائخ آں دستار بکفت دست
مبارک کردہ بجلوس درآمد تا در نظر این بزرگاں در سربند د شیخ علی مذکور
یک سہر دستار بست مبارک خود گرفت و دوم سہر دستار بدست سلطان
المشائخ داد سلطان المشائخ آں دستار کرامت بر سہر بست اول سہر در قدم
خواجہ علی آورد و خواجہ دعا کرد حق تعالی ترا از علمائے دین گرداناد و بختیاری
ہمت رسانا د بعدہ سہر در قدم اہل مجلس نے آورد و دعائے آں صادق
را خریداری میکرد الغرض اچوں فقیر نعمت اللہ نوری در کتاب سیر الاولیا
دید کہ ذکر شجرہ طیبہ اجداد بزرگوار حضرت سلطان المشائخ خواجہ علی الحسین البخاری
و جد مادرے سلطان المشائخ خواجہ عرب الحسین البخاری کاتب حروف
کتاب سیر الاولیا سید محمد بن سید مبارک بن سید محمد علوی کھنہی
الکرامانی مندرج ساخته بود بنا بر ایں شجرہ طیبہ اجداد بزرگوار خود خواجہ
عرب و خواجہ علی جد حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہم العزیز معتمدین
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ از بزرگان خود بنده صحیح رسیدہ است
دریں تکتہ و سیر الاولیا را بشارت حضرت سلطان المشائخ تحریر یافتہ است
و نظر صاحبہ لالین عالم خواندناں اللہ تعالیٰ ابیات در شجرہ طیبہ

سوائے عبارت
سیر الاولیا کہ شجرہ
طیبہ اجداد بزرگوار
حضرت سلطان
المشائخ حضرت
نعمت اللہ نوری
نوشته اند و حضرت
نعمت اللہ نوری
نیز ہم جد حضرت
سلطان المشائخ
چوں مناسب ایں
مقام بود در تذکور
حسین نسب حضرت
تجربہ آمد و سوائے
ذکر شجرہ طیبہ نیز
سطرے از احوال
اولاد آنحضرت صلعم
ہم نوشته بودند چوں
خالی از فائدہ بود
نہر مسطور شد بنا
سوائے از نوشته
مصنف سیر الاولیا
لیکن بسبب آنکہ
حسب الارشادہ
حضرت سلطان
المشائخ بود بھرقو
بقلم آمد۔

ابیات

بعد حمد خدا و نعمت رسول از امام الحق حسین شاہ دین در جہاں من بعد او قائم مقام او چوں محل جانب فردوس را ند میوہ ماند از شاخ آں عالی درخت	میکم ذکر سے از اولاد بتول یادگار سے بود زین العابدین بود باقر نور چشم آں امام زود عالم جعفر الصادق بمسند موسی الکاظم امام نیک بخت
---	---

بود امام اسکین علی الرضا
ماند فرزندش محمد نیک نام
زو علی البادی اندر دھرم ماند
آمد آنکہ جعفر ازوے در وجود
گوهر روشن زکان جعفر است
از علی الصغیر جو عبد اللہ زاد
زو علی آمد دوعالم را سعید
وز حسن آمد محمد یادگار
بودا و سید حسینی البخاری با خدا
سوے باغ خلد او ہم رو نهاد
اہل جنت را شدے او ہماں
سالک راہ ہدے عبد العزیز
احمد ازوے بود با طلق عظیم
داشت او شغل بزرگ از حق مدام
بود و انا و فقیہ روزگار
بود و صدر الدین ثمر از شاخ او
صالح آمد زان نکو فرد وجود
نعمت اللہ نوری ازوے والسلام

ز ان فروغ شعل را ہدے
کردا و رحلت سوے دار السلام
چون فروغ حق بغیر و سش رساند
آسماں سوے بہشتش رہ نمود
سرور عالم علی الاصفراست
گشت عالم خورم و آفاق شاد
ہم ز عبد اللہ احمد شد پدید
وز علی آمد حسن فرخ تبار
ماند ازو خواجہ عرب فرخندہ رہے
آخر ازوے خواجہ عبد اللہ
ماند ازو خواجہ سعید اندر جہاں
ماند زان صاحب دل اہل تمیز
ز حسن ماند از حسن عبد الکریم
ماند فرزندش بود طاہر ہاشم نام
ماند عبد القاہر ازوے یادگار
روشنی بخش چراغ کاخ او
در صلاح و نہد چوں او کس نبود
ماند فضل اللہ زان عالم مقام

و کرسب اہل شجرہ طیبہ حضرت قطب الاقطاب محبوب العالمین سلطان
المشاہد نظام الحق و الشرع والدین سید محمد نظام الدین اولیا
قدس سرہ العزیز بن سید خواجہ احمد و جہ حضرت ایشاں سید خواجہ
علی الحسینی البخاری بن سید عبد اللہ بن سید حسن بن سید میر علی
و جہ ماوری حضرت سلطان المشائخ سید محمد نظام الدین بن سید خواجہ

داود و ازاں سبب حضرت عثمان را و النورین میگویند فکر ازواج مطهرات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بہ ترتیب نکاح ایصال اول حضرت خدیجہ بنت خویلد دوم مسو
بنت رصفہ سوم حضرت عائشہ صدیقہ بنت ام رویاں مہر عائشہ متاعی بود
کہ بہ بنجاہ دم از زندگی برادیتے آنکہ ہر او پانصد درہم بود و رسول علیہ السلام آنرا
قبض کردہ تسلیم نمود چہام حفصہ دختر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مادر زینب
پنجم حزمہ بنت زینب ششم ام سلمہ بنت امیہ ہفتم زینب بنت جحش ہشتم
جوریہ بنت حارثہ نہم میمونہ بنت الحارث دہم حبیبہ بنت ابی اخطب بیفروہ و پیغمبر علیہ
سہ زن دیگر بودند کہ بعضی از ایصال نکاح کردہ و زفاف واقع نشدہ و بعضی ازینہا را
خواستگاری کردند نکاح با ایصال اتفاق نیفتاد فاما سہری سہ بودند اول مادر
بنت شہعہ بنت قطیبہ دوم ریحال بنت زید عمر سیوم کینز کہ زینب بنت
جحش با آن سہ بر بخشیدہ بود اما دختران و سہ زینب بزرگترین بنات آن سہ
علیہ السلام ولادت او در جابلیہ در سال شعی م از واقفہ فیل ویرا با سپر خالہ اش
ابو العباس عقد فرمودہ بودند و در روز بد چوں ابو قریش گفت من گواہی
میدہم خدا یکے است و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندہ و رسول اوست پس
آنکہ بیرون آمد خود را بہ پیغمبر علیہ السلام رسانید آنسہ و زینب را بہاں نکاح
اول بوے باز گردانید و روایتے آنکہ محمد ید نکاح کرد مجمع الفتاویٰ عینہ -
سَاءَ لَتُ الشَّيْخُ الْوَمَامُ حَمِيدُ الدِّينِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ مَنْ لَهُ أَنَّهُ سَيِّدُ
وَأَبِ لَيْسَ سَيِّدٌ هَلْ هُوَ سَيِّدٌ فَقَالَ أَسَادِي شَمْسُ الْوَعْمَةِ الْكَوْنِي
رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ هُوَ سَيِّدٌ وَاسْتَدَلَّ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ عَلَيْهِ مِنْ دَرَجَاتٍ
نُفُوحَ وَابْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ شَجَّةَ الْوَمَامِ وَتِلْكَ قُبَّتُنَا أَيْتُنَا هَا الْوَايَةُ
وَرُوَيْتُ فِي تَأْوِيلَاتٍ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ أَوْلَادِ إِسْحَاقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَ الْوَايَةِ
مِثْلَ سَفِينَةِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ رُكْبَتَيْهَا الْحَيَّ وَتَنَ خَلْفَ عَنْهَا هَلْ كَفَى
تَلْكَ دَوْمَ دِرْيَانِ پیر آمدن محبت شیوخ العالم فرید الحق و الدین قدس

سره العزیز سلطان المشائخ را و آمدن ازید اول در شهر علی بجهت تعلیم سلطان
 المشائخ میفرمود را آنچه خور و بودم بقدر دوازده سالہ کم یا بیش لغت میخواندم
 مردے کہ اور ابو بکر خراطہ و ابو بکر قوال ہم گفتند بے بختی دست او ستاؤن آمد
 لکڑی طوط ملتان آمدہ بود او حکایت کرد کہ من پیش شیخ بہاؤ الدین زکریا قدس
 اللہ سرہ العزیز سماع گفتہ ام و اس قول میگویم لَقَدْ كَسَعَتْ خَيْطُ الْهَوَايَا الْبَدَنِ
 مصراع دوم یاد نماید شیخ یاد او بعدہ مناقب شیخ بہاؤ الدین زکریا گفتن گرفت
 کہ انجا ذکر جنیں و عقبہ جنیں ناگزیر کانے کہ اس سیکندرمہ ذکر میگویند ایں و مانند ایں
 بسیار گفت ہمیں ہیچ درد دل من ترشت بعد از ایں حکایت کرد کہ از انجا در
 اجود من آمد شائے دیدم جنیں و جنیں الغرض چوں مناقب شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق الدین قدس اللہ سرہ العزیز در گوش من افتاد محبت و ارادتے بصدق
 در دل من درآمد تا چنان شد کہ بعد ہر نماز سے ذہ ذہ بار میگویم شیخ فرید ذہ ذہ
 میگویم مولانا فرید انکاہ مخفی پس ایں محبت بغایت رسید کہ جملہ یاران مرا
 از ہمیں خبر شد چنانکہ اگر از ایں سخن پرسیدند سے و خواستند سے کہ سو گند
 دینہ میگویند سے سو گند شیخ فرید بخور بعد از ایں چوں شانزدہ سالہ شد غیمت
 دہلی شد پیرے عزیزی عوض نام ہمراہ شد در اثنا سے راہ اگر جائے خوف شیر
 دیا دزد بود سے گفتے اسے پیر حاضر باش و اسے پیر یاد رہناہ تو میر دم من ازو
 پیر سیدم کہ ایں پیر کرامی گوی گفت شیخ شیوخ العالم فرید الدین را د من قلع
 و اضطراب محب شیخ شیوخ العالم زیادہ تر گشت تا در شہر آمدہ شد قضا را ہم در
 جوار شیخ نجیب الدین متوکل برادر شیخ شیوخ العالم فرود آمدیم مکتہ سیوم در
 بیان علم و تبحر سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز
 سلطان المشائخ میفرمود چوں در شہر درآمد سہ چہا رسال تعلیم و تہجد کردم و
 ہمدراں ایام کہ تعلیم میکردم اگر چہ وصیبت متعلمان وانا بودم فاما کرات گفتے
 ل من میان شما نخواہم ماند و چند روز پیش میان شما نہ ام چنانکہ بقیہ ایں حکایت

در نکته سکونت سلطان المشائخ تحریر یافته است مقصود ازین سخن اینست چوں
حق تعالی محبت خود نصیب سلطان المشائخ کرده هم از ابتداء خاطر مبارک او بر آن
بود که از همه قطع کند و بادوست بسازد مصرع که در یکدل نیگنی غم جان غم جانان منقول
است که تعلم و علم سلطان المشائخ بحدی رسید که بینا شعلمان تیر طبع و دانشمندان
کامل مشهور گشت و بخطاب مولانا نظام الدین بخت محفل شکن مخاطب گشت
و از هر علمی حلقه تمام و نصیب کامل بگرفت چوں در علم فقه و اصول فقه استحضار
تمام حاصل کرد شروع در علم فضل کرد و بواسطه مولانا شمس المله والدین دامغانی
که یار و سبق سلطان المشائخ بود و دو جد مادرین کاتر بے و پیش شمش المله والدین
که در علم و فضل در عصر خود مستثنی بود و بیشتر استادان شهر گردان او بودند این
علم بحث کرد و چه مقام حریری یا گرفت چوں این علم بکمال رسید شروع در علم
احادیث نبوی صلی الله علیه و سلم و کلمات آنکه چه مقام حریری یا کرده بود و مشایق
الانوار یا گرفت پیش مولانا کمال الدین زبده که عالم و زاہد زمانه بود و در علم حدیث بر و آیت
احادیث بے نظیر و یگانه عصر بود و مشارق الانوار بحث کرد و غوامض این علم در دست
و تصحیح سند قصه و روایات احادیث باقصی الغایات تحقیق کرد نکته چهارم در بیان بعضی
دقائق احادیث که سلطان المشائخ قدس سره العزیز تقریر کرده است سلطان
المشائخ میفرمود که من از مولانا و جیهلمدین پابلی پرسیدم که در حدیث است
اصنعوا کل شیء الا نکاح عامه این حدیث می آگایان که نکاح حرام است پس
منتهی این چه باشد ساعته تامل کرد و گفت شما بیان فرمایید لقمه صحابه در بندگی
حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم عرض داشت کردند چوں زنا را حایض
میشود بستر علیحدہ میکنند یا چه میفرمایند حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم فرمود اصنعوا
کل شیء الا نکاح یعنی فرود گیرم یا بد و بالاتر نکند و میفرمود که غیر علیہ السلام
فرموده است صوموا الشهر شهر فاضی محی الدین کاشانی رحمته الله علیه

و این شک از راوی است و هر دو لفظ را معنی واحد است از اینجا است که در حدیث
 سماع شرط داشته اند و میفرمود رسول صلی الله علیه و سلم فرموده است حَبَّبَ
 إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثُ الطَّيِّبِ وَالنِّسَاءِ ثُمَّ سَأَلَنِي فِي الصَّلَاةِ بَعْدَهُ فَرَمَدَ
 مقصود از این نسا و عائشه است سبب آنکه از همه عمرها میل رسول صلی الله علیه
 و آله و سلم جانب ایشان بیشتر بود و مقصود از سَأَلَنِي فِي الصَّلَاةِ فاطمه است رضی الله
 عنها آن ساعت او در نماز بود بعد از آن فرمود بعضی گویند مقصود از این نماز
 است اگر مقصود از این صلوٰۃ بودی صلوٰۃ را مقدم داشته برین دو چیز انگاه
 فرمود خلفاے راشدین نیز چون ابوبکر صدیق و عمر خطاب عثمان و
 علی رضی الله عنهم بر وفق لفظ رسول صلی الله علیه و سلم سه گان چیز گفتند
 اینجا جبرئیل از حضرت عزت فرماں رسانید که من نیز سه چیز دوست میدارم
 سَابَّ تَائِبٌ وَعَيْنٌ بَاكِ وَقَلْبٌ خَائِفٌ و میفرمود که رسول صلی الله علیه و سلم
 بسیار جای فرموده است کسیکه چنین کند او فردا با من در بهشت یکجا باشد
 و در بیان انجیریث اشارت بدو انگشت کرده انگشت شهادت و انگشت میانه
 و فرمود که باین بعد سه سلطان المشائخ فرمود یعنی همچنین درجه که مرا باشد بچنین
 درجه او را دهند زیرا که انگشتان خلق که هست انگشت میانه بلندتر از مسبحه اند
 اما انگشت میانه و شهادت از آن رسول صلی الله علیه و سلم هر دو برابر بودند
 و میفرمودند که مرا خواهر زاده بود او را بشوئید و او را بخور و در خانه نیکوئی بود و والد
 ماجده من مرا گفت بخواب میان ایشان خلع کنم گفتم فرمان شما راست شب آن در
 خواب دیدم که میگویند شیخ نجیب الدین متوکل رحمته الله علیه می آید و والد را
 گفتم قدری طعام برآید شیخ موجود کند و والد فرمود در خانه ما طعام کجاست
 بعد رنمایان شنیدم که پیغمبر صلی الله علیه و سلم با جماعتی می آید رنم پای بس
 کردم و گفتم یا رسول الله در خانه من بیاید فرمودند چو خواهی کرد گفتم طعامی پیش آورم
 به دوست داشته اند و است بطرف من از دنیا سه چیز بود خوشبو و دو عورت خوب سیوم روشنی
 چشم من در نماز و یک جوان تو بکنند و دو هم چشم گریان سیوم دل فروغی کنند -

فرمودند و خانه تولعالم کی است ہمیں زمان با والدہ برائے طعام چیزے میگفتی
 شرمندہ شدم گفتم یا رسول اللہ بخوانم حدیثی از زبان پاک سید کائنات بشنوم
 پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم کل امری الا تزوجت بزواج و طلبت الفتره منہ
 قبل مضی سکتین و نصف سنہ فی ملحق نہ چوں بیدار شدم تامل کردم واقع
 خواہر زاده بود بامداد این قصہ با والدہ گفتم و گفتم چند گاہ صبر می باید کرد تا زادت نکاح
 ایشان دو نیم سال بگذر و بعد صبر کردیم آن داماد نیک موافق طبع شد الغرض اجازت
 نامہ منی گفتن علم حدیث کہ مولانا کمال الدین زاید بخط مبارک خود در ذیل اشارت
 کہ سلطان المشائخ ازین بزرگ سماع دارد بنشسته است کاتب حروف نسخاں
 درین کتاب کتابت کرده است و اینست بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ
 لِمَنْ لَهُ الْاَوْھَمَاءُ وَالْاِعْطَاءُ وَالصَّابِحُ وَالرَّوَّاحُ وَالْمَدْحُ لِمَنْ لَهُ الْاَوْلَادُ وَالْفِئَافُ
 وَالصَّابِحُ وَالْمَدْحُ وَالصَّلَوةُ الْقَصَاحُ عَلٰی دَعَا لِقَضَائِ السَّمَاءِ وَالْکَلِمَةُ
 وَالْکَلَامُ الْمُفْتَاحُ وَالْمُنَاقِبُ الْعُلَیَا وَالْاَحَادِیثُ الصَّحَاحُ صَلَوةٌ تَذْ وَرُ
 دَوَامُ الصَّابِحِ وَالرَّوَّاحِ وَبَعْدُ فَاتَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَفَقَّ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْعَالِمُ
 النَّاسِکُ السَّالِکُ زَیْدُ الدِّیْنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِیٍّ نَعَوْ وَفَوْ رَفِضْلِهِ
 فِی الْعِلْمِ وَبُلُوغِ قُدْرَةِ ذَرِّ وَهْ اَحْلَمُ مَقْبُولُ الْمَشَایِخِ الْکِبَارِ مَنْظُومُ الْعُلَمَاءِ
 الْاَوْھَارِ وَالْاَبْرَارِ اَبَانَ قَسْرَ اَهْ هَذَا الْاَوْھَلُ الْمُسْتَحْرَجُ مِنْ اَصْحَافِیْنِ عَلٰی سَاطِرِ

سلسلہ ہرگز نہ کہ بزرگی بدو خود را برود و طلبت ہمیں ازین جدای از اس مرد پیش از گذشتن بی نیم سال بر آن ملعون است
 سینہ زانہ شدہ است از رحمت اللہ تعالیٰ ترجمہ اجازت نامہ منی گفتن علم حدیث کہ مولانا کمال الدین زاید بخط مبارک خود
 در ذیل اشارت کہ سلطان المشائخ ازین بزرگ سماع دارد بنشسته است کاتب حروف نسخاں درین کتاب بعبارت
 عربی کتابت کرده است بعبارت فارسی بقلم آمد بسم اللہ الرحمن الرحیم جمیع شنادستایش مختص است مرکبے را کہ ہنما
 بخشش صفت است صحیح و شام درست و مستوی مختص است مرکبے را کہ درست تھرق درست ہمہ
 نعمتھا صحیح و شام و چھتاہے نہایت بر صاحب گہاے کلال تر و بر صاحب نکتہ ہا و سخنہا کہ کید بستگی ہا است
 و بر صاحب نسبت ہاے بزرگتر و بر صاحب بیست ہاے صحیح و معلواتے کہ پایا دار است پایا ہری صحیح و شام و بعد
 ثناءے معلوات پس بدینکہ کہ شہ شاکر فنیق داد و بزرگ امام و دانو بسیار پرستندہ خدا و روند و گراہ حق نظام الدین
 محمد پسر احمد پسر علی بخاری را با وجود بسیار فضل او و علم و کمال بلاغت قدرت او و در مرتبہ علم پرستندہ شہ شیمان
 بزرگ بخش کردہ غلامان نیک و نکو کارانیکہ خواندایں محل را یعنی ایں کتاب را کہ بر آوردہ شد ہا است از

و کمال تقوی و ورع موصوف و مشہور بود از دیانت و صلاحیت و علم و عمل او سلطان
 غیاث الدین بلبن نام الله بر ما تہ رسید سلطان را آرزوئی آں شد کہ خدمت
 مولانا زائد کمال الدین را امامت خود فرماید بدین سبب خدمت مولانا کمال الدین
 را پیش خود طلبید چوں مولانا پیش سلطان رفت سلطان فرمود کہ ما در کمال علم و
 دیانت و صیانت شما اعتقاد تمام است اگر با ما موافقت کنی و امامت من قبول
 کنی محض کرم باشد و ما را قبول نماز خویش بحضرت ذوالجلال و ثقی تمام حاصل
 شود خدمت مولانا فرمود کہ در اجاز نماز چیزے دیگر نمادہ است اکنون بادشاہ
 چه میخواہد کہ این ہم از بارہ و چوں خدمت مولانا این جوابے صلابت دیں گفت
 سلطان ساکت شد و دانست کہ این بزرگ قبول کردنی نیست بمعزرت بسیار
 بار گردانید سلطان المشایخ می فرمود کہ من شش سیارہ کلام اللہ و سہ کتاب سنی
 قاری بودم و دوسمیع دانشم و شش بابے عوارف پیش شیخ شیوخ العالم گذراندم
 و تمہید ابو شکور سالی تمام پیش شیخ شیوخ العالم خواندہ ام چنانکہ نسخہ اجازت
 سبق گفتن تمہید ابو شکور سالی ملسان مبارک شیخ شیوخ العالم فریاد الحق والدین
 با خلافت نامہ سلطان المشایخ کہ مولانا بدر الدین اسحاق کتابت کردہ است در
 مکتبہ بیان خلافت سلطان المشایخ درین کتاب تحریر یافتہ است بطر صاحب لانا
 عالم خوابد و انشاء اللہ تعالی ناکتہ پنجم در بیان فتن سلطان المشایخ در اجودہین
 دارادت آوردن بخد مت شیخ شیوخ العالم فریاد الحق والدین قدس سرہ وزیر سلطان
 المشایخ می فرمود کہ در اثناے تعلیم آرزوے پایے بوس شیخ شیوخ العالم فریاد الدین
 نور اللہ مرقدہ غالب در اجودہین رقم روز چہار شنبہ بود کہ سعادت پایے بوس
 شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر حاصل کردم نخستین سخن کہ از شیخ شنیدم این بود بدیت
 اے آتش فراقت دلت کا باب کردہ بہ سیلاب اشتیاق جانہا خراب کردہ بہ
 بعد از آن خواستم کہ شرح اشتیاق خدمت ایشان باز رانم و بہشت حضور حضرت
 شیخ علیہ کردہ ہم قدر گفتم کہ اشتیاق پایے بوس عظیم غالب بود چوں اثر

و هشت درس دید این لفظ بر زبان مبارک را نذ لیکل داخل دهشت شد بعد از این روز
 بنجد مت شیخ شیوخ العالم بیعت کردم قانیت حلق شد ششم زیر محلق شده میان
 متعلماں بودن مرا شرم آمد و دوم روزاں می بینم کی بنجد مت شیخ شیوخ
 العالم را دت آورد مولانا بدرالدین اسحاق اورا حلق کرد و دیدم در نور سے پیدا
 شد بعدہ دو سالہ کس دیگر را دیدم حلق کرده از دروں بیروں آورد انوار سے در ایشان
 ظاهر شد خاطر میل کرد کہ من نیز محلق شوم بنجد مت مولانا بدرالدین گفتم کہ من
 میخواهم حلق کنم بنجد مت مولانا بدرالدین بنجد مت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر عصبہ
 من گذرانید ہما تزاں فرماں شد کہ حلق کنن فی الحال حلق کردم بعدہ شیخ شیوخ
 العالم فرمود کہ بیعت این متعلم غریب جماعتی نہ کہت راست کنیہ چود جماعت خانہ
 کہت راست کروند من با خود گفتم من بارے ہرگز بر کہت خواہم خفت زیر اچہ
 چہیں مسافران عزیزاں و حافظان کلام ربانی و عاشقان در گاہ رحمانی جوینم
 کہ برخاک می غلطن من چگونہ و کہت بغلط میں خبر بمولانا بدرالدین اسحاق
 رسانیدند مولانا فرمود کہ اورا گویند کہ تو گفشتہ خویش خواہی کرد و یا فرمان شیخ بجا
 خواہی آورد گفتم فرمان شیخ بعدہ گفت کہ برو بر کہت بنجد مت سلطان المشائخ
 پرسیدند کہ شما چہ سالہ بودید کہ بدولت ارادت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
 طیب مرقدہ مشربید فرمود کہ بیست سالہ بعد از ان بنجد مت شیخ شیوخ العالم
 عرض داشت کردم فرمان شیخ چیست ترک تعلیم گیرم و با واد و نوافل مشغول شوم شیخ
 شیوخ العالم فرمود کہ من کسے را از تعلیم منع نکم انکم کن انہم کن تا غالب کہ آید
 در دیشے را قدرے علم باید و میفرمود کہ کرت بنجد مت شیخ شیوخ العالم کبیر
 رفتہ ام ہر سال یکبار بعد از ان کہ نقل فرمود ہفت بار دیگر رفتہ شدہ است یا ش با
 اما اغلب گماں اینست کہ ہفت بار رفتہ ام چنانکہ در خاطر ہجتن مقرر است کہ
 در حیات و تہات دہ بار رفتہ شدہ است بعد از ان فرمود کہ شیخ جمال الدین
 ہانسوی ہفت بار رفتہ است از ہالشی شیخ بنجیب الدین متوکل نوزدہ بار

رفته است چنانکه در ذکر شیخ نجیب الدین متوکل تحریر یافته است مکتبه ششم
در بیان آنکه چون سلطان المشایخ بعد آوردن ارادت از شیخ شیوخ العالم
فرید الحق و آلین قدس المدسه الغزیه در شهر دہلی آمد کجا با سکونت داشت
و از شهر در غیاب پور چگونه آمد کاتب حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی
سمع دارد چند سال که سلطان المشایخ در شهر می بود بیچ خانه ملک داشت
و مدتی عمر خود مقلم با اختیار خود نگرفت چون از بد اول آمد و سرای میان بازار
که آنرا سرای نمک هم گفتند فرود آمد و والد و همشیره را با همجا داشت و خود در بارگاه
فلاں قوا اس که پیش در سرای مذکور بود ساکن شد و امیر خسرو و بعد راں محله خانه
داشت بعد چند گاه خانه را و ت عرض خالی شایسران او در اقطاع رفتن بوسیله
امیر خسرو که روت عرض جدا دین امیر خسرو بود سلطان المشایخ در آن
خانه رفت فریبی سال و آنخانه بود و این خانه متصل برج حصار دہلی نزدیک دروا
منه و پل بود چنانکه برج حصار داخل عمارت خانه مذکور آمده بود و عمارت تها و رواقها
بس رفیع داشت سید محمد کرمانی جد کاتب حروف را را جو دین ماتباع هم در آن
بخدمت سلطان المشایخ آمد و آنخانه سکه پوشش داشت پوشش فرود سید محمد
کرمانی باتباع می بود و پوشش میانه سلطان المشایخ میبود و در پوشش بالا
یاراں می بود و طعام بجا خورج شد و خدمت المیفرومود در آن ایام جز
بشر و من که خود بودیم از خدمتگاران دیگر کسی نبود و ترتیب طعام افطار سلطان المشایخ
جده کاتب حروف که به بیعت بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الدین شریف بود
کرد و طعام بوقت افطار سید محمد کرمانی جد کاتب حروف که تم ضریقه سلطان
المشایخ بود پیش بردی فاما خدمت خاص از وضو سازانیدن و کلوخ و مستراح
بردن و جز آن والیفرومود که من میکردم الغرض در آن ایاں حال پسران را و ت
عرض از اقطاع رسیدند و خانه خالی کنانیدن گرفتند و سلطان المشایخ را آنقدر
فرصت ندادند که مقامی دیگر بگیرد و مراتب ملکی خود را در آوردند سلطان المشایخ

بضرورت از خانہ برخواست کتا بہاے سلطان المشائخ کہ جزاں رخت دیگر
 نو و بر سر کردیم در مسجد چہرہ در پیش خانہ کمرج بقال آوردیم کیشب سلطان المشائخ
 در آن مسجد بماند و سید محمد کرمانی جد کاتب حروف اتباع را در دہلیز چہرہ دار فرو داد و آورد
 دوم روز آن سعد کاغذی کہ از مریدان شیخ صدر الدین بود این ماجرا شنید
 بخد مت سلطان المشائخ کہ بتظیم و السحاب بسیار سلطان المشائخ را
 در خانہ خود برد و بالاے بام بارگاہی داشت سلطان المشائخ را انجا فرو داد و رو
 و بچہ سید محمد کرمانی مقامے دیگر ترتیب کرد سلطان المشائخ یکماہ در آن بارگاہ
 بود بعد از مدتے سلطان المشائخ از انجا برخاست و در سراے رکابدار کہ متصل
 پل قیصر بود و در میان آن سراے خانہ بود درک ساکن شد و سید محمد کرمانی
 در سراے مذکور حجرہ بود اتباع را در آنجاے فرو داد و بعد از مدتے سلطان
 المشائخ از انجا برخاست و در خانہ شادی گلانی میان نیال دو کاہتاے
 محمد میوہ فروش مقامے بود انجا بودن گرفت و بینیاں فرزندان واقب باے
 شمس الدین شہر یار معتقدان سلطان المشائخ بودند سلطان المشائخ
 را بتظیم تمام در خانہ شمس الدین شہر یار آوردند ساہا سلطان المشائخ در آنخانہ
 بودند و راحت و جمعیت ہمیشہ در آنخانہ رہے داد و بیشترے باران از اجود ہن
 کہ رسیدند خدمت سلطان المشائخ را در آن خانہ یافتند و در آنمحل عززے
 بود صاحب نعمت کہ او را خواجہ محمد غلین دو ز گفتند بے پیوست انگشتان
 مبارک او از رنگ غلین رنگین مے بودند او را با ہمتہ خضر ملاقات بود الغرض
 این بزرگ سلاطین المشائخ را در خانہ خود مہماں طلبی و وسعہ یار عزیزان دیگر بود
 قدرے کھچہا بود از باران ہر پیش آورد چوں آن را خوردند آغاز کردند کہ در
 کچہری نمک شیخ فرمود کہ اے باران چہرے میں عنبریز تھنے طیب آمیز آغاز
 کرد سلطان ان بخت و پیش شما آورد الغرض بعد از آن ایں عزیز قدرے نمک
 در خانہ داشت

از خانہ را تو عرض در مسجد چھپر وارو آمد ہمدراں شب در خانہ راوت عرض آتش
گرفت تمامی عمارت ہائے رفیع و رواقات بے نظیر با زمین پست شد الغرض در ہر خانہ
کہ سلطان المشائخ ساکن مین شہید محمد کرمانی جاکاتب حروف با اتبلع برابر ہو
و سلطان المشائخ را در آن ایام اتفاق ماندن شہر ہنو دچنانکہ سلطان المشائخ
مے فرمود کہ در ایام قدیم مراد ل بودن دریں شہر ہنو در روزے بر سر حوض قتلخ جا
بودم در آن ایام تران یاد مے گرفتم درویشے دیدم بخی مشغول نزدیک اور فتم ازو
پرسیام کہ شما ساکن این شہر ید گفت آسے گفتم بطبع خود ساکن یدباشید گفت خیر
بعد از آن اندرویش حکایت کرد کہ من وقتے درویش عزیزے را دیدم از دور و از ہ
کمال بہروں برب خندق ہم نزدیک دروازہ کمال زینے است بلند در
حطیرہ شہیدان اند الغرض اندرویش مرا گفت کہ اگر میخواہی ایمان سلامت بری
ازیں شہر بروں شو ہمازماں من غنیمت کردم کہ ازیں شہر بروم ولے بموانع ماندہ
شدت بہت پینجال باشد کہ غنیمت من مقید است لے رفتہ نہ شو و سلطان
المشائخ مے فرمود چوں من این سخن از آن درویش شنیدم با خود مقرر کردم
کہ دریں شہر نہ باشم چند جا بے دل من شد کہ بروم بختے دل کردم کہ در قصبہ ہنیالی
بروم در آن ایام چکرک آنجا بود مقصود ازیں چکرک امیر خسرو بود باز فرمود کہ یک
دل کردم کہ در ہسنالہ بروم کہ موضع نزدیک است الغرض در ہسنالہ رفتم
سہ روز آنجا بودم بیچ خانہ نیا فتم نہ کروی نہ کرائی دریں سہ روز ہماں یکے بودم
چوں از آنجا باز گشتم ایں اندیشہ در خاطر مے بود تا وقتے جانب حوض را نی و
باغے کہ آن را باغ جہست گویند با خداے مناجات کردم وقتے خوش بود گفتم
خداوند مرا مے باید کہ ازیں شہر بروم جائے باختیار خود نمائے ام آنجا کہ خواست
آنجا باشم در نیماں آواز آمد کہ غیاث پور مرے وقتے غیاث پور را ندیدہ بودم
و نمیدانستم کہ غیاث پور کجاست چہاں ایں آواز شنیدم بدو متے رفتم ہندو
نقیبے بود نیشاپوری چہاں در خانہ اور فتم مرا گفتند کہ در غیاث پور رفتہ بہت

من بادل خود گفتیم کہ میں آں غیاث پور راست الغرض بااوشدہ درخشاں ہو
آمد آنروز آن مقام بچنین آبادان بنود موصوفے مجہول بود بیام سکونت کردم تا آن گاہ
کہ کمقیا دور کیلو کہری ساکن شد در آن عہد اینجا خلق انبوه شد از ملوک و امرا
و غیر آن آمد و شد خلق و فراحت ایشان بسیار شد با خود گفتیم از اینجا ہم باید رفت
دریں اندیشہ بودم ہماروز نماز دیگر جوآنے در آمد صاحب جسے اما نزار گشتہ
واللہ اعلم از مردان غیبیہ یا کہ بود الغرض چون بیامدا ول سخن با من میں گفت
کہ آنروز کہ مرشدی نمیدانستی چکا نگشت نماے عالمے خواہی شد * امروز
کہ زلفت دل خلقے بر بود * در گوشہ نشینت نمیدار دوسو * بعد از ان میں سخن
گفت کہ اول بار سے مشہور نباشد چون میں کس مشہور شد باید کہ چنان مشہور
شود کہ خدا سے قیامت از روی رسول صلی اللہ علیہ آکہ و سلم شرم نہ نما
انگاہ میں سخن گفت آن چہ قوت چہ وصلہ باشد کہ از خلق گوشہ گیر نہ و بحق مشغول
باشد یعنی قوت و وصلہ آن باشد کہ با وجود خلق مشغول حق باشد چون میں تنہا
تمام کردم من قدرے طعام پیش آوردم خورد من ہماں زمان نیت کردم ہمیں
جائے خواہم بود چون میں نیت کردم قدرے از ان طعام بخورد و برفت و پیشتر
از میں اور اندیدم عرض میداد کہ کاتب حروف بر آنجملہ کہ بہت نہمت سلطان
المشاہد بخوبی است براں بودے کہ ہیج آفریدہ را اطلاع بر مشغول ہماں سے من نباشد
و از خلق بجلی اعراض کند و بحق مشغول باشد و دلیل بدیں سخن آنست کہ جو نور
در ایام جوئے کہ مرا با خلق نشست بر جاست بودہ است ہمار
می آمد کہ کے باشد از میان اینہا بروں آیم اگر چہ ہم
و مشغولے در بحث ہم بارہا نفرت گرفت چنان
شما سخاں ہم بود من چند روز سے ہماں شما
شیخ شیخ العالم موینا شود فرمود آری
نگرفت تا آن غایت کہ از غیب اذن

کوشید که میفرمود من و اولاد اکل از این گاه می شنیدم که شیخ خضر یار دوز و زبها
خانقاه دارد و رویش را خدمت میکند نیت جزم کردم که بروم و غلام
بیچگان او را تعلیم بکنم بچند گاه آیند گاه آمدند و بدست ایشان مکتوبه بمن رسید
و در آن اخلاق و مردم بهاب یار پیدا کرد و استم که او هم مرا بشناخت آنجا زوم و
فرمود که من در حطیره میروم در اثنا راه بریں بهم پیوسته ای خورد نظر من
اقتدار و برم گرایس که راهیں مقدار همی باشد بهتر باشد و میفرمود که
در اول مرا گاه گاه در دل بودی مخالفت مردان غیب میسر گرد و باز اندیشیم
که این چه تمناست دنبال مصلحتی بهتر باید کرد میفرمود که مردان غیب اول
او از میدهند سخن می شنو اند بعد از آن ملاقات کن بعد از آن مجربان
در آخر این حکایت بر لفظ مبارک راند تا مقام باراحت است آنجا که این
کس را می برند نکته منظم دریاں مجاهده ماے سلطان المشائخ که در اول
حال بود قدس السمره العزیز سلطان المشائخ میفرمود که من برابر شیوخ
العالم فرید الحق والدین قدس السمره العزیز در کشتی نشسته بودم بسیار
حاضر و ایام تموز بود و یاراں ہر ماں برے خاستند و سایہ میگردیدند بچنان وقت
قبیلو شد ہمہ خفتند و این دعا گو نشسته گس میراند شیخ شیوخ العالم بیدار
فرمود کہ یاراں کجا اند گفت قبیلو کہ کردہ اند فرمود بیا ترا چیزے بگویم آغاز کرد و چون
در دلی بروی در مجاہدہ باشی بیکار بودن بیچ نیست روزہ داشتن نیم نیست
نماز و حج نیمے راہ مولانا بدالدین اسحاق گفت کہ شیخ
تو بودینے دریں سفر از بخشش شیخ شیوخ العالم
المشائخ میفرمود در آن حال چنان در ذوق
کہ ام مجاہدہ پیش گیرم بجا یاراں رسیدم
بہ پیش گرفتہ فاما چون از پیش شیخ
خلل میشود سلطان المشائخ میفرمود

در عهد غیبیائی کہ در آنوقت دو حبیل منے خرپڑہ بود بیشتر از فصل گذشتہ بود کہ من خرپڑہ
 پخشیدہ بودم و راک خوش می بودم و آرزو می بردم اگر باقی فصل ہم خرپڑہ خوردہ نشود
 نیکو باشد تا در آخر فصل مردے چند خرپڑہ چند تاں پیش من آور و چوں از غیب
 ہما نزد راک فصل خوردہ شد بعدہ فرمود یک شبار و زکذشتہ بود و شب دیگر آمدہ
 نصفے ہم گذشتہ کہ چیزے خوردہ بودم و راک ایام یک حبیل دو سینان میہ میلہ
 مرا یکہ انگ ہم نبودے تلمان ہم بخورم و والدہ ہمیشہ من و دیگر آدمیان خانہ کہ در موت
 من می بودند ایشان را ہم ہمیں حال بود و اگر در حبیل حالے کسے نہاتے و یا شکاری
 و یا جامہ بہین بیاوردے اگرچہ از درختن آں غرض حاصل شدے فاما من بچپن
 نڈرے ہم راک ساختے کہ از غیب سیدے و پیدا ست کہ ازاں گرسنگی نزود
 و شیخ نصیر الدین محمد رحمۃ اللہ روایت می کند کہ من از سلطان المشایخ شنیدم
 در ایام کہ من در سبکو کہ نزدیک دروازہ منندہ ایست می بودم سہ روز گذشتہ
 بود بر من چیزے نرسیدہ مردے بیاد تخته و بر بزدیکے لگفتم برو بہین بر در کیست
 آنکس رفت در باز کرد مردے کا سہ پر کھجوری آئمن داد و رفت من نفتم آنکر
 رائے شناسی گفت نمی شناسم آں کھجوری خوردیم آں ذوق و آں حلاوت کہ
 در آں کھجوری خشک یا نفتم تا ایں زمان در بیچ طعمائے نمی یا ہم دہر نیتے کہ بدیں
 ضعیف میرسد طفیل آئندہ خوردہ می شود و می فرمود والدہ مرا یا من چنان
 مہبود بود و روزے کہ در خانہ مانغلہ نبودے مرا گفتے کہ امروز ما ہمان خدایم در
 ذوق ایں سخن میہوم قضا را مردے یک تنکہ را فغلہ در خانہ ما اور دچند روز متواتر
 ازاں مان می کردند من تنگ آمدم کہ والدہ کے خواہندہ گفت کہ ما ہمان خدایم
 تا آں غلہ کم شد والدہ مرا گفت امروز ما ہمان خدایم یک ذوقے و راحتے درین
 پیدا شد کہ از صفت نتواں کرد کاتب حروف از والد خود سید مبارک محمد
 کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ می فرمود پیش ازین در خیانت پور و خاں سلطان
 المشایخ زنبیل میگذاہند بوقت افطار پر کالہ ہاسے نان کہ در آں زنبیل

اقتادے پیش مے آوردند افطار سلطان المشایخ و قوت چند نفرے کہ ملازم اعظم
مے بودند از ان بودے و کاتب حروف از سید السادات سید محمد کرمانی مخم کاتب
حروف سماع دار دے فرمود و ریشے بوقت افطار سلطان المشایخ در آمد و ہم از ان
پر کا لباسے نان زمیل مایده کشیدہ میخواستند کہ افطار کنند این در ویش دانست
طعام خرج کرده اندایں پر کالہ با بقیہ طعام مانده است تمامی آن پر کالہ با پیچیدہ و ریش
گرفت و رواں شد سلطان المشایخ بنیم کرد و فرمود کہ ہنوز در کار باخیریت بسیار
کہ گر سہ نہ مے دارند یا خیال بعد و فاقہ بود کہ آن در ویش را از خیر بے سانید مذکور
حروف از والد خود رحمتہ اللہ علیہ سماع وارد کہ مے فرمود و ہمہ آں ایام عسرت و فقر
و فاقہ کہ سلطان المشایخ را بود و بعضے خدمتکاراں بغایت تنگ آمدہ و یاران اعلیٰ
کہ مردان شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین بودہ اند ایشان را نیز احوال سخت
میکشدہ و فاقہاں کشیدہ اند ہمہ در اثنائے این حال سلطان جلال الدین خلجی
چہرے فتوح فرستاد و گفت اگر فرمان سلطان المشایخ باشد من دیسے بچہ
خدمتکاراں سلطان المشایخ بدیم تا بدل فارغ خدمت تواند کرد سلطان
المشایخ امتناع فرمود و خدمتکاراں بعضے معتقدان کہ بعد از گرنگی مبتلا بودند بنہی
شفیدہ نہ بخدمت سلطان المشایخ نیکو اتفاق هجوم آوردند و گفتند ہمیں بارش کہ
سلطان المشایخ از بیوجہ بخود فامالنے تو انیم حال ما دشوار است سلطان المشایخ
در خاطر مبارک گذرانید کہ از خدمتکاراں و بعضے یاراں کہ ایں سخن میگویند التفاتے ندارم
اگر ہمہ بروند غمے نباشد فاما ایں چند یا را اعلیٰ کہ ہم خدمت من اند ایشان را دنیو واقعہ
بباز ما یم کہ ایشان نیز طالب ایں ہستند یا نہ بہا بریں تھنیہ سید محمد کرمانی جد
کاتب حروف و بعضے یاران اعلیٰ دیگر را طلبیدہ و در باب ستن دیہ بمصلحت مشا
کرواں گفت کہ مولانا نظام الدین کہ ما وقت و قتی در خانہ توان مے خوریم
اگر بعد از ایں دیسے ہمیں شوق آب ہم خوریم سلطان المشایخ از ایں جواب لکشا
بنیایت خوش شد و فرمود کہ از دیگر اں التفاتے ندارم مقصود من شما ید خاطر امر بغایت

خوش گردانید یکدیگر بعد که در کار دین مدد فرمایند یا راں بچینیں میباید و از ثنات منقول
است در آنچه سلطان المشائخ بخیرت شیوخ العالم در اجودین بود
جاهای سلطان المشائخ بنایت ریگین شده بود و سبب آنکه جصاصول بنید
که سپیدکن روزی بی بی رانی جد کاتب حروف سلطان المشائخ را گفت
که اے برادر جاهای تو بنایت ریگین شده و پاره هم گشته اگر بهی من بشویم و
پیوند برآں نرم سلطان المشائخ بزبان کرم معذرت میکرد و جدّه علیها الرحمه
معذورنا شست چاد خود داد که این را پوشید تا آن غایت که جامه هاشویم
سلطان المشائخ بچیناں کرد جدّه کاتب حروف بجاها شستن مشغول شده
و سلطان المشائخ کتابے بردست داشت و گوشه رفت بمطالعہ آن مشغول
گشت چوں جامه هاشسته شد و خشک گشت بعدہ جدّه ام دستار حیه از
سید محمد کرمانی جد کاتب حروف طلبید نشست بر پیراهن سلطان المشائخ
که از نزدیک گریباں رفته بود پیوند کرد و جاها بسطال المشائخ داد سلطان
المشائخ بعد معذرت آن جامه پوشیده و تا آخر عمر رعایت امنیتی یاسید محمد
کرمانی و فرزندان او کرد و الی یومنا از صدقه سلطان المشائخ پرورش می آیند
و گرد بر گرد و وضع جاسپاری می کنند این ضعیف گوید قطعه آن بخت کو که یک
قدم آیم سوئے تو و آن دولت از کجا که بنشینم روئے تو و بوسے گل خشت بشام
دلم رسید و جاں میلیم بر سر کویت به بوسے تو هر سلطان المشائخ می فرمود
وقتے من از بدائل درویشی می آدم مرده زنده و پوشے گلچسپه سماه در
و سر بند ریگین بر سر او بچینیں بطریق مستان و رشا راه آمد سلام کرد
گوئی ستمه است بیامه مراد کنار گرفت و سینه من بوسے کرد و سینه خود بر سینه
من نهاده و شیم فراز کرد و سوئے من دید و گفت اینجا بوسے مسلمان می آید
من دریا فتم که کیست کثرت دیگر در جماعت خانه کند و ری کشیده بودند او
آمد سلام کرد و درامده نشست بچیناں بر رفت بعد فراغ طعام او را ندیدم از ایشان

پرسیدم کہ ایں درویش چیزے خور و گفتند چہار ناں و قدرے شور یا در کاسہ چو
انداخت پیش خانقاہ مقابل بلندی بود نشست مان بخورد و رفت و مارا
در آنوقت از حضرت سہ گاہ فاقہ منہ شد کرت بیوم یا راں کلام کہ منہ آمدند و یاریکہ
اورامولانا عمر گفتند سے اوراں درویش در سیر سے پیش آمد پرسید کہ کجا میری
مولانا گفت بخد مت فلان فرمود کہ آں سکیں چہ دار دایں دوازده جتیل
اور بدید ازاں روز باز فتح و فتوحے پیدا شدن گرفت روشن شد کہ ہماں مرد
بود و افخو و راید انکر دگر در حالت عسرت نکمہ ہشتم در بیان یافتن سلطان
المشاخ نظام الحق والدین قدس سرہ الغزیز خلافت و نعمتہاے دینی
و دنیاوی از حضرت با عظمت شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ
سره الغزیز سلطان المشاخ قدس سرہ الغزیز فرمود ورا وکل کہ بتعلم
مشغول بودم دستفراق تمام دہشتم شیخ شیعہ العالم فرمود کہ نظام الدین
ایں دعا یاد داری یَا اَیُّمُ الْفَضْلِ عَلَی الْاَیْمَةِ یَا اَبَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْاَعْطَیَةِ وَ یَا مُلَاحِجَ
الْمَلِیْ اَهْبِ السَّیِّئَةِ یَا دَافِعَ الْبَلَاءِ وَ الْبَلِیَّهِ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ عَلَیْ اٰلِہِ الْبَرَكَةِ
الْبَرَقَةِ وَ اَغْفِرْ لَنَا الْاَعْشَاءَ وَ الْعَشِیَّۃَ رَبَّنَا اِنَّا مُسْلِمَیْنِ وَ الْمُحِقَّیْنِ اَیُّ الصَّالِحِیْنَ
وَصَلِّ عَلَیْ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُتَمَسِّلِیْنَ وَ عَلَیْ مَلَائِکَتِہِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ سَلِّمْ سَلَامًا کَثِیْرًا
کَثِیْرًا رَحْمَتُکَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِینَ گفت خیر شیخ شیعہ العالم فرمود کہ ایں دعا یاد
گیر و مواظبت نماے تا ترا خلیفہ خود گردانم و بموجب فرمودہ دعا گو در شہر آمد و سہ
کثرت از دلی بخد مت شیخ شیعہ العالم رقم بعدہ یکروز خواجہ طلبید سیزدہم
ماہ رمضان سنہ تسع و تین و تمانیم بود و فرمود کہ نظام یاد داری ائمہ گفتہ بودم
گفتم آری فرمود کہ کاغذ بیا رید اجازت نامہ بنویسند کاغذ آورند اجازت نامہ
بنشاند بعدہ فرمود مولانا جمال الدین را در ہاشمی و قاضی منتخب را و
دلی بنامی ذکر شیخ نجیب الدین نکر دہشتم مگر خاطر مبارک ایشان کوفتہ کر
باشد چون در دلی آمد گفتند نہم ماہ رمضان شیخ نجیب الدین نقل کردہ است

مے فرمود اُس روز کہ شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر مرا خلافت خود داد و اوسے سوے
 میں دعا گو کرد و فرمود خدا اتمعالے ترا نیکوخت گردانا د آسَعَدَكَ اللهُ فِي الدَّارَيْنِ
 وَرَزَقَكَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُقْبِلًا اَوْ اَزَاں عَلَيْهِ لِيَكْ خَدَّائِرَ اسْت و فرمود کہ تو
 درختے شوی کہ در سایہ تو خلقے بر آسا و فرمود و مجاہدہ مے باید کرد بر اے استعدا
 و چون بار گشتم از حضرت شیخ شیوخ العالم در ہاشمی رسیدم شیخ جمال الدین
 را خلافت نامہ نمودم پشاست و ملاطفت بسیار کرد و ایں بیت بر زبان
 مبارک را نہ بیت خداے جہاں را ہزاراں سپاس کہ گوہر سیرہ بگوہر
 شناس و نسخہ خلافت نامہ و اجازت نامہ سبق گفتن تہیہ
 ابو شکوہ سالمی کہ سلطان المشائخ از حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین
 یافتہ است دریں کتاب تحریر یافتہ و اں اینست بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
 الَّذِیْ قَدَّمَ اِحْسَانَهُ عَلٰی مَنَئِہٖ وَاٰخِرُ شُکْرُہٗ عَلٰی نِعْمَتِہٖ هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ
 وَالظَّاهِرُ الْبَاطِنُ اَدْوٰی عِزِّہٖ لِمَا قَدَّمَ وَلَا مَقْدَرٌ لِّمَا اٰخِرُ وَلَا مُغِلَّنَ لِمَا
 اَنْطَنَ وَلَا مُخْفٰی لِمَا اَظْهَرَ وَاَدْبَکُ دَلٰطِقُ الْاَوَّلِ وَالْاَوَّلِ عَلٰی دَمِیْقٍ مِّنْہٗ اَعْبَادُ
 اَوْ تَقَابُلًا وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُصْطَفٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَاٰھِلِ الْاَوْدَدِ وَالْاَوَّلِ تَصَلُّوْا
 وَبَعْدُ فَاِنَّ الشَّرُّ فَوْعَیْ اَلْاَوْصُوْلُ یُوْسِعُ دُعَاءَ الشُّہُوْدِ وَیُبْصِرُ مِنْ یَّکْرِ عِ
 مِنْہَا مُمَارِقَ الْوَرْدِ عَلٰی اَنَّ الطَّرِیْقَیْنِ مُخَوَّنَتٌ وَالْعُقْبَةُ کَوْفٌ وَّلَیْعَمَ الْکِتَابُ
 فِیْ هَذَ الْفَنِّ تَمْہِیْدُ الْمُہْتَدٰی اِلٰی شُکُوْرٍ بَرَدَ اللّٰهُ مَضْجَعَہٗ وَقَدْ
 قَرَأَ عِنْدَیْ اَلْوَلَدِ الرَّشِیْدِ الْاِمَامِ النَّبِیِّ الْعَالِمِ الرَّفِیِّ نِظَامُ الْمِلَّةِ وَاللَّسَّیْنِ
 مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ زَیْنُ الْاَیْمَةِ وَالْعُلَمَاءُ مُفَرِّجُ الْاَحْلَہٗ وَالْاَتْقِیَاءُ اَعَانَہُ اللّٰهُ عَلٰی
 اِتِّبَاعِہٖ مَعَ صَاتِرِہٖ وَاَنَالَہٗ مُنْتَهٰی رَحْمَتِہٖ وَاَعْلٰی دَرَجَاتِہٖ سَبَقًا بَعْدَ سَبَقٍ
 مِنْ اَوَّلِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ قِرَآءَۃٌ تَذٰکُرًا لِّیَقْبَالَ وَتَقِیْظًا لِّتَقَابَلِ مُسْتَجِیْعَ رِعَابِہٖ
 سَمِیْعَ وَدِرَآئِہٖ حَنَانٍ وَاَمَّا حَصْلُ الْوُقُوْفِ عَلٰی حُسْنِ اسْتِغْنٰیہٗ کُلِّیًّا وَفَوْرِ

لے نیکوخت گرداند ترا خداے تعالیٰ در ہر دو جہاں در روزی کند ترا علم نفع کند و روزی کند
 ترا حق تعالیٰ عمل مقبول ..

صَحَّ ذَلِكَ كُلُّهُ مِنَ الْفَقِيرِ الْمُسْتَعْوِدِ نِعْمَ بَعْوَانِ اللَّهِ وَخَيْرُ نَفِيقَةٍ وَاللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ
 الرحمن الرحيم بسیار و ستایش ثابت است مرا شد را آن الله که مقدم کرد
 احسان خود را بر منت خود و موخر کرد شکر خود را بر نعمت خود اوست اول اوست
 آخر اوست طاهر اوست باطن نیست بیست کننده کسی مچیز را که بالا کرد خداے
 تعالی و نیست بالا کننده کسی مچیز را که پست کرد خداے تعالی و نیست طاهر کننده
 مچیزے را که پوشیده کرده است خداے تعالی و نیست نہاں کننده کسی
 مچیزے را که پیدا کرد خداے تعالی و نزدیک نمی شود گویایکی اولین و آخرین
 بر پیشگی خداے تعالی نہ از روے اعتبار نہ از روے مقابلہ رحمت کاملہ نازل
 یاد بر رسول آن خدا بچو رسولے که برگزیده شده است و نام پاک او محمد است
 و رحمت کاملہ نازل یاد بر آن محمد و بر آل آن محمد و بر اصحاب آن محمد و رحمت
 کاملہ نازل یاد بر اہل دوستی و بر اہل برگزیدگی و بعد حمد کردن و صلاوة فرستادن
 پس میگویم من پس بدرستی کہ بتد اکردن در علم اصول حایت کشادہ میکنم دعا
 حاضر از او بینا میکنم کہ کسی را کہ آب میبهد از آن علم اصول جا بہا و سوختن کل
 را بنابرین کہ بدستی راہ ترسناک است عاقبت کار پر دشوار و بہترین کتاب
 در علم اصول تمہید المہدی ابو رشکو راست سر و خوش کند الله تعالی خواجگاہ
 اورا و تلمیذ خواند نزد من فرزند رشید امام پاک دین و پاک راسے دانا و برگزیدہ
 آراستگی کردہ محمدی و دین محمدی محمد پسر احمد زیب آوری اماماں و علماں جا
 فخر بزرگان و متقیان مدد کند اورا الله تعالی بر طلب کردن و جستن رضامندی
 مای خود و برساند اورا بہایت رحمت خود و بالاترین مرتبہ ہمعنایت کردہ خود
 خواند تمہید را سبق بعد سبق از اول آن کتاب تا آخر آن کتاب خواندن با فکر
 و اندیشہ بابے شکے و بے گمانے خواندن بہشیاری و استواری کرد آرنده
 نگاہ داشت شنیدن بگوش و دشتن بدل چنانچہ حاصل گشت اطلاع بر خوبی استعداد
 آن نظام الحق بچتیں حاصل گشت اطلاع بر بسیاری آراستگی و شایستگی

نسخہ خلافت
 نامہ اعانت
 نامہ سبقت
 تمہید ابو رشکو
 سلمانی کر خضر
 سلطان المشائخ
 از حضرت شیخ
 شیوخ العالم
 فیرا محض الہیہ
 یافتہ اندوژ
 کتاب عبارات
 علی مسطور
 است ترجمہ
 آن ہر شہید
 عبارات پاک
 بعد از خوشتر
 آن ہر شہ
 بولی بھلمی
 اند کہ براسے
 خواندن فاکہ
 خواناں بکمالہ

اود اجازت دادم اور اینکہ سبق این کتاب یدم خواندگانرا بشرط احتراز کردن از
خطا و گفتن و از خطا و نوشتن و گردانیدن سخن از محل آں بشرط خرج کردن دستی
در سخن خرج کردن قوت و درست کردن نسخ و پاکیزه کردن سخن اللہ تعالیٰ است
نگہبان از لغزشها در سخن و از بیاری تنباہی در کارهای دین کردن و بوده است
کتابت این مثال در روز چهارشنبه از ماہ مبارک رمضان بزرگ گردانده حق تعالیٰ
برکت آں ماہ را بوده است کتابت این مثال باشارہ جناب شیخ شیوخ العالم
ہمیشہ در حق تعالیٰ قدر و منزلت آں اشارہ عالیہ را و نگاہ را و از ازل خلل نوشته
شد این سطر ہا بر سہ دادن اللہ تعالیٰ بر دست ناتوان محتاج بسوے اللہ توانای
بے نیاز اسحاق پسر علی پسر اسحاق متوطن دہلی نوشته بجنور آں شیخ
شیوخ العالم در حالے کہ حمد کنندہ است و درود فرستندہ است و نیز اجازت
دادم من مراں نظام الملایہ والین را اینکہ روایت کند از من ہمہ آں چیز کہ
استفادہ کردہ است آنرا گرد آورده است و شنیدہ است آنرا از من نگاہداشتہ
است و سلام باد بر کسی کہ پیروی کند راہ راست را و نیز اجازت دادم من اُ
را اینکہ لازم گیر و خلوت را در مسجدے کہ بر پا کردہ ہے شود دروے جماعت
ورخندہ نکند در شمر ہاے آن خلوت ہچو شمر ہا کہ باں حصول زیادت است ترقی
و بہ ترک آں خلوت میگردند چہا بہ بدی شتابندہ و بدی کنندہ و آں شمر ایط
مجرور کردن است مقصد ہارا از تنباہی ہاے آں مقاصد و یکسو کردن ہمت
است از چیزیکہ غافل کند آں چیز ازاں مقاصد بیان این خلوت چنیریت
کہ گفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم باش در دنیا مانند مسافریا مانند گذرندہ راہ
و شمار کن نفس خود را از اصحاب قبور تا آخر حدیث پس نزدیک ادا کردن شمر ایط
خلوت درست شود قصد خلوت آن خلوت نشین و جمع گردد ہمت آں خلوت
نشین و گرد ہمت ہاے مختلفیک ہمت پس گو کہ داخل شود خلوت را در حالے
کہ تست کنندہ است نقش خود را در حالیکہ معدوم دانندہ است مخلق را

و اماست بنا تو اتالی ایشان در حالے که ترک کنندہ است مردنیار او شہوت ہائے
 آن دنیا را در حالے کہ اناست بر مضرت ہائے آن دنیا و بکار زوے ہائے آن
 دنیا کہ شود خلوت آن خلوت نشین آباداں باقسام عبادات و تہنیکہ عاجز شود نفس
 آنصاحب خلوت ز برداشت کردن شغل ہائے برتر و کلاں تر فردا آرداں
 نفس را بسوے عبادتہائے خوردتر و سبک تر و اگر غلبہ کند بدلیل پس خوش و
 راضی دہد آن نفس را یا بعل اندک یا بخواب اندک پس بدستی کہ درین خوش داشت
 پریز است از شورش ہائے نفس گو کہ پریز کند آنصاحب خلوت بیکاری را پس
 بدستی کہ آن بطالت سخت غافل نے کند دلہار خدا متعالے بر این کار اعانت
 کند آن نظام الحق والدین را و نگاہ دارد ویرا حقتعالے از چہ نیکہ بدستی کہ مہربانی
 کند او را حق تعالے در آن حالے کہ اللہ تعالے مہربان تراست از مہمہ مہربانان
 رحمت کامل تر بازل باد بر محمد و آل محمد نیز وقتے کہ بسیار شود دہرہ آن نظام الحق
 از خلوت جاری شود بسبب آن خلوت ہا چشتہ دانائی و علم و وقتے کہ جمع کنندہ شود
 خلوت او عبادات نافلہ برسد بسوے او کسے کہ قادر نشود رسیدن را بسوے ما
 تمام بکند بسوے آنکس آن نعمت را پس دست بزرگ آن نظام الحق نائب
 دست ماست و آن نظام الملتہ از جملہ خلیفہ ہائے ماست و لازم رفتن حکم آن
 نظام الحق در کار دین و در کار دنیا از جملہ تعظیم ماست پس رحم کند حقتعالے
 کسے را کہ اکرام کند آن نظام الحق را و بزرگی دارد کسے را کہ من بزرگ داشت
 او را و ہمان و خوار دارد کسے را کہ نگاہ ندارد آنکس حق کسے را کہ من نگاہ داشت حق
 آن را صحیح و ثابت است تمامی این مثال از فقیر مسعود تمام شد این مثال بیکار
 اللہ تعالے و بخوبی توفیق داد آن خدا متعالے اللہ دانای تراست بسر انجام کار
 کاتب حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد و
 در انجہ شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ رحمت داشت کہ بدل
 زحمت انداز دنیا بدار عقبہ خواہد خرامید سید محمد کرمانی جد کاتب حروف از

شهر دہلی در اجودہن رسید دید کہ شیخ شیوخ العالم درون حجرہ بالاسے کہتے
 غلطیہ است و فرزندان دیاراں پیش در حجرہ نشستہ در مشورت آنکہ بہت مقام سبھا
 التماس کنند ہمیں میاں سید محمد کرمانی علیہ الرحمۃ خواست کہ بچہ پانہوس درون حجرہ
 برود فرزندان مانع شدند کہ وقت نیست سید محمد کرمانی علیہ الرحمۃ را طاقت نماز و حجرہ
 بکشاود و دروں رفت و در پاسے شیخ شیوخ العالم افتاد شیخ کبیر چشم مبارک باز کرد
 و پرسید کہ سید چگونہ و کس رسیدی سید محمد کرمانی گفت این بندہ ہمیں ساعت رسیدہ
 است بعدہ خواست کہ قدم بوس سلطان المشائخ کرمانی رساند اندیشید کہ درون محل اگر
 ابتدا از ذکر سلطان المشائخ خواہم کرد شیخ شیوخ العالم تحقیق در باب مرحمت فرمودند
 کرد و اینی بر مزاج فرزندان شیخ کبیر خوش نخواہد بود اول سلام و پیش از مشائخ
 کہ در آن ایام در شہر بودند رسانیدن گرفت و شیخ شیوخ العالم گوش رضا اتماع
 میفرمود چون ذکر سلطان المشائخ خواست گفت کہ مولانا نظام الدین بند
 مخدوم بندگی و پانہوس رسانیدہ است و اوقات زیاد دعاے شیخ شیوخ العالم صرف
 میکند شیخ شیوخ العالم بر خیر در باب سلطان المشائخ مرحمت فرمود و پرسید کہ
 چگونہ است خوش ہست بعدہ گفت کہ کجامہ و مصلے و عصاے بدود ہرید
 چون اس سخن بسبب فرزندان شیخ کبیر رسید بر آشتند و ہر یکے بخصومت و عہدہ پیش
 آمدند کہ تیس چہ کردی مطلوب مارا بدیکرے دانی سید محمد کرمانی گفت من چکنم
 مخصوص ذکر ایشان نکردم امانت سلام ہر یکے را از مشائخ دہلی میرسانیدم و ایشان
 اس ذکر ایشان نیر کردہ شد چون حق تعالی عزوجل بکرم خویش کیے را بداند اندازہ من
 باشد کہ مانع اس دولت باشم چون خبر نقل شیخ کبیر سلطان المشائخ رسید سلطان
 المشائخ عنایت اجودہن کرد چون بزیارت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر مشرف شد
 مولانا بدین اسحاق کجامہ و مصلے و عصا بخدمت شیخ المشائخ حضرت سلطان
 المشائخ رسانید و ذکر سید محمد کرمانی کرد کہ خدمت سید رعایت حقوق
 محبت شہاد و رغبت بواجبی کرد و سلطان المشائخ سید محمد را در کنار

گرفت و عقد محبت میان این دو بزرگ حکم تر شد الحمد للہ علی ذلک و سلطان
 المشایخ بقلم مبارک خود بنیشتہ است کہ شیخ شیعوخ العالم فرید الحق والدین قدس
 سرہ العزیز کہ کاتب حروف را بخواند در روز آدینہ بعد از فراغ نماز بیت و بیخیم ماہ
 جمادی الاول سنہ تسع و ستین و ستیما تہ لعاب از دہن مبارک در دہن کاتب
 کرد و وصیت فرمود بحفظ کلام اللہ البجیہ رزقہ اللہ تعالیٰ و شیخ شیعوخ العالم فرید الحق
 والدین فرمود نظام گفت لبیک خواجه گفت بن دنیا ترا داده اند اینجا بنیشتہ برو ملک ہندگیر
 نظر لا مینک یکنفی بزرگے خوش گوید بیت بسی لطف تو بتوان ز آتش آب
 آگینت و بعون جواد تو بر چرخ بر توان آمد و در غرہ مبارک شعبان سنہ تسع
 و ستین و ستیما تہ از حضرت شیخ شیعوخ العالم قدس سرہ العزیز التماس نمودہ
 آمد شیخ شیعوخ العالم با جاہت و مدد فاتحہ مقرون فرمود از برائے آنکہ کتاب
 در بدر خلق نکرد و سلطان المشایخ میفرمود در آنچه شیخ شیعوخ العالم قدس سرہ اللہ
 منجیہ زحمت داشت مرا با چند یار بیارت شہدائے کہ آنجا بودند فرستادہ بود
 چوں ما بخدمت پیوستم فرمود کہ دعائے شما بیچ اثر نکرد مرا بیچ جواب فراہم نمایند یا نہ
 بودا و را علی بہاری گفتند سے او دو تر را بیستادہ بودا و گفت مانا قصانیم و ذات
 مبارک شیخ کامل و دعائے ناقصاں و حق کاملان کے مستجاب شود ایں سخن
 بسع مبارک شیخ شیعوخ العالم نرسیدہ من عین آن بسع مبارک رسانیدم مرا
 فرمود کہ من از خدا خواستہ ام کہ ہر چہ تو از خدا سے بخوای بیابی بعد از اں آن
 روز عصا بمن داد و میفرمود کہ شیخ شیعوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ اللہ
 سرہ العزیز در حجرہ سر رہنہ کردہ و بشہر متغیر کردہ میگشت و ایں بیت میگفت
 بیت خواہم کہ ہمیشہ در وفائے تو رہم و خاکے شوم و زیر پایے تو رہم و مقصود
 من خستہ ز کوفتین توئی از ہر تو میرم از برائے تو رہم چوں بیت تمام کرد سر بسجود
 نہا و چند کرت من نسل ایں دیدم در حجرہ در رنم و سرور قدیم شیخ شیعوخ العالم
 نہا دم شیخ کبیر فرمود بخوادہ چہ بخوای من چیزے دینی خواستم شیخ مرا بخشید بعدہ

ف
 در طلب شفقت

پیشاں شدم کہ چرا خواستم کہ در سماع بمیرم بعدہ قاضی محی الدین کا شانی پرسید
 اے چہ بود سلطان المشایخ فرمود استقامت خواستم شیخ مرا بخشید و میفرمود کہ رود
 نظام الدین پسر شیخ شیوخ العالم و این ضعیف ہر دو پیش شیخ شیوخ العالم
 بودہ ایم بر لفظ مبارک راند شہا ہر دو فرزند اید سوے او اشارت کرد کہ تو مانی و سوی
 بندہ اشارت کرد کہ تو جانی و میفرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین میفر
 کہ یکے بود با من پیوند کردہ بود چوں از من برفت چند گاہ مراجع او برقرار بود باز
 از اں قرار گشت و یکے دیگر بود کہ از من دور تر رفت و دیرے ہما نجا بود تا دیرے
 مراجع برقرار بود بعد از دیرے او ہم بگشت انگاہ سوے سوے با من کرد کہ ایں
 مرد تا من پیوستہ است ہم برکن مراجع است و بیچ نگشتہ است سلطان المشایخ
 چوں بر نیخوف رسید بگریست و ہم در گریہ بر لفظ مبارک راند تا امروز محبت ایشان
 برقرار است بلکہ بر مزید الحمد للہ علی ذلک نکتہ نیم در بیان مجاہدہ ہے سلطان
 المشایخ در آخر عمر و روش اں بادشاہ دین قدس اللہ سرہ العزیز کاتب حروف
 از والد خود سید مبارک محمد کرمانی سماع دارد کہ مدت نسی سال در ایام جوانی
 سلطان المشایخ را عبادات سخت بود چنانکہ شئمہ از اں ہم درین کتاب تحریر فرماتہ
 است و مدت نسی سال دیگر تا آخر عمر مجاہدہ ہے سخت تر از اں بر ذات ملک صفات
 خود نہاد با وجود فتوحات و اقبال دنیا بہ بندگی بندگان او آواز انجملہ مبرا بود
 الغرض چوں عمر عزیز سلطان المشایخ بہشتا و سال کشیدہ نچوقت نماز بہمت
 جماعت از بالا سے بام جماعت خانہ کہ عمارتے بس رفیع است فرود آمدے و
 با و رویشاں و غزراں کہ در اں جمع ملکوت حاضر میشدند نماز گذاروے ایشان
 بواسطہ سلطان المشایخ مستوجب بہشت میگشتند تا ایں کبر سن صوم
 دوام بود روزہ افطار کم میکردند و بوقت افطار سہل چیزے از طعام میخوردند یک
 نانے و یا نیم نانے برابر سبزی و یا تلخ کرلیہ و یا قدرے برنج ایں ہم بسبب
 موافقت عزیزاں و درویشاں و مسافراں و تا اں غایت کہ بدولت در مایہ

مے بودند ہم در این بارے بودند در باب ہر کہ شفقت بودے لصحنک خاص و بنوالہ اختصار
مخصوص میگردد ایند تا آن سعادت کرار و زی بودے از مولانا شمس الدین
سجے روایت میکند کہ فرمود کہ من وقتے در ماندہ سلطان المشایخ حاضر بودم بوقت
افطار نظر من جانب سلطان المشایخ بود دیدم کہ آغاز طعام خوردن سلطان
المشایخ کہ دست مبارک در کاسہ بچمت لقمہ راز کردہ پچماں دراز کردہ در کاسہ بود
کہ وقت برداشتن ماندہ شد الغرض بعد از افطار بالا کہ مقام سکونت بود میرفتند
یاران و عزیزان کہ از شہر و اطراف آمدہ مے بودند میان نماز شام و نماز خفتن بالا
طلب شدے تا ساحتے سعادت مجالست و بشرت جمال ولایت سلطان
المشایخ مشرف و منور گردند بزرگے خوش گوید شعر طوطی لا عین قو مر انت
بلینہم + فہن من نفعہ من وجہک الحسن بد بعدہ از ہر جلس میوہاے ترو خشک و
ماکولات و مشروبات لطیف لذیذ پیش مے آوردند و آن عزیزان تناول میکردند
وایشان را دلداری میفرمود و از عالم ہر کیے پرسش میکرد تا کہ گمان آن نبرد کہ
سلطان المشایخ از آن نعمتہاے دنیا خطے میگرفت تا ما این الوان نعم از برا
آن مے آوردند تا آن عزیزان غریب و شہریرا دل دریا بدو چون سلطان المشایخ
بدولت نماز خفتن بجماعت مگذار دے باز بالا رفتے ساعتے نیکو مشغول بودے
بعدہ چون بچمت استراحت در کہط نشستے در آن وقت تسبیح مے آوردند و
بر دست مبارک او میدادند و بدان وقت بچکس را از یاران محل آن بنو دے
کہ پیش برو دجز امیر خسرو کہ حکایت ہاے ہر جنس پیش نشستہ کردے سلطان
المشایخ برائے خاطر امیر خسرو و ہر مبارک برضا جنبا بنیدے و وقت از وقت
فرمودے کہ ٹرک خبر باجیت امیر خسرو و بر حکم این فرماں میداں فراخ یافتے اگر
مکتہ پرسیدندے فصلے فرو خواندے دریں محل از خوردگاں قرابتیاں و بعضے
مولا زادگاں کہ محل داشتند پیش میرفتند قدہاے مبارک بسرودیدہ میمالیدند
امیر خسرو گوید بلیت نخفت خسرو مسکین ازین ہوس شہباہ کہ دیدہ برکھ

پایت نہد بخواب شود و بعدہ چوں امیر خسرو و خوردگان از پیش تخت فرود سالی
سلطان المشائخ بیرون آمدے اقبال خادم بیادے و چند آفتابہ پیر آب
بہمت توفی سلطان المشائخ داشتے و خود بیرون آمدے بعدہ سلطان
المشائخ خود برخاستے و در را بنجیر کردے و در آن محل جز حق کسے دیگر نبودے
خداوند کہ تمام شب چہ راز ہا و چہ نیانہ و چہ ذوق ہا و چہ شوق ہا با خداے تعالیٰ
بودے چنانکہ در اینمے اس بیت بار ہا بر زبان مبارک سلطان المشائخ
گذشتہ است بیت عشقے کہ ز تو دارم اسے شمع چگل و دل داندوزن دامن و
من دامن و دل و بخت سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ ام قطعہ تنہا نم و شب
و چراغے چہ مونس شدہ تا پیکہ روزم و کاش ز آہ سر د بختم و گاہ از تفت سینہ
بر فروزم و نیز ایس بیت بر زبان مبارک برگذشتہ است بیت بارے
بتما شلے من و شمع بیا و کز من دسکے خامد و ازوے دودے و شیخ سعدی
خوش گوید بیت شبہا من و شمع میگدازیم و اینست کہ سوز من نہاں است
وقتے مولانا بہرام کہ از بنیرگان شیخ نجیب الدین متوکل بود و بصلاحیت و دینا
و مردوی موصوف او میگفت کہ وقتے سلطان المشائخ را بنیارت شیخ الاسلام
قطب الدین بختیار قدس سرہ العزیز دریافتہ فاما در غایت مشغولی دیدم
بعد ملاقات سلطان الاولیا سلطان المشائخ فرمود کہ مرا مشب نمودہ اند کہ
نظام ہر کہ ترا دیدہ است از من من اورا پیام زیدم و کاتب حروف بخط مبارک
سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ است کہ اِنِّیْ بَاغْتُ هَذِیْہُ الْیَئِیْہَ اَرْبَعِیْنَ
سَنَہً فَاَسْتَحِیْتُ مِنْ سَبِّ ذَکْرِ نَبِیِّ ذَا بَابَا و گمان کاتب حروف اینست کہ آن
شب کہ سلطان المشائخ را یدان کر امت مخصوص گردانیدہ اند چنانکہ و کہ
رفقہ است ہمیں شب است کہ سلطان المشائخ بقلم مبارک خود قطعہ
آن شب در تحت عبارت عربی آورده است و آن غیب سلطان المشائخ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ رسید من دریں شب پیل سال را پس شرمے آید مرا ز چیل سالگی خود و قلیکہ
پادے آید یا دکنہ حق تعالیٰ مرا بقدر پیر کس۔

بدین کرامت مشرف گشته بود و بدین رجبہ اعلیٰ کہ بدین او امر زیدہ شوند کم کم شدہ از جهت
سلطان المشائخ ہمیں جواب آید کہ من شرم دارم ازین عمر خویش کہ در کس حضرت بدین
یاد کنند اگرچہ ہر شب از سلطان المشائخ شب قدر سے بود چنانکہ روایت کنند
شب سلطان المشائخ بمطالعہ کتب اسرار الہی مشغول بود و بقلم مبارک خود
اے معانی کہ از عالم غیب طبع میشد فی میکرو در اثنا سے ایں مطالعہ کتاب موزات
غیبی قلم از دست مبارک سلطان المشائخ بجست مہر نوک خود بر زمین نہا
و بایستاد و خدا تعالیٰ و تقدس را سجدہ کرد سلطان المشائخ بدین علامت
شب قدر دریافت بزرگے گوید بیست امشب شب قدر است بشتاب قدر
شب قدر خویش دریاب از خواجہ سالار نہین کہ ذکر او در کتب مناقب یاراں
تخریر یافتہ است روایت میکند کہ سلطان المشائخ سے فرمود ہینکہ آخر
شب سے شود بیتہ از عالم غیب در دل من فرو دے آید براں خوش بیباشم
شیخ سعدی خوش گوید بیت چنراں بنشینم کہ بر آید نفس صبح کا وقت بدل
میرسد از دوست پیلے امیر خسرو در مدح ایں بادشاہ خوش گوید قطعہ
نے ز بار دیدہ کس غمش نے ز ابدال یافتہ بدیش بہر شیش زاوج عالم سہراہ
صبح دولت دیدہ در شب تار چنانکہ امشب در دل من ایں بیت فرو خوانند
بیت در نہانیم عذر ما پذیراے بسا آرزو کہ خاک شدہ است کہ بمانیم زندہ
بر وزیر دامنے کہ فراق چاک شدہ است چوں دوم بار ایں بیت آغاز کرد
ناگاہ عورتے را دیدم کہ بر من آمد بجز تمام آغاز کرد کہ شماراں شاید کہ ایں بیت
نخواند سلطان المشائخ روے سوئے حاضران کرد کہ تعبیر ایں چہ باشد
قاضی شرف الدین یار کہ اورا فیروز گے ہم گفت سے عرضداشت کرد
مخدوم انہی در واقعہ بود و یاد خواب سلطان المشائخ فرمود کہ خیمہ چنانکہ
من و تو شستہ ایم یعنی در پیداری بود بعدہ قاضی شرف الدین عرضداشت
کرد کہ ایں دنیا است بخوابد کہ از شمار بود سلطان المشائخ قول اورا تحسین

کردند و بر سر حرف چوں وقت سحر شد بر خادم بیامد و از جانب بیرون تخته
 بر دے سلطان المشایخ در باز کرد و طعام سحر از هر جنس پیش میبرد و سبیل از
 تناول کرد و باقی فرمود و بهجت خورد گاه نگاها دید و از خواجہ عیسیٰ الرحمن
 که سحر بردن عجب بود و روایت میکنند که بیشتر حال آن بود و که سلطان المشایخ
 سحر خورد و عیسیٰ الرحمن میگفت من عرضداشت میکردم که مخدوم وقت افطار طعام
 کمتر بخورد اگر طعام محرم اندک تناول کن حال چشود و ضعف قوت گیرد پس محل بگریته گفتی
 که چندین مسکینان و درویشان در کجای مساجد و دوکانها گرسنه و فاقه زده
 افتاده اند این طعام در خلق من چگونه فرو رود همچنان طعام از پیش بر میداشتند
 چوں روز شد بر هر که نظر بر جمال مبارک سلطان المشایخ افتاد و تصوی
 کرد و مکرسته طلوع است و چشمهای مبارک سرخ بود و از بیداری شب
 این ضعیف گوید منموی شکار چشم تو جانها بیکبار و اسیر زلف تو دلها بهر تار و
 خیال زلف تو خواب از سرم برد و دو چشم مست تو خون دلم خورد و چندین مجاهد
 که سلطان المشایخ اختیار کرد هرگز ضعیفی بر وجود مبارک او ظاهر نشد و از سبیل
 که داشت نکشت و هرگز کسی نگفت که سلطان المشایخ چهار صد یا پانصد گفت
 نماند گذارد و یا چندین تسبیح میگوید مگر آنکه عمر عزیز او بشغولی های باطن که بر حقیقت
 بر آن مطلع نبود و دریافت دها مصروف شد چنانچه میفرمود که مراد واقع کتابی داد
 در آن مسموم بود تا توانی راحت بدی و رسا که دل مومن محل اسرار است
 است بزرگ خوش گوید بیت میکوش که راحت بجای برسد و یاد است گشته
 بنای برسد و میفرمود در بانا رقیامت هیچ کالائ را اینجا روا نمیداد
 بود که دریافت دها را الغرض چوں روز شد بر تمام روزا که بادشاه دیں بر سجاد
 مشایخ کبار استقبال قبله مشغول باطن متوجّه الی الله کانه فی نظر الیه نشسته
 بود و از آینه گان هر که آمد از طوایف مختلف از علما و مشایخ و صدور
 اکابر و فاضل و شریف بر انداز و علم و مرتبه هر که میکش شخص در آن فن بود و

بمحرمت پیر سیدے و خاطر او دریافتے و ظاہر ابدیشاں مشغول بودے و باطناً
 من کل الوجوه بحق مشغول و در معنی آن و لیوقت رابعہ عدویہ نظمے خوش گوید شعر
 اِنِّیْ جَعَلْتُکَ فِی الْقُوَادِمُحَدِّثِیْ + وَیُحِبُّ جَنِّیْ مَنْ اَرَادَ حُلَّیْ سِنِیْ + فَالْجَسْمُ
 مَتِّیْ لِلْجَلِیْسِ مَتَّوَّاسِ + وَجَلِیْبُ قَلْبِیْ فِی الْقُوَادِمِ اَلْیَسِیْ + شیخ سعدی خوشتر
 گوید بیت ہرگز وجود حاضر و غایب شنیدہ + من در میاں جمع و دلم جاسے دیگر
 است + و آئندہ و روندہ از غریب و شہرے ہر کہ بیا دے و سعادت پائے تو
 حاصل کر دے یکپس را محروم نگذاشتے از جامہ جینیل و تحف و ہدایا کہ از عالم غیب
 رسیدے ہمہ بمصرف رسانیدے و ہر کہ آمدے و بہر وقت کہ آمدے توقف نہوے
 در حال پیش میبرد منقولست کہ وقتے سلطان المشایخ دروں حجرہ قیلولہ
 کردہ بود درویشے رسید چوں چیزے موجود نبود انھی مبارک اس درویش را بازگذاشت
 فی الحال سلطان المشایخ در قیلولہ شیوخ العالم فرید الحق والدین را
 در خواب دید سلطان المشایخ خواست کہ خدمت کن شیوخ العالم
 فرمود اگر در خانہ چیزے نیست بقدر وسع حسن رعایت آئندہ واجب است
 ایں از کجا آمدہ است کہ بچنین خستہ دل باز گردانند چوں از قیلولہ برخواست
 انھی مبارک خادم را طلبیدہ و از اینجا تخص کرد کہ کسے آمدہ بود چوں تحقیق شد سلطان
 المشایخ بروفت کرد کہ خدمت شیوخ العالم را در غضب دیدہ ام مرا
 عتاب میکرد بعد ازین اگر چہ در قیلولہ باشم مرا خبر کنی بعدہ سلطان المشایخ را
 مہرود شد چوں در قیلولہ بے بودند ہمینکہ بیدار میشدند و سخن پر سیدندے یکے
 آنکہ سایہ گشتہ است دوم آنکہ آئندہ آمدہ است نیاید کہ منظر باشد و چوں وقت
 نماز پیشین شدے بعد اداے نماز پیشین عزیزانے کہ بجهت پائے بوس رسیدہ
 بے بودند پیش سلطان المشایخ طلب شدے و بجاورہ و دلداری ایشان

را کہ در ایام من مراد دل حدیث کردہ شدہ من و دوست میدار و جسم من کسے را کہ مراد
 میکند مجلس جلوس با من پس جسم من خاص تم نشین را الفت گیرندہ است و دوست دل من در دل نصرت
 گیرندہ است ۱۱

مشغول گشتے و در عبادات و سلوک این راہ و محبت حق جل و علی راہ نمونی کرد
و فحول علما و زما و عباد کہ بخدمت در آن مجلس حاضر می بودند کسی را مجال آن
نبودے کہ سر بالا کند دروے مبارک سلطان المشائخ یہ بیند از جهت آنکہ
کہ بائے حق تعالی بر سلطان المشائخ آیتے بود و ہر چہ سلطان المشائخ فرمود
سر بر زمین مینہاد و قبول میکرد موالانا تمس الدین سیکھے رحمۃ اللہ علیہ
مے فرمود آن زمان کہ در مجلس سلطان المشائخ مے بودیم ما را مجال نبودے
کہ سر بالا کنیم دروے سلطان المشائخ یہ بینیم سر فرود انداختہ بدانچہ فرمان شد
رزدے بر زمین مے آوردیم امیر خسرو گوید بیت خواباں ببادہ خوردن من
جرغہ خوار ایشاں ہر جرغہ کہ خوردہ سر بر زمین نہادہ و اگر در علم سخن افتاد
و یا مشکلی بودے حاضران مجلس انہور باطن از علم من لدنی جواباے شافی فرمود
بحسن تقریر مے کہ ایشاں تخمیر مے ماند و باخود میگفتند کہ ایں جواباے کتابی
نیست و ایں بجز علم الہام ربانی و من لدنی نباشد ہم ازیں سبب فحول علما
شہر کہ تعصیف تعذ اہل تصوف مشہور بود مذنبہ ایں حضرت گشتند و رعوت
و سروری از سر دور کرد و سر بریں آستانہ نہادند نکتہ و ہم در بیان فتح و
فتوح و اسباب آں و آمدن بادشاہان وقت بگدالی برد سلطان المشائخ
نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز امیر خسرو در مرع ایں بادشاہ
دیں گوید مثنوی در حجرہ فقر بادشاہی در عالم دل چہاں پناہی و شائہندہ
بے سر و بے تاج و شاہانش بجا کپاے محتاج و بزرگے خوش گوید بیت
شدہ بیش در کاہش اندر زینش و مغاک از لب تاجداران کشور و کاتب صرف
از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد چوں و فتوح
از عالم غیب بر سلطان المشائخ بگشادند و دنیا از ہر چہ اطرف رخ بہندگان

سلطان المشائخ نہاد و سلطان المشائخ از آجملہ مبارک بود و در وقت مبارک
 اورا محبت باری تعالی چنان فرو در گرفته کہ پروا سے بچ چیز نہ داشت شیخ سعدی
 رحمۃ اللہ علیہ خوش گوید بیست چنان برویتو آشفتم ام یہ بوسے تو مست
 کہ قسم خبر از بہ کہ در دو عالم ہست بہ و از بہتہ اقبال دنیا کہ خاطر حق پذیرا ہزاراں
 بجلی متغیر بود و گر یہ بوسے و اگر وقتے فتوحے گراں رسیدے گر یہ بیشتر کردے
 و جہد بیشتر فرمودے کہ زود تر تفرقہ کنیہ و ساعتہ فضاۃ کساں میفرستاد
 کہ تفرقہ کردن چوں مے شنید کہ در حال قسمت کرد و بدو بختا جان رسانیدند
 خاطر مبارک فرار گرفتے و در ہر جمعہ تجرید فرمودے و حجرہ ہا و انبار خانہا خالی
 کتا نیدے چنانکہ جارب میداوند بعدہ در مسجد جمعہ رفتے و اگر از بادشاہاں
 و بادشاہزادگاں بر در سلطان المشائخ مے آمدند و فتوحات مے آوردند
 و آواز دید بہ آمدن ایشان ناگاہ بگوش مبارک اور رسیدے نفسہ سہراز
 سیدہ مصفا برآوردے کہ آہ کجائے آیند وقت درویشے غارت کرد و امیر
 خسرو خوش گوید بیست تو کہ برد تو کم شد سہرتاج بادشاہاں بہ چہ خیال
 فاسد است اینکہ من گدات جویم بہ وقتے چشم مبارک پرآب کردہ بود و میفرمود
 کہ اینہما از انجا است در آنچہ خواستم از حضرت شیخ شیعوخ العالم باز کردم
 بوقت و داع شیخ کبیر مرا یکد وکانے عثمانی خرچ راہ فرمود باز فرمان رسانید
 کہ امروز بباش فردا رواں شوی چوں وقت افطار شیخ کبیر نزدیک شد
 پیچ موجود نبود من عرضداشت کردم صدقہ مخدوم یکد وکانے مرا خرچ را
 رسیدہ است اگر زمان باشد از اں وجہ طعاعے بکنند شیخ شیعوخ العالم
 بغایت خوش شد و دعا مانعے خیر از زانی داشت چنانکہ ایں حکایت مشح
 در نکتہ مجاہدہ شیخ شیعوخ العالم تحریر یافتہ است بعذر شیخ شیعوخ العالم

العالم فرمود کہ من برائے تو قدرے دنیا از خدا خواستہ ام ہمینکہ شیخ شیوخ
العالم فرمود بلزیدم کہ آہ چینی بزرگاں سبب دنیا دفتنہ افتادہ اند حال
من چیخو ابدش بجزو آنکہ آنمغنی در خاطر گذشت شیخ شیوخ العالم بر فور فرمود
کہ ترا فتنہ نخواہد شد خاطر خود جہدار بدیں نفس مبارک خوش شدم وے فرمود
شبے بوقت آخر شب مے بنیم عورتے در صحن جماعت خانہ جاربوب میدہد
پرسیدم تو کیستی گفت من دنیا ام جاربوب زنی خانہ مخدوم میکتم گفتم اے
فتانہ ترا در خانہ من چکار از خانہ من بروں رو بر چند کہ مے گفتم بیروں
نیرفت بعدہ انگشت بر قفای او نہادم و از در خانہ بیروں کردم و در میان
کوچہ ہانمودم الغرض ہم بمقدار آنکہ انگشت بر قفای او رسید آں نارماندہ
روے داد و میفرمود در آنچہ خورد بودم پیش مولانا علاؤ الدین اصولی
در پداؤل میخواندم روزے و مسجد خلوت بود نگرا میکردم در اثناے
آں دیدم کہ مار ہائے زریں بانگ گناں میروند من بنظر تجارب دیدن
گرفتم آخرین ہمہ ماراں مارے خورد دیدم میرفت گفتیم بارے دریا ہم کہ ایں
چصیت دستار چہ برآں مار خورد انداختیم دیدم کہ در زیر آں دستار چہ تویدہ
تنگہ ہائے زراست من دستار چہ برداشتم تنکہاے زر سماخا افتادہ گذاریم
تنگہ یازد ہم در بیان آنکہ در باب سلطان المشائخ نظام الحق والدین
قدس سرہ العزیز حاسدان بخیمت سلطان علاؤ الدین خلجی
انرا بشربمانہ سخنانے رسانیدند کہ لایق مجلس حضرت سلطان المشائخ
نباشد و القا کردن و مقہور گشتن دشمنان والد کاتب حروف سید
مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ میفرمود در آں آیام کہ حق تعالی سلطان
المشائخ را جہو عالمیان جلوہ گری داد و کوس عظمت و کرامت او در

۱۳۴

خوش فلک ملک رسید و خلق از علما و مشائخ و امرا و ملوک بندہ آنحضرت گشتند
 این ضعیف گوید شفقوی قبلہ خسرواں روسے زمین و بہفت کشو ہمیشہ رنگین
 تاج شاہاں ز خاک درگہ تو بہ سرواں خاک گشتہ در رہ تو بہ درگہ تست آسمان
 و گر بہ ماہ و خورشید پاس بانس نگر و حاسد از خار حسد در دل خلیدن گرفت
 بگوش بادشاہ عہد سلطان علاؤ الدین رسانیدند کہ سلطان المشائخ
 مقتدای عالم شدہ است و بہیج خلقی از خلق نیست کہ خاک در او را تاج سر
 نمیدارد حکیم سنائی چہ خوش بیت ہر کہ او خاک نیست بر او بہ گرفتہ
 است خاک بر سر او و الوان نعم مایندہ سلطان المشائخ رشک الوان
 بہشت است مثل این کیفیت ہا بر بادشاہ عہد گفتند و در ضمیر او نشانند
 نباید کہ خلل مملکت بادشاہ از آنحضرت زاید زیرا چہ خلل ملک بعضی بادشاہان
 سلف ازین طائفہ شدہ است چوں این معنی بسیار رسانیدند و این نشان
 غیور بود بیک خیال ملکی جہانے از زیر تیغ مے آورد و خلیفانہ ہای مے انداخت
 الغرض این بادشاہ غیور در خاطر گذرانی کہ احتمال دارد ان معنی رست
 باشد زیرا چہ مہربان و لوازم و جوانب تخت من و سایر خلق بندہ و مرید
 او شدہ اند بزرگے خوش گوید بیتی متابعند ترا چوں سپہر خور و بزرگ
 ترا چوں زمانہ پیرواں و جملہ باید ایگخت تا از ضمیر مبارک او چیزے
 روشن شود کہ میل بدیں چنین بادادین بادشاہ دانا بود تذکرہ در پرداخت
 امور بادشاہی متضمن بچند حدیث نویسانید یک حدیث بنیضمون بود چوں
 سلطان المشائخ مخدوم عالمیاں است و در دیں و دنیا ہر کرا حاجتست
 از آنحضرت برے آید حق تعالی زمام مملکت دنیا بدست این بندہ
 دادہ است بندہ را شاید کہ ہر کارے و مصلحتے کہ در مملکت پیش آید بندہ

سلطان المشایخ عرض دارد تا بدینچه از آنحضرت خیریت مملکت و خلاص
 جان این بنده باشد فرمان شود تا این بنده با مثال آن بکوشد و خلاص جان
 و مملکت خویش از آن داند و بزرگے خوش گوید بیست تا مکر خدمت بربست *
 چرخ بخورشید نشاند تا جور و بنا برین مقدمه چند حدیثی درین باب بخیریت عرض
 افتاده است بقلم مبارک خویش آنچه خیریت کار مملکت در آن باشد زیر حدیثی
 بنشین فرمایند تا بنده آنرا به پرداخت رساند بزرگے خوش گوید شعر و آری او
 مَوْلَا الْمُشْكِلَاتِ تَمَرٌ قَدْ قَطَّطَ لَهَا عَيْنُ دَائِلَةِ الْمُسْتَوْقِدِ * و بزرگے
 خوش گوید بیست آسائش ظالمین و آوائش جہاں * و طلعت مبارک در آن
 متین تست * و چون این تذکره مرتب کنانین خضر خاں را که از پسران محبوب
 او و مرید سلطان المشایخ بود طلبید و آن تذکره بردست او داد و او را گفت
 که این کاغذ به وزیرین بوس برسان و بردست سلطان المشایخ بده و خضر خاں
 راقصه این حال معلوم بنود چون خضر خاں بخدمت سلطان المشایخ
 رسید بعد قدم بوس آن کاغذ را بردست مبارک سلطان المشایخ داد و سلطان
 المشایخ آن کاغذ را بردست کرد و مطالعه فرمود و حاضران مجلس را گفت که
 فاتحه بخوانیم بعد فرمود که درویشان را با کار بادشاهاں چه کار من درویشم از شهر
 گوشه گرفته ام و بدعا که یکی بادشاه و مسلمانان مشغولم اگر بسبب این معنی بادشاه بعد
 ازین چیز من مرا بگوید من از اینجا هم بروم اَرْضُ اللّٰهِ و اِسْعَةِ چوں بخواهم خضر خاں
 بسطان علاء الدین رسانید بادشاه بغایت خوش شد و گفت من
 میدانستم که این معنی بحضرت سلطان المشایخ نیست ندانم و فاما دشمنان من بخوانند
 که ما با مردان خدا در اندازند و این معنی بسبب خرابی ملک گردیده بادشاه
 بندگان جناب قدس سلطان المشایخ را معذرتها کرد و گفته فرستاد که
 این معنی بچنین کارهاست مملکات را معذرت شود تا یکپارگی است آن مملکات از کحل روشن آن

ان از معتقدان محمد و محمد جراتی کرده ام بخشیده باشند و اجازت
 ندانم تا من بیایم و سعادت پاپے بوس حاصل کنم سلطان المشایخ گفت
 آمدن حاجت نیست من بدعاے غیبت مشغولم و دعای غیبت را فرست
 سلطان علماء الدین باز بجهت ملاقات اصلاح بسیار کرد سلطان المشایخ
 فرمود که خانه این ضعیف دودر دارد اگر از یک در در کید من از در دیگر بیرون
 روم و نیز والد کاتب حروفنا رحمة الله علیه فرمود که سلطان جلال الدین
 انار الله برمانه دودر دولت خود خواست که بخدمت سلطان المشایخ بیاید
 هر چند درین باب التماس میکرد میسر نمیشد تا غایتی که با امیر خسرو شاعر که
 مصحف دارا بود و اتفاق کرد که بغیر اجازت بخدمت سلطان المشایخ برود
 امیر خسرو مناسب بهمین دانست که این معنی بخدمت مرشد خود عرض میاید و
 و اگر بخدمت سلطان المشایخ عرض نذارم تحقیق از من برنجد که ترا معلوم
 بود مرا خبر نکردی اگر چه بادشا با امیر خسرو سرے گفته بود فاما از سر جان خود
 برخاست و بخدمت سلطان المشایخ عرض داشت کرد که فردا سلطان بخدمت
 خواهد آمد بجزدیکه سلطان المشایخ این معنی شنید هماغه ساعت غنیمت
 اجمودهن کرد و یزیدارت اشع شیعخ العالم فرید الحق والدین قدس سره
 سره العزیز روان شد چون این معنی بادشا شنید از امیر خسرو پرسید که تو
 سراگشفت کردی و از سعادت پاپے بوس سلطان المشایخ محروم گردانیدی
 امیر خسرو گفت از بخش بادشا همن خوف جان باشد فاما از بخش سلطان
 المشایخ خوف سلب ایماں باشد بادشا همن دانا بود این جواب را استخساں فرمود
 نکته دو از دهم در بیان ملاقات سلطان المشایخ نظام الحق والدین بشیخ
 الاسلام رکن الحق والدین بشیخ الاسلام بهاء الدین زکریا قدس سره

سره العزیز کتاب حروف از سید مبارک محمد کرمانی رحمه الله علیه سماع دارد
که کرات سلطان المشایخ را با شیخ رکن الدین قدس الله سرهما ملاقات
شده است کرات اول در عهد سلطان قطب الدین پسر سلطان
علاء الدین شیخ رکن الدین رحمه الله علیه از ملتان در شهر دہلی می
چون نزدیک رسید سلطان المشایخ استقبال کرد و شیخ رکن الدین
را رگزر حوض خاص علای سرای است بوقت فرض مبادا و انجا دریافت
بتظیم بسیار ملاقات کرد فاما ملاقاتی سبکی و فی الحال بازگشت چون شیخ
رکن الدین بسطان قطب الدین پیوست سلطان پرسید که از بزرگان
این شهر اول شمارا که بر سید شیخ گفت آنکه بهترین اهل شهر بود یعنی سلطان
المشایخ قدس الله سره العزیز کرت دوم شیخ رکن الدین چون شنید که
سلطان المشایخ نماز جمعه در مسجد کیلو کهری میگذازد روز جمعه در مسجد
کیلو کهری بجهت نماز جمعه حاضر شد و نزدیک در شمال که سمت الیچا است
بنشست و سلطان المشایخ هم در مقام مهو و نزدیک در جنوب بوقت
در آمدن چنانسته بود سلطان المشایخ را خبر کرد که شیخ رکن الدین
درین مسجد حاضر شده است و میان این دو در مسجد معنی و مسافتی
بعید است چون سلطان المشایخ از ادائے نماز جمعه فارغ شد بر حجت
در مقامی که شیخ رکن الدین نشسته بود بیاید و شیخ رکن الدین بنما
مشغول بود سلطان المشایخ پس پشت شیخ رکن الدین بنشست
تا آن غایت که شیخ رکن الدین از مشغولی خود فارغ شد بعد هردو بزرگ
ملاقات کردند و مصافحه و معانقه بجا آوردند و از هر دو جانب بچ تقصیر از هر دو بسیار
بنمود شیخ رکن الدین از انجا که کمال او بود و سببیک حضرت سلطان المشایخ

گرفت حکایت کنان سمت در جنوب کہ مقام مہود سلطان المشائخ بود و روان شد و دولہ شیخ رکن الدین نیز برین آوردند چوں ہر دو بزرگ بر آستانہ این در رسیدند شیخ رکن الدین تعظیم سلطان المشائخ را گفت کہ اول شما در دولہ سوار شوید و سلطان المشائخ نیز بہ تعظیم شیخ رکن الدین را سے فرمود کہ اول شما سوار شوید تا بریں اسلوب کہ اول شیخ رکن الدین سوار شد کرت تکیوم ملک السادات رسید کمال الدین احمد محمد کرمانی غم کاتب حروف در در سراسے بادشاہ بود چوں از آنجا باز گشت دید کہ شیخ رکن الدین سمت غیاث پور سے آیا بفرست در پست کہ بخدمت سلطان المشائخ میرو و اسے تعظیم برانہ و خطیرہ سلطان المشائخ رسید تا خبر کند سلطان المشائخ در آن روز خطیرہ بود در مقام مہودہ بارگاہ بود بالاسے حوض خانہ و صفہ کہ منسوب بعمارت خواجہ جہاں احمد ایاز است در محلے کہ در نیوقت شیخ حسن سر بہنہ عمارت کنانیہ است و آن بارگاہ شستہ بود چوں خبر کردن شیخ رکن الدین شنید این یعنی بخود راہ دنا و فرمود کہ این سمت اندر پست ہم ہست احتمال دارد کہ در زیارت بزرگان این حوالے برو و اما اقبال خادم استعداد ما یدہ دہد و ہایا سے شکر گرفت گرد آرد چوں شیخ رکن الدین از راہ اندر پست منحرف شد و جانب خطیرہ سلطان المشائخ میل کرد چنانکہ دولہ شیخ رکن الدین در گنبد و ہنیز میا گئی کہ نزدیک چو تہ مقابلہ یاراں است رسید سلطان المشائخ از بالا سے بام بعبادت فرو آمد و در میان صفہ ستون این ہر دو بزرگ ملاقات شد دولہ شیخ رکن الدین ہم دروں صفہ ستون مذکور فرو دا و روند و شیخ رکن الدین را در آن ایام در پائے مبارک آزار سے رسیدہ ہو و دہاں سبب نمیتوانست کہ از دولہ فرو آید ہر چند جہد کرد و فرمود کہ ہر فرو آید از آنجا کہ تواضع و اخلاق سلطان المشائخ بود و ہر چو ہر دو آمدند ندا و شیخ رکن الدین ہم در دولہ نشست و متصل دولہ شیخ رکن الدین مقابل رو سے جانب قبلہ سلطان المشائخ نشست و ساعتے بمکالمہ محاورہ

یکدیگر مشغول شدند دریں میان مولانا عہد الملک والہ الدین اسمعیل کہ برادر
 صوری و معنوی شیخ رکن الدین بود قدس اللہ سرہ ہا الغریز گفت کہ امروز بوجہ
 این دو بزرگ مجلس بابرکت است و خیر المجالس مجلسی است کہ در آن بحث علمی
 باشد این سخن بگفت بعدہ توجہ بساطان المشائخ کرد سلطان المشائخ سنا
 بود و شیخ رکن الدین نیز سخنی نگفت بعدہ مولانا عہد الملک والہ الدین سوال کرد کہ حضرت
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کہ زکۃ در مدینہ ہجرت فرمود حکمت چہ بود شیخ رکن الدین
 توجہ بساطان المشائخ کرد و جواب تہمت کرد و بساطان المشائخ توجہ بساط
 رکن الدین کرد و گفت شما بیان فرمایید بعدہ شیخ رکن الدین جواب فرمود درجا
 و کمالات نبوت کہ بہمت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم تقدیر کردہ بودند
 موقوف بر آن داشتہ چون حضرت رسالت صلعم باصحاب صفہ کہ در مدینہ بودند بزر
 کمالات و درجات مکمل گرد و چون شیخ رکن الدین این جواب فرمود سلطان المشائخ
 گفت کہ این ضعیف را نیز چہ در خاطر نے گذرد ناما در پنج تفسیرے و کتابے منیدہ
 ام و آن اینست کہ دعوت ارشاد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہمکماں سید
 بود و ایشان یاں دولت مشرف گشتہ ناما جامعہ ناقصان کہ در مدینہ بودند و حضرت
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم غایتا تندرستی حضرت رسالت راصلی اللہ علیہ
 وسلم فرماں شد کہ از مکہ در مدینہ ہجرت کن تا از کمالات تو بدین ناقصاں چیزے
 برسد و ایشان از دولت تو مکمل گردند عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ کہ در
 جوابہائے کہ این دو بزرگ دیں فرمودند در تحت ہر جوابے عظمت و کمال ہر دو
 بزرگ معلوم مے شود کہ یکدیگر را بدین عبارات لطیف تعظیم کردہ اند الغرض چوں
 خواستند کہ ماییدہ پیش آرند رخ جانب اللہ کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ آوردند کہ
 این کار شماست کہ از میان ما کسے را زہرہ آں نباشد کہ پیش این دو بزرگ
 ماییدہ تواند کشید و البشیر مود رحمۃ اللہ علیہ چوں سن کند و ردی پیش بروم
 دایم کہ یا اے دولہ شیخ رکن الدین کاغذ ہلے عرایض محتاجاں بسیار است

آں کا غذا یا کجایں میگردم تا جاسے نہادان نان باشد درین محل شیخ رکن الدین
قدس سرہ العزیز و سوسے سلطان المشایخ کرد و گفت شما میانید کہ
ایں کا غذا چیست بعدہ فرمود ایں غریض مسکینان ایں زمان کہ من برباد شد
میر و خلق محتاج غریض میدہند تا ہمت ایثاں بکفایت رسد و امر وراثت
را معلوم نمود کہ من برباد شاہ دین میر و سلطان المشایخ بحسن عبارت اظہار
و اخلاق بسیار معذرت کرد چوں طعام ترتیب کردہ شد و سکورہ سرکہ انگور دوز
بود شیخ رکن الدین جانب من اشارت کرد کہ ایں سکورہ پیش من بیار درین
محل سلطان المشایخ فرمود کہ ہم شہرست شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ
فرمود ترش ہم از اں است سلطان المشایخ فرمود کہ عزیز ہم از اں است
الغرض چو طعام برداشتند اقبال خادم چہ قطعہ جامہ مہین از ہر تلی و شاہ
بات و یک گرہ صبتنگ زر در جامہ باریک بستہ چنانکہ شمع لعلی تنگہ از اں
گرہ پیروں میزد پیش شیخ رکن الدین آورد و چوں نظر شیخ رکن الدین
بر اں گرہ تنگہ زر افتاد فرمود کہ اُسٹر ذہبک سلطان المشایخ فرمود اُسٹر
ذہبک و ذہابک و مڈ ہبک و ازین حرف مستبط خواص سلوک
کریم الدین بیانہ داد و خواجہ محمد بدر الدین سہل کہ نبیرہ شیخ شیوخ العالم
فرید الحق والدین قدس سرہ معنی استنباط کردہ اینست کہ انجہ شیخ الاسلام
شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ فرمود کہ اُسٹر ذہبک مفہوم ایں معلوم و ظاہر
است و انجہ سلطان المشایخ فرمود کہ اُسٹر ذہبک و ذہابک
و مڈ ہبک مراد ایں دو لفظ دیگر ذہابک و مڈ ہبک درین محل چیست
مقرر یا کہ ستر معاملہ سلوک ایں راہ واجب است بلکہ فرض تا ایں معاملہ
ذہنی منظور نظر خلق نگردد کہ نظر خلق آفتہ قویست و دفع ایں آفت ہمیں است
کہ خدا سے تعالے در باب یکے کرم کند از مقام محبت بدرجہ محبوبیت رساند و بخوبی
کہ بر معاملہ محبوب خدا کسے را اطلاع و دلپس نامزد حال او جیرے گرداند کہ خلق

۱۴۰
و فرقی
چون
چون
چون
چون

ظاہر ہیں از نظر برکات چیز افتاد و خلق در گرفت و گوئی آن چیز بمانند و معاملہ آن محبوب
در پرده ستر باشد چنانکہ دوستی از دوستان خداے تعالیٰ را دنیا اقبال کند و او را بخل
مستبر باشد باطن مبارک او بخت باری تعالیٰ چنان مستغرق کہ پروا کسی چیزے
نباشد و میل بگوین نکلند و نظر خلق بر آن اقبال دنیا باشد و او بخاطر جمع بر سجادہ بخت
باری تعالیٰ را متع و مستقیم بیت تا ذوق در غم خبرے میبهد از دوست و از طعنہ دشمن
بخند اگر خبرستم بہبب معاملہ انجین و لیے بدین سبب نظر انبیاء و معصون و محروس بماند
و در عالم مشاہدہ و قرب ہر روز ملکہ ہر ساعت بر فریاد پس این دو لفظ ذہا یلک و
مدن ھبک و جواب اُس اُس ذہبک درست آید باز ایم بر سر حرف آن جامہ
و تنکہ ہے ز شیخ رکن الدین قبول نمیکردند بعدہ آن جامہ با گرہ تنکہ با پیش
مولانا عہد الدین اسمعیل کہ برادر شیخ رکن الدین بود بروند و خدمت مولانا
عہد الدین نیز سبب موافقت شیخ رکن الدین قبول نمیکرد درین محل شیخ
رکن الدین جانب مولانا عہد الدین اشارت کرد کہ تو بتاں بعدہ مولانا
عہد الدین کہ بنور علم و فضل و تقویٰ آراستہ بود و حکم اشارت شیخ خود قبول کرد کہ
چہارم سلطان المشائخ را زحمت بود شیخ رکن الدین قدس سرہ العزیز بعبادت
سلطان المشائخ آمد و عشرہ ذی الحجہ بود چون ملاقات شد شیخ رکن الدین
فرمود کہ عشرہ ذی الحجہ بہت و مر کہ بہت دریافت سعادت حج سعی مے کند فاما سن
سعی کردہ ام تا زیارت سلطان المشائخ در ایام تا ثواب حج حاصل آید سلطان
المشائخ قدس سرہ العزیز چشم برآب کرد و بانواع کرم معذرت میفرمود کہرت پنجم
چون زحمت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز غالب شد عجب زحمت کہ از
غلبہ محبت و عشق چند کرت ہر روز غایب میشد و چند کرت حاضر در این چنین حالے
شیخ رکن الدین بعبادت آمد شیخ سعادی خوش گوید بہت خنک آن شیخ کہ ایام
بعبادت بسر آید و در منداں بخیز این دوست ندارد دید و آرا و سلطان المشائخ
بر کہت نشسته بود و قدرت فرود آمدن از کہت ممکن نبود بعد ملاقات سلطان المشائخ

شیخ رکن الدین را بر کبشت می نشاندند شصت و پنج سال گری آوردند شیخ
 رکن الدین بر گری نشسته و یاران متحیر بودند که سلطان المشایخ در عالم تحریر
 مکالمه محاوره چگونه خواهد بود فاما سلطان المشایخ از کمالی که داشتند بحال خود
 باز آمدند و با شیخ رکن الدین مشغول شد بعد از شیخ رکن الدین فرمود رحمه الله
 علیه **اَلَا تَلْمِذٌ لِّمَنْ يَّتَذَرُّوْنَ عِنْدَ الْمَوْتِ** چنانچه در حدیث است **مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوتُ**
اَلَا وَتَحِيَّرُوْنَ او را خلف ایشان اندازیدار نیز تحریر است خواه باشند خواه برند و چون
 قصه ریخته است سلطان المشایخ را حیات خود که حیات عالمیان متضمن آنست
 از حضرت رب العالمین چند کافه باید خواست تا ناقصانرا کمال حاصل شود
 سلطان المشایخ چشم پر آب کرد و فرمود که من حضرت رسالت راسلی الله علیه
 و سلم را در خواب دیده ام که میفرمود نظام هستی اقیق تو ما را بسیار است شیخ رکن الدین
 رحمه الله علیه حاضران برین حرف در گریه شدند بعد از آن شیخ رکن الدین
 باز گشت عرض میداد کاتب میون بر آنجمله که ای بنده سعادت قدم بوس شیخ
 رکن الدین رحمه الله علیه عهد تعلق شد شهر و ملی برابر جد مادرین خود مولانا
 شمس الدین دامغانی دریافتند بود و حق نمک مایه ایشان در زنده ای بنده نجات
 شد نکته سیر در بیان بعضی کرامات سلطان المشایخ نظام الحق والشرع
 والدین قدس سرہ العزیز سلطان المشایخ رحمه الله تعالی علیه بهی
 حاضر بود و خواجہ محمود پوہ که از دیدار شیخ شیوخ العالم فریدالین و انیز در آن
 مجلس حاضر میگفت که من اول حال در خواب صورتهای لطیف و صاحب
 جمال میدیدم ازین جنس بسیار میگفت بعد از سلطان المشایخ فرمود این من
 بسیار میباشد و قتی من در کبشت نشسته بودم فرشته بصورت ماه بیاد نزدیک
 کبشت من بایستاد و مرا گفت درویش پیش در ایستاده است بعد از فرمود نور و
 روز چهارشنبه وقت است و افرودم آید تا روز شنبه باشد بهم که آفتاب
 بر می آید آس نور بالامی رود و قتی مردی بخدمت سلطان المشایخ طعاعی
 انبیا اختیار داده می نمود نزد موت خواست همیشه در دنیا ماندن خواهند نزدیک نیست
 بنی که بمیرد آن بنی که بیک اختیار داده شود آن بنی که

مے برود را شناسے راه در خاطر او گذشت اگر سلطان المشائخ بدست مبارک خود نوالہ در کام من نہد کامرانی کتم چوں بنی مدت رسیدم بایہ برداشت کردہ بود سلطان المشائخ بتبول بخور و بتبول از دہن مبارک خود بکشید و بدست مبارک خود کردہ در کام من نہاد و فرمود کہ بستان از آن بہتر وقتے چند یار عزیز را اتفاق آں شد کہ بنی مدت سلطان المشائخ بروند و میان ایشان یکے دانشمند بود ہر کسے ازیں یاراں بوجہ خدمتے شیرینی مختلف بہا خریدند این دانشمند گفت کہ این ہدایاے مختلف یکجا پیش سلطان المشائخ خواہید نہاد و خادم بر خواہد داشت و او قدرے خاک از راہ برداشت و در کاغذے پیچید چوں بنی مدت سلطان المشائخ رسید نہد ہر کسے چیزے پیش نہاد و دانشمند آں پُری کاغذ پیش نہاد خادم آں ہدایا روختن گرفت خواست کہ آں پُری کاغذ ہم بردارد سلطان المشائخ فرمود کہ این را ہمیں جا بگذر کہ این سرمبشیریت خاص چشم ماست آں دانشمند تائب شد سلطان المشائخ او را بشیریت خاص مشرف گردانید و او را مستظہر کرد اگر او را رے ویانے ترا حاجت باشد مال بگوئی از قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ وایت میکند کہ او میفرمود کہ من از خانہ وضو کردہ بودم و بنی مدت سلطان المشائخ آدم و خاطر مشوش بود کہ تجدید وضو نکردت سلطان المشائخ بنور باطن دریافت و فرمود کہ وقتے سپر سید اجل بر من آمدہ بود و ہر چند کہ با او من سخن میگفتم او را حاضر نہ یافتم گفتم سید چہ حال است کہ ترا غایب نے بنیم گفت مخدوم من وضو در خانہ سافتمہ بودم باز تجدید وضو نکردہ ام خاطر من مشوش است من گفتم سید برو وضو میکن و خوش بیا فارغ و جمع بنشین خواہ بریں حروف رسید من برخاستم خدمت کردم کہ منی و مہرانیز ہمیں واقعہ است تبسم کردہ فرمود کہ برو وضو کن و بیار و رے دو یار بنی مدت سلطان المشائخ یکجا آمدند یکے در وضو چند ادا حقیقے نکرده چوں بنی مدت سلطان المشائخ آمدند اول سخن سلطان المشائخ پیش این بود کہ در وضو احتیاط باید کرد کہ الوضوء من من انما اللہ از قاضی محی الدین کاشانی

باب فی فضائل خواجگان چشت از حضرت سالک تائب حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز

رحمۃ اللہ علیہ روایت مے کنند کہ در عہد علانی بے موقوف شدہ بودم و اکں حبسہ فرستادند
کشید کہسے رانجہ دست سلطان المشائخ فرستادم کہ بیگناہے موقوف ماندہ را بکشد
و کہے از من یاد نمیکند حال من چگونه خواہد شد سلطان المشائخ نہ کند بود
بر من فرستاد کہ ہر روز یکے ازین بخور بچیناں کردم سیدوم روز خلاص یافتم از مولائے
وجہہ الدین پابلی علیہ الرحمۃ روایت میکنند کہ او مے فرمود مرا زحمت دق آغاز
شدہ بود طبیبان گفتند در باغے بر سر کبے سکونت کن گفتم در باغ سکونت دشوار
است و خانہ سلطان المشائخ بر سر کب است آنجا باشم دارو ہا یکیک طبیب فرمودہ
بود حاصل کردم چون بجہ دست سلطان المشائخ رسیدم دیدم افطار کردہ بود و نایاب
زبستاں بود کہے منیدہا آوردہ بود و سلطان المشائخ تناول میکرد مرا فرمود
بسم اللہ الرحمن الرحیم در کبے با آنکہ زحمت دق بود و من مے گرم باشد بحکم فرمان
سلطان المشائخ خوردہ شد چون از پیش سلطان المشائخ برخاستم صحبت کامل
یافتم محتاج بللاج نشدم مولانا پیر الدین یار کہہ اورا رفیق ہم گفتند مے مردے
صادق القول بود روایت مے کنند کہ من شبے در دہلیہ سلطان المشائخ
شترے را دیدم از دیکچہ بیروں در زیر دیکچہ بایستاد سلطان المشائخ بر آں
شتر سوار شد و شتر در مواسیفت من بنچہ دشم چون زمانے گذشتہ بنچہ باز آمد
خواب از سرفت تا آخر شب شد باز دیدم آں شتر آمد زیر آں دیکچہ بایستاد
سلطان المشائخ در دیکچہ باز کرد و درووں رفت شتر باز گشت و کاتب حروف
از ثقہ سماع دار کہ شیخ نجم الدین صفایانی شخصت سال مجاور خانہ کعبہ
بود و خانہ ساختہ بود کہ پیوستہ نظر او از آنجا نشستہ بر خانہ کعبہ افتادے و شیخ
کامل حال بود روزے مجاوران مکہ اورا پرسیدند حکمت چیست کہ سلطان
المشائخ امر و مقتداے عالم است و بن گمان خداے را بمقتصد میرساند
چگونہ است زیارت خانہ کعبہ نمے کند و دولت حج در نمے یابد شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ
علیہ فرمود کہ بشیرتہ حال نماز بامداد و خانہ کعبہ حاضر مے شود و در جماعت با نامتوا

ماہ لہذا فضائل خواجگان چشتیہ حضرت تاج محمد حضرت امام الحق دالہ بن قمر اللہ سرہ العزیز

ند احتیاج دارد کہ این شتر فرشته بود کہ از غیب مے آمدہ باشد و سلطان
شاہج را در خانہ کعبہ مے برد و خواجہ ابو بکر و راق کہ بشرف قربت و مصطفی داری
سلطان المشائخ مشرف بود مے فرمود کہ وقتے سلطان المشائخ حجتہ خاص
بن بخشید من تر جب شکرانہ کردن گرفتیم کیے گفت کہ این حجتہ بہ بہا خواہد افتاد
من ازین سخن متعجب شدم چون شکرانہ بخدمت سلطان المشائخ بروم
خادم را فرمود کہ یک سیر روغن ازین بستان فحسب من عرض داشت کردم کہ
این سہل چیز است قبول فرمایند بعدہ شتم فرمود کہ ترا این حجتہ بہ بہا خواہد افتاد
سلطان المشائخ مے فرمود پیش ازین کہ من از غیبت پور و سبکی کیلویی
بہ تاج جمعہ پیارہ میرفتم ہواستہ تابستان بود مقدار یک کروہ راہ و من صایم مرا
دوران سہرا آمدہ در دروگانے نشستم در خاطر من گذشت کہ اگر مرا مہ کیے بودے
در آن سوار میرفتم بعدہ این بیت شیخ سعدی در دل گذشت بیت ما قدم
از سہر کنیم در طلب بستاناں بہ راہ بجائے بردہ کہ با قدم رفت بہ آزاں خطرہ
توبہ کردم بعد از سہ روز خلیفہ ملک یار پراں رحمۃ اللہ علیہ ما دیانے بر من
آورد کہ این را قبول کنی من او را گفتم تو مرد درویشے از تو چگونہ قبول کنم او
گفت سیوم شب است کہ شیخ ملک یار پراں رحمۃ اللہ علیہ را در خواب دیدم
ما دیان پیش فلان میر الغرض من او را جواب گفتم کہ شیخ تو فرمود اگر شیخ من
فرماید نگاہ قبول کنم چون شب شد در خواب دیدم کہ شیخ بشیوخ العالم قدس سرہ
مرا فرماید کہ بخاطر ملک یار پراں آں را قبول کن و نزدیک آورد و دانستم کہ مرثا
حق است قبول کردم بعد از آن اسب از خانہ من کم نشد بعد از مدتی آں
ما دیان را بخواجہ محمد خواہر زادہ دادم بعدہ قاضی محی الدین کاشانی
درین محل گفت کہ منمیر علی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اَمِنْ عَيْكَ اللَّهُ فِي الْحَيَاتِ
قَضَى اللَّهُ حَقَّ عَيْدِكَ بِالْخَطَرَاتِ و نیز وقتے یارے بوقت افطار در خاطر گذرانید
اگر سلطان المشائخ بقیہ آب کہ بیاں افطار خواہد کرد من و مد محض کر است
الہ کیہ پرستہ حق تعالی در تابستان بر کرد خداے تعالی حاجتہاے اورا بخطرات

بانی فیاض الملک خواجگان چشت حضرت سالت تاج محمد حضرت نظام الحق والدین قدس سره العزیز

۱۴۵

باشد هم در شایسته این خطر سلطان المشایخ فرمود که این آب آں یار را آید
آں یار مستغفر شد چون سلطان المشایخ بعد از مایده بالا آمد و در مقام مسموم
بنشست آں یار را بایاران دیگر طلب شد چون بنشستند بعد فرمود که خدایے
تعالی را بنده باش که چهل سال است نه طعام سیر خورده است و نه سلطان
المشایخ می فرمود که در میدان حال با خود جزم کرده بودم نه کتاب بنویسم
و نه بهیاست نام هاراں ایام مروی بعین امام غزالی برین آورد مرا خوش
آمد با خود گفتم که من با خود جزم کرده ام کتابهاست نام ازاں نتوان گذشت باز هم
دل خود را متعلق آن کتاب یا فتم چند روز گذشته هماں کتابش من بطریق
هدیه آوردن من قبول کردم و قتی مردی بخدمت سلطان المشایخ آمد
دید که احوال درویشان و خدمتگاراں بنا مرادی میگذاخت بخدمت سلطان
المشایخ عرض داشت کرد که ساختن زر شمارا بیا موزم تا بار تنگی از پیش
برخیزد سلطان المشایخ فرمود رنگ آمیزی کار ترسیاں است و زر
کردن صفت جهودان است نزدیک محمیاں زر کردن زرد روی
است نه مارا مال میل است و نه سوسه ذب و مال و نه حاجت من
بدینا است و نه اقتراح من بعتی حاجت از قاضی الحاجات میخواهم مضرع
دنیا بچه کارا دید فردوس چه باشد به عزیز صا دق القول سلطان المشایخ
را دید در خواب که گوئی در بهشت بر تختی نشسته است مرغوب بنیده را فرمود
که حق تعالی مرا هر روز وظیفه میدہاں مرد از هابت سلطان المشایخ
را نتوانست پرسایں چه وظیفه است سلطان المشایخ خود آغاز کرد که بخت
در دنیا از من خلق را وظیفه می دہاں آں را قبول فرمود و بکرم خویش عرض
آں وظیفه چندین ہزار دوزخی وظیفه من کرده است کہ من ہر روز بخت
عزیزے حکایت کرد کہ من از قصبه خود قصد زیارت سلطان المشایخ
رواں گردیدم گذر من میان قصبه بوندی افتاد و در دل گذشت اینجاد و شے

است که او را شیخ موهبن گویند با او ملاقات کنم برو فتم پرسید کجا خواهی رفت گفتیم
بخدمت سلطان المشائخ گفت سلطان المشائخ را سلام من برسان
و بگوئی که شیب جمعه در کعبه ملاقات میکنم چون من بخدمت سلطان المشائخ پیوستم
عرض داشت کردم در تخلص بوی مدی درویشی است سلام رسانیده است این
سخن گفته شیخ متعجب شد و فرمود که او درویشی عزیز است و لیکن زبان خود بخورد
نذارد خواهی منهای شکر که یکے از مردان خوب اعتقاد بود میگفت که مرا اتفاق
شد که سماع کنم که پیش سلطان المشائخ عرض داشت کردم فرمود نیکو باشد
خوش خواهد بود و بنیرگان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره العزیز
و یاران دیگر از غیایا پور طلبیدم پیش از آنکه یاران شهر بر سر سند هر کس گفتند
قوالان حاضر اند بفرمائی تا سماع بگویند باز گفتم بیشتر یاران نرسیده اند و طعام موجود
نشده گفتند سماع بفرمائی و الامیر و بیم و ربار از فرستادیم طعام آوردیم و خرج
کردند و سماع آغاز کردند هیچ ذوق پیدا نشد من مشوش شدم که مجلس بختیب شد
همدین ناخوشی سرفرو کرده بودم ناگاه سر بر کردم سلطان المشائخ را دیدم
کلاه بر سر کرده بود و در حوض خانه ایستاده است از دست بے خود شدم چون
بحال باز آمدم سماع سخت اثر کرده بود و یاران شهر هم رسیده چون بخدمت
سلطان المشائخ آمدم و این کیفیت باز نمودم تصدیق داشتند و گفتند جا
که یاران این ضعیف باشند این ضعیف را حاضر تصویر باید کرد و همچنین او منهای
مذکور میگفت که وقتی شب در خانه سلطان المشائخ بودم که سلطان
المشائخ بیرون راست کرده بودند بر بام جماعتخانه و بالایا که کت جامه نم گیر
گرفته بیشتر شب گذشت بود که از بالایا که کت سلطان المشائخ عمود
از نور طالع تا آسمان گرفت و صحن جماعت خانه و لب آب هم روشن شد و مرا
زد گوشه گرفتم و خود را خفته ساختم وقتی شیخ نورالدین فردوسی سینه یار خود را بخدمت
سلطان المشائخ فرستاد که من بر مرصع شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین

طعامے ساخته ام شفقت کنید بیا نیکے ازاں سہ نفر گفت اگر سلطان
المشاہد شیخ است مرا چیزے بدہاں خوردنی و دیگرے گفت کہ مرا جامہ
بدہستیم گفت بزرگان را امتحان نباید کرد بیچ ناندیشید چون بخدمت سلطان
المشاہد آمدند فرمود مانیز طعمائے ترتیب کردہ انیم توانیم آمد و لیکن دل من بسو
شما خواب بود ہمہ ریں بودند مردے یک دیکے جفراں و چهار تنکہ آور و سلطان
المشاہد شیخ نمادہم را فرموداں مرد را بدہ جانب آں مرو اشارت کرد کہ چیزے خوردنی
و سیم اندیشیدہ بودی بعدہ فرمود جامہ بیار آں دوم را بدہ و سیوم را فرمود بچین
باید آمد کہ تو آمدہ و تنکہ و اسیم فرمود عرض سید اردکاتب حروف برا بجلکہ شیخ
رکن الدین فردوسی را بخدمت سلطان المشاہد شیخ جنڈاں اخلاص نمود
و او از شہر آمدہ بود ہم در کنارہ آجہ ان در حدکیا کوہرئی مقامے ساخته است
و شیخی بنیاد نہادہ و پسران او را کہ جوان نو خاستہ بودند و مردان او را باندگان
سلطان المشاہد نقازے بود کہ رات در شتی سوار و سماع گویاں و قص
کناں زیر خانہ سلطان المشاہد شیخ نے گذشتہ روزے بطریق بعد از نماز
پیشیں در شتی سوار با جمعیت و سماع و قص کناں از پیش خانہ سلطان
المشاہد میگذاشتند سلطان المشاہد بدولت بر بام جماعت خانہ مشغول
نشتہ و والد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ در آں مجلس پیش ایستادہ بود چون
با غلبہ شور و سماع کہ در شتی میگردند در نظر مبارک سلطان المشاہد شیخ در آمدند
فرمود سبحان اللہ ساہا یکے دریں کار خون میخورد و جان خود خدا سے ایس راہ
میکنند و دیگران نو خاستہ اند و میگویند تو کیستی کہ مانہ ایم دست مبارک خوشتر
باستیں مبارک بر آورد و جانب الیشال اشارت کرد کہ حال رو ہمیں کہ کشتے
پسران مشاہد شیخ رکن الدین باں غوغا نہیر غلہ خود رسید از شتی فرو و آمدند
خواستند غلے کنند ہمینکہ برب آب در آمدند در حال غرق شدند بندہ ایس
حکایت از خدمت سید السادات سید حسین علم خود سماع دار و خدمت ایشان

نیز روایت هم از والد کاتب حروف میگردند رحمة الله علیهما پس صلح بقال طبعی
 کرده او مرید سلطان المشایخ بود او بنیارت سلطان المشایخ رفته سلطان
 المشایخ او را در روز بازگردانید و شب نداشت او از رفتن خانه سلطان
 المشایخ ترک گرفت مولانا علی شاه جاندار میگوید که من او را گفتم نیکو نمی کنی
 هر چه یکبار برو پای بوس کن شب و رخت کس باشد و بشیر او اشراف ضای
 ویم بعد از چند گاه پای او ورم کرد از درد بیقرار شد مولانا علی شاه گفت باز
 او را گفتم که اینست از آن سلطان المشایخ است گفت آری و عجز کردن گرفت
 مبلغی لاجین مراد داد که بنیامت سلطان المشایخ بر ساق و از حال من عرض
 داشت کن چون بنیامت سلطان المشایخ عرض داشت کردم سلطان
 المشایخ منقص شد چون من از خدمت سلطان المشایخ باز گشتم آن
 طبعی نقل کرده بود کاتب حروف از خواجه مبارک گوپوئی که یکبار از
 اعلی بود سماع دارد که من هر بار از قصه گویم بر سلطان علاء الدین
 می آمدم جامه مکلف چنانکه کسوت ملوک باشد مرا عطا میفرمود و این خلعت
 معهود من شده بود تا وقتی بر سلطان آمده شد درین کرت یکتا سپید
 فرمود من بدین سبب منقص گشتم و بنیامت سلطان المشایخ آدم بعد
 پائے بوس روی مبارک بجان من کرد و فرمود بیت تحفه شاه پس عزیز
 بود که چو دینار یا پیشین بود و بنده را با سماع این بیت فرحتی افزود و التفات
 خاطر بجای رفت الحمد لله علی ذلک و تته و انشمنه بنیامت سلطان المشایخ
 آمد و گفت که من بیعت خواهم کرد سلطان المشایخ بنویاطن دریافت که بجه
 سبب آمدت هر چند بهمت بیعت احوال کرد سلطان المشایخ فرمود که اگر
 بگو که بجه نیت آمده بعد گفت در تا گور زمین دارم مقطع آنم قطع مرا فراموش
 میکند سلطان المشایخ فرمود اگر من رقع بنویسم ترا بدیم تو ترک اراده بیعت
 گیری گفت نیک باشد همان ساعت بجانب مقطع رقع نوشته و غرض حاصل شد

سلطان المشایخ مے فرمود کہ وقتے من از زیارت مولانا رشید غفری
بارگشتہ بودم و نزدیک حطیرہ ایشان کو چہ بود حالے مردے را دیدم مشکل
سکراں و بے ضبطے آیدم و در دل گذشت کہ داندایں مرد مرا ایسے رساند
من بطرف دیگر رفتم او ہم گشت و ہماں طرف شد کہ من گشتم بسوے من آمد
بحق گر بختم مرا سلام کرد کنار گرفت و سینہ مرا بوسید و گفت الحمد للہ انچنین
سینہ ہنوز در میان مسلماناں ہست ایں گفت و گذشت چوں ہمیں کردم
شیخ کسے را ندیدم تا پیدا شد فاما از شیخ نصیر الدین محمد مور وایت مے کند کہ
سلطان المشایخ مے فرمود وقتے من نزدیک دروازہ پیل مے بودم و بقا
بر خود ما بوس بودے و با خود گفتے کہ نظام تو کجا و محبت حق کجا بدیں نیست در
روضہ شیخ رساں چہلہ گرفتیم چہلہ تمام کردم و در روضہ شیخ رساں درختے
بود خشک ہم دریں چہل روز معائنہ کردم اک درخت تر و تازہ گشت پیش فریو
ایشان ایستادم عرض داشت کہ دم کہ شیخ ایں درخت خشک درں چہل روز
از حال خود بگشت من چہل روز آمدم ہیچ حال من نہ گشت ایں سخن گفتیم جانب
خانہ رواں شدم و ارشادے راہ مردے را دیدم کہ غلطاں مے آید مرا ایں طعن
شد اک مرد مسکراست از و مخوف شدم و اغرو میل جانب من کرد باز از و منحرف
شدم اک مرد جانب من شد با خود گفتیم نظام پس یا شد بخداے گریز قصد نما
او کردم نزدیک ادرسیدم من ہر دو و فراز کردم معائنہ کردم از دہن و از سینہ
او بوسے عطریے آمد تا انچنین گفت اے صوفی از سینہ تو بوسے محبت حق
مے آید اینقدر گفت و غایب شد نکتہ چہار و ہم منجملہ یازدہ نکتہ ذکر حضرت
سلطان المشایخ در بیان بعضے کرامات آل فخر النساء فی العالمین
رابعۃ العصبی بی زلیخا صمد والدہ ماجدہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
اسرار ہما حضرت سلطان نظام الحق والدین سلطان المشایخ
مے فرمود کہ والدہ مرا با خداے تعالیٰ رسائی بود اگر او را کارے پیش آمدے

اتمام آں کار در خواب بدیدے اختیار بدست او میدادند و بار بار والدہ من
پاسے من بدیدے بگفتے کہ در تو علامت نیکبختی و سعادت مے نیم بزرگے خوش
گوید میت وے آیتے کہ آمد در شان کبریا و اندر حبس ناصیہ او بسین است
تا تنگ چشمے سخت شد با والدہ گفتم نفس شما بزرگبختی و سعادت رفته است بیج
اثر آں نمی نیم گفت اثر آں ظاهر خواهد شد فاما وقتے کہ من از جہاں رفته شہم
و بچہاں بود و ہر حاجتے کہ مرا باشد پیش خاک والدہ خود عرض دارم غالب
آں باشد کہ ہم در ہفتہ کفایت شود و کم باشد تا ماہتہ کفایت برس و میفرمود
اگر والدہ مرا حاجتے بودے یا نصیر بار صلوٰۃ گفتے و دانے مبارک خود پیش آیتے
و حاجت خواستے بچہاں شدے کہ خواستے سلطان المشایخ مے فرمود وقتے
کنیز کے آزاں والدہ بگریخت چوں خدمتگارے دیگر نبود ملتفت گونہ شد ما کا
مصلحت نشست و دانے مبارک خویش پیش نہاد و با حق تعالیٰ مناجات کرد
گرفت در اثناے ایں حال والدہ را دیدم فرمود کہ کنیزک گریختہ است و من
وام کردہ ام درستہ تا کنیزک نیارند من دانے بر سر تنگ من ازین صحن
در تامل شدم بعد ریں حال شنخے بر دروازہ آمد و گفت کنیزک از آں شما
گریختہ است بایں بستانید و آں ایام کہ سلطان قطب الدین پسر سلطان علاؤ الدین
خلجی خواست کہ با سلطان المشایخ منازعت کند و سبب منازعت
یکے آں بود کہ سلطان قطب الدین مسجد جامع میری عمارت کرد و در اول
جمعه ہمہ مشایخ را و علما را طلب کرد کہ دریں جمعی نماز دریں مسجد نو بگذارید سلطان
المشایخ جواب فرمود کہ ما مسجدی رز دیک داریم و ایں حق است ہمیں جا خواہم
گذارد و مسجد میری زفت و سبب دیگر در غرہ ماہ رسم شدہ بود کہ تمامی ائمہ مشایخ
و صد و روا کبریہ تہنیت ماہ نو بخدمت بادشاہ مے رفتند سلطان
المشایخ نیز رفت فاما اقبال خادم میرفت بر عیای و حاضران را چاہے
در آمدن و القاسے عداوت شد سلطان قطب الدین را گفتند کہ

سلطان المشائخ روز جمعہ چنانکہ فرماں بود در مسجد میری حاضر شد و تہنیت
 ماہ نو چنانکہ شایخ دیگر سے آئندہ آئندے آید یک غلام سے میفرستد سلطان قطب الدین
 را غریب بادشاہی و تخت سلطنت و بہانہائی در کار آمد گفت اگر در غرہ ماہ آئندہ نیاید
 بیاریم چنانکہ دایم چون مخلصان سلطان المشائخ کہ بر آں بادشاہ مقرب بودند
 بخدمت سلطان المشائخ آیں سخن رسانید سلطان المشائخ بیچ گفت
 و بزیارت والدہ خود در برفت و گفت کہ آیں بادشاہ در خاطر اندازد من دارد اگر تا ماہ
 آئندہ کہ با خود اندازد من آں گرفتہ است کار او بکفایت نرسد من بزیارت شمایم
 از راہ ناز سے و نیاز سے کہ بخدمت والدہ خود داشت اینی بوالہ خود گذرانیدہ
 و سعادت در خانہ آمد و یاراں و خدمتگاراں از آں سخن بادشاہ منقص میبودند
 بیچ کہ ماہ نزدیک میرسد انتفات مخلصان را بیشتر روے میداد و سلطان
 المشائخ خاطر جمع براعتاد آنکہ بخدمت والدہ گذرانیدہ است بر سجادہ کرامت
 نشستہ تا غیب چہ پیدائے شود چون شب ماہ شد و خلق منتظر آنکہ فردا غرہ است
 سلطان المشائخ را طلبان طرف بادشاہ خواہد الغرض بہدیں شب ماہ
 بلائے از آسمان بر جان بادشاہ بلانیش نازل شد و خسرو خان بلغاک
 کرد و سرازتن سلطان بدخواہ سلطان المشائخ بہ تیغ تیز جدا کرد و تن او را
 از بالائے قصر بیرون انداخت و سر او را بالائے نیزہ کرد و بخلق نمود و شایخ
 سعدی خوش گوید بیت اسے رو بہک چہ نہ نشستی بجائے خویش با شہرچہ
 کردی و دیدی سراسے خویش و کاتب حروف از عورتے کہ بر صق قول
 و دیانت او اعتقاد تمام است سماع دارد کہ میگفت کہ من خواب دیدہ ام گوئی
 قیامت قائم شدہ است و خلق حیراں و مدہوش شدہ چپ راست میدوئند
 ایس عورت میگوید در نیماں من ہم تمحیر گشتہ میروم در اثناے ایحال سے بنیم
 مرد سے علم بردست کردہ ایستادہ است و مرا میگوید کہ ایس علم بی بی زلیخا است
 والدہ ماجدہ سلطان المشائخ تو در زیر ایس علم میامن در آں ہجوم و خوف

زیراں علم جائے یافتہ عرض میدارد کاتب حروف این عورت خواب بیننده دختر
عم کاتب حروف است سید احمد محمد کرمانی که در جباله کاتب حروف است
و در نظر سلطان المشایخ بواسطه شفقت سید السادات سید حسین گذشته
و فتنه های دینی و دنیاوی از آنحضرت یافته و سلطان المشایخ میفرمود غرض
جمادی الاخره روز نقل الدہ من بود شب یک چوں ماه نو دیده شده سرور قدم ایشان
نهادم و تهنیت ماه نو برو فرمود و بجا آوردیم در آنحال بر زبان مبارک ایشان فرست
که غرض ماه آینه سرور قدم که خواهی نهاد در یافتیم که نقل ایشان نزدیک است
حال من متغیر شد گریه در من گرفت گفتم اے خدایم من غریب بیچاره را یکے سے
سپاری فرمود جواب این بامداد خواهم گفت گفتم صحبت در حال جواب نمے گویند
هم در تناسے این حال مرا فرمود برو شب خانہ شیخ نجیب الدین بباش بحکم
فرمان ایشان آنجا رفتم آخر شب قریب صبح جاریہ دواں آمد که مخدومه شمار میطایب
ترسیدم و پرسیدم در حیات هستند گفت آری چوں بخدمت ایشان پیوستم
فرمود ووش سخن پرسیده جواب آں وعده کرده بودم این زماں بگویم اکنون
بشنو فرمود دست راست تو کدام است پیش داشتم گفتم اینست برگرفت و گفت
خداوند ایں را بتو سپارم این بگفت و جاں بحق تسلیم کرد و شکر و سپاس بقیاس
بر خود واجب دیدم و با خود گفتم اگر این مخدومه یک خانہ پراز زر و گوهر پس خود
میراث گذاشته من اینچنین خوش نیشم دریں حال نفس خیرین این کلمه مایه
من گذاشت رحمة الله علیها نکته پانزدهم در بیاں حالے که سلطان المشایخ
را پیدا شد و بیاں حال ازین دار فناء بدایقار حلت فرمود و وصیت که حاضران را
کرد عرض میدارد کاتب حروف بر آنجمله که روز جمعه بود و سلطان المشایخ
را حالے پیدا شد و بنور تجلی در وند مبارک او منور گشت و حق تعالی رادر
اثناے نماز سجده ها کرد همچنان در عالم تحیر در خانہ آمد و گریه که پیش ازین بزر
ازاں غالب تر شد و هر روز چهره کثرت غایب میشد و چهره کثرت حاضر و عین میفرمود

نکته پانزدهم

که امروز روز جمعه است هر آنکه دوست موعود دوست یار آورد و غرق آن حالت باشد
و دیگر در آن حال می فرمود وقت نماز نه است نماز که باز هم و اگر گفتن که شما نماز
گذارد و ایامی فرمود که بار دیگر بگذارم هر نمازی را که را داد است که روز جمعه روز
که درین عالم بودند ما هم دو سخن را نکرده کردیم که امروز روز جمعه است و ما را که در
ایم و این سخن هم می فرمود مصرعه میوه و میوه میوه و میوه میوه و میوه میوه میوه
جمله اقربا و خدمتکاران و مریدان حاضر را پیش طلبیده و روزه میوه میوه میوه
ایشان کرده و فرمود که شما گواه باشید و اشارت بجانب اقبال خادم کرده که اگر این
چیز در خانه از هیچ جایی نگذار و روزه میوه میوه میوه میوه میوه میوه میوه
باشد اقبال خادم قبول کرد که هیچ نگذارم هر که در سر سلطان المشایخ صدقه
و هم آن سفر و همچنان که در غلّه که چند روز غلّه درویشان بود و بعد بداد و
سیادت سید حسین عم کاتب حروف رحمت الله علیه سلطان المشایخ
رسانید که خبر غلّه هر چه بود صدقه سلطان المشایخ بختا جان رسانید سلطان
المشایخ ازین حرکت براقبال منقص شد و طلب میوه میوه میوه میوه میوه میوه
چند داشته اقبال گفت هر چه بود و بود و خبر غلّه که چند روز غلّه باشد نماز است
که چندین هزار خلق بخورند چیز میوه میوه میوه میوه میوه میوه میوه میوه
حاضر شد فرمود که در ما میوه میوه میوه میوه میوه میوه میوه میوه میوه
به برید و آنجا جارب میوه میوه میوه میوه میوه میوه میوه میوه میوه میوه
و بعد درین رحمت یاران و خدمتکاران حاضر شد از سلطان المشایخ پرسید
که حال ما مسکینان بعد از خدمت چه خواهد شد فرمود که شما را در روضه من چنداں
برسد که کفاف باشد فاما کاتب حروف نیز این قدر از سپهر صادق القول
سماع دارد که صحاب گفت میان ما قسمت حاصل که کن فرمود که یک یک از شریک
خود بخیز و درین رحمت بعضی یاران خدمتکاران خدمت مولانا شمس الدین
و اسماعیل جد مادرین کاتب حروف را فرستادند که شما از سلطان المشایخ به برید

کہ ہر کسے بحسب اعتقاد و خویش و حظیرہ سلطان المشائخ کہ حظیرۃ القدس عمارتہا
 رفیع سکاف کردہ نیت از آنکہ بزرگی ازاں عمارتہا بیا ساید اگر سلطان المشائخ
 راقصا در سہ در زیر کد ام عمارت دفن کند این عرض داشت بکنید تا این گانہ
 بحسن را خود کارے نکرده باشند چوں مولانا شمس الدین بنجدت سلطان
 المشائخ ایں عرض داشت کرد فرمود کہ مولانا من زیر عمارت کسے خفتنہ نہ
 من و سحر او خاتم خفت بچنان کرد و نہ انجا کہ روضہ متبرکہ سلطان المشائخ
 است صحرا بود بقل سلطان المشائخ سلطان محمد بن تعلق بر روضہ
 متبرکہ سلطان المشائخ گنبد عمارت کنانید حق بل علی برائے سلطان
 المشائخ حظیرہ با عمارت ہائے رفیع بے نظیر و گنبد ہائے فلک رفعت کہ در
 لطافت و صفائی آں و راقصاے عالم کیسے نشان نداد از غنیمت تر بارگروند
 در وصف اینچنین حظیرہ متبرکہ کہ رفک حظیرۃ القدس است بزرگے خوش گوید
 رباعی ازین پس من و سحر او کسے سخن او کہ دلم و زبندہ ہائے بسیط چہاں بجای آید
 ز سینہ دل بتجا شاہ کردہ بدماں چو ذکر نہ بہت آں بقعہ در زباں آید و بزرگے
 نیز خوش گوید بیت از روضہ ثنائی سخن ہو اے او در دل و بھی نماید اسرار غیب
 پوشیدہ و آیدیم بر سر حرف پیش از نقل سلطان المشائخ چہل و طعام
 گذشتہ بود بوسے طعام نیکو گر بچہ سچاے مستوے شدہ کہ یک ساعت چشم
 مبارک از آب دیدہ نمے آید و بیت گر نہ بینی گرید زارم ندانی فرق کرد و کتاب
 چشم است اینکہ پشت میزد و آکچہ ہائے ہمدینیاں انجی مبارک روزے شو بکا
 بایچہ پیش برد و مخلصان بہت آشامیدن آں جہد میکردند سلطان
 المشائخ پرسید کہ ایں چیت گفتند قدرے شو بکایے مایچہ است فرمود کہ
 و آک رواں اندازند و ازاں سچ خورد بعدہ سید حسین عم کاتب حروف
 عرض داشت کہ روزہ است کہ مخدوم طعام گذاشتہ است حال چہ خواہند فرمود
 سید کیستہ تاق حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باشد او طعام دنیا چاہونہ

باب دوم فضائل شیخ الاسلام معین الدین حسن بخاری شیخ قطب الدین نجفی راشدی شیخ خیر الدین قادری سرحدی
چنانکہ اینحکایت در کتب ملاقات شیخ رکن الدین بخاری یافتہ است العرض درت
۱۵۵ چہل روز چنانکہ طعام نمی خورد و سخن ہم کسر نمی گفت تا روز چہارشنبہ کہ وفات
سلطان المشایخ بود این حال بود کہ در صدر تحریر افتاد ہمز دہم ماہ ربیع الآخر
۲۵ شہ خمس عشرین و سبعایہ بنی طلوع آفتاب سلطان المشایخ بجوہت
رب العالمین پیوست و در مقام صدق و صفا و دیدار تجلی حق جل و علی قرار
گرفت این ضعیف گوید رباعی مہ بزیر ابراحتیاب نمودہ عاشقان را بدین غدا
نمودہ پردہ از زلف بستہ بر رخ خودہ در دو حیرت بدیں خراب نمودہ و اخیر
رحمۃ اللہ علیہ در شیعہ سلطان المشایخ تاریخ نقل و بیت آورده است بیت
ربیع دوم و ہزوزہ ابر رفت آں مہ ہزوزہ چوں شمار بیت و ادو پنج و ہفصد را
و در خارج ہزوزہ سلطان المشایخ شیخ الاسلام رکن الدین بنیرہ شیخ الاسلام
بہار الدین زکریا قدس سرہ العزیز امامت کرد بعد امامت نماز جنازہ شیخ الاسلام
رکن الدین بر زبان مبارک را نہ کہ امروز مرا تحقیق شد کہ چہار سال کہ مراد شہر
وہلی داشتند مقصود این بود کہ بشرف امامت نماز جنازہ سلطان المشایخ
مشرف شوم و بوقت نماز پیشین حضرت سلطان المشایخ را ہم در خطبہ سلطان
المشایخ کہ نسخہ خلدینست دفن کردند بزرگے گوید بیت گویا جگر زیش کش دند
آں دوست خدا در و نہادند و روضہ تبہ کہ سلطان المشایخ امروز قبلہ اقامہ
عالم است خاک پایان روضہ و تریاک عظم است این ضعیف گویا قطعہ جا
درت کہ سرمہ اہل نظر شرہ است بہر شفا سے دلہا تریاک عظم است و فرہ
ز خاک درت نزد عاشقان و جانست بلکہ در جاں سترے عظم است و این
ضعیف گویا قطعہ مسلمان و ہند و و ترسا و گبرہ ز خاک درت جملہ افسر کنند
چو کا فور و صندل از اس خاک پاک بچشم اندازند و وار کنند و باب دوم
در بیان مناقب فضائل و کرامات خلفائے شیخ الاسلام معین الدین حسن
بخاری و خلفائے شیخ الاسلام قطب الدین نجفی راشدی و خلفائے شیخ

۱۵۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

۲۵

شیخ العالم فرید الحق و الدین قاسم الله سرزم العزیز مقرر صاحب الان عالم با
و ذکر شیخ الاسلام قطب الدین که خلیفه شیخ الاسلام معین الدین بود و
و ذکر شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الدین که خلیفه شیخ الاسلام قطب الدین
بود و ذکر سلطان المشایخ نظام الحق و الدین که خلیفه شیخ شیوخ العالم
فرید الدین بود و در باب ل میان شجره و اچکان چشت علیم الرضوان تحریر یافته
است غاما ذکر خلفاے دیگر از ان ایس مشایخ کبار درین باب تحریر می یابیم
آن شاه اهل تقوی آن مجود از آفت تکلف آن عالم با عمل آن عابد بے کسالت
قایم دلیل آن صائم النهار آن والی حضرت متعالی یعنی شیخ الاسلام حمید الملمه
و الدین سوا لی و ارث الانبیاء و المرسلین اے احمد السعیدی اصفوی
قدس الله سرزم العزیز این بزرگ خلیفه شیخ الاسلام معین الدین سجری بود و مخرجه
شیخ الاسلام قطب الدین بن جتیاراوشی قدس الله سرزم العزیز و او ساکن خطه
ناگور بود سلطان المشایخ میفرمود چو این بزرگ بخدمت شیخ معین الدین
سجری رحمه الله علیه پوست و بدولت توبه الفیوح رسید جبراً و قهراً و ابرار آن وقتند
تا باز بر سر انکار شوم و شیخ حمید الدین رحمه الله علیه جواب داد که بروینشین منکه
از ربنذ خود را چنان محکم بسته ام که فردا بجوران بهشت هم بار نکند و سلطان
المشایخ می فرمود که شیخ حمید الدین سوا لی را سوال کرد که بعضی اولیا از
جہاں میروند صیت ایشان در اقصای عالم می رسد و بعضی که میروند نام ایشان
کس نمی گیرد و حکمت چیست جواب فرمود که هر که در حیات خویش خود را مستور
داشته است بعد رفتن آن حق تعالی او را مشهور می گرداند و آنکه در حیوة خود
و شهرت کوشیده است بعد رفتن او نام او بچاکس گیرد و و کرایس بزرگ
مشلمه سه نکتہ است نکتہ اول در بیان مجاہدہ و روش شیخ حمید الدین
سوا لی قدس الله سرزم العزیز منقول است کہ شیخ حمید الدین در خطہ ناگور
یک بیگم زمین ملک داشت روزگار خود بدان گذرانید و نیم بیگم راں بدست

مبارک خود بکلمہ راست کردے و چیزے بکاشتے تا ایں غایت کہ آں برسیدے
 نیم بیگمہ دیگر راست کردے و چیزے بکاشتے و آنچه ازین بیگمہ حاصل شدے آنرا بقوت
 لایب دی و مستعورت ضروری بمصرف رسانیدے چنانکہ یک فوطہ چادر مکر مبارک
 بستے و چادر دیگر بر سر وجود مبارک انداختے بدین طریق درین دنیا سے خدا تعالیٰ
 عزیز بر سر دے حکیم شای گوید بیت ایں دوروزہ حیات نزد خود چہ خوش و
 ناخوش چہ نیک چہ بد چوں ازین حال مقطع ناگو را خبر شد چیزے نقدانہ بخت
 شیخ حمید الدین قدس سرہ العزیز بر دے عرض داشت کرد کہ اگر خدمت شیخ قدرے
 زمین دیگر قبول کند من تدبیر تخم و حوال آں بکنم حال را بہتر فراغے باشد شیخ حمید الدین
 فرمود کہ از خواجگاں یا کسے ازین بابت قبول نکرده است و ایں یک بیگمہ کہ ملک نیست
 مرا کافی است مقطع را معذرت کرد و از آوردہ او بیچ قبول نکرد و مقطع از بزرگی شیخ
 حمید الدین قدس سرہ العزیز در و لیشی او بخدمت بادشاہ عہد اعلام داد بادشاہ
 عہد پانصد تنکہ نقرہ و فرمان یک دیہ بنام شیخ بر آں مقطع فرستاد کہ ایں بخدمت
 شیخ بیروا ز قبل من بجز و مسکنیت بسیار عرض داشت کن تا قبول کند مقطع بجز
 کرد و آں سیم و فرمان بخدمت شیخ حمید الدین بر دے شیخ حالے بیچ گفت مقطع فرستہ
 بگذاشت و بر حرم محترم خود رفت و حرم ایشان در آں حال دانستے بر سر نہ داشت و دہن
 پیر اہن مبارک خود بر سر انداختہ بود و شیخ را نیز فوطہ کہ در مکر مبارک داشت کہتہ و پارہ
 کشتہ العرض شیخ خواست تا آں شاہ زناں را در و لیشی بیازماید بخدمت آں شیر
 زن گفت کہ بادشاہ عہد پانصد تنکہ نقرہ و فرمان یک دیہ فرستادہ است توجہ
 نے گوی بستانم آں شاہ زناں گفت کہ اسے خواجہ توجہے خواہی کہ فقیر چندین
 سالہ خود را باطل کنی تو خاطر جمع دار من دو سیر زلیماں بدست خود رشتہ ام از انقطاع
 جامہ خواہ شد کہ ترا فوطہ و مرا داسے مرتب خواہ شد چوں ایں سخن شیخ حمید الدین
 از آں فخر زناں شنید بغایت خوش شد و بیرون آمد و مقطع را گفت کہ اسے خواجہ مراد
 آوردہ تو حاجت نیست من قبول کردی نہ ام نکتہ دوم در بیان بعضے کرامات

شیخ حمید الدین سوالی و مراسلاتے کہ میان شیخ حمید الدین و شیخ الاسلام
بہاؤ الدین زکریا بود قدس سرہ الغریزے فرمود ہندو سے بود در ناگور چوں او
در نظر مبارک شیخ حمید الدین بیادے شیخ فرمودے کہ ایں ویلے خداست و گفتے
بوقت مردن او ایماں خواہد رفت و ختم کار او بخیر خواہ بود و واقع ہم بر آنجملہ شد کہ ایشان
میفرمودند و ایں نفس دلیل بر علو درجہ و کرامت شیخ حمید الدین سوالی است
کہ اور نظر بر عواقب امور بود منقول است در ایں عصر کہ نام و آواز شیخ حمید الدین
سوالی در جہان متشہد شود اگرے بود در ناگور کہ کنیاز ناگور در ملتان بر دے و از
ملتان پنہ در ناگور آور دے مراسلاتے کہ میان شیخ حمید الدین و شیخ الاسلام
بہاؤ الدین بود برسانیدے شیخ حمید الدین بخد مت شیخ بہاؤ الدین بنشت
کہ من تحقیق میدانم کہ خدمت شیخ از اوصالان خداست و اینہم تحقیق است کہ دنیا
مغوض باری تعالیٰ است چگونہ است کہ اں بزرگ ایں دشمن خدا را دور نہ کند
و شیخ بہاؤ الدین دریں باب جوابہائے نوشت کہ معلوم است ہم دنیا چیست اناں
چہ مقدار بر سن خواہد بود تشبیہ کہ در قلت حقارت دنیا کردہ اند جوابے نوشت
و شیخ حمید الدین را دلاسا بخشہ گزات دریں باب شیخ حمید الدین سے بنشت
و بدیں سبب ملتفت خاطرے بود کہ ایں برچہ چہل شود کہ ضد اں لکھنچہ خان
الغرض تا ایں غایت کہ شیخ حمید الدین دریں باب غلو کرد کہ اور سترائینی از عالم
غیب شن شد فاما ایں ستر بر کسے نکشاد منقول است سہراں ایام فرزند
از فرزندان شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا قدس سرہ الغریز در ناگور ستر
شد کہ شیخ حمید الدین در نماز جمعہ حاضر نہ شد و غائبے انگشت و چند نفر
و انشد اناں طاہر ہیں را با خود یار کرد و در خصوصت کشاد و باجمیت ہم بر دے شیخ
حمید الدین قدس سرہ الغریز آمدہ امر معروف کردن گرفت شیخ ساکت بود
چوں غلبہ او زیادیت شد فرمود کہ غلبہ کن کہ ناگور حکم مصرند از تحت شرعی اورا
مزم کرد فاما چوں شیخ حمید الدین را رنجانیدہ بود و اوقات معمورہ اولہ الخوغات

گردانیده شیخ حمیدالدین بر زبان مبارک راند و فرمود که آنحقار که وقت ما را
متفرق گردانیدی ما ترا حبس رویشانه فرمودیم الغرض بعد نقل شیخ حمیدالدین
و شیخ بهاءالدین قدس سرهما العزیزان فرزند شیخ بهاءالدین جاپی
سفر کرده بودند و راثناسی را تفرقه او را گرفت و گفت که چندین مال از میراث شیخ
بهاءالدین ترا رسید است بیا تا من ترا تا کم فرزند شیخ بهاءالدین را حبس
کردا و بجانب شیخ صدرالدین قدس سرهما العزیز ماجر ارجس خود بنیشت و حصه
مال خود از مال مقسوم طلبی چون شیخ صدرالدین آنمال بر و فرستاد آن تفرقه
مال بستد و گفت حصه تو آمد بر شیخ صدرالدین بنویس تا او نیز از نصیب خود
مالی بر تو بفرستد نگاه ترا بگذارم او بضرورت بکتوبی درین باب بنجرت شیخ
صدرالدین قدس سرهما العزیز و قلم او در شیخ صدرالدین سیلغی از مال خود
بر آن تفرقه فرستاد تا آن برادر را بعد مدتی از حبس خلاص دهانید عرض میدارد
کاتب حروف بر آنجمله که حق تعالی را در حکمت بود و آن آنست و الله اعلم بینه
شیخ الاسلام بهاءالدین را قدس سرهما العزیز قوت آن بود که مال نگاهدارد
لاجرم اوقات مغموره ایشان را متفرق نمیکردانید تا چون آن مال بفرزند
رسید تحقیق است که مال دنیا فتنه است و ایشان را آن قوت کما که گرد آورده
توانند بر آینه و حق فرزندان او باری تعالی کریم گردانند نفس شیخ حمیدالدین
سوالی قدس سرهما العزیز آن مال از دست فرزندان شیخ الاسلام
بهاءالدین نور الله مقده متفرق شد و ایشان را در بلانید اخت اینهم دلیل
بر علو درجت و کرامت شیخ حمیدالدین بود قدس سرهما العزیز فی الجملة
مناقب و فضائل این بزرگوار بسیار است برینقده اختصار یافتد فکتمه سیم
و بیان اسوه که اصحاب سلوک را از مشکلات راه حق است از شیخ حمیدالدین
کرده اند و آن بزرگ جوارح داده درین کتاب آید عرض میدارد کاتب حروف
بر آنجمله هر سئله که در طریقت و حقیقت اصحاب سلوک را مشکل شدی از خدمت

باہم و فضائل علیہ السلام سعید الدین حسن بخاری شیخ قطب الدین بن نجیب الدینی شیخ فزیر الدین قدس سرہ

۱۶۲

و یا جو جنیں گویم کہ چوں از خرابات عدم بدرآمدی در صومعه وجود درآمدی و در صومعه
وجود شراب ہمو نوش کردی و چوں مست شدی عہد خرابات آنست ^۱یہ یکم فراموش
کردی محبوب اول کہ ترا از فنا سے ابد در وجود آورده است تقاضا سے تقاضیاں
فرستاد و دعا ہاں را نصیب کرد تا ترا از صومعه وجود و خرابات عدم دعوت کنند و ندا
و فاسے عہد کہ ^۲وَاللّٰهُ يَدْعُوْكَ اِلٰى دَارِ السَّلَامِ رسانند ^۳یہ گوید سَأَرْحَمُكَ اِلٰى مَغْفِرٍ
و دیگرے گوید ^۴وَالْيَقِيَنَّكَ اِلٰى رَيْكَمٍ و سیموی ندا کند ^۵قُوْا اِلٰى اللّٰهِ و چہارمی آواز دہد
کہ ^۶يَا اَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ و چہمی گوید ^۷وَنَبْلُ الْاِلَیْہِ تَبَتُّلًا اِلٰى اٰخِرِ الْهَدٰی طے
انہم چہیت گلخن و صومعه وجود امر و خود گلشن گردانند اکنون وقت آنست کہ بر خیزید
و روئے دل خرابات عدم آری و خرابات عدم را با ثمار قدیم و انوار دم منور کنید و شراب
محبت نوش کنید و محبوب روز نخست فراموش نکنید شعر علی قول ^۸اَلَا حَيْثُ الْهَوٰی
مَا نَحْبُ اِلَّا اِلَیْهِ اَوَّلُ ^۹سوال در چہیت و صافی کہ امست جواب در
جگرست ^{۱۰}صافی دل دل و جگر در پہلو سے یکدیگر نہادہ اند امر و مزمار ایدہ ازاں آورده است
تا در ہموں خورد کہ صافی خوردست ^{۱۱}مرد طالب است لاجرم در جگرست و در نصیب
اوست و مراد مطلوب است لاجرم بادل است و صافی نصیب است ^{۱۲}سوال در کہ ام
و دو کہ ام جواب بادر بیا تا بدو سے برسی یعنی بادر دنیا یافت بیا تا دو سے یافت
بیری بادر و شوق بیا تا دو سے فوق بری بادر و فراق بیا تا دو سے وصال بری
باقعد دیشی بیا تا دو سے ہستی بری بادر و فنا بیا تا دو سے بقا بری بادر و دنیا بیا تا دو سے
بے نیل بری ^{۱۳}سوال معرفت چہیت جواب معرفت آنست کہ حق تعالی را
بحق تعالی ^{۱۴}فَمَنْ دَاْعًا عَنْ اِذْرَاكِ الْعُقُوْلِ و اِحْسَاسِ الْاَوْھَامِ بشناسی کہ اور

^{۱۵}آیا ستم پروردگار شام ^{۱۶}خدا سے تعالی سے خواہ شام یا بسو سے خانہ سلامت یعنی بہشت ^{۱۷}جلدی
کنید بسو سے آفرینش ^{۱۸}و چون کنید بسو سے پروردگار خود ^{۱۹}ما ^{۲۰}تو بکنید بسو سے خدا تعالی سے
اے ہر کہ اے نفس اگر کم گیر نہ عبادت حق ^{۲۱}سے ^{۲۲}بہر از دنیا بسو سے خدا گذار شستی بریدنی ^{۲۳}آیا دل تو
از رو سے دوستی بہ دوست نہیں ماند مگر دوست ^{۲۴}اول ^{۲۵}در حالیکہ او خالی کردہ شدہ است
از دنیا متن عقل و از دنیا دین و ہم از خیال ما

بایدهم در فضائل خلق اسلام معین الیه بن حسی بنجوی شریح قطب الی بن بختیاراوشی شریح فی الدار قیوم بن محمد الله

۱۶۳

کسے نتواند شناخت زیر آنکے باید که تا او را بشناسد و در یاد و کسب فی النجی و جلیل
سوال پس معرفت چیست جواب معرفت خود را شناختن است چنانکه هر چه موجود
صلی الله علیه و سلم در عبارات خود بدین معنی اشارت فرموده است مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ
فَعَرَفَ رَبَّهُ سوال خود را شناختن چه بود جواب آنکه مجموع خود را شناسی
و اجزای خود را شناسی و اجزای خود را از کلیات باز دانی و مقصود هر جزو علم
کئی و مدار هر کلی ادا رک کئی و خاصیت هر جزو بدانی چیست طبایع کلیات
قبل ترکیب بعد التعریف بشناسی که چه بود و چه خواهد بود و در عالم گذر کئی و خود را
باز شناسی آنکه اصل تست باز یابی به تعلم بلکه بعمل که عمل توجیز دیگر است و راس
میکنی علم چیز دیگر است و راس آنکه میدانی و فرع خود را و اضافت روح خود را معلوم
کئی نه تعلم بلکه بعمل اگر وصل بهشت رهنی باشی طالبان بهشت و جویندگان دنیا
نیز درین ایام و درین روزگار اندک ند بسیار صفات ذمیمه فرع دل و اضافات نفس
محموتی که وصول بهشت را این مقدار کفایت است این نیز اگر تیسرے شوا منحصر
عنایت است مرد بختیار باید تائیس او را اختیار آید و اگر محبت عالی است سریدین فرود
نمی آید و سریرت متعالی سریدین فرود نمی آرد و اوصاف یا نفس ها ذمیمه کانت
أَوْجُمِیلٌ مَعَ إِضَافَاتِ الرُّوحِ در دریا سے عدم اندازی شناختن اگر باوصاف
بشناسی باز خود چه چیز اندازی و با چه چیز در سازی بدانکه اوصاف بر انواع است اوصاف
رحمتی و اوصاف نفسانی و اوصاف قلبی و اوصاف روحی که بحکم مجاورت اضافات
باری معتبر شده است اگر بنده را سعادت مساعده کند دولت و صلت معلوم کند
و بهمت سلوک درو سے ظاہر گردیدیر نچتہ و راہ رفتہ و شناختہ طلب کند اگر دوست
و دہم بر قدم او باید نہاد و جان بشکرائے او باید و اگر دست ندہ این فصول را مقتدا
خود باید ساخت ہیئت از سخت بدم گرفت و شد خورشید از نور خست ہما چرخ
گیرم و چرخ چیز دیگر نباید برداخت کہ روزگار شمشو لئی آں مشوش شود کہ
نہ نیست درو جو غیر خدا سے تبارے کہ یکہ شناخت ذات خود را پس تحقیق شناخت ہوا
خود را سے عمل صفات ہما باشند آن صفات یا نسیہ کانیست ہا در روح۔

ابنم وفضل خلق شیخ الاسلام عبدالحق بن عمر بنی بفتح قطب بن بختیاراوشی شیخ زید الدین قدس سره

هر چه در راه دل می آید درین رساله بیاید سوال اینهمه لغتی و محقق که معرفت چیست
جواب معرفت آنست که بدانی که هر کس از حسوس و نفوس و قلوب و ارواح هر یک
از ایشان از صفات کم برضد یکدیگر است صفات بشناسی هم بعلم و هم بعمل که اگر بعلم
بشناسی بعمل نشناسی هیچ سود نکند و اگر بعلم شناسی نه بعمل تو عالم باشی بعمل عار
نباشی تا اوصاف محقق و یا خود چنین گویم که تا چون صفای کامل بدست آوردی
انگاه ترا عاروت توان گفت سوال نحو اوصاف را طریق چیست جواب آنکه
اوصاف حسی محکی که اوصاف نفسانی محشود تا اوصاف حسی برپاست اوصاف
نفسانی را از اوصاف حسی برداست و تا مدد برپاست ولایت برپاست و چون
حسی محشود روئے با اوصاف نفسانی آرد و آنرا بدست محسوس پارو که اگر با وجود اوصاف
نفسانی روئے نحو اوصاف قلبی آرد نتواند که اوصاف نفسانی را مدد است و تا
مدد محشود و یک سوئے نشود تا صفات قلبی بود استقاطا صفات محال بود و
بوصورت رسیدن خیال میت بدیای عصمت فرو رفته به که آنجا بدریای
وحدت رسی به ابتدا سے این کار خلاوت است و عزلت و فراوشی خود با ستغفار
یا دموئے لعلی

قصه

تا تو نشوی ز خود جدا شرک بود	با یاد خودت یاد خدا شرک بود
تا هست وجود تو هبدا شرک بود	آنجا که فتنای مطلقیت می یابد
هر غم که بدو رسد بدای غم شاد است	آزاد کیست کون خود آزاد است
چون آب نگویم که همه چون بادی است	محصول دو کونین که در محبت او

منهم آب بدر السالکین به آن مس العارفین به آن شیر برشیه محبت به آن
سربایه مودت به شیخ بدرالدین غزنوی به که افعال پسندیده و احوال
گزیده داشت و در وقت خود میان اهل سماع و عشق متشهم بود و خلف شیخ الاسلام
قطب الدین بختیاراوشی بود و مشایخ روزگار بزرگی او معترف و معتقد

باب دوم در فضائل شیعہ الاسلام عبدالدین حسن بن عزیزی شیعہ قطب الدین بن محمد آویشی شیعہ فریدالدین قدس سرہ

۱۶۵

جنت اول

بوہ مذکور گفتم و سخن گیر داشت و مخلوق خداے را سخن پذیر غبطه کرد و سوراخه
بدلها رسانید و پیشتر واداعے محبت بود و این بزرگوار را دیوانی است که دستور
عاشقان خدمت و ذکر این بزرگ مشتمل بر دو نکتہ است نکتہ اول در بیان آمدن
شیخ بدرالدین غزنوی از غزنیں در لامہور و از لامہور در دہلی و آوردن ارادت
بخدمت شیخ الاسلام قطب الدین بن مجتہار قدس سرہ العزیز حضرت سلطان
المشاہد قدس سرہ العزیز فرمود کہ شیخ بدرالدین غزنوی میگفت من
اول از غزنیں در لامہور آمدم و در آن ایام لامہور بنایت آباداں بود چند کلبے
آنجابو دم بعد از آن غیرت سفر کردم بکدال آں شد کہ بطرف غزنیں بروم و بیکدل
آں شد کہ در شہر دہلی بیایم و کشش خاطر من جانب غزنیں بسیار بود و چہ مادر و پدر
و اقرباے و دوستان آنجانب شتم و در دہلی دامادے پیش نمود و دین تر و دخال
مصحف ندیم اول تہیت غزنیں دیدم آیت عذابا بعدہ بلیت و دہلی دیدم آیت
رحمت آمد و ذکر بہشت مجوے ہاے آں حکم فال جانب دہلی آمد و تھمصل امام
کہ در دہلی چاکر بود و سر اسے سلطان رفتم این داماد میزری پرازدنکھاے نزدیک
کردہ بیروں مے آید چون مرادید کنار گرفت خوش شد و آں سیم و نظر من آورد بعد
ہم در آں چند گاہ از غزنیں خبر آوردند کہ مغل در کں دیار رسید مادر و پدر و کل قریبا
را شہید کردند از سلطان المشاہد پرسیدند کہ شیخ بدرالدین بن مجتہار کہ در دہلی
رسیدہ بخدمت شیخ الاسلام قطب الدین بن ارادت آوردہ و مخلوق شدہ فرمود کہ اسے
و مے فرمود چوں شیخ بدرالدین بخدمت شیخ الاسلام قطب الدین بن ارادت آوردہ
و مخلوق شدہ تا آن غایب کہ شیخ الاسلام قطب الدین در حد حیات بود
شیخ بدرالدین ملازم خدمت پیر بود نکتہ دوم در بیان کرامت شیخ بدرالدین
غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سلطان المشاہد مے فرمود کہ شیخ بدرالدین را با خواہم
خضر ملاقات بود پدید شیخ بدرالدین گفت اگر مرا بنمائی نیکو باشد روزے در مسجد
تذکیہ حاضر بود و جلے بلند نشستہ کہ کسے آنجا نتوانستہ نشستن شیخ بدرالدین

جنت دوم

پدر را بنمود کہ آں خواجہ خضر است پدر شیخ بدر الدین دید و خاطر کرد ایں زماں اورا
چہ زحمت ہم بعد از تذکیہ خواہم دید چوں تذکیہ تمام شد خواجہ خضر از آنجا غایب شد
سلطان المشائخ نے فرمود کہ شیخ بدر الدین سخت بزرگ بود فاما ہر گاہ کہ
در شہر درآمد و بخلق مشغول شد کار او چگونہ پیش رود و نیزے فرمود اگر کسی بزرگے
را بیند و باز غایب شود از نظر ایں قوت مہتر خضر را باشد وے فرمود ان شیخ بدر الدین
غزنوی شنیدم کہ من در خانہ قاضی حمید الدین ناگوری در اکرم دیدم جائتہ سستن
دادہ است و مہوار سراسر است میرزی در تہ دشت من جیویدہ آشتم نو پیشان و مردم دعا
قبول کرد و مپوشید و گفت پدر ترا بر من منت ہاست دریں محل سلطان المشائخ
فرمود اگر کسی در محل شگنجہ لطف و اخلاقی کند اندر ہمہ عمر او لایسندہ باشد و کاتب حرف
از خدمت سید السادات سید حسین عم خود سماع دارد کہ مردے محقرے بنجر است
سلطان المشائخ بیادے پیش او قیام تمام آوردے و دل داری کردے بجلای
یاراں اعلیٰ کہ ایشان را بدان حد تعلیم نے کند و ایں مردشایاں آں نخے نماید فرمود
کہ ایں مرد وقتے مراد رحلت اضطرار یک گرجا میاری کردہ است پیش من
آوردہ حق آں نگاہ میں ارم سلطان المشائخ نے فرمود در آخر حجب نمازی
آمدہ است بچتہ درازی عمر کہ شیخ بدر الدین غزنوی بیوستہ آں نماز نگاہدے
بعد از اں فرمود کہ از نظام الدین پسر شیخ ضیاء الدین پانی پتی علیہ الرحمۃ شنید
ام کہ در اں سال کہ فوت شیخ بدر الدین غزنوی بود نماز نگاہدہ بود و گفتند
چرا اں سال آں نماز نگاہدہ اید فرمود مرا از عمر چہیز نمازدہ است ہماں سال نقل
او بود و دفن شیخ بدر الدین غزنوی در پایاں پیرا شیخ الاسلام قطب الدین
بختیار است قدس سرہ العزیز و سلطان المشائخ نے فرمود من از شیخ
بدر الدین غزنوی شنیدم میگفت کہ شیخ قطب الدین بختیار قدس سرہ العزیز
ایں دو بیت بسیار گفتہ رباعی سوداے تواند دل دیوانہ ماست ہر چہ نہ حدیث است
افسانہ ماست ہر گاہ کہ از تو گفت او خوش من است ہر خویشے کہ نہ از تو گفت ہر گاہ کہ

باب دوم و فضائل قلقل خانجہ الاسلام معین الدین حسن بن علی شیخ قطب الدین بختیار خاں شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۶۷

منہم آں پیشواے اہل شیعہ آں مقتداے اہل طریقت آں مشہور متوکل
آں میان اولیاء و عرفیوں گل آں از سر تا قدم ہمہ دل عتی شیخ نجیب الدین
متوکل قدس سرہ و الغزیر برادر و خلیفہ شیخ شینوخ العالم فرید الحق والدین
بود و ایں بزرگ عجب عالم داشت و عجیب شے داشت سلطان المشائخ نے فرمود
شیخ نجیب الدین متوکل مدت ہفتاد سال دہر بود دیدہ و ادراے نہ داشت
با اتباع و فرزندان متوکل بودے و عیش خوش داشت و مے فرمودن ہمہ
وے دریں شہر ندیدم وے فرمود کہ او نہ استے کہ امر و کلام روز بہت و ایں ماہ
کدام ماہ است و ایں درم چہ درم است وے فرمود روز عید بود و شیخ نجیب الدین
انچہ در خانہ داشت اتفاق کردہ در نمازی رفت چوں از انجا باز گشت برابر چہ
نفر باز در خانہ آمدہ پرسیدہ چیرے طعام موجود ہست گفت کہ شما انچہ در خانہ موجود
بود پیش از نماز تمام بخج رسانیدید و در نماز رقیہ ایں زماں چیرے نمازہ است
طوف یاراں ملتفت شد و یاراں را معذرتے کرد و خود بالاے بام رفت بوقت
مشغول شد ہمدیں میاں مے بیند مردے بالاے بام مے آید و ایں بیت
میگوید بیت بادل گفتم دلا خضر را یعنی بادل گفت اگر مرا نمایم بھ و ایں مرد
بہلئے طعام پیش آورد و گفت کہ کوس توکل تو در عرش میان ملا و اعلیٰ نے
و تو بہت ایمنی ملتفت گشتہ شیخ فرمود حق میداند سبب خوب ملتفت نگشتہ ام
سبب یاراں القاتے روے دادہ بود بعدہ ایں مرد و گفت کہ ایں طعام بر فرزندان
خود رساں خدمت شیخ نجیب الدین دامن مبارک خود بدیاں طعام غیبی چکر و از
بام فرود آمد و بہر زندان خود رسانید چوں از بالاے بام آمد آں مردانہ دید
و آں مرد ہتر خضر بود سلطان المشائخ نے فرمود کہ شیخ نجیب الدین متوکل
را برادرے بود و در بادل ہر سال بدیدن او استخارفتے تا وقتے ہر دو برادر
بدیدن شیخ علی بزرگ کہ صاحب نعمت بود و در بادل رفتن شیخ نجیب الدین
دو سہ گام پیش از آنکہ بہ پای رسید براسے رعایت ادب پا افراکشید چنانکہ نخست

با بزم و فضائل ملک شجاع الاسلام عیسیٰ بن حسن بنجی شجاع تطلیب بن بنجی راوشی شجاع فرید الدین قدس سرہ
 پاسے برز میں نہادہ پس ار اس پاسے خود بریور یا کہ مصلے است نہاد شجاع بنجی و
 گفت کہ میں بوریامصلے است و ہر دو برادر شستند و کتابے پیش شجاع علی بود
 شجاع نجیب الدین پرسید کہ میں کہ ام کتابت چوں آں بخش باقی بود جواب
 نیافت شجاع نجیب الدین گفت اگر فرماں باشد میں کتاب را بنجیم اجازت یافت
 بجزو آنکہ کتاب بکشد و دید کہ در آخر زماں اینچنین مشایخ باشند کہ در خلا نصیحت کنند
 و در بلا چوں بریور یاے ایشان کسے پاسے نہاد قیامت قائم کنند عین آں در
 نظر شجاع علی داشت و گفت کہ کتاب شناسست و بے قصد و نظر آمدہ است شجاع علی
 پشیمان شد و معذرت بسما کرد سلطان المشایخ مے فرمود شجاع نجیب الدین
 را در آں شب کہ فاقہ بودے بی بی فاطمہ سام را کہ در حوائے قصبہ بذرست خفتہ
 است و روضہ او قبلہ حاجات خالق گشتہ نور باطن روشن شدے یک سنے با نیم
 سنے قرص پختہ و بجز دست شجاع نجیب الدین متوکل فرستادے و میان بی بی فاطمہ
 سام و شجاع نجیب الدین متوکل برادر خواندگی و خواہر خواندگی بود چوں آں قرص
 یرسید شجاع نجیب الدین مے فرمودے چنانکہ بی بی فاطمہ از حال درویشاں
 آگاہی میشود اگر بادشاہ وقت راشود چیزے بابرکت فرستد بعدہ تبسم کردے
 و گفتے بادشاہاں را میں کشف از کجا سلطان المشایخ مے فرمود پیش آں کہ
 من بخدمت شجاع شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس سرہ العزیز پیوندم
 مجدد بودم روزے در مجلس شجاع نجیب الدین متوکل قدس سرہ العزیز برستم
 و گفتم یکبار سورہ فاتحہ اخلاص بخوانید بہ نیت آنکہ من قاضی جائے شوم شجاع
 نجیب الدین اخلاص کرد من دانستم کہ میں التماس بسع مبارک ادر رسید باز
 گفتم کہ یک بار سورہ فاتحہ اخلاص بخوانید بہ نیت آنکہ من جائے قاضی شوم
 دریں کرت تبسم کرد و فرمود کہ تو قاضی مشو چیزے دیگر شوریں حرف سلطان
 المشایخ مے فرمود کہ میں چہ خدا ستکار بود ازیں کار کہ فاتحہ ہم بخواند و میفرمود
 کہ شجاع نجیب الدین متوکل ررباب خرچ کردن دنیا بدیں عبارت فرمودے

باب فیضائل خلق شیخ الاسلام حسین الدین من بخاری شیخ قطب الدین بنقطه اولی شیخ فرید الدین قدس سره

۱۴۹

که چوں می آید بدیهه که لم نیاید و چوں میزد نگاه مدار که نیاید و من فرمود شیخ نجیب الدین
از خدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره العزیز رسید که
که مردمان بچندین گویند این زمان که شهادت احوال است باینکه جوابی می شنوید
که لَکِنَّکَ عَیْبٌ عِیْ فَرَمُو که خیر بعد فرمود اَلَا کَرَحًا فَمَقْلُ مَا اَلْکَلْبُ یَا ز
پرسید بچندین می گویند که بهتر خضر بر شما می آید فرمود که شیر باز رسید بچندین
که ابدالان بر شما آمد و شد دارند درین باب بکنی فرمود و گفت تو هم ابدالی
من فرمود که شیخ نجیب الدین متوکل هر سال بخدمت شیخ شیوخ العالم
فرید الحق والدین قدس سره العزیز در اجودین رفتن چوں خواست که باز
گرد و بوقت وداع فاتحه التماس کرده نیت آنکه چنانکه این بار آمده ام باز دیگر
نیز بیایم شیخ شیوخ العالم بعد فاتحه خواندن فرمود که بارها خواهی آمد تا نوز
کرت بخدمت شیخ شیوخ العالم پیوست چوں نوز دهم کرت خواست که باز
گرد و بخدمت شیخ شیوخ العالم عرض داشت کرد که بنده هر کرت که بخدمت آمده
التماس فاتحه کرده نیت آنکه چنانکه این بار آمده ام کرت دیگر هم بیایم و بر
مبارک شیخ شیوخ العالم رفته بود که بارها خواهی آمد اکنون تا این غایت
نوزده کرت شد که بخدمت رسیده ام باز التماس میکنم و فاتحه در خواست نمایم
که یکبار دیگر بیایم تا ایست بار راست شود شیخ شیوخ العالم فاتحه خواند و نیت
کرت که در شهر آمد نقل شیخ نجیب الدین بود رحمة الله علیه و روضه متبرکه که او بیرون
شهر در عازمه منده است قدس سره العزیز منهم آں باسط علوم ربانی آں کما
خواص معانی اعنی مولانا بدر الحق والدین اسحاق بن علی بن اسحاق
الدهلوی و این بزرگ در زبد و ورع و عشق و در و بکاسی نظیر و داماد و خادم
و خلیفه شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین بود قدس سره العزیز و ذکر
این بزرگ مشتعل بر دو نکته است نکته اول در بیان پیوستن مولانا بدر الدین
اسحاق بخدمت شیخ شیوخ العالم و آوردن ابراد و کثرت بکارت و تجار و در

در بیان پیوستن مولانا بدر الدین اسحاق بخدمت شیخ شیوخ العالم

در بیان پیوستن مولانا بدر الدین اسحاق بخدمت شیخ شیوخ العالم

باب مفضائل فاضل شیخ الاسلام عبدالحق بن حسن بن خورشید قطب الدین بن خجندار شریف فرید الدین قدس سرہ

۱۷۰

عالم دینی قدس سرہ العزیز منقول است کہ ایں بزرگ ہم از شہر مہملی بود و تعلم ہم
در شہر کرد و بود و از دانشندان خوب طبعاں شہر در علم فضیل فایز گشتہ چوں دانشمند می
یکمال در شہر مہملی کرد و بہت بلند داشت خواست تا جمیع علوم را باقصی الغایہ جاری شود
و چون مشکلی نیز در بہ علی بر ماندہ بود کہ از فحول علماے شہر حل نشدند بدین سبب بایکتب
بسیار غیرت بخارا کرد چوں در اجودہن رسید و در اں ایام صیت کرامات و کجمر
شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز در عالم منتشر شدہ بود و خلق
خدائے تعالیٰ از اقا لیم و سہ بخاک بوسن حضرت با عظمت نہادہ الغرض خدمت مولانا
بدر الدین اسحاق یارے داشت عزیز او خدمت مولانا را بر اں آورد کہ با خدمت
شیخ شیوخ العالم ملاقات کند چوں خدمت مولانا بدولت پائے بوشن شیوخ
العالم رسید شائے دید کہ سیدہ مصطفیٰ و تقریر لکشاے اواز خمیر آئینہ حکایت میکند و دل
از دست مے برد چنانکہ سلطان المشایخ مے فرمود کہ حسن عبارت لطافت تقریر بر
شیخ شیوخ العالم بخدمتے بود چوں بمع اینکس رسید خواستے کہ اینکس از غایت ذوق
ہماں ساعت بمید و نیکو باش الغرض چند مشکلی کہ خدمت مولانا را بود از خدمت شیخ
شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز در عین بحث علمی و تقریر حکایت
دینی حل میشد خدمت مولانا تا تحیر ماند با خود گفت کہ ایں بزرگ کتابے نزدیک خود
ندارد و جا ہماے چادر پوشیدہ از علم سن لدنی خبر میدہایں علم کسی نیست بہجت
چیزے کہ در بخارا میرقم صد چندان ہمیں جایا فتم نیت بخارا رفتن از خاطر مبارک
دور کرد و باحققاد صافی بخدست شیخ شیوخ العالم پیوست و مریدان حضرت شد
شیخ سعدی گوید بیت من کہ در پیج مقالے نزوم خمیر عشق پیش تو رخت بیفکند
و سیر نہادم * شیخ شیوخ العالم نیز چوں خدمت مولانا را قابل دیدم حمت فرمود
و بخادمی و دامادی خویش مشرف گردانید و بجزیت مخصوص کرد و گار بندے کشید کہ
یکی از واصلان در گاہ بے نیازی گشت بنعمت خلافت شیخ شیوخ العالم
رسید و ہم بخدست شیخ شیوخ العالم مستقیم ماند و از اقرباء و خویش و پیوندک در شہر

باذن م وفضائل خلق شیخ الاسلام معین الدین من سخی شیخ قطب الدین بنجیا رثی شیخ فرید الدین گدیں سہ

داشت بکلی برید و باد دست یکے شد مصرع دل و جان تن با خیالت یکے شد و کاف
حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دار و کہ خدمت مولانا
بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ جدے سیر الہکال بود کہ یک ساعت چشم مبارک
او از آب دیدہ خالی بنودے این ضعیف گوید بیتی اسے ز غفلت خانہ غفلت ہم
مردم چشم ز گریہ غرق آب و چنانکہ از کثرت گریہ در سر دو چشم مبارک او گل افتادہ بود
بزرگے خوش گوید بیتی فرو خواہ زدن سقف و چشم و بتا آواز کردہ است ایچ کدن
وقتے جدہ پدریں کاتب حروف کہ بیعت بخیرت شیخ شیوخ العالم فرید الدین
داشت خدمت مولانا بدر الدین اسحاق را گفتے برادر اگر شما سائے آب دیدہ خود
نگاہدارید من علاج اک بسمرہ بنیم خدمت مولانا بدر الدین بگریست و فرمود کہ اسے
خواہر من چکنم کہ آب دیدہ بردست من نیست بزرگے خوش گوید بیتی از آب دیدہ
خانہ چشم خراب شد پس نادیم دیدہ خانہ خراب و والد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ
ے فرمود کہ خدمت مولانا بدر الدین اسحاق بعد نقل شیخ شیوخ العالم فرید الدین
والدین قدس سرہ العزیز در سبب جمعہ قدیم اجود من بنشستے و سبب آن بود
چوں بعد از نقل شیخ شیوخ العالم از فرزندان او شیخ بدر الدین سلیمان
بر سجادہ شیخ شیوخ العالم بنشست خدمت مولانا بدر الدین اسحاق چنانکہ
پیش شیخ شیوخ العالم خادمی میکرد پیش مخدوم زادہ خود کہ خدمت بست ایستاد
بزرگے خوش گوید بیتی در خدمت تو اسے ز دل و جان غریز تر و جاب بر میاں
بہ بندم و صد بندگی کنم و چوں چند گاہے بریں بگذشتہ البتہ حاسداں میان شیخ
بدر الدین سلیمان و میان خدمت مولانا بدر الدین اسحاق القاد عدوات
کرد و خواستند کہ منصب خادمی خود فرو گیرند خاطر مبارک خدمت مولانا بدر الدین
اسحاق بدیں سبب منقص شد و دریں باب با سید محمد کرمانی جد کاتب حروف
مشورت کرد و سید محمد کرمانی عزت و احترام مولانا بدر الدین کہ بخد مت
شیخ شیوخ العالم داشت دیدہ بود فرمود کہ مولانا مصرع صحبت کہ بغزت بنود

باجع در فضائل غلام شیخ الاسلام عین الدین حسن بن علی تطلعی بن مختیاروشی شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۷۲

دوری بہ خدمت مولانا چوں این سخن بشنید و مجبوراً مدبشت الغرض خدمت
والد رحمۃ اللہ علیہ سے فرمود من و خواجہ یعقوب پسر خورشید شیوخ العالم فرید الحق الدین
شیخ علاؤ الدین نبیرہ شیخ شیوخ العالم قدس سرہ الغریزہ چند خود کے دیکھو ان
مسیحیہ پیش مولانا بدر الدین اسحاق کلام اللہ بخواندیم حاجی مبارک کہ غلام شیخ
شیوخ العالم بود و خدمت شیخ قدس سرہ الغریزہ باسم جہازی دختر خود بی بی
فاطمہ را کہ در جبالہ مولانا بدر الدین اسحاق بود و داد و وظیفہ ابو الغرض خدمت
والد سے فرمود ان زمان کہ خدمت مولانا در نماز چاشت مشغول شد سے جلال
گیریست کہ بوقت سجدہ سجدہ جاے ایشان تمام از آب دیدہ مبارک تر گشتہ و خدمت
والد سے فرمود کہ مولانا بدر الدین اسحاق قدس سرہ الغریزہ مشعلہ سوزان قاتل
بود و فرمود بکمال مراد خدا سے رسیدہ غرض از آمدن این جہاں مردم را بیل
کمالات است چوں بکمال رسید پیش ازین جہت نداشت چیز و در شیخ شیوخ العالم
رسید قدس سرہ الغریزہ منقول است کہ وقتہ در حیات شیخ شیوخ العالم
مولانا بدر الدین اسحاق قدس سرہ الغریزہ بیت بر زبان مبارک از بیت
پیش سیاست نمیشد و چہ نطق نمیزند اسے زہار صعدہ کہ پس تو نواحیہ میزنی تا مہی
روز و روق این بیت در عالم تحیر بود و بہر بار کہ بر زبان مبارک سے آمد بکائے و اشک
پیدا سے شد چوں وقت نماز تمام در آمد شیخ شیوخ العالم خدمت مولانا بدر الدین
اسحاق رحمۃ اللہ علیہ الامت فرمود و خدمت مولانا در نماز شروع کرد و تحمیر بہت
و بجائے قرات ہمیں بیت بر زبان مبارک ایشان گذشت بعدہ بیہوش شدہ
چوں بخود باز آمد شیخ شیوخ العالم فرمود کہ باز در امامت شروع کن و حاضر باش
دریں کرت نماز تمام کرد و سلطان المشائخ سے فرمود کہ مرا با مولانا بدر الدین
اسحاق محبت سخت بود و در کل امور کہ مرا پیش آمد سے خدمت مولانا پیش
شیوخ العالم مدد ہا کر دے و خود نیز تربیت ہا فرمودے تا آن غایت کہ خدمت
مولانا در صمد حیات بود و بسبب عظمت احترام و سلطان المشائخ بکسے دست

164

اِنِّي بَسَطْتُ يَدَيَّ إِلَيْكَ اِلٰهِي
 وَارْحَمْ بَكَائِي وَاَحْفَ عَمَّا قَدْ حَوَى
 وَاَسْأَلُ دُرَيْفُضْلِكَ ثَمَنَةً فِي نَظْمِهِ
 وَاصْبُ عَلَيْهِ مِنْ قُبُورِكَ جُرْعَةً
 وَانْظُرْ شَوْاعِلَ خَاطِرِي وَشَدَائِدِ
 فَقَدْ ابْتَلَيْتْ بَلِيَّةً لَمْ اَرَحْهَا
 اَلَّذِي فِيهَا رَاحِلٌ اَوْ سَادِرٌ
 وَهَلْ فِيهَا كَانَتْ مَتْنًا يَسُ

ترجمہ اشعار تصریف کہ حضرت بدرالدین اسحاق تصنیف فرماتے

پس بدین کسین کشاده که در م سرود و خود رسو و او
 نعل و کعبه گیر سبت من بنفش خیزد که در او دست
 و کعبه بن فضل خود میس که درین نظم واقع شود
 پس بن نظم از قبول خود جسر ع
 پس بن نظم ساعه خاطر مراد سختی پ
 پس تحقیق از موه شدم من سختی که من تمام من سختی
 پس درین ایام رفته است باکم است
 خود و امانت دیکوین نام و منی نهان من خود آشکار است

وایم وفضل خلفای اسلام معین بن حسن بخاری شیخ قطب الدین بختیار راشدی فریدالدین قدس سره

وَالْعَيْشُ فِيهِ مَنْ تَرَدَّدَ عَامِدًا إِلَى الْإِلَيْنِ أَوْ كِلَيْنِ لِحُفْهِمْ وَأَرَى الزَّيْمَانَ عَنِ نَيْزِ الْوُطَاكِ مِنْ وَأَرْحَمُ مِنْ يَتَلَوُّ وَيَدْعُو عَبْدَكَ	وَالْبُيُوتُ يَوْمَ الْفُسْقِ وَالْفُسْاقِ يَتِمَارِعُونَ تَمَارِيعَ الْأَرْزَاقِ أَذْهَى الْبِلَادِ وَالرُّوْعِ الْوَحْشِ أَقْ الْإِسْخَاقِ ابْنُ عَلِيٍّ الْإِسْخَاقِ
---	--

و نیز مولانا بدایین اسحاق رحمة الله علیه در تہمتہ تصریف مذکور نظم مبارک خود
بالتماس سلطان المشایخ بنیشتہ بود شمع منی و قرآن اھل النظم العزیز
الدائم الجاہد العالم نظام الملک والذین محمد بن محمد بن احمد ذو الخصال
الرضیة والشما اکل السبیة شملت شماء لله واثاره وعملت فصائله واثاره
وای وان كنت قليل البضاعة في هذه الصناعة ولكن اتفاق هذا
النظم كان كما من هو واجب الایتمار کسب النملہ بین بدای سلیمان
وهو دام فضله التمس مني هذه الأسطر مع كثرة قدره فكتب لي
امتيثا لادامه وانا اضعف الفقير الى الله الغني اسحاق بن علي
الذي هلي بي بخطه رجاء ان يذكروني بصالح دعائه حامدا ومصليا

در راحت بودن و بی وقت حال تمام کس لایق و بی اختیار عالمی عادلان اس زمانہ خوردگان کج شربت دانند چون بیمن زمانہ لاکمیا فت زیر کاب انرا رحم کن مرے لکہ خواہد اس قصیدہ را و کج کند بداند	امروز روز بد کاری و بد کاران است بارہ بارہ کردہ بخورد مانند بارہ کردہ خوردن مرغیان شخصی ہائے بلا و از ترس ہائے سوزانند اسحاق ابن علی ابن اسحاق
---	---

خدا از من و خواہد اس نظم را رحمت و پیشوائے خلق بسیار خوشش کند و در کار دین و دنیا بحقائق اوست
کرده و دین بخوری و جہر صاحب خصلتہاے پسندیدہ صاحب عبادتہاے استوار فرامد بہت خصلتہا
نیکی و اہم یاد گیرند بہت ہمتان ہائے خوب و بسیار بہت بزرگہاے و انوار و برسی کن من و اگر
بود من کم یاد و کار اشعار و لیکن اتفاق گفتن اس نظم بود بہت از بہت فرمودن کہ کہ نکس لازم
است قبول کردن فرمان نظم کردن مانند دین و شتاب کردن موجد بہت در جہو سلیمان اس نظام
ہمیشہ یاد زبانی اود خواست کرد از من اس چند سطر نوشتن را یا بسیارے بزرگی و نہ ملت خود دین نوشتن
من اس چند سطر را براس فرمان برداری فرمان اود من ناتوان ترس محتاجاں بسوے الله تو انا و بے نیاز
اسحق پسر علی باشندہ دینی نوشتن چند سطر را بخط خود پامیدانکہ یاد کند اس نظام اسحق
بہ نیکی و دعاے خود در وقت غم نیز خود در حالیکہ شت کنندہ خدام و درود
فرستندہ مصطفی ام بر جنتک یا ارحم الراحمین و

باب دوم فیض الہی ہذا شیخ الاسلام معین الدین حسن بخاری شیخ قطب الدین بختیار خانی فرید الدین قادری رحمہ

۱۷۵
جہتہ

ثالثہ دوم در بیان عظمت کرامات مولانا بدر الملتہ والدین اسحاق قدس اللہ
سرو العزیز وقتن باوازدار دنیا با رعقبہ منقول است کہ ملک شرف الدین
کبرا مقطع دیو پال پور بود و اتفاق آں شد کہ بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق
والدین قدس اللہ سرہ العزیز ارادت آرد برین نیت دولت قدسوس شیخ شیوخ
العالم حاصل کرد و بیعت التماس نمود شیخ شیوخ العالم اشارت بجای مولانا بدر الدین
اسحق کرد کہ ایں را تو دست بیعت بدہ خدمت مولانا بدر الدین بکلم فرماں شیخ
شیوخ العالم و دست بیعت داد و بعد چنگا گاہ بکلم فرماں بادشاہ عہدا و را بند کردہ
از دیو پال پور بجای شہر رداں کرد و ملک شرف الدین عرض داشتہ
دریں باب بخدمت مولانا بدر الدین اسحق نوشت و کسان خود را گفت چوں
در اجودہن بر رسیدل خرو پوزہ است قدرے خوریزہ بخیرید و برابر عرض داشت
بخدمت مولانا بدر الدین کہ بخودم منت بہ برید چوں کسان ایں عرض داشت
با خوریزہ بخدمت مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ آوردند جمیع از عزیزان بخدمت
آں بزرگ نشسته بودند قاضی صدر الدین حاکم اجودہن خادمی مولانائے کرد
اور فرمود کہ صدر الدین ایں را قیمت کن قاضی صدر الدین خوریزہ قیمت
کرد چوں بخدمت مولانا رسید نصیب خدمت مولانا بدر الدین پیش نہاد و خدمت
مولانا بدر الدین فرمود نصیب شرف الدین گیرے ہم نزدیک من بنہ چوں
خرو پوزہ قیمت شد خدمت مولانا دستار مبارک خود از سر فرود آورد و نزدیک
خرو پوزہ کہ نصیب شرف الدین گیرا بود نہاد و فرمود کہ مایں خوریزہ راستہ بخیر
و ایں دستار بر سرے بنیم تا آں زمان کہ شرف الدین کبری نیاید چوں
او برسد با و ایں خوریزہ بخیریم ایں چوں بگفت و حکایات مشایخ و مناقب بزرگا
با حاضران مجلس مشغول شد ساعتی گذشت شرف الدین کبری رسید خدمت
مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ دستار مبارک بر سر خود نہاد و بخوریزہ خورد
مشغول شد دریں میاں شرف الدین کبری حکایت تخلص خود بخیریت

باب دوم در فضائل غلام شیخ الاسلام معین الدین حسن بنجوی شیخ قطب الدین بن بقیار شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۷۷

ہست کہ فرو و دشواری بعدہ خدمت مولانا فرمود تا امر و آفتاب را بگویم تا صغیر تمام شود
فرو و نزو و چون صفحہ تمام شد خواجہ فرمود کہ آفتاب را ببینید چوں یک کس بالارفت دید
کہ آفتاب بر قرار ہست خواجہ حکیم سنائی در مع امیر المومنین اکرم اللہ وجہہ
خوش گوید شہ قوت حسرتش ز فوک نماز داشتہ چرخ را ز گشتن باز بہ سلطان
المشاہد سے فرمود کہ مولانا بدر الدین اسحاق چنان خادمی شیخ شیوخ العالم
قدس سرہ سہرہ العزیز کردے کہ از دہ تن چنان خدمت نیاید با آن ہم مستغرق
و مشغول حق بودے تا بجدے کہ بخدمت شیخ شیوخ العالم ششمہ مستغرق
حق تعالیٰ بودے کہ از خود نہ بداشتہ و خدمت مولانا سخت بزرگ بود و صاحب
نعمت تار و زے من بالایشان گفتیم کہ من در حالت تنگیہا اول شیخ شیوخ العالم
را یاد میکنم پس از ان شمارا بحضرت عزت الشفیع نے آرم جواب گفت کہ من نعمت
داشتم از من سلب شدہ است و در تعزیت آنم بعدہ سلطان المشاہد فرمود سبحان
اللہ پیش از ان خود چہ نعمت بودہ است کہ میں زبان کہ بدیں حد است آچناناں
بود کہ روز کے شیخ شیوخ العالم مولانا بدر الدین اسحاق را عتاب کر و سب
آنکہ وقتے خدمت شیخ شیوخ العالم مولانا بدر الدین را آواز دادہ بود ہمانا مولانا
بدر الدین اسحاق از غلبہ کار جو ابے گفت شیخ شیوخ العالم از برنجید و
نفس شیخ رفت کار از سر گیر پیشینہ رفت و جب شد سلطان المشاہد سے فرمود
بزرگے بود از خلفائے شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز
وقت نقل او بر وقت او حاضر شدم چوں میں بخدمت شیخ کبیر شیخ شیوخ العالم
رسیم و از حال نقل آں بزرگ بخدمت شیخ شیوخ العالم باز نمودم شیخ
شیوخ العالم چشم مبارک پُر آب کرد و فرمود کہ حال نماز چو بود گفتیم سہ روز نماز
نوت شد شیخ شیوخ العالم بیچ گفت مولانا بدر الدین اسحاق دریں
محل گفت کہ میں نیکو زقت من با خود گفتیم شیخ شیوخ العالم دریں باب بیچ نفر
چرا سید کہ مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ از میں ماگوید تا وقتیکہ نقل مولانا بدر الدین حق

باب چہم در فضائل مشائخ الاسلام عبدالحق بن حسن بکری شیخ قطب الدین بن بختیار اوشی و شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۷۸

بود رحمۃ اللہ علیہ نماز باادب و بجااعت بگذارد و او را تمام کرد و رسید وقت اشراق شدہ است
اشراق نیز بگذارد و باوراد مشغول شد باز رسید وقت چاشت شدہ است چاشت نیز بگذارد
و سرسجدہ نہاد و رحمت حق تعالی پیوست رحمۃ اللہ علیہ بعدہ سلطان المشائخ فرمود
من با خود گفتم کہ اورا رسد کہ این سخن بگوید و دفن این بزرگ ہم در مسجد جمعیہ قایم اجودہن
کہ بیشتر حال آنجا مشغول بودے بندہ عرض داشت میدارد کہ کتاب حروف برا بخلانیک
مردمان خدایے تعالی تائب گور بر عبادت باری تعالی توفیق استقامت یافتند
و بمشائخ خود بدین حسن معاملہ رسیدند ہر آئینہ نام دوازہ ایشال تا دور قیامت
باقیماذ مصرع ناخیم کہ در بیچ حسابے ناخیم و بزرگے خوش گوید بیست مردان ہما
گوے زیب دل بردند و اسے ننگ زناں حدیث مردان چلتی متہم آن شیخ باکرا
و خاطر عاقل و از غیہ حق سالیست آن از رسوم و تکلف بری اعنی آن شیخ جمال الملئ
والدین ہانسوی انجلیب کہ جمال اہل حقیقت و قدوہ اہل طریقت بود و علیم و تقوے و
لطف طبع و درویشی مخصوص و نظم او کہ دستور عاشقان خداست دلیل بر کمال عشق
اوست کند و این بزرگ خلیفہ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ
الغزیز بود و بہ ترتبہ مشائخ کبار رسیدہ شیوخ العالم دوازہ سال محبت او در
ہانسوی ساکن بود و در باب شیوخ العالم کراٹ فرمودے کہ جمال جمال
ماست و گاہے فرمودہ است کہ جمال میخواہم کہ گرد سر تو بگردم و این سخن دلیل فصیح
است بر عظمت آن بزرگ قرب منزلت آن بزرگ نزدیک شیوخ العالم
شخصے را خلافت نامہ دادہ بود و او را فرمودہ کہ چون در ہانسوی برسی جمال مارا بہ نامی
چوں آن شخص در ہانسوی آمد و خلافت نامہ کہ از شیوخ العالم یافتہ بود بخت
شیخ جمال الملئ والدین نمود شیخ جمال الدین آن خلافت نامہ را پارہ کردہ
فرمود تو شایان خلافت نہ مانا کہ آن شخص باتماس و مزارحمت از شیوخ العالم
خلافت نامہ یافتہ بود و الغرض آن شخص ہانسوی در اجودہن باز آمد و خلافت نامہ
کہ شیخ جمال الدین پارہ کردہ بود بخت شیوخ العالم نمود و شیوخ العالم

باب دوم در فضائل غلامکشیخ الاسلام حسین الدین حسن بخاری شیخ قطب الدین بختیار خانی شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۷۹

فرمود کہ پارہ کردہ جمال را ما نتوانیم دوست نیز عطرانی بحد سے بود کہ سلطان المشائخ
قدس سرہ العزیز نے فرمود کہ اے نانا کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین
قدس سرہ العزیز مابعد دولت خلافت خود رسانیدہ فرمود کہ میں خلافت نامہ در
مانشی مولانا جمال الدین را بنامی چنانکہ میں کیفیت مشرح در ذکر سلطان
المشائخ تحریر یافتہ است سلطان المشائخ نے فرمود کہ پیش از خلافت و قتیکہ
میں بخدمت شیخ جمال الدین میرقم مر تعظیم کردے و قیام آورے چوں بعد از
خلافت یکروز بروز رفتہ شد شستہ ماند مرا در خاطر گذشت مگر انمعنی موافق ایشان
نیست بر فور فرمود مولانا نظام الدین تا تو بدانی کہ میں پیش تو نہ ایستادہ ام
سبب چیز دیگر است فاما ہر گاہ کہ محبت در میان آمد من و تو یکے شریکیم پیش خود
بر خاستن چگونہ روا باشد شیخ سعدی گوید بیت قیام خواستم کرد و عقل
مے گوید مکن کہ شرط ادب نیست پیش سر و قیام بہ سلطان المشائخ نے فرمود
مرا شیخ جمال الدین مانسوی و خواجہ شمس الدین دبیر و جماعتی از یاران و
عزیزان را یکجا اتفاق مراجعت شد از حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین
قدس سرہ العزیز در وقت داخ شیخ جمال الدین وصیتہ درخواست کرد
و آداب اہل ارادت میں است چوں بر غم سفر سے شیخ را داخ کنی وصیتہ فرماید
اگر شیخ پیش از سوال وصیتہ کرد فہو المار و الامریان درخواست کن شیخ شیوخ
العالم نور الدین مرقدہ فرمود کہ وصیتہ ما ہمیں است کہ نانا را و اشارت بجانب
من کرد دریں مصاحبت مے باید کہ خوش دار مصرع مقصود توئی در بہانہ است
شیخ جمال الدین بحکم وصیت لطفہا نے فرمود و خواجہ شمس الدین دبیر کہ معذرت
لطافت و کان طرافت بود نیز تعظیم و تکریم مے نمود تا نزدیک کردہ رسیدیم لادن
دوستانان شیخ جمال الدین عزیز سے میں نام فرما نہ اے موضع بود سیمہ
یاران را سعادت تے دانست استقبال کرد و شیخ جمال الدین با جمیع یاران الدین
خود بروز و زہار اگر اس پیش آور د شیخ جمال الدین فرمود کہ میں بانی شکر تے از بلند

باقیم و فضائل تعلقاً شیخ الاسلام معین الدین حسن بخاری شیخ قطب الدین بن مکتبہ اروٹھی شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۸۰

الکون مارا کے اجازت میکنی تارواں شویم گفت انگاہ اجازت کفر کہ ماراں بہ باز در
ایام اسماں یاراں بود و خلق بہ بلائے قحط مبتلا شیخ جمال الدین مکران گشت
و بیخ گفت بمعاملہ از باطن توحید بنود و شب ہنوز نگذشتہ بود کہ یاراں سخت بارید و چو
آں ولایت سیراب کرد با دواں ہر یک شاداں پیش آمدند و برائے شیخ جمال الدین
ویاراں دیگر اسپاں بار گیر آوردند چنانچہ از انجا تا ہانشی سوار آمدند اسپے کہ بار گیرین
بود و لگام و سکرش فتاد و یاراں پیش رفتند و من تنہا ماندم مشقت بسیار کشیدم
بے طاقت شدم از اسب فرو دادم صفرا غالب شد یہوش شدم درین حال یہ
شیخ شیوخ العالم بر زبان من سے گذشت چوں بخود باز آمدم مرا بخود و ثوتے
شد کہ و آخر نفس نیز بر یاد ایشان خواہم رفت مصروع خوش آں رفتن کہ بریات
رو و حاتم سلطان المشائخ سے فرمود من در اجود من میفرم در ہانشی
رسیم شیخ جمال الدین مرا گفت از من بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق
والدین قدس سرہ العزیز عرض داشت بکنی کہ در خرج عشرتے سے باث
شیخ شیوخ العالم دے در حق من کند چوں بخدمت شیخ شیوخ العالم
رسیم پیغام ایشان گفت فرمود اورا بگو سے چوں ولایت یکسے دادہ شود اورا
واجب است استمال آں ولایت از شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ
کرد کہ استمال ولایت ملوک دنیا معلوم است فاما استمال ملوک آخرت چیست
فرمود کہ استمال ملوک آخرت توجہ القلب الے اللہ من کل لوجہ ساکل و زیاد
کرد کہ مشغولی و کرامت شیخ جمال الدین مشہور است فرمود کہ آری بچندین است
فاما معلوم ہمین انبیا پیش اندوا لاہیں پیغام آں بزرگ و جواب شیخ شیوخ
شالم دلیل سے کند مقول است شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ
فرمود نیز کہے بود خادمہ بغایت صاحبہ العین شیخ جمال الدین از ہانشی
خلافت شیخ شیوخ العالم ادبر دے شیخ شیوخ العالم اورا مادر مومناں
کہ شیخ مے رونے شیخ شیوخ العالم فرمود کہ مادر مومناں جمال ماہی سے کند ماہ

ماہنامہ فضائل خلیفہ شیخ الاسلام معین الدین حسن بن خیر علی شیخ قطب الدین بن بختیار اوشی شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۸۱

سومناں عرض داشت کرد کہ خواجہ ازاں روز باز کہ بندگی شیخ شیعہ العارفین ہوئی
کر دہست دیہ ہا و سبب شغل خطابت بکلی ترک دادہ و گرسنگی ہا و بلا ہا محنت
میکشد شیخ شیعہ العارفین از شنیدن این حکایت خوش شد و فرمود کہ احمد اللہ
خوش مے باشد سلطان المشائخ مے فرمود وقتے در ہوا سے زمستان من
بخدمت شیخ جمال الدین ہانسوی نشستہ بودم دریں میان شیخ جمال الدین
ایں نظم بر زبان مبارک راند بیت بار و غن کا و اندرین روز چمنک دینیکو باشد
ہر بسہ نان تنک دمن گفتم ذکر الغایب غیبہ بعدہ تبسم کرد و فرمود کہ اول آں را
موجود کردہ ام انگاہ مے گویم بعدہ آنچہ فرمودہ بود و مجلس حاضر آرد مقبول است
کہ شیخ جمال الدین ہانسوی را با شیخ ابو بکر طوسی حیدری کہ در کنارہ آب جون
متصل اندر بیت خاقانہ چوں بہشت دارد او ہما نجا آسودہ است و
او درویشے عزیز بود و معاملہ او بحدریان نسبتہ داشت الغرض میان شیخ
جمال الدین و میان شیخ ابو بکر طوسی رحمۃ اللہ علیہا محبت بود و واسطہ
مولانا حسام الدین اندر تپتی شیخ القضاۃ و الخطباء بود و ایں لانا حسام الدین
ارادت بخدمت شیخ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہا داشت و در آں ایام کہ شیخ
جمال الدین بویارت شیخ الاسلام قطب الدین بن بختیار قدس سرہ در شہر
آمدے با شیخ ابو بکر طوسی ملاقات کردے و مولانا حسام الدین قدس سرہ
شیخ جمال الدین را غنیمت شمر دے و ضیافت ہاے شکر کردے سلطان
المشاہد و آں ضیافت ہا حاضر بودے الغرض وقتے شیخ جمال الدین
از ہانشی مے آمد مولانا حسام الدین استقبال کرد و بوقت استقبال کردن
شیخ ابو بکر طوسی مولانا حسام الدین را گفت کہ شیخ جمال الدین را بگوئے کہ من
در حج میروم الغرض چوں مولانا حسام الدین در کنارہ آب بہ موضع کلمو کہری رسیدہ
بر آں کنارہ شیخ جمال الدین رسیدہ بود و بریں کنارہ مولانا حسام الدین
و آب دہنہ در میان بود شیخ جمال الدین از مولانا حسام الدین با و از بلند

باویم و فضائل ملک الفخام الاسلام معین الدین جس مخبر شیخ قطب الدین نجفی راشی شیخ فرید الدین مقدس سرزم

۱۸۲

پرسید کہ آں باز سپید ماچگونہ ہست یعنی شیخ ابو بکر موسی مولانا حسام الدین
 کہ او درج میرد شیخ جمال الدین ہم از کنار آب سولانا حسام الدین را گفت کہ
 تو ہم را اینجا برایشان برو و ایس بیت بگو متعاقب ما ہم میرسیم بیت ایس است
 بیت مر پاسے ترا سرم نثار دے ترے یک سر صیہ بود ہزار سرا دے ترے در غار
 وطن ساز چو بود بکر از انکہ ابو بکر محمدی بغار دے ترے از شیخ قطب الدین
 مشہور بنیہ پسرین شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ منقول است کہ نے
 فرمودند از ان روز کہ ایس حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القیڈ
 روضہ من ریاض الجنۃ اوحضرہ من حقم النیر ان یسمع مبارک شیخ
 جمال الدین رسید بغایت ملتفت مے بود و از ہیبت ایس وحیہ بقراریچو
 خدمت ایشان بکوار رحمت رب پیوست یاراں و عزیزاں نیز سبب اینمعنی
 در قلق و اضطراب مے بود نہ کہ حال ایشان در گوچگونہ خواب بود و الغرض بعد
 چند گاہ خواب شد تا قبر مبارک ایشان گنبدے عمارت کنند بنیاد گنبد کاویدان
 گرفتند چون نزدیک آمد رسیدند دیدند غرفہ پیش روے مبارک ایشان جانب
 قبلہ پیداشد کہ از ان بوے بہشت مے آمد ہاں ساعت از انجا دور شدند و ان
 موضع را مسما کردند سلطان المشائخ مے فرمود مولانا جمال الدین ہانسوی
 رابعی نقل در خواب دیدند فرمود چوں مراد گو فرود آوردند و فرشتہ عذاب فرود
 آمدند باز فرشتہ ہوگیرے در پے ایشان آمد و فرماں رسانید کہ ما اورا بدو کعبت
 صلوٰۃ الروح کہ متصل سنت نماز شام میگذاارد و بآیۃ الکری کہ متصل ہر چہ
 میخواند بخشیم منقول است چوں شیخ جمال الدین نقل کرد و بعد ہر سہا
 کہ خادمہ شیخ جمال الدین بود رحمۃ اللہ علیہا مصلے و عصا شیخ جمال الدین
 کہ از شیخ شیوخ العالم یافتہ بود مولانا برمان الدین صوفی پسر خورشید
 جمال الدین کہ پدر شیخ قطب الدین منور بود در عالم صغر بود بخدمت شیخ
 شیوخ العالم شرح شیوخ العالم بر حمت مولانا برمان الدین مذکور و تعظیم

گو رہا ہے
 از انہا ہے
 بہشت ہے
 چشم نہایت
 از انہا ہے
 و از انہا ہے

باب دوم فیضائل غلام شیخ الاسلام حسین الدین حسن بخاری شیخ قطب الدین بخاری لکھی شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۸۳۴

و تکریم نمود و بشرف ارادت بیعت نمود و مشرف گردانید و چند روز بر خود داشت
و بوقت مراجعت خلافت نامہ و اس مصلی و عصا با نعتی کہ مولانا شیخ جمال الدین
رواں کردہ بود بمولانا برهان الدین صوفی بخشید و فرمود چنانچہ جمال الدین
از بہت ماجازی بود تو ہم مجازی و اس ہم فرمود باید کہ چند گنہ در صحبت
مولانا نظام الدین باشی یعنی سلطان المشائخ دریں محل مادر مومنان
بخدمت شیخ شیعوخ العالم عرض داشت کرد بزبان ہندی کہ توجا بربان
الدین بالاسہ یعنی خود است اس بار گراں طاقت نتواند آورد شیخ
شیعوخ العالم قدس سرہ العزیز فرمود بزبان ہندی کہ مادر مومنان (پنوں
کا چاند بھی بالا ہوتا ہے) یعنی ماہ شب چہار دہم در اول شب خوردے یا شد
کہ بتدریج بہ کمال میرسد خواجہ پناہی گوید مصرع برگ توت است
کہ گشتہ بہت بتدریج طلسم و شیخ شیعوخ العالم مولانا برهان الدین را وداع
کرد و مولانا برهان الدین بر حکم فرمان شیخ شیعوخ العالم بخدمت حضرت
سلطان المشائخ ہر سال آمدے و ترقیب یافتے الغرض چوں مولانا برهان
الدین بمرتبہ کمال رسید و اوصاف مشائخ کبار را برکت نظر شیخ شیعوخ
العالم و صحبت سلطان المشائخ در جمع شد یک مرید ہم گرفت و اگر کسی
از بہت ارادت آمدے و بدو توجہ کردے و مزاحم شدے فرمودے کہ باوجود بند
سلطان المشائخ شیخ زمانہ حضرت سید نظام الدین محمد بچونے را
کلاہ ارادت دادن و بیعت گرفتن روا نیست و اینغنی بسبع مبارک سلطان
المشائخ رسیدہ بود چوں مولانا برهان الدین بخدمت سلطان المشائخ
آمد سلطان المشائخ فرمود کہ مولانا چنانچہ اس ضعیف از شیخ شیعوخ العالم
مجازست شما ہم مجازید چرا کلاہ ارادت نے دہید مولانا ہماں سخن گفت
کہ باوجود بچو شما بچو منے را روا نیست کہ کلاہ ارادت بدہد مولانا برهان
الدین باعتبار صافی از دل بہت سلطان المشائخ آغا زید و ہر سال

کہ بخدمت سلطان المشائخ از ہانسی در شہرے آمد سلطان المشائخ
 نے فرمود بجماعت او در جماعت خانہ کہٹ راست کنید چوں او صاف تواضع و انکسار
 خاضعہ او بود بسبب ترک ادب در جماعت خانہ در کہٹ نے غلطیہ و ہر وقت کہ خواستہ
 بخدمت سلطان المشائخ برود اول جامہ ہاسے پاکیزہ خود را بعود و عطریات دیگر
 معطرے گردانید انکھا بخدمت سلطان المشائخ میرفت اگرچہ کرات در یک روز
 طلب شدہے و حکمت این معنی ازاں بزرگ پر رسیدہ فرمود چوں بخدمت بزرگے
 بروند خوشبو شدہ باید رفت و این بزرگ را جمال با کمال بود و ظاہری آراستہ و باطنی
 معمور داشت و سلطان المشائخ نے فرمود جمال الدین ہانسی را بپیرے
 بود بزرگ دانشمند دیوانہ شدہ بود گاہ گاہ بہوش آمدے و ہوشیارانہ سخن گفتے
 اگرچہ دیوانہ شدہ بود فاما از ہزار ہوشیار نشینیم کہ او شنیدیم میگفت العلم حجاب الہ
 الاکبر و انستم کہ این دیوانہ معنوی است بیان این سخن از او پرسیدیم جواب گفت
 علم دون حق است و ہرچہ دون حق است حجاب حق است منہم آں عارف ربانی
 آں زائد سبحانی شیخ عارف کہ خلیفہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس
 السمرہ الغریز بود و سلطان المشائخ نے فرمود کہ این عارف را شیخ شیوخ العالم
 قدس السمرہ العزیز جانب سید ہستمال آخذ و فرستادہ بود و او را اجازت بیعت
 دادہ بود و اینچنان بود کہ ملکہ بود طرفت آختہ و ملتان و این عارف بر آں ملک
 امامت داشت و یا تعلق با ہم دیگر الغرض وقتے آں ملک صد تنگہ بدست این عارف
 بخدمت شیخ شیوخ العالم فرستاد و ازاں پنجاہ تنگہ بر خود نگاہداشت پنجاہ تنگہ
 بخدمت شیخ شیوخ العالم آورد شیخ شیوخ العالم بستم کرد و گفت عارف قیمت
 برادر و ار کردی این عارف شرمندہ شد بر فور آں پنجاہ تنگہ آوردہ پیش داشت
 و ازاں خود ہم چیزے آورد و عجز بسیار کرد و ارادت التماس نمود شیخ شیوخ العالم
 دست بیعت بدو داد و او مخلوق شد بعد ازاں چنان در خدمت راسخ شد کہ ہتفاقتے
 حاصل کرد تا انکہ آخر الامر شیخ شیوخ العالم او را اجازت بیعت داد و ہم طرف سید ہستمال

باب سیوم و فضائل بعضی بزرگان شیخ شیوخ العالم فرید الدین ابراہیم سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرہ

۱۸۵

فرستاد ناما پچیسیم گونہ کہ مولانا عارف خلافت نامہ خود بخود دست شیخ شیوخ
العالم آورد و عرض داشت کردایں کارنازک است اندازہ من بیچارہ نیست و من
عہدہ دارایں کار و دخل مشائخ کبار نتوانم شد ہم بر شفقت و مرحمت خودم عالمیاں
کہ در نظر مبارک خود در آورده است ببنده کردہ ام بعد رسانیدن خلافت نامہ علم
اجازت شیخ شیوخ العالم در کعبہ رفت و پیش از آنجا باز نگشت رحمتہ اللہ علیہ عرض
میدارد کاتب صوفی محمد مبارک علوی المدعو بامیر خور در آنجا ایں بندہ از خدمت
والد خود و رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ در ویشتہ بود بزرگ صاحب نعمت کہ اورا
شیخ علی صابر گفتندے در درویشی قدمے ثابت و نفسے گیر داشت و ساکن قصبہ
ڈیکری بودے و پیوند بخداست شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ
سرہ العزیز داشت اورا از حضرت شیخ شیوخ العالم اجازت بیعت بود الغرض در آنجہ
بعضے یاراں بزرگ کہ بدولت خلافت شیخ شیوخ العالم شرف شدہ بودند ہم کیے
را و داع مے شد و بویستے مخصوص مے گردانید و نفسے ہمراہ او میکرد و درس سیاں
شیخ علی صابر عرض داشت کرد کہ در باب بندہ چہ فرماں مے شود شیخ شیوخ
العالم در باب او فرمود کہ اے صابر برو کہو کہ خواہی کرد یعنی ترا عیش و نوش
خواہ گذشت الغرض تا آخر عمر شیخ علی صابر را عیشے خوش گذشت و او مردے
خوش باش و کشادہ ابرو بود علیہ الرحمۃ باب سیوم در بیان مناقب فضائل
و کرامات اولاد بعضے بنسگان و بنیرگان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس
سرہ العزیز و اقرباے سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس سرہ
العزیز و سادات کرام کہ مخصوص بودہ اند باخصاص شیخ شیوخ العالم فرید الحق
والدین و سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس سرہ ہما العزیز عرض
کرد کاتب صوفی محمد مبارک علوی المدعو بامیر خور در براے میدان نوب
ہا و پوشیدہ نماذرا آنجا کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین را پنج پسر و سہ
پودہ اند اما بنسگان و بنیرگان شیخ شیوخ العالم اکثرت شہق و غوغا لم

شیخ

باسم و فضائل بعضی دیگر از شیوخ العالم فرید الدین و اقرایه سلطان المشایخ و سادات کرام قدس سرهم

۱۸۶

گرفته اند و هر طرف را از اطراف گیتی بقدم مبارک خود منور گردانیده اند و در حمایت خویش داشته اند و ما بعضی فرزندان و بنسبگان و منیرگان که مناقب و کرامات ایشان مشهور است و بعضی که در نظر مبارک سلطنت المشایخ پرورش یافته اند و کاتب حروف حضرت ایشان را یافته و درین کتاب تحریر یافته تا از برکت ایشان این کتاب در دلهای اهل دلائل عالم پاشه گیرد و نویسنده امیدوار است و مغفرت باشد ان شاء الله تعالی نکته در بیان مناقب فضائل و کرامات پسران شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس سرهم العزیز منهم آن شیخ زاده معظم آن فخر بنی آدم که از همه پسران شیخ شیوخ العالم بهتر بود و خواجہ نصیر الدین نصره الله که باوصاف سنیة و اخلاق مرضیة موصوف بود و روزگار عبادت باری تعالی و بزراحت و حرارت که تلمذ حلال است گذرانیده و خداے تعالی را در غلا و ملاطاعت کرد و عمر عزیز در رضای باری تعالی بسربرد و رحمة الله علیه منهم آن بحر علم آن کان حلم آن بقوئے آراسته و بوع پیوسته اغنی مولانا شهاب الماتة والدین که بود و فو علم و فضائل بسیار مشهور بود و بیشتر حال بخیرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین حاضر بود و اگر در مجلس شیخ شیوخ العالم بنشیند در علم افتاد و در این باب شروع کرد و آن بحث را تقریر فرمود که اگر دے چنانکه دلاساے شیخ شیوخ العالم بود و سلطان المشایخ می فرمود که میان من و میان مولانا شهاب الدین طریقه محبت مساوی بود و می فرمود که وقتی مراجراتی رفت بخیرت شیخ شیوخ العالم بے قصد من و آنچنان بود که روزی نسخه و عوارف بخیرت شیخ شیوخ العالم بوده است از آن خواند می فرمود همان نسخه بود و بخط باریک بنشته یا سقیم گوشت شیخ شیوخ العالم را در بیان آن اندک کسے بوده است من نسخه دیگر بخیرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمة الله علیه دیده بودم مرا از آن یاد آمد گفتم شیخ نجیب الدین نسخه صحیح دارد و مکرر سخن بر خاطر گرانیشان گران نمود و ساعتی شد بر لفظ مبارک را ندیدنی و در پیش را قوت تصحیح نسخه استقیم نیست یکدیگر بار این لفظ بر زبان مبارک را ندو مرا هیچ بردل نیست که در معنی که

نکته

بسیار و فضائل بے شمار شیوخ العالم فرید الدین اقبال سے سلطان المثنیٰ و سادات کرام قدس سرہم

۱۸۷

مے فرمایا کہ میں قاصداً و عامداً گفتہ باشم انگاہ بر خود کمال برم چوں دوستدار این بگفت
مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ مرگفت کہ شیخ این سخن در باقی مے گوید من
بر خاتم سر بہ نہ کردم در پائے شیخ افتادم گفتہ لغو ذبا کہ کہ ہر مقصد و وزیر سخن تیر
کنا جانہ مخدوم باشد من نسخہ دیدہ بودم از ان حکایت کردم مراد اصلا چیرے در خاطر
چیرے دیگر نمودم چند معذرت کردم از بے رضائی بچنان و شیخ شیوخ العالم
میدیدم چوں از انجا خاتم نہ خاتم کہ چکنم مباد ایچکس را آچنان غم کہ مرا اس روز بود و گریہ
درین افتاد مضطر و حیران بیرون آمدم تا رسیدم بر سرہ چاہے خواہم کہ خود را در اس
چاہ اندازم باز نامل کردم و با خود گفتم گدا سے مردہ گیر اما میں بدنامی مباد ایکہ باز گرد
در سخت حیرت سر ایسمیکشتم و با خود گریہ زاری میکردم خدا سے دانہ تا میں کس
را در اس ساعت چہ احوال بودا لغرض شیخ شیوخ العالم را پسر سے بود کہ اورا
مولانا شہا الدین گفتہ ہے میان من و میان او طریق ملودت مسلوک پو
اور از میں حال خبر شد بخد مت شیخ شیوخ العالم رفت از حال من بطریق بہتر
گفت شیخ شیوخ العالم محم خور و را بطلب من فرستاد پیام و سرور قدم آوردم
انگاہ خوشنود شد دوم روز اس مرا پیش طلبید و مرحمت و شفقت بسیار فرمود و گفت
ایں ہمہ برائے کمال حال تو کردم ایں لفظ اس روز از خدمت ایشان شنیدم
کہ پیر شاہ مرید است انگاہ مرا خلعت فرمود و کسوت خاص مشرف گردانید سلطان
المثنیٰ مے فرمود کہ وقتے پیرے بخد مت شیخ شیوخ العالم آمد و گفت من
بخد مت شیخ قطب الدین طیب الشہراہ بودم و شمالا بخدا دیدہ ام شیخ اورا نے شناس
چوں تعریف کرد بشناخت لغرض یکے جو اسے برابر خود آوردہ بود و اس پسر او
سخن در علم افتاد اس پسر کہ بے ادب و بد بحث و رامہ و گستاخ و ادا با شیخ
بحث کردن گرفت چنانکہ سخن بلند شد شیخ ہم سخن بلند کرد و شیخ شہا الدین
بیرون در شہتہ بودیم چوں علیکہ تہ شد دروں در آمدیم اس پسر کہ بچنان ہے او را
سخن مے گفت مولانا شہا الدین در آمد اس پسر کہ اسیلی ہا زدن گرفت تیر شد

چونخواست کہ بر مولانا بسفاہمت و رافت از من دست آں پسرک گرفتہ دریں میاں
 شیخ شیوخ العالم قدس سرہ العزیز فرمود کہ صفا کنی مولانا شہاب الدین
 یک چپا کی لغز و سیلفی سیم بیاورد و بیاں پدرو سپرد ادمہ و باز گشتند و رسم شیخ
 شیوخ العالم این بود کہ ہر شیعہ از افطار مرہ پیش طلبی سے و مولانا رکن الدین
 سمرقندی را ہم مولانا شہاب الدین گئے بودے و گئے نبودے الغرض مارا
 بطلبی سے حکایت آں روز باز پرسید حکایت آمدن آں پیرواد ب کردن مولانا
 شہاب الدین آں پسرک را تقریر افتاد شیخ شیوخ العالم مے خندید و دریں میاں
 من عرض داشت کہ دم کہ در انجہ آں جوان خواست کہ با مولانا شہاب الدین
 و رافتہ میں این قدر کہ دم کہ دست او گرفتہ شیخ شیوخ العالم بخندید و فرمود کہ نیکو
 کردی شیخ سعدی خوش گوید بیت ایچے دیدت آسایش و خندیت آفت +
 گوے از ہمہ خواباں بر بوی بلطافت منہم آں شیخ المشائخ طریقت و آں آفتا عالم
 حقیقت آئی شیخ بدر الملک والدین سلیمان کہ بعلم و تقوے مشہور باوصاف مشائخ
 کبار موصوف بود و بعد وفات شیخ شیوخ العالم بر سجادہ شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق والدین پدر خود باتفاق برادران و اہل ارادت کہ حاضر بودند نشست
 و آں مقام را بنور رضو بر جادہ طریقت منور گردانید کہ الولد سر لاہیہ و کاتب حروف
 از والد خود سید محمد مبارک کرمانی رحمتہ اللہ علیہ سماع دارد کہ شیخ بدر الدین سلیمان
 مخلوق نبود فرق کردے بر طریقہ مشائخ چشت قدس سرہ العزیز زیرا چہ دست خلقت
 از خلفاے چشت داشت و انچنان بود کہ چون خواستند کہ خواجہ قطب الدین
 چشتی را قدس سرہ العزیز بر سجادہ پدر چشت بنشانند و خواجہ قطب الدین
 در عالم صغر بود بزرگان چشت و اقربائے دیگر رضا نمیدادند و خواجہ علی چشتی
 عم او و عمدہ سلطان غیاث الدین بلبن در شہر دہلی آمدہ بود بزرگان چشت
 و وظیفہ بزرگ صاحب را از خلفاے خاندان چشت یکے خواجہ زور کہ بوقت شنیدن
 نام مبارک او تکیہ گویند اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر و الحمد و دوام خواجہ

کہ بوقت شنیدن نام مبارک او تسمیہ گویند بسم اللہ الرحمن الرحیم سمجھتے ہیں مصلحت
و باز نمودن کیفیت سجادہ خاندان چشت کہ خواجہ قطب الدین میں ہند بخت
خواجہ علی رواں کردن چنانچہ اس حکایت مشرح در نکتہ سادات در ذکر والد کتاب
حروف تحریر یافتہ است الغرض اس دو عظیمہ صاحب چوں نزدیک اجود ہن
رسیدند شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس مد سرہ الغرض را خبر شد کہ اس
دو بزرگ از خاندان چشت میرسند شیخ شیوخ العالم استقبال کرد و این دو
بزرگ را بتعظیم در اجود ہن فرو آورد و ضیافت ہائے لشکر کربعدہ مولانا
شہاب الدین و شیخ بدر الدین سلیمان را در نظر مبارک ایشان آورد گفت
کہ میں ہا را شما کلاہ ارادت ہو شانید آں بزرگاں گفتند ما را چہ مجال آں باشد
کہ در نظر چوں تو شایہ کلاہ بدیم شیخ شیوخ العالم فرمود کہ ما میں نعمت ہم از
خاندان شما داریم مطلوب من این است کہ کلاہ ارادت از دست شما بپوشند و
آں بزرگاں گفتند چوں مخدوم مغدومیدار اشارت شود و کلاہ از جامہ دار خا
مخدوم بیارند و مخدوم بدست مبارک خود کلاہ راست کند ما را دیدہ انکاہ ما کلاہ
بپوشانیم مولانا بدر الدین اسحاق بحکم اشارت شیخ شیوخ العالم دو کلاہ آورد شیخ
شیوخ العالم بدست مبارک راست کردہ ہاں بزرگاں داد آں بزرگاں در
نظر مبارک شیخ شیوخ العالم مولانا شہاب الدین و شیخ بدر الدین سلیمان
را کلاہ بپوشانید تا از برکت آں میان ہمہ فرزندان یکے عالم با عملی دوم و ار
سجادہ شیخ شیوخ العالم گشت الغرض چوں بیشتر مشائخ چشت را قدس سرہ
سرہ الغرض فرقی بود شیخ بدر الدین نیز ہاں معنی رعایت کرد چوں شیخ بدر الدین
سلیمان یوفات یافت درون گنبد شیخ شیوخ العالم مدفون یافت قدس سرہ
سرہ الغرض منہم آں موصوف باوصاف مردان دین آں مشہور بقویہ یقین
اعنی خواجہ نظام الملک والدین سلطان المشائخ نے فرمود کہ خواجہ قطب الدین
را شیخ شیوخ العالم از جملہ پسران دوست ترا داشته و او شکر خج بود و بخت

شیخ شیوخ العالم عظم گستاخ بود ہر چہ گفتہ شیخ شیوخ العالم از غایت آن کہ اورا
دوست داشتے بلعضا بشنیدے و بسم کردے و از انجا و گفتہ زنجیدے منقولست
کہ در مردی و جوانی حیدر ثانی بود و کیا ستے ظاہر داشت و فرستے صادق چنانکہ
ذکر کراست و فرست است او در نکتہ وفات شیخ شیوخ العالم تحریر یافتہ است الغرض
چوں بعد نقل شیخ شیوخ العالم کفار در دیار جو و ہن رسیدند خواجہ نظام الدین
از بہت مردی و غایت لاوری بجز کفار پیوست بعد قتال بسیار شہادت یافت
چوں در میان کشندگان تفحص کردند ہیچ اثر آن بزرگ زادہ عالم نیافتند رحمۃ اللہ
علیہ منہم آن سیرت خوب نزد اہل دلائل محبوب عنی خواجہ یعقوب کہ از ہمہ سپران
کثر بود و تبدیل دایما مشہور و نفسے گیر داشت و کراستے ہویدا و طریقہ اہل ملاست
رفتے و بکلس آنکے مخلوق نمودے با حق بودے و طبعی قیاض و لطافتے تمام داشت
کاتب حروف از والد خود سید محمد مبارک کرمانی سماع دارد کہ مے فرمود بیشترے
حال در سفر و حضر صاحب شیخ زادہ عالم صاحب دہ دارین خواجہ یعقوب صاحب بوم
وقتے برابر او در خطہ او دہ فتم چوں دلاوہ رسیدم در سرک فرود آمدیم شیخ زادہ مرا
در وثاق گذاشت و خود بہما شاے شہر ہیروں آمد چنانکہ یکپاس شب بگذشت
در وثاق نیامد و جائے بعیش مشغول شد ہم دلاں شب مطلق او دہ کہ خانے
معلم بود او را در دشمن گرفت بحدے کہ یک ساعت از در سخت قرار نمود ہر چند کہ
عملج کردند شفا میسر نہ شد کار تعویذ و ادعیہ کشید دریں میاں مردے گفت شیخ زادہ
خواجہ یعقوب فرزند حضرت شیخ شیوخ العالم را دیدم بوقت نماز دیگر در شہر او دہ
درآمدہ اگر او را دریابند امید باشد کہ از برکت دعاے آن شیخ زادہ عالم این رحمت
بصحت بدل شود فی الحال مطلق دلائلیم شب ہر طرف کساں بطلب شیخ زادہ
فرستاد طلب کننداں در سر رائے آمدند کہ فرود آمدہ بلوچیم گفتہ شیخ زادہ کجا است کہ خان
مے طلبہ گستم بوقت نماز دیگر از من جدا شدہ در میان شہر جائے خواہد بود تفحص
و تتبع کردند در مقامے یافتند کہ بشارت مشغول بود دیدند کہ در خواب است آہستہ

باسمِ محمد وفضل بیضی بزرگان شیخ شیوخ العالم فریدالدین و اقربائے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرهم

۱۹۱

میدار کردند از خواب ثلویذ برخواست گفتند شما را خان سے طلبہ سیم کردو گفت
خرچ کالم شدہ بود و من در آن تفکر خفته بودم کہ شمارہ وقت من رسید پیرچنان
برخواست مرواں شچوں بخان رسیدید کہ از غایت دشمنی از کبشت بر زمین از زمین
برکبشت سے غلط و نزدیک بہلاک رسیدہ است نزدیک کہٹ خان نشست
و دو انگشت مبارک خود بر شکم خان نہاد و چہیز سے بخواند فی الحال در دشمنی ہو تو
ماند خان برخواست در پائے شیخ زادہ عالم فتاد و فرمود تا یک بدم سیم و جاہا
ہمین بخدمت شیخ زادہ آوردند و شیخ زادہ باک سیم و جامہ بازگشت و مبلغ از
سیم بجا جہاں پیرہ داران خان عطا فرمود و در سراے کہ فرو آمدہ بود دیم در آن
نیم شامی آخر الامر در اثناے راہ قصبہ انبر و ہمدان بزرگ زادہ را مردان غیب
بر بودند و غایب کردند رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان فضایل و صلاحیت کرامات
و خیرات شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس سرہ العزیز کاتب حرب
ازوالہ خود سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ شیخ شیعہ شیوخ العالم
سکہ دختر بود ہتھ پشان بی بی مستورہ کہ تافس آخرد پرورہ ستر و صلاح و عفت کراست
بود و دم بی بی شریفیہ کہ بشارت عبادت و طاعت مشرف بود رحمۃ اللہ علیہا و
ایں بزرگ زادہ و عصفوان جوانی میوہ شدہ بود و قالب گوشہ سہ مشغول
گشتہ ہمینکہ میوہ شد چنان بچہ مشغول شد کہ شیخ شیعہ العالم فرمود اگر
عورات را خلافت و سجادہ مشائخ دادن روا ہو پس من بی بی شریفیہ میداد
و لو کان النساء کمثل ہذا الفضل النساء علی الرجال شیخ سعدی خوش گوید
بیت در سر پرہ عصمت بعبادت مشغول بہ نام در عالم و خود کف ستر خدایہ
سیوم بی بی فاطمہ کہ در جالہ مولانا بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہا بود چوں
مولانا بدرالدین اسحاق در اجودہن بر حمت حق پیوست فرزندان صغیر
گذشت چنانچہ خواجہ محمد امام و خواجہ موسی سلطان المشائخ را بدین
سبب تلقی سخت پیش آمد زیرا چہ سلطان المشائخ را با بدرالدین اسحاق

فوطیعت بود چنانچه در کمال مولانا بدرالدین اسحق تحریر یافته است سلطان المشایخ
دریں اندیشه می بود اگر خرجی پیدا شود بی بی فاطمه را با فرزندان از اجودین بیان
تا حق محبت مولانا بدرالدین اسحق بنوعی ادا کرده باشد الغرض دریں باب بنیست
سید محمد کرمانی صاحب کتاب حروف مشورت کرد سید گفت ما همه اواجبت که رعایت
فرزندان مولانا بدرالدین اسحق بکنیم که در باب هر یک از اخدمت شیخ شیخ العالی
مدد ما کرده است هم در اثنا می این حال که مشورت کردند مردی بود سوداگر ملتانی
همسایه سلطان المشایخ مگر از جاکے سود آورده بود و تنگداری پیش خدمت
سلطان المشایخ فتوح آورد سلطان المشایخ آن دو تنگداری پیش سید
کرمانی نهاد و فرمود که یک تنگداری ز شمار در خانه خود خرج بدهید و دوم تنگداری بجهت آوردن
اتباع و فرزندان مولانا بدرالدین اسحق یا خود در اجودین خرج بدهید زیرا چه
شمار محرم آن خاندان یا کرامت اید خدمت سید محمد آن قبول کرد و دوم روز طرف
اجودین روانه شد بی بی فاطمه رحمتہ اللہ علیہا را با فرزندان و شهر آورد
الغرض چون چند گاهه از رسیدن بی بی فاطمه و فرزندان عزیز او در شهر گذشت
از خویش بیگانه هر کس گمانه بردند مگر سلطان المشایخ در خاطر دار که بی بی
فاطمه در جباله خود آمد و چنانکه این سخن که نه لایق حال سلطان المشایخ بود
در گوش خاص عام افتاد شبی خلوتی بود سید محمد کرمانی این حکایت بخی
سلطان المشایخ گفت که خلق در باب ورود بی بی فاطمه سخنی میگویند
بلکہ آنکه خدمت شما بی بی فاطمه را آراینده آید مقصود دیگر است چنانکه در صد
کتابت رفته است سلطان المشایخ بشنیدن این معنی انگشت نمیزد و
تفکر گرفت و دست مبارک خود بر روی و محاسن مصفا خود فرو آورد و گفت
که استعداد غیبت اجودین کنید دوم روز آن بزیارت شیخ شیخ العالی
چون از اجودین باز گشت پیش از آنکه در شهر برسد روز بی بی فاطمه در
غیبت سلطان المشایخ نقل کرده بود و در روضه شیخ نجیب الدین منوکل محرم

باب دوم در فضایل بعضی نیرنگان شیخ شیخ العالم فرید الدین: اقرباے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرهم
 علیه بیرون دروازه مندره مدفن شده چون روز سیکوم بود خلق حاضر گشت سلطان
 المشائخ از اجودهن سہدراں روز در روضہ شیخ نجیب الدین متوکل رسید
 سیکوم روز بی بی فاطمہ دریافت خواجہ محمد خواجہ موسیٰ کہ در عالم صغر بود نایشان
 را در نظر مبارک خویش پرورش داد و خواجہ احمد نثار وی را کہ مد شیخ شیخ
 العالم بود اتفاق اوتانکی ایشان فرمود و رحمتہ اللہ علیہم جمیع نکتہ در بیان فضائل
 و کرامات انیسرگان شیخ شیخ العالم فرید الحق الدین قدس اللہ سرہم العزیز متہم
 آن فصل مشائخ طریقت آن اکرم اولیا حقیقت کہ در علوم درجات رفعت مقامات
 و شدت مجاہدات و ذوق مشاہدات و عصر خویش مثل نداشت و دینار
 بے نظیر بود و در مبالغت طہارت ظاہر و باطن در میان مشائخ وقت بے مثل
 بود اعنی شیخ علاء الملتہ والدین ابن شیخ بدر الدین سلیمان و این بزرگ
 شانزدہ سالہ بود کہ بر سر سجادہ شیخ شیخ العالم بجای پدیشست پنجادہ
 چہار سال حق آن سجادہ کما ہو حقہ بگذارد چنانکہ صیت عظمت کرامت او ہم در
 حیات غزنا و میان عالم منتشر شد و اسم مبارک او میان آسامی اولیا و مذکور ہو
 گشت چنانکہ در دیار اجودهن و دیپالپور و جبالی کہ سمت کشمیر است خلق
 آن دیار از غایت محبت اعتقاد مقامہا ساختہ اند و قبر ما کردہ و بنام روضہ
 متبرکہ کہ اوتکمن و تبرک مے گیرند و در آن موضع صدقات و ختمات مے کنند و کتاب
 حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمتہ اللہ علیہ سماع دارد کہ میفرم
 شیخ علاء الدین قدس اللہ سرہ العزیز ہم شیر من بود و میان من شیخ
 علاء الدین حق رضاع ثابت گشتہ و شیر مادر من خوردہ و پیشین لانا بدر الدین
 اسحق کلام السید کجا خواندہ چنانکہ کیفیت مشرح در ذکر مولانا بدر الدین اسحق
 تحریر یافتہ است و خدمت والد مے فرمود و روز مے در عالم صغر من و شیخ
 علاء الدین بن خدمت شیخ شیخ العالم حاضر بودیم شیخ شیخ العالم
 بدولت بر کہٹ نشستہ بود و ما ہر دو پی کہٹ گرفته ایستادہ بودیم و دریں

محل شیخ شیعہ العالم تنبول سہیل مبارک داشت از راه شفقت فرزند پوری
 تنبول از دہن مبارک خود دیرست مبارک در کام شیخ علاؤ الدین نہادہ و بقیہ آں
 تنبول در کام سن نہادہ بعدہ از کہت بچہ ترضی فرو داد و بر کرسی نشست عیسی
 نام درویشی بود کہ در خلوت خدمت کرد و حرے را کہ نوبت او بود بے بخارست
 شیخ شیعہ العالم فرستادے و نوبت ایں شغل نگاہداشتہ تا عدل دریں کار
 مرعی ماند الغرض ایں خواجہ عیسی شیخ شیعہ العالم را وضو سازانید و سجادہ راست کردہ
 بودند تا بعد از وضو شیخ شیعہ العالم بر سجادہ نشستند ہم در شائے ایں شیخ شیعہ
 العالم بوضو مشغول بود و شیخ علاؤ الدین با زہی کناں رفت بر سجادہ بنیشت خود
 عیسی جانب شیخ علاؤ الدین دید و انگشت بدن اں گرفت دریں حال شیخ شیعہ
 العالم جانب خواجہ عیسی دید بعدہ نظر بجانب شیخ علاؤ الدین کرد کہ بر سجادہ نشستہ
 است شیخ شیعہ العالم تبسم کرد و گفت عیسی مینمخ تہ بھی زبان آں دیارینے
 بگذرا بنشیند از برکت نفس مبارک شیخ شیعہ العالم قریب قرین شیخ علاؤ الدین
 بر سجادہ شیخ شیعہ العالم بنیشت چنانکہ ہیچ وجہ پایے مبارک امجد در مسجد جمعیہ جائے
 دیگر رفت اگر بادشاہان وقت مے آمدند از مقام خود پیچ و جہنجدیدے و فطرس را
 ہچو شک شتر دانستے و اگر کسی بچہ ارادت آمدے حوالہ بروند شیخ شیعہ العالم
 کردے و فرمودے کہ ایں را در پائیاں بابا برید و کلاہ بدہید و صوم تمام خاصہ اں
 بزرگ بود و پیکس اں بزرگ را در روز طعام خوردن نمیدتالب گوہر و عیدین و ایام
 تشریف و ہیچ وجہ جز ایں پیچ و زلفا نکر و افطار خدمت ایشاں بوقت یکپاسہ
 بودے چند نان بدو عن مے پلند چنانکہ از سیرے ہشت تان از اں دو نان ہزار
 حیل با قدرے شیر موازنہ یک سیر کار بردے و بوقت افطار جز ایں طعام حلوائے
 بسیار مانہا پیش مے بردند از اں پیچ تناول نکردے صحتک ہائے حلوائہاں وقت
 کہ خلق خفہ مے بودند برسانیکہ خاطر مبارک او اقتضا کردے بفرستادے خارج
 کند و ری درویشاں کہ دو وقت در جماعت خانہ مے کشیدند و خاص و عام را از اں

بسم و فضل بیضی گان شیخ شیخ العالم فرید الدین افریہ سلطان المشیخ و سادات کرام قدس سرہ

۱۹۵

نفسیہ سے اگر ازل محل خلوت و روضہ شیخ شیخ العالم آمدے از دور ویشاں
و محتاجاں ہیئت بذل ایثار شیخ صف زده ابتدا دے بودند از سر صف کہ ایثار
آغاز کر دے ہر کی را پہلے سیم فرمودے وے گدشتے و اگر یک یکہ بار چیزے رسیدہ بود
از مقام خود جدا شدے و محل دیگر ہم در میاں صف بایستادے و از اں حال جدا
شیخ را خیر رسیدہ کردند کہ ایں مرد را یکبار رسیدہ است او را دو چنراں دمانیہ
کہ پیش از اں رسیدہ بودے اگر چہ کرات ایں حرکت کر دے بر و نگرنتے و ز جری لغو
مقصود شیخ ایں بودا کہ سے متاعاً الخیر نشود و کسانیکہ بخت خاص شیخ مشغول
مے بودند و طایفہ کہ آب وضو مے رسانیدند و قوے کہ جاہاے مبارک شیخ میدو
وے شستند شیخ آفریدہ را محال نبودے کہ آسید خجیش بدیشاں رساند و اگر بریشاں
دستے و یا آسیدے کسے رسانیدے او را از خانقاہ بیرون میگردند و در طہارت نظر
بدیں حد کوشیدے منقولست در انجہ شیخ رکن الدین بن شیخ الاسلام بہاؤ الدین
زکریا رحمۃ اللہ علیہ از شہر دہلی در ملتان میرفت بزیارت شیخ شیخ العالم
فرید الحق و الدین قدس اللہ سرہ الغیر رفت چون از روضہ منبرکہ بیرون آمد
باشیخ علماؤ الدین قدس اللہ سرہ الغیر ملاقات کرد شیخ رکن الدین ہیئت
مصافحہ و معانقہ پیشتر شد و شیخ علماؤ الدین را در کنار گرفت و گفت کہ خداے
تعالے شما را استقامتے بخشیدہ است ہر آئینہ کسے نمیتواند کہ از جا بجنباند فاما سبب
چند نفر قرابت کہ تعلق بدینہا دارند کشاں مے برند ایں سخن فرمود و یکتہ بگراود
کردند چون شیخ علماؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ در مقام خود آمدنی الحال آں جاہاے
بکشید و غسے تازه کرد و جاہاے دیگر پوشید و بر سجادہ نشست ایں معنی
بخد مت شیخ رکن الدین رسانیدند و گفتند کہ ایں چہ بزرگراں و کتبہ است کہ سبب
معانقہ ہجو شما پاک پاک زادہ انجمنین کند شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ فرمود کہ
شما قدر مولانا علماؤ الدین چہ دانید او را رے رسد کہ انجمنین کند زیرا چہ از ما
ہوے دنیا سے آید و او راں مبرا شدہ زندگانی مے کند آدمیم بر سر حرف و اگر

بسم

کے از دست ظلم ظالمان و متعديان در جماعت خانہ روضہ متبرکہ کہ شیخ شیخ العالم
در آمدے مجال نبودے کہ کسے آں مظلوم را بزور و تعدی از حرم روضہ متبرکہ
بیرون آر دگر چه بادشاہ وقت بودے از مہابت ایں بادشاہ دیں و دنیا تبریک
و چون شیخ علاؤ الدین بر حمت حق پیوست ہم در جوار روضہ شیخ شیخ العالم
قدس سرہ البیز مدت ایں بزرگ شد و بر روضہ متبرکہ او گنبد عالی سلطان
محمد تغلق کہ مرید و معتقد خدمت شیخ علاؤ الدین بود عمارت کنانیدہ است
از خدمت شیخ علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ و پسر نامند صاحب عظمت کرامت
یکے شیخ زادہ معظم بچل و مکرم در علم و کرامت مہابت مستثنی بود ہر کہ در سبیل
مبارک او بیدارے تحقیق دانستے کہ از دودمان کرامت و بزرگیست اعنی شیخ
معز الحق الدین کہ در علم تلمذ پیش مولانا وجہ الدین یائلی کردہ بود و در دین
و دیانت حلقے کامل داشت و بجایے پدر در مقام شیخ شیخ العالم فرید الحق
والدین بنشست و بدین ایشا رہبر بندگان خدا بشکاد و بعد چنگاہ سلطان
محمد تغلق در شہر دہلی طلب فرمود و تعظیم و تکریم او بواجبی نگاہ داشت و فرمود تا نظر
مبارک او امور مملکت را پرداخت رسانند کہ آنکس توأمان بعدہ را
آں بادشاہ ایں اقتضا کرد کہ دیار کجرات حوالہ بندگان او کرد شیخ معز الدین
رحمۃ اللہ علیہ در کجرات رفت تا آخر کا بقدر تقدیر آمد از دست ظالمان و
باغیان بدرجہ شہادت رسید امر و زآن دیار را زبکیت روضہ متبرکہ او منور است
و خاک پایان او دواے درد حاجتمندان آں دیار است و دوم شیخ سادہ
علی الاطلاق و آں مقبول اہل عالم باتفاق کہ در جمیع اوصاف سنیہ مثل شہادت
اعنی شیخ علم الحق والدین کہ ظاہر و باطن آراستہ بود و در سماع ذوقے تمام
داشت و گریہ جگر سوز و حافظ کلام ربانی بود و سلطان محمد در غایت احترام
و اکرام او کوشیدہ و شیخ الاسلام مملکت ہندوستان گردانید و کہہ بہ بندگان
او داد و جمیع مشایخ روزگار منقاد و محکوم او گشتند و در دین و دنیا بغایت مجمل مکرم

سلا
دین دہلی
برادر ایکہ
سلطان احمد

بسم وفضائل بعضی دیگر شیوخ شیوخ العالم فرید الدین و اقرباے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرهم

۱۹۷

بود چوں این شیخ شیوخ الاسلام بر جنت حق پیوست دروں گنبد روضه شیخ
علاء الدین متصل پدر مدفن یانت و این دو بزرگ دو پسر گذشتند هم کرام یکبار
پسر شیخ معز الدین رحمه الله علیه شیخ زاده معظم افضل الدین فضیل که المرد
بجای پدر و جدهاں خویش در مقام شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین بر جای
کرامت نشسته است و بصورت سیرت آبا و اجداد در غایت آن سجادہ معظمه
طریق سلف خود میکند و در غایت مشغولی و نهایت ترک و تجرید کوشیده و مقبول
دلها گشته و در بذل و ایثار کثاده و معتقدان آن خاندان کرامت امیدوار اند
تا حق تعالی آن شیخ زاده عالم را بر سجادہ کرامت مستقیم دارد و شیخ شیوخ الاسلام
علم الحق والدین رحمه الله علیه شیخ زاده خوب صورت و پسندیده سیرت که
مستحضر علوم دینی است اعمی شیخ زاده راستین مظهر الحق والدین که بعد از پدر
شغل شیخ الاسلامی سلطان محمد لغلق انا را سب بر نامه باغزا و اکرام تمام بدو مقفول
گردانید و در تعظیم و تکریم این شیخ زاده یا قصه الغایت کوشید و تا این غایت همچنان
معظم و مکرم است و اوقات او مملو حق تعالی ذات ملک صفات او را در کامرانی
دین و دنیا دیدیم دارد و منہم آن شیخ زاده باندل و ایثار که در مروت و مردمی و شجری
مشار الیه بود اعمی شیخ زاده عالم خواجہ عزیز الملمه والدین ابن خواجہ یعقوب
نفسه کی داشت صاحب فتوح بود و فعل باز گونه زدے دیار دیو کیمر و تلنگ همه
معتقدان و بنده او بودند کاتب حروف این بزرگ زاده را در دیو کیمر دریافت
بود سیتہ زیبا و فرسے و افرو داشت و برادر حقیقی او خواجہ قاضی بغایت خوب
اخلاق و سادہ باطن بود و این هر دو برادر که شیخ زادگان عالم بودند در نظر
مبارک سلطان المشائخ بسیار بودند و از آنحضرت پرورش یافته شیخ زاده
عزیز الدین هم در دیو کیمر شهادت یافت و آنجا شد و خواجہ قاضی هم
در حقیقه سلطان المشائخ در سیر حوزہ یاراں مدفن یافت رحمه الله علیہما
منہم آن کمال طریقت آن جمال حقیقت اعمی شیخ زاده کمال الحق والدین

باسم و فضائل بعضی نیرنگان شیخ شیوخ العالم فرید الدین و اقرباے سلطان المشائخ و سادات کم قدس سرهم

۱۹۹

ابن خواجہ نظام الدین مادر بزرگوار و سیدہ بودہ عمہ کاتب حروف و نگار کاتب
حروف و اکثر اہل ارادت کہ این شیخ زادہ رستہیں را دریافتہ بودند آنست کہ بیچ
صغیر و از ان شیخ زادہ عالم در وجود نیامدہ باشد و باطنی معبود و ظاہری تہ بشتم
و اخلاق پاکیزہ آراستہ داشت و درونہ مبارک او با حق تعالی بمراقبہ و ذکر خفی
منور اینہمہ از برکت آں بود کہ در نظر مبارک سلطان المشائخ پرورش یافت
و بوقت مایہ پیوستہ حاضر بودے و اگر رفتے خواجہ محمد و خواجہ موسی کہ خواند
دعا مایہ عہدہ ایشان بود حاضر نمے بودند این بزرگ زادہ دعائے مائدہ خواند
و تا آں غایت کہ این شیخ زادہ راستیں درد دعا خواندن مشغول بود کہ سلطان
المشائخ فرمودے رحمت باد رحمت باد این مرحمت مخصوص بحق او بودے
و این شیخ زادہ سلطان المشائخ را در مشغولی و عالم مشاہدہ دریافتہ بود
چنانکہ در باب او را در نکتہ مشغولی تحریر یافتہ است این شیخ زادہ معظّم نے فرمود
کہ وقتے من در قصبہ کہربہ کا خیر خواہ ہر زادہ رفتہ بودم چوں از آنجا باز گشتم اول
بخدمت سلطان المشائخ آمدم و سعادت قدم بوس حاصل کردم مرحمت
و شفقت فرمودن گرفت کہ کا خیرہ چگونہ گذشت سماعہا چگونہ بود تبسم فرمود
و باز پرسے کرد بعدہ فرمود کہ اللہ خود را دیدی عرض داشت کردم کہ خیر
اول سعادت پاسے پوس مخدوم حاصل کردم بعدہ بدار سعادت برسم و کما
خیر از زانی داشت و فرمود کہ برو آں سعادت را ہم در باب خبر الامر چند روز
ذات مبارک این شیخ زادہ صاحب کرامت را رحمت مرا چم شد در دوست
رو کہ رحمت بود یک سعادت لب مبارک از ملاوت کلام اللہ بیکار نہانہ ہمدرد
رحمت بر رحمت حق پیوست و در پایان سلطان المشائخ مقابل روضہ مقبرہ کہ
سلطان المشائخ مدفون یافت رحمتہ اللہ علیہ نکتہ در بیان فضایل و مناقب
و بزرگی و کرامات نبیرگان حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الدین قدس
اللہ سر و العزیز متہم آں سر دفتر نبیرگان شیخ شیوخ العالم شیخ زادہ معظّم

ایستوم و فضاں مقصد بنگار شیخ شیخ عالم فرید الدین و اقرباے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرہ

۲۰۰

و مکرّم خواجہ محمد ابن مولانا بدر الدین السخون کہ مادر او دختر شیخ شیخ العالم
 بود این شیخ زادہ معظم بہمہ وقتا سنیہ موصوف بود و در علوم دینی و تقوے و فطرت
 طبع موزوں و ذوق سماع و گریہ جگر سوز و بذل و ایثار مشہور و مذکور و از عالم صغیر
 تا کبر سن ہم در نظر مبارک سلطان المشائخ پرورش یافتہ و حافظ کلام ربّانی
 گشتہ و علوم وافر و عشقے کامل حاصل کردہ چنانکہ ہم در حیات سلطان المشائخ
 بمرتبہ خلافت سلطان المشائخ رسید و خلق خدا ایرام و حیات سلطان
 المشائخ دست بیعت دادن گرفت و این شیخ زادہ معظم بامامت سلطان
 المشائخ مخصوص بود و الے یومنا و لا خواجہ محمد امام گویند و در امامت او
 سلطان المشائخ در رقتے و ذوقے حاصل میشد و بعد امامت بکسوتنہاے خاص
 مخصوص نے گشت و در مجالس بالاتر از و نزدیک سلطان المشائخ کسے
 نشستے و در قسب یا سلطان المشائخ موافقت نمودے و در مجلس سلطان
 المشائخ بحکم اشارت سلطان المشائخ صاحب سماع شدے و بیچکسے را
 از نبیرگان و یار اہل اعلیٰ را ایں محل بنود و از ملفوظات جاں بخش سلطان
 المشائخ کتابے بنشتہ است و انوار المجالس نام کردہ بہت بہشتہ عمر عزیز او
 در عبادت باری تعالیٰ و ذوق سماع کہ در آن باب غلو تمام داشت مصروف
 گشتہ از بہر جنس قوالان کامل از پارسی و ہندی گوئے بخدمت او حاضر فرمے بودند
 و علم موسیقی را وضعی بود کہ مثل آں نشان نتواں داد و در بیان معانی آں
 علم را موز و اشارت نعمات و تحمیل آں بر حقیقت آیتے بود و کاتب حروف کرات
 ایں بزرگ زادہ عالم را چہ در سماع و چہ در غمیر سماع دیدہ بہت چشم ہاے مبارک
 ایشان مدام از کمال ذوق در میان آب غلطاں بودے و گریہ و نعرہ او در
 سماع جگر ہاے اہل دلاں را سوسلخ کردے و قتے سلطان المشائخ
 را در خانقاہ شیخ ابو بکر طوسی کہ حوالی اندپٹ بہت استند عاکر دند و در آن
 مجلس رویشان صاحب محبت حاضر بودند ہم چند کہ سماع میگفتند بہج اثر پیدا نمے شد

سلطان المشایخ فرمود که سماع را بدارند و بحکایات و اثر زریگان مشغول شدند در آن
 این حال ذوق پیدا شد درین معروض شیخ علی زنبیلی روم بجانب شیخ نظام الدین
 پانی پتی که طلیفه شیخ بدرالدین غزنوی بود در دین نظر خوب حالے و افروختن
 خوش داشت و گفت که ما از شما سماع مطلوب داریم که بشنومیم الغرض شیخ
 نظام الدین پانی پتی میان مجلس بجای توالا نشست چوں او تنهائو
 سلطان المشایخ بجانب خواجہ محمد که ذکرش بخیر یاد اشرت کرد که شما یاری
 و بید خواجہ محمد از مقام خویش برخاسته برابر شیخ نظام الدین پانی پتی
 نشست این هر دو بزرگ اول غزلے آغاز کردند بعد صوته برگشتند چوں
 بدین بیت رسیدند بیت بهر بخرو ی که یعنی اشب است به از سن همه در گذار
 تا روز به سلطان المشایخ را بگرفت و در جمله جمع افکار و الغرض با آن
 فضائل که حق تعالی ایشان داده بود انکسار و تواضع تمام بهم بخشیده تا در میان
 جمع پیش آمد خوشتر سماع گفت آری چوں از قبولان حضرت اله بوده
 اند از ایشان همه حرکات و سکنات پسندیدگان آنحضرت می آمد و ایشان نیز
 در علم حکمت نصیب وافر داشت این ضعیف گوید بیت بعلم حکمت بجائے
 رسید که زرشک میان گور کند شو بو علی سینا منہم آن مشہو بعلم
 آن مذکور حکم کہ بنید و تقوی موصوف بود یعنی خواجہ موسی ابن مولانا
 بدرالدین سبطی کہ را در حقیقی خواجہ محمد امام بود و این بزرگ زاوہ نیز در نظر
 مبارک سلطان المشایخ پرورش یافته و در جمیع علوم کمالے داشت و
 ذوق فنون روزگار گشته و در علم اصول فقہ بزودی پیش مولانا و حبیب الدین
 پانکی گذرانده و حافظ کلام ربانی بود و در تحقیق سخن کوشیده و طبعه فیاض
 و لطافت بسیار داشت و در نظم و اشعار عربی و پارسی کامل بود و غزلے پر سوز
 گفته و در علم موسیقی طایفه کہ ہارت داشتند لطافت و لربالی آن علم از نظر
 روح افزاے این بزرگ می بر وند و در جمیع علوم دستے داشت و در علم

حکمت کمالے یافته بوداں را بتجارب مقرون گردانیده و در غیبت خواجہ محمد اجماع
 بزرگ خود امامت سلطان المشایخ کردے و بغایت خوش خواندے و بجمعیت
 فائز حضرت سلطان المشایخ مشرف گشتے آخر الامر ہر دو بزرگ بزرگ زادہ
 و حظیرہ سلطان المشایخ مدفن یافتند رحمۃ اللہ علیہما منہم آن شیخ زادہ و لکشا
 و ایلی و الیات والاغنی خواجہ عزیز المملکۃ والدین صوفی کہ والدہ بزرگوار ابی بی
 مستورہ دختر شیخ شیوخ العالم فرید الدین بود قدس اللہ سرہ و العزیز و این شیخ زادہ
 فضائل بسیار داشت معانی و لطایف بشمار و از ملفوظات روح افزاے حضرت
 سلطان المشایخ کتابے بنث تہست سبے تحقیقہ الا برار کرامت الاخیار
 و ازین نسخہ بیشترے و نظر مبارک حضرت سلطان المشایخ گذرانیدہ و قتی
 بنامیدہ سلطان المشایخ مولانا و جیبہ الدین پانلی بالاترین شیخ زادہ بنشت
 چون سلطان المشایخ دید فرمود کہ مولانا چنانکہ من تنخواہم کہ پیچ محمدیے بالاتر
 متعین بنشیند این ہم تنخواہم کہ پیچ محمدیے بالاتر محمدیوم زادگان من بنشیند اگرچہ محمدیوم زادہ
 جمعہ باشد و مولانا و جیبہ الدین شیخ عزیز الدین را در نیافت کہ نبیوہ شیخ شیخ
 العالم ہست چون جمعہ دید دانست کہ محضے دیگر ہست فی الحال مولانا و جیبہ الدین
 روے بزمین آورد و بمعذت بایستاد کہ من نہ انشم کہ این شیخ زادہ عالم ہست
 والاہرگز این جرات نمی کردم و این بزرگ زادہ بحکم فرمان سلطان المشایخ
 بخدمت قاضی محی الدین کاشانی تلمذ کردہ بود و در کتابت خط بہتر و باریک مثل
 زمانہ بود و در جہاں نفیر در نیافت کہ بہچکس عالم بدیاں لطافت نتواند بنشت
 کتابت کردے و قتی آن شیخ زادہ معظم در خانہ کاتب حروف بوسیالہ محبت آبا و
 اجداد آمدہ بود و این شکستہ را بزرگی دادہ در اثناے فوایدے کہ مے فرمود کہ
 مبارک جانب کاتب حروف کرد و این بیت گفت بیت گردقت خوشست ہست
 شنیت میدارے کاں را چونانما قضا نتواں کردہ و ازین بزرگ خلفے ماندہ
 بصورت مسیرت سلف اغنی شیخ زادہ معظم قطب المملکۃ والدین حسن

الحسن الله تعالى آمن ردينه وبلغه مبلغ السجالات که در زهد و ورع و تقوی
و بذل و ایثار و تحمل گوئی سبقت از هم سران خود بوده است و شرف خلعت
شیخ نصیر الدین محمود شرف گشت و بخط مبارک شیخ نصیر الدین محمود اجازت
نامه بدست دارد و خلق خدا را دست بیعت میدهد و دلها از وی آسایه حق تعالی
بر جاده طریقت مستقیم دارد نکته در بیان فضائل و مناقب و بزرگی افرایه سلطان
المشایخ نظام الحق و الدین قدس سره العزیز منهم آن بگزارم اخلاق محمود
آن بقرت و شفقت سلطان المشایخ مخصوص و معرفت اعمی خواهر رفیع
الماتة والدین مارون که پسر خواهر زاده حقیقی بر اطان المشایخ است
و از عالم صغیر تا کبر سن در نظر محبت سلطان المشایخ پرورش یافته است
و بواسطه شفقت سلطان المشایخ حافظ کلام ربانی گشته سبحان الله
چه شفقت بود که سلطان المشایخ پرورش داشت اگر وقت بوقت مأمده این
بزرگ حاضر نمی بود سلطان المشایخ با وجود چندین بزرگان توقف
کردی و منتظر رسیدن این بزرگ بودی و از فتوحات و تحفه آنچه رسیدی
به نصیب کامل و خطی و افران جمله اقرایه خویش اول این بزرگ را مقدم
داشتی و بجای فرزندان خود در خلا و ملائکنا مبارک خویش پرورش میداد و
بایشان تسمیه و بطنی می بود و بیشتر حال در نظر مبارک سلطان المشایخ
می بود و این بزرگ هم در حیات سلطان المشایخ متولی خانه و حقیقت
اگر چه این بزرگ دتیر و کمان و سیاحت و کشتی هوس تمام داشت سلطان
المشایخ از غایت شفقت همداں باکی این بزرگ را رغبت بود ترغیب بود
و از حال این هنرمند پندیده که شرعاً مشروع است پیر سیک بلکه خواص
این هنر را تلقین نمودی تا خاطر مبارک این بزرگ خوش شود و حق تعالی
این بزرگ را کمال عبادت سلطان المشایخ است بر جاده طریقت مستقیم
و بر اصحاب راضی و مقیم باشد آمین منهم آن موصوف بعلم آن منسوب بحکم آن

۲۰۳
نیکو درود
الشفاعه
کار و سیاحت
و در اندیشه
فصلی بنی
موان خط

فرشته صفات اس پسندیدہ ذات اعنی خواجہ تقی الملتہ والبدین نوح کہ بشرف
 قرابت حضرت سلطان المشائخ مشرف در در کتبہ خواجہ رفیع الدین مارون
 بود و بنظر خاص سلطان المشائخ مخصوص گشتہ وہم در اوان جوانی باوصاف بزرگوار
 رب یہ کاتب حروف مناقب ماثر او چہ تواند نوشت جائے کہ سلطان المشائخ
 در باب بزرگ فرمودہ کہ یاراں ایں را عزیز دارید کہ ایں نیکو کسے است قرآن
 یاد دارد و مہرب آدینہ ختم مے کند و تعلیم ہوسے تمام دارد و حاصل بسیار و با پیچ
 کسے کارے مذاندہ بدوستے و بدشمنے بغایت صلاح است مارون سے من از و
 پرسیدم کہ چندین اہمیت عبادت کہ مے کنی مقصود تو چیست گفت
 مقصود من حیات شہادت سلطان المشائخ مے فرمود کہ ایں سخن اوراکہ
 آموخت یعنی ایں سخن اہل سعادت است و منقول است اس روز کہ محمد
 سلطان المشائخ را زحمت بود پیش از زحمت موت خواجہ نوح را پیش خود
 طلبی چند نفر درویش عزیز رسیدہ بودند ایشان را نیز طلبید و بحضور یاراں درویشاں
 خواجہ نوح را خلافت داد پس نصیحت فرمود باید کہ ہر چہ بر تو رسد نگاہ نداری و
 اس را بچرخ رسائی اگر تو چہیرے نباشد ہیچ دل خود را نگراں نداری کہ خدا ترا خواہ
 داد و پیکے را بدخواہی و از خدا ہم یکے را بدخواہی و جفا را بعباد بدل کنی و دیہ وادراں
 کہ درویش قرار داد و از خوارباشاں اگر تو چنین باشی بادشاہان برد تو آیند لغرض
 خواجہ نوح را ہم در حیات سلطان المشائخ و در غفوان جوانی زحمت و دق فرم
 ذات مبارک او شد وہم در اں زحمت بر حمت حق پیوست وہم در حیرہ سلطان
 المشائخ در سر آں چو ترہ یاراں مدفن یافت رحمتہ اللہ علیہ منہم آں زاہد یگانہ
 آں عابد زمانہ آں مخصوص گردانیدہ حق آں بشرف اختصاص مطلق اعنی
 خواجہ ابو بکر مصلی دار خاص کہ بشرف قرابت سلطان امیر المشائخ مشرف بود
 و در خلا و ملا خدمت سلطان المشائخ کردے و با چندین الہیہت ایشان را
 صوم دوام بودے بلکہ روز ما گذشتہ افطار نکردے چنانکہ شکم

منقول

منہم

چشمبند بود و در غایت مشغول و در نهایت مجاہدہ بود و روز جمعہ مصلیٰ
 سلطان المشائخ بعد اداے نماز بامداد در مسجد جمعیہ کیلوی کہری بردے جمعہ
 سلطان المشائخ مے فرمود کہ خواجہ ابو بکر مصلیٰ مراد در مسجد جمعیہ بردہ ہست
 و مشغول شدہ و در سماع ذوق و افروغی و غلو تمام داشت وقتے بود کہ در سماع از
 غایت ذوق و ایثار دستار و پیرہن بقوال دادے و میرزمی بر کفتم مبارک
 او حامل بستے الہی اور آں میسر در رقص چہ زیب دادے و از غایت شوق
 نعرہ دل دوز و بکر سوز و مے و قوالاں را بگرفتے و بچہ بانیدے و از ذوق
 او حاضران از ذوق تمام مہل شدے و اینہما از برکت نفس سلطان المشائخ
 بود کہ خواجہ ابو بکر را فرمودہ بود کہ در حال سماع بوقت امتہزاز و رقص نزدیک مین
 شدہ محافظت کنان بر مے و بعد از نقل سلطان المشائخ بعضے یاران
 بو طیفہ دہیہ و زمینے مشغول شمنہا امیں بزرگ بہچ چیز تعلق نکر و از برکت
 سلطان المشائخ با اتباع انبواہ حیاتے خوش گذرانید تا آخر الامر چند روز
 زحمت ملازم ذات پاک او شد از دار فنا ببار بقار طلت کرد و در پایان سلطان
 المشائخ مدفن یافت منہم مولانا قاسم یکے از خواہر زادگان سلطان المشائخ ہند
 قدس سدرہ العزیز خواجہ قاسم ابن عمر برادر زادہ خواجہ ابو بکر ہست کہ مصاب
 لطایف التفسیرت در ویماچہ تفسیر مے فرماید کہ بندہ امیدوار بحضرت و برحمت
 پروردگار قاسم بن خواہر زادہ حقیقی سید السالکین بران العاشقین نظام
 الحق والدین طیب اللہ ثرہ جعل الجنتہ مشواہ چوں ایں عنایت سابقہ کرد
 ایں بیچارہ را از کتم عدم در عالم وجود آورد بانواع کرم ہا مخصوص گردانید بعضے

برکتہ دانان و سخن نہاں پوشیدہ نامذکہ در سیر الاولیا لفظ خواہر زادہ چند جا واقع شدہ ہست
 بمعنی مختلف و رنگتہ اقربا در مناقب خواجہ رفیع الدین ہارون مے نویسد کہ پسر خواہر زادہ
 حقیقی و در رنگتہ بعضے کرامات حضرت سلطان المشائخ مے نویسد اسب ماہاں را بعد از مدت
 بخواجہ محمد صالح خواہر زادہ ہم و در رنگتہ بیان بعضے دقائق و احادیث مے نویسد کہ مراد خواہر زادہ
 بود و لا بشوہ ہر دادگان مرد مرغانہ نیکو بود و در رنگتہ اقربا در مناقب بران الاولیا قاسم مے نویسد مولانا

که موجب سعادت دارین است آنست که بنظر ایں سلطان المشایخ قسطنطین
 الاقطاب علی علم ملحوظ گردانید و با انواع النفاس از باطن خویش که معدن غیب
 مقرر علوم لایب است بزبانے که مالهق است بخت ارزانی داشت اعلی از ازل
 ایں بود که ایں شصت و چهار ساله و چهار ماه و چهار روزه شد و الدایں مسکین
 تَعَزَّوَاللَّهُ بِالْحَيَاةِ وَالْوُضُوْا بِبَحْثِ اَنْ سَمِعُوْا عَاشِقَانِ وَبِشَوَاشِقَانِ
 بر دایم ایشان بکتاب فرستد آنحضرت از راه تلطف و بنده نوازی تحفه اول
 بقلمی که آن حاکی است از قلم وحی بدستے که آن موصل است بدست حضرت
 رسالت پناه صلی الله علیه و سلم کا بر اعرن کا بر نوشت ایں ضعیف را که
 در حالت نوشتن تحفه ایستاده کرده بودند نشست اقبال که خادم ایں بادشا
 معنی بود ایستاده کرد باز ایں ضعیف نشست باز اقبال خواست که ایستاده
 کند آن مخدوم علمیاں و لمجا و همانیاں بنفسے که حکم متین است گفت که یگذا
 ایں نشسته خواهد خواند بعد نوشتن همچنان نشسته بزبان مبارک خود از کمال
 شفقت یکد و کرت تقیقین کرد بعد بلفظ مبارک فرمود حق جل و علی ایں
 کودک را کبر سن رساند و بکمال علم مشرف گرداند چون ایں ضعیف دو از ده سال
 شیعین صل و علی بحفظ کلام مجید و فرقان حمید مشرف گردانید بعد حق جل
 و علی سلطان الؤیمه و العلماء الؤجله و الفضلاء جلّ المله و الدین عالم
 اعلی را مکن الله لواء جلّ و ذرّ قنا طلّ لولّی رسای ایں بزرگوار دیں پرور

سده
 پیر و شادان
 خداوند قناط
 هر وقت
 و اگر زنی

له بادشاه امام باد و عالمان کلاں و بادشاه فضل بزرگی کرده مسلمانان و بزرگے دین دیں دران
 عالم برادران کند حق قناطے نشان بزرگی او را و نصیب کند سایه نیر و او
 قاسم ابن عمر برادر زاده خواجہ ابابکر و دینیں نکته عبارت لطایف التفسیر که تصنیف ہمیں
 مولانا ابو القاسم است نقل کرده قاسم بن خواجہ زاده حقیقی از ایں عبارت مانمید
 ے شود که لفظ خواجہ زاده عام است پس خواجہ زاده را پس خواجہ را ہم ے گویند و دختر خواجہ
 و دختر خواجہ را هم ے گویند و از ایں عبارت با ایں ہم معلوم ے شود که خواجہ محمد
 پس خواجہ حضرت سلطان المشایخ و نام پدر ایشان صالح است و خواجہ ابابکر و خواجہ عمر
 هر دو پدر ایں خواجہ حقیقی حضرت سلطان المشایخ اند فلفظ

بنظر خویش مشرف گردانید و قریب پچاه سال در خدمت این سرور علمای زیر رضیا
 تلمذ کرد و از سباده علوم تا نہایت آن بقرات خویش تمام کرد و بشرف اجازت کفہ ہدیہ
 و نزد وی و کشف و مشارق و مصابیح مشرف گرد پس از اس میں ضعیف و تفاسیر
 عربی و پارسی نظر کرد و ہر یکہ را مخصوص یافت بعد از تہ لطیف و معانی و الفاظ
 غریبہ است تا مجموعہ نویسد کہ ششمن معانی غریب شامل لطائف عامہ تفاسیر شاہ
 تانہ نفع بخاص عام رسد و بطالع آن بر اسم قرآن و دقایق فرقان مطلع گردند
 و نام اس تفسیر لطائف تفسیر کردہ منہم اس فخر زاد و اس جہاں عبداد کہ در علم و تقوی
 و سعاد و ایام خود مثل ندارد غنی خواجہ عزیز الملک والدین اس خواجہ ابو بکر مصطفی
 دار خاص کہ بشرف قرابت سلطان المشائخ مشرف بود و اس بزرگ چند
 ملفوظات سلطان المشائخ را یکجا ترتیب دیوان جمع کردہ است و آنرا
 مجموع الفوائد نام نہادہ و نام خود عبد العزیز ابن ابو بکر خواہر زادہ سلطان
 المشائخ بنشتہ است سبحان اللہ ساہبا باشد کہ اس عزیز الوجود بر جادہ طریقت
 مستقیم می رود و از عالم صغرا تا کبریا سن تکبیر اولے در بیچ فرصے از وفوت نشد در ساجد
 بگشتہ تا تکبیر اولے در نیافتہ تحمید نمیتے چوں بعنوان جوانی رسید و در تعلم غلو کرد ہرچہ
 تعلم میکرد و بعل مقرون مے گردانید و ہر شب جمعہ ختم مے کند و در جماعت خانہ
 سلطان المشائخ ساہبا باشد کہ بوقت و اس مقام قبہ کہ امامت مے کند
 و خلق خدایے را دست تو بہ میدہد و بدانچہ دست میدہد آیندہ و رونندہ را بخیر مے
 پیش مے آید و بیچ میخندے ندارد و بر بیچ کس آمد و شد نہ با اتباع انبوء خوش مے گذارند
 حق تعالی او را صبر جمیل بخشیدہ است فقہ اس بزرگ بوقت قیلولہ بخدمت
 سلطان المشائخ رفت خادم بخدمت سلطان المشائخ ذکر کرد خواجہ عزیز
 ہر پنج ختم مے کند سلطان المشائخ فرمود کہ بلند مے خواند یا ساکن اس میں
 بزرگ گفت ساکن اس میں جواب بر مرآج سلطان المشائخ موافق افتاد و حسین
 فرمود و کرت دیگر نورالدین پسر خواجہ بیشتر کہ مخصوص بشفتت سلطان المشائخ

ہو دایں بزرگ لائش برود و گفت مخدوم عزیز میر شمس فرمود کہ آری میر دست
 و مرا باین فرزند فرماست **مُسْتَعِیْنُ اللّٰهُ الْمُسْلِمِیْنَ یَطْوِلُ بَقَاؤُہُ لَکُمۃٌ دَرِیَانِیْ**
 و مناقب سادات کرام جد و پدر و اعمام کاتب حروف کہ مخصوص بقبریت و صحبت و
 شفقت و رحمت سلطان المشایخ نظام الحق والدین قدس سدر العزیز
 بودہ اند و اتصال یشال بحضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین و بحضرت
 سلطان المشایخ قدس سدر بہا العزیز بدرجہ التقدیس منہم اس سید آل رسول
 اس افضل اولاد قبول اس جگر گوشہ مصطفیٰ اس نور دیدہ مرا تفسی و زہرا
 اعنی سید محمد محمود کرمانی جد پدریں کاتب حروف کہ سرور سادات کرمان بودہ
 آبا و اجدادیں سید پاک را در کرمان اسباب نیادی از قریات و باغات از غنی
 بسیار بودہ و یک عم این سید بزرگوار سید محمد کرمانی در ملتان عہدہ سیکہ
 دار الضرب داشت الغرض سید محمد کرمانی تجارت از کرمان بہ لاہور در شہر
 آمدے چون باز گشتے میان اجودہ سن شری و سعادت قدسوس شیخ شیوخ
 العالم فرید الحق والدین حاصل کردے و در ملتان بخدمت عم خود آمدے
 و از آنجا کہ کرمان سے در اثنائے اس آمد و شد و دریافت سعادت پائے بس
 شیخ شیوخ العالم دولت محبت و اعتقاد شیخ شیوخ العالم در سویدایے دل
 سید محمد کرمانی جا کے داد تا بخدمت شیخ شیوخ العالم ارادت آور دواں
 محبت بخدمے کشید کہ اسباب املاک کرمان بجلی ترک داد و در ملتان بخدمت
 سید احمد عم خود آمد سید احمد دختر خود بی بی رانی جدہ کاتب حروف بنکاح
 تسلیم سید محمد کرمانی برادر زادہ خود کرد و بیعت آنکہ سید محمد را ہم در ملتان بدر
 ہر چند سید احمد اسباب نیادی عرض کرد و زغیب دل شغل خود نمود و چون محبت
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سدر بہا العزیز دامن گیر دل و دیدہ
 شدہ بود سکونت در ملتان پیشہ نشد تا آنکہ سید احمد گفت کہ صحبت شیخ الاسلام
 بہا والدین ذکر یا قدس سدر بہا العزیز ہم عزیز است سید محمد کرمانی گفت محبت

بسیار فضل بعضی بزرگان شیوخ العالم فرید الدین و اقربائے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرہ

۲۰۹

ازینہا نے شود شیخ سعدی گوید بیت خار سودا سے تو آویختہ در دامن دل +
 جیت یا شد کہ با طراف گلستان نگریم + بعدہ بی بی رانی اتباع خود را در اجود
 آورد و اختیار ترک اسباب الملک و وطن قدیم داد و بقدر وفاتہ در اجود ہن
 قناعت کرد و بر محبت شفقت بنظر لطف شیخ شیوخ العالم مخصوص شد بی بی
 رانی و اتباع او نیز بشرف محبت شیخ شیوخ العالم شرف گشت اگر قوتی ماران
 اعلیٰ بہت مطہج شیخ شیوخ العالم گل کریل چیدن و حواری رفتند سید محمد
 نیز بر قوت ہر کسے گل کریل بیشتر مے آوڑند سید محمد اندک آورے سبب آنکہ
 دستہاے مبارک او نازک بود و خار ہاے کریل جحروج مے گردانید چو لیں
 قند شیخ شیوخ العالم را روشن شد فرمود کہ سپہ را حاجت نیست کہ برو دماڑ
 قبول کردیم الغرض ہر ۱۰ سال در نظر مبارک شیخ شیوخ العالم بود و از وہ
 سال در ارادت از سلطان المشائخ سابق و سید محمد کرمانی را با سلطان
 المشائخ بواسطہ آنکہ در اجود ہن ہر دو غریب بودند فرط محبت بود چوں محبت
 این دو بزرگ شیخ شیوخ العالم را تحقیق شد فرمود کہ در صحبت یکدیگر باشند
 و میاں شما مواخات باشند تا بیاں محبت سید محمد با فرزندان بخدمت سلطان
 المشائخ آمد و عمر گذرانید و این روایت مشہور است کہ وقتے سید محمد کرمانی
 را با سلطان المشائخ سببے تغیر مزاج شد سید محمد در ماندہ حاضر نے شد تا شبے
 سلطان المشائخ در خواب دید کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 در قبۃ نشستہ است و سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ بر آں قبۃ ایستادہ و سلطان
 المشائخ مے فرماید کہ من از این حال معاینہ مے کنم و در خاطر مے گذرد کہ
 خدمت سید محمد را با من تغیر مزاج است کہ داند مراد روں قبہ بہ بردیاند من
 و ارشاد این خطہ سبب محمد رحمۃ اللہ علیہ را آورد کہ اسے مولانا نظام الدین
 بیاجوں مں فتم دست مں گرفت و دروں قبۃ بحضور رسالت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم برد و پایاے بوس دہانید حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باب سیم و فضایل بعضی بزرگان شیخ شیوخ العالم زید الدین و از برای سلطان المشایخ و سادات کرام قدس سرهم

۲۱

فرمود که مولانا نظام الدین محمد توار فرزندان امی بانبسب صحیح و سید محمد بنیر
از فرزندان من است چون روز شد سلطان المشایخ در خانه سید محمد آمد سید محمد
را خبر کرد و فرمود تا سلطان المشایخ را نفرستادند بر مانیاد سید محمد استقبال
کرد در محفل کرم کنان و بشارت گویاں در پاسے یکدیگر افتادند و نشستند شیخ
سعدی خوش گوید ملت پیرو خوش نو و دلا رام دست در گردن بهم نشستن و
حلوئے آشتی خوردن به آخر الام چند روز سید محمد را زحمات فراخ شد از دار فنا
بدار بقا شب جمعہ سنا حدی و عشر و سبعایه رحلت کرد و در حقیقہ سلطان
المشایخ در سراں چوتره یاراں دفن یافت این سید بزرگوں چہار سید کرام
سید نور الدین مبارک و سید کمال الدین احمد و سید قطب الدین حسین
و سید خاموش چنانکہ مناقب ایشان تحریرے باید منہم آں سید تارک دنیا
با اختیار و آں باوصاف سینہ نزدیک عام و خاص مختار آں مقبول اولیا آں
محبوب صفیا آں مشہور باطعام طعام آں مذکور بحسن کلام اعنی سید السادات
نور الملت و الدین مبارک ابن سید محمد کرمانی پدر کاتب حروف کہ از جمیع
فرزندان سید محمد متہ بہ بود و تولد این سید پاک ہم در حیات شیخ شیوخ العالم
در اجودہن بود و کینت او ایوان القاسم تعین کردہ ہر بد شیخ شیوخ العالم فرید
والدین قدس السدیرہ العزیز فاما سلطان المشایخ ابن سید پاک را سید
گفتے و اقلب غلظ ہم بدیں اسم خواندے و این بزرگ بفضایل بسیار و لطافت طبع
اناست و محبت درویشان بسیار و ریافتہ و راہ و روش ایشان نیکو دانستہ سبحان
اللہ و در مدت نو و دو سال کہ عمر عزیز آں سید پاک بود ہیچ نوع میل بدنیاد و ابنا
و دنیا نکرد و ہیچ معنی مشغول نگشت و بفضل حق جل و علے ایام حیات با اتباع انہو
خوش گذشت و ہمیت برآں داشت کہ با ہماناں مراعت بسیار کند و طعناں
مکلف پیش آرد و اہل دنیا و آرزوے لذت طعام این سید پاک بودندے
و علما و فقرا را سخت دوست داشتے و در تعلم و خدمت کردن درویشان

نعم

باسمہ و فضائل بیضی بزرگان شیوخ معالم فرید الدین و اقرابے سلطان المشایخ و سادات کرام قدس سرہ

۲۱۱

و محبت اہل عشق فرزدان خود را ترغیب نمودے علی الخصوص کاتب محرو
را و در تعلیم کاتب بسیار مبالغت نمود و وزیر و مال ایثار اُستادان کاتب
حروف کرد چنانچہ اس کیفیت در ذکر مولانا اُستادنا فخر الملت و الدین
زرّادی کہ خلیفہ سلطان المشایخ بود تحریر یافته است و عمر عزیزیں سید پاک
در نظر مبارک مرحمت سلطان المشایخ گذشت با آنکہ ارادت بخانوادہ ^{حقیقت}
بخواجه قطب الدین چشتی داشت و دو کُرت در چشت رفتہ بود چوں کُرت دوم
بخواجه قطب الدین چشتی رسید چنگاہ آں خانوادہ کریم را خدمت کرد
و بخواجه قطب الدین را تحقیق شد کہ اس سید پاک خاص برائے زیارت
خواجهگان چشت مے آمد مشرف بخلافت خود گردانید و بحر قہ خلافت و اجازت
نامہ بنشان مبارک مخصوص کرد و یک سب کیت مغلی کہ خاصہ سواری
خواجہ بود بخشید و وصیت فرمود کہ با وضو باشتی و طعام تنہا بخوری و با عزاز تمام
باز گردانید و اس ہمہ از برکت آں بود کہ سید پاک در نظر شیوخ شیعہ العالم
گذشتہ بود و تبنول از دہن مبارک خود در کام اس سید پاک نہادہ و کلام
اللہ برابر شیخ علاؤ الدین قدس سرہ پیش مولانا بدر الدین السخاوی خواندہ
چنانکہ در ذکر شیخ علاؤ الدین تحریر یافته الغرض اس سید پاک بے فریبہ و در
سال کہ من انچشت باز گشتم بر اسے کہ خواجہ قطب الدین دادہ بود بسو اس
مے آمد م و آں اس پیاغ پائے گاہ خاصہ خواجہ داشت و شکر مے کفار در آ
سال از لشکر منصوشہر و ملی در عہد دولت سلطان علاؤ الدین غلی لما اللہ
بر مانہ شکستہ باز گشتہ بودند ہزارگان و دوی ہزارگان متفرق میفتند در اثنا
راہ خراسان چند کُرت مرا پیش آمدند و خواستند کہ اس بے بقیہ جامہ ما کہ در آں
خرقہ خواجہ بود از سن ببرد ہمیں کہ داغ پائے گاہ خاص خواجہ در آں اسپ
مے دیدند تنم آں اسپ ببوسید ند و مے گفتند کہ از برکت خواجہ قطب الدین
چشتی سلامت خواہید رفت خدمت الدے فرمود رحمۃ اللہ علیہ قطب الدین

چشتی در عالم صغر بود و خواستند که بر سجاد چشت بجای پدر بنشاند بزرگان چشت
 و اقربا به دیگر گفتند که این صغیر است و خواجہ علی چشتی عم خواجہ قطب الدین کر
 در و ملی است و وارث سجادہ اوست و در علم دہیم تا او چہ فرمایا بہمت این
 مصلحتی خلیفہ بزرگ صاحب نعمت خلفائے خاندان چشت بخدمت خواجہ علی چشتی
 در شہر دہلی روان کرد و چنانکہ شہ ازین حکایت در ذکر شیخ بدر الدین سلیمان
 پس شیخ شیوخ العالم تحریر یافته است الغرض چوں این دو خلیفہ در شہر دہلی
 بخدمت خواجہ علی چشتی رسیدند و عرایض بزرگان چشت رسانیدند و خود
 دولت سلطان غیاث الدین بلبن بود شیخ علی خواست کہ عنایت چشت
 کند سلطان غیاث الدین شنید در پادشاه خواجہ علی افتاد و سوگند خورد
 اگر خواجہ عنایت چشت کند من ترک مملکت گیرم و در رکاب خواجہ در حشمتیایم
 خواجہ فرمود تو عهد رعایت بندگان خداست تغافل مکنصل کردہ و عالمی در
 کنف حمایت تو آسودہ اند اگر تو بیای آشوب در عالم افتد و تو مواخذہ باشی
 سلطان گفت ہر چہ میشود گویشو من از رکاب خواجہ دور شدنی خام چوں خواجہ
 علی در صدق اعتقاد و توفیق یافت بضرورت در شہر دہلی ماند و مکتوبات بجانب
 اقربا سے و بزرگان چشت ملک شمس الدین کتک ملک ہر یو کہ مرید و بندہ
 اس خاندان بود در قلم آورد کہ من ہر نعمتی کہ از مشایخ چشت و والد عثمان
 خود یافتہ بودم بخواجہ قطب الدین برادر زادہ خود بخشیدم و مقام سجادہ چشت
 حوالہ او کردم باید کہ ہمہ التجا بدو کنند چوں این دو خلیفہ در چشت رسیدند و مکتوبات
 بزرگان چشت ملک شمس الدین را رسانیدند اقربا بازمنازعیت آغاز کردند
 دریں معرض ملک شمس الدین کتک گفت کہ شما ہر ہمہ از دودمان گرامی
 اید مرا یک سخن فرمایم آید اگر قبول کنید بگویم ہمہ بدار رضا دادند ملک شمس
 الدین گفت کہ سجادہ و عصا سے پیران چشت و رون حجرہ ایست کہ پیشتر
 در آن نشستہ اید و دریں حجرہ مقفل است ہر کہ انہ شما دست بدار قفل زندو

باسمہ و درغیاں بعضے نیرنگان شیخ شیوخ العالم فرید الدین و اقرباے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرہ

۲۱۴

بے کلیہ اس قفل از برکت دست او بکشاید ایس سجاده و مقام اور اباش رہے قبول
 کرد و بعد ہر یکے دست بر اس قفل نہادہ مے خواندند و مے جنبانیدند قفل باز
 نے شیچوں نوبت خواجہ قطب الدین چشتی رسید خادم خواجہ را در کنار گرفت و
 نزدیک در اس حجرہ آورد بجز دے کہ دست خواجہ بر اس قفل نہادہ قفل بکشا
 و طبقہاے در حجرہ باز شد و غلغلہ در میان چشت خراسان اریں کرامت
 افتاد و بعدہ خادم خواجہ را در کنار کردہ درون حجرہ برد و بر سجادہ مشائخ چشت
 بنشاند خواجہ ابی محمد چشتی پسر خواجہ ابی احمد چشتیست خرقہ ارادت و خلافت از پد
 خود یافتہ و در سنہ بہشت چہار سالگی بر جادہ پد خود بفرمودہ انبشست و
 خواجہ ابی یوسف چشتی پسر خواجہ ابو محمد چشتی است و میرد و تربیت یافتہ پدر است
 و خرقہ خلافت ہم از پدر بزرگوار خود پوشیدہ حضرت خواجہ قطب الدین مودودی چشتی
 پسر خواجہ ابی یوسف چشتی است خرقہ ارادت خلافت از پدر بزرگوار خود یافتہ
 الغرض مناقب کرامت خواجہ قطب الدین چشتی بحدیست کہ قلم از رقم آں
 عاجز آید و خواجہ یوسف پسر خواجہ محمد چشتی نب لیسر خواجہ قطب الدین
 امروزر بر سجادہ چشت است در غایت کرامت محفلت الغرض چوں خدمت اللہ
 رحمت اللہ علیہ از چشت باں اعزاز و اکرام در شہر دہلی رسید تا آخر عمر ہیچ مرید
 نگرفت و ہیچ وقت نگفت کہ من خلیفہ ام و ہمہ مسافران لنگر دار وقت این سید
 پاک را بخدمت خواجہ قطب الدین دچشت دیدہ بودند و نظر رحمت و شفقت
 خواجہ در بابا لیس سید پاک معاینہ کردہ ہر کسے از اس مسافران در ویشاں
 در شہر دہلی بلنگرے و دیہے تعلق کردہ مگر خدمت والد رحمۃ اللہ علیہ کہ ہمہ بر خدمت
 و محبت سلطان المشائخ بندہ کردہ و تا آخر عمر زان قاعدہ نگشت و
 بیشتر حکایات و نقل و روایات کہ دریں کتاب تحریر یافتہ است منقول از
 خدمت والد است رحمۃ اللہ علیہ کہ راہ و روش اس خاندان با عظمت کرامت
 بہتر از خدمت ایشاں کسے ندانستے و بہر کہ را در تحقیق راہ و روش اس خاندان

باب سوم فضایل بعضی بزرگان شیوخ العالم فرید الدین و اقربا بے سلطان المشایخ و سادات کرام قدس سرهم

۲۱۴

یا کرامت سخن و یا شبیه بودے از خدمت ایشان می پرسیدند از الامرات ملک
صفقات را چند روز ز رحمت مزاحم شد روز نهمین بوقت چاشت پانزدهم با صفر
سنه تسع و اربعین سبعمائه بر حجت حق پیوست و در خطیرہ سلطان المشایخ
نزدیک سید محمد کرمانی در سرائ چو ترہ یاراں مفن یافت رحمتہ اللہ علیہ و انیس
سید پاک سہ سپرمانند یکے کاتب حروف دوم سید لقمان و سیوم سید داؤد
و جد مادری کاتب حروف مولانا شمس الدین و امقانی در باب سید داؤد
خوش گفته است بیت میر داؤد گو سیما نیست و بدل دوستان بہ ازجا
نیست و منہم آں سید با و قاراں سرور سادات روزگار آغنی سپہ کمال الدین
امیر احمد بن کسید محمد کرمانی کہ عم بزرگ کاتب حروف بود و در مردی و جوان
مردی حیدر ثانی و صدقے وافر و فراستے کامل داشت و در ویشاں و شکیا
فقیرا تنگہ ز روفرہ دادے اگر چہ ایں بزرگ صاحب اقطلاع و طبل و علم بود و فاما بہر
اوصاف تصوف موصوف بود و عقلے کامل داشت و کار ما بقصدائے عقل
تام کرے امیر خسرو خوش گوید بیت کارے نکر و جبکالات علم و عقل و گوئی
کہ صد علامہ بزرگ گاہ داشت و عجیب قوتے داشت کہ جز صدق بر زبان مبارک
او سخنہ نہفتے و ایں ہمہ فضایل ثمرہ آں بود کہ در نظر سلطان المشایخ پرورش
یافتہ بود و مادرو پدر ایں سید پاک از و راضی بودند و بہمہ حال و در رضاے ایشان
کوشیدے و آنچه حاصل او بودے در نظر ایشان آوردے و باز پرس آں چگونہ
و کاتب حروف از والد خود رحمت اللہ علیہ سماع دارد کہ برادر امیر احمد در
در محل بود و من برابر پدر یعنی سید محمد کرمانی از بیرون در خانہ مے آدمیم دیوانہ
صاحب انعت پیش آمد و گفت سید محمد در خانہ تو سپرے خواہد آمد و او را امیر احمد
نام نہی ہیں کہ در خانہ آدمیم برادر امیر احمد تولد شد و قتے ایں سید پاک سلطان
محمد لغوات در عہد خانے در شکرتنگ بسبب سہی ساعتے در پنت خانہ بچاکی
کہ نزدیک دیو گیسرست بفرستاد و بند سخت فرمود و آں بندی خانہ تا ایں تنگ

منہم

بہی

ماہنامہ در فضائل حضرت شیخ شیعہ عالم فرید الدین و اقربائے سلطان المشائخ و سادات کرام رحمہ اللہ

۲۱۵

مشہور ہیں است ہر کہ را در آں بندی خانہ بند کنند از زندہ نمازند بسبب ماراں
و موران و موشان گرہ جفت چند گاہ کہ ایں سید پاک در آں بندی خانہ
بود و دیان مذکور بیچ ایدلے فتوانستند رسانید و شبہا بندہ سے ایں سید
پاک بغایت افترا دیکر جدا سے شدند و سے افتادند ایں سید پاک طایفہ
بندی و اماں را سے طلبیدے و بندہ باز شدہ نمودے و گفتے کہ من بچہ
ایں بندہ را دور کردہ ام کہ ہم اللہ تعالیٰ خود جدا سے شوند چوں چند روز
ایں حال معائنہ کردند بجہت سلطان عرض داشت ہمیشہ سلطان
فرمان فرستاد کہ اورا مخلص کنید و برین فرستید و ایں سید بزرگوار در آں ایام
یک جہد کردے و قبا پوشیدے چوں خواست کہ پیش سلطان رود و جہد
کرد و خرقة صوفیانہ پوشید پیش رفت سلطان گفت کہ ایں چہ کردی جواب
گفت کہ در ماہیں اتباع صوری ماندہ بود بفرزندان حضرت رسالت صلی
علیہ وسلم چوں آزاہم ترک داویم سزا سے خود دیدم سلطان گفت تو از ماہیں
بہانہ سے خواہی گریز کنی و ما سے خواہیم کہ پرداخت امور مملکت بمشورت شما
کنیم بعدہ ہم بر آں لباس گذاشت و ملکہ معظمہ گردانید مچھل مشورت و ادوقہ
ایں سید پاک از رحمت بود در مقامے بالا سے کہت غلطیدہ و کسے نزدیک
نہ مردے سے بین از غرقہ کہ در آں مقام بود از جانب بیرون سردرون
غرقہ کردہ سو سے ایں سید پاک سے بیند ایں سید بزرگوار پر سید کہ تو کیستی
اں مرد گفت کہ من ہامیہ المؤمنین علی ام رضی اللہ عنہ ایں سخن گفت و
غایب ہماں ساعت ایں سید پاک از رحمت نیکو شد و در آخر کار در لشکر
لاہور شہور سنہ ثمان و عشرين و سبعمانہ بزمجت بوا سیر در غرہ ماہ جمادی
بمجت حق پیوست انا بخانا بوقت کردہ آورند در حظیرہ سلطان المشائخ
نزدیک پدر و سر آں چو ترہ یاراں مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ و ایں سید
بزرگوار و سپر گناہت یکے سید السادات منبع السعادات عماد الحق الدین

باب سوم و فضائل بعضی بزرگان شیخ العارف فی الدین و اقرباے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرهم

۲۱۴

نهم

امیر صالح در علم و در ع و تقویٰ و بے مثل بود و طاهری آراسته بجمال محمدی
و باطنی پیراسته بذكر خفی دوم سید نورالدین نورالدین قلبه نبوالمعرفت بهم
آں سید باصفاء آں جگر گوشه مصطفیٰ آں کان حسن ماحوت آں مایه لطافت
معان طرافت آں در دریاے پناهمبری و آں گوهر شب چراغ حمیری
سید السادات نبیره سید المرسلین قطب الحق والدین سید حسین ابن
سید محمد کرمانی که عم میانگی کاتب حروف بود و در علم و فضل و بذل و اینار طهارت
طاهر و باطن لطافت طبع بے نظیر زمانه بود و عقل کامل داشت فراست تمام
و درین دنیاے غدار مجرمانه زیست و از ترویج و تعلق اتباع مبرا بود و علوم
دینی بخیرت مولانا فخر الدین رزادی خلیفه سلطان المشائخ بحث
کرده و درے باز داشت هر که خواسته در خانه او در آید هیچ مانع نبودے از
غریب و شهرے و حاجتمند یک سر در خانه او و جائے که مقام خلوت ایں
سید پاک بودے میرفتند و بارانچه مطلوب ایشان بودے بوفارس آید
و سرالقلب باز گردانیدے اتبعی هیچ کس را از وضع و شریف میسر نشد
اگر ایں سید پاک و پاک زاده پاک باز را و ایں فضایل ثمره آں بود که از
عالم صغیر تا کبر سن در نظر مبارک حضرت سلطان المشائخ پیروش یافته
بود و بشرف پسر خواندگی سلطان المشائخ مشرف و مشهور گشت چنانکه
مالک المذکرین کریم الدین نبیره که مالک نظم و نشر بود در مدح ایں سید پاک
سے نوبت بدیست صفات ذات و سے اندر جہاں ہمیں نہ بیلست که شیخ
خواندش فرزند و خواهر را نبستست و ایں سید پاک را جمال باکمال بود
هر که را نظر بر جمال او افتادے اگر چه مغموم بودے با نخاصیت سرالقلب
گشتے شیخ سعدی خوش گوید بیت اے روعے تو راحت دل من چشم
تو چراغ منزل من و ایں ضعیف گوید نظم اے سید پاک و پاک زاده و
در عالم حسن داد داده و حسن لطافت و طرافت و خوباں همه پیش تو پیاده

دپیش قد لطافت تو بہ سرو چین است ایستادہ از روے تو کا قباب جن است
 شویست دریں جہاں فتادہ از سرے سر زلف کیسوانت بہ بوئے بہ نسیم
 صبح دادہ وقتے سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز راقبے بود غسل
 تازہ کرد و جامہ ہائے مبارک گردانید و خواست کہ طرف باغے رود دریں حال
 آں سید پاک با صفا رطب کرد چوں سید اسادات بخدمت سلطان المشایخ
 آمد سلطان المشایخ تبسم کرد و فرمود کہ ماراقبے بودے خواستم در باغے رویم در
 سترافرو خواندند کہ سید حسین رابطہ بعد از نماز پیشین مہم بود کہ ہر روز بخدمت
 سلطان المشایخ طلب شدے تا نماز دیگر بخدمت سلطان المشایخ بودے
 و بدولت مجاہدست تمکالت اسرار و انوار مشرف گشتے و موز و لطائف بسیار
 در میان بودے و از علما و مشایخ و امرا و ملوک و خاناں بعد آنکہ پاکوس
 سلطان المشایخ کردے در خانہ آن سید پاک بواسطہ شفقت سلطان
 المشایخ کہ مشاہدے کردند آمدند کہ فرستہ تری برچیں مبارک اولامع بود
 و جمال یوسفی از برکت نظر سلطان المشایخ بر سر جہاں آراے او پیدا
 شیخ سعدی گوید بیت دیدار چہ صورت بدیعت عنان کمال حسن ذات
 است و این ضعیف گوید رباعی راحت لہاست دیدن سوے تو بہ فرحت
 جاں ہاست جاناں روے تو بہ بند زلفیں از دو کیسویاز کن بہ تا جہاں
 خوشبو شود از بوے تو بہ گرد کویت اہل ل گرداں مدام بہ خانہ اہل لاں شد کو تو
 و پچنین گویند کہ کمال لطافت مرداں چہیست کہ نادرہ در کسے باشد قبول عامہ
 و زیب چاہے نوک خار لیں ہر سہ خاصہ ایں سید پاک بوداں ضعیف گوید قطعہ

زیب جامہ چن آنکہ مے با ید	نوک خامہ تراست سلم شد
در لطافت قبول عامہ شد ہی	ذات پاکت بدیں مکرم شد *

و بیشتر کسوت ایں سید پاک صوفیانہ صوف ہائے رنگازنگ کجاب پچنی مقطع
 ہمیں بود ہر بار کہ از جنس جامہ ہائے چیزے پوشیدے آں را کرت دیگر

نیوشید سے وہر کہ خاطر مبارک او اقتضا کرے عطا فرمودے دلعنا ہمارے
 محکمت گرم در غایت لطافت یاراں وغیراں را خوراندے دیکساعت از
 مقبول دہن مبارک خالی بنودے یعنی متواتر مقبول خورے اگر چہ یک برگ بدہ
 تنکہ رسید و خلفاے سلطان المشایخ بنقل سلطان المشایخ در غایت احترام
 ایں سید پاک سے کوشیدند و بہمت ملاقات ایں سید پاک بر قانون قدیم در خانہ او
 مے آمدند زیر اچہ محل مرتبہ او بنجدست سلطان المشایخ مدو ما فرمودہ بود و چنانکہ
 در باب خلافت خلفاے سلطان المشایخ تحریر یافتہ است آخر الامر حضرت سلطان محمد
 انارسلر برانہ دیشہر سندانہ شے و ثلاثین و سبعمائکہ سند وزارت مملکت ہندوستان ل
 جہاں آئے خواجہ جہاں احمد یازموجم زیر بنیت گرفت و وطن دیو گہریت
 و آں ایام ہوا سطر محبت قدر کہ ایں سید پاک را خواجہ جہاں مرحوم در نظر
 مبارک سلطان المشایخ معظم و مکرم دیدہ بود و خواست کہ بخود آرد ایں اقتراح
 را اں سید پاک قبول نے کرد و اما چوں دید کہ نباید کہ حکم فرمان سلطان محمد
 بخود بار دیا خواجہ جہاں مرحوم گفت کہ بدو شرط و صحت کشما کشما شیم اول آنکہ لیا
 سیادت اہل تصوف بر من مقرر باشد دوم آنکہ پہنچ شغلے معین مشغول نگردد
 زیرا چہ سلطان محمد ایں ہر دو صفت از سادات اہل تصوف مے گردانید و در کار
 دنیا مشغول مے کرد ایں ہر دو صفت خواجہ جہاں مرحوم قبول کرد و تائب
 گویو فارسانہ در تعظیم و تکریم ایں سید پاک با قصہ الغایت کوشید و اما آں
 عظمت و جاہ راحت و شوق و ذوق کہ پیش از تعلق خواجہ جہاں داشت
 در حیات سلطان المشایخ بعدہ آں طریقہ میسر نشد تا و آخر عمر زحمت
 فاج کہ بیشتر ایں زحمت دوستان خدا مے تواسے را شود مبتلا شد و کرات
 شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ العزیز و یک کرات خواجہ جہاں مرحوم
 بعیادت در خانہ ایں سید پاک میامند بعدہ در بیست یکم ماہ شعبان سنہ ۸۵۸
 و خمسین و سبعمائہ بر حمت حق پیوست روز شنبہ بوقت نماز باوا د بزرگی خوش

باز گشت
 سطر

ہمیں سروے زیوستان معانی فروشکت + برجے زکسان معانی خراب
شد + منہم آں شرف سادات کرام آں خلاصہ زبدہ انام آں مقبول خاص عام
اعنی سید السادات منبع البرکات شمس المائۃ والدین سید خاموش ابن سید
نچھ کرانی عم خورد کاتب حروف کہ در علم و فضل بذل لطافت طبع و اعطای طعم
بخاص عام بے مثل نہانہ بود و پرورش نظر سلطان المشائخ یافتہ و مجلس
خلوت خمسہ لطائفی بخدست سلطان المشائخ خواندے و بنظر خاص سلطان
المشائخ مخصوص گشتہ جمال بے اندازہ لطافت بے حد داشت این ضیوع کو قطعہ

در ذات مبارک تو پیا راست	ہر جا کہ لطافتی است اے جاں
صدا تو حد بیان من نیست	حسن تو بس است دلیل برناں

ویاراں و عزیزاں کہ از شہر بخدست سلطان المشائخ مے آمدند شبہا
در خانہ ایں سید پاک مے بودند چنانکہ قاضی محی الدین کاشانی کہ ایں سید
پاک ثناء پیش او کردہ بود و مجمع البحرین ہدایہ فقہ بجمت او بحث کردہ و مولانا
عجمت الدین ملتانی و مولانا یدر الدین یار و مولانا شرف الدین یار و مولانا
شمس الدین یحییٰ و مولانا حسام الدین و یاران او وہ خدمت شیخ
نصیر الدین محمود و مولانا علاؤ الدین بٹلی و عزیزان دیگر و طعام از ہر جنس جو
و تواناں بجمت ایں عزیزاں چاکر گرفتہ بود و حاضریداشت و پیوستہ در خانہ
او باز بودے و اہل دنیا از امر و ملوک اہل کتب و شغل داران دیگر بواسطہ
لطافت طبع و راہ و روش پاکیزہ و اسیر محبت او مے بودند و ہمت مسلمانان
بیک شارت او با تمام میرسانیدند و دوست نافر آدمی از درویشاں و غریباں
و زندہ پوشاں خارج او میان خانہ و یاران خاص و در خانہ او طعام میخورند و
ایں سید پاک در یوگیہ بوقت آخر شب کاتب حروف را طلبید فرستاد چوں
بخدست او رسیدیم دیدم تسبیح بر دست کردہ و مستقبل قبلہ مشغول است کاتب
حروف را گفت کہ دیروز شیخ کمال گئی در مجلسی با من معارض شدہ است

و از راه حسد و فضول مرا گفت که تو سید نه انبیا من مشغول شده ام و برادر را که
 دیگر را هم گفته ام که مشغول شوند و تو هم مشغول شو اگر نسب با حضرت رسالت
 صلی الله علیه و آله و سلم درست است حق تعالی این حاسد را مقهور گرداند
 چون نماز باید بگذاشیم یکے گفت شیخ کمال گئی دستار گردن کرده بادوست
 نفر دیگر پیش من ایستاده است چون دروں طلبیم بچنان دستار گردن کرده آمد
 و در پائے آں سید پاک افتاد و گفت دی روز بخنجه گفته ام آں نه لایق حال
 بندگان خاندان باشد از آں پیشیاں شرم و متعطر گشته بخدمت آمده ام آں
 سید پاک بعد تا مکی بسیار سرا و از پائے خود برداشت فرمود اگر تو زود بر سر حرم
 نه شدی سترای خود درین دنیای دیدی آخر عمر چند گاه در عقوان جوانی
 در عین کامرانی بطول گشت نیست و پنجم ماه در شب یکشنبه نه اثنه و ثلثین
 و سبعمائة و چهار رحمت رب العالمین پیوست و هم در یوگیه زیر مقام خواجه خضر
 مدفون یافت روضه متبرکه که او حاجت روائے خلق آں دیار است رحمة الله علیه
 باب چهارم در بیان مناقب فضائل و کرامات خلفائے سلطان المشایخ
 نظام الحق و الشریع والیدین قدس الله سره العزیز در بیان یافتن خلافت خلفاء
 مذکور از حضرت با عظمت سلطان المشایخ طیب الله ثراه و جعل الجنة مثواه
 و این باب شتم است بر آیه منهم و بیست و پنج کلمه عرض می دارد کاتب حروف
 محمد مبارک علوی کرمانی المدحوب با میر خور و بر آنجمله که این بنده سماع دارد
 و از والد عثمان خود رحمة الله علیهم که باختصاص سلطان المشایخ مخصوص
 بوده اند چون در آخر عمر غرضهای و ذات خدایان سلطان المشایخ را
 زحمت فراموش شد بعضی یاران اعلی و ضد تنگاران که ملازم حضرت سلطان
 المشایخ بوده اند چنانکه سید السادات سید حسین شیخ نصیر الدین محمود
 که در آں ایام بخدمت سلطان المشایخ بود و مولانا فخر الدین نرزا دی و خوا
 متبرکه که خدمتگار قدیم بود و خواجہ اقبال خادم این عزیزان اتفاق کردند بجهت

یعنی صاحب اسباب

باب چهارم

خلافت سلطان المشائخ سی و دو نفر از یاران اعلیٰ کہ بہ علم و زہد و دوج
و بذل عشق و ذوق شغل باطنی مشہور بودہ اند بخط امیر خسرو تذکرہ کنانیدند و بخت
سلطان المشائخ گذرانیدند سلطان المشائخ فرمود چندین چہشتہ ایدچوں
اثر بے رضائی بدین سبب پیشا بدہ کردند از ان تذکرۃ الاولیاء چنانکہ نقل اختیار
کردند چوں در دوم تذکرہ منتخب کردہ پیش بردند بشرط ظالمہ سلطان المشائخ
مشرف شد در بابکے ازین بزرگاں اعنی مولانا خاں سراج الدین فرمود
کہ اول در جہدیں کار علم است چنانکہ این کیفیت مشرح در ذکر این بزرگ
تخیر یافتہ است الغرض چوں این بزرگاں در خاطر مبارک سلطان المشائخ
جائے دادند سید ادا ت سید حسین را فرمان شد کہ بجهت این عزیزان
خلافت نامہ بنویس تا لانا فخر الدین زراوی از کمال علم و فصاحت و بلاغت
کہ درو بود و خلافت نامہ ہائے این عزیزان سواد کرد و سید السادات حسین
مرحوم بخط مبارک خود بیاض کرد چوں خلافت نامہ سے مبارک کتبیہ بنویست
سلطان المشائخ گذرانیدند باز سید حسین را فرمان شد کہ تو کتبہ خود دین
کاغذہا بکن و دین محل سلطان المشائخ سبب کتابت فرمون کتبہ مذکور
حکایت فرمود کہ در آنچہ بجهت خلافت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین
قدس سرہ العزیز بعضے عزیزان را اختیار کردند مولانا بدر الدین اسحاق
را فرمان شد کہ بجهت این عزیزان خلافت نامہ بنویس درین محل یارے
بود قدیم و گفت شنو آغاز کرد کہ سالہا من دین کا خون خورده ام و در
ارادت ازین عزیزان سابقم چہر شاید کہ بمن خلافت نرسد چہ شود اگر
شیخ مرا خلافت خود ندہد من مے توانم کہ اینچنین یکا غذے بہ پردازم و
بدین کار مشغول شوم چوں این سخن بسمع مبارک شیخ شیعہ العالم
رسید مولانا بدر الدین اسحاق را فرمان شد کہ در خلافت نامہ ہائے این
عیزان کہ کتاب کردہ کتبہ خود بکن تا بیج هر یصے را درین کار متداخل نہ

چهار روز پیش بنود مختصراً فاما کتابت خلافت نامہ مے ایس بزرگاں و بدولت
 وصیت مخصوص شدن پیش از قتل سلطان المشایخ سر ماہ و بیست و
 روز بود قدس السمره الغریز آدمیم بر سر ذکر مناقب فضایل خلفاے مذکور قدس
 السمره الغریز منہم اں دُر دریاے علم و زادت اں پیشواے اہل محبت مکرر
 اعنی مولانا شمس الدین محمد بن حبیب بزرگ السمره ضعیف گوید بیت دریا
 علم و گنج زادت با تفاق و اعنی کہ شمس ملت دین علوم طاق و و ذکر این گنج
 شمل بر چهار تکلمہ است تکلمہ اول در بیان آوردن ارادت مولانا شمس الدین
 محیی بحضرت سلطان المشایخ نظام الحق الدین قدس السمره الغریز
 منقول است کہ خدمت مولانا شمس الملحمہ والدین و مولانا صد الدین
 نادلی ہر دو برادر خالتین بودند و اں تعلم درایم تعطیل برائے جاہلستان
 حوائی غیاث پور و لیک آب جوان آمدند و میرت عظمت و کرات سلطان
 المشایخ بمع مبارک ایشان رسیدہ بود کہ علما و صد و شہر بخیر دست سلطان
 المشایخ مے آیند و روے زمین مے آرند و خاکبوس ایس حضرت مے کنند
 چوں ایس دوزرگ رادر اوائل چنڈاں اعتقاد بر اہل تصوف بنود ملاقات سلطان
 المشایخ را بخود راہ مے دادند و روزے در حوائی غیاث پور آمدہ بودند و خدا
 مولانا شمس الدین مولانا صد الدین را گفت کہ شاہ نظام الدین
 سلطان المشایخ اینجائے باشند و خلق شہر معتقد او شدہ اند معلوم نیست کہ حال
 علم ایشان چیست بیا ئید تا بخدمت او برویم ہمیں باشد کہ تو اضع با فرما کنیم
 و طریق خلق روے بر زمین نیاریم سلام بگویم بنشینم بدین نیت بخدمت
 سلطان المشایخ آمدن بجزو آنکہ نظر ایس دوزرگ بر جمال مبارک سلطان
 المشایخ افتاد ہباتے کہ حق تعالی در سیمائے دوستان خود نہادہ است
 بر مولانا شمس الدین مولانا صد الدین رحمۃ اللہ علیہما اشر کرد و روے بر زمین روند
 مصرع سوز و خیابان عالم را زمیں پیش تو بوسیدن نظم اں دل کہ زدست گیرا

بر بودم * هرگز کیسه ندادم و نمودم * جانان تو بیک نظر چنان بر بودی *
گوئی که هزار سال بے دل بودم * سلطان المشایخ فرمود که نشینید
هر دو شستند چون ساعتی گذشت سلطان المشایخ فرمود در شهر بے باشید
گفتند آسے باز فرمود چینیے تعلیم کنی گفتند اگر بجای دست مولانا طهیر الدین
بهری نووی بحث کنیم سلطان المشایخ هم از آن محل که سبق
پیروزی ایشان رسیده بود و مشکلی در آن سبق مانده که از مولانا طهیر الدین
حل نشده سلطان المشایخ بیان آن مشکل از ایشان استکشاف کرد ایشان
در عالم اختیار افتادند و روستے زمین آوردند و گفتند که جنود همین محل مشکل مانده
مولانا طهیر الدین گفته که این سخن را تحقیق خواهم کرد سلطان المشایخ قسم فرمود
و آن مشکل را چنانکه دلاسا بے ایشان بود حل کرد و بوقت برخاستن سلطان
المشایخ میز پیش مولانا شمس الدین سجی بے آورد و دستار پیش مولانا
صدر الدین ناولی چوں این هر دو بزرگ از خدمت سلطان المشایخ
بروای آمدند با خود گفتند که عظمت کرامت شیخ شنوده بودیم اکنون و فور علم
شیخ هم معاینه شد چوں بخد مت مولانا طهیر الدین رفتند مولانا شمس الدین
میزبانی که سلطان المشایخ داده بود در سر بسته رفت مولانا طهیر الدین پرسید
که امر و زاین میز خلافت مبرور بسته مولانا شمس الدین گفت که من شیخ
حضرت سلطان المشایخ شیخ نظام الدین بوده ایم عظمت کرامت ایشان
شنوده بودیم هم کرامت هم و فور علم ایشان مشاهده کردیم این میز برین دستار
مولانا صدر الدین عطا فرموده سلطان المشایخ است بعده حکایت
مجلس سلطان المشایخ بنوعی تقریر کردند که مولانا طهیر الدین را آرزو
ملاقات سلطان المشایخ غالب گشت و بدان دولت برسد الغرض در مجلس
دوم مولانا شمس الدین رحمة الله علیه بسعادت ارادت سلطان المشایخ
مشرقت گشت چوں با صدق و آرمه بود بدیج بمقر به خلافت سلطان المشایخ

رسید بزرگے خوش گویدیت جائے رسیدہ بمعانی و مرتبہ بہ کا سخا و سخاوت و سخا
انسان نہیں رسد بہ نکتہ دوم بیان عظمت روشن مولانا شمس الدین سخی رحمتہ
علیہ قمر سالکان راہ طریقت آباد کہ خدمت مولانا شمس الدین درغایت بزرگی و
پاکی بود از تعلق تزویج مہر اظہار و باطن این بزرگ باوصاف اہل تصوف موصوف
و از تکلفات مراعات چنانکہ میان خلق است عاری و اگر کسی از اہل دنیا بن خدمت
این بزرگ رسید خاطر مبارک اور اسخت شوار آمدے در معذرت آں شخص
حیراں شدے خدمت گارے داشت فتوح نام کہ تعہد ذات ملک صفات مست
مولانا کرے اور اطلبیدے و گفتے ایں عزیز را معذرتے بکن فتوح آئندہ
در مقام خود بردے و تریطعام کردے و ہدایاے شکر پیش آورے و نوع
بہتر باز گردانیدے و اگر از فتوحات چیزے رسید خدمت مولانا نظر در آں
نکردے ہماں فتوح برداشتے برائے آئندہ و رونہ خرچ کردے و عجب ذاتے
با کمال بود کہ علامات مردان خدائے دریمائے آں بزرگ پیدا بود و بجز دیکہ نظر
بر روی مبارک او افتادے پیتے در دل نوے کہ اینک مرد خدائے بر سیرت
و صورت سلف است مجملہ اہل عصر از علما و مشائخ منقاد و معتقاد و بود و دوشاخ
نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ را اہل بند خدمت ایں بزرگ چیزے خواندہ بود
و بزبانوے ادب بند خدمت ایں بزرگ نشستہ تا آخر عمر بعد ہر چند گاہ بند خدمت
مولانا شمس الدین میرفت رعایت حقوق و اتقدم بر طریق سلف میکرد و خدمت
مولانا شمس الدین میان یاران اعلیٰ بغایت مکرم و معظم و صاحب بر بود و باین
فضائل و علو مرتبہ چون بدولت خلافت سلطان المشائخ مشرف گشت اگر کسی
بخدمت ایں بزرگ بہ نیت ارادت آمدے تا توانستے احترام کردے و اگر آن شخص
اکمال بسیار کردے و دیدے کہ دریں کار صادق است انگاہ دست بیعت
دادے منقول است کہ مے فرمود اگر نشان مبارک سلطان المشائخ کہ
بخط خود در آں کاغذ کردہ است نبودے من ہرگز آں کاغذ بر خود نگاہ نہ داشتے

نکتہ سیوم در بیان علم و تبحر مولانا شمس الدین سحی رحمتہ اللہ علیہ منقول است
 کہ خدمت مولانا شمس الدین مولانا صدر الدین ناولی در اوائل تعلیم میان علما
 شہر و بحث علوم و موضوع گفتن و ایراد مقدمات الزام پیشینہ مشہور بود و دیر ہر مجلس
 کہ درے آمدہ کے انجال آں نبودے کہ برایشاں اعتراضے کن چنانکہ مولانا شمس
 الدین رحمتہ اللہ علیہ فرمود کہ ما سبقہا گذشتہ و آئینہ در علم اصول فقہ و معانی
 بیان و خلاصے شبہات تحقیق مے کردیم و آنچه لازم آں سبقہا بودے از
 شبہات قیود از شرف چندان متحضرے کردیم تا در مجلس استادان شبہاتے
 کہ در سبقہاے مذکور وارد شدے و عین تقریر دفع آں مے کردیم تاکے راجعے
 و اگر نہ باشد الغرض کا علم و تبحر خدمت مولانا رحمتہ اللہ علیہ بجائے کشید کہ استادان
 شہر بخد مت ایس بزرگ بزانوے ادب شستہ و تلمذ کردند ہر کہ پیش ایس بزرگ
 تلمذ کرد از برکت نظر او دین دنیا نصیبے کامل و از علوم دینی بہرہ وافر گرفت
 و بیشتر علمائے شہر نسویشا گردئی ایس بزرگ اند و سند علمائے ظاہری و
 و تحقیق علوم دینی نسبت بیاں بزرگ کنند فخر و مسابحات خود و مجلس رفیع آں بزرگ
 دانند کہے کہ اگر دینی آں بزرگ نسبت میان علمائے عظام و عظام کرام است لغرض ہر یک
 سخن علیحدہ آں تفکر و تدبر کرے کہ صفت نتوان کرد زہے محقق روزگار چندی
 تصنیفات در علوم دینی از خدمت آں بزرگ در عالم یادگار ماندہ است عجب
 ذاتے کامل بود کہ میان شریعت و حقیقت جمع کرد و خواجہ حکیم سنائی گوید
 مثنویات قبلہ زیر کاں ستانہ اوست + گنج معنی کتاب خانہ اوست +
 علم دین از براسے دیں باید + توجینے و ایس چنین باید + از تو دارند صد ہزار فتح
 و ارد و صادر طبیعت روح نکتہ چہارم در بیان کرامات و شنیدن سماع مولانا
 شمس الدین سحی رحمتہ اللہ علیہ رحلت کردن ایشاں از دار دنیا بدار عقبے انمولانا
 سلیمان مرید شیخ نصیب الدین محمود رحمتہ اللہ علیہ سماع ہست کہ روز جمعہ بود بعد
 از نماز جمعہ بخد مت مولانا شمس الدین قدس اللہ سرہ العزیز رفتہ خدمت مولانا

ہاں ساعت از سب جمعہ آمدہ بود و جامہ نئے زیادتی دور کردہ و در کتابت مشغول گشتہ مولانا سلیمان مے گوید در خاطر من گذشت کہ بعد از نماز جمعہ وقت مشغولی مشایخ است چگونہ است کہ انجمنیں بزرگے در انجمنیں وقتے بکتابت مشغول است بچوانکہ یعنی در خاطر گذرانیدم خدمت مولانا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سر از مشغولی کتابت بالاکرد و جانب من دید و فرمود کہ سلیمان! از انہم خالی نہ! من در حیرت افتادم کہ ایں چہ کشف است فی الحال بروے من از خطر من حکایت کرد مثل ایں کرامات دریں بزرگ بسیار بود عرض میداد و کتابت حروف برا نجلہ کہ ایں بندہ خدمت ایں بزرگ را در سماع بسیار دیدہ است فاما در آخر عمر کہ سماع شنید بعد از اں بر حمت حق خواہم پیوست بہ نجلہ بود و در حقیقہ سلطان المشایخ عرس بود و در اں جمیعت خدمت مولانا شمس الدین و شیخ نصیر الدین محمود و شیخ قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہم و غیر اں دیگر حاضر بودند و ایں جمیعت سماع در میان گنبد بزرگ بود و اینہمہ بزرگاں در آنجلس سماع مے شنیدند و طائفہ مسافراں و حیدریاں قندراں در طاق بزرگ کہ در پایاں روضہ است آنجا سماع مے شنیدند و قصص مے کردند قوالان و درویشاں دف میزدند و ایں قصیدہ ہ شیخ سعدی بالبحان لایا مے گفتند قصیدہ

دوائے دل درد مند از کہ جویم	بہ پیش کس ایں ماجرا را نگویم	اگر گشتہ گردم بہ تیغ جفایت	طیبیم تو باشی علاج از کہ خواہم
اسیر تو باشم خلاص از کہ جویم	غصے کر تو دارم بہ پیش کہ گویم	ز سعدی چہ گویم چہ جویم چہ گویم	

الغرض خدمت مولانا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ جمیع کثیر ازیاں گنبد بزرگ بیروں آمد و نزد یک قوالان و درویشاں کہ سماع مے کردند و درویشاں بایستاد و ذوق سماع و صحبت درویشاں مے گرفت و دست

مبارک خود بر سینه مصفاے خودے مایب و مے جنبید تا آن غایت که سماع
 فرو داشت کردند خدمت مولانا رحمة الله علیه لذت آن سماع گرفت جنبش
 عاشقانه کردیاران عزیزان که در انجلس بابرکت بوده اند ایں حال معاینه کرده
 باشند بعد به بسے بر نیامد که خدمت مولانا بر حمت حق پیوست رحمة الله علیه
 آچنان بود در آنچہ سلطان محمد واد ظلم و تعدی میداد و تیغ خون آشام خود را
 بخون بندگان خدائے سیرایے گردانید در آن معرض خدمت مولانا تمس
 الدین را رحمة الله علیه طلب نمود و چند روز اس بزرگ را در مقام ہیبت در سر
 داشتند بعد پیش خود طلبید چوں خدمت مولانا پیش رفت سلطان گفت
 بیچ تو دانشمندے اینجا چه کند تو در کشمیر برود و بجانے های آن دیار نشین و
 خلق خدائے را باسلام دعوت کن چوں اینچنین فرمانے شد کسان تعین
 شدند که ایں بزرگ را رواں کنند خدمت مولانا در خانه آمد تا استعداد رواں
 شدن کشمیر کند عزیزانے که در آن محل حاضر بودند روے مبارک خود سو
 ایشاں کرد و فرمود اینها چه مے گویند من بندگی شیخ را در خواب دیدم که مرا
 مے طلبد من بخدمت خواجہ خود میروم ایشاں مرا کجا مے فرستند دوم روز
 آن خدمت مولانا را زحمت حادث شد و بر سینه مبارک او غلوله شکل پیدا
 آمد و غم و اندوه در و نه بیرون زد چنانکه آن غلوله را شکاف کردند و ایں خبر
 بسلطان رسید گفت او را بطلبید و تفحص کنیہ نباید که حیلہ کرده باشد همچنان
 کردند خدمت مولانا را رحمة الله علیه آن زحمت دیرائے برد چوں تحقیق
 شد باز گردانیدند بعد چند روز بکوار حمت رالیا لیں پیوست و خدمت
 مولانا ہم در حیات خود بیرون حظیرہ سمت پایاں زیر دیوار حظیرہ چوترہ برائے
 خود سازانیده بود و اما بوقت دفن والد کاتب حروف سید مبارک محمد
 کرمانی رحمة الله علیه فرمود که خدمت مولانا را درون حظیرہ بیارند متصل چوترہ
 مولانا علاء الدین نیسی زینے محل بود و فرمود که اینجا دفن کنیہ که مولانا

عملاً والدین نیلی یار و هم سبق و هم سیر مولانا بود و همچنان کردند متصل چو تره
 مولانا عملاً والدین نیلی چو تره بغایت مروح و مصفاست در آن چو تره
 مجردانه آسوده است رحمة الله علیه نسخه خلافت نامه فرست مولانا شمس الدین
 رحمة الله علیه که از حضرت اعظم سلطان المشایخ یافت بود قدس سره
 سره العزیز بنو الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی سمیت هم اولیایه
 عَنِ الْكَوْكَانِ إِلَى الْأُكُوفِ عَارًا وَغَتَلَقَ هُمُ هُمُ بِأَوَّلِ الْحَنَاتِ بِأَرَا
 قَدَ ارْتَّ عَلَيْهِمْ بَكْرَةً وَغَشِيًّا كَأَنَّهُمْ لَمْ يُحِبُّهُمْ دَارًا كَلَّا
 جَنَّ عَلَيْهِمْ اللَّيْلُ تَشْتَعِلُ قُلُوبُهُمْ مِنَ الشَّوْقِ نَارًا وَتَقْضِضُ أَعْيُنُهُمْ مِنْ لَذَّةِ
 مَدَارًا وَتَمْتَعُونَ مِنْ جَاوَةِ الْحَبِيبِ أَسْرَارًا وَيَطْوُونَ بِسِرِّ دِقَاتِ الْعِزِّ
 أَفْكَارَ الْأَبْرَارِ مِنْهُمْ فِي كُلِّ زَمَانٍ مَنْ هُمْ مَكْنُونَةٌ لِضَارَةِ الْعِزِّ فَإِنْ قِطْعُهُمْ
 فِي الْأَوْتَارِ نَارُهُ وَيَهْزُ فِي الْأَفَاقِ أَوَارُهُ لِسَانُهُ نَاطِقٌ بِالْحَقِّ وَهُوَ دَاعِي اللَّهِ
 فِي الْخَلْقِ لِيَجْزِيَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَيَقْرِهُمْ إِلَى السَّرِّ الْغُفْوِ ثُمَّ الصَّلَاةُ
 عَلَى صَاحِبِ الشَّرِيعَةِ الْغَرَّاءِ وَالطَّرِيقَةِ الرَّهْطِ إِلَى رَسُولِ الرَّحْمَةِ الْمُخْصُوصِ
 بِخِلَافَةِ رَبِّهِ فِي مَقَامِ الْبَيْعَةِ عَلَى خَلْقَائِهِ الرَّسَائِلِ الَّذِينَ فَازُوا بِكُلِّ
 مَقَامٍ عَلَى وَعَلَى الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ أَمَا بَعْدَ فَإِنَّ
 الدَّعْوَةَ إِلَى الْوَحْدِ الْعَلَامِ مِنْ أَرْفَعِ عَظَائِمِ الْأَسْلَامِ وَأَوْثَقِ عُرْوَةِ فِي
 الْإِيمَانِ عَلَى مَا وَرَدَ فِي الْخَبَرِ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالَّذِي نَهَى مُحَمَّدٌ بَيْتَهُ
 لِكَيْنَ شَيْئُهُمْ لَا يُفِيمُكُمْ لَكُمْ إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِ اللَّهِ إِلَيَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ اللَّهَ إِلَى عِبَادِ
 اللَّهِ وَيُحِبُّونَ عِبَادَ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ وَيَمْشُونَ فِي الْأَرْضِ بِالنُّصِيحَةِ وَالْأَمْرِ مَا مَدَحَ
 اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَرْوَاحِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قِسْرَةً
 آعِينَ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا وَقَدْ أُوجِبَ بِهَا اللَّهُ تَعَالَى عَلَى وَفْقِهِ لِتَبَاعُلِ
 سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُجَلِّينَ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو
 إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعْنِي وَاتَّبَاعُهُ إِنَّمَا يَكُونُ بِرْعَايَةِ أَقْوَالِهِ

وَالْأَقْنِدَاعُ فِيهِ فِي أَحْمَالِهِ وَتَنْزِيلُهُ السَّيْرِ عَنْ كُلِّ مَا سَوَّلَ اللَّهُ فِي السُّجُودِ
وَالْأَقْنِدَاعُ إِلَى الْمُعْبُودِ ثُمَّ أَنَّ الْوَلَدَ الْأَعَزَّ النَّقِيِّ وَالْعَالِمَ الْمَرْضِيِّ الْمُتَوَجِّعَ إِلَى
رَبِّ الْعَالَمِينَ شَمْسُ الْمَلَكَةِ وَالَّذِينَ مُحَمَّدٌ بْنُ مُحَمَّدٍ يُحْيِي أَقَا ضَلَّ اللَّهُ الْوَاحِدَ الْوَارِدَ
عَلَى أَهْلِ الْيَقِينِ وَالنَّفَاقِ لَمَّا صَحَّ قَصْدُهُ لَيْلًا وَلَيْسَ جَمْرُ قَنَةِ الْإِرَادَةِ
مِنَّا وَاسْتَوَى فِي الْحَطِّ مِنْ صُحْبَتِنَا أَجَزَتْ لَهُ إِذَا اسْتَقَامَ عَلَى اتِّبَاعِ سَيِّدِ
الْكَائِنَاتِ وَاسْتَعْرِقَ الْأَوْقَاتِ بِالطَّاعَاتِ وَرَأَتْ الْقُلُوبَ عَنْ هَوَاهُ
النَّفْسِ وَالْخَطَرَاتِ وَاعْرِضَ عَنِ الدُّنْيَا وَآسَابِهَا وَلَمْ تَكُنْ إِلَى ابْنِهَا
بِهَا وَارْأَبِهَا وَانْفَضَّ إِلَى اللَّهِ بِالْكَلِمَةِ وَأَشْرَقَتْ فِي قَلْبِهِ الْأَنْوَارُ الْقُدْسِيَّةُ
وَالْأَسْرَارُ الْمَلَكُوتِيَّةُ وَانْفُجَّ بَابُ الْفَهْمِ تَعْرِيفَاتِ الْإِلَهِيَّةِ أَنْ يَلْسَ الْحَقُّ
لِلْمُؤْمِنِينَ وَيُرْسَدَ هُمُ إِلَى مَقَامَاتِ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا أَجَازَ فِي بَعْدِ مَا لَمْ يَحْظَى
بِنَظَرِهِ الْخَاصِّ وَالْبَشَرِ خِزْفَةً الْإِخْتِصَاصِ شَيْعُنَا الْفَلَاحِ فِي الْأَقْطَارِ فَوَاحٍ
نَفْخَاتِهِ السَّرْمَجِي فِي الْأَوَاقِثِ لَمَّا مَرَّ كَرَامَاتِهِ السَّائِحِ فِي الْعَالَمِ الْقُدُسِ أَفْكَارُهُ
الْبَاسِخِ مُجْتَمِعَةً الرَّحْمَنِ أَنْارُهُ قُلُوبُ الْوَرَى عِلَامَةُ الدُّنْيَا قَرْنِي الْحَقِّ
وَالشَّمْسُ عِزُّ الدُّنْيَا طَيْبُ اللَّهِ تَرَاهُ وَجَعَلَ حَظِيرَةَ الْقُدُسِ مَشْوَاهَ
وَهُوَ لَيْسَ الْخِزْفَةَ مِنْ مَلِكِ الْمَشَائِخِ سُلْطَانِ الطَّرِيقَةِ قَتِيلُ مُحَبَّةِ
الْبُجْبَارِ قُلُوبِ الْمَلَكَةِ وَالَّذِينَ يُخْتَارُونَ وَهُوَ مِنْ بَدْرِ الْعَارِفِينَ مُعِينِ
وَالَّذِينَ الْحَسَنُ السَّنَجَمِيُّ وَهُوَ مِنْ حُجَّةِ الْحَقِّ عَلَى الْخَلْقِ عُثْمَانُ الْهَارُونِيُّ
وَهُوَ مِنْ سَيِّدِ النُّطْقِ الْحَاجِي الشَّرِيفِ الزُّنْدَنِيِّ وَهُوَ مِنْ ظِلِّ اللَّهِ
فِي الْخَلْقِ مَوْدُودُ الْحَشْتِيِّ وَهُوَ مِنْ مَلِكِ الْمَشَائِخِ أَهْلِ التَّكْلِيفِ نَاصِرُ الْمَلَكَةِ
وَالَّذِينَ يُوسُفُ الْيَحْشِي وَهُوَ مِنْ مَلِكِ الْعِبَادِ مُحَمَّدُ الْيَحْشِي وَهُوَ مِنْ عَمَلِ
الْأَبْرَارِ وَقَدْ وَدَّ الْأَخْيَارُ إِلَى أَحْمَدِ الْيَحْشِي وَهُوَ مِنْ سِرَاجِ الْأَنْبِيَاءِ إِلَى
إِسْحَاقِ الْيَحْشِي وَهُوَ مِنْ شَمْسِ الْفُقَرَاءِ عَلَوْدِيَّوَرِيِّ وَهُوَ مِنْ كَرَمِ أَهْلِ
الْإِيمَانِ كَبِيرَةُ الْبَصَرِيِّ وَهُوَ مِنْ تَلَجِ الصَّالِحِينَ مِنْ هَانِ الْعَاشِقِينَ

براز گفتن بادوست از روی راز ہائے گردن گرد و سر پیرہہ حق جل و علے
از روی فکر ہائے باشد بعضے ازیشاں در ہر زمانے کہ منت برایشاں
بر پوشیدگی ہائے تازگی عرفاں پیدا مے شود در طر فہائشانیہائے آں
بعض روشن مے شود در عالم نورائے آں ولی زبان او گویاست بحق
و آں ولی خوانندہ بجد است و خلق تا بر آرد خلق را از تاریکی ضلالت بسو
روشنی ہدایت تا نزدیک گردانند خلق را بسوے پروردگار و خشنود پس از حمد و
کاملہ نازل بر صاحب شریعت روشن و بر صاحب و طہ بقیت تاباں
فرستادہ شدہ برائے رحمت عالمیاں خاص کردہ شدہ بخلیفہ شان رب
خود در مقام عہد و پیمان گرفتار رحمت کاملہ نازل باد بر خلیفہ آں پیغامبر
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ راہ راست نمانیدہ اند و رستندہ اند بمقام برتر و برآں
آں پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یاد مے کنند پروردگار خود را در ہر صبح و شام ہر چو کہ
بعد از حمد و صلوات بدستی خواندن بسوے واحد و نامائے دانا یاں از بلند
تر مقصود ہائے اسلام است و استوارترین درختے است در ایماں بنا بر چیزے
کہ آمدہ است در خبر از اں پیغمبر سلام خدا باد بر و قسم ذات پاکے است کہ ذات
پاک محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در دست قدرت اوست اگر بخوابد شمایے
گروہ مسلماناں تحقیق سو گند یاد مے کنم من برائے دثوق و یقین شما کہ دست
ترین بندہ ہائے خدا بسوے خدا آناند کہ دوست مے نمایند خدا را بسوے
بندہ ہائے او بدخواست صفاے محبت دوست مے نمایند بندہ ہائے خدا
را بسوے خدا یعنی طریق محبت و عشق خدا مے آموزند و خرام مے کنند برتر
یہ باز داشتن از منکر و فرمودن معروف بنا بر چیزیکہ مستودہ است اللہ تعالی
بندہ ہائے خود را آنانے کہ میگویند اسے پروردگار من بہ بخش بار از زہاد
فرزندان ما سردی چشم ما و بگرداں تو ما لا امام پرہیز گاراں تحقیق لازم گردانیدہ
است اللہ تعالی بندہ ہائے خود را پیرا استوار سی این حدیث مرہروی بہتر

پیغمبر نزاوگشده و بر نہ امتے کہ عضائے مغسولہ وضوئے ایشان روشن
 است بسوئے بہشت بقول خود آں خداوند بزرگ و برتر بگو اسے محمد امین است
 راہ من دین من کہ مے خواہم شمارا اسے است من بسوئے خدا برینائی کہ
 من بہتم و کسیکہ تعیت من کن۔ و پیروی آں پیغمبر جمل نے شود مگر نہ گاہد
 گفتہ ہائے آں پیغمبر پس روئے کردن باں پیغمبر در گردہ ہائے آں پیغمبر و
 بپاک کردن از جمیع چیزے کہ سوائے خداست در پیدایش و بریدن از جمیع
 خلایق و پیوستن بمعبود خالق پس تربدانی بدستی کہ ولد عزیز و برتر کار و
 دانا است بصفت و وحدانیت پروردگار و پند داشتہ شدہ کردگار و
 آرنہ بسوئے پروردگار عالمیاں آفتاب گروہ محمدی و دین محمدی محمدیہ
 بریزاندا اللہ تعالیٰ زیر آں شمس الدین محمد سیر کجیے را بر صاحب یقینا
 و پرہیز گاہ ہر گاہ درست کرد شمس الدین کجیے قصد خود را بطرف من و
 پوشید خرقہ ارادت را از من تمام کرد بہرہ را از صحبت اجازت و خصت
 دادم اورا وقتے کہ راست بایستاد پیروی سید کائنات در آنخت اوقات
 خود را بطاعات و نگاہداشتن از غلبات نفس مجہوم خطرات و روگردانیہ
 از دنیا و اسباب آں دنیا و میل نکرد بسوئے پسران دنیا و اسباب آں
 دنیا و برید از ہمہ رفت بسوئے خدا تمام روشن و تاباں شد در دل آں
 شمس الدین کجیے نورائے عالم قدس و سطرے عالم الملکوت کشادہ ہے
 اودروازہ دریافت شناختگی ہائے حق تعالیٰ اجازت دادم من او
 اینکہ پیوشاند خرقہ مریدیں را و رہنمائی کند ایشان را بسوئے مرتبہ ہائے
 بے گماں و بے شکاں راہ حق چنانچہ اجازت و خصت مرا پس از دیدن
 بنظر خاص پس از پوشانیدن خرقہ اختصاص شیخ من شیخ کہ دیدہ است
 در ہر طرف خوشبوئے ہائے بزرگی او پراگندہ شدہ است در ہر جانب روشنی
 ہائے کرامات او و رسیدہ بہت در عالم قدس فکر ہائے او ظاہر کنندہ است

محبت رحمان را آثار و قطب خلق دانا تر در دنیا یگانہ در محبت و در پیروی
شرح و دین داری خوش کن حق تعالی آسودگی او و بگرداند حق تعالی
حظیہ قدس را آرامگاه او و آن فرید الحق و الدین پوشیدہ خرقہ ارادت
و خلافت از بادشاہ شیخ ہائے غالب در طریقت کشتہ شدہ و محبت حق
از قطب ملت دین بختیاروشی و پوشیدہ خرقہ خلافت از بے عارفان معین الدین
حسن سنجری و آن معین الدین حسن سنجری پوشیدہ خرقہ خلافت از دلیل
حق بر خلق عثمان مارونی و آن عثمان مارونی پوشیدہ خرقہ خلافت از شہدا
دو کونائے حاجی شریف زندنی و آن حاجی شریف زندنی پوشیدہ خرقہ
خلافت را از سایہ خدا و خلق مود و حشمتی و آن مود و حشمتی پوشیدہ خرقہ
خلافت را از بادشاہ شیخ صاحب تمکین ناصر الدین یوسف حشمتی و او
یوسف حشمتی پوشیدہ خرقہ خلافت را از پناہ بندگان ابو محمد حشمتی و آن ابو محمد
حشمتی پوشیدہ خرقہ خلافت را از عمدہ نیکوکاران و پیشوایان نیکان ابی محمد
الحشمتی و آن ابی احمد الحشمتی پوشیدہ خرقہ خلافت را از بزرگ ترین اہل یاف
چراغ متقیان ابی اسحاق شامی حشمتی و اطلاق القاب مبارک حشمتی
از ہمیں بزرگ است کہ وطن این بزرگ چشت بود و آن ابی اسحاق
شامی حشمتی پوشیدہ خرقہ خلافت را از آفتاب ویشاں حضرت خواجہ ممشاد
علو دینوری حشمتی و آن ممشاد علوی دینوری پوشیدہ خرقہ خلافت را از بادشاہ شایخین ملک مقربان
حضرت الہ ابی ہبیرہ بصری و آن ہبیرہ بصری پوشیدہ خرقہ خلافت را
از تاج صالحان و دلیل عاشقان حضرت حذیفہ مرعشی و آن حذیفہ
مرعشی پوشیدہ خرقہ خلافت را از شاہنشاہ سالکان دلیل و اصلاں
نرگ کنندہ بادشاہت حضرت ابراہیم ادہم البلیخی و آن ابراہیم ادہم البلیخی
پوشیدہ خرقہ خلافت را از قلب الاقطاب قطب لایت صاحب افضل
و فضایل جبارائے حضرت فضیل بن عیاض و آن حضرت فضیل

عیاض پوشیدہ خرقہ خلافت را از قطب عالم شیخ معظم حضرت عبد الواحد بن عبد
وآں عبد الواحد زید پوشیدہ خرقہ خلافت را از سر ذرات ابوعاں امام عالم
حضرت خواجہ حسن بصری و آں حضرت خواجہ حسن بصری پوشیدہ خرقہ خلافت را
از امیر مومنان خلیفہ برحق حضرت رسول پروردگار عالمیاں پیشوا سائے
سکونت کنندگان در میان فرشتگان آسمان صہل جائے گیرندگان ترین
جہاں و بہ نہایت رسانندہ ہے شود خرقہ خلافت بر طالب بسوے جناب تقدس
وے اغنی حضرت امیر المومنین ختم الخلفاء الراشدین امام المشارق و المغرب
حضرت با عظمت مرتضیٰ علی ابن ابی طالب کریم اللہ وجہہ علیہ السلام
والاکرام گرامی دارد اللہ تعالیٰ ذات اور او پاک گرداند اللہ تعالیٰ راز ہائے
جمع مشایخ را و باقی دارد حق تعالیٰ تا روز قیامت روشنائی ہائے و آں
حضرت مرتضیٰ علی ابن ابی طالب پوشیدہ خرقہ خلافت را از بہترین
پیغمبران ختم کلمہ بنیاں شرط کردہ شدہ است بہ پیروی آں بہترین پیغمبر
دوتی پروردگار عالمیاں محمد برگزیدہ شدہ خدا رحمت کاملہ نازل کند اللہ تعالیٰ
بر محمد و بر فرزندان یاران آں محمد و سلام فرستد بر ہمہ ایشان رحمت کاملہ
نازل باد بر کسیکی نسبت دارد آنکس با حضرت پس کسیکہ نزد بسوے ما
و برسد بسوے آں شمس الدین یحییٰ پس تحقیق خلیفہ کریم ما اور بجائے
خود پس دست ارجندہ او نایب دست من است و فرمان برداری حکم او
کردن در کار دین و در کار دنیا از جملہ تعظیم من است رحم کند خدائے تعالیٰ
کے را کہ گرامی داشت من اور از ذلیل خواہد کند اللہ تعالیٰ کے را کہ نگاہ خدا
حق کے را کہ من نگاہ داشتہ ام حق اور حق تعالیٰ است یاری دہندہ و راہ
نمائندہ و یاری خواستہ شدہ است براں خدا تعالیٰ است اعتماد کار نوشتہ
شدہ است این سطر با بارشارہ عالیہ حضرت سلطان المشایخ نظام الدین محمد رحمہ اللہ
اللہ تعالیٰ بزرگی اور او نگاہ دارد حق تعالیٰ خوبی اور از نہ گرفتہ نگاہ دارد حق تعالیٰ او

منہم

نکتہ اول

از بدی بخل بندہ ناتوان امید و بفضل رحمان حسین اسپر محمد سپر محمود و نور علی
 باشند که کرامات این کتابت بوده است بتاریخ بیستم از ماه ذی الحجه در نهمین صفت
 و بیست چهار منہم آل شیخ متشیخ طریقت آل بادشاہ عالم حقیقت آل طاهر و
 باطن باصفا آل کان محبت و وفا کہ در علم و عقل و عشق و مع و مکارم اخلاق و ایثار
 و تحمل جفاے بنندگان خداے مکافات آل سر در یافتن لہابہ درم و دینار و عہد
 خویش مثل نداشت ز سہ ذات پسندیدہ اوصیا گزیدہ کہ در عالم از فحول علماء
 و متشیخ روزگار و اوسط خلق از صفار و کبار عمہ متقاد و مقصد او بوده اند بنی شیخ
 نصیر المصلیٰ والدین محمود طیب البصیر و ذکر این بادشاہ عالم حقیقت مشتمل
 بر چہار نکتہ است نکتہ اول در بیان مرحمت پرورش سلطان المتشیخ
 در باب شیخ نصیر الدین محمود عرض میدارد کاتب حروف کہ شیخ نصیر الدین
 محمود ہم در این کتاب نظر خاص سلطان المتشیخ لمحو لکنتہ بود و بنعمت
 دینی و دنیاوی از آن حضرت مخصوص شدہ چنانکہ وقتہ خواجہ محمد گادرونی مرید شیخ
 بہاؤ الدین ترکہ پادشہ در سہ و العزیز کہ بخدمت سلطان المتشیخ بیامدے
 شے این عزیز و جماعت خانہ سلطان المتشیخ بود چوں بہت تجویز و نصوحت
 تا تہجد گذارد و لبیا نچہ خود ہم در جماعت خانہ گذاشت رفت شخصے آل لبانچہ
 بر دچوں خواجہ محمد و صو ساخته بیاب لبانچہ نیافت با خواجہ محمد و بیاضای کہ غادر
 جماعت خانہ بود و درویشے با صفا و پیرے عزیز بود در گرفت و شنود شدہ درین حال
 شیخ نصیر الدین محمود در گوشہ خانقاہ مشغول بود چوں گفت و شنود ایشان
 شنید لبانچہ خویش خواجہ محمد گادرونی داد این حکایت سلطان المتشیخ
 رسانیدند شیخ نصیر الدین محمود را بالا طلب سلطان المتشیخ بدین یک
 خصلت پسندیدہ مرحمت فراداد فرمود لبانچہ خاص خود او را داد و دعالے
 خیر بسیار کرد و کاتب حروف از خدمت سید السادات سید حسین عم خود
 رحمتہ اللہ علیہ سماع دارد کہ سہ فرمود امر و مقام حضرت با عظمیٰ سلطان المتشیخ

در شهر و ملی شیخ نصیر الدین محمود واد و ظاهر و باطن بقدر امکان از روش سلطان
المشاخج تجا و زنی کند و درین کار میان خلفائے سلطان المشاخج برخورداری
تام یافته است بمرتبه کمال رسیده این ضعیف گوید میرت میان جمله اصحاب
همچو ما ہے بود و چه نسبت است بمه بلکه بادشاه بود و عجب داشت که بهمه اصحاب
حمیده میان یاران اعلیٰ موصوف بود و شهر این ضعیف گوید قطعه میان
اہل ارادت نظیر پیر آمد و زہے روش کہ درین راہ بے نظیر آمد و ضمیر روشن او
ہر چہ کرد در عالم و بہ تزد اہل صفا جملہ حق پذیر آمد و کاتب حروف ہم از حد
سید السادات سید حسین عم خود رحمتہ اللہ علیہ سماع دارد کہ روزی
شیخ نصیر الدین محمود امیر خسرو را کہ از یاران اعلیٰ بود گفت شمارا بنیست
سلطان المشاخج محلے و تربتے تام است ہر وقت کہ مے خواہید بنیست
سلطان المشاخج محلے یا بید امیر خسرو خوش گوید میرت زہے سعادت
واقبال چشم نکس راہ کہ در حال تو دستورینے نظریا بید ہر وقت فرصت عرض
داشت من غریب بنیست سلطان المشاخج کتب ہام خوش گوید میرت
اے صبا بندہ نوازی کن از حال ہام و وقت فرصت ہمہ در بندگی یاد بگو
کہ من بندہ در او دہ مے باشم و از سبب فراحت خلق مشغول مے
توانم بود اگر فرمان سلطان المشاخج باشد در صحرا ما و کوہ باخاے تعالے
را بفرغ خاطر عبادت کتم امیر خسرو قبول کرد کہ بگذرانم و امیر خسرو را
مہمود بود کہ بنوبت خود چون در حاجت خانہ بود مے بعد از نماز خفتن وقت
استراحت بنیست سلطان المشاخج رفتے نوشتے و از ہر جنس حکایات
کردے چنانکہ در ذکر سلطان المشاخج تحریر یافته است انقض امیر خسرو
درین محل عرض داشت شیخ نصیر الدین محمود کہ سلطان المشاخج فرمود
کہ او را بگو ترا در میان خلق مے باید بود و جہاد حقائے خلق مے باید
و مکافات آں ببدلی ایثار و خطا مے باید کہ در عرض میداد کاتب حروف

۱۰
ادوم صوبہ
بست از
مہمود بنیست
در حاجت خانہ
نماز خفتن وقت
استراحت بنیست
سلطان المشاخج
رفتے نوشتے
و از ہر جنس
حکایات کردے
چنانکہ در ذکر
سلطان المشاخج
تحریر یافته
است انقض
امیر خسرو
درین محل
عرض داشت
شیخ نصیر
الدین محمود
کہ سلطان
المشاخج
فرمود کہ
او را بگو
ترا در میان
خلق مے باید
بود و جہاد
حقائے خلق
مے باید

بر آنجمله که سلطان المشایخ بحال عقل و حکمت کرامت موصوف بود در
 کارهای فرموده که شایان آن کار میدید آنچه را فرمود که لب بر بند
 و در بر بند و دوم را فرمود که در کثرت مرید کردن بکوشی و سیوم را فرمود
 که ترا در میان خلق می باید بود و جفا و قفای خلق می باید کشید و بالایش
 حسن معامله می باید ورزید و این مقام انبیا و اولیاست این کار کسبست
 که شایان این کار است این کار من تو نیست بزرگے خوش گوید بهیت
 تو نه مر و عشق بازی ما به بر و اے خواجه کار دیگر کن نکتہ دوم در بیان
 مجاهده که سلطان المشایخ شیخ نصیر الدین محمود تلمیقین کرده است
 و مجاهده ماے شیخ نصیر الدین محمود قدس الله سره العزیز خدمت شیخ
 نصیر الدین محمود رحمة الله علیه می گفت که من در اوایل ایام که بخدمت
 سلطان المشایخ قدس الله سره العزیز پیوستم و ارادت آوردم روزی
 بوقت استوای زیر درخت بزرگ در خانه سلطان المشایخ بود ایستادم
 بودم درین حال سلطان المشایخ از بالا ابرام جماعت خانه فرود می آمد
 تا درون حجره قدیم که درون صفه استون است قیلوله کند چون این ضعیف
 ایستاده دیدم در حجره زفت در دلیز رفت و نشست خواجه نصیر خادم را
 بطلب من فرستاد چون بدولت قد مبوس رسیدم فرمود که بنشین چون نشستم
 پرسید که در دل چه داری و مقصود از این کار چیست پدر تو چه کار کردی بنده
 عرضداشت که در که مطلوب من درین کار دعاے مرید حیات مخدوم
 عالمیان است شیخ سعدی خوش گوید بهیت بشنو نفس دعاے سعدی
 اگر چه همه عالمیت دعا گوست و راست کردن غلین در ویشاں و از سر
 دیده خدمت ایشان بزرگے خوش گوید بهیت عهدے کردم که خدمت
 کس نکنم و در هر چه ها مگر خدا را و ترا و پدر من علما ما داشت که سوداے
 پیشینه می که ند بعد سلطان المشایخ شفقت فرمود و گفت که بشنو

نکتہ دوم

درانچہ من بخد مت خواجہ خود شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز پیوستم روزے دراجود ہن دانشمندے کہ یار ہم سبق من بود و بھمایا کردہ پیش آمد چوں مرا باجا ہما سے ریم گین پارہ دید پرسید کہ ملوانا نظام الدین ترا چہ روز پیش آندا ایں غایت اگر در شہر تعلیم نے کر دے مجتہد زمانہ سے شدے واسعیایے و روزگارے بہتر شدے من ایں سخن ازان یار شنیدم و بھیج گفتم معذرتے کردم و بخد مت خواجہ خود رقم و شیخ شیوخ العالم پرسید نظام اگر کسے از یاران تو پیش آید و بگوید کہ ایں چہ روز است کہ ترا پیش آمدہ است ترک تعلیم کہ موجب فراغت و فامیت است گرفتہ و بدیں روز مشغول شدہ جواب چہ گوئی من عرض داشت کردم ہر چہ فرماں مخم جہانیاں باشد بگویم فرمود کہ بگو بیت نہ ہم ہی تو مرا راہ خویش گیر و برو و ترا سعادت باد امر انگون ساری بد بعدہ شیخ شیوخ العالم فرمود کہ در مطبخ برو و بگو تا خوابنے پر بالوان نعم آراستہ بیارند چوں آں خوان آراستہ آوردند شیخ شیوخ العالم فرمود کہ نظام ایں خوان طعام بر سر کن و در مقامے کہ آں یار فرود آمدہ است بر سر کن بحکم فرمان خواجہ آں خوان بر سر گرفتہ و رواں شدم و در سراے کہ آں یار فرود آمدہ بود آدم چون نظر آں یار بر سر افتاد گریہ کنان نمود و آں خوان از سر من فرود آورد و پرسیدن گرفت کہ ایں چہ حال است گفتم ماجرا سے ملاقات و مکالمہ شما بنور باطن شیخ شیوخ العالم را روشن شد و کیفیت از من پرسید چوں تمام عرض را شستم ایں مرحمت فرمود و جواب شما بدیں بیت مذکور باز داد آن دانشمند گفت اسجد بے اینچنین شیخ معطفے داری کہ نفس ترا بدیں حد ریاضت دادہ است کنوں مرا بخد مت شیخ خود بہتر تا سعادت پایے بوس اینچنین بزرگے حاصل کنم الغرض چوں طعام خرچ شد آں دانشمند خد متکار خود را گفت کہ ایں خوان بر سر کن برابر با ہیا

سلطان المشائخ گفت خیر چنانکہ این خوان آورده ام بچناناں بہرم و بہر
 اس و انہم برابری سلطان المشائخ بخدمت شیخ فیہو الخ العالم آمد از سر
 رعونت را بر خاک در گاہ آن بادشاہ اہل محبت نہاد و از محاورہ و مکاشفہ
 و مکالمہ شیخ فیہو الخ العالم اسیر آنحضرت گشت و ارادت آورد این ضعیف
 گوید بہت از دیدہ و دل بندہ شکل تو شدہ میارب چہ خوش ہست ای ملایق
 خوش تو بہ خدمت شیخ نصیر الدین محمودی فرمود در اثنائے این فواید
 کہ سلطان المشائخ بندہ خود را مے فرمود و تلقین مجاہدہ مے کرد و ابیات ترک
 آمیز و عشق انگیز مے فرمود و آبیدہ چوں جو مے آب میترخت و رقتے خوش
 بود این ضعیف گوید بہت چشم از خون دل رواں کردہ بہ جو مے خون بچو
 آب بر در تو بہ دریں میاں سیدالکادات سید حسنین عم کاتب حروف
 کہ وصف او از شرح مستغنی ہست و در ذکر او تحریر یافتہ در آواں جوانی در
 عین کامرانی و پاک کشیدہ در سربستہ و دستارچہ نازنین برکت مبارک
 انداختہ طریق جوانان خراماں از در کہ خواست کہ از دہلیز گذرد و درون غا
 سلطان المشائخ برود درین حال سلطان المشائخ فرمود کہ سید بہ
 بنشین برج سعادتے بر کلمہ فرمان سلطان المشائخ آن صاحب سعادت
 بنشست و در دریافت سعادت ہا و ذوق ہا کہ در آن مجلس بود شریک شیخ
 نصیر الدین محمودی شد عرض میداد کاتب حروف بر مے تصدیق این
 حکایت بر آنجملہ کہ در آنچہ ذات پاک آن سید با صفا بخدمت فالج مبتلا
 گشت بندہ را برادران این بندہ بخدمت شیخ محمود فرستاد و فرمود
 کہ شیخ محمود را بگوئی شمار ایاہست آنروز کہ سلطان المشائخ در دہلیز
 نشستہ بود و فواید و ابیات مے فرمود و شما حاضر بودید من خواستم کہ از آن
 مجلس بگذرم سلطان المشائخ مرا طلبید و گفت بیانشیں سعادتے بہر
 چوں این پیغام بخدمت شیخ محمود رسانیدہ شد فرمود آرسے مرا یاد آ

چوں ازاں باقی برخاستم من از خدمت سید السادات پرسیام کہ ازین
 ابیات کہ سلطان المشایخ نے فرمود شمارا چیز سے یاد ماندہ است کہ
 السیادات انچه یاد ماندہ ہو گفت باقی من یاد مانیدم باز ایم بر سر حرف
 خدمت شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ سے فرمودہ اوائل مراد تھے
 نفس مزاحمت دادن گرفت منقص گشتم برائے دفع اوچنداں آب لیمو
 خوردم کہ در معرض ہلاکت افتادم با خود گفتم این کس مردن اختیار کند نہ
 آنکہ نفس مزاحم حال شود دے فرمود کہ وقتے از غایت مجاہدہ دہ روز چیر
 نخوردہ بودم این خیر بسطان المشایخ رسانیدند و سلطان المشایخ پیشین طلبید
 اقبال خادم را گفت کہ یک قرص بیار اقبال یک قرص با حلوائے
 بسیار آورد بعدہ سلطان المشایخ فرمود کہ این قرص تمام بخور من حیرا
 شدم کہ تمامی قرص خوردن بیک دفعہ اندازہ من نباش چند روز بایست
 تا آں قرص تمام خوردہ شود عرض میداد کہ کاتب حروف را بجمہ مجاہدہ
 و مشغولی ظاہر و باطن این بزرگ چنداں است کہ قلم از قلم آں عاجز
 آید انیکہ بدولت قدم بوس این بزرگ رسیدہ انداز سیمائے او کہ صورت
 تقویٰ بود احساس کردہ اند و آخر عمر این بزرگ کہ کار او بکمال رسیدہ
 بود و ذات مبارک او روح مجرد گشتہ ہوئے کہ از مجلس سلطان المشایخ
 مے آمد آں ہوئے از مجلس شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ بمشام
 جان کاتب حروف رسیدہ است و جان پڑفردہ را بعد ستمی اند سال
 ترو تازہ گردانیہ اہل دلائے کہ مجلس سلطان المشایخ دیدہ اند و بر سر
 آن معنی کہ مخ معینست رسیدہ بعد مجلس شیخ نصیر الدین محمود را دریافتہ
 بر سر آں حرف شدہ باشند ایں ضعیف گوید بیتی مرا از مجلس تو ہوئے
 یارے آید خوشم ز ہوئے تو کہ سوئے یارے آید ہزار پیر بہن دل چچ گل
 شود پارہ ازین نسیم کہ از کوئے یارے آید چوں ایں کرامت از

از مجلس شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ مشاہدہ شاہ باخلمہ نامہ تاریں بزرگ
 بکمال رسیدہ است تعجب باشد کہ پچیس فیات پاکے رادر دنیا بگذارد مناسبت بخئی
 بیتے است کہ بر زبان سلطان المشایخ گذشتہ است رباعی ہیج منمائے
 روئے شہر افروز چو لب نمودی بر سپن ریسوزہ اک جمال تو چیست مستے
 تو و وال سپن تو چیست ہستے تو و شرح ایں بیت مشرح در نکتہ ستر گشت
 تحریر یافتہ است الغرض بعد چند گاہ بگذشت شیخ نصیر الدین محمود بجوار رحمت
 حق در مقام صدق قرار گرفت قدس السیرۃ العزیز و تاسیج نقل او موصیخ است
 بتاسیج ہر دہم ماہ مبارک رمضان ۸۷۷ سبغ و خمیں و سبجائیہ بعد از وفات حضرت
 سلطان المشایخ پنجویں دو سال نکتہ سیوم در بیان اشارت کہ شیخ نصیر الدین
 محمود رحمۃ اللہ علیہ قلع نفس کاتب حروف را فرمودہ است کتب حروف روزے و محبت
 ایں بادشاہ دین نشستہ بود و بہ جمال و کمال ایں مرد مشایخ روزگار مشغول گشتہ
 و ارشائے ایں حال تربیت فرمودہ گفت کہ نفس آدمی بمنہ کہ در خبیثت کہ بہرہ ہوئے
 شیطانی در ذات ایں کس پنجے گیرد و محکمے شود اگر آدمی بتدریج و سکونت
 بزور عبادت و تقوی و بقوت محبت و عشق ہر روزاں درخت را بچندانہ کہ نہ
 پنج او سست شود و قابل قلع گردد و بہ مدد بندگی حق تقالے و محبت پیر بکلی قلع
 گردا دایں تقریر دلدیزد و خاطر بندہ جائے دادہر آئینہ نصیحتے کہ مشایخ کہا کنند
 بحق کنند زیراچہ شیطان نفس را مقہور گردانیدہ اند و از حوائیے در روئے مبارک
 خود دایں دشمنان را بکلی خالی فرمودہ و با حق ساختہ و از غی حق تبرک کردہ چوں
 شیخے واصل معطی از مقامیکہ منظر حق تقالے باشد نصیحتے کنند ہر آئینہ در
 دل جلے کرد و مصرع سخن کہ جہاں بروں آید نشیند لا جرم در دل نکتہ
 چہارم در بیان بعضے کرامات شیخ نصیر الدین محمود قدس السیرۃ العزیز
 میسازد کاتب حروف را بچکہ کہ بندہ وقتے بارداران خود سید السادۃ علی الدین
 امیر صالح رحمۃ اللہ علیہ سید نور الدین مبارک بچہ شیخ نصیر الدین محمود میفرست

نکتہ سیوم

نکست
چہارم

ایام سراب بود در اثنای راه یکی از برادران گفت اگر شیخ محمود را کرامت خواهد بود شیرینی پیش خواهد آورد چوں بنیامت آں بزرگ رسیدیم و بقایا میوس آن بادشاه مشرف گشتیم خادم را فرمود که شربت بیارند چوں قدح هائے شربت بردست ما دادند ما را در خاطر گذشت که این آشامیدنی است ما خودی گفتیم بودیم هم در اندیشه این سخن بودیم که خادم را فرمود که شیرینی دیگر بیار عرض داشت کردیم که شربت خورده ایم بر فور بلفظ مبارک راند که آں آشامیدنی بود و این خودی است و کاتب حرف از خواجه عزیز الملة والدین که بشرف قرابت سلطان المشايخ مشرف است سماع دارد که من گفت من و قتی بنیامت شیخ نصیر الدین محمود رفته اند علیه نشسته بودم دریں میاں از خادم دوات قلم و پارچه کاغذ طلبید چوں خادم بیاورد دیدم قلم را بسیار ترک کرده چیسے بر آں پارچه کاغذ نشست بدست من داد و فرمود چوں در روضه سلطان المشايخ رسید این کاغذ پیش روضه نهاد چوں کاغذ بردست من داد در خاطر گذشت که بخوانم دریں کاغذ چینه شسته اند باز نشستم که اول پیش روضه بر حکم فرمان ایشان بنهم بعده مطالعه کنم چوں پیش روضه سلطان المشايخ نهادم بعده خواستم نظر کنم آں کاغذ را سپید دیدم متحیر گشتم عرض میداد که کاتب حروف را بکمال چوں دوستی خواهد که قصه حال خود که متر است الهی بنیامت دوستی عرض دارد آں دوست نخواهد که کسی بر سر آں واقف شود تا مستوجب اسرار دیگر گردد و این ضعیف گوید رباعی گرسنه برو دست تو از جان نزود و اندر غم عشق تو آساں نزود و هرگز دل پرود دنیا بد در ماں و تا قصه حال او سلطان نزود و کاتب حروف از خواجه خیر الدین کاغذی که مید خوب اعتقاد است و با درویشان فرط محبت دارد و سماع دارد که من گفت چوں من که خدمت عزیزان بتمام و دریں کاه جست ایستاده خواستم دستارچه یا اختیار خود در خدمت به بندم چنانکه شیخ مخدوم من اشارت کند بچنان دستارچه بردست کنم چوں اینی در ضمیر گذشت بنیامت شیخ نصیر الدین محمود

رحمۃ اللہ علیہ نعم بعد پائے بوس بخد مت بشتتم و آن خطہ دستارچہ در خاطرے
 گذشت دریں میاں خدمت شیخ خادم رافرمود کہ ترین الدین آن دستا
 چہ کہ برین آورد و اندیاز چوں خادم آن دستارچہ آورد دیدم دستارچہ کشیدہ
 است خدمت شیخ نصیر الدین آن دستارچہ بین وماند از آن روز بافتا این
 ثابت من دستارچہ کشیدہ بر دست مے کتم و نیز ہمیں نجاجہ کافورے فرمود
 کہ من از نجاجہ قوام الدین کہ مرید صادق است شنیدہ ام مے گفت مرا
 دتھے کارے صعب پیش آمد و بطلالہ و مصادرہ موقوف گشتم دریں موقوفے
 باغیر زانے کہ پیش ازین محبت داشتم اگر توجہ مے کردم و یا سخنے مے گفتم ازین
 روئے مے گردانیدند و نمے شنودند و اگر کالائے در بازار مے فرستادم کسے نمے
 بدیں سبب عاجز و مضطر گشتم و ہم دریں حال بخد مت مخدوم خود شیخ نصیر الدین
 محمود رحمۃ اللہ علیہ نعم و با خود راست گرفت کہ بعد پائے بوس یعنی عرض دارم و
 از باطن مبارک ایشان دعائے فرجی و مخلصی و خواست کنم چوں سعادت
 قدم بوس حاصل کردم پیش از آنکہ مطلقہ عرض دارم خدمت شیخ بکریم ہود
 رسیدن گرفت در اثنائے آن ایں بیت فرمود قطعہ دنیا چو مقد رست
 سخروش بہ + رزق تو رسد بوقت کم کوشی بہ + چیزیکہ نمیخزند نفروشی بہ + گفت
 تو نے کند خاموشی بہ + العرض بنور باطن اندیشہ مرا بر روئے من خشف
 کرد من سر بر زمین نہادم و عرض داشت کردم کہ در خاطر بندہ ہمیں معنی بود
 کہ باطن مخدوم بر آں مطلع شد و بندہ را بدیں کراست تقویتے و استظہارے
 پیدا آمد عرض میدارد کاتب حر و کجملہ کہ چون سید محمد محمود پسر کاتب حروف کہ
 حق تعالے اورا بہ نیات نیک پروردہ گرداناد و در حمل بود و اورا وثیت کرد
 کہ اگر داپسرے آید نام او شیخ نصیر الدین محمود تعین کند و جامد کہ محبت شیخ
 محمود یافتہ باشد از آن پیرا بنہ پو شانم و در نظر مبارک او در آرم و زیر پائے
 او اندازم تا حق تعالے بر خوراری بخش چوں سید محمود قول شد بندہ بخد مت

شیخ محمود رفت خدمت شیخ در قیلولہ بود چون از قیلولہ برخاست خبر گردانیدند
 دروں طلبید کرے کہ داشت بر حکم معہو قیام تام آورد ہم در شائے آوردن
 قیام بندہ را پرسید کہ شما فرزندان چہ دارید بندہ تمخیر ماند و بقا بموس ایساں
 مشغول شد چون بنشست باز پرسید کہ شما فرزندان چہ دارید بندہ گفت ہم
 بہمت عرض داشت اینغی آمدہ ام بعدہ ما جسد آنکہ این بندہ را فرزندان
 ہم از خودگی مے رفتند و نذر والدہ سید محمود و تولد او بخد مت عرض داشت ہم
 رضا استماع فرمود و گفت شما ساعے بنشینید تا من فی الزوال بگذارم بندہ
 بیرون آمد بنشست کرم فرمود تنبول فرستاد بعدہ بندہ را دروں طلبید دیدیم
 کہ یک مصلے خویش نزد یک زانوے مبارک خود نہادہ است و چن گز جاہ
 چہم تلی بالاے زانوے مبارک داشت کرم فرمود مصلے بدست مبارک
 خود کردہ بندہ را داد و فرمود کہ شما را کار خواہ آمد و این جاہ چہم تلی نیز بدست
 مبارک خود کردہ بندہ را داد و فرمود کہ این جاہ بہمت خورد کہ خود بارانی بکنید
 دریں محل خادم بحضور شیخ گفت کہ این جاہ از دستار مبارک خدمت شیخ است
 بعدہ بندہ عرض داشت کہ خورد کہ را نام تعین کنند دریں سخن تأمل کرد
 و پرسید کہ شما چہ نام است بندہ گفت محمد باز گفت برادران خورد کہ را
 چہ نام است بندہ گفت سید لقمان و سید داؤد باز در تأمل شد کہ رت
 دوم عین این تقریر فرمود کہ او را محمود نام باشد بندہ را سماں زماں در خط
 گذشت کہ این بزرگوار این نام بالہام ربانی تعین فرمود و امین را بر خود کرد
 خورد کہ شد خواہ لفظی خوش گوید میت ہر کہ ز دل دامن پیراں گرفت
 گنج بقا زین رہ پیراں گرفت عرض میں را و کاتب حروف بر آنجملہ مطلق
 دولت سلطان محمد تعلق کہ ملک ہندوستان عرض بسط گرفت شیخ
 نصیر الدین محمود را حجتہ اسد علیہ کہ با اتفاق ہمہ عالم شیخ عصر بود و جمہ خلق
 منقاد و میرزا و ایدہا را رسانیدہ این بزرگ دیں با اتباع پیران خود محل وجہ

و در مکافات آن نکو شید تا آخر عمر این بادشاه مہم غنی در ہنرمندی کہ از شہر مدنی
ہزار کردہ باشد برفت از آنجا شیخ نصیر الدین محمود را با علما و بزرگاں حضور
خود طلبید احترام ایشان بکما حقہ بجا نیاورد آن احتمال ایشان بادشاہ مذکور
از تخت سلطنت و تختہ تابوت کردہ در شہر آورد و الغرض از شیخ نصیر الدین
محمود رحمتہ اللہ علیہ سوال کردند کہ ایس بادشاہ شمارا ایذا ہا کرد این معنی از کجا بود و فرمود
کہ میان من و حق جل و علی معاملہ بود و آن را بدیں برداشتند کاتب حروف عرض
میدارد کہ حق جل و علی دوستان خویش را از غایت گرمی کہ در باب ایشان دارند
بداختہ معلوم اوست ہمیں جا میرساند تا فردائے قیامت آئنا و صدقنا انبیا و اولیا
را آن کشف نکریم و بجل مانہ برائے تصدیق یعنی حکایت ہست در احیاء
علوم - حکایت وین کہ پیغامبرے بود از پیغمبران نبی اسرائیل صلوات اللہ
اللہ و سلامہ علی نبینا و علیہم اجمعین و تھے خطرہ و ضمیر مبارک او کہ
بیاں مواخذہ فرمود کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی خُصْمِہٖ الْعَظِیْمِ فرماں شد کہ چہ میگوید
جز اے آن خطرہ و قیامت قبول مے کنی و یا ہم در دنیا اختیار کنی ایس
پیغامبر صلوات اللہ علیہ جواب گفت کہ ہم در دنیا اختیار کردیم تا روز قیامت
در عرصہ عرصات میان انبیا و اولیا از کشف خطرہ شرمندہ مانم بعدہ بفرمان
خداے تعالیٰ زنے و رجالہ ایس پیغامبر کہد و ایس زن یا نواع ایذا ہا رسانید
گرفت چون ایس پیغمبر بدانست کہ ایس بلا اختیار است آن جفا ہا را بدل قبول
میکرد تا وقتہ چند عزیزے در خانہ ایس پیغامبر جہان آمدند کہ ایس پیغامبر بجا
نمود خواست کہ بہمت ایشان طعامے بیارد چوں درون خانہ برفت طعام
طلبید آن زن طعام نداد و بجا پیش آمد ایس پیغامبر صلوات اللہ علیہ منقصر
بیرون آمد و یاراں در درو مبارک ادا شرا خوشی دیدند چنانکہ چند کثرت دروں
میرفت مے آمد زن چیزے نداد یا رسے از یں جمع پیغامبر را پرسید کہ ایس چہ
حال ہست کہ مشاہدہ مے شود بعدہ ما جرائے خطرہ و اختیار یں بلا ہم در دنیا بیان

نام پیغمبر
صلوات اللہ علیہ
و در موازل
یاد و سباحت
آن بر نبی
و پیغمبر
صلوات اللہ علیہ
دوستان
خدا ہا
بلا کی
کلامند
۱۲

فرمود الغرض در آخر عمر چند روز ذات ہمایوں صفات شیخ نصیر الدین محمود
 را قدس الدہرہ العزیز رحمت شاہ از دار فناء بدار بقا ہر دہم ماہ مبارک رمضان
 عم برکاتہ وقت چاشت ۱۵ شعبہ صبح و نیمین و سبہائے رحلت فرمود و ہم در خانہ
 شیخ نصیر الدین مقامے بود کہ سالہا آن مقام منظر و نظر مبارک او بود
 و آن دفن کردند از روضہ اولی بہشت مے آید و قبلہ حاجات خلق گشتہ
 رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ منہم ^{آن} کان صفائے معدن و فائے ظاہر
 باطن بحبت و عشق آراستہ و از ذوق آل ازلت دنیا و عقیقہ بر خاستہ و پیا
 دوست ساختہ اعنی شیخ قطب المائتہ والدین ^{مستور} نورانیت و قمرہ باور ^{مستور}
 و ذرا این بزرگ شتمیل بر پنج نکتہ است نکتہ اول در بیان اوصاف و کثرت بکا
 و ذوق درونی شیخ قطب الدین ^{مستور} نورانیت و قمرہ باور کہ در علم و عقل و فاضل
 و روح و بکا موصوف و مشہور بود مخصوص با سقاط شکاف سرخ و خاکسے خلق شدہ
 گبوشتہ آبا و اجداد خویش کہ عمرائے عزیز ایشان بحبت معبادت حق در آن
 گوشہ مصروف شدہ تا آخر عمر خوش گذرانید و بہ پیچہ جہد دنیا و ارباب دنیا میل
 نکرد و انجہ از غیب قلیل و کثیر میر رسید بدال قانع گشتہ بزرگے خوش گوید
 شیر زبوسد بحرمت مرد قانع را قدم پیر سگ خایہ بدنیاں پایے مرد ہر دو
 و پیچوقت و ہیچ وجہ درو در گاہ کسے ندیدہ و پایے مبارک او کہ تاج سر او لیا
 بود جز بکھنہ ادائے نماز جموع و یازیات آبا و اجداد از جائے بختیہ و خلایق را
 از اطراف عالم بدر یافت سعادت قدم بوس روسے بخطہ مانسی کہ بوجود
 مبارک او بہشتے گشتہ بود نہادہ و این بزرگ خلیفہ سلطان المشایخ
 بود و از دودمان تصدرو امامت از فرزندان امام اعظم ابو حنیفہ کوفی
 بود و عجبتے و عجب در کرداشت کہ دہم از تقریر و کثائے آتش
 محبت شعلہ میزد عزیزے خوش گوید بیعت نازنینا نہ تو سوز میان
 جاں نہاد و شعلہ ہائے آتشیں و رسیدن بریاں نہاد و آب چشم جگر سوز

مستور

مستور

اے عاشق صادق آتش عشق عشاق راے افروخت این ضعیف گوید
 ہمیت اے کمان عشق مایہ سوز و نشان در دہ از گریہ تو آتش عشاق
 شعله زہ نجیب زندگانی داشت کہ تاجی عمر عزیز خویش بخت ثوقی پیر خود
 مصروف کار این بچہ و نگہ نام بیہ خدمت او یاد مے کردند گریہ چنان غالب مے
 کہ از گریہ او صاف خان این راہ در گریہ میباشند امید خسر و خوش گوید ہمیت
 بیاد خدمت آں نازنین سرشک و دوشم بہر زین کہ بر آید دخت ناز بکشد
 این انعیف گوید ہمیت در عشق تو عالم ہمیں گریہ خون است بہ آخر ظریف
 کن کہ حال این سوخته چونت و از غایت حضوری کہ بخدمت پیر خود دست
 زیارت سلطان المشائخ نتوانست رسید چنانکہ شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق الدین قدس سرہ العزیز بوقت وداع سلطان المشائخ
 فرمودہ بود کہ ای شاہزادہ غایت بیاطن با مالکجا خواہی بود ہمیں معنی لار عایت
 کردند گے خوش گوید ہمیت از بسکہ دو دیدہ در خیالت دارم بہ در بہرہ نگہ
 کتم تو مئی پندارم بہ شیخ سعدی خوش گوید ہمیت از خیال تو بہر شوکہ نظر
 مے کردم بہ پیش چشم در دیوار مصور میشد نکتہ دوم و بیان یافتن
 خلافت شیخ قطب الدین منور شیخ نصیر الدین محمود از حضرت با عظمت
 سلطان المشائخ نظام الحق الدین قدس سرہ العزیز در یک مجلس
 مقرر را روشن ضمیران عالم باہر چوں خلافت نامہ مائے خلافت کتابت شد
 چنانکہ کیفیت آں در صدر این باب تحریر یافتہ است این دو بزرگ در آل ایام
 بخدمت سلطان المشائخ حاضر بودند اول شیخ قطب الدین منور را
 طاب سلطان المشائخ خلعت خلافت خود و وصیتے کہ آمدہ است شیخ
 قطب الدین را فرمود و خلافت نامہ سلطنت سلطان المشائخ بردست مبارک
 او دادند و فرمان شد کہ برود و گانہ بگذار شیخ منور در جماعت خانہ آمد و دو گانہ
 بگذار و یاراں مبارک با کردند و دریں میان شیخ نصیر الدین محمود را طاب

خدمت ایشانرا خلعت خلافت وصیته که باشد فرمود و خلافت نامست مبارک او دادند شیخ نصیر الدین محمود بن سلطان المشایخ ایستاده بود شیخ قطب الدین منور را باز طلب سلطان المشایخ شیخ قطب الدین منور را فرمود که شیخ نصیر الدین محمود را مبارک باد خلافت بکن شیخ قطب الدین منور بچنان کرد بعد از شیخ منور را مبارک باد خلافت بکن شیخ نصیر الدین محمود بچنان کرد بعد از آن زمان شد که هر یک دیگر را کنار گیرد که شمار او را نبیند و تا خیر خاطر جمع باید داشت ایشان بچنان کردند چون این هر دو بزرگ بعد یافتن این سعادت ابدی دولت سرمدی از پیش تخت فرقه سائی سلطان المشایخ بیرون آمدند شیخ نصیر الدین محمود و سئ مبارک خود شیخ قطب الدین منور کرد و گفت وصیته که سلطان المشایخ شمار کرده است ما را بگوئید تا آنچه مرا وصیت کرده است من هم خدمت شمارا بگویم شیخ قطب الدین منور گفت که آنچه سلطان المشایخ وصیت فرموده است سرپرست که بر بندگان خویش گشاده است هم شما منصف باشید که هر پیرر که بتوان گشاد سرپرست شما را با ما وصیته که سلطان المشایخ زبان درفش خود را نداده است مناسب نمایی است بزرگے خوش گوید بیت عشق که ز تو دارم اسے شمع چگل دل داند منم انم منم دلم و دل شیخ نصیر الدین محمود رحمت علیه یں جواب کثرت تحسین کرد و انصاف داد و از ثقات منقولست چون شیخ قطب الدین منور را وداع شد سلطان المشایخ فرمود سخن عوارف که شیخ جمال الدین بالنسوی جد بزرگوار تو رحمة الله علیه ز خدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس سره العزیز بوقت یافتن خلافت یافته بود و در آن ایام که این ضعیف از حضرت شیخ شیوخ العالم با سعادت خلافت باز گشت چون در مانسی بخدمت شیخ جمال الدین رسیدم بعد تریت فرمودن بسیار اس نسخه عوارف شیخ جمال الدین رحمة الله علیه پیش من آورد و فرمود که من این نسخه بانعت بسیار از شیخ شیوخ العالم یافته ام امروز بشما ایشانرا

می کنم باید آنکه فرزندان من بشما خواهد پیوست در حق او ازین نعمت
 های دینی و دنیاوی که همراه شما شده است ازوے دریغ مدارید بعد سلطان
 المشایخ فرمود و اکنون این نسخه با آن نعمتها ایثار تو کردم الغرض که این نسخه تا این
 غایت در خاندان معظم شیخ قطب الدین منوچهر خدمت خلف استوده ایشان ^{شایسته} شیخ
 بر جاده نور الدین نور الله قلبه بنور المعرفه که بر سیرت آبا و اجداد خود میرود امیدوار است
 که قبله او لها شود موجود است و تعظیم تمام آن نسخه نگاه میدارد و نکته سیدوم در بیان بعضی
 کرامات شیخ قطب الدین منوچهر رحمه الله علیه از ثقات منقول است که در باب
 شیخ قطب الدین منوچهر حارسان خدمت سلطان محمد بن تغلق انار الله بطنه
 یا نواع سخنان مخالفت فرزند بادشاه سانیه بود و لیکن جگر آمدن نبود و کای این
 بزرگ دین چیز می بگوید و یا بکار برده کند خواست که اول بدینا بفرید بعد بهای
 قوت و در خصوصت ایذا بکشاید بدین مقدمه فرمان دودیه بنام شیخ نو سانیه
 بدست صدر جهان مرحوم قاضی کمال الدین داد و گفت که بنی مست شیخ قطب
 منور به بر دو هر طریق که دانی چنان کن که شیخ قبول کند قاضی کمال الدین صدر
 جهان مغفور در پانسی آمد و آن فرمان را در دستار پیچیده در آستین کرده
 بخد مت شیخ بر دچون خدمت شیخ شنید که صد جهان آمده است در طاق صفه
 که قدم مبارک شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس مدسه الغیر زیسیه است
 در آن مقام بنشست قاضی کمال الدین آن فرمان را پیش شیخ نهاد و از جهت
 بادشاه اخلاص محبت بسیار خدمت ایشان پیدا کرد شیخ قطب الدین منوچهر
 علیه فرمود در آنچه سلطان ناصر الدین طرف او چه و ملتان میرفت سلطان
 غیاث الدین بلبن آن ایام الفخاں بود فرمان دودیه بخد مت شیخ
 شیوخ العالم فرید الحق الدین بر شیخ شیوخ العالم فرمود که پیران ما پنجین
 ما قبول نکرده اند غالبان اینکار بسیار بد ایشان می چست آنکه و نکته کرامات شیخ
 شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس مدسه الغیر شرح در قلم آمده است

نکته سیدوم
منقول
است

و نیز شیخ قطب الدین منور رحمة الله علیه قاضی کمال الدین را گفت که شما
 جہاں آید و اعظم مسلماناں اگر کسی مخالفت پیران خود کند باید کہ اورا نامح و
 مانع باشد نہ کہ ترغیب کنی قاضی کمال الدین از جواب شیخ قطب الدین منور
 بنایت شرمزہ گشت بمغرت تمام از پیش برخواست بخدمت سلطان محمد
 وعظمت کرامات شیخ منور بنوعی تقریر کرد کہ دل سلطان بکلی نرم شد مشفق
 وقتے شیخ قطب الدین منور مشغول بود قلن سے آمد و سفادت آغاز کرد و چیز
 توقف کردن گرفت و بدانچہ اورا میداد قانع نمیشد چوں سفابت او بسیار شیخ
 فرمود اں مردا کہ در میان کمرداری اول بارے آرزو خرج کن درین محل رسید
 جمال الدین مرید و معتقد بخدمت استادہ بود چوں این سخن از زبان صاحب
 شیخ شنید فی الحال برآں درویش در چغشید و از کمراں نادرویش مبلغ تنکھائے
 ز سیرول آمد و کاتب حروف از خواجہ کافور کہ معتقد درویشان است سماع
 کرد اوے گفت کہ من وقتے بایسہ نفر دیگر در حبس بادشاہ عہد افتادہ بودیم و از سیر
 مال و جان برخاستہ و دل از حیات عزیز برداشتہ و گوش بر نفس صاحب دلاں ہنار
 تا مگر از نفس صاوتے مخلص شویم چنانکہ ہر چہا کس باتفاق از شہر و ملی شخصے راجد
 قطب الدین منور فرستادیم و اں شخصے را گفتیم کہ تو بخدمت اں بزرگ برد
 ہمیں فاتحہ درخواست کن و بیچ کیفیت جس ماگو چوں اں شخص بخدمت اں
 سرور صاحب دلاں عالم رسید بعد قدم بوس فاتحہ التماس کرد بعد خواندن فاتحہ شیخ
 قطب الدین منور فرمود کہ ایشان چہا کس کہ مجوسند سہ کس از ایشان غلام
 خواہند یافت فاما چہارمی کس اگر مرید منست از عمر او چیزے نمادہ است
 بہینکہ ایں نفس از زبان مبارک شیخ قطب الدین منور سیرول آمد اں شخص
 باز گشت ایں بشارت بارساں بعد چند روز ما سہ کس خلاص یافتیم و اں
 چہا کس بسعادت شہادت رسید یکمہ چہارم و در بیان ملاقات شیخ قطب الدین
 منور قدس سرہ و العزیز با سلطان محمد غلامانہ از ثقات منقول است

منور

منور

در آن ایام که سلطان محمد طرب خطه مانسی رفت و دولتی که چهار کرده از مانسی
 است نزول کرد نظام الدین نذیری عن قتلص الملک را که مجرم از ظلم بود و دین
 حصار مانسی فرستاد تا کیفیت فرای و دستی حصار تفحص کرد چنانکه نزدیک خانه شیخ
 قطب الدین منور رسید که این خانه از آن کیست گفت از آن شیخ قطب الدین منور
 خلیفه سلطان المشایخ گفت عجب آ بادشاه اینجا بیاید و این شیخ دیدن نیا
 الغرض چون کیفیت حصار بر سلطان آورد گفت اینجا شیخ هست از خلفا سلطان
 المشایخ دیدن بادشاه نموده است سلطان را نخواست سلطنت در کار آمد شیخ
 حسن سر بر نه که صورت چاه و تکیه بود بدست شیخ قطب الدین منور طلب
 فرستاد چون حسن سر بر نه نزدیک خانه شیخ قطب الدین منور رسید لازم جوانب
 خود را دورتر گذاشت خود تنها پیاده آمد و در دهلیز شیخ در گوشه سر برد و زانوسه خود
 نهاد و نشست خود را پیدانکرد چون ساعتی نیکو بگذشت خدمت شیخ منور
 بالاسی بام مطبخ متصل دهلیز مشغول بحق بود چون از مشغولی فارغ شد بنور طین
 دانست که حسن سر بر نه در دهلیز نشسته است شیخ زاده را الدین را گفت که آیند
 پیش و منتظر است بطلب بیا چون شیخ زاده در دهلیز آمد و دید که شیخ حسن
 بر نه هم بر آن هیئت نشسته است شیخ زاده گفت شما این رگی شیخ می طلبد
 حسن سر بر نه بدست شیخ قطب الدین منور آمد بعد سلام و مصافحه نشست
 و گفت که شما سلطان طلبیده است شیخ منور فرمود که درین طلب اختیار بر دست
 من هست یا نه او گفت خیر مرا فرمان است که شما را بر شیخ فرمود و الحمد لله بافتیک
 خود منی روم بعد روم مبارک سو اهل خانه کرد و فرمود که شما را بخدا سپردم
 این سخن گفت و بصلی بر کف مبارک خود و عصا بر دست گرفت پیاده روم
 شد چون حسن سر بر نه در میان شیخ قطب الدین منور علامات اعلان حق بپوش
 شاه کرد و از تکلف بیا عاری دید گفت شیخ چرا پیاده میروی اسپان دور
 میروند سوار شو شیخ فرمود حاجت نیست من قوت آن دارم که پیاده توانم

رفت چوں ایں بزرگ نزدیک خطیرہ آباؤ اجداد خود رسید اور گفت ہمے گوئی
 زیارت کنم گفت نیکو باشد خدمت شیخ در پایان جہ و پدر خود رفت بعد زیارت
 عرض شد کہ سن از گنج شما بختیار خود بیرون نیامده ام فاما مرا سمے بر بند
 و چند نفر آدمی کہ بندگان خدایند بے خیر گذارشتہ ام چوں از روضہ بیرون
 آمد دید شخصی بملغہ سیم بردست کردہ ایستادہ شیخ فرمود چیست آں مرد گفت من
 نظرے کردہ بودم غرض من حاصل شد شکرانہ بخد مت شما آوردہ ام شیخ آں
 شکرانہ قبول کرد و فرمود کہ در خانہ من خریچہ نداشتند برید در خانہ ربیع الفرض
 چوں آں بزرگ در منزل نمسی کہ چہار کڑہے از مانتسی است پیادہ آمد
 سلطان را از آمدن شیخ خبر شد و شیخ حسن از محالہ آں بزرگ کہ معاینہ کردہ
 بود باز نمود آں بادشاہ از غایت تحیر و تکتبہ اغماض کرد پیش خود بطلب و از انجا
 طرف دہلی روانہ چوں سلطان در شہر دہلی رسید بچہت ملاقات شیخ را پیش
 خود بطلبید و ارشادے آنکہ شیخ پیش مے رفت مستحق شیخ سلطان السلاطین
 فیروز شاہ را خلد آمد ملکہ و سلطانہ کہ در آں ایام نایب بار بک بود رسید
 کہ مادر ویشانیم آدابے آن مجلس بادشاہاں سخن گفتن با ایشان نمیدانیم
 چنانکہ اشارت شود و چنان کردہ آید بعدہ آں بادشاہ حلیم و کریم گفت ہر کسے
 و رباب شما بخد مت سلطان سخنے گفتن کہ او بلوک و سلاطین التفات مراعات
 نے کنہ چوں اینمضی بچہدین است خدمت را تواضع و مسامحت اخلاص میاید کرد
 و ریں حال کہ شیخ پیش میرفت شیخ زادہ نور الدین علیہ السلام بلغۃ اللہ تعالیٰ
 مصلع الرحال در عقب شیخ مے رفت ہیبت و عجب ہجوم امر او بلوک در گاہ
 ایں بادشاہ چنان در دل شیخ زادہ اثر کرد کہ دلش از حال بشد سبب آنکہ
 شیخ زادہ را حادثہ سن بود و ہیج و متے و در در گاہ باشاہاں ندیدہ بود و ہمہ
 شیخ قطب الدین منو باطن براحوال شیخ زادہ مطلع شد سر پس کرد و فرمود کہ بابا
 نور الدین علیہ السلام والکبری یا اللہ شیخ زادہ مے فرمود و مجود آنکہ ایں سخن

شیخ زادہ
 نور الدین
 قطب الدین
 منو باطن
 را
 خبر
 شد
 و
 فرمود
 کہ
 بابا
 نور
 الدین
 یا
 اللہ
 شیخ
 زادہ
 مے
 فرمود
 و
 مجود
 آنکہ
 ایں
 سخن

بسبح من رسید تقویت در باطن من ظاهر گشت اطمینان و تهنیت حاصل
 آمد چنانکه آن هدایت و عزت دل من بکلی زایل شد و آن امر الملوک و نظر من
 بسجود گویندان نمودند الغرض سلطان دانست که این ساعت شیخ خواهد آمد آنکه
 نشسته بود بایستاد و کجا بدست گرفت خود را بگزاند آهتن مشغول گرد تا آنکه خدمت
 شیخ قدس سره العزیز در آمد چوں سلطان در میان شیخ علامات مردان حق
 دید تعظیم تمام پیش آمد مصافحه کرد خدمت شیخ بوقت مصافحه دست سلطان چنان
 محکم گرفت که در تقیه اولی بر چنان چنگا که اولیای خدا را به تیغ ظلم بخدای سبند
 از دل منعقد شد و گفت که من دیار شمار سید تربیت نفروم و ند و ملاقات خویش
 مشرف نگردانید خدمت شیخ فرمود که اول هاشمی بنگرید بعبد درویش بجای هاشمی
 این درویش خود را درین محل نیاید که ملاقات بادشاهان کن در گوشه یک کوی
 بادشاه و کافران اهل اسلام مشغول باشد معذور می باید داشت سلطان محمد
 از صفات شیخ قطب الدین منور و تقریر کلمات ایشان که از تصنع عاری بود
 دل نرم و سلطان السلاطین فیروز شاه را که حکم بجکی و اخلاق خلقی موصوف
 است فرمود که آنچه مقصود و مطلوب شیخ است بچنان کنی بهدین محل خدمت
 شیخ منور رحمة الله علیه فرمود که خداوند عالم مقصود من فقیر و مطلوب من کنج
 جد و بدید بعبد خدمت شیخ بدولت بازگشت منقولست که اعظم ملک که معظم
 مرحوم مغفور که بادشاه عدل و خلق کرم موصوف بود می گفت که سلطان می فرمود
 قبولاً هر که از مشایخ روزگار بوقت مصافحه دست من گرفته است البته دست او
 لرزیده است مگر از آن ایس بزرگ که بقوت دین محکم گرفته بود من دانستم ایس
 بزرگ از آنها نیست که حاسداں رسانیده اند از میان او هایشان
 کردیم بعبد بادشاه سلطان السلاطین فیروز شاه را و خواهر ضیاء الدین
 برنی را بخدمت شیخ منور فرستاد و یک لک تنگه انعام فرمود شیخ منور گفت
 نفوذ بایست که این درویش یک لک تنگه قبول کند چوں ایشان بخدمت سلطان

منقولست

آمدند و گفتند کہ شیخ قبول فرمائیے کہ فرمان شد کہ پچاہ ہزاریدہ ایس بزرگان
 بخد مت شیخ باز آمدند ایس نیز قبول نکرد بعدہ سلطان فرمود کہ اگر شیخ ایس
 مقدار قبول نہ کند خلق ہرچہ گوید چوں دیں باب سخن بطلویل کشید و بدو ہزار
 تنکہ رسید سلطان السلاطین فیروز شاہ مولانا ضیا و الدین برائی گفتند
 کہ ما کم ازین نتوانم پیش تخت فرکر دن کہ شیخ ایس قدر تم قبول نمیکند شیخ
 فرمود سبحان اللہ درویش را در مسیر کجی داگئے سپہ روغن کفایت باشد اورا
 ہزار ماہر کند بعدہ بر کمر فرغ اندا با کجای خلصاں دو ہزار تنکہ ہزار چاہ قبول کردند
 و از اس فتوح بیشتر سے در روضہ سلطان المشائخ و در روضہ شیخ الاسلام
 قطب الدین بختیار و بعد مت شیخ نصیر الدین محمود باقی بہر کسے دارد
 بعد چند روز با عظمت و کرامت تمام بجانب ماکتبی روانہ شیخ سعدی شریف
 قطعہ رقم جیشم ما خواہی نہاد دیدہ در رہے نہم نامیروی + دیتیہی
 و دل ہمہ رست + تانہ پنداری کہ تنہاے روی + نکتہ نجم در بیان سماع شنید
 شیخ قطب الدین منور نور اللہ قبرہ بانوار القدس عرض میدارد کاتب حروف
 محمد مبارک العلوی المدعو بامیر خور در آنجملہ در آن ایام کہ شیخ قطب الدین
 منور سلطان محمد بلا بر خود در و ملی آورد در روضہ سلطان المشائخ
 دعوت عرس شد در آن جمع شیخ قطب الدین و مولانا تمس الدین بکھے
 و شیخ نصیر الدین محمود قدس مدار و اہم حاضر بودند و انوار سعادت ہا کہ در آن
 سماع از غیب منزل مے شد کاتب حروف معاینہ کردہ عجب گریہ و ذوق
 و صفائے کہ در سماع شیخ منور و قطرات آب چشم از چشم مبارک شیخ منور
 چوں مروارید بر جاسن مصطفیٰ ایشان مے غلطید و در آن محل در عین
 رقص سر مبارک بہائے حاضران مجلس گریہ کنان مے نہاد مصرع پائے
 بزرگان گرفت گریہ عثمان قہ و بر زبان حال ایس بیت مے گفت بیت
 زندہ ام من بیا و شیخ بلے + جان من بیا و شیخ شد آرسے + و ذوق

شوق شیخ قطب الدین منو کہ در آن مجلس شبت کاتب حروف تالین
 غایت در رونہ خود احساس کند و از آن انبساط عاشقانہ مے کشاید خوش
 کسے کہ از یاد او راحۃ بد لہا برسد این ضعیف گوید عیت خوشوقت آں
 کسے کہ از راحۃ رسد + بر جان اہل عشق کہ مشتاق حضرت اند + دیگر
 عرض مے افتد ہم در آن ایام شیخ قطب الدین منو در روضہ سلطانی
 المشایخ شبے مشغول شد مصرع شب محرم عاشقان است شبہایش
 طلب + و از مہ نیاز ما مخدوم و شیخ خود در میاں آورد الغرض والد کتاب
 حروف رحمۃ اللہ علیہ ترتیب عام کرد و بدست کاتب حروف بخدمت آں
 سرور اہل محبت عارفان فرستاد و این بزرگ درون عمارت ہمارد ری کہ متصل
 کند خواجہ جمال مرحوم بہ استقبال قبلہ با حضوری تمام نشستہ بود چوں
 نظرایں بندہ پرورے مبارک اوقات دیدن شاہ صاحب ولایت کہ ظاہر
 از باطن عشق آمیز و حکایت میگردزے صفادزے ذوق کہ حق تعالی
 در ذات مبارک او نہادہ بود و از ثنائے طعام خوردن تبسم مے فرمود و بہر
 تناول مے کرد و ہمیں بندہ مے گفت کہ طعام دست پختہ جدہ بزرگوار تو
 کہ بخیر است شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز
 بیعت داشت بسیار خورده ام مارا بر شما و شما بہ حقوق بسیار بہ حق
 تقایم ازاد و ختم گرداناد و بندہ از سعادت مواکلت خدمت ایشان بر
 حکم این حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کل
 مع محفوق فقد عطف لک امیدوار مغفرت گشت احمد سعد علی ذلک
 منہم آں زہد روحانی آں عابد جانی کہ در علم و تقوی و ورع و زہد
 کیتے بود و در فقہ ہر دو جلد ہدایتہ یادداشت و در علم سادک قوت القلوب
 و احیاء العلوم تحت اللسان بود با اینہم فضائل زائر الحرمین صاحب انصیبین عنی
 لہا حسام الملک والدین ثنائی خلیفہ سلطان المشایخ و ذکر این بزرگ شمل

لایق است
 در بیان
 این
 بزرگوار
 و در بیان
 این
 بزرگوار
 و در بیان
 این
 بزرگوار
 و در بیان
 این
 بزرگوار

بر سر تکیه است تکیه اول در میان عظمت او و محبت هائے سلطان المشایخ
 و در باب او سبحان الله صورت بد و مرج بود و طریقه او طریقه سلف معامله او معامله
 صحابه رضوان الله علیهم جمعین این بزرگ میان یاران اعلیٰ مشهور بود و سلطان
 المشایخ فرموده در باب او که شهر دلی در حمایت اوست روزی این بزرگ در راه
 می رفت مصلی از دوش مبارک او افتاد و خدمت مولانا را از غایت ثقل باطن ازین حال
 خبر چو رسید به راه رفت شخصی از عقب او از داد که شیخ مصلی و شما افتاده است
 چند کثرت شیخ شیخ او از او چو خدمت مولانا خود را شیخ نمیدانست این نام را
 بخود راه نداده تا آنکه از او دهنده مصلی از زمین برداشت دنبال مولانا دیده
 خدمت مولانا دریافت و گفت که شمار چند کثرت او از او دم که شیخ مصلی خود را
 بستان شمانه شنیدید فرمود که اے عزیز من شیخ نه ام و خود را این مرتبه نمیدانم
 الغرض بدینچند بزرگ را ازین نام و شهرت احتراز بود و منقول است در انجمن
 این بزرگ از زیارت خانه کعبه گزار گشت درین دیار روزی جمعه بود در مسجد
 کیلو کهری آمد و در او اهل سلطان المشایخ را معهود بود که بعد از نماز باید آمد و مسجد
 جمعه کیلو کهری می رفتند و مشغول میشدند و در کیلو کهری خانه بجهت قیلوله
 و وضو ساختن سلطان المشایخ بغایت مصفا و مختصر ساخته بودند الغرض
 خدمت مولانا بوقت چاشت رسید با خود راست گرفت که این نماز در گوشه مسجد
 مخفی بنشینم و بعد از نماز قدم بوس سلطان المشایخ حاصل کنم خدمت مولانا بچنان
 کرد سلطان المشایخ را بنوباطن معلوم شد و اجازه ابو بکر مصلی دارد فرمود که برو
 مولانا حسام الدین همین ساعت از خانه کعبه رسیده است و درین مسجد بگوشه
 نشسته بطلب بیار چون اجازه ابو بکر مصلی دارد گوشه هائے مسجدی طلب گرفت
 و گوشه نشسته مشغول یافت گفت شما را سلطان المشایخ طلبت
 مولانا در حیرت شد که من خود را مخفی نموده ام فاما چون سلطان المشایخ مکاشفت
 عالم است مخفی نتوان ماند الغرض خدمت مولانا سعادت قدم بوس حاصل کرد

و بر حمت و شفقت سلطان المشايخ مخصوص گشت بعد سلطان المشايخ
فرمود چوں کسے خواهد که شرف زیارت خانه کعبه شرف شود باید که بهمت زیارت
حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم علیه نیت کند و برود تا مستوجب زیارت
خاص حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم گردد و بطیفیل زیارت نکرده باشد
چوں خدمت لانا یعنی از سلطان المشايخ شنید دانست که با هم ربابی
سلطان المشايخ این فرمان میسراند همان ساعت نیت زیارت پیغمبر
علیه السلام در قمیخ خود مصمم کرد و زیارت پیغمبر علیه السلام در مدینه باز بدل رفت رستم
مرحمت پیر بهمت ترقی درجات هر دو ز سه خوب عقداوی مرید و قبول کرد
حکم پیر و بنفاد رسانیدن فرمای پیر نکتہ دوم در بیان ملاقات میان مولانا
حسام الدین ملتانی و مولانا شمس الدین سیحی و مولانا علاء الدین نیلی قریب
سراج العزیز مقرر صاحب ران عالم باد و نشسته مولانا شمس الدین سیحی و مولانا علاء الدین
نیلی رحمة الله علیهما از او و هیکجا بخدمت سلطان المشايخ آمدند و رسم سلطان
المشايخ این بود چوں یاران او و ه می رسیدند بعد دریافت سعادت قدم بوس
سلطان المشايخ فرما شد که زیارت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار
نور محمد رحمة الله علیه بروید چوں بدان دولت رسیده باشید در شهر و آید و یاران شهر
هم ملاقات کنند حکم فرمان مولانا شمس الدین مولانا علاء الدین زیارت
شیخ الاسلام قطب الدین بختیار رفتند چوں از آنجا باز گشتند در شهر آمدند بعضی
یاران را دیدند بعد از بخدمت مولانا حسام الدین ملتانی آمدند خدمت مولانا در خانه
خانه دیدند بهمین یک چپیری نیم که نه تحفه درویشان چنانچه خواصه سنائی گوید
داشت نعمان یک گز چپک تنگ چوں گلوگاه ناس و سینه جنگ و بوالهضم و
سوال کرد و روی چپیت این خانه شش پادشاه و ستم پادشاه و بادل سر و چشم
گریا و گفت هَذَا الْمَنْ يَمُوتُ كَيْفَ يَمُوتُ در اندیشه این خانه بود که خدمت مولانا
طالع شد این هر دو بزرگ استقبال کردند مولانا را دیدند پیر استن سبزیم گیس پوشیده

نکته دوم

روشن کند
امضا
فرمود
یا زشت
قدم
این براس
کعبه مدنی
است
است

در یک دست مبارک او قدرے کچری دیک دستار چہ کردہ و در دوم دست تقدیر
 بہیزم با خود گفتند اینک طریقہ سلف اینک مسلمان فی صرف الغرض یکہ بکرا ملاقات
 کردند مولانا شمس الدین کچھے التماس کرد کہ ایں بہیزم بدست من فرما لانا علما و اولاد
 نیلی گفت کہ ایں دستار چہ کچری بمن نہایت بمنزل گاہ شمار برسانم و ایں سعادت بہر
 گیرم خدمت مولانا حسام الدین فرمودند کہ شما مجر داید و قطعہ ندارید فاما من شیع
 قبول کردہ ام با کشتی حق من بہت خدمت مولانا درون خانہ رفت کچری و بہیزم رستا
 و تہ بختن فرمود و بویا کہ نہ بہت گرفتہ بیرون آمد و ایں بزرگان را گفت کہ نشینید و
 خود ہم بنشست بعدہ مولانا شمس الدین کچھے یک میز پیش آورد و مولانا
 علما و الدین یک تنکہ نقرہ بعدہ بکامات مشایخ و ماثر سلف مشغول گشتند ہم
 و اثنائے ایں حال وقت چاشت رسید نیاز چاشت مشغول شد ند بعد ادا
 چاشت خدمت مولانا حسام الدین اس کچری در صحنے مختصر کردہ و بر آں قدرے
 روغن نہادہ طریق درویشان پیش اس عزیزاں آورد چوں کچری خوردہ بوقت
 برخاستن خدمت مولانا حسام الدین تنکہ نقرہ کہ خدمت مولانا علما و الدین
 آوردہ بود پیش مولانا شمس الدین کچھے نہاد و اس میز کہ مولانا شمس الدین آورد
 بود پیش مولانا علما و الدین نیلی آوردہ و مستعد کردہ چوں ایں بزرگان بخدمت
 سلطان المشایخ آمدند سلطان المشایخ کیفیت زیارت ملاقات یاران شہر
 پرسیدن گرفت ایں عزیزاں عرض دے کہ درند چوں ذکر ملاقات مولانا حسام الدین
 کردند سلطان المشایخ بمع رضائے شنیدند و آب و چشم مبارک دے گردانیدند
 دریں میاں سلطان المشایخ اقبال خادم را طلبی فرمود کہ برو چیزے سیم
 بیار اقبال پہلے تنکہ آورد و فرمود کہ برو جامہ ہم بیار جامہ نیز آورد و بعدہ مصطفیٰ
 کہ بر آں خود نشیہ بود اس مصطفیٰ نیز نزدیک اس سیم نہادہ و خواہد رضی را کہ یک
 آنحضرت بود و در بر عزت مشہنی بر باد سبقت کردے طلب مود و گفت کہ اس مصطفیٰ
 و جامہ سیم بر مولانا حسام الدین بیرو برساں چوں خواہد رضی ایں نعمت

بیکراں و خلعت فزاواں بخدمت مولانا آور و خدمت مولانا حسام الدین پر رسید
 کہ این مرحمت بحق من از کجاست کہ این محل ندامت خواہہ رضی گفت من نمیدانم
 وَمَا عَلَيَّ التَّشْوِيلُ إِلَّا الْبَلَاغُ مولانا گفت آں زمانکہ سلطان المشائخ
 این مرحمت منے فرمود و بخدمت سلطان المشائخ کیاں بودند خواہہ رضی
 گفت مولانا شمس الدین بچھے و مولانا علاؤ الدین نیلی و عزیزانے دیگر
 خدمت مولانا دانست کہ ایشان چیزے گفتہ اند خدمت خواہہ رضی را گفت
 این عزیزان برائے تجسس حال درویشان مے آیند چرا شاید کہ این بزرگان
 تجسس حال فقیران کنند الغرض چوں خدمت مولانا حسام الدین برہنہ خود
 بخدمت سلطان المشائخ آمدن این عزیزان ملاقات کرد خدمت مولانا فرمود
 کہ شما چہ کردید من کہ ارم کس با تم کہ ذکر من بخدمت سلطان المشائخ کنید مارا
 است کہ در ترحال یکدیگر کو تسم ہزار ہچو من بندہ این گاہ اند کہ ہیچ کسے از حال
 ایشان معلوم ندارد و آنکہ سلطان المشائخ مکاشف عالم است آں حکے
 دیگر است شیخ سعدی خوش گوید بیت تاجہ مرغم کم حکایت پیش عنقا کردہ اند
 تاجہ موم کم سخن پیش سیلماں کردہ اند الغرض این بزرگان خدمت مولانا
 جواب گفتن چوں از خدمت شما باز گشتیم بخدمت سلطان المشائخ آمیم
 فرمود شما کیاں را دیدید و ملاقات چگونہ بود ما نتوانستیم کہ چیزے از کیفیت ملاقات
 عزیزان پنهان داریم بضرورت گفتہ شد معذور داریم نکتہ سیوم در بیان خلافت
 یافتن مولانا حسام الدین ملتانی از حضرت سلطان المشائخ نظام الحق
 والدین قدس سرہ از ثقات منقولست دوم روز آنکہ شیخ نصیر الدین
 محمود شیخ قطب الدین موقوف قدس سرہ سہما العزیز خلافت یافتہ مولانا حسام الدین
 را بخدمت سلطان المشائخ طاب ثاب چوں خدمت مولانا حاضر شد مے فرمود کہ از
 غایت ہبات و عظمت سلطان المشائخ حوٹے از وجود من رواں شوں غلا
 و خلعت خاص و نظربارک سلطان المشائخ بمن دادند درین محل عرض شد

و فیست
 بیکراں و خلعت فزاواں

نکتہ سوم
 منقولست

بیکراں

کردم که مخدوم عالمیاں در حق این بیچاره شفقت فرمود و این بنده را بدولت خلافت
 خود رسانیده وصیت چسیت بنده بچند سلطان المشایخ مبارک خود را استین
 مبارک خود بیرون آورد و بعد با نکشت شهادت جانبی لانا اشارت کرد که ترک
 دنیا ترک دنیا ترک دنیا و فرمود و کثرت مریدان نکوشی بعد مولانا باز عرض داد
 کرد اگر فرماں شود در شهر نیشابور بر سر آب روان سکونت کنم زیرا چه در شهر آب چاه
 است بدان وضو ساختن آسان می شود فرماں شد که هم در شهر بمان کن مگر
 مِنَ النَّاسِ نَفْسٍ مَّوَدَّةً مَّقَامِ اسوده ترا بجا بند و در محل دارد که اوقات
 ترا متفرق گردانند هر آینه چون از شهر بیرون آئی و بر سر آب سکونت کنی غریب
 و شهری بنشانی بر تو برسد که فلان درویش در فلان جائی نشست کرده
 است و فراحم وقت تو شوند و در آب چاه با اختلاف علم است و در باب شرعاً
 و مستی هست و دیگر عرض داشت کرد که بر من قتی فتوح میرسد چیزی نصیب
 می کنم و چیزی از برای آیند گاهی دام و قتی چند روزی گذرد که چیزی نصیب
 و فرزندان مرا هست نمایند و آینه محوم می رود درین محل قرض کنم سلطان
 المشایخ فرمود آنکه قرض کنی از دو حال بیرون نیست یا برای خود و یا برای
 آینه و آینه بر دو نوع است یا مسافر است که از دور دست می رسد و یا هم از
 شهر است که بدین کس آمد و شد دارد آنکه مسافر است اگر سبیل به نیت او قرض
 کنی شاید زیرا چه مسافر معذور خواهد داشت آنکه آمد و شد برین کس دارد و بر
 او تکلیف حاجت نیست هر چه هست هر که هست آنکه برای خود قرض کنی
 اگر قرض تو خواهد رسید خرج خواهی کرد و اگر چیزی نخواهد بود قرض خواهد کرد
 و بر دو حال مراد حاصل خواهد شد پس درویشی خواهی کرد درویش آن شد
 که اگر چیزی موجود دارد خرج کند و الا صبر کند بر نامرادی بسازد و خود را و تدبیر
 نه اندازد و بعد فرمود درویش را هر دو سکه نماید بود و هر دو نوع است صورت
 و معنوی اما صوری آن درویشانند که در بدنه بگردند چیزی می خواهند اما معنوی آن

چند روزی گذشت

در ویشاند که در کنج خانه بخود مشغول باشند و در خاطر نگذرانند که از زید و عمر مرا
 چنیس خواهد رسید هر دو کموی بوازی هر دو معنوی ست زیرا هر دو کموی چنانچه
 هست نماید اما هر دو معنوی ظاهر خود را بطریق مشغولان حق م نماید و باز
 و بدو مگر در دین فایده که کسی را این معامله باشد باز ایم بر سر حق منقولست
 که وقت قاضی محی الدین کاشانی رحمه الله علیه بخدمت سلطان المشایخ
 آمد عرض داشت که در خواب دیده است که سلطان المشایخ سوار شده
 است و دوازده یار برابر بخود سوارند جلای میزند یک از ایشان مولانا
 حسام الدین ملتانی است سلطان المشایخ فرمود یک بود از مردان
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس سره العزیز در خواب دیده که شیخ
 شیوخ العالم در شتی باشش یار سوار است یک از ایشان این ضعیف بود عرض
 میداد که کاتب صوفی را بخمس کراست بزرگ بخدمت مولانا حسام الدین
 را که سلطان المشایخ نظیر خویش در حکایت او آورد و وقت مولانا حسام الدین
 بخدمت سلطان المشایخ عرض داشت که در خدمت خلق کراست می طلبد فرما شد
 الکرامه کما فی الاستقامه علی بابا لغیب تو در کار خویش مستقیم باش
 کراست چند طلبی آخر الامر در آن سال که خلق شهر را در و یو گم روانی کردند
 خدمت مولانا در گجرات رفت و همنجا بر حمت حق میوست خاک پاک
 امروز حاجت روا خلق آن دیار است رحمه الله علیه من هم آن عالم ربانی
 آن عاشق سبحانی که بوفور علم و لطافت طبع و شدت مجاهده و ذوق مشاهده و
 نهایت ترک تجرید و کثرت گریه میان یاران اعلی مشهور و مذکور بود و احنی مولانا
 فخر المله والدین زرا دی قدس سره العزیز و این خلیفه سلطان المشایخ
 بود سبحان المدحان السکوی ایس بزرگ مجسم از عشق بود هر که در سیمای او
 نظر کرے تحقیق دانست که ایس بزرگ از واصلان درگاه حق تعالی است و ذکر
 ایس بزرگ شمل بر شش نکته است نکته اول در بیان ارادت آوردن مولانا

منقولست

کراست
استقامت
است
دوازده

نکته اول

نکته اول

فخر الدین زراوی بحضرت سلطان المشائخ نظام الحق الدین قدس سرہ العزیز تلمذ متشیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ سماع ہست کہ مے فرمود
 درانچہ من در شہر تعلیم مے کردم در مجلس مولانا فخر الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ
 حاضر مے شدم در آن مجلس مولانا فخر الدین زراوی دامیان بوشکش بخند مولا
 فخر الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ ہدایہ فقہ مے خواندند و در آن مجلس
 تیر طبع و نکات ترازاں ہر دو متعلی نبود و در آن مجلس ہر بار کہ ذکر سلطان
 المشائخ بیفتا دے ایشان طریقہ اہل تعصب کر مے کردند و ماسخت بشوا
 آمد مے من مے گفتیم این سخنان تا غایت مے گوئید کہ آن پادشاہ اہل دین
 راندیدہ آید الغرض روزے ایشانرا برآں آوردم کہ بخندست سلطان
 المشائخ بیاینہ ایشان بدیں رضا دادند چوں من ایشان بخندست سلطان
 المشائخ بیوستم بقدم بوسن شستم سلطان المشائخ فرمود کہ شما کجا میساید
 گفتند در شہر بعدہ فرمود کہ تعلم بجائے کنید گفتند بخندست مولانا فخر الدین ہانسوی
 باز رسید کہ چہ بحث مے کنید گفتند ہدایہ بعدہ فرمود سبق کجا رسیدہ ہست
 فخر الدین نزدیک من نشستہ بود بیشتر شدہ نشست آن محل سبق را
 تقرر کرد و شبہ کہ در آن سبق مانده بود ایراد کرد و اشکات آن از سلطان
 المشائخ التماس نمود سلطان المشائخ از کمال تجربہ طریقہ دانشمندان
 و جواب شروع کرد سلطان المشائخ تقریر مے کرد از غایت لطافت تقریر
 سلطان المشائخ مولانا فخر الدین در حیرت افتادہ و پستہ مے شوتا
 نزدیک من رسیدہ سر و گوش من کرد و گفت من بخوابم ہمیں ساعت کلاہ
 ارادت بستام سلطان المشائخ فرمود کہ مولانا چہ بگوید بنی گشی نصیر الدین
 مجھو مے فرمود کہ من عرض شدم کہ مردم کہ التماس کلاہ ارادت کن سلطان المشائخ
 بتسم فرمود و ارشاد کرد کہ در مجلس دیگر خواہم داد باز مولانا فخر الدین مرا گفت سلطان
 المشائخ دریں مجلس کلاہ ارادت ندہد من خود را ہلاک کنم چوں من این سخن بسمع

حضرت سلطان المشائخ رسانیدم سلطان المشائخ فرمود کہ نیکو باشد ہما
 زماں مولانا فخر الدین زرا دی و امیرن بکوش بہر دو کلاہ ارادت پوشیدہ
 سرفراز شدند و مولانا فخر الدین مخلوق شد و از نمرک و انشمنان قال قبیل
 ایشان بیرون آمدہ در حلقہ درویشان بآرزوئے حال ایشان درآمد و کاقد
 و کتاب خود تمام بیاراں بخشید و غرور و انشمدی و طلبچاہ منزلت از سر دور کرد
 امیر خسرو خوش گوید میت بود ز عقل پیش ازین باد غرور بر سرم پیش در
 خاک شد آنہم کہ کلاہیم و از ان روز باز کہ این بزرگ وارد مسلک گان سلطان
 المشائخ منسلک شد ہم در غیاث پور ساکن گشت پیچوقت نماز و جماعت
 برابر سلطان المشائخ میگذارد و در محل صاحب خدمت سلطان المشائخ
 میرفت از ان مجلس حانیان روح مطہر او پرورش میدیافت و مستحق آن
 مجلس بازے گشت پیش سخاۃ سلطان المشائخ خانہ گرفت ہما بجای بود
 تاکہ باز محل تنو کہ بیاں سعادت سر شیخ سعدی خوش گوید مصرع خوش آن
 صحر کہ شود خاک آستانہ تو و تائیں غایت کہ سلطان المشائخ در صد رحیات
 بود سر آستانہ و نکر داین ضعیف گوید میت عشق آن را مسلم است آجاں
 گوہند سر بر آستانہ دوست و امیر حسن خوش گوید میت اگر قریب تو پید
 حسن چہ ماند برین تو آبروئے او را بگو کہ خاک دستاں چوں سلطان
 المشائخ بصد جنت خرامید و در مقعد صدق قرار گرفت خدمت مولانا را
 آرام و قرار نماند چند گاہ بر سر ک آب چون در محلے کہ کو شک سلطان المشائخ
 فیروز شاہ عمارت شدہ است شہر فیروز آباد گشتہ زبہ اشراقم مبارک او
 امروز از برکت قدم آں بزرگ دیں آنجا کو شک بادشاہ شد و شہرے معظم آباد
 آن گشتہ و چند گاہ در لونی مقام گرفت و چند گاہ بر سر حوض خاص علای بود
 بیشتر حال در سفر بود و زیارت شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری قدس
 اللہ سر و العزیز و اجمیر متا بعدہ زیارت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین

قدس سرہ العزیز را جو دہن رفت الغرض حق تھا ہے را در معراجا کوکہ با و
 غار با عبادت کر دے چنانکہ کسے برآں مطلع نشود و غریزہ محبت پیر و عشق پیر گذشتہ
 شیخ سعدی خوش گویمیت بکنج غارے غزلت گزیم زہمہ فوق چکر آں غایت
 جہاں یار غار من شاہ چہل ایں بزرگ ز برکت نظر سلطان المشائخ و عام
 قبول عظیم یافت ہر کرانظر بروئے مبارک و افتادے سر زمین ہما دے واسطیت
 مولانا شدے رحمۃ اللہ علیہ مکتبہ دوم در بیان مجاہدہ مولانا فخر الدین زکریا
 و مشغولی باطن رحمۃ اللہ علیہ عرض مبارک کاتب صروف برانجملہ نقل سلطان
 المشائخ خدمت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در بندہ ستالہ کہ میان کوہ است و بر کرا
 بند مسجدیست در آں مسجد مشغول شد و در آں محل کہ بندہ است انجہت خرا
 ہیچ کس سکونت نتواند کرد و خوف شیر و گرگ ہم باشد و آوہ شہ اشیرا و دیگر کہ ہر بار
 خدمت مولانا بودند چوں دستہ روز پیر سے پیدا شدہ آئیہ فرار خواہند و مولانا
 فخر الدین را ہانچال داشتند خواہہ حکیم ستالی گویمیت بے بلانا زہیں
 شہر اورا چوں یلا دید و سپرد اورا چوں والد کاتب صروف را رحمۃ اللہ علیہ
 اذین حال خبر شد تیر طعام کرد و اسباب طعام دیگر ہم برداشت با چند یا غریزہ
 کہ بنی مت مولانا حق اخلاص شاگرد ہی داشتند چنانکہ مولانا استادان کن الملتہ
 والدین اندیتی مولانا سراج الدین عثمان کہ ذکر او در میان خلفا سلطان
 المشائخ خواہد آمد و مولانا ناصر الدین برادر مولانا کن الدین نکو و عبد اللہ
 کولی کاتب سلطان المشائخ و کاتب صروف کہ کوہک ایں غریزاں بود
 بنی مت مولانا فخر الدین در پستانالہ رفتند دیدند کہ آں بادشاہ فقرو مجا
 جہاں داکہ در میان ناؤدان بند کہ مقام شیراں و اثر دران ہست پوسیت ہا
 ماراں آویزاں و آن مقام با ہیست بے التفات مستقبل قبلہ مشغول شوی
 است و ہشت روز گذشتہ کہ خدمت مولانا بوقت افطار طعامی خوردہ بود
 ہیچ ضعف و ملائے و زلات مبارک او ظاہر نشدہ روح مجرد گشتہ و بیاباں کوکہ

بجمال خویش روشن بنور گردانیده و عمل برین شتوی خواجہ حکیم نمای که بزبان فشا
سلطان المشائخ گذشتہ است کرده شتوی

دشت و کسار گیر پیچ و حوشش	خانان را بجاں بگریه و موش
خانه کاں از برائے قوت کنند	مور و زنبور و عنکبوت کنند
قوت عیسے چو آسمان سازند	هم دیان جاش خانه پر دازند

چو یاران بخدمت اک عاشق صادق رسیدند خدمت مولانا بداران خوش شد و در
ایں یاران عزیز را نصیحت نمود و هر یک را اندازہ آنکس مقرر تے کرد و فرمود که شما
خود را چندین خدمت چو را دید و انکم شمار از یاران من کسے خبر کرد و بعدہ فرمود بجمال
یکے موافقت تو از کرد و دوم سر کشف کنند فاما سعادت ملاقات روزی بود
حق نقائے ایں سبب بیایم و الغرض ایں بزرگ در کار مجاہدہ سخت کوشیدہ بود بر
خویش ایں سعادت الحکم گرفت کاتب حروف از ایام صغیر تا حد بلوغ و خدمت ایں
بزرگ بسیار بود و ہر وقت کہ ایں بندہ در خلا بخدمت ایں بزرگ مدے دیدے
مستقبل قبلہ نشسته و سر برد و زانوئے مبارک نہادہ و مشغول باطن گشتہ کرات
مثل ایں معنی مشاہدہ شدہ بعد نقل سلطان المشائخ صوام دوام بر گرفت تا اں
غایت کہ در حد حیات بود و پیچہ روز افطار نکرد و خدمت شیخ نصیر الدین محمود
رحمۃ اللہ علیہ فرمود انچہ را در ترقی مقامات در یکہ و دو ماہ دست دادے

خدمت مولانا فخر الدین زرا دی را در یک ساعت بدست آمدے رحمۃ اللہ علیہ
نکتہ سیوم در بیان علم و تبحر مولانا فخر الدین زرا دی رحمۃ اللہ علیہ عرض میدار
کاتب حروف بر آنچہ کہ در حیات سلطان المشائخ و دانشمند بغدادی
مالکی مذہب غنیات پور رسید و پیش از آنکہ در شہر و راید خوابید گوئے فرشتہ
طبقہ ہشتی در دست کردہ و بر آں حلقہ سبز انداختہ از آسمان فرو دے آید آں
دانشمند پرسید کہ درین طبقہ چیست آں فرشتہ گفت کہ ایں علم من گدائی است
مرا فرمان خداست کہ بہرم و رسیدنہ مصفاے مولانا فخر الدین زرا دی بریزم

نکۃ سیوم

باز ازین دانشمند پرسید که ایس مولانا فخر الدین زراذی کیست آن فرشته گفت
 دانشمند یست مجروح از علایق از میدان شیخ نظام الدین است چون آن دانشمند
 این خواب دید شهر زلفت هم در غیایث یو بخندست سلطان المشایخ آمد و این
 خواب تقریر کرد و التماس کرد که من میخواهم که مولانا فخر الدین زراذی را به بنیم
 سلطان المشایخ فرمود که او و جماعت خانه خوابد بود و یا در خانه سیدان مرا
 ازین سیدان الدوحان کاتب حروف بود خدمت مولانا را بایشان سخت محبت
 الغرض حج آن دانشمند در جماعت خانه آمد پرسید که اینجا مولانا فخر الدین زراذی
 کیست حاضران اشارت بخندست مولانا فخر الدین کردندید جو انے چنگ بلند بالا
 سپید پوست خوبصورت در غایت ملاحظت شیخ سعدی خوش گوید بیت
 اے صورت ز کوهر معنی خزینه ما را ز در عشق تو در دل دغینه و دروئے
 مبارک او از غایت صفایچو آفتاب مشو در کنج جماعت خله مشغول بحق نشستی
 دانشمند بخندست و آمد بنوشست حکایت خواب تقریر کرد خدمت مولانا فخر الدین
 زراذی تبسم کرد و فرمود که چندین کس از فخر الدین زراذی نام در سلک بندگان
 این حضرت منسلک اند تا که نام فخر الدین زراذی خوابد بود و نسخه مجمع البحرین
 در فقه که تصنیف بس عجیب است و تصریف مالکی که مختصر ترازاں در کثرت معانی و غایت
 لطافت نسخه نرسیده است اول آن دانشمند آورده و پیا نکرده این هر دو نسخه
 غریب در نظر مبارک مولانا فخر الدین آورد و ذکر تصریف مالکی کردن گرفت
 که قواعد و مقدمات تصریف نبوغ کرد آورده است که حل مشکلات او دشوار است
 و در آن ایام این هر دو کتاب شرح نرسیده خدمت مولانا فخر الدین زراذی
 رحمة الله علیه نسخه تصریف مالکی از دست و بعد او کنار خفتن ساخته مطالعه
 کرد و تمامی قیود و ضمایر و مشکلات آن نسخه را بقلم مبارک در زیر هر کلمه قید کرد و آن
 مشکل حل گردانی چون روزش در آن نسخه راست کرده بدست آن دانشمند
 داد و نسخه مجمع البحرین پیش از آنکه در شهر شایع شود خدمت مولانا کن الدین

اندر تہی رہیں گے چوں دانشمند و تبحر خدمت مولانا را معائنہ کرو گشت الحکمۃ کہ خواہ
 سن راستہ نہ کہ گمراہیوں میں در علم کے را باشد کہ سینہ او بعلوم من لدنی است اگر است
 باشد بعدہ کہ خدمت مولانا میں ہر دو نسخہ غریبے شرح سبق گفت و خواہ
 ولطائف اس را بیرون آید و انکاہ میان علما شہر میں دو کتابے نظیر مشہور شد
 و بعد اس ایام و الدکاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ نزدیکانہ سلطان المشایخ
 بکرا یہ بستہ ہو دو درس ساختہ و متعلمان خوب طبع را جمع گردانیدہ تا کتاب صرف
 چیزے بخواند خدمت مولانا فخر الدین بعد اداے چاشت در اس مجلس حاضر شد
 و مولانا کن الدین اندتہی را سبق ہدایہ مے گفت روزے اس عالم ربانی مولانا
 کمال الدین سامانی کہ از مشاہیر علمائے شہر بود بدین سلطان المشایخ
 آما چوں از خدمت سلطان المشایخ باز گشت بد فہم اتحادیکہ بخدیو مولانا فخر الدین
 داشت دریں مجلس حاضر شد و خدمت مولانا فخر الدین سبق ہدایہ مے گفت چوں
 خدمت مولانا کمال الدین را دید احادیث تمسکات ہدایہ ترک دادہ احادیث
 صحیحین تمسکاتے آور و خدمت مولانا کمال الدین فرمود کہ شما احادیث تمسکات
 ہدایہ ترک دادہ احادیث دیگر تمسک مے آرید خدمت مولانا فرمود آرسے اگر شمارا
 خطبانے باشد بغیر انہیچوں بتقریر دلکث تمسکات حکم مے آور و خدمت مولانا
 کمال الدین انصاف را میداد و تحسین مے کرد و از خدمت مولانا کمال الدین
 سامانی روایت کنند کہ مے فرمود در انچہ بحث سماع شد چنانکہ در کتبہ حضرت سماع
 تقریر افتادہ در اس مجلس مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ را شنائے بحث روئے
 مبارک بجانب علمائے شہر کرد و اس سخن گفت کہ شما از دو جنس یک جنس گیرید
 اگر جنس حرمت گیرید حل ثابت گنم و اگر جنس حل گیرید حرمت ثابت گنم خدمت مولانا
 کمال الدین اس حکایت مے فرمود دوے گفت نہ و فور علم کہ در آچنجاں حضرت
 انجینیں غوی کی روازا ہوا بود کہ بقوت علم و تقوی تو انستے کہ مدعا سے خود
 ثابت کن و عجبا جیتے ہو کہ خدمت مولانا فخر الدین از رادی در بحث مسامحت

کرده اگر چه پیشینه علامه عصر بودے تا اور ملزم نکردے نماز سے روز جماعت خاتم
 سلطان المشائخ بعد از نماز پیشین مع لانا و جہیلہ الدین پائلی کہ ذکر ارمیان
 یاران اسے تحریر یافته است نشستہ بود و مولانا فخر الدین نیز حاضر میان این
 دو بزرگ و در علم اصول فقہ و ربزودی سخن افتاده و اس بہ بحث دراز کشیدہ شد
 مولانا و جہیلہ الدین پائلی تقریر مقامات مے کرد و مولانا فخر الدین بہ کون
 و سخن عبارت مقامات بر اس زیادت میکرد تا کہ بحث بحدے کشید کہ خدمت
 مولانا و جہیلہ الدین و غرضش و تشنیعش و خدمت مولانا فخر الدین را
 گریہ مستولی شد و جواب مشغول نکشت چون خدمت مولانا و جہیلہ الدین از تشنیع با
 ماند خدمت مولانا فخر الدین ہم در مجلس صفائے درویشانہ کرد و برخاستند
 ہمدراں ایام روزے شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ العزیز در مجلس
 کہ خدمت مولانا فخر الدین مولانا نصیر الدین محمود را گفت و اشارت نجاب
 کاتب حروف کرد کہ اس خوردک در تعلیلات بغایت ہشیا راست چینیے از
 چرسید خدمت شیخ نصیر الدین محمود بندہ را پرسید کہ بحسب اصل چہ بود چوں
 بندہ تعلیل این کلہ بگفت خدمت شیخ محمود بریں زیادت کرد کہ ہاں علتے کہ او
 دیجسبہا قط شد در آخر اجبے نجیبان علت نبود چرا او اساقط شد بندہ گفت براے
 اطرا د بابا اس جوابے کہ بندہ گفت خدمت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ
 بغایت خوش شد و بانشرح باطن و ستارچہ جاہلی با مسواک کہ بردست مبارک
 داشت بجاہ بندہ انداخت مقصود این تقریر آنست کہ اس بندہ در نظر سعادت
 بخش این دو بزرگ خلعت یافت تحسین مشرف شد الغرض چوں خدمت مع لانا
 فخر الدین از سبق فارغ شد یک بیت از قصیدہ سبعیات بندہ را بگفتے و
 تعلیلات پر سبکہ و ہمیں وصیت کردے کہ در کار لفظ بکوش کہ اصل این است
 ہم ازینجا علوم دیگر باسانی خواہ کشاد و خدمت مولانا فخر الدین مرتبہ اجتہاد
 داشت و دو رسالہ در اباحت سماع بتقریر خاص نوشتہ است مقامات اباحت

اُس برتو اعد اصول فقہ تمام کردہ کمال علم و تجرا و ازانجا تحقیق می شود و فضایل دیگر از
 گریہ جگر سوز و ذوق از رونہ و صفائے ظاہر و باطن او چند است کہ قلم از رقم آں عاجز
 آید شیخ سعدی خوش گوید بیت سعدی کہ داد حسن ہمہ نیکو اں بداد + عاجز بماند تو
 زبان فصاحتش اگر وقتے خدمت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ بایاں تہا شائے
 ز راحت باغ و کوہ و صحرایوں آمدے کاتب حروف نیز برابر ایں بزرگان
 بود و بحق خلق علیہم و علیہم السلام است بعینتی و اند سال ذوق آں مجلس سورنہ خود حسا
 مے کنم امیر خسرو گوید بیت مرا باز آں طریق ساقی بخود یاد مے آید و مے دیرینہ بازم
 و دل نا شاد مے آید و ایں بندہ بر یاد آں بزرگان بطفیل سلطان المشایخ
 زندہ مے ماند شیخ سعدی خوش گوید بیت جان من زندہ بتا شیر موائے
 و گراست + ساز واری نکند آب و موائے دگر مے + نکتہ چہارم و بیان شنیدن
 سماع خدمت مولانا فخر الدین نرغادی و گریہ جگر سوزا و دھالے کہ خدمت ایشان
 را در سماع بود رحمۃ اللہ علیہ عرض میدارد کاتب حروف بر آنجا شبے بر سر حوض خاص
 علامی سماع شد در آں مجلس مولانا حسام الدین ملتانی خلیفہ سلطان المشایخ
 حاضر بود و قوالان خوش گو و غزلخوانان خوش الحان موجود و چوں سماع آغاز
 شد خدمت مولانا فخر الدین را سماع گرفت و در گریہ چنان مغلوب شد کہ دم مبارک
 ایشان بہ تہ مے شد مصرع گریہ گریہ شد در گلو بہ تہ شد و آواز را چوں عزیزان
 مجلس قصص خواستند بندہ در سیمائے مولانا فخر الدین میدید کہ زرد شدہ بو
 و آب از چشم مبارک او چوں جوئے آب رواں گشتہ بزرگے خوش گوید بیت
 چشم تا آب رواں کرد و چہ چاہست آنرا + کہ بھیلہ توال آب رواں گرو آورد +
 و بر سر دوز انگشت پا در قص مے جست خدمت مولانا حسام الدین ملتانی
 را معاینہ کردم از مقام صد کہ آنجا ایستادہ بود و مقابل مطربان بہجت قص منہید
 رہت پیش مطربان آمد و سماع بیت کرد باز ہمچنان راست باز گشت در مقام
 خود آمد و بایستاد و ذوق سماع ایں ہر دو بزرگ در حلقہ حاضران مجلس اثر کردہ بو

بہجت

و نیز شصت بر سر حوض سلطان در دولت آباد که خدمت مولانا انجافز و داماد
چندگاه سکونت کرده سماع بود سید خاموش عم کاتب حروف یاراں و غزیراں
در آن مجلس حاضر و مجلس مذکور مسعود و سحر خواں غزلے از امیر خیر بنایت مرق
خواند چون بدین دعوت رسید قطعه تو بادشاه بر تانے و خواستم ایست که
شغل رفته نهی بر درت مرا باشد و ندانم این دل گمراه را که فتوی داد که بت
پرستی در عاشقی روا باشد خدمت مولانا فخر الدین را این دعوت سخت
گرفت و گریه چنان مستولے شد که نزدیک ملک کشی از غایت گریه زیر پلکهای
چشم مبارک او سحر شده بود و بغایت سریع البکابو و میان یاران اعلی
بیچ کس این چنین گریه نداشت که خدمت ایشان را بود علیه الرحمة والغفران
ملک و خیم در بیان ملاقات مولانا فخر الدین زرا دی قدس سره العزیز با
سلطان محمد بن تغلق انا را شکرانه عرض می دارد کاتب حروف بر آنجلس
و در آن ایام که سلطان محمد تغلق خلیف شهر دہلی در دیوگیر روان کرد و بخواب
و آن ایام ملک ترکستان و خراسان ضبط کن و آل چنگیز خان را
در اندازد و تمامی صدور و اکابر شهر دہلی و اطراف که در شهر جمع شده بودند
فرمود تا حاضر آیند و بارگاه های بزرگ نکنند و در زیر آن منبر نهند تا بر آن
منبر خود بآید و خلق را در چهار کفار تحریص کند الغرض همراہ روز خدمت
مولانا فخر الدین و مولانا شمس الدین سیحی و شیخ نصیر الدین محمود را طلب
فرمود خدمت شیخ قطب الدین دیر که یکے از میدان خوب عتقا سلطان
المشایخ بود و عاشق جمال ولایت پیر و شاگرد مولانا فخر الملمتہ والدین
زرا دی خواست که مولانا فخر الدین را پیش از آنکه دیگر غزیراں بیایند پیش
برود خدمت مولانا را مطلوب نبود که با سلطان ملاقات کند بلکه کرات می
گفت که من سر خود پیش می در سر این مرد غلطیدم و منم بنی باو محبت
نخواهم کرد و او زنده نخواهد گذشت الغرض چون خدمت مولانا را با سلطان

چند

ملاقات شد شیخ قطب الدین دبیر کفش ٹائے پائے مولانا برداشت برطرف
 خدمتگاراں زیر بغل کردہ بایستاد و سلطان انیمنی رامعینہ کرمود آں محل
 پہنچ گشت با خدمت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ بکاملہ مشغول شد و گفت ما
 میتخواہم آل چنگیز خان را بر اندازیم شما در نیکار با ما موافقت خواہید کرد خاست
 مولانا گفت ان شاء اللہ تعالیٰ سلطان گفت ایں کلبہ شکست خدمت
 مولانا فرمود کہ مستقبل بہیں آید ایں جواب از خدمت مولانا شنید باخوبی رسید
 و فرمود کہ شما را نصیحتی بکنی تا براں کار کتم خدمت مولانا فرمود کہ غضب فرو خورید
 سلطان گفت کہ ام غضب مت مولانا فرمود کہ غضب سبھی از بیں سخن و
 غضب چنانکہ از غضب بشرہ او طامہ شد فاما ہیچ گفت فرمود کہ طعام پیش
 آرند چوں آوردند خدمت مولانا و سلطان در یک صحنک بطعام خوردن مشغول
 شدند خدمت مولانا فخر الدین زرا دی علیہ الرحمۃ بوقت طعام خوردن چنان
 منتظر بود کہ سلطان را معلوم گشت کہ ایں طعام برابر من خوردن خوش
 نئے آید سلطان برائے زیادت تاکی گوشت استخوان جدا سے کرد و پیش مولانا
 فخر الدین سے نہاد خدمت مولانا رحمۃ اللہ بکراہ تمام اندک اندک تناول
 سے کرد الغرض چوں طعام برداشتند خدمت مولانا شمس الدین سیمے و
 خدمت شیخ نصیر الدین محمود را پیش آوردند درین محل روایت نانیکے روا آنت
 کہ چوں ایں بزرگاں آمدند خدمت مولانا شمس الدین را مولانا فخر الدین
 جانے داد و بالائز خوشی خدمت مولانا نصیر الدین محمود پیشاند فرمود
 مولانا فخر الدین نشست و روایت دوم آنت کہ یک جانب مولانا شمس الدین
 سیمے و مولانا نصیر الدین نشستند بجانب دیگر مولانا فخر الدین زرا دی بود
 رحمۃ اللہ علیہم روایت اول صحیح است زیرا چہ از شیخ قطب الدین دبیر کہ
 در آن مجلس حاضر بود مرویست بعدہ چوں وقت بر خاستن شد بکثرت این نگاہ
 بنگاہ جامعہ صوف و بنگاہ بدرہ سیم آوردند ہر کسے جامعہ سیم بدست گرفت چنانکہ

آمده است خدمت کرده بازگشت فاما پیش آنا نکه جائے سیم بدست مولانا
 فخر الدین دہن شیخ قطب الدین دبیر جامہ سیم مولانا خود بدست زیرا چہ میدا
 کہ خدمت مولانا جامہ سیم بدست نخواہد گرفت و اینمندی سبب فوت حرمت شد
 مولانا خواہد شد چون این بزرگان بازگشتند سلطان شیخ قطب الدین دبیر
 گفت کہ اے مژور و شکال این چہ حرکتها بود کہ کردی اول گفتہ ہائے فخر الدین
 را زیر بغل گرفتی بعدہ جامہ سیم او خود بدست دی و او را تیغ من خلاص نمایند
 و بلائے او برو گردنمندی شیخ قطب الدین دبیر گفت کہ او متاد من است خلیفہ
 محذوم من مرا شاید کہ گفتہ ہائے او بتعمیم بر سر گیرم فلیف کہ زیر بغلے و جامہ سیم
 را خود چلے عنبار بہت سلطان چند جفا کئے مزاج امیر شیخ قطب الدین
 دبیر را گفت کہ ایل عتقاد ہائے کفر آمیز را بگذار و الا ترا خواہم کشت اگر چہ سلطان
 را از حسن اعتقاد بے ربائی او معلوم بود کہ کزات آں غایت رسوخ اعتقاد اگر
 ذکر سلطان المشائخ بعضے بدبختاں چنانکہ اختسان بہر و امثال او برائے
 اندائے شیخ قطب الدین دبیر سباحہ بے ادبانہ کردے باک ناکساں کہ
 بحضور سلطان مکارہ کردے و جوا بہائے سخت بے التفات داد و گفتے
 زبے دولت اگر مرا بہت محبت حضرت سلطان المشائخ بدکشد درجہ شہنا
 یاجم زود تر بخدی مت ایشاں برسم و از ننگ شما خلاص یاجم الغرض تا آخر عمر
 ہر وقت کہ ذکر مولانا فخر الدین زرا دی رحمۃ اللہ علیہ مجلس آں سلطان
 قتال افتادے دست بہت مالیدے و گفتے افسوس فخر الدین زرا دی
 از زیر تیغ خون آشام من سلامت ہر آئینہ کہ درونہ او با خدا کئے عزوجل
 راست باشد او در عصمت حق تعالی باشد و بدان ایشاں برو طفر نیابند
 نکریم ششم در بیان رفتن مولانا فخر الدین زرا دی زیارت خانہ کعبہ و
 غرق شدن جہاز و بر جنت حق پیوستن او قدس سرہ الغریز عرض میدا
 کاتب حروف برانجامہ چون خدمت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ دیو لیم

ششم

رفت و بر سر حوض سلطان فرود آمد و نیت زیارت خانه کعبه پیش ازین در خاطر میا
 او بود چوں در دیو کبیر رسید شتیاق غالب تر شد و در آن ایام قاضی کمال الدین
 صدر جهان بخدست مولانا فخر الدین بسیار آمدے زیرا چه قاضی کمال الدین
 صدر جهان خواهرزاده و شاگرد مولانا فخر الدین هانسوی بود و مولانا فخر الدین
 استاد مولانا فخر الدین زرادی نیز رحمة الله علیه الغرض سبب محبت که میان
 این بزرگ بود و خدمت مولانا فخر الدین ای بخدست همنی کمال الدین صدر
 جهان بحبت رفتن زیارت خانه کعبه مشورت کرد قاضی کمال الدین فرمود که
 مصلحت نیست که بے فرمان سلطان غیبت کردن که اورا مقصود آبادانی
 این شهر است زیرا چه سلطان را مطلوب است که این شهر پر وجود علما و مشایخ و مصدور
 در اقصائے عالم مشہو شود علی الخصوص که او در بند ایدائے شمائے باشد چوں
 خدمت مولانا این جواب شنید از کشف این سریشیاں شد و این حکایت والد
 کاتب حروف رحمة الله علیه گفت خدمت الد فرمود که این معنی نیکو زلفت و عشق
 مشورت نیست بزرگے گوید بپیت و عشق چه جا خانه دار است و محبوب نشود و کوه گیر
 بخروش و خدمت مولانا فرمود که من اعتماد بر اشخاص و آدم و آدم و نزدیک خود این
 مصلحت بد خدمت الد فرمود اگر شمار بعد ازین با قاضی کمال الدین ملاقات
 شود هیچ ذکر این معنی نکنید چوں چند گاه بریں گذشته باشد تدبیر آنکارے تو اں کرد
 الغرض چنان گاه برادرزاده خدمت مولانا فخر الدین که در قصبه میبود بر کار خیر
 خود خدمت مولانا را طلبید خدمت مولانا بپہانہ کار خیر برادرزاده در قصبه بیتون
 رفت و از آنجا غیبت سفر جہاز کرد یک شب پیش از آنکہ روان خواہد شد بہ وقت
 نماز خفتن در خانہ والد آمد رحمة الله علیه خدمت والد فرمود مگر آں غیبت مہم
 شد فرمود آرسے ساعتے نشستند بوقت داع دو تنکہ نقرہ خدمت مولانا بت
 کاتب حروف داد و دوم روز آں رواں شد چوں از قصبه بیتون در گذر کوکن
 تہمانہ رسید خواست کہ در جہاز سوار شود مکتوبیے بجانب یاراں در دولت آباد

فرستاد و در عنوان مکتوب این بیت بخط مبارک او مسطور بود بیت این نامه که
اندوه و غم سینہ ماست * اے یارِ بیهنگسارِاں برساں * چون مکتوب باز کردند
در میان آن نامه این بیت بود بیت یارِ آوارگی بسزارد * رفتن حج بهانه
افتاده هست * الغرض خدمت مولانا رحمتہ اللہ علیہ سلامت در خانہ کعبہ رسید
و حج بگذارد و بعدہ از آنجا غنیمت یغما و کرد چون بزرگان بغداد و از علما و مشائخ
شنیدند کہ انجمن بزرگے نے آید جملہ استقبال کردند و قیوم اور اساتذہ دانستند
و چند گاہ کہ خدمت مولانا در بغداد بود و علم حدیث آنجا بحث کرد چنانکہ از ہمہ علما
احادیث ذائق آمد چون از آنجا باز گشت خواست کہ در شہر و ملی بیاید و جہاز
سوار شد و در آن جہاز رخت سلطانی بسیار بود جہاز گراں شد و غرق گردیدن
گرفت مقدمہ مان جہاز پیش مولانا آمد و گفتند کہ جہاز غرق میشود اگر شما نصرت
دہید ما قدرے رخت درو یا اندازیم جہاز سبک شود خدمت مولانا فرمود کہ مرا
بر رخت مردمان چہ تصرف کہ بگویم کہ در آب اندازند و بچنان خدمت مولانا بار
مصلحت مستقبل قبلا نہ سستہ غرق شد و بہتر تر شہادت رسید رحمتہ اللہ علیہ ہم
آنذات پسندیدہ و در میان یاراں چون نور کویدہ آن عالم علوم ربانی آن
حافظ کلام رحمانی آن بادشاہ عالم را آن میان علما بہ تقریر خوب ممتاز یعنی
مولانا علما و الدین نیل کہ خلیفہ سلطان المشائخ بود و عجب تقدیر سے
داشت کہ فحول علما عاشق تقریر او میشدند در میان یاران اعلیٰ سخن در علم
و سلوک بیشتر خدمت ایشان سے گفتند و کشف غوامض کشف و مقناح
مثل داشت و در مجلس مولانا فرید الدین شافعی کہ شیخ الاسلام او دہ قاری
کشف خدمت مولانا علما و الدین بود و خدمت مولانا شمس الدین بیگ
و علمائے او و سابع بودند کاتب حرف میں بزرگ را دریافتہ بود و زنی
علما داشت فاما با و متناہل تصوف موصوف بود و روزے سلطان المشائخ
نماز ما و گذارد و بدولت بالائے با جماعت خانہ در مقام معہودت سستہ خدمت

مولانا علاؤ الدین آخر ہارسید عزیزانے کہ نماز برابر سلطان المشائخ در نیافتہ
 بودند مولانا علاؤ الدین نیلی در محن جماعت خانہ افتادہ اگر ند الغرض اس بزرگ
 در امانت قرأت بنوعی با سحان خوب و اگر کہ خدمت سلطان المشائخ را از
 شنیدن اس حالے و ذوقے و شوقے پیدا شد اقبال خادم را فرمود کہ اس عزیز
 خوش سحان کہ بنماز مشغول است تو اس منصبے خاص بیرون منتظر بایست ہمینکہ از نماز
 فارغ شود بدو بدہ خواجہ اقبال بچنیاں کرد چوں خدمت اسلام نماز داد و دید کہ فرشتہ صفیہ
 خلقے بہشتی از خدمت اس آسمان کرامت آورده است منتظر ایستادہ خدمت مولانا بعد
 تعظیم و تکریم اس منصبے از اقبال خادم کہ مقبول اہل عسے بود بستہ و بر سر و دیدہ گذار
 و بجائے جان ننگ داشت اگر چہ اس بزرگ از حضرت سلطان المشائخ مجاز
 مطلق بود معہذا یک مہر ہم نگرفت کرات فرمودے اگر سلطان المشائخ در صدر
 حیات بودے سن خلافت نامہ خدمت سلطان المشائخ رسانیدے و عرضہ
 کردے اگر چہ بندگی مخدوم از راہ بندہ نوازی شفقت فرمودہ است و مراد دولت
 خلافت خود رسانیدہ فاما بندہ خود را شایان اس محل و اس مرتبہ نمیداند و تکفل اس
 عہدہ دینی نئے توان کرد و دریں قضیہ تابع شیخ عارف خلیفہ شیخ شیعہ العالم
 فرید الحق الدین قدس سرہ العزیزے کند کیفیت شیخ عارف مذکور را
 خلفائے شیخ شیوخ العالم تحریر یافتہ است وقتے مولانا شمس الدین کحیلے
 و مولانا علاؤ الدین نیلی و عزیزان دیگر از او دہ خدمت سلطان المشائخ
 آمدہ بودند و اس آیام تشویش ملا عین بود و حوالی دہلی را ضرب مے کردند
 و خلق را درون حصار مے آوردند سلطان المشائخ بعد رسیدن ایشان
 چہارم روز پیش طلبیدے اس عزیزان را و دل نمود و در او دہ رواں کرد و اس
 بزرگاں سبب تعجیل رواں کردن منقص گشتہ چوں در تلمیذہ رسیدند خدمت
 مولانا علاؤ الدین را علیہ الرحمۃ تپ محرق آغاز شد و خدمت مولانا شمس الدین
 کحیلے و یاران دیگر را حیرت زیادہ گشت خدمت مولانا علاؤ الدین مردے

نازل ولایت و راه با خراب گشته درین اندیشه هم در تلمیذ ماند و عرض داشت
 بنیست سلطان المشایخ نوشتن که این بندگان بحکم فرمان سلطان
 المشایخ روان شد و در اول منزل مولانا علاء الدین را تب
 گرفت و راه باز پیش خراب درین باب بدانچه فرما شود سلطان المشایخ
 ازین خارج بجهت این بزرگان و سنگها سن خاص بجهت مولانا علاء الدین فرستاد
 و فرمود که شما باز گردید و بیایید چون فرما بنیست این بزرگان رسید شادی
 کنان باز گشت مولانا علاء الدین را گفتند که شما در سنگها سن سوار شوید گفت
 مرا چهل و یک آک باشد که در سنگها سن خاص سوار شوم الغرض و اوله کرایه کردند
 و در آن سوار شد و گفت این سنگها سن خاص پیش من کرده برید چنانکه نظرن
 آن افتد و موجب صحت من گردد و الغرض چون بنیست سلطان المشایخ
 رسیدند رحمت ما و شفقت ما بسیار زانی داشت فرمود که حال زحمت مولانا
 چگونه بود چون قصه تب بگفتند اقبال خادم را فرمود که چیزی طعام بقیه سحر که
 مانده است بیار اقبال کچری و روغن و آهری آورد خدمت مولانا علاء الدین
 را فرما شد که بخور همچنین خدمت مولانا آک کچری و روغن و آهری خورد تب چلی
 دفع شد بعد فرمود چون اینجا تشویش ملا عین میشو و خلق اطراف را درون شهر
 می آرند و خلق را شریک طعام و مقام سخت پیش می آید و شما ازین سبب تنگ
 می آید تعجیل ترا گرد خانه برسد نیکوتر باشد این بزرگان سر بر زمین نهادند و بار
 و معذرت پیش آمدند الغرض چون سلطان المشایخ را معلوم شد که مولانا
 علاء الدین نیلی در سنگها سن سوار نشده است فرمود که چرا سوار نشدی مولانا رو
 بزمن آورد و عرض داشت که اگر مخدوم از راه بنده نوازی کرم می فرمائید
 فاما این بنده را محل خود باید دانست الغرض تا آن غایت که خدمت مولانا
 علاء الدین رحمت الله علیه در حد حیات بود پیوسته آن سنگها سن را در محل
 داشته که در نظر او بود و آنرا تقبیل کرد و برکتها گرفته و با چنداں فضائل

و علم کہ حق جل و علی مولانا علاؤ الدین را بخشنیدہ بود و اعتقاد دے کہ بنی مدت حضرت
سلطان المشائخ داشت بر ہمہ غالب آمد چنانکہ در آخر عمر فوائد الفوائد کہ ملفوظات
سلطان المشائخ است بخط مبارک خود نوشت بیشتر حال در نظر خود میداشت
و مبالغہ میکرد و او را در خود ہماں ساختہ از و پرسیدند کہ چندین کتب معتبرہ از علم
کہ بنی مدت است ہیچ در آں رنجبتہ نمی نمایم مگر در ملفوظات سلطان المشائخ
جواب گفتہ اسے عافلاں جہانی از کتب سلوک جز آں پراست فاما ملفوظات
روح افزاے محمد و خود کہ نجات من بدانست کجا یا ہم بزرگے خوش گوید بیت
مراسیم تو بایز صبا کجا است کہ نیست کہ کجاست لعل تو مشک خطا کجا است کہ نیست
ایں صفت گوید بیت خیال روئے تو شد عید من از ان شدم ہ مرا بعید کساں نیست
حاجتہ چنداں ہ آخر الام چند روز ذات مبارک ایں بزرگ را ز محبت شد بخوار
حق پیوست در حظیرہ سلطان المشائخ پیش در گنبد دہلیز درونی چہو ترہ است
متصل مقابریاں کہ در حیات خود خدمت مولانا عمارت کنانیہ بود بغایت مرح
ہمدراں چہو ترہ مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں عالم عشق آں جہان صدق
کہ در زہد و ورع و تقوی و کثرت بکامیان یاراں اعلیٰ موصوف و مشہور بود عنی
مولانا برٹان الملتہ والدین غریب حمۃ اللہ علیہ عزیزے خوش گوید بیت
غریب است ایں محبت حق بدینا ہ حَبِيبُ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا غَرِيبٌ ہ و ذکر ایں
بزرگ شتمل بر دو نکتہ است نکتہ اول در بیان محبت اعتقاد دے کہ مولانا برٹان الدین
غریب با حضرت سلطان المشائخ داشت رحمۃ اللہ علیہ عرض میاراد کتاب
حروف بر آنجملہ عجب محبت اعتقاد دے کہ مولانا برٹان الدین بنی مدت سلطان
المشائخ داشت تائب گو پرشت مبارک خود طرف غیثاں پور نکر دو این معنی از
یاراں اعلیٰ ہیچ کس را میسر نشد و در کار اعتقاد میان یاراں اعلیٰ مقتدا بود و از
بیشتر یاراں اعلیٰ در ارادت سابق بود و دل پائے و ادکان محبت و عشق را
نیکو مریمے و در عاشقاں را نیکو دوائے و خوش بعبان وقت چنانکہ خیر سر

منہم

سل

در خدمت
و در بیان
بجہان

و میر حسن و عزیزان دیگر بوسیله لطافت طبع و عشق سیر محبت او گشتند و بیشتر
 این عزیزان در صحبت او می بودند چنانکه شیخ نصیر الدین محمود رحمه الله علیه
 در آنچه در شهر تلم می کرد بر او بود و احیاناً امامت آن عاشق صادق کرده
 و قتی سلطان المشائخ از مولانا محمود رحمه الله علیه پرسید که تو کجا می باشی
 شیخ محمود عرض داشت کرد که در شهر رخانه مولانا برهان الدین غریبی بم
 سلطان المشائخ فرمود مصرع فردی بر او باش هر کجا خواهی باش و این بزرگ
 را در سماع غلو تمام بود و ذوق بسیار و او را دیار آن او را در قصص طریقه علاقه
 بود چنانکه اصحاب این بزرگ میان یاران برائی گفتند و هر که یک ساعت صحبت
 این بزرگ بود از ذوق کلام عشق آمیز و صفای محاوره و لغویب او شاق
 جمال لایزال او گشته و بندگان خدای را در اعتقاد و محبت پیراهن نو بهتر
 از کسی نبود و کاتب حروف کرات سعادت قدم بوسن بزرگ دریافتند
 و اسیر کلمات عشق انگیز او گشته رحمه الله علیه و دوم در بیان کوفته گشتن
 سلطان المشائخ و خشود شدن سلطان المشائخ از مولانا برهان الدین
 غریبی یافتن خلافت او از حضرت با عظمت سلطان المشائخ قدس سره
 سره العزیز عرض میداد کاتب حروف بر آنجمله چون عمر مولانا برهان الدین
 بهشتاد و اند سال کشیده و او خود در خلقت ضعیف بود و سوخته محبت پیر بود
 امیر خشم و خوش گوید بیت خشم اگر سوخته است نه زبانی دیگران سوخته
 تر با و از این گزیر برائے تو نیست و از قایت ضعف گلیم و تو میگرد بالائے
 آن در خانه خود می نشست اینی علی زینبلی و ملک نصرت که قریب سلطان
 علامه الدین بودند و در حضرت سلطان المشائخ شده و محقق گشته
 حقه کرده بخدست سلطان المشائخ رسانیدند که مولانا برهان الدین
 غریبی سجاده شیخی می نشیند و رعایت اینکار طریقه مشائخ می کند سلطان
 المشائخ از این سخن برنجی چون خدمت مولانا برهان الدین رحمه الله علیه

دیدن سلطان المشائخ آمد سلطان المشائخ باو ہیج سخن گفت مولانا
 بعد پائے بوس از خدمت سلطان المشائخ برخاست و در جماعت خانہ آمد و نشست
 در حال اقبال فرمان سلطان المشائخ رسانید کہ شما ہمیں ساعت باز گردید
 و در خانہ بر دید خدمت مولانا متحیر شد کہ این چو واقعہ صعباً دشمنی گوید
 بعیت تاجہ کریم و گربا کہ شیریں لب و دلاست سخن باز نہ باشد و شمیم از نازش
 مولانا بضرورت از انجا بیرون آمد در خانہ مولانا ابراہیم طشت دار حضرت
 سلطان المشائخ کہ محب و مخلص قدیم خدمت مولانا بود آمد و در روز خانہ
 او در غیبت پور ماند مولانا ابراہیم دید نباید کہ این خبر بخیر خدمت حضرت سلطان
 المشائخ برسد کہ خدمت مولانا بر مان الدین در خانہ من است این غنی بخی
 مولانا بر مان الدین گفت خدمت مولانا در شہر رفت بغایت سراسیمہ و ریشا
 خاطر و خانہ خود بتغزیت آنکہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کوفتہ
 شدہ است نشست این خبر بکلیا یاران شہر رسید یاران شہر بدین آوئے آمدند
 و او را در گریہ دیدند چنانکہ از گریہ خدمت مولانا ایشان در گریہ میشدند بعد
 چند روز امیر خسرو علیہ الرحمۃ کہ دوست خدمت مولانا بود و خدمت حضرت سلطان
 المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمد بنوع بہتر گذرانید کہ مولانا بر مان الدین
 مریدے صادق بندہ متفقہ است او بغایت ضعیف شدہ است و در بوسیا
 نے تواند نشست انوہائے او در دے کند ضرورت برائے دفع زحمت گلے
 و تہ خودے اندازد و ہم چند کہ مثل این عرض داشتے کرد قبول نے افتاد و بعد
 امیر خسرو با یاران دیگر مشورت کرد اتفاق بریں مستقیم شد کہ امیر خسرو ستا
 در گردن کند و بخیر خدمت سلطان المشائخ بیاید و التماس عفو خدمت مولانا
 کند امیر خسرو و ہمچنان کرد دستار در گردن خود کرد و بخیر خدمت سلطان المشائخ
 رفت بایستاد سلطان المشائخ پرسید کہ ترک چیت این عرض کرد کہ عفو
 جرایم مولانا بر مان الدین از حضرت مخدوم جہانیاں التماس کہ سلطان المشائخ

تبسم فرمود و فرمود که او کجاست فرمان شد که او را بطلبید خدمت مولانا بران الدین
 انخانه بیامد خدمت مولانا و امیر خیر دستا در گردن کرده هر دو بنی سلطان
 المشایخ رفتند و سبزیس نهاده و وصیف خال استاده شدند بعد سلطان
 المشایخ بنشیند خدمت مولانا تجدد بیعت مشرفه اکبر شریفی علی ذلک عرض کرد
 کاتب حروف بر آنجمله که چون بعضی یاراں اعلیٰ را حضرت با علم سلطان
 المشایخ اجازت خلافت شد سید السادات سید خاموش عم کاتب
 حروف و خواجہ مبشر که از خدمتگار ان قدیم سلطان المشایخ بود بجا
 فرزندان پرورش یافته بخدمت سید السادات سید حسین گفتند خدمت
 مولانا بر مان الدین از مریدان سابق است و در اعتقاد میان یاراں
 متنازع را شاید که ذکر اجمعت خلافت بخدمت حضرت سلطان المشایخ
 نغذیه حسین رحمة الله علیه فرمود که من باقبال خواهم گفت تا بحال
 قابل بجهت اینکار خدمت مولانا را بنی خدمت حضرت سلطان المشایخ
 بگذرانم بعد سید خاموش و خواجہ مبشر و خواجہ اقبال را گفتن بربنی ط
 محبتی که خواجہ اقبال را بخدمت سادات بود و در حمایت ایشان بمرکز
 قبول کرد و خدمت مولانا را فرمود که شما مستعد شده بیایید تا بخدمت سلطان
 المشایخ بگذرانم چون خدمت مولانا بیامد اقبال خدمت مولانا را پیش
 برو و سید خاموش نیز در آن محل برابر بود و سلطان المشایخ در خیال
 میان حجره خوب خانه که بالاسے بام جماعت خانه بود در پلنگ غلطیده نما
 بالا کشیده فامار سے مبارک ایشان از لحاف بیروں بود الغرض خواجہ
 اقبال بخدمت سلطان المشایخ ذکر کرد که مولانا بر مان الدین
 غریب بندہ قدیم مخدوم رپائے بوسے کند و امیدوارم محبت سے باشد
 سلطان المشایخ چشم مبارک باز کرد و جانب مولانا و اقبال دیدن گرفت
 خدمت مولانا دریں محل نہیں بوس کرد بعد اقبال ہم در نظر مبارک

حضرت سلطان المشائخ بقیہ جامہ ہائے خاص باز کرد و پیراہنے و کلابہ کہ
 کہ صحت سلطان المشائخ یافتہ بود و کثرت پیش سلطان المشائخ برد و دست
 مبارک سلطان المشائخ بر کس پیراہن و کلابہ نہاد بعد خواجہ اقبال و نظر
 سلطان المشائخ اک جامہ مولانا بر مان الدین را پوشانید و گفت کہ شما
 ہم خلیفہ اید و دریں معرض سلطان المشائخ ساکت بود و سکوت لیل رضا ست
 بعد از نقل سلطان المشائخ مولانا بر مان الدین چند سال در حیات بود
 بیعت بخلق خدایم داد چون در دیو گم گرفت بر حمت حق پیوست و ہما بخانہ منیت
 و روضہ او امر و قبلہ حاجات خلق آں دیار بہت منہم آں صورت صفا آں سیرت
 و فا آں شمع سابقال آں صبح صادق آں صفا یقین آں مقتدا آں دیں
 مولانا وجیہ المایہ والدین یوسف کلاہری عرف چذیری کہ از خلفائے
 سابق سلطان المشائخ بود و زائد و عابد زمانہ و عاشق بحال در مے و افروخت
 اور اعتقادے و محبت حضرت سلطان المشائخ راسخ بویہ سے عزیز بود و کلام نظام
 بے نظیر این بزرگ را مناقب کرامات بے ہت کہ قلم از رقم آں عاجز آید و حد
 مولانا بر مان الدین غریب رحمۃ اللہ بواسطہ خدمت مولانا یوسف بخدمت
 سلطان المشائخ پیوست چنانکہ خدمت مولانا یوسف بواسطہ مولانا عجم کلاہ
 عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ چون این بزرگ از بہت ارادت اجازت
 میان یاران اعلیٰ سلطان المشائخ سابق بود و ذکر او از دیگران مقدم ہست
 فانما چون این بزرگان حقوق صحبت تربیت بر کاتب حروف بیشتر داشتند بدین
 رعایت ذکر ایشان مقدم داشت و کراں بزرگ مشتمل بر سہ نکتہ ہست نکتہ اول
 در بیان محبت و عشق بحال اعتقاد مولانا وجیہ الدین یوسف کہ در حضرت
 سلطان المشائخ داشت منقول ہست کہ وقتے خدمت مولانا یوسف
 بہ آرزوئے قد مبوس سلطان المشائخ بیرون آمد و در آں ایام سکونت خدمت
 مولانا در سہ سرائے و ہاری بود از آنجا خیاث پور موازنہ نشی یا ہفت کردہ

مترجم

نکتہ اول
منقول
ہست

باشد مولانا یوسف از خانه چند قدم معروض و در چوبایا پنج که در خاطر مبارک گذشت
 و با خود گفت که اے یوسف، در حضرت سلطان المشائخ پیاسے میروی
 در راه شنج قدم از سرے باید ساخت مصراع با قدم از سر کنیم و طلبستان ۴
 فی الحال جانب خانہ سلطان المشائخ مالتی قدم آغاز کرد و سیوم مالتی خود را
 فرو و خانقاہ سلطان المشائخ دید و نیز منقول است کہ وقتے مولانا یوسف
 از کلا کہری باشتیاق پیاسے بوس سلطان المشائخ رواں شد چون رسید
 راہ رسید از غایت اشتیاق و خاطر مبارک گذرانید چو خوش باشد کہ ایں کس
 بر پر و پیاسے بوس حضرت سلطان المشائخ برسد ہمدریں خطرہ بود کہ
 حق تعالیٰ از برکت اعتقاد صاف و اشتیاق غالب او پائراں آورد و ہمینکہ
 جانب خانہ سلطان المشائخ سہر بر زمین ہذا شنج سعدی خوش گوید بیت
 اگر سر فدائے کلم از پیش بل فل ۴ سر برنے کنم کہ مقام نجالت است ۴ ہمدریں
 حال بجنایت ربانی و خاطر مبارک گذشت کہ در حضرت سلطان المشائخ
 بسبر بایدرفت کہ پیاسے رفتن ہیچ نباشد چون ایں خطرہ مصمم گشت مولانا یوسف
 رحمۃ اللہ علیہ بسرواں شدن آغاز کرد و خدمت مولانا را حاسے فرو گرفت و بخود
 چنانچہ از خود خبر نہ داشت چون بخود باز آمد سر مبارک خود را گرد آورد و دستار از حلق
 شدہ در گردن افتادہ یافت خود را بر سر آب ستارے دید بعدہ در آب ستارے
 و قدم ساخت دستار بر سر پست بخدمت سلطان المشائخ و خطیرہ درآمد
 و بسعادت قدم بوس مشرف گشت و از آنجا کہ سلطان المشائخ مکاشف عالم بود
 حال ایں عاشق مشتاق در پیا و فرمودہ اسے بود و قنوج کہ بہت اُو آب
 خوردنی از حوض بدہ کیار کہ در کیتہل است ہر روزے آوردند بر بادہ شترے
 کہ آنرا ساڈنی گویند و در روانگی بر بادہ سبقت کرد و سے الغرض در آں ایام مروسے
 بود و کیتہل پرینے کہ در قنوج ہے بود عشق داشت بھراق او سے سوخت کئے
 نے یافت کہ پیغامے بر فرستد تا آں عاشق بیچارہ اں شخص کہ آب بدہ کیار

برہمے سے بڑبا اور ستر عشق خود بکشاو و در فراق گویاں برابر او راں نشد و در
 حکایت عشق و اندوہ جگر سوختے مشغول بود کہ خبر از خویش نداشت کہ در راہ بگفت
 بیند و مصرع خبر از خویش ندرم کہ زین می سپرم + الغرض حکایت کنان در روز بروز
 حصار قنوج رسیدہ خواست کہ باز گردن مرد کہ آئے برد او را گفت کہ در قنوج
 رسیدی اینک حصار قنوج سے نماید کجا بازے گردی آں عاشق کہ مشغول
 بحکایات بود و بخوبی باز آمدہ گفت آہ مرا کشتی ایس سخن بگفت بلز میو بیفتا و آتجا
 بتخانہ نزدیک بود خود را بہزار چاہ پیش و آں بتخانہ انداخت دید کہ بردن آں بتخانہ
 نوشتہ انداگر کسی از راہ دور دراز کہ قطع آں مسافت اندازہ بشر نباشد نبوسے
 برسد کہ خوف تلف او باشد چہ کند پائے خود را بر عن چرب کند و آتش گرم
 کند بے آں پائے بانجائے دیو اسے بالا کن بغلطہ آں ماندگی و زحمت
 راہ از وضع شود ایس علاج در نظر او آوردند دید کہ نزدیک بت چراغے پر بر عن
 مے سوزد آں را عن کف پائے خود چرب کرد و پائے بالا کردہ نزدیک چرخ
 داشت تا گرم شود و خود و غلطیہ در خواب شد ساعتے بگذاشت آں ماندگی ازو
 دفع شدہ بود الغرض عشق را تہم بسیار ہست فایہ ہائے بیشمار مے باید کہ او
 دریں صادق باشد تا بر خورد نکستہ دوم در بیان یافتن مولانا و جیلدین
 یوسف القاس نیک النوع نعمت ہا از حضرت سلطان المشائخ منقولست
 کہ روزے سلطان المشائخ را وقتے خوش بود دریں میاں خدمت مولانا
 یوسف درآمد و سعادت قدم ہوس چل کرد سلطان المشائخ اقبال
 خادم را فرمود فلان کاسہ چوبیہ پرازیوہ کین و بیار اقبال ہچناں کرد سلطان
 المشائخ آں کاسہ چوبیہ بہت مبارک گرفت فرمود کہ سنی سال ہست کہ ایس کاسہ
 بہت مولانا یوسف امروز تہو راں مے کھم مولانا یوسف فی السحال
 فراز کردہ پیشتر شد سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاسہ را در داسن
 مولانا انداخت فرمود حق تعالیٰ ترانائے و ایمانے و امانے کراست کند آخر

یہ کہ کون
 بڑا رسد

نکستہ
 منقولست

مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ کرامت فرمودے ار از روز باز کہ سلطان المشائخ
 ایں دولت بمن از زانی فرمود از نان نعمت پیچ کمی نیست و حق تعالیٰ مراد
 امان خود میدارد و از حضرت پروردگار امید وارم کہ مرا با امان خواہد برد منقو
 و قے سلطان المشائخ را در زانوئے مبارک علتے حادث شد زانو آمار
 گرفت و درد میکرد و ضعف غلبہ کرد خلقے از اطراف چنانچہ پداؤں و اوڈ
 و شہر مانے دیگرے آمدند و مریدان اعلیٰ نیز تمامی برائے عیادت آمدہ بودند
 مولانا یوسف ہم از چند یرمی آمدہ بود مولانا چوں اؤل قیوس حاصل
 کرد از برائے صحت ذات شریف فاتحہ التماس نمود بعد تمام فاتحہ سوزانوں
 مبارک سلطان المشائخ دید دوم روز سلطان المشائخ فرمود چندیں کہاں
 آمدند و دعا کردند و شہر نیامد مولانا یوسف دیر روز التماس فاتحہ نمود و بر زانو دید
 در زانو آرامیدہ است و وجود سبک شدہ بعدہ سیم روز سلطان المشائخ
 غسل صحت فرمود ہر یکے مہلک باد و صدقہ فرستاد خدمت شیخ یوسف چندری
 نیز مبارکباد و صدقہ پیش برد فحسب منقولست روزے در جماعت خانہ حضرت سلطان
 المشائخ مولانا یوسف چند بار دیگر شستہ بودند و ین محل مردے درے چند دریاں
 آورد و گفت از ین م شیرینی تیار نمایند مولانا یوسف و یاراں چند درم دیگر
 ضم کر دند و شیرینی بسیار تیار نمودند چوں شیرینی در میان نہادند ہر کسے دست
 بشیرینی برد مگر خدمت مولانا یوسف کہ دست کشیدہ داشت حاضران گفتند
 شما چو شیرینی نے خورید مولانا فرمود من از روئے طریقت خود را بک سلطان
 المشائخ مے دادم ذات شریف سلطان المشائخ حاضر است ایں شیرینی را
 بہ بندگی سلطان المشائخ باید برد تا در نظر ایشان خرج شود جملہ یاراں بشیرینی
 بحضرت سلطان المشائخ عرض داشت کردند کہ ما امروز از مولانا یوسف
 کلا کھری فائدہ یافتیم کہ اں فائدہ چل نشو و مگر ہیا خدمت حضرت سلطان
 المشائخ پرسید احوال چگونہ بود یاراں قصہ حال با تمام تقریر کردند خدمت

بسم اللہ

سلطان المشايخ بلفظ دربار فرمود در روش درویشی که همتای مولانا
یوسف نباشد درین راه چوں سالکان ثابت قدم میروند منقول است که مگر
نام والی چندیری بود بیشتر از ششم او میدان سلطان المشايخ بودند حکم اشارت
سلطان المشايخ با خدمت مولانا یوسف نیز محبت و اعتقاد بے بسیار داشتند
و تربیت ایشان در نظرایں بزرگ بود ایں تهر شورش انگیز بدین سبب جمل
میدان در اطراف رفتند خاطر مبارک خدمت مولانا یوسف نیز سبب فرقت
یاران نگران می بود و یک در رعایت اعتقاد و اخلاص بود او بخدمت مولانا یوسف
گفت درین دیار لذت نماند است مرا سمت لکهنوتی اقطاع شده است سمت
لکهنوتی غنیمت فرماید خرج راه و بارکش جز آن من همتا خواهم کرد خدمت مولانا
یوسف فرمود که درین مقام خود نیامده ام فرستاده خدمت شیخ آمده ام بروم
پیش ایشان عرض دارم تا چه فرماں شود بعده خدمت مولانا یوسف برائے
قدم بوس سلطان المشايخ در دلی آمد چوں سعادت قدم بوس چهل کرد و
عرض داشت که مردی مرا می گوید که سمت لکهنوتی غنیمت کن چوں من
دلیار فرستاده بندگی مخدوم رفته ام بغیر رخصت مخدوم از آنجا مگر نزد
سلطان المشايخ فرمود مولانا یوسف خواه تو و چند دیگری باش
خواه جاسی دیگر هر جا که خواهی بود در امان حق تقاضای خواهی بود مولانا سر
بمزمین نهاده عرض داشت که در که چوں بندگی مخدوم اسم چندیری را بر بند
مقدم داشتند من هم و چندیری خواهم بود سلطان المشايخ بدین رعایت او
بر مولانا تمهید کرد بعده حضرت سلطان المشايخ خدمت مولانا را وداع
کرد و چندیری رفت نکته سیدوم در بیان خلافت یافتن خدمت مولانا و جلیین
یوسف از سلطان المشايخ منقول است که در عهد علایک والی از بادشاه
برائے فتح چندیری بالشکر بسیار تعین شد و او از مقتدان حضرت سلطان المشايخ
بود حضرت سلطان المشايخ آمد و عرض داشت که مرا بادشاه بر مقامی قلب

نامزد کرده است اگر یارے از حضرت سلطان المشائخ نیز بر نامزد شود مادریناه
 او بر ویامی فتح آن مقام واثق باشد سلطان المشائخ خدمت مولانا یوسف طلب
 فرمود و او را بشرف اجازت خود مشرف گردانید و در ولایت چندیری روان کرد
 چون در آن مقام رسیدند در اندک روز فتح آن مقام شد و مولانا جمیع الدین یوسف
 در آن مقام ساکن شد بعد از آن اگر کسی از خلق آس و یا بر براسے ارادت بحضرت
 سلطان المشائخ آمدے فرمودے شما هم در چندیری بر مولانا یوسف
 ارادت آرید و همچنین تصویر کنید گوئے بریں فقیر پوستید بعده خلق چندیری
 بخد مت مولانا یوسف توجه کرد و مولانا یوسف از غایت اعتقادے که
 داشت گفت مادام که سلطان المشائخ در صدر حیات باشد من خلق
 را دست بیعت ندھم لیکن من جامہ الیدہ وجود مبارک سلطان المشائخ
 یافته ام از پیش نہم و شما را تقبیل بیعت ارادت کنم همچنین تصویر کنید گوئے
 ذات شریف سلطان المشائخ حاضر است بریں پنج در صدر حیات حضرت
 سلطان المشائخ چند کس بج مولانا و جمیع الدین یوسف ارادت آورده بودند
 منقولست کہ در آخر عمر نیز کرم و محبت سلطان المشائخ بر مولانا یوسف
 مکرر شد در آن ایام کہ یاران اعلیٰ را بکثرت خلافت اختیار میکردند و بعضے بدای
 دولت رسیدند خدمت مولانا یوسف علیہ الرحمۃ بخد مت سلطان المشائخ
 طلب خدمت مولانا یوسف سر بر زمین نہاد و بریں محل خواجہ اقبال عرض
 داشت کہ کہ محبت شفقت مخدوم عالمیاں بر بیچارگان کہ سر بریں آستانہ
 نہادہ اند بسیار است اگر مخدوم جهانیاں از کرم وافر تجویز بندہ خود را بنوازد و شفقت
 و پرورشے در حق بیچارہ خویش کردہ باشد سلطان المشائخ رانیز چون مظلوم
 محبت براد بود فرمود و اجازت مایشاں را سابق بود و درین حال خواجہ اقبال
 پیراں و کلاہ کہ صحبت سلطان المشائخ یافته بود آورد و خدمت مولانا در نظر
 مبارک سلطان المشائخ پوشانید و گفت شما هم خلیفہ اید چون مولانا دست بوس

بشمار

حضرت سلطان المشائخ کہ تہجد یاز سلطان المشائخ فرماں شد کہ مولانا یوسف
 در ارادت اجازت سابق است این سعادت بر آں سعادت بیفزود و نور
 علی نور شد و خدمت مولانا بغایت معظم و مکرم بود و در کشف کرامات بروکشای
 بودند و کاتب حروف این بزرگ را دریافتہ بود و ذوق مجلس او گرفته
 و بیشترے خلق دیار حیرتی میدان ادا نمود و وضع او ہم در چند ریخت
 و خالق آں دیار بر آں تہجد و تہجد مے کنت رحمتہ اللہ علیہ منہم اس صوفی خوش
 لقا آں زامہ دلربا کہ در تقوی و وسع و مکارم اخلاق و لطافت طبع میان یار
 موضوع بود یعنی مولانا سراج الملتہ والدین عثمان کہ خلیفہ سلطان المشائخ
 بود و او را خلی سراج ہم گفتے و انیاراں کہ در او وہ و دیار ہندوستان داخل
 بندگان سلطان المشائخ شدند و در ارادت از ہمہ سابق بود و در باب
 او نفس مبارک سلطان المشائخ رفتہ کہ ایں آئینہ ہندوستانست و ہم در آں
 جوانی کہ موی ریش آغا نشدہ بود از لکھنوی آمدہ سر ارادت بر آستانہ
 سلطان المشائخ نہادہ و در صحبت یار مے کہ ملازم سلطان المشائخ
 بودند پیر و ریش یافتہ بعد ہر سال دیدن والدہ خود را و لکھنوی بر رفتہ و باز
 بحضرت سلطان المشائخ پیوستہ و بیست سال بخدیومت سلطان المشائخ
 مجرب و بحال و فارغ البال بودے و عمر عزیز خود ہم در کتب جماعت خانہ سلطان
 المشائخ گذرانیدے و کاغذ و کتب خود کہ جز آں دیگر رختہ نہ داشت ہم کور
 کتابخانہ و جماعت خانہ میداشت الغرض چوں بعضی یاران اعلیٰ الشیخ
 فرمان سلطان المشائخ بہمت خلافت اختیار کردند خدمت ایں بزرگ
 را نیز اختیار کردند چوں تذکرہ آسامی ایں بزرگاں پیش گذشت در باب
 خدمت مولانا سراج الدین فرمان شد کہ اول درجہ در بکار علم است
 یعنی از علم او چنداں نصیبی نہارد چوں ایں فرمان بسمع مولانا فخر الدین
 مرادی رسید بر لفظ مبارک او رفت کہ در ششماہ امداد نشنمے کم الغرض

مکتوبہ

خدمت مولانا سراج الدین در کسب سنّ تعلّم کرد و برابر کتاب حروف در آغاز تعلّم
 میزان و تصریف قواعد و مقدمات او تحقیق کرد و خدمت مولانا فخر الدین جنتی
 الله علیه و آله و سلم و تصریف مختصر و مفصل تصنیف کرد از عثمانی نام نهاد و هم در غیاث
 پیش مولانا فخر الدین زراعی خواند و پیش مولانا رکن الدین اندیتی برابر کتاب
 حروف کافیه و مفصل و قدوری و مجمع البحرین تحقیق کرد و بمترجمه افادت سید
 و خلافت نامہ او نشان مبارک حضرت سلطان المشایخ مشرف گشت آن خلافت
 پیش از آنکه خود طرف ہندوستان غرمت کند بدست شیخ نصیر الدین محمود در
 او و فرستاد و خود ہم بخدست سلطان المشایخ ماند و تعلّم مشغول گشت چون
 سلطان المشایخ بصدّ جنت خرامید سکہ سال دیگر تعلّم کرد و ہم خطبہ القدس
 حضرت سلطان المشایخ جعل الله لجنّۃ مشواہ و گنبد خواجہ جہاں مرحوم می بود
 بعدہ چون خلق را در دیار دیو گیر روانہ کردند و بسعادت در دیار لکھنوی رفت
 و بعضے کتب معقبہ از کتابخانہ حضرت سلطان المشایخ کہ وقف بود بوجہیت مطالعہ
 و بحث و جامائے سلطان المشایخ کہ باوقات خوش یافته بود برابر خود برد و اس دیار
 البجالی ولایت خود بپا است خلق خدایے را دست بیعت داد و ن گرفت چنانکہ
 بادشاہان اس ملک اعلیٰ مریدان او آمدند و عمرے بجمال یافت و بر خور داری
 تمام و در آخر عمر بجهت مولانا رکن الدین اندیتی کہ استاد او بود و بجهت کتاب
 حروف کہ ہم سبق او بود و بوجہ یادگار چند گاہ تنگہ نقرہ فرستاد و حقوق ما تقدّم را
 رعایت کرد و حق تعالیٰ از قبول گردانا چون وقت نقل او رسید و او لکھنوی
 قدیم بجهت مدفن خود مقابلی اختیار کرد اوّل در آن مقام بعضے جاہک حضرت سلطان
 المشایخ کہ برابر خود بردہ بود و تعظیم تمام مدفن کرد و بر آں گورے ساخت بعدہ چون وقت
 نقل شد وصیت کرد کہ مراد پیاں گور جاہاے سلطان المشایخ مدفن کنند
 چون بر حمت حق پوست ہم در پیاں گور جاہاے سلطان المشایخ مدفن یافت
 رحمۃ اللہ علیہ و روضہ اواز برکت جامائے سلطان المشایخ قبلہ ہند وستان است

و مخفایے او تا این غایت در آن دیا خلق خدا سے راست بیعت سے دہند۔
 مشہور آں کان ذوق آں مایہ شوق آں زار با کمال آں عابد با جمال یعنی مولانا
 شہاب الملوک والدین امام حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ کرامت و علمت
 و کرامے آں تو اندو کہ بشرف امامت سلطان المشایخ مشرف شد و بیچ وقت منظر
 انظر سعادت بخش این چنین بادشاہ کہ بادشاہان جہاں میں محتاج نظر جان بخش
 او بود و مذکور ہے گشت الغرض چوں خدمت لانا شہاب الدین علیہ الرحمۃ
 بدو ات و ازاوت سلطان المشایخ رسید فرمان شد تا خواجہ توح را کہ ذکر او
 میان اقربا سے سلطان المشایخ مسطور ہے تعلیم کند و حجرہ خور کہ در میان عجمانہ
 بود و الہ او شد و میان یاران خدمتگاران حضرت سلطان المشایخ پرورش
 سے یافت سالہا در آرزو سے آں بود اگر بنوعی یکبار امامت سلطان المشایخ
 بکنہ گو سے سبقت بدیں دولت از ہم سزاں خود و بودہ باد الغرض ہر کسے بہت
 دریافت این دولت بدینے انگشت فاما مقام امامت سلطان المشایخ شیخ زائد
 رہیں تھا تقویٰ و یقین خواجہ محمد بن مولانا بدر الدین اسحاق بنیرہ شیخ
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ الغریز کہ مناقب ایشان میان
 بنیرگان شیخ شیوخ العالم تحریر یافتہ است مفوض بودیں شغل دینی خاصہ او گشت
 کسے را جمال تدخل نبود اگر کسے در غایب این بزرگ امامت کرد بہ نیابت او کرد
 چنانکہ خواجہ موسیٰ برادر خواجہ محمد مذکور خدمت مولانا شہاب الدین رحمۃ اللہ
 علیہ دریں باب بخیر مت الہ کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ مشورت کرد خدمت والد
 رحمۃ اللہ علیہ فرمود شمار باید کہ مدام منتظر این دولت باشید اگر وقتے خواجہ محمد و خواجہ
 موسیٰ را غیبت شود من با قبال خادم خواجہ گفت تا شمار بہت امامت بخش
 فرستد بدیں سبب خدمت مولانا ملازمت سے کرد تا وقتے خواجہ محمد و خواجہ موسیٰ
 را غیبت شد فی الحال خواجہ اقبال خدمت مولانا را پیش فرستاد و خدمت لانا
 الحانے داود سی داشت کہ پرندہ در ہوا و جنبندہ بر زمین بالخان خوش او

وہ ہوش سے گشتہ خدمت مولانا شہاب الدین میں دریں امامت قرأتے نہایت
موفق و خوش خواند چنانکہ سلطان المشائخ را وقتے پیدا شد و والد کاتب حروف
رحمۃ اللہ علیہ سے فرمود چوں سلطان المشائخ از نماز فارغ شد و مُصلیٰ بر کف
مبارک انداخت و در مقام مہو و خود رواں شد خدمت مولانا آمد و ریاض مبارک
حضرت سلطان المشائخ افتاد شیخ سعدی خوش گوید بیت گردست و
نہ از جامہ ریاض مبارکت فشاخ و سلطان المشائخ قامت چوں سروان را
خم کرد تا سر مولانا را کہ ریاض مبارک حضرت سلطان المشائخ نہادہ بود در دار
در اثنا سے ایں حال مُصلیٰ از کف مبارک سلطان المشائخ بر پشت لانا شہاب الدین
رحمۃ اللہ علیہ افتاد و اں مُصلیٰ مولانا شہاب الدین را عطا فرمود الغرض بہراں آیام
خواجہ محمد امام را غنیمت زیارت شیخ شیعہ العالِم در احوال ہست مولانا
شہاب الدین حکم نیابت بدولت امامت سلطان المشائخ مستقیم گشت و تا اں
غایت کہ سلطان المشائخ در صدر حیات بود خدمت مولانا شہاب الدین
از خدمت سلطان المشائخ بشفرف امامت تا آخر عمر مشرف بود چوں سلطان
المشائخ بصدر جنت خرامید خدمت لانا طرف دیو گیرفت و خلق خدای را دست
بیعت داد و ن گرفت و در کار اعتقاد و محبت سلطان المشائخ نہایت کوشید
فاما ہم از مولانا شہاب الدین علیہ الرحمۃ روایت مے کنند کہ مے فرمود در اں وقت
کہ خلافت نامہ کتابت مے شد سلطان المشائخ را فرمود کہ توجہ را کاغذ نستان
پشیمان خوہی شد من عرض شست و آدم کہ بندہ را ہمیں نظر شفقت و در محبت و م
عالیاں بندہ ہست نیز خدمت لانا شہاب الدین مے فرمود کہ من وقتے
در صحن جماعت خانہ ایستادہ بودم و سلطان المشائخ بالاسے بام جماعت خانہ در مقام
مہو و نشستہ بود و پیش سلطان المشائخ سید السادات سید حسین کہ عم
کاتب حروف بود حاضر خدمت سلطان المشائخ خدمت سید حسین عرض
مے کرد اگر بندگے مخدوم از یاراں کسے را اختیار کرد ایں بندگان در غیبت مخدوم

سہ نام قدیم
شہاب الدین
ہست ۱۲۵

نظر آں دارند درین محل سلطان المشائخ جانب صحن جماعت خانه دید و فرمود
 که بارے این جوان چوں خدمت السیادات جانب صحن جماعتخانه نظر کرد دید که
 من استاده ام بعدہ سلطان المشائخ فرمود کہ من این عزیز را می گویم کہ
 بجہت خدمت من گرم می کند بدان آتقی ضی کن این جوان رعایت ادب میکند
 و باب آب می خورد و خدمت کند الغرض خدمت مولانا شہاب الدین من فرمود چوں
 خدمت السیادات از پیش سلطان المشائخ بیرون آمد مرد را مقام ایستاد
 دید مرحمت فرمود و بشارت مرحمت سلطان المشائخ کہ در باب من بود رسانید و من
 خود را چوں بدین مرتبہ نمیدیدم بخیر خدمت السیادات گفتم کہ باز با من مسکین طیبست
 آغاز کردے خدمت السیادات بخندے گفت کہ این مرحمت در حق شما بود
 و عرض کرد کات حروف بر آنجملہ یقین است تا خدمت مولانا را بنوعی از حضرت
 سلطان المشائخ اجازت نشدہ است درین کار دینی شروع نکردہ است
 زیرا چہ بہرہ جوہ باوصاف بہینہ موصوف بود و گمان آں نہ شد کہ این چنین بزرگ
 در کار دین بر سلطان المشائخ افترا کند بنوعی اذن شدہ باشد آدمیم بر سر
 حرف خدمت مولانا شہاب الدین را رحمۃ اللہ علیہ سماع غلو تمام بود و ہر
 غوا مضل آں وقوفے کلی داشت قصہ و ہکائے باذوق کردے و از سماع
 راستے بکمال گرفتے چوں از دیوگیر و شہر دہلی آمد بعد مدت مدید بر محنت حقیقتاً
 پیوست ہم در فنائے شہر دہلی در جوار خانہ خود مافون گشت رحمۃ اللہ علیہ
 باب پنجم در بیان مناقب فضائل کرامات بعضی یاران اعلیٰ کہ بشرف ارادت
 و قربت سلطان المشائخ نظام الحق و الشیخ والملمۃ والدین خصوص شرف
 بودہ اند و از فلک لایع تا تحت التری از شفقت حضرت سلطان المشائخ
 جعل اللہ صدیجۃ شواہد و تحت تصرف ایشان بود مصرع و بنو حنیفۃ
 کلہم احیاء امیر خسرو خوش گوید مشنوی حضرت امیر خسرو
 از مریدانش رہ روان یقین

۱۵۰۰ فرزندان
 ابو یوسف و بنو یوسف
 علیہ السلام
 یحییٰ و یونس

ہر یکے واسیئے ولایت دیں

همه شیطان گش و فرشته خدم بر سر از شین شمع ساخته تاج ملک حدت بنام ایشان است نام من زان ستوده کیشان باد	وزر ویش بر هوا نهاده قم ول شان عرش و سجده شان معراج بنده خسر غلام ایشان است خسر من در میان ایشان باد
--	---

منتهی آن پیشوا سے اصحاب طریقت آن مقدم ارباب حقیقت کے در علم و فہم
و دوع و تقویٰ آراستہ و بر سیرت و صورت سلف بود یعنی خواجہ ابوبکر مکنہ
رحمۃ اللہ علیہ کتابت حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی سماع دارد کہ خواجہ
ابوبکر مکنہ مصاحب سلطان المشائخ بود و در صحبت یکدیگر بسیار بودہ اند
و پیش از آنکہ سلطان المشائخ بشرف خلافت شیخ شیوخ العالم فرید الحق
والدین قدس سدرہ الغریز مشرف شو خواجہ ابوبکر گفتہ بود بخندست
سلطان المشائخ چون شما بسعادت خلافت حضرت شیخ شیوخ العالم
شیخ کبیر مشرف گردید من بخندست شما ارادت بیارم چون سلطان المشائخ بابت
خلافت دیگر سعادت ہا سے دو جہانی از حضرت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر مشرف گشت
و در شہر آمد بعد چند گاہ ہر کسے بجهت بیعت التماس کردند و فراموش نمودند فاما
سلطان المشائخ را مطلوبکن بود و اگر اول مرد سے صالح و متقی بدولت
بیعت برسد و ریز کار دینی برکتے باش بعد سید محمد کرمانی جد کاتب حروف
رحمۃ اللہ علیہ خواجہ ابوبکر مکنہ را گفت کہ شما را بجهت بیعت بخندست سلطان
المشائخ و عہدہ بود خواجہ ابوبکر گفت آہ سے فاما نعمتے بوقت خلافت یافتن
از خدمت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر قدس سدرہ الغریز سلطان المشائخ
یافتہ است اگر اکن نعمت را من کو ائینہ و مشاہدہ کنم بخندست سلطان المشائخ
ارادت بیارم ایں سخن بخندست سلطان المشائخ رسانیدند حضرت سلطان المشائخ
ہیچ گفت چون چند گاہ ہرین بگشتے قہجہ زباب سلطان المشائخ از زیارت
شیخ الاسلام قطب الدین بختیار نوٹرا آمد ہرقہہ باز گشتہ بود چون ایں دروازہ

بزرگ که درون شهر دلی است رسید خواجه ابو بکر پیش آمد و بودید که از ناحیه
 مبارک سلطان المشایخ نورے ساطع شده است که لمعان آں نور با آسمان
 میرسد بجزو دیکه خواجه ابو بکر رحمة الله علیه آں نور معاینه کرد سلطان المشایخ
 را گفت که اے مخدوم مرا دست ارادت بدید سلطان المشایخ گفت که اے
 خواجه ابو بکر شما منتظر برهائے بوده اید گفت آں اے این ساعت آں برهاں
 و آں نعمت درنا صیبه مبارک شما معاینه کردم سلطان المشایخ بسم کریم
 و ارشائے راه دست بیعت داد و کلاه مبارک خود بر سر او نهاد و قبح خواجه ابو بکر
 هم در حقیقه سلطان المشایخ در میان چپو تره یاران است رحمة الله علیه این
 ضعیف گوید ریاضی نورے که پیشانی آں ماه بتافت به ظلمت نوکان معصیت
 دریافت به یک نذر از آن نصیب پس بنده رسید به من توشه آخرت از آن خاتم
 ساخت به منتهی آں عالم ربانی یعنی قاضی محی الدین کاشانی که بوفور علم و حلم
 و زهد و تقوی و روح میان یاران اعلیٰ مشهور بود و این بزرگ از دو دمان علم
 و کرامت بود و بنده قاضی قطب الدین کاشانی و استاد شهر بود و با چندین
 فضایل دولت ارادت حضرت سلطان المشایخ که سر همه سعادت هاست
 آں نیز دریافت شایخ سعدی خوش گوید بیت حریف مجلس با خود همیشه دل خیز
 علی الخصوص که پیرایه بر بستند و در نظر مبارک سلطان المشایخ غارتے
 تمام داشت و آں زمان که بخیرت سلطان المشایخ درآمدے سلطان
 المشایخ قیام تام آوردے و این دولت از یاران کم کسی را بود و بوجود این
 بزرگ مجلس باز کشیدے و مشکهاے علمی که خدمت قاضی را بود از حضرت
 سلطان المشایخ حل کردے و حکایات اہل طریقت و رموزات عشق
 و سوالات و جوابات لطایف بسیار بودے چنانکہ شمع از آن درکتا و بجعل
 خود کتابت یافته است در نظر صاحب دلائل عالم خواهد آمد و بعضی یاران را کہ بنجد
 سلطان المشایخ محل نشستن نبودے منتظر رسیدن قاضی محی الدین

منہم

کاشانی می بود مذکور بطیفیل این بزرگ در مجلس سلطان المشایخ نشستند
و ذوقهاست گرفتن و خدمت قاضی محی الدین بری از تکلف بود و طریقه اهل
سلطنت داشت و هم در ابتدا ارادات از تعلقات دنیاوی دست بردار و مثال او را که
پاکیزه انشدان است بخدایت سلطان المشایخ آورد و باره کرده و فقر و غنا
پیش گرفت چوں مکتب بریں برآمد و بیشتر از افعال خیر بر خدمت قاضی سلطان
المشایخ مشاهده کرد و در معرض خلافت خود داشت بدست مبارک خود کاغذی
نوشته نسخہ آں این است بسم الله الرحمن الرحیم می باید که تبارک دنیا باشی بسو
دنیا و ارباب دنیا مال نشوی و دین قبول کنی و صلوات بادشاهان نگیری و اگر سافر
بر تو رسند و بر تو چیزی بماند این مال را بخدمت فقیر شمری از نعمت های الهی
آن قطعت ما اقم تلك قطعتی یا ک ان تفعل کذا لک فاکنت خلیفتی و
ان لک تفعل فالله خلیفتی علی المسکین منقول است چوں شد
فقر و فاقه خدمت قاضی را بسیار شده و اشباع قاضی که در ناز و نعمت
و کسوت های پاکیزه خو گرفته بود مذکور قاضی را در غدا ب اشتن و معتقد بنما
و ما تر بزرگ خدمت قاضی بغیر خواست او بخدایت سلطان علما و الدین
بیان کرد سلطان فرمود قضاے او ده که مورد و ث قاضی محی الدین
با انعامات و قریات بسیار بد و مفوض دارند چوں این خبر بقاضی رسید دیدن
حضرت سلطان المشایخ آمد و این کیفیت عرض داشت کرد که سلطان
بغیر خواست من این چنین فرمانی داده است تا فرمان محمود چه باشد
سلطان المشایخ بجز و شنیدن این معنی از خدمت قاضی برنجید و فرمود
که البته مثل اینی در خاطر تو گذشت باشد نگاه این معنی براسے تو پیش درده اند
این سخن فرمود و توجه و تلفظ در باقی کرد الغرض خدمت قاضی را بدین سبب
حیات منقص روزگارے مشوش پیش آمد و بچنین گویند که آں کاغذ حضرت
سلطان المشایخ بدست نوشته داده بود باز طلبید و در گوشه نهاد و تا

ف

بجای تو چیزی را که
فرمودیم ترا پس
خان سن جوان
است که کبخی
بجای پس تو
خلفه ما هستی و اگر
مکرمی تو موافق
فرموده پس آن
خلفه ما است بر
مسلمانان ۱۲

و تا یک سال مزاج سلطان المشایخ بر قاضی متغیر بود چون یک سال تمام بگذشت
 بعد مزاج سلطان المشایخ بر قانون قدیم باز گشت خوش شد و خدمت قاضی
 بتجدید بیعت ارادت مشرف گشت الحمد لله علی ذلک فاما خدمت قاضی هم
 در حیات سلطان المشایخ بر حمت حق پیوست رحمة الله علیه منهم آن مقتدا
 علما آن پیشوای صلیما تسبیح کثرت علوم و استاد زمانه آن تلمیذین بکشف
 دقایق در وقت خود یگانہ یعنی مولانا وجیه الدین یاکلی که در زهد و ورع و
 تقوی و شدت مجاہدہ و ترک و تجرید در زمان خود مثل نداشت و ثمره از
 فضائل آن بود کہ بدولت ارادت سلطان المشایخ قدس سرہ مشرف
 گشت و قتی این بزرگ مے فرمود کہ من دریانی پت میرفتم در انناے راه
 صوفیئے را دیدم پیدا شد در دل من نوعی انکار آورد آن صوفی گفت
 یا مولانا چیزے مشکل داری و مرا از علمے شبہات مانده بود ہر یکے را گفتیم
 او جواب نہیہ گفت چنانکہ خاطر من مے آسود تا آن حد کہ مسئلہ قضا و قدر
 را ہم بیان شافی فرمود بعد از اتمام بحث پرسید تو میر کیسی گفت من میر حضرت
 سلطان المشایخ نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز او گفت شیخ
 نظام الدین قدس سرہ العزیز قطبنا منقول است کہ وقتے خدمت
 مولانا وجیه الدین رحمة الله علیه بزیارت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الید
 در اجودہن رفتہ بود چون نزدیک روضہ شیخ شیوخ العالم زمین بس
 کرد و نشست آوازے از روضہ برآمد کہ خوش آمدی ابو حنیفہ یاکلی
 و این بزرگ ہرگز کتا بے بر خود نداشتے و بوقت سبق گفتن فحول علما
 بزانوے ادب بخدمت مے نشستند مے نسخہ بدست نگر فتے و ہر بار بنسخہ
 کہ تقریر کردے کرت دیگر ہاں بحث بتقریر دیگر فرمودے منقول است
 کہ خدمت مولانا را بامترہ فضیلاتا بود بحکم اشارت او بشرف ارادت
 سلطان المشایخ مشرف گشتہ وقتے کہ این بزرگ بخدمت سلطان المشایخ

نہی

منقول است

منقول است

آمدے دجاعتخانہ بودے بریانیہ شستے روزے کفشتہاے پائے ایں بزرگ را از جماعتخانه کہسہ برود
 ایں خبر بخد مت سلطان المشایخ رسانیدند سلطان المشایخ کفشتہاے خاص پائے مبارک
 خویش بمولانا داد و خدمت مولانا آن کفشتہاے پائے مبارک حاصل دست کردہ تقبیل کنان
 بیرون آمد و کورستار مبارک فرو داد و کفشتہاے پائے مبارک حضرت سلطان المشایخ در کورستار
 مبارک پیچید بر سر بست پابرہند و خانہ رواں شد ہر کسے از یاران گفتند سلطان المشایخ کفشتہاے
 پائے مبارک خود کہ شمار اعلا کردہ است برائے آنکہ در پائے پوشید پائے برہند برود خدمت مولانا
 فرمود کہ ایں تاج سرست کہ امروز از حضرت سلطان المشایخ انعام من شدہ است مرا بچیل میارائے آن
 باشد کہ در پائے کنم ایں سعادت را بر سر کردہ و فایز ہر بزرگے خوش گوید بعیت و جنگ آنجا کہ ترا حلقہ مگویش
 در چاکری آنجا کہ ترا پائے مرا سر و الغرض بخد مت سلطان المشایخ رسانیدند
 کہ مولانا وجیہ الدین بچنیں کردہ سلطان المشایخ فرمودہ مولانا را بگوئید تا ہم از اینجا
 بزیارت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ العزیز برو و مولانا بزیارت
 شیخ الاسلام قطب الدین رفت ہم در مقبرہ شیخ الاسلام قطب الدین کفشتہاے
 پائے خود یافت و قتی مولانا وجیہ الدین بخد مت سلطان المشایخ مے آمدند
 چوں در میاں باغات کرہ رسید دید پیرے در صورت زمانہ و در زستے عبا و بجا
 بردوش و عصا بر دست و بیچ در گردن پیش اسلام گفت آغاز کرد کہ من مرد کام
 از دور دست رسیدہ مراد ہر علی مشکلی ماندہ است بخواہم از تو حل شود مولانا
 وجیہ الدین فرمود کہ نیکو باشد آن مرد و تقیر و انشمنان سوالات آغاز کرد و مولانا
 وجیہ الملک جواب مے گفت و در تحمیر مے شد کہ ایں مرد از شہر نیست چندین علوم
 از کجا حاصل کردہ است چوں از بحث فارغ شد مولانا وجیہ الدین را پرسید
 کہ شما کجا میروید مولانا فرمود بخد مت سلطان المشایخ نظام الدین و الحق الدین
 آنم و گفت کہ سلطان المشایخ نظام الدین چنداں علی ندارد من او را
 بسیار دیدہ ام شما با چندین علوم پیش او کجا میروید مولانا گفت کہ خیر مولانا ازین علم
 چہ مے فرماید سلطان المشایخ بجا است و دروند مبارک او از علم من کدنی

آراسته است باز آن مرد گفت که کثرات با شیخ نظام الدین ملاقات کرده ام او چندان
علم ندارد و بوی کجا میرود مولانا وجیه الدین گفت لاجول و لا تقوة الا بالله مولانا ازینها مگو
همینکه کلمه لاجول و لا تقوة مولانا وجیه الدین بزیار را ندان مرد نزدیک شده سخن گفت
دور شده مولانا وجیه الدین دوم بار کلمه لاجول گفت این مرد دورتر شده چنانکه مولانا
را معلوم شد که آن مرد شیطانست کلمه لاجول مکر گفتن گرفت بصری که از پیش تعجب
شده چون خدمت مولانا بنیست سلطان المشایخ رسیده پیش از آنکه این ماجرا
عرض میدارد بنویس باطن فرموده که مولانا آن مرد را نیکو شناختی و الا او راه توزه بود
منقول است که طحانے که غذا سے مولانا بودے اسباب آں خود آوردے و در
دیگ حکمت پختے چنانکه از سیب پنچ آفریده بدل از سیدے پیوسته استنبه و دستار
سیاه بستے و جامه های مبارک بیشتر حال تنگ رنگ سے بود و بعضے غافلان و روشن
خدمت مولانا وجیه الدین بنحیث نسبت کردے و خدمت ایشان و کمال علم و عقل
بودند شیخ سعدی خوش بیست سعدیان نزدیک راسے عاشقان و خلق مجنون اند
و مجنون عاقل است و آخر الامرا دار و دنیا سے غدار رحلت کرد و دیار القربیوست
و بر سر جوف شمس و حظیرہ قاضی کمال الدین صدیچاں مرحوم و قتلخان مرحوم
که ایشان نسبت شاگردی داشتند بالادست هر دو بزرگ مدفن یافت رحمة الله علیه
سنتیم آن فضل زاده آن زین عتبا و مولانا فخر الملة و الدین مروزی که بحال مرجع
و کمال تقوی آراسته بود و حافظ کلام ربانی و از صاحبان و میدان سابق
سلطان المشایخ بود و آخر عمر خدمت سلطان المشایخ و رعایات پور ساکن
شد و بمالقه تقوی به نهایت ترک و تجرد کوشید و پیوسته کتابت کلام مجید کرد
و از اختلاف غلو مجرزیست و در غایت عظمت و کرامت بود و بامردان غیب
لامعات داشت و متقی این بزرگ بنخدمت سلطان المشایخ مے گفت که مروزی
غالب شده بود و پیش من کسی نبود که آب بطلم کوزه آب پرا غیب پیدایش آن
کوزه استم آب بخورده شد و نفهم که من آب کرامت خواهم خورد حضرت سلطان المشایخ

مروزی

سنتیم

فرموده کہ بایستہ طور و الکرامۃ لا یؤخذ ازینہا بسیارے باشد و متے من نیزہم
کہ شائد کتب پیش من کسے ہو کہ شائد بیارہ وریں میان دیویش گافت از دیوار شائد
بیروں آمد بستم و شائد کردم سلطان المشائخ رقعہ بخط مبارک خود بجانب این
بزرگ در بیان محبت رب العالمین و قلم آورده بود وریں کتاب در کتبہ محبت
تحریر یافته است و نظر مبارک محبان در گاہ بے نیازی خواهد آمد آخر الامر چون
ایں بزرگ نقل کرد ہم در حقیقہ سلطان المشائخ در چو ترہ یاران مدفن یافت ^{بجانب} علیہ
علیہ منہم اہل عالم علودینی آں صاحب اسرار یقینی یعنی مولانا فصیح الملت و الدین
کہ بو فور علم و فضل تقوی و ورع آراستہ بود و انبیشتر یاران اسلمہ و ارادت سابقین
بود و مجلس سلطان المشائخ اکثر سوالات علمی و استکشاف روحانات عالم حقیقت
آوردے و بجوایہاے شافی مشرف گشتے و در آوان تعلیم خدمت مولانا فصیح الدین
و قاضی محی الدین کا شانی در خدمت یکدیگر بسیار بودند و مجلس مولانا
شمس الدین قوشچیہ و طبقہ اول علم اصول فقہ تحقیق کردہ و میان علما بو فور علم
و ذکا سے طبع مشہور گشتہ چون بفضل ربانی جذب رحمانی خدمت مولانا فصیح الدین
را در ربو خواست در راہ تحقیقت شروع کند و آں علم را بعمل مقبول گرداند از مجلس
منزوی شد و اندک تعلق و تعلیم فرزندان ملک بیکرس با یکسلطان غیاث الدین
بلین کہ سبب نفقہ ضروری فرزندان داشت ترک داد و نظر بر کرم حق داشت
فرزندان مولانا فراحم شدند تو کہ ترک تعلیم گرفتہ حال قوت چہ خواهد بود مگر از زیر
مُصلّے چیزے پیدا خواهد شد الغرض مولانا را یارے بود چون ترک و تجرید مولانا
را شنید چند تملکہ آورد و زیر مُصلّے مولانا نہاد چون آں یار باز گشت خدمت مولانا
حرم محرم خود را طلبید گفت بیا چیزے زیر مُصلّے است بردار چون ازین حال
قاضی محی الدین کا شانی را تحقیق شد دیدن خدمت مولانا آمد از حال ترک و
تجرید بحق مشغول گشتن روشن شد باز گشت بعد چند روز خدمت مولانا فصیح الدین
دیدن قاضی محی الدین کا شانی رفت بعد ملاقات قاضی محی الدین گفت کہ

من کتابے در سلوک مشائخ مطالعہ سے کروم در اس کتاب دیدم کہ روز قیامت
 اَمَّا وَصَلْتُ نَاہِرَکَ از خلائق زیر علم بزرگے کہ برو پیوند کردہ است خواہد بود
 و مراد خاطر گذشت کہ من دست بزرگے از بزرگان دین بگیرم و سعادت آخرت
 خود را در حمایت او اندازم اکنون مارا واجب است کہ در طلب بزرگے از بزرگان
 دین شوم و بخدمت او بیعت کنم و در آن ایام صد بزرگ پیش صاحب عت و ارشاد با وفور کرامات و
 شہرہ و ثناء و این ہر دو بزرگ در اندیشہ و اجتہاد اس شاند کہ یکدام بزرگ شوند ہم دین میان در خاطر
 ایشان گذشت کہ سببہ است پس بزرگ و صحبت مشائخ کبار در نیت برو برویم و از پوسیم بہر کہ او
 اشارت کند برو برویم و بخدمت اس سید رفتن و کیفیت خود باز نمودند و گفت بارس
 سلطان المشائخ نظام الحق و الدین خلیفہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الدین
 قدس سرہما العزیز کہ بوفور علم و کمال عمل عقل و عشق و مود و ذوق آراستہ است
 و در الایام سلطان المشائخ در غیبات پورا آمدہ سکونت کردہ بود و این ہر دو
 بزرگ در غیبات پورا آمدند چوں بسعادت قد مبوس و بشرف مکالمہ مشرف
 گشتند بخدمت سلطان المشائخ عرض داشت بیعت نمودند سلطان المشائخ
 فی الحال قاضی نجی الدین کاشانی را دست بیعت داد و مولانا فصیح الدین را
 گفت کہ در باب شما از شیخ شیوخ العالم پرسم بجز دستماع اس سخن مولانا در عالم
 تخیل افتاد کہ شیخ شیوخ العالم بر حمت حق پیوست سلطان المشائخ چگونہ خواہد
 پیرسید این معنی در خاطر گذرانید و بیچ گفت و روسے بر زمین آوردند و باز گشتند چوں
 کرت دوم بخدمت سلطان المشائخ پیوستند سلطان المشائخ فرمود کہ مولانا را
 من کیفیت شما بخدمت شیخ شیوخ العالم گذرانیدم در محل قبول افتاد شما
 بیعت کنید چوں خدمت مولانا بدولت بیعت رسید از سلطان المشائخ سوال
 کرد کہ مخدوم شیخ شیوخ العالم بار بقای پیوستہ مخدوم از کہ بہر سید فرمود کہ در ہر کار
 کہ مرا ترو و پیش آید از شیخ شیوخ العالم بپرسم و بحکم فرمان ایشان کار کنم الغرض
 خدمت مولانا بفضائل بسیار و بعبادت و زماوت و لطافت بیشمار آراستہ بود

و پچیس گویند ہم در حیات سلطان المشایخ مجاز گشته بود بر حمت حق پیوست رحمت الله
 علیه منعم آں سلطان الشعرا بر مان الفضلا امیر خسرو شاعر رحمت الله علیه کہ گوے
 سبقت فضل از متقدمان و متاخران برده بود و باطن صاف داشت طریقه
 اہل تصوف در صورت و سیرت او پیدا بود اگر چه تعلق بہ بادشاہاں داشت فاما
 از انہا بود کہ گفتہ اند مصلح کم بخندمت سلطان بہ بند و صوفی باش و کتاب حروف
 از والد خود رحمت الله علیه سماع دارد کہ مے فرمود در آں روز کہ امیر خسرو تولد شد
 و جو ارخانہ امیر لاجپن پدر امیر خسرو دیوانہ بود صاحب نعمت پدر امیر خسرو
 امیر خسرو را در جامہ پیچیدہ پیش آں دیوانہ برد دیوانہ فرمود آردی کسے را کہ
 و قدم از خاقانی پیش خوابد بود الغرض چون بحد بلاغت رسید بشرف اراکت
 سلطان المشایخ مشرف گشت و بانواع مراحم و شفقت مخصوص گردید و بنظر
 خاص ملحوظ شد و در آں ایام سلطان المشایخ در خانہ راوت عرض جدا دین
 امیر خسرو نزدیک دروازہ مندرہ پل مے بود امیر خسرو در آں ایام در آغاز شعر
 گفتن بود ہر نطقے کہ گفتے بخندمت سلطان المشایخ گذرانیدے تاروزے
 حضرت سلطان المشایخ فرمود طرز صفایان بگوے یعنی عشق انگیز و
 زلف و خال آمیز از آں روز باز کہ امیر خسرو علیہ الرحمۃ در زلف و خال بتاب
 پیچید و آں صفات دل آویز را بہایت رسانید بعدہ دیوان بتدی و تہی
 برابر قاضی معز الدین پایکچہ پدر مولانا رفیع الدین پایکچہ بخندمت سلطان المشایخ
 بنام گذرانی و رموز و اشارات آں تحقیق کرد و از میان شعرا مے ہم پیش
 بادشاہان بلند مرتبہ مشہور گشت و با اعتقاد صادق در محبت سلطان المشایخ
 بحد مے کوشید کہ شایان محرمیت اسرار آنحضرت گشت روزے در مدح سلطان
 المشایخ پیش سلطان المشایخ شعر مے گذرانید فرماں شد کہ چرمے خواہی چو
 ہوس سخن در نظم داشت شیرینی سخن خواست فرمان شد کہ آں طاس شکر کزیر
 کہشت است بیار و بر سر خود تبار کن و قدر مے ہم از آں بخور امیر خسرو بچناں

بہار

و از این طریقت عباسی طائفت
 بر حمت سلطان پیدہ و صوفی باش
 صحت الایمان

کرد لا جرم شرمین سخن او شرق و غرب عالم گرفت و فخر شمر اے سلف و خلف گشت
و بدین درخواستے کہ او کروا جابت مقرون شد تا آخر عمر پشیمانها خورد کہ چرا بہتر از
تو استم و از کتبے کہ انشاءے او کتابخانہ پر گشت و اگر کتابے تمام کر دے و بخدمت
سلطان المشایخ گذرانیدے سلطان المشایخ اں کتاب بردست کر دے
و فرمودے کہ فاتحہ بخوانیم و چمنان بردست امیر خسرو بدادے و وقتے بودے
کہ باز کر دے و چند سطرے نظر فرمودے اینہم پر اے کمال حال امیر خسرو
بود تا اولین شعرے فریفتہ نشو و دنبال کارے بہترینیں باشد و اوقات این
بزرگ معمول بود و ہر شب بوقت تہجد ہفت سیارہ کلام اللہ خواندے روزے سلطان
المشایخ از ویرسیا کہ ترک حال مشغولہا چست عرض داشت مخدوہ و چند گاہ شاہ
کہ بوقت آخر شب گریہ مستولی میشود سلطان المشایخ فرمود الحمد للہ اندکے ظاہر
شدن گرفت و سلطان المشایخ چندین رقعات متضمن ذوقہا بخط مبارک
نمود بجانب امیر خسرو و قلم آورده است چنانکہ فوائد اں دریں کتاب محل ثبت
افتادہ امیر خسرو را بخدمت سلطان المشایخ محل و قریبے تمام بود بہر وقت
کہ خواستے پیش رفتے و در کل مورثورت با او بودے و اگر از یاران اعلیٰ کے
را درخواست بودے امیر خسرو رائے گفت تا او بگذرانیدے چنانکہ در ذکر شیخ
نصیر الدین محمد دو تحریر یافتہ بہت مرحمت ہے سلطان المشایخ کہ در باب
امیر خسرو بود از کتابت کردہ نسخہ اں اینست یکبار سلطان المشایخ این بند
را فرمود کہ من از ہمہ تنگ ایم و از تو تنگ نیایم دوم بار گفت از ہمہ کس تنگ
تا حدے کہ از خود ہم تنگ ایم و از تو تنگ نیایم وقتے مردے بخدمت سلطان
المشایخ درخواست و جرات نمود کہ ازاں نظر لا کہ در حق امیر خسرو بہت سبے
در کار من کن در حضور او جواب فرمود اما بندہ را گفت آنوقت در خاطر من میگذشت
کہ میخواستم اں مردہ بگویم کہ اں قابلیت بیار و وقتے بر زبان خواہ رفت کہ دعائے
من بگو کہ بقائے تو موقوف است بر بقائے من باید کہ ترا پہلوے من و دفن کنند

ایں سخن کرات بخیرت ایشان یاد داده شدہ است و ایشان فرمودہ بچہنیں
 خواہد بود انشاء اللہ تعالیٰ و خدمت خواہہ باندہ عہد خداے کردہ است ہر گاہ بہشت
 بخراہ بندہ را برابر خود در بہشت برد انشاء اللہ تعالیٰ و حقے خواہہ در خواب دید
 گوئی در پایان مندرہ پل نزدیک دروازہ پیش خانہ شنج نجیب الدین تکمل
 آئی رواں شدہ است بغایت روشن و صافی و دعا گو در و کا کچہ بلند بر نشستہ است
 و حقے بغایت خوش امیدوارے پیدا شدہ و چنان حقے در خاطر من گذشتہ
 و برارے تو از خدا نعمتے کہ مالا مطلوب باشد خواستہ ام میدانم کہ دعا مستجاب باشدہ
 است و در تو اس حال پیدا خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ و بندہ حقے از زبان مبارک
 خواہہ شنیدہ ام کہ فرمودند کہ امشب در سر دعا گو فرو خواندند کہ خسرو نام درویشان
 نیست خسرو را بنام محمد کاسہ لیس خوانید از نجیب بندہ را این خطاب آمدہ است
 و منبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اخبار کردہ بدیں اسم بندہ امیدوار نعمتے ہا
 ابدی است انشاء اللہ المعطے بندہ را خواہہ ترک اللہ خطاب کردہ است و چندین
 فرمان موشح و مژین بخط مبارک ایشان بدیں خطاب در حق بندہ مبرور بود
 و بندہ آن را تعویذ ساختہ تا بوقت دفن برابر بندہ باشد فرداے قیامت رحمت
 بحق من چہارہ بیاں کا غذا بخشاں انشاء اللہ تعالیٰ الکییم ایں بیت ہم از نفس
 ایشان شنیدیم ہم بیت و پیش تو اسے از ہمہ کس بسکہ منم + در را دعوت مکینہ
 ترخس کہ منم + خواہہ بندہ را طلب فرمود چوں بندہ پیش رفت فرمودند کہ خواہہ
 دیدہ ام بشنوبعد از اں بزربان مبارک ایشان گذشت کہ شب آدینہ در خواب
 نے بینم شنج صدر الدین پسر شنج الاسلام بہاؤ الدین زکریا سے علیہ الرحمۃ پیش
 آدم من تواضع بلین پیش آدم او خود چنداں تواضع نمود کہ تواضع گفت و را شاے
 اں مے بینم لو کہ خسروے از دوپیدا شد ہی و نزدیک ما آمدی و بیان سفر
 آغاز کردی ہمدینمیان صالح مؤذن بانگ نماز گفت از خواب بیدار شدم
 چوں ایں خواب تقرر فرمودند گفتند نگرایں چہ مرتبہ باشد بعد اں من پیچارہ

از سرزاری و نیازمندی عرض داشت کردم که من کناس را چه حدّ آس مرتبه باشد
 که آخر داده شماست خواجہ را زین سخن گریہ گرفت با و از بلند گریست بنده نیز از گریہ
 سخت ایشان در گریہ شد بعد از آن خواجہ فرمود تا کلاہ خاص دادند بدست
 مبارک خود بنده را لباس کرد و فرمود کہ مباد کہ کلمات مشایخ بسیار در نظرداری
 سلطان المشایخ از غایت شفقتی کہ در باب امیر خسرو داشت این دو بیت
 فرمود من انشائے حضرت اشپنج ۵ خسرو کہ بنظم و نثر مثلش کم فاست *
 ملکیت ملک سخن آں خسرو راست * آں خسرو ماست ناصر خسرو نیست * زیرا
 کہ خداے ناصر خسرو ماست * سبحان اللہ کہ ام مرتبه بہتر ازین تواند بود کہ بزرگان
 و زبیر حضرت سلطان المشایخ قدس السدسہ والعیزہ در وصف امیر خسرو گذشت
 زبہ کمال عظمت امیر و شفقت و پرورش حضرت سلطان المشایخ قدس
 سرہ العزیز باز آیم بر ذکر امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ وقتے در غیث پور در خانہ والد
 کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ امیر خسرو دعوتے دادہ بود سلطان المشایخ و
 بزرگان شہر و رآں جمعیت حاضر بودند بہلول قوال در صورت این غزل حسین
 میگفت نظم زبہ تر کہے کہ از خمہاے ابرو * کجاں پیدا کن پنہاں زندبیر *
 بگوش مدعی کسے جائے گیرد * مزا میرے کہ ہست اندھزا میرے * الغرض چوں
 سماع فروداشت کردند امیر خسرو غزل خود آغاز کرد چوں مطلع بخواند بستہ شد
 غزل شیخ سعدی آغاز کرد بیت سعلت ہمہ شوخی و دلبری آموخت * جفا و
 ناز و عتاب و ستکبری آموخت * این غزل تمام بقافہ غزل بخواند بعدہ از او پرسیدند
 چہ حالت است کہ ہر بار غزل خود بخوانی بستہ میشوی گفت چنداں معنی ہجوم
 مے آورد کہ در ضبط آں حیراں میشوم آخر الامامیر خسرو برابر سلطان غیاث الدین
 تغلق در لکھنوتی رفت در غیبت او سلطان المشایخ بصد جنت خرامید چوں
 از اں سفر باز آمد روئے خود سیاہ کرد و پیراہن پارہ در میان خاک خلطای پیش
 در حفرہ سلطان المشایخ آمد مصرع جامہ درآں چشم پکاں خون دل رواں *

رفت آردہ ۱۱

بعد گفت اے مسلمانان من کدام کس با شتم که بر اے انجینس بادشاهے بگیم فاما
بر اے خود گریم که بعد از سلطان المشایخ مراجعیناں بقاسے نخواهد بود بعد
نش شاه بزیست و بر حمت حق پیوست و در یاریان روضه سلطان المشایخ
دفن یافت رحمه الله علیه منهم آن جمال زهاواں پیشواے عباداں سالک
طریق ورع و تقویٰ آن طالب و صلت مولیٰ یعنی مولانا جمال الملک والدین
مشغول بعلم ربانی و مشاهدات جمال رحمانی میان یاران اعلیٰ مشهور بود
و مشغولی باطن مبارک ایشان بحدسے بود که در مجلس سلطان المشایخ
چنان مشغول بودے که از خود خبر نداشتے سلطان المشایخ مے فرمود
که مولانا جمال الدین را وقت مے باشد که اورا از غیر حق یاد مے آید و ایں
نفس سلطان المشایخ در باب مشغولی یاران اعلیٰ در باب او بود هرگز نیند
هم بدان خطاب مخاطب شد و ایں هم در حیات سلطان المشایخ بر حمت
حق پیوست منهم آن شیر پیشه تصوف آن عاری از تکلف یعنی مولانا
جلال الملک والدین اودهی که بزم و ورع و ترک و تجرید موصوف بود هم از
ابتداتا انتها تر گے یکبارگی داشت و از غوغای دنیا زار مانده گوشه گرفت
و عبادت خداے و محبت سلطان المشایخ مشغول شد و ایں بزرگ
از پیشتر یاراں اوده در ارات سابق بود و نزدیک همه معظم و مکرم و متقی از
یاران اعلیٰ که از اوده بودند اتفاق کردند اجازت تعلم و بحث کردن از
سلطان المشایخ بستانند اگر چه هر یکے از ایں یاراں عالمے متجرب بودند اما بحکم فرمان
سلطان المشایخ مشغول یا در حق شد و لیکن ہوں نیکار کہ عمرے بدان مشغول
بودند باعث مے شد الغرض مولانا جلال الدین را ایں آوردند کہ درین باب عرض داشت
بکن چوں ایں بزرگاں بخدمت سلطان المشایخ حاضر آمدند و مجلس حضرت سلطان
المشایخ صفت کہ بلوے حق جل و علی بر سلطان المشایخ تجلی کردہ بود و از نسبت آن بسیار یاراں
اعلیٰ را مجال نطق نبود مولانا جلال الدین محل کلام داشت تا عرض داشت کرد و خدوم اگر

فرمان باشد یاران وقت و قتی بخند کنند سلطان المشایخ دانست که این سوال همه
یارانست که حاضر آمده اند فرمود که من چکنم مرا از ایشان مطلوبی دیگر است و ایشان
همچو پیاز پوست در پوست اند کاتب حروف از جواب سلطان المشایخ متنباط
کرده است یعنی مغز ندارند آنقدر علم که برائے ایشانکار که در آن شروع کرده اند
حاجت باشد حاصل کرده و مطلوب از آن علم عمل است و محبت باری تعالی بمنزل
مغز است و آنچه جز او است بمنزل پوست از اینجا است که شیخ نصیر الدین محمود
ع فرمود که وقتی مولانا شمس الدین یحیی و این ضعیف بخدمت سلطان المشایخ
یکجا نشستند بودیم سلطان المشایخ مولانا شمس الدین را فرمود که لب بر بند می
و در بند می و نیز روایت کند که مولانا وجیه الدین پائلی را نیز سلطان المشایخ
فرموده بود که مولانا میان تو و میان خداے تعالی همی زبان مانده است
انقض چند روز ذات ملک صفات خدست مولانا جلال الدین را زحمت شد
و از در فنا بدار بقا رحلت فرمود در حمتہ المد علیہ منہم آن صورت صفای سیرت و فای
خواجہ کریم الملتہ و الدین سمرقندی المدعوبہ بیانہ کہ در کلام اخلاق مثل خود در
آفاق نداشت ظاہر و باطن این بزرگ باوصاف اہل تصوف آراستہ بود و
فضائل بسیار و علوم پیشمار و طبع فیاض در غایت لطافت و عقل کمال در نہایت
فراست داشت و این ہمہ ثمرہ آں بود کہ در سلک ارادت سلطان المشایخ
منسلک بود و محبت آنحضرت از صفای اعتقاد محکم گرفت و بنظر خاص سلطان
المشایخ ملحوظ گشت تا از غایت کرے کہ سلطان المشایخ را در باب این بزرگ
بود و بوسیله آنکہ پدر بزرگوار او خواجہ کمال الملتہ و الدین سمرقندی کہ وزیر اقلیم
خراساں بود بزرگے خوش گوید بیست بتقدیر بے اشارت راسے رفیع او در حجت
وجود نیار و در بیج شے و بواقع در دیار ہندوستان آمدہ بانواع مراحم بادشاہ
ہند مخصوص گشتہ از ملتان تا ہالنسی چنانچہ دیپالپور و اجودہن و غیر ذلک چو لہ
اوشدہ او مرید شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین شدہ دختر خواجہ محمد سیدی

نبیرہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سدرہ الغریزہ حکم اشارت سلطان
 المشایخ در حب الہ شیخ کریم الدین مذکور آئندہ و بقرابت آں خاندان کرم کرم گشت
 بیشتر حال در غیث پور میاں یاران اعلیٰ عمر عزیز گذرانیدہ بواسطہ لطافت
 طبع و نظم و پذیر و ہمت بلند و خوب طبعان اسیر محبت او گشتند چنانکہ خواجہ ضیاء الدین
 برنی علیہ الرحمۃ بیشتر نسخہ غریب در ہر علیہ کتابت کردہ و بخیرت این بزرگ رسانیدہ
 مرہون کرم آں کریم گشتہ و امیر خسرو و امیر حسن بابا این بزرگ اخلاص سے تمام شدہ
 و بعد نقل سلطان المشایخ با سلطان محمد تغلق انا اللہ سبر مانہ بطلب سلطان
 ملاقات کرد و با انواع مراحم مخصوص گشت تا بخطاب شیخ الاسلام و وزیراے ملک
 ستگانوہ مخاطب شدہ در آں دیار رفت و امور و ہمت مسلمانان آں دیار را
 بعقل کامل خود بر جادوہ معدلت باز آورد و کاتب حروف این بزرگ را در صحبت
 مولانا فخر الدین زراوی خلیفہ سلطان المشایخ دریافتہ بود جمالے با کمالے
 داشت و بہ زہدی صلی آراستہ و بجماعت ہاے خاص صحبت یافتہ سلطان
 المشایخ مشرف شدہ آخر الامر دستگانوہ بجوار رحمت رب العالمین پیوست
 و خاک او امروز تو تیاے خلق آں دیار است رحمۃ اللہ علیہ ازین بزرگ خلفے
 ماندہ ذات عظیم المثال و محبوب اہل محبت است و فیاض طبع او کاشف غوامض
 حقائق معرفت و نوک قلم او مغر و سخن را چنان مے نگار و کہ از اں چشم ہاے معانی
 مے کشاید بزرگے خوش گوید بیتی چہ آتش است ندانم ضمیر او یارب کہ نقد سکۃ
 معنی ازو عیار گرفت چہ یعنی شیخ زادہ معظم احمد بن کریم نبیرہ شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق والدین قدس سدرہ الغریزہ خواجہ حکیم شناسی خوش گوید بیتی
 در نکستہ بو حنیفہ کوئی + در روع ہیچو شافی صوفی + و کاتب حروف بابا این بزرگ
 زادہ بر حکم محبت اسلاف و بواسطہ کتبعبیت صاف محبت از جاں دار شیخ سعدی
 خوش گوید بیتی بجان کز میان جاں چو جان دوست میدارد بہ بخت دوستی
 جانان کہ با در اسوگندم + و برادر عزیز او کہ دلہاے دوستاں طالب ویدار

فرحت انگیز اوست یعنی شیخ زادہ مکرم نظام الملک والدین کہ ذات پسندیدہ اور
 مصورت معنی است شیخ سعدی خوش گوید بیت این نظر است کہ تو داری ہمہ دلہا
 بغیرید ۴۰۰ این لطافت کہ تو داری ہمہ غما بزاید ۴۰۱ منہم آں ملک الملوک فضل آں
 بلطافت طبع دلربا یعنی امیر حسن علاء بخاری کہ غلیات جگر سوزا و از حق دہاے
 عاشقان آتش محبت بیروں سے آورد و اشعار پذیرا و راستہ بدہاے سخور
 میرساند و لطائف روح افزاے او مایہ اہل ذوق است و سخن این بزرگ چاشنی
 شیخ سعدی دارد بیتہ درینے گفتہ است بیت حسن گلے ز گلستان سعدی
 آورده است ۴۰۲ کہ اہل معانی گلچین آں گلستاند ۴۰۳ و این بزرگ پیوستہ میان
 شعرا تمکن و تجمل بود و یکسے لطیفہ و لطمے بدیہہ بہتر از نو گفت و بادشاہاں و
 بادشاہ زادگاں گوش ہوش بر لطائف او میداشتند و سہمہ سعادتہا آں بود
 کہ در سلک بندگان حضرت سلطان المشایخ منسلک شد و بنظر خاص سلطان
 المشایخ مخصوص گشت و تھے این بزرگ بخدمت سلطان المشایخ آمد و چند
 عزیز حاضر بودند سلطان المشایخ روئے مبارک سوئے این بزرگ کرد و فرمود
 کہ این ساعت ذکر فضلاء اشتم کہ تو درآمدی و از ملفوظات روح افزاے
 سلطان المشایخ نوائیدے نشست و علین تقریر سلطان المشایخ بقدر امکان
 رعایت کرد کہ امر و زان فوائد الفوائد مقبول اہل دلاں عالم شدہ است و دستور
 عاشقان گشتہ و شمرق و غرب عالم گرفتہ سلطان الشعرا امیر خسرو رحمۃ اللہ
 علیہ کرات گفتے کاٹھکے تامخی کتب کہ عمر در آں صرف کردہ ام برادر امیر حسن
 را بودے و ملفوظات سلطان المشایخ کہ جمع کردہ است مرا بودے تا
 من ہاں در دنیا و آخرت فخر و مہابت کردے و این بزرگ دریں عالم
 مجرد زیست در آخر عمر در دیو گیرفت و ہما بخا مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم
 آں بصورت و سیرت سلف آں فخر خلف قاضی شرف الدین
 یار مولانا حامد الدین ملتانی کہ اورا قاضی شرف الدین فیروز گنج

ہم گفتندے ایں بزرگ بو فور علم و زہد و تقویٰ و ترک تکلف آراستہ بود و
حافظ کلام ربانی و عاشق در گاہ سجائی بود و اگر کسے اور ایدے گمان بر
کہ ایں ملک مقرب است کہ بدیں بہتیت در راہے رود و علوم بسیار داشت
و در فضل آیتے بود کہ کاتب حروف دیوان *اَحْسَنُ حَسَن* پیش ایں بزرگ گذشتہ
است و انجہ مایحتاج خانہ بودے از غلہ و ہنیم بردست مبارک کردہ در خانہ
آوروے وقتے ایں بزرگ کچوری و ہنیم بردست کردہ مے آمد قاضی
کمال الدین صدر جہاں مرحوم دید با آں کرد و فر صدر جہانی کہ میرفت
از اسپ فرو آمد و قدم بوس آں بزرگ کرد و حاضرانرا گفت ایں مرد
خداے کہ التفات بکسے ندارد بر طریقہ سلف میو و بزرگے خوش گوید
بیت خوشم بدولت خواری ملک تنہائی کہ کہ التفات کسے را بروز گام
نیست کہ و کسوت ایں بزرگ جامہ چادر بودے و ایں بزرگ را سنج
سلطان المشائخ محلے تمام بود و در مجلسے کہ مولانا حسام الدین و یاران
اعلیٰ حاضرے بودند بیشتر سخن ایں بزرگ کردے چنانکہ در ذکر سلطان
المشائخ تحریر یافتہ است در ویو گیر از دار فنا ہدای بقا خرامید و خاک پاک او
ہما نجاست رحمۃ اللہ علیہ منہم آں عابد اہل طریقت آں افضل اہل حقیقت
اعنی مولانا بہا و الملتہ والدین ادیبی و ایں بزرگ را دارالامانی ہم گفتندے علی
و افرو تقویٰ کامل داشت و دریں عالم غدار نیست اگرچہ بہر بی علیا بود فاما باوصفا
اہل تصوف موصوف بود چوں از وطن قییم خود ملتان و شہر درآمد در سلک اراد
سلطان المشائخ منسلک شد و ہم بجمت حضرت سلطان المشائخ و شہر ساکن
شد و بعد ہر چند گاہے بجمت سلطان المشائخ بیامدے شبہا در خانہ والد کاتب
حروف بودے و از غایت تقویٰ و ورع ہر روز غسل کردے و در نہایت ترک
و تجرید کوشیدے آخر الامر چند روز زحمت شد از دار فنا ہدای بقا
خرامید رحمۃ اللہ علیہ منہم آں صوفی با صفا آں

زاید با وفا کہ در بدل وایشار و امر معروف و نہی منکر میان یاران اعلیٰ مشہور بود یعنی
 شیخ مبارک کو پامووی کہ اور امیر داد نیز گفتند سے سینہ مصفا و مینے دلکش و شہادت
 و عاشق جمال ولایت پیر و از مریدان سابق حضرت سلطان المشائخ بود و بعد
 پیش بخط مبارک سلطان المشائخ مشحون و فریقین بانواع کرم بجا اب او صادر
 شدہ و یاران آؤفہ چنانکہ مولانا شمس الدین بچھے و شیخ نصیر الدین محمود و
 مولانا علاؤ الدین بنی و عزیزان دیگر چوں از خدمت سلطان المشائخ بازے
 گشتند فرمانے شد چوں در گویا منو برید خواجہ مبارک را بہ بینید و متھے
 کاتب حروف بخدمت شیخ نصیر الدین محمود نشستہ بود خواجہ مبارک علیہ الرحمۃ
 و آمد و چنانکہ پیش ہنادہ گفت من بہ نیت ملاقات شما از خانہ رواں گردیدہ ہوں
 در اثنا سے راہ عزیزے ایں چنانکہ پیش آور دو رسم درویشاں اینست چوں بدید
 کسے میروند ہر چہ در اثنا سے راہ پیدا شود از آن آنکس باشد کہ بروے روند شیخ
 محمود رحمۃ اللہ علیہ بیستم کرد و بوقت برخاستن دو چندان مبلغ پیش خواجہ مبارک
 آورد و ایں بزرگ را با والد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ محبت بسیار بود و کرات
 گفتے کہ من مسلمان کردہ پدر تو ام کاتب حروف اینعنی را استکشاف کرد و فرمود
 کہ من مردے امیر داد و مختص سلطان علاؤ الدین بودم پیری و مریدی نیستیم
 کہ چہ باشد و ازیں طایفہ انکارے داشتیم چوں با خدمت والد شما صحبت شد مرا
 برآں آوردند کہ یکبار سلطان المشائخ را بہ ہیں مرا بخدمت سلطان المشائخ
 برد و راؤل مجلس کہ بشرف محاورہ و مکالمہ سلطان المشائخ مشرف شد ہم
 بندہ آنحضرت گشتم مصرع اے انوریت بندہ و چوں انوری ہزارہ و از ستم
 برخاستم ہر یکینہ چوں از شفقت والد شما رحمۃ اللہ علیہ بدیں دولت رسیدم و در
 سہلک بندگان سلطان المشائخ و آمدم مسلمان کردہ ایشان باشم و تالاب
 گور رعایت آں حقوق با خدمت والد رحمۃ اللہ علیہ و با کاتب حروف بدانچہ
 قدرت او بود کرد و حق تعالیٰ از قبول کرداناد و ایں بزرگ راستے بلند بود و ترسے

یعنی کوثر
 یاد اور فضا
 صفات ۱۳

یکبارگی داشت در خانه هر که طعام فرستادے خوانے آراستہ بانواع نعم
 آوانے یعنی طرفے شفاف بیش بجا فرستادے وگفتے کہ آں خوان با آں
 آوانے باز نیارند و نمازے نیک باراحت کردے و تعدیل ارکان نیکو بجا
 آوردے کاتب حروف یکجکس را تا ایں غایت بر آں ہیئت در نماز ندیدہ است
 و آخر عمر چند روز رحمت شد از دار فنا بدار بقا خرامید و در پایان روضہ حضرت
 سلطان المشایخ در رستہ اول مدفون یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں تارک
 دنیا آں طالب عقبہ خواجہ موید الدین کہ ہئی کہ ظاہری آراستہ بصفاء و باطنی
 پیراستہ ہوا داشت و در زہد و تقویٰ و با اعتقاد خوب موصوف بود این بزرگ
 و راوایل بکار دنیا ہم ملک و ملکزادہ معظم بود در انجہ سلطان علاؤ الدین
 در عہد میرے اقطاع کردہ است و این پیش او کار ما سے شکر کردے آخر
 چوں سعادت ابدی یار بود در سلک بندگان سلطان المشایخ درآمد و افتخار
 از سر دنیا زار ماندہ بنجاست چوں سلطان علاؤ الدین بتخت بادشاہی
 بنشست این بزرگ را یاد کرد چوں شنید کہ تارک دنیا شدہ است و بر آستانہ
 سلطان المشایخ نہادہ بر سلطان المشایخ گفتے فرستاد کہ مخدوم کرم کنید
 و خواجہ موید الدین را رخصت فرمائید تا کارے از پیش ما برگیرد و سلطان
 المشایخ جواب گفت کہ اورا کارے دیگر پیش آمدہ است در استعداد آں کلاست
 آں حاجب کہ پیغام بادشاہ آوردہ بود این سخن اورا گراں نمود و گفت مخدوم
 شما ہمہ را بخوابید تا بچو خود کنید سلطان المشایخ فرمود بچو خود چہ باشد بہتر از خود
 بہتر از خود میخوام چوں بادشاہ این جواب شنید دست از بر داشت کاتب
 حروف این بزرگ را دیدہ بود و پیرے عزیز دران بالاسپید پوست خوبصورت
 پاکیزہ سیرت بود و قبر او در پایان روضہ سلطان المشایخ میان یاران
 و خدمتگاران است رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ منہم آں جمال صوفیان
 آں مشرف متقیان خواجہ تاج الملتہ والدین داورمی کہ صورت زہد و تقویٰ

بود و این بزرگ در اوائل تعلق باہل دنیا داشت فاما چہ سعادت ابدی نصیب
او گشت ترک آن مذلت گرفت و بدولت ارادت سلطان المشایخ مشرب
شد و محبت سلطان المشایخ در سوادے دل مبارک او جاے کرد و ترکے یکبارگی
پیش گرفت و فقر و مجاہدہ و فاقہ را دولت خود دانست امیر خسرو خوش گوید
ملکت عشق ملک شد از کرم الہی ام و پشت من و پلاس غم نیست قباے شاہی
ام و پیشین سعدی خوش گوید
شمال قدنگار من دارد بزرگے دیگر گوید
بغلاں ماند بے گل ز تو خشنودم تو بوی کسے داری و در محبت سلطان
المشایخ کار او بجدے کشید بجز آنکہ نام مبارک سلطان المشایخ کسے پیش او
بستدے و چشم مبارک بچوے آب رواں شدے و این بزرگ در سماع غلو
تمام داشت و سرایع ابکا بود و قص کشادہ عاشقانہ کردے چنانکہ از ذوق
اورا حقے بد لہاے حاضران رسیدے و خلعتہاے پیش بہا بقوالاں داد
و بعلومست و ترک و تجرید نسوب بود از الامر در راہ دیو گیر بوقت بازگشتن در منزل
مستہول چند روز رحمت شد و بوقت نزع آن بزرگ تبسے کرد و اینمخی را خواجہ
حکیم سنائی نظم کردہ است مثنوی عاشقے رایکے فسرده ہدید گوہی مرد خوش
ہمی خندید و گفت اورا بوقت جاں دادن و چہیست این خندہ خوش ہتا
گفت خواباں چو پردہ بردارند و عاشقاں پیش شاں چینیں میرند و چوں از دافنا
بدار بقا رحلت کرد از اینجا در حطیرہ حضرت سلطان المشایخ آوردند و بر چو ترہ بار
دفن یافت رحمۃ اللہ علیہم آں باطافت طبع بے نظیر و آن بنزدیک اہل دلائل عالم
دلیزیرینے خواجہ ضیا و الملتہ والدین برنی کہ مقبول خاص و عام بود و لطافت پیچ
و طرافتے بے اندازہ داشت و ہر مجلسے کہ این بزرگ بودے گوش ہوش ہمہ بر لطافت
روح افزاے او بودے و مجمع اللطایف و جوامع الحکایات بود و از صحبت علما و مشایخ
و شعرا نصیب کامل داشت و بہتے بلند و این ہمہ ثمرہ آں بود کہ ہم از ابتداے بواسطہ

شفقت پدر بزرگوار که از دو مان بزرگے بود و سعادت ارادت سلطان المشایخ
 مشرف گشت و سر خلاص بر آستانه آسمان ساس سلطان المشایخ نهادہ در
 غیاب پور ساکن شد و بخیر مت سلطان المشایخ محلے و قریبے تمام یافت چنانکہ
 در حسرت نامہ خود کنایت کردہ است و در آخر الامر بواسطہ الطاف طبع کہ دوزما
 خویش در فن مذہبی زیر کیو دی آسمان مثل نہاشت بخیر مت سلطان محمد
 انار اللہ برانہ ممکن و مجمل گشت و از دولت او ازیں دنیاے غدار و مکار میوفا
 خط و از و نصیب کامل گرفت چون عمر ہفتاد و اند سال کشید از دولت سلطنت جاوید
 فیروز شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ بالتماس بایحتاج او کہ بدور رسید گوشہ گرفت بانشا
 کتب بے نظیر چنانکہ شتائے محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و صلواہ کبیر و عنایت تہ
 الہی و مادر سادات و مشایخ فیروز شاہی و خیراں مشغول شد و با تمام رسانید و ای
 بزرگ و صحبت سلطان الشعرا امیر خسرو و ملک الفضلا امیر حسن بسیار
 بود و از مجالس ایشان مستفید گشتہ باینہم فضائل محبت فرزندان رسول صلی
 و در دل مبارک او اسخ بود و آخر الامر چند روز رحمت شد و از دنیا بدر عقبہ روان
 و عاشقانہ خرامید وقت نقل دانگ و دم بر خود نہاشت بلکہ جامہ ہائے تن نیز
 بداد و در جنازہ فرو بالائے او یک تو دیک یو یا بود فحسب ہر آئینہ اثر صحبت
 سلطان المشایخ بر صحبت بادشاہاں غالب آمد و عاقبت او بخیر شد و او
 جہاں مسکین و ارچنانچہ بے بایست بیرون رفت و در جوار حظیرہ سلطان
 المشایخ در پایاں والد بزرگوار خویش مدفون یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں صوت
 زہد و تقویٰ آں عاشق در گاہ مولیٰ از سر مصلحت و کار خواجہ مؤید الملک و الید
 انصاری کہ باختیار از سر مصلحت و کار برخواست و با محبت پیر ساخت و عجب
 روش داشت از آن روز باز کہ در سلک بندگان سلطان المشایخ منسلک شد تا
 گو بہیچ معنی مشغول نگشت و بہیچ کسے توجہ نکرد و مگر با سادات کرام از عثمان کاتب خزان
 کہ بقریب سلطان المشایخ مخصوص بودہ اند علی الخصوص بایسید حسین رحمۃ اللہ علیہ

کہ منسوب بحجت ادب و ادب بزرگ را ذوق سماع و گریہ جگر سوز بسیار بود و درین باب میرزا
 یاران اعلیٰ مشارالیکہ گشت و این ہمہ شعر و کلام بود کہ فیہ خاص سلطان المشائخ مخطوط
 گشت و یکسوتہاے خاص سلطان المشائخ مشرت شدہ بود و این بزرگ و مفکر
 کہ خانہ حسن فرزند نمے شدہ چون والدہ فرزندان نیز در ملک ارادت سلطان المشائخ
 درآمد و گفت خدمت سلطان المشائخ قصہ حال آنکہ فرزند نمے شود عرض شد
 مے باید کرد و آن ایام اتباع رقصہ را بری بہ و الوض چوں بخد مت سلطان
 المشائخ این عرض داشت کہ ہم خواجہ اقبال خادم را گفت کہ یک قرص و خربا
 بیار بعدہ فرمود این قرص ہر روز اندکے میخور تا آن غایت کہ ہر ایشاں برسی
 آن قرص تمام شدہ باشد چوں آنجا برسی این خربا ہاں پاکداسن بدہی تا کھور و
 حق نداشت فرزندے خواہد آمد و اسن میخاں کہ ہم حق علق و علی ازیں برکت اس فرزند
 شایستہ و ادیب مولانا نور الدین محمد مہدی نصاری کہ بفضل بسیار آراستہ
 است و در آخر عمر چند روز کہ اس بزرگ رحمت داشت ہیچ آدابے از فرایض و شستن
 از قوت نشنا ازیں و تنیاسے خذارہ بار بقاء پیوست و در ظہر سلطان المشائخ
 در چہترہ یار اس مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ ہم اس سوختہ محبت اس ساختہ مودت
 خواجہ شمس الدین خواجہ زادہ امیر حسن شاعر کہ بحجت سلطان المشائخ شہور بود و کا
 حروف از والدہ خود رحمۃ اللہ سماع دارد مے فرمود چوں اس عاشق صادق بہجت نما
 و جماعت خانہ حضرت سلطان المشائخ حاضر شد مے بوقت تحریمہ بستن نماز تا
 جمال مبارک سلطان المشائخ ندید مے تحریمہ بستن یعنی از صف جماعت سر مبارک
 خود بیرون آورد مے و روے جہاں آری سلطان المشائخ بدیدے آنکہ تحریمہ بستن
 امیر خسرو خوش گوید بیعت و نشنا مے نمازے جہاں نظر بر قامت دارم و مگر
 از قامت خوب قبول افتد نماز سن و الغرض چوں اس عاشق صادق و مرض
 محبت افتاد و بیمار می عشق غلبہ کرد شیخ سعدی خوش گوید رباعی ما جراسے دل
 دیوانہ بگفتم بطیب و کہ ہمہ شب و چشم است بفکرت باز مے گفت ازیں نوع حکایت

آنکه گیتی سعادی بود در عشق است ندانم که چه در ماں سازم چه خواست که جان عزیز را
 ندان محبت سلطان المشایخ کند سلطان المشایخ را خبر کردند که آن سوخته محبت
 را اتفاق شده است که جان عزیز را در راه محبت سلطان المشایخ در باز دین ضعیف
 گردید بیست و هفت وقت آنست که جان بر سر کویست یازم چه خاک درگاه تو بربارک سر اندازم
 ان مرض سلطان المشایخ که مجامع عاشقان است خواست تا بجهت درمان در د
 عشق بر سر وقت آن عاشق جان باز حاضر شود تا بحال مبارک خود تسلی و تسلی
 دهد در اثنا که راه که سلطان المشایخ بیعیادت او میرفت خبر آوردند که آن عزیز که
 در مرض عشق افتاده بود و تاب حال دوست نداشت میان بجانان تسلیم کرد سلطان
 المشایخ فرمود انچه بید که دوست بدوست رسیده پیشین سعادی خوش گوید که جان
 در قدم تو ریخت سعادی تو این منزلت از خداست میخواست خواهی که در حیات یابد
 یابا بگو که گشته است و منهم آن زایر آنحضرت آن صاحب همین بود ان نظام الملائک
 و الدین شیرازی که بعلوم زهد و تقوی و ورع میان یاران اعلیٰ مشهور و معروف است و کمال
 حروف این بزرگ را که بعد نقل سلطان المشایخ از او و ده آمده بود و در خطیر حضرت
 سلطان المشایخ ساکن شده دیده بود ظاهر و باطن آن بزرگ باوصاف پیشه اهل
 تقصوف موصوف بود و اگر در علم سخن افتاده بکشیه موجه کرده و بتقریر خوب آن سخن
 را تمام کرده و راه و روش اهل تصوف نیکو دانسته و شنیده سماع بود چنانکه قوالان
 در جماعتخانه با اولیای ما بود و هر روز یک وقت سماع شنید و تقریر آن متاع
 این بود که در سلک مریداں اعلیٰ که مجلس خاص سلطان المشایخ و شریک مشلک
 شد و بنظر خاص سلطان المشایخ ملوک گشت و آخر عمر چنگاگاه در شهر سکونت کرد و
 بنایت نمکین و بخت میان یاران اعلیٰ عمر گذرانید و چون از دار فنا بدر بقا حلت
 کردیم در جوار فانی خود درون حصار سیری مدفن یافت رحمة الله علیه منهم آن صوفی
 عشق آن مایه صدق خواجہ سالار نهین که بزهد و ورع و تقوی آراسته بود و در دونه
 مبارک او محبت سلطان المشایخ ملود درین دنیاے غدار از صحبت خلق که آفتی

قوی است گوشه گرفت و بکلی منزوی شد امیر خسرو خوش گوید بیت اگر چه گوشه
 غم ناخوش است بر همه لیکن به چو تو خیال منی بلغ و بوستان من است آن به
 و روزگار بحسبت پیرو و پیر و سخن پیر گذرانیده و بدانچه از غیب رسید قانع
 گشت و توجه به هیچ آفریده نکرد و این بزرگ را ذوق سماع و گریه جگر سوز بسیار بود
 و هر که را نظر بر جمال مبارک این بزرگ افتاد و بے خجاصیت سلسله محبت درویش
 او را بجنبانید و روزی در نظیره سلطان المشائخ سماع بود و این بزرگ
 را این بیت شیخ سعدی سخت اثر کرد بیت از سر زلف عروساں چمن دست
 بدار به بر زلف اگر دست رسد باد صفا را به و این بزرگ بیشتر در صحبت مولانا
 حسام الدین ملتانی خلیفه سلطان المشائخ بود و برابر او بخدمت سلطان
 المشائخ بیامد و در آخر چند روز رحمت شد و بر رحمت حق پیوست رحمة الله
 علیه منہم زیرا این منہم ذکر نوزده یا حضرت سلطان المشائخ مذکور و محر راست آن
 بصورت و سیرت المشائخ مولانا فخر الدین میرٹھی کہ بنده و ورع و تقوی آراسته و پیر
 عزیز و از مریدان سابق حضرت سلطان المشائخ بود مولانا محمود نوہیہ پیرے عزیز و
 سوخته و ساخته مودت ترک شهر داد و بحسب سلطان المشائخ در غیاث پور
 ساکن شد و کاتب حروف این بزرگ را دیدہ بود پیرے نورانی دراز بالا کہ بیشتر
 کلمات و حکایات او از عشق بود و مولانا علاء الدین اندپی کہ در خائیت
 بزرگے بود و علوم بسیار و فضائل بشمار داشت و حافظ کلام ربانی و اقرباے
 سلطان المشائخ بیشتر پیش از این بزرگ حافظ شد و عثمان کاتب حروف و کاتب
 حروف شاگردان این بزرگ بودند گریہ بسیار و مشغولی سجد داشت و عمر و تلاوت
 کلام مجید گذشت و طریقه اولیا ازین دنیاے غدار سفر کردہ رحمة الله علیه مولانا
 شہاب الملتہ والدین کتوری مردے مشغول وزیر الحرمین و از مریدان سابق
 سلطان المشائخ بود و میان یاران معتبر و فضائل ظاہری و باطنی پندار داشت
 و بعدے با حق مشغول بود کہ بچنین گویند شیخ نصیر الدین محمود او را در مدگر فتن

ذکر نوزده بار
 حضرت سلطان
 المشائخ
 پنجم

اجازت کرده و معلوم است چه حد فضائل دینی باشد و آں کس که بعد نقل شیخ یا
 اعلیٰ او را در اینچنین کارے معظم کہ نیابت نبوت است اجازت کند یا چندین
 نازکی کہ دریں کار است مولانا ^{رحمۃ اللہ علیہ} حجۃ الدین ملتانی کہ معلوم بسیار و فضائل بیشمار
 آراستہ بود و شجرہ مشایخ طبقہ خواجگان چشت قدس امداد و اہم بفساحت و
 بلاغت بعبارت عربی نظم کرده است و مولانا بدر الدین تو کہ کہ او را فوق ہم گفتہ
 گنج علم و جہان جہاں فضل بود و در تقویٰ و ورع بنایت کامل و مولانا رکن الدین
 چخم کہ بتلائے سماع بود و در نیکار او را صدقہ بحال و ذوق و شوقے تمام و
 عاشق جمال ولایت پیر بود و در خط بے مثل زمانہ بیشترے کتب معتبہ چنانکہ
 کشف مفصل و جزاں بچہ حضرت سلطان المشایخ کتابت کردہ و نسخہ
 و کاتب حروف ایں عاشق صادق را دریافتہ بود و از فوق درونہ او بہرہ گرفتہ
 خواجہ عبد الرحمن سارنگپوری کہ صورت در ذوق بود کاتب حروف ایں بزرگ
 را در سماع دیدہ است کہ ذوق سماع و گریہ جگر سوزا و در ہمہ حاضران مجلس اثر کردہ
 بود و خواجہ احمد بداولی کہ در نہایت ترک و تجرید بود و تالاب گو بہ چہت مسکن خود
 اگر چہ اتباع داشت خشت بر خشت نہ نہادہ و بجایے در و دیوار و سقف پتہا و
 نہا و طریقہ ابدالان سپرد و در سماع ہیچ نوع ایں بزرگ را قرار نہ بودے چنانکہ
 از مجلس سماع مستانہ بیرون زدے ایں بزرگ کاتب حروف را بزرگی
 دادہ بود و در مجلس علم تحقیق مسائل شرعی حاضر شدہ کاتب حروف پرسید کہ خوش
 مے باشد فرمود کہ خوشی در آنست کہ بچوقت نماز در یام رحمۃ اللہ علیہ خواجہ
 لطیف الدین کھنڈ سالی پیرے عزیز و ارادت از بیشتر یاران او دہ ساق
 بود و در غایت مشغولی و شیخ نصیر الدین محمود و تطہیم و تکریم او بسیار کو شہیدے
 رحمۃ اللہ علیہما مولانا پنجم الدین محبوب عرف شکر خانی تھا نیسری کہ بنور
 باطن تماشاے ہر دو جہاں مے کند زہدے بہتمام دورے
 بکمال دارد و در محبت و عشق آیتے است و میاں

یاران اعلیٰ بیس او صاف بسیمه موصوف و در اعطاء پیرایه نظیر در روضه سلطانی
المشایخ کاتب حروف در خدمت او نشسته بود سخن در تلویحات محبت و در عشق رانی
کاتب حروف بقدر حوصاف صفت خود نظایر و امثال و حکایات و ابیات عشقی که میسر بود
انگیز از سر ذوق که از اثر صحبت این بزرگ شده بود می گفت و این عاشق صادق
ذوق می گرفت بعد به شفقت کاتب حروف را گفت که در شما قابلیت این راه هست
فاما کار می باید که بحق تعالی از برکت نفس آن صاحب ذوق علی مقول روضه
و خواجہ شمس الدین واری که او را چنی گفتند پیوسته خیز می نورانی که در مسجد
حال بعل دنیا مشغول بود چوں سعادت ابدی روی داد و در سلک بزرگان سلطانی
المشایخ منسلک شد و در مجلس سلطان المشایخ محل شستن یافت و از طاعت
سلطان المشایخ کتاب نوشت و قتی این بزرگ از سلطان المشایخ التماس کرد
که اگر فرمان باشد بجهت آینده و رونده کلبه عمارت کنیز فرما شد که این منم کم از آن
کار نیست که از آن بیرون آمد و بعد دواتی بخدمت سلطان المشایخ بود و
او را عطا کرد و این اشارت بود که در آخر عمر او پیش آن مدت با بعل دنیا و مشغول
گردانیدند و اقطاع طهر آباد و احواله او شد و بجا خدمت یافت رحمه الله علیه مولانا محمد
باوئی پیر غریب علی کامل وزیر و فرزند و عیال تمام داشت و یاران
اعلیٰ و ترکیع و تعظیم و بنایت میکشیدند و کاتب حروف این بزرگ را در مجلس شیخ
نصیر الدین محمود دریافته بود پیر بنایت مصفا و تقریر و دلکش داشت رحمه الله
علیه مولانا سراج الدین حافظ باوئی بلطافت طبع و فضل بسیار و با اعتقاد خوب و
موصوف بود رحمه الله علیه رحمه الله مولانا قاضی شمس باکلی علی وافر و فضل
کامل دارد و زهد و روح و عشق با فراط و رقص و بکائی با ذوق دارد مولانا تاج الدین
یکدانه اوچی که بروش سلف بود و در باب انفس مبارک حضرت سلطان المشایخ
رفته است که او مرده نیک است قاری کشاف بخدمت مولانا شمس الدین
بر میخیزد بود در غایت مشغولی و ترک و تجرید بحال داشت بیچ وقت بزمه پیش او نبود

کہ خدمت کند آخر وقت جاریہ رسید از دود و عجز و تولد شد کار خانہ مولانا تمام خود
 کردے نصیب خویش خود اس کردے این طریق مجاہدہ پیکس را دوست مذا و رحمتہ
 علیہ مولانا پیران الدین ساوی بو فور علم و نہایت دیر و تقویٰ آراستہ است
 و قائم قوتے بردست نگرفت اگر چہ ایس بزرگ آخر با سلطان المشائخ پیوست فلما
 از برکت نظر ثانی سوادت بخش سلطان المشائخ بہمہ اوصاف از یاران اعلیٰ
 موصوف ہست و اتباع سماع بر طریقہ سلف کردے خواجہ عبد العزیز با مکر مودی
 عزیزے در فائیت صلاحیت و مکارم اخلاق بسیار و اعتقاد بخیرت سلطان
 المشائخ بیکبار راسخ بر جاوہ محبت پیوستقیم مولانا جمال الدین اودہی دانشمند
 بسیار و مشغولے پیچہ و شیفرہ سماع بود و ظاہر و باطن ادا و اوصاف اہل تصوف موصوف
 رحمۃ اللہ علیہ کاتب حروف از والد و عمان خود سماع دارد چوں مولانا از پیش بندگی
 سلطان المشائخ بعد بیعت در جامعانہ آمد و مخاطب ب خطاب جوان صالح شدہ
 بیشتر یاران دانشمند چنانچہ مولانا وجیہ الدین پاپلی دیاران دیگر و اس جمع حاضر
 بودند دانشمندے از جانب خراسان آمد و مولانا بحاثے گفتند حاضر بودند
 علمائے شہر الزام دادہ چنان کہ با او معارضہ نمے کرد و سخن در پزدوی
 افتاد و بود مولانا جمال الدین اودہی بحث شروع کرد و اورا ملزم گردانید مولانا
 وجیہ الدین پاپلی و یاران دیگر چہ انصاف داد و ند و گفتند رحمت بر شما باد و
 علم شما کہ رحمت از سر ایس عزیز دو گردید خواجہ اقبال حاضر بود پیر بندگی
 سلطان المشائخ گذرانید کہ جوان دانشمند ہست سلطان المشائخ پرسید
 تو چگونہ دانی خواجہ اقبال گفت با مولانا بحاث بحث کرد و در پزدوی مولانا
 بحاث الزام داد چنانچہ مولانا وجیہ الدین پاپلی و یاران دیگر ہمہ انصاف داد
 و اندر فرمان شد کہ للاجوان را با یاران طلب کن چوں مولانا جمال الدین
 دیاران بخند مت حضرت سلطان المشائخ حاضر شد سلطان المشائخ
 فرمود کہ رحمۃ بر آمدن تو کہ علم خود و نفرتی بعدہ قوالاں را طلب سلطان المشائخ

سماع شنیدان گرفت فرماں شد که جوان عاشق سماع بشنود چند که سماع نے گفتند رقت بیشتر بود سلطان المشایخ فرمود شما را در سماع خطے تمام خواب بود بشنود بعدہ بکسوت خاص مشرف گردانید زہے خط کہ آں بزرگ را در سماع بود آتش عشق از سینه مولانا چنان شعلہ میزد کہ دروے در حاضراں پیدا می شد این از برکت نظر حضرت سلطان المشایخ بود و میرزا مولانا را شوق زیادہ نے شد للحکیم اللہ نائی فی الحق العقلاء الماضین والجهلاء الباقین

قصیدہ

<p>چہرہ از رنگ خلق نہفتند سوختہ ز آتش و فادل شاں لاجرم زیر حکم ایشان بود ہمہ مردند نام و حشمت ماند عشوہ جان و دل خریدستند کے دل عقل و شرح دیں دارند آدمی صورت اند لیک خراںند بد عقل نارسیدہ ہنوز ہمہ غولان بہ بیرہی پویند جاہ جویاں و دیں فروشانند چوں شتر مرغ جملہ آتش خوار تہی از آب ماندہ ہچو سبوع ہمہ قلب شریعت و دیں اند</p>	<p>آں کسانیکہ راہ دیں رفتند پنختہ از حسرت طلب گل شاں ہر کہ اند جہاں جز ایشان بود ہمہ رفتند کام و دولت ماند و آں گروہے کہ نور سیدستند سرباغ و دل زیں دارند ہمہ از راہ صدق بخیبر اند مکتب شرع را ندیدہ ہنوز ہمہ دیواں آدمی رویند ماہ رویاں و تیرہ ہوشانند در سخن چوں شتر گستہ ہمار ہیچ نایافتہ ز تقویٰ بوے ہمہ جویاں کبر و تکمین اند</p>
---	--

شعر و قالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: ذَهَبَ الَّذِينَ يُعَاشُ فِي الْكَافِرِينَ، وَبَقِيَتْ فِي خَلْقٍ كَجِلْدٍ الْأَجْرَابِ بِأَبِ ششم در بیان ارادت و مرید و مراد و خلافت المشایخ

سل این شمار از حکیم ثنائی است کہ در حق عاتق اگدشتگان و جاہلان باقیماندہ گان نوشتہ است و گفت حضرت عائشہ رضی باو خداے تعالیٰ ازوہ رفتہ آنا نیکو عیش کردہ نے شد در پناہ ایشان و باقی ماندہ خلق مانند پوست کندہ ۱۱۵

باب ششم

قدس السدا و اہم نکتہ در بیان ارادت مقرر ضمیر حق پذیر میرداں خوب اعتقاد
 باوشیخ ابوالقاسم قیشری رحمۃ اللہ علیہ مے نویسد ارادت آغاز کار سالکان
 است در کار خداے تعالی و این صفت را چرا ارادت گویند زیرا چہ ارادت
 مقدم است بر کار اول با خاطر خوش راست مے گیرد و عنایت مصمم مے کند
 انگاہ آنرا بفعل مقرون مے گرداند و اما در حقیقت ارادت چیست ^{بلفظ} لہو و نفس
 القلب فی طلب الحق سُبْحَانَہُ تعالیٰ نکتہ در بیان مرید حضرت سلطان المشایخ سمتہ
 مے فرمود مرید بدو نوع است رسمی و حقیقی رسمی آنست کہ سیر او را تلقین کند
 کہ دیدہ نادیدہ کنی و شنیدہ ناشنیدہ و بر سنت جماعت باشی و حقیقی آنست
 کہ سیر او را تلقین کرد و بگوید کہ در صحبت ما باش و یا ما در صحبت تو باشم و بخط حضرت
 سلطان المشایخ نوشتہ دیدم ہر چہ علما بزبان دعوت کنند مشایخ بعمل دعوت
 کنند فاما شیخ ابوالقاسم قیشری رحمۃ اللہ علیہ مے نویسد کہ مرید بموجب اشتقاق
 ہماں معنی ارادت دارد یعنی مرید آنست کہ ما و را ارادتے باش چنانکہ عالم آنست
 کہ ما و را علی باشد فاما در طریقت مرید او را گویند کہ ما و را ارادتے نباشد تا آن
 غایت کہ ما و را از ارادت نباشد مرید نگویند یعنی مرید آنست کہ اختیار خود
 در باقی کند و بارضاے حق بسازد ہمیت ما قلم در سر کشیم اختیار خوش را بہ
 اختیار آنست کہ قسمت کند درویش را بہ و بزرگے گفتہ است مرید آنست کہ ظاہر
 در کار خدا موصوف بجا ہدایت باشد و باطن او متصف بمکاربرات این ضعیف
 گوید مرید آنست کہ ز دنیا گریزد و بہر دم با ہوائے خود ستیزد و بہ فریب
 دینا را باں پیچ کہ شد چوں زلف خوباں پیچ و پیچ فاما این قوم فرقتے نہادہ اند
 میان مرید و مراد مرید مبتدیا گویند و مراد منتہی را یعنی مرید آنست کہ در عین
 تقب باشد در کاخ و مراد آنکہ او تلقین کردہ شود بآمر من عید مشفق پس مرید
 مستغنی باشد و مراد موقوف و مرفقہ برین قصہ ہتم موسی علیہ السلام مرید با زیر را چو
 ۱۱۱

رَبِّ الشَّارِحِ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَقْرَابِي وَحَضْرَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 مرا باشد زیرا چه در باب او فرماں می شود و آنکه تشریح آنک صَدْرِي و هم از اینجا سنت
 بهتم موسی علیه السلام درخواست کرد و گفت آرنی جواب آمد لَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ حَتَّى تُبَيِّنَ
 پیغام مرا حضرت محمد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فرماں آمد آله تَزَالِي رَبَّكَ
 وَتَوَكَّلِي كَيْفَ مَدَّ الْبَطْلُ سِتْرَ الْفَقِصَةِ وَبَحْصَنَ الْحَالِ باشد آدم بر سر حرف سلطان
 المشايخ که می فرمود مردمی بر پیر می پست و از معاصی توبه کرد پیر او را فرمود
 که دو چیز است که مردم بدان بحق میرسد یکم تخلیه که از معاصی نفس را خالی کردن است
 دوم تحلیله که نفس را بجای عبادت آراستن و می فرمود که چون مرید عبادت مشغول
 شد و او را چیزی پیش آمد یکم دنیا دوم خلق سیم شیطان چهارم نفس آن مرید
 بخد مت پیر عرض داشت کرد پیر فرمود که از دنیا بجز کن و از خلق بترس و با شیطان
 محاربت کن و آنوقت پیر را یاد کن و غرس نفس را بلجام تقوی بلجم کن و بگوشه دار
 مرید همچنان کرد و باز بخد مت پیر آمد و گفت چنانکه فرموده بودند کردم نفس مرا میگویند
 که تو ضعیف خواهی شد و عبادت نخواهی رسید قوت حاصل کن پیر فرمود که تو کل کن
 نفس خواهد آمد و باز مرید آمد و گفت مرا حلال پیش آمده است که از گذشته بایاد
 می آید که فلاں جا می چینم کردم چنین نعم پیر فرمود که کار خود بخدا بگذارد و
 هر چه کنی از حق و او همچنان کرد چوں این سخن همه بجا آورد و در بر و کشته شد
 حال بخد مت پیر عرض داشت پیر فرمود این را فرود و من محبت گویند و باز در بر
 کشته شد باز بخد مت پیر عرض داشت پیر فرمود این را صحرای قرب خوانند و
 سلطان المشايخ یار می را بوقت بیعت می فرمود باید که بدانی دنیا و اهل دنیا را
 نیافریده اند و می فرمود که مولانا تقی الدین مجنون رقعہ بر من نوشته است و دو کس
 را فرستاده و گفته ایشان پیش این ضعیف توبه کرده اند شما ایشان را دست بیعت

می آید پروردگار من بکتاب من سینه مرا و آسان گردان بر من نگار و الله ایام کشادیم من بر آنست
 محمد صلعم سینه ترا می پروردگار یا بنما تو خود را من نکند توانی دید تو را الله آیت می بینی تو ای محمد صلعم سبوت
 پروردگار خود می پروردگار من است سخن طریقت را و نگاه داشت من سر حقیقت را ۱۲

بیدار من درین مرقوم بنابر آنکه برتقول بعضی مشایخ قدس الله سره رحم العزیز تو به
 و ارادت یکے است سلطان المشایخ مے فرمود چون کسی بخدمت شیخ شیوخ العالم
 فریاد الحق والین قدس الله سره العزیز میامد بے نیت ارادت اول فرمود خاتمه
 و اخلاص بخوانید بعد از من الرسول بخواند بے بعد شهادت تارک المذنبین عنک
 الله ارسا مرقوم خواند بے بعد فرمود کسی که بیعت کردی بریں ضعیف و نواجیز
 ضعیف و نواجیزان خوانده و بر پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم و با حضرت عیسیٰ عیسی
 کردی که دست و پا بے چشم میباری و بیچ شرع باشی انشاء الله تعالی و سه راه
 که خرقة پوشانید مے فرمود مے و لباس التقوی ذلک خیر و العاقبة للمتقین و غیر
 مے فرمود که بر نیچکه هم بطحائے کعبه ارادت است و حرم کعبه ارادت است و کعبه ارادت
 است بطحائے کعبه ارادت آں باشد که کسی را تیار از روزه بست و نیز باں و بر کسی
 نگوید و نشنود و بظاهر خود را نگام دارد و حرم کعبه ارادت آں باشد که چشم و زبان حقیقت
 مصروف نموده چشم و زبان و دست نگام دارد و کعبه ارادت آں باشد که دل حق
 بند و دمام بند و تسبیح و تهلیل مشغول باشد و وسواس شیطان از خاطر دور دارد
 سلطان المشایخ مے فرمود که پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم فرموده است اللهم
 اعظم الحاکمین قالوا یا رسول الله و لم تقصین قال و لم تقصین بعد بعض صحابه
 محقق شدند ام سلمه رضی الله عنها گفت یا رسول الله اگر تو محقق شوی یا راں
 متابعت کنند آنگاه پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم محقق شد بعد سلطان
 المشایخ فرمود بنگرید کمال نبوت پیغمبر علیه السلام و الصاواه کار بے بغیر خواست
 فرمود اول خود کرد تا دیگران کنند و در آن انقیاد نمایند از دیگر بے اینغنی چگونه
 تصور تو آنکه خود کند و بغیر بے فزاید و آں معمول شود از خیر و خوش گوید بیت
 آں گفت مذکر کن خلق که او را گفتار بے یابی و کردار نیابی و سلطان المشایخ

بیت

سلطان المشایخ بر بزرگایست و تراست و فویها بے آخرت براس بزرگان است ۱۵
 پروردگار من بخش مے سر تراشده انا گفتند صحابه یا رسول الله و مقصود کشته بے مے سر را
 گفت پیغمبر خدا ۱۵ پروردگار من بخش مرقص کشته بے مے سر را ۱۲

مے فرمودند روزی که بکمال داروغی سالک تادرساواک است ایسا روا
 کما لیت است یعنی ازاں فرمود که سالک است و واقف و راجع و راجع و راجع
 که او را هر دو واقف آنست که او واقف افتد در محل سوال کرد که سالک را وقف باشد فرمود
 که اگر کسی به گناه که سالک را در طاعت فتورے افتد چنانچه از ذوق طاعت بماند
 او را وقف باشد اگر زود کار را در یابد و بانایت پیوند سالک تواند بود و اگر عیاذا
 بالله جم برآں بماند جم آں باشد که راجع شود یعنی ازاں این را بر برفت قسمت
 بیان فرمود و اعراض حجاب تفصیل سلب مزید سلب قدیم تسلی عداوت این
 قسمت التفصیل فرمود که دو دوست باشند عاشق و معشوق مستغرق محبت
 یکدیگر در غیماں اگر از عاشق حرکتی یا سکنتی در وجود بیاید که ناپسندیده دوست
 به و آند دوست از و اعراض کند یعنی روے بگرداند پس عاشق را واجب
 است که در حال با استغفار مشغول شود و بعد از پیوند هر آئینه دوست
 او از و راضی شود و آں اندک اعراضی که بوده باشد ناچیز گردد و اگر آن حجب
 هم برآں خطا اصرار کند و عذر نخواهد آں اعراض حجاب کش معشوق حجاب
 در میان آرد بعد از سلطان المشایخ و تمثیل حجاب چوں بریں سخن رسید
 مبارک بالا کرد و آستین پیش روے مبارک داشت و فرمود که مثلاً
 همچنین حجاب شود میاں محب و محبوب پس محب را واجب آید که در اعتنا را
 شد و بتوبه گراید و اگر در آں باب هم آهستگی کند آں حجاب بتفصیل کش
 چه شود آں دوست از و جایی گزیند پس اول اعراض بیش نبود چوں
 عذر نخواهد حجاب شد چوں هم برآں مضر بود تفصیل شد پس اگر هم
 دوست مستغفر نشود سلب مزید شود مزیدے که او را در او ذوق عطا
 و غیر آں بوده باشد آں مزید از و بتان پس اگر عذر آں نخواهد و بر آں
 بطالت بماند سلب قدیم شود طاعتی و راجع که پیش از مزید داشت آں
 هم بتان پس اگر اینجا هم در توبه تقصیرے رود بعد ازاں تسلی

معنی باشد

باشند یعنی دوست اورا بر جدائی اول بیا را پس اگر در انابت اہمال رود عداوت
 شود نفوذ باندہ منها و از سلطان المشائخ سوال کردند فرید را آنچنانکہ در قیامت
 بحضور مشائخ شرمندگی نیار دچہ باید کرد مگر این نعمت بتعلیم و مدد بندگی سلطان
 المشائخ حاصل آید فرمود سالک را در سلوک احوالے پیش آید کہ ہاں حوال
 حاکم وقت او شود و حضرت سلطان المشائخ مے فرمود کہ دستے
 مردے بخد مت شیخ محمد اجل سہری آمد و ارات آورد منتظر بود تا خواہ
 چہ فرماید خواہہ فرمود آنچہ بر خود روانداری بر غیرے روا مدار و
 دیگرے را ہماں خواہ کہ خود را بعد چہ گاہ آں مرید باز
 بخد مت خواہہ آمد و عرضداشت کہ دآنروز کہ بخد مت بیعت کردم
 منتظر بودم تا خواہہ مراوردے فرماید بیچ نفرمود خواہہ فرمود آں روز
 تختہ تو چہ بود مرید حیب راں بامد بیچ گفت خواہہ بیچم کرد و فرمود
 آنروز ترا گفتم انچہ بر خود نپسندی دیگرے پسند خود را ہماں خواہ
 کہ دیگرے را چوں تختہ اول درست نکردی تختہ دیگر چہ گونہ دہسم
 سلطان المشائخ مے فرمود مردے بخد مت شیخ فرید شمشائخ اورا
 فرمود دو کار کننی کیے دعویٰ خدائی دوم دعویٰ پیغمبری مرید حیراں
 ماند کہ شیخ چہ مے گوید این سخن را از شیخ ہیاں طلبید فرمود
 دعویٰ خدائی آں است کہ ہمہ کار ہا بر مراد خود طلبی و دعویٰ پیغمبری
 آنکہ ہمہ خلق خواہاں تو باشند و ترا دوست دارند و مے فرمود
 مرید باید کہ پہچ حال امانت کے قبول نکند و جواب گوید قبول
 نکردم او گفت انچہ امانت آوردہ ام یک شب در دہلیز شما نباشد بد
 رضا ندادم و فرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس
 السدسہ العزیز گفتے کسے کہ امانت قبول کن۔ او از مریدان
 من نباشد۔ و از سلطان المشائخ سوال کردند پدرا شاید کہ فرزند

را هر گيد و فرمود درين باب اختلاف است بعضی گفته اند شايد كه چنانكه خواجگان
چشت بفرزندان خود دست بيعت و مقام داده اند و فرمود در پدري شيخ
كس را اختلاف نيست و در شيعي پدراختلاف است روزي بخدمت سلطان
المشايج مسافر رسيده بود از و فرمود پرسيد كه بر سجاه شيخ شهاب الدين
سهروردي از فرزندان او كس هست آن در و پيش گفت آن كس بخت پسر
هست فاما در علمست جمله اوقات اند يا عهده اوست بعهده فرمود و شنوم
احساب هم دارد گفت آن كس بعهده سر مبارك بخسانيد و فرمود كه ابن النجيب
لا ينجب وان نجب فنجب بعهده فرمود بزرگي حكمت اين قصه بيان كرده است
و گفته كه حق جل و عالي اكمل قدرت خود عايد تابنده بعبود معترف ايد كه در
مقام شيعي مردان را بكمال تكميل رسيد كراين معني از تو بود فرزند تو كه
تر از منم و ايترا نداشتي فرمود تعز من نكناه و نكلا من نكناه و نكلا من
الميت و نكلا من الحي و فرمود كه بعضي گويند مالا با خواجه خضر
عليه السلام پيو ننده است اين معني مشايخ نهي پسندند نگاه فرمود كه شيخ شيوخ العالم
فريد الحق و الدين قدس الدرره العزيز را پسر بود از همه پسران هتراه بيعت
در بايان قبر شيخ الاسلام قطب الدين بختيار كرد و مخلوق شد اين خبر بخدمت
شيخ شيوخ العالم شيخ كبير رسانيدند خواجه فرمود حضرت شيخ الاسلام قطب الدين
قدس الدرره العزيز خواجه و مخدوم ماست اما اين بيعت درست نيست بيعت
آنست كه دست شيعي كه بظاهر محي باشد گيرد و مولا تا سراج الدين حافظ بلاوني
از سلطان المشايخ سوال كرد كه اين حديث است من ليس له شيخ فليست
ابليس سلطان المشايخ فرمود كه قول مشايخ است نگاه فرمود و ذكر در و شيعي

سلكه پسر نجيب و بزرگ بزرگ نه شود و اگر بزرگ شود پس عجب است عهده عزيز و صاحب اعتبار ديگر
هر كس را كه نخواهي و دليل و خوارمي كني هر كس را كه نخواهي و پيداي كني دوستان خود را از پشت
دشمنان خود و بر آري غافلان را از پشت و اكران سلكه سلكه نيست مراد را پير ره نما
پس نه نماي اوست ابليس عين ۱۲

کردند کہ اگر اور اسے دیدے کہ باکسے پیوند نہ ارد گفتے ایں درپاکہ کسے نشستہ راوی
 ایں حکایت عرضداشت کردینے ذرنہ نادر فرمود کہ غیر معنی آں باشد ہر کشتی
 پیوندے کند ہرچہ ایں مرید کن فرداں عل درپاکہ پیر او منہ را زینہت گویند فلان
 درپاکہ کسے نشستہ است یعنی پیر نادر و نکتہ در بیان آنگہ بر شاخ و پیرے بیعت
 کنند بعدہ بامشاخے و پیرے دیگر بیعت کنند سلطان المشائخ فرمود بیعتی در میان
 با پیرے بیعت کردہ باشند بر آں بسندہ نمے کنند تا بر پیرے دیگر میروند و بیعت
 و خرقہ او ہمے ستانند نزدیک من این چیزے نیست زیرا کہ مرید را محبت حقیقہ
 و جل و علی بر اندازہ محبت پیر خود واصل سے شود چوں باد و پیر بیعت کنند و خرقہ دو
 پیر ستانند چگونہ راست آید بیعت ہماں است کہ اول باکسے کردہ باشند اگرچہ آں
 پیریکے از احاد باشد و سے فرمود شیخ شیعہ العالم شہاب الدین سہروردی
 قدس سرہ بارہا گفتے ہر درے و ہر سہرے نباشد یک درگیر یکدیگر گیرید از
 سلطان المشائخ سوال کردند حکم شیخ حسین منصور خلج چیست فرمود کہ مرد
 است او مرید خیر کج بود ترک او گرفت و بر جنید رحمۃ اللہ علیہ آمد و درخواست
 بیعت کرد جنید فرمود تو مرید خیر کجی ترا دوست بیعت نہ ہم اورا رد کرد چوں
 جنید رحمۃ اللہ علیہ مقتدا سے وقت بود و روا و رؤیہ ہمہ باشد و بخط مبارک سلطان
 المشائخ قدس سرہ العزیز نشستہ دیدہ ام فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَمَا رَأَيْتَا الْمَشَائِخَ
 اسْتَفَادُوا عَنْ غَيْرِ شَيْخٍ وَاحِدٍ كَأَبِي عَثْمَانَ فَإِنَّهُ كَانَ مِمَّنْ سَكَبَا مِمَّا بَعَثَهُ
 يَحْيَى الرَّازِي وَبَعْدَهُ رَعْبٌ فِي صُحْبَتِ شَاهِ الْكُرْمَانِيِّ ثُمَّ تَبِعَ أَبَا حَفْصٍ الْحَلَبِيَّ
 وَبَلَغَ مَبْلَغَ الرِّجَالِ وَأَنْتَ فَقَدْ تَحَرَّيْتُ وَاسِعًا أَعْلَمُ أَنَّ تَعْلُقَ الْإِرَادَةِ تَعْلُقُ
 يَشْتَرِكُ فِيهِ غَيْرُهُ وَتَعْلُقُ يَشْتَرِكُ فِيهِ غَيْرُهُ فَإِنَّهُ يُمْكِنُ أَنْ يُسْرِبَ إِلَى الصَّبِيِّ

علامہ ارشاد فرماست بنیاد حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز گرفت گویند کہ من دیدہ ام شیخان
 را کہ استفادہ کردہ اند سوا سے از یک شیخ از شیخان بسیار خانیہ الی عثمان زیرا چہ بود او چنگ در زندہ بہ
 پیروی عجمی رازی بعد گذشت او پیوست بصحبت شاہ شجاع کرمانی بن از ویہ وی کرد با حافظ
 خوارزمی بمرتبہ دوستان خدا و توفیقش بسیار جدا گشتہ از مطلوب خود را بسیار سہل گذشتہ
 از تیرہ تا نیکہ علاقتہ ارادت علاقتہ ایست کہ شریک نھے شود و غیر شیخ و تعلق پرورش تعلقہ است

عَلَى الْوَالِدَيْنِ فِيهِ صَبْعُهُ الطَّيْرُ أَوْ أَنْ تَمُوتَ الشَّيْخُ كَمَا كَانَ حَالُ الشَّيْخِ إِلَى الْبَحْرِ
 الشَّهْرُ وَرَدِي لَمَّا مَاتَ شَيْخُهُ أَحْمَدُ الْغَزَالِي اسْتَفَادَ بِإِشَارَتِهِ عَنِ الشَّيْخِ حَمَّادٍ
 دَبَّاسٍ نَكَمَتَهُ دَرِيَانُ تَوْبَةٍ وَاسْتَقَامَتِ أَسْ سُلْطَانُ الْمَشَايِخِ مَعَهُ فَرَمُوهُ قَدَسَ
 اَمْرَهُ الْغَزِيْرُ سَالِكٌ چوں قدم در راه نهاد اول توبه کند توبه برد و نوع است
 توبه عوام و توبه خواص توبه عوام از گناه است و توبه خواص از مآدون الصدوايں
 توبه که سالک کند باید که به استقامت کند و ایں راه انگاه عبور تو اں کرد که درو
 استقامت باشد و طلب جاه و کرامت نباشد و اں استقامت مے باید
 که بر متابعت رسول علیه السلام و الصلوة باشد و هیچ سستی و آدابے از وفوت
 نشود خواه عطا فرماید میت جاوید در متابعت مصطفی الزیّن پتانو شرع
 او شود بر تو مقتدا و دعائے که بر اے استقامت توبه آمده است دریں
 کتاب در باب او را در نکته ادعیه ما توره تحریر یافته است چوں که توبه کند
 آنچه پیش از اں کرده باشد بدان ماخوذ نیست و مے فرمود که اگر کسی از شراب
 توبه کند هر آینه حریفان و قریبان پیشین او را فراموش نمایند و هر بار شراب خورد
 و بموضعیکه ذوق گرفته باشد طلب کنند وجه نمایند تا او باز شراب خورد و نمایی
 انگاه باشد که او را اندک مایه هوس در دل مانده باشد و اگر تائب دل از اں
 اندیشه کلی صاف کند هیچ قرینے و حریفے او را فراموش نتواند نمود دلیل بر صدق
 توبه او شکستن از قُرْآن و حرفا باشد بعد از اں فرمود هر که را بمصیبتے بزبان گیرند انگاه
 باشد که اندک مایه دل آنکس بر آں فسق باشد اما چوں تائب دل خود را از اں
 ناشایسته باز آرد و بچکس او را بر آں جرم و جنایت یاد نکن ایں همه معانی دلیل
 بر استقامت توبه است یعنی تائب بر سر توبه مستقیم است نه او را

لکه شریک مے شود و در غیر مری حقیقی زیرا چه بدستی که جایز است که به بر و در طفل را غیر مادر و پدر
 پس شیر مے دهد اں طفل را دایه مگر آنکه بمیرد و شیخ چنانکه بود حال شیخ نجیب الدین سهروردی
 هرگاه که مُرد شیخ او ابو احمد غزالی فایده گرفت با شرا شیخ احمد غزالی از
 شیخ حماد دباس ۱۲

بمعصیت تواند خواند و نه بفسق نام او بر زبان تواند راند بعد فرمود که اینکس که دست
 شیخی می گیرد و بیعت می کند آن عهد خداوند است باید که بر آن ثابت باشد
 و اگر او بر آن ثبات میسر نیست دست بر چه می گیرد همچنانکه هست می باشد
 کو و می فرمود چوں کسے تائب شود و پیش از آن کسے را بد گفته باشد باید که برو
 برود و او را معذرت کند و بکلمه خواهد و او را خشنود کند و اگر آنکس مرده باشد
 چه کند چنانکه او را بد گفته است در مردن او نیکو گوید و اگر کسے را کشته باشد
 و او را زالی نباشد که دیت او بتانده چه کند برده آزاد کند اینکس که برده آزاد میکند
 احیای مرده می کند و اگر کسے بر منکوحه غیره و محلو که کسے زنا کرده باشد چه کند
 اینجا نیامده است که برود و برو دو عذر خواهد اینجا بخدا می گریزد و اگر شراب خمر
 تائب شود چه کند شرابها را لطیف بخلق خدا دهد و آب های خنک بعده
 فرمود و آنکه گناهی می کند روئے او بجانب معصیت ما باشد و قفا جان بحق
 آن زمان که تائب شد باید که قفا جانب معاصی باشد و روئے جانب حق انگاه
 فرمود و آنکه تائب شده است باید که او را در طاعت ذوق تمام باشد و آنکه
 بمعصیت باز می گردد و نعوذ بالله از آنست که از نور طاعت ذوق نماند
 انگاه بر لفظ مبارک راند که توبه و انابت در حالت جوانی نیکو می آید و پیری
 خود چه کند که تائب نشود و این دو بیت بر زبان راند لطم چوں پیر شوی وید
 سر انجام آئی سر کار خود بنا کام ساز می روح راز تیره رانی معشوق
 روز بی نوائی بعده فرمود که حق تعالی از بند خود از جوانی او خواهد
 پرسید یَسْأَلُ الْمَرْءُ مِنْ شَأْنِهِ بِمِثْنَوِي لِلْحَكِيمِ الثَّانِي
 فِي السُّبِّ وَالشَّابِّ

بمعصیت

از پس این رکوع چیست بحد
 جو می عمر پُر آب و روشن بود
 عاریتها همی ستاند باز

راکم کرد روزگار خسود	از پس این رکوع چیست بحد
تا جوانی مدد که باسن بود	جو می عمر پُر آب و روشن بود
خوش خوش از من جهان نزل مجا	عاریتها همی ستاند باز

<p>نہ سب از گوش کردیروں مرگ + دل ازین عمر مختصر برگیر مرد پیر از لقائے جانان شد ہست پیر از ولایت دین است سیرم از عمر و زندگانی خویش ایں حیاتم مرا ملال آمد کہ بسازی برائے رفتن برگ + کز چنیں عمر کس نگر و دپیر با چنیں عمر پیر نتوان شد آنکہ گویند پیر میرا نیست مے بگیرم برائیں جوانی خویش زندگانی مرا وبال آمد +</p>	<p>باز ایم بر سر حرف توبہ سلطان المشائخ مے فرمود کہ توبہ بر سہ قسم تمام شود یک قسم آں حال است و دوم ماضی و سیدم مستقبل انجی صفت حال است آنست کہ لشیماں شود یعنی ندامت آرد از ہر چہ کردہ است و قسم سوم ماضی است کہ خصماں را خشنود کند اگر کیے از کیے دہ درم غصب کردہ است و بیس بیگو یہ توبہ توبہ این توبہ نہا شد توبہ آں باشد کہ دہ درم بدو باز دہد و او را خشنود کند قسم سیوم کہ تعلق مستقبل دارد آنست کہ نیت کن نہ کہ پیش بدان معصیت باز نگر و دانگاہ فرمود کہ چوں من بچہ شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر پوچستم و انابت آردم ہر بار ہر لفظ مبارک میراند کہ خصماں را خشنود باید کرد و ریں باب بسیار فلو فرمود مرا یاد آمد کہ بیست جیتل دام دادنی دارم و یک کتاب کسے عاریت خواستہ بودم و از من غایب شدہ در انجیہ شیخ کبیر نور اللہ مرقدہ در باب خشنود کردن خصماں ذکر بلیغ مے فرمود من دائتم کہ مخدوم مکاشف عالم ہست در دل کردم کہ این بار در دہلی بروم و ایشان را خشنود کنم چوں در دہلی آمدم آخر دیکہ بیست جیتل او دادنی داشتم بزر از بودا و جامع ستدہ بودم الغرض ہر وقت بیست جیتل یکجا جمل نئے شد کہ بدو بر ساختم و جہر حال تنگ بودے گا سہ پنج جیتل بدست آمدے و گا ہے دہ جیتل تا یک بار دہ جیتل بدست آمد بیادم برداں بزر از داور آواز دادم از خانہ بیروں آمد باو گفتم کہ بیست جیتل توبہ من ماندہ است میسر نشد کہ بیک دفعہ بدہم این دہ جیتل آوردہ ام بتاں و دہ دیگر ہم کنوں بر ساختم انشا اللہ تعالیٰ آں مردچوں</p>
---	--

ایں بشنید گفت آری از آنجا که تو می آئی بهمین توقع باشد ده جیتل از من بماند
و گفت آن ده جیتل باقی ترا بخشیدم بعد از آن بر ختم بر آن مرد که کتاب او آورده
بودم او را دیدم گفتم آری خواهی از تو کتابی عاریت برده بودم از من غایب شد
آنکس نسخه حاصل کنم بچنانکه آن کتاب تو بود نویسانم و بتو رسانم چون آن مرد
ایں سخن بشنید گفت آری از آنجا که تو می آئی ثمره بهمین باشد بعد از آن
گفت که کتاب بتو بخشیدم باز آیم بر سر حرف تو به حضرت سلطان المشایخ
می فرمود که متقی هست و تأییب متقی آنست که گاهی ملوث نشده باشد و تأییب
آن آنست که بعد گرفتن ذوق معصیت توبه کرده باشد و درین مسئله بعضی گفته
اند که متقی و تأییب هر دو برابر اند و بعضی گفته اند که تأییب فاضل تر از متقی است
زیرا که ایں تأییب شده است ذوق معصیت گرفته است آنکه ذوق گرفته باشد
خوشر از آن باشد که هلا بهیج ذوق نل گرفته باشد و بعضی گفته اند که متقی فاضل تر
از تأییب در صحت ایں قول حکایت فرمود که وقتی میان دو کس مباحثه شد
یکی گفت متقی از تأییب فاضل تر و دیگری گفت که تأییب از متقی فاضل تر ایں
سخن میان ایشان بطویل کشید ایشان هر دو بر پیغامبران عهد رفتند و ایں
را حکم طلبیدند و پیغمبران عهد فرمود که من از خود حکم نتوانم کرد منتظر وحی خواهم
بود تا چه فرماں شود و بعد درین میان بر آن پیغمبر فرماں آمد که آن هر دو تن را
باز گردان و بگو شما هر دو بروید و امشب یکجا باشید چون از خانه بیرون آید هر که
اول پیش شما بیاید حکم ایں مسئله از او پرسید آن هر دو تن بحکم فرماں برگشتند و رو
دیگر از خانه بیرون آمدند مردی پیش آمد از او پرسیدند که خواه ما را مشکلی شده
است تو حل کن او گفت چه مشکل است ایشان گفتند ما را معلوم نشود آنکه معصیت
نکرده باشد او بهتر از آنکه کرده باشد و تأییب شده آن مرد گفت آری خواهی که
من مردی مجاهد ام علی خوانده ام ایں مسئله چگونه حل کنم اما اینقدر رسد
چامه که من میافهم تا را بسیار میباشد بعضی تاریخ مسلمانان باز پیوند می کنم

نزدیک من آں تار که نگه بسته باشد بهتر از آں تارے که بگسلد و باز پیوند کند هر دو
 باز گشتند و بخندست آں پیغمبر آمدند صوت حال باز گفتند آں پیغمبر گفت جواب
 شما همین بود و بخط مبارک سلطان المشایخ قدس سره العزیز نوشته دیدم
 ام یَا دَاوُدَ قُلْ لِلَّذِینَ تُوْبُوْا اِلَیَّ قَبْلَ قِیَامِ السَّاعَةِ فَاِنَّ الْمُدَّیْنِیْنَ یَنْظُرُوْنَ
 اِلَیَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ طَرَفِ حَقِّیْ وَفِی الْحَدِیْثِ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَذْنَبَ لَمْ یُکْتَبْ
 عَلَیْهِ حَتّٰی یُدْنِبَ دُنْبًا اٰخَرَ فَلَمْ یُکْتَبْ عَلَیْهِ حَتّٰی اَذْنَبَ دُنْبًا اٰخَرَ فَاِذَا
 اَجْتَمَعَتْ عَلَیْهِ مِنَ الذُّنُوْبِ ثُمَّ اٰذَنْ اَعْمَلْ حَسَنَةً وَاحِدَةً کُتِبَ لَهُ خَمْسُ
 حَسَنَاتٍ وَجُعِلَ خَمْسُ حَسَنَاتٍ بِاَزَاِ خَمْسُ سَیِّئَاتٍ وَفِی الْحَدِیْثِ التَّوْبَةُ
 مِنَ الْمُنْکَرِ تَاْیْسِرُ مِنَ التَّوْبَةِ عَنِ الْغِیْبَةِ التَّوْبَةُ صِفَةُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِلَا صِفَةُ
 الْمُفْضَرِّیْنَ وَجَاءَ الْقَلْبُ مُنْذِبٌ وَاِلَا وَبُهُ صِفَةُ الْمُتَّوْبِیْنَ نَعَمْ الْعَبْدُ اِنَّهُ
 اَوَّلُ قَبْلِ الشَّیْخِ التَّائِبِ الطَّائِفِ وَاَسْرَعَتْ الطَّائِفَاتُ حَتّٰی اَحْرَسَتْ
 التَّوْبَةُ اِلَی الشَّیْخِ وَاَسْرَعَتْ حَتّٰی حَبَّتْ قَبْلَ الْمَوْتِ شَعْرُ الْهَمِیْ ثَبَّتْ
 عَمَّا کَانَ مِنْیْ + فَکَفَّرَ سَیِّئَاتِیْ وَاَصْ عَنِّیْ + وَعَالِمِیْیَ بِلُطْفِکَ یَا اِلَهِّیْ +
 وَلَا تَقْطَعْ لِاَجْلِ الذَّنْبِ مِنْیْ + فَکُنْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِیْ مُعِیْنًا + وَاحْسَنْ لِیْ
 کَمَا اَحْسَنْتَ ظَنِّیْ + سلطان المشایخ مے فرمود که پیغمبر فرموده است که عتبات

له ترجمه عبارت عربی که بنویس حضرت سلطان المشایخ نوشته دیده ام اے داوود بگو که ای کمال از توبه بکنید پس
 پروردگار پیش از برپا شدن قیامت زیر آچ برستی که گناهکاران خواهند بدبو سے من روز قیامت از گوشه چشم
 و دیده و حدیث است برستی که بنده و قبیله گناه مے کند نوشته شده شود بر آں گناه باز دیگر گناه مے کند پس
 درین هنگام جمع مے شوند بر آں بنده گناهان پس درین هنگام یک نیلی مے کند نوشته شده شود بر آں اوج
 نیلی و پنج نیلی دیگر در مقابله گناه که پیش از نیلی کرده بود و در حدیث دیگر است که توبه کردن از زمان آسان
 تر است از توبه کردن از غیبت باز مازن از گناه صفت مومن است و در بخدا آوردن صفت مقربان
 درگاه است چنانچه مے گویند که آمد بادل روانه بدبو سے خدا و باز گشتن از جمیع نامرضیات حق گفته شد
 مرشح تائب پس را که دیر کردی و شتاب کردی توبه کردن از جهت آنکه دیر کردی آهی بر سر توبه در وقت
 پیروی و شتاب کردی از آں روز که پیش از مرگ در حالت صحت توبه کردی **له** ترجمه شعرا مے معبود من
 توبه کردم من از گناهان مے که انما سرود بود پس برپوش گناهان مرا خوشنود و از من کار لطف کن با من آه معبود من و مبر
 از من از جهت گناهانیکه صادر شود از من پس با من روز قیامت بر آں من یاری و بنده و هم یاری کننده و نیکی
 کن با من چنانکه بگو که گناهان من در ذات خود یعنی از ذات توانمان بخشگی است و مرا بندگان است ۱۲ ۱۳ ۱۴

حق دو چیز است و اس عزیز است با عصمت در اول و باتو بہ در آخر حق تعالی
 بہ برکت حضرت سلطان المشائخ بجمہ غلامان و مریدان سلسلہ چشتی نظامی
 روزی کناد تلمتہ دریاں حکم کردن پیر و قبول کردن مرید حکم پیر سلطان
 المشائخ نے فرمود مرید را مے باید ہماں کن کہ پیر فرماید اما پیکہ پچناں مے باید
 کہ در احکام شریعت و طریقت عالم باشد تا چیزے غیر مشروع نغرماید و اگر چیزے
 فرماید کہ مختلف فیہ باشد پس مرید را ہماں باید کرد کہ آنچناں پیر فرماید بنا بر اکلم
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است اِخْتِلَافٌ مَتَّبَعٌ رُجْحَةٌ وَ شَيْخٌ بِرِ
 قَوْلٍ مُّجْتَهَدٍ سَ حُکْمٌ کَرْدَہ است پس مرید را باشارت پیر کار مے باید کرد و کسیکہ
 بخدست پیر مے پیوند و ارادت مے آرد و ایں را تعلیم گویند یعنی پیر را بر خود
 حاکم مے سازد پس ہر چہ پیر گوید مرید نشود تحکیم نباشد و اگر بعضے قول و فعل
 پیر را منکر باشد او مرید نباشد بعدہ حکایت فرمود زالے بود ہر بار در خانقاہ شیخ
 ابو سعید البونخیر رحمۃ اللہ علیہ درآمدے و صحن خانقاہ را جاروب دادے شیخ
 ازو پرسید کہ مقصود از ایں جاروب دادن چہ داری بگو تا غرض تو حاصل
 کنم زال گفت غرضے دارم چون وقت خواب آمد عرض خواہم داشت القصۃ زال
 ہچناں خدمت بجائے آورد تا روزے جوآنے صاحب جمال بخدست شیخ آمد
 و بیعت کرد زال بیاید و خدمت شیخ را گفت کہ ایں جوآن را بگو تا مرا در حبالہ خود
 آرد شیخ متامل شد و با خود گفت کہ ایں عورتے زال و نامزیا و ایں جوآنے خوب رو
 اینغنی چگونہ شود شیخ در خلوت شد سہ شہاروز طعام و شراب خورد بعد سہ شہاروز ہر دو
 را پیش طلبید رو سوے آنجواں کرد کہ ایں زال را در حبالہ خود آرجوان بطریق غریب
 قبول کرد بعد از اں زال التماس نمود کہ شیخ فرمان دہد تا مرا جلوہ دہد چنانچہ رسم عروسی است
 شیخ فرمان داد ہچناں کن فرمود کہ را تہہ کہ مے پختند تضعیف کنن انگاہ زال التماس کرد کہ شیخ
 آں جوآن را فرماں دہد تا مرا از زمین برگیرد و بدست خود بالاے تخت برد شیخ آں
 جوآن را فرمود کہ ہچناں کن چون آں جوآن زال را از زمین برداشت

زال گفت که اے شیخ ایس جوان مراد نظر تو از خاک برداشت فرماں دہ سید کہ
 مراد خاک نیند از دینے ایس کار را ابو فارس اند و مرا پشت نہ ہ شیخ پچھاں فرمود
 اے جوان قبول کرد مکنتہ دریاں تجدید بیعت حضرت سلطان المشائخ مے
 فرمود قدس سرہ العزیز چوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریمت مکہ کریش
 از فتح مکہ امیر المومنین عثمان را بر سالت بر گئیای فرستاد پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم را خبر رسانید کہ امیر المومنین عثمان را باشتن پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم چوں بشنید صحابہ رضوا اللہ علیہم طلب کرد و فرمود بیا ید بیعت
 کنید تا با کمئیای حرب کنیم یا راں بیعت کردند پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنراں
 بر تہ درخت تکیہ کردہ بوداں بیعت را بیعت رضواں گویند دریں میاں یا اے
 بود اورا ابن اُکوع مے گفتند او بیا مدو درخواست بیعت کرد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم فرمود پیش ازین بیعت نکردہ گفت یا رسول اللہ کردہ ام اما این ساعت
 تجدید مے کنم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اورا دست بیعت داد تجدید بیعت با
 مشائخ کہ مے کنند ازینجا است وقتے جوانے بخد مت سلطان المشائخ تجدید
 بیعت کرد و گمراہ از طرفے ایذا مے رسیدہ بود در باب او این بیت فرمود بیت
 اے بسا شیرکان ترا آہوست * اے بسا در دکان ترا داروست * و میفرمود
 کہ من پیش جامہ خواجہ خود شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ
 العزیز تجدید بیعت مے کنم و عجب ندارم کہ شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر نیز پیش جامہ
 پیہر خود تجدید بیعت مے کرد کا تب کسروف در کتابے نوشتہ دیدہ
 است کہ تجدید بیعت پیش جامہ پیہر از آنجملہ است کہ بخد مت محمد و محمد بن محمد
 کردہ شد از حق تعالی امید وارم کہ ایس بیچارہ را برینجملہ کنند کہ عہد کردم بخوابے
 خویش و خوابہ خواجہ خویش و خواجگان چشت علیہم الرحمۃ و الرضوان و بمحمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ زبان نگاہ دارم و گوش نگاہ دارم و بر جادہ
 شریع باشم و من بیچارہ را در کار دیں و محبت رب العالمین بخشند و در سلک

بندگان خندم بدارند این ضعیف گوید بیعت عهد کردیم که دل در خم زلف تو نهیم
 جاں مشتاق بنیرسم اسقپ نهیم • وقتی مردے بخدمت سلطان المشائخ
 عید بیعت کرد سلطان المشائخ و آن حال این بیت بر لفظ مبارک راند
 بیعت و عشق تو کار خویش هر روز • از سر گیرم زبے سرو کار • نکتہ در بیان
 اعتقاد مرید بخدمت پیر مقرر ضمیر مریدان خوب اعتقاد باید که مرید را
 اعتقاد و محبت پیر بحدے باشد و بشاید رسد که در زمان خود جز پیر خود دیگر را
 نداند که بخیالے میرساند شیخ سعدی خوش گوید بیعت که نیست در همه عالم
 باتفاق امروز جز آستانه تو مقصدے و لجاے • و اگر در خاطر مرید شست
 اعتقاد هم بگذرد که در عالم جز پیر من کسے هست که بخیالے میرساند بالقطع شیطان
 ملعون در اعتقاد او تصرف کند و آن هر دوسے را از شغول پیروان آورد
 و خلل در اعتقاد اندازد و او را چیزی نماند که بداند فساد اعتقاد و ارادت او
 باشد نعوذ بالله منها بخدمت سلطان المشائخ سوال کرد اگر پیرے در احوال
 مرید سفر کند تا عمل او چگونہ باید یا اگر در عالم اعتقاد سفر کند و اعتقاد درست
 و محکم باید مرید را امیدے باشد فرمود آری اصل در نیکی اعتقاد است
 چنانکه در عالم ظاهر اصل ایمان است و مومن راے باید که در وحدانیت باری
 تعالی و رسالت رسول صلی الله علیه و آله و سلم ایمان درست باشد
 مرید را نیزے باید که در حق پیر اعتقاد درست باشد چنانکه مومن بگناه کار
 نشود و مرید نیز چون در اعتقاد درست باشد بلغزشے بر کردار و طریقت او
 حکم نتوان کرد که بیکت اعتقاد باطل باز آید وے فرمود که وقتی شیخ شیوخ العلم
 فرید الحق والدین قدس الله سره العزیزے فرمود که مقصد و عقیده این کس است
 هر که بقصد و عقیده پاک آمد البته قابل باشد زیرا چه عقیده این کس را هم در خاطر
 فرحتے باشد و اندازہ عقیده خویش هر کسے نصیبے کرد بعدہ فرمود که وقتی از
 کهنوتی مردے خدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس الله سره العزیز

آمدن خواجه گفت از کجا آمده و بچه نیت آمده آغاز کرد که فاتحه درخواست کردن شیخ
شیخوخ العالم فرمود یا راں و فرزندان را که فاتحه بخوانید این زمان که جمع شده اند
باز فرمود بچه نیت آمده او گفت فاتحه درخواست کردن خواجه بگوید که عقیده
بهچنین باید بی. فاتحه خواندن فرمود و گفت عقیده نیکسج از فعل انیکس است
فعل انفسیه باشد و عقیده لغیره و سلطان المشایخ می فرمود و وقتی در پیش
را مار گرفته او گفت اگر ارادت من شیخ خود درست است بهیچ علامه جهت
نیست و اگر ارادت درست نیست خود انیکس مرده اولی تربت عقیده او
آن زهر اثر نکرد و عرض میدارد کاتب حروف مراد ازین درویش ذات مبارک
سلطان المشایخ بود و آنچه بنجد مت حضرت شیخ شیخوخ العالم فرید الحق الدین
قدس الله سره العزیز میرفت در صحرا سر سه حضرت سلطان المشایخ را مار
گرفته بود چنانچه در نکته کرامات شیخ شیخوخ العالم فرید الحق والدین قدس الله
سره العزیز تحریر یافته است زیرا چه سلطان المشایخ فرموده است که کرامات
شیخ شیخوخ العالم فرید الحق والدین قدس الله سره العزیز حکایت فرموده
که درویش را بنچینین حال پیش آید و یا بنچینین کار پیش آمد و من همان شتم
که مراد از آن درویش ذات مبارک سلطان المشایخ شیخ شیخوخ العالم است
سلطان المشایخ نیز درین حکایت همین معنی را رعایت کرده است و میفرمود
و وقتی شیخ شیخوخ العالم فرید الحق والدین قدس الله سره العزیز دعای برود
داشت فرمود کسے باشد که این دعا را یاد گیر و من دانستم که مقصود شیخ این است
که من یاد کنم عرض داشت کردم اگر فرمان باشد بنده یاد گیر و آن دعا بمن داد
گفتم یکبار بنجد مت شیخ بنجوانم نگاه یاد گیرم آن دعا بمن داد و فرمود بنجوان چوں خواندن
اگر فتم اعراب را اصلاح داد و فرمود که بنچینین بنجوان من بنچنان که فرمود خواندم اگر چه بنچین
من خوانده بودم هم معنی داشت القصه همان زمان آن دعا در خاطر من یاد شد
گفتم دعا یاد گرفتم اگر فرمان باشد بنجوانم فرمود که بنجوان آنرا خواندم آن

اعراب را کہ صلح خدمت شیخ فرمودہ بود ہمچنان خواندم چون از خدمت
 شیخ بیرون آمدم مولانا بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ مرا گفت نیکو کری
 آن اعراب ہمچنان خواندی کہ خدمت شیخ فرمودہ بود گفتم اگر سببویکہ وضع
 این علم است و آن دیگران کہ بانی این قواعد اند مرا بگویند کہ این اعراب را
 کہ ہمچنین است کہ تو خواندی من ہمچنان خوانم کہ شیخ فرمودہ است مولانا بدرالدین
 اسحاق گفت آن آداب کہ بخدمت شیخ تو نگاہ میداری از ما ہیچ کس را میسر
 نشود و مے فرمود چون شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ
 الغزیر از رحمت غالب شد و ماہ رمضان آمد افطار مے کرد تا روزے خوریز
 آوردہ بودند و پارہ مے کردند و پیش شیخ میباشند خدمت شیخ اس را تناول
 مے کرد و رانائے اس پر کالہ خوریزہ بمن داد میخوام کہ اس را بخورم در دل کردم
 کہ خدمت شیخ شیوخ العالم بدست مبارک خود چیزے بمن دہد کجا یا بم نزدیک
 بود کہ بخورم و کفارت دو ماہ متصل روزہ دارم فرمودنے مکن مرا خصت شرعی
 است ترا نشاید کہ بخوری برائے آزمائش اعتقاد تو داده بودم و مے فرمود کہ وقتے
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ الغزیر مولانا بدرالدین
 اسحاق را آواز داد مولانا بدرالدین اسحق در نماز بود جواب داد گفت بیک
 بعد ازاں حکایت فرمود کہ وقتے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام بخورد
 یکے را آواز داداں یار در نماز بود رنگے کرد رسول علیہ السلام فرمود کہ چون
 خدا و رسول خدا بخواند بر فور اجابت باید کرد بعد ازاں سلطان المشایخ بر لفظ
 مبارک اند کہ فرمان شیخ پھر فرمان رسول است علیہ السلام و مے فرمود کہ شیخ شیوخ العالم
 شہاب الدین سہروردی قدس سرہ مندیے از شیخ خود یافتہ بود آنرا پیوستہ بر خود داشت
 و از بر کہتا گرفتے تا وقتے در خواب شدہ بوداں منیل طلب پاسے او بود ناگاہ پا او بدان میل
 رسید چون بیدار شد قلعی فطر ابیہ نمود تا بنایتے کہ میگفت کمن ایہ ام کہ فروا قیامت
 دیتیہ این تا سفت اندوہم بود ناگاہ چکا فرمود کہ یکے بخدمت شیخ منشی آمد و گفت مرید تو

نے شوم شبلی فرمود بشرطے ارادت تو قبول کنم کہ انچہ بفرمایم تو ہماں کنی مرید گفت
 ہچماناں کنم شبلی گفت تو کلمہ شہادت چگونہ مے گوئی مرید گفت کہ ہچنیں گویم لا الہ
 الا اللہ محمد رسول اللہ شبلی گفت تو کلمہ شہادت چگونہ مے گوئی ہچنیں بگو لا الہ
 الا اللہ شبلی رسول اللہ مرید بر فور ہچنیں گفت بعد ازاں شبلی رحمتہ اللہ علیہ فرمود
 کہ شبلی یکے از چاکران کمینہ آنحضرت است رسول ہمون است من اعتقاد ترا
 امتحان مے کردم کہ شیخ محمد الدین بغدادی در تحفۃ البراق مے نویسد طایفہ خواستہ
 کہ تجارت رونڈ بر خود و بر اموال خود مے ترسید مذبحی دست ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ
 علیہ رفتہ و عرضداشتند کہ ایں بندگاں را اتفاق غنیمت سفر است اگر از حضرت
 دعائے ویاوردند مافرو حال ماشود تا از برکت آں سلامتی باشی شیخ فرمود بنام
 باری تعالی غفر اسمہ بر دید فاما اگر در راہ خوفی و یا ہراسے پیش آید نام من بگیرید و
 بگوئید ابو الحسن خرقانی تا از آں خوف و ہراس خلاصی یابید چون ایں سخن
 از شیخ شنیدند بعضے سخن از شیخ قبول کردند و بعدہ یکجا رواں شدند در اثنائے راہ
 ایشان را قطع طریق پیش آمدند کسانیکہ با اعتقاد صاف تمسک بنام شیخ کردند خلاص
 یافتند و کسانیکہ باسم باری تعالی آیات و دعوات تمسک کردند ہلاک گشتند و ماہک
 ایشان غارت شد بریں حال تعجب ہر دو طایفہ زیادت گشت چون بخدیست
 شیخ آمدند یکے از ایشان پرسید چہ حال است گفتن بر ما اینچنین معاملہ گذشت
 نہ آنکہ اسم باری تعالی از آساحی بندگان او بزرگست شیخ گفت آرسے ولیکن شما
 اسم کسے ذکر کردید کہ اسمی اورانے شناسید پس گوئی کہ اورا ذکر نکردید فاما ایں طایفہ
 نام کسے ذکر کردند کہ اورا کما حقہ مے شناسند و اوحق را مے شناسد پس گوئی کہ
 حق جل و علی را ذکر کردند و اینچنین ہر کسے تصدیق کنند مگر کسیکہ ذوق حقیقت چشنیدہ
 باشد و اصل کار را مشاہدہ کردہ مے فرمود من از شیخ رفیع الدین شیخ الاسلام
 او دہ شنیدہ ام کہ مے گفت مراقبتہ بود او مرید شیخ محمد اجل سرزی بود و وقتے
 آں مرید را با تہامے گرفتند و در معرض قتل آوردند سیات اورا ہچناں استانیہ

کہ روئے او جانب قبلہ باشد مگر در آن صورت گو پیرو پس پشت مے شد بر فور روئے
سوئے گو پیرو خود کرد سیاق گفت دریں محل روئے سوئے قبلہ باید کرد آں مرد
گفت من روئے جانب قبلہ خود کرده ام تو کار را باش امر حسن خوش گوید بلیت
اگر چه در عرب از بہر قبلہ کعبہ نباشد بنود قبلہ جنوں مگر قبیلہ یسلی از سلطان
المشلیح قدس سرہ العزیز سوال کردند میدے باشد کنج وقت نماز مے گذارد
وانذک و ردے مے خواند اما محبت شیخ در دل او بسیار باشد و اعتقاد او بحد
پیرو یکبارگی راسخ و میدے دیگر باشد کہ اور اطاعت بسیار باشد و تسبیح و اورادے
بے اندازہ و حج کرده اما در محبت شیخ و در اعتقاد تصورے باشد میاں این دو بہتر
کدام باشد فرمود آنکہ معتقد و محب شیخ است بعد از اں بر لفظ مبارک زائد آنکہ محب
و معتقد شیخ باشد مکی وقت او بر ہمہ اوقات آں متعبہست اعتقاد شرف دارد
بعد از اں فرمود کہ مذہب بعضے اینست کہ اولیا بر انبیا فضیلت دارند بسبب
آنکہ انبیا بیشتر احوال با خلق مشغول اند یعنی صاحب دعوت اند اما اولیا شرف
روح و بحق مشغول اند این مذہب باطل است اگرچہ انبیا با خلق مشغول اند اما
زمانے کہ با حق مشغول مے شوند آں یک زمان بر جملہ اوقات اولیا شرف
دارد و مے فرمود کہ وقتی شیخ شیوخ العالم فرید الحق والیدین قدس سرہ
العزیز مے فرمود کہ یکے با من پیوند کرده بود چوں از من برفت چن گاہ فراج او
برقرار بود باز اں بگشت و یکے دیگر بود کہ از من دور رفت و دیرے ہما سجا
بود اگرچہ تا دیرے بود اما فراج او بر آں قرار بود و بعد دیرے ہم بگشت آنکہ روئے
سوئے من کرد کہ ایں مرد با من پیوستہ است ہم بر آں فراج است و شیخ بگشتہ
است سلطان المشایخ چوں بر نیخون رسید بگشت ہم در گریہ بر لفظ مبارک
زائد کہ تا امروز محبت ایشان برقرار است بلکہ بر زمین از سلطان المشایخ سوال
کردند اگر میدے بخد مت پیرو خود کمتر رسد و در خانہ بیشتر در یاد پیرو خود باشد چگون
باشد فرمود کہ آں نیکوتر اگر کسی از خدمت پیرو خود غایب باشد و در یاد پیرو خود

باشد بہ از آنکہ ہمہ روز و پیش باشد و از محبت پیہ خبر بعد ازاں ایں مصرع
 بر لفظ مبارک را ند مصرع بیرون و درون بہ کہ درون و بیرون بہ در مجلس سلطان
 المشایخ قدس السمرہ العزیز سخن در آں افتاد کہ مریدان بخد متخدم مے آیند
 و سر بر زمین مے نہند سلطان المشایخ فرمود من خواہم کہ خلق را منع کنم اما
 چوں پیش شیخ من بچنین کردہ اند منع نکرده ام درینیاں امیر حسن رحمۃ اللہ
 علیہ عرضداشت کرد بندگانے کہ بنی بست پیوستند و اردت آوردند ایں ارادہ
 بیعت و باریت از عشق و محبت پیہ پس آنجا کہ عشق و محبت آمد در آنصورت
 سر بر زمین نہادن سہل خدمتے باشد سلطان المشایخ مے فرمود قدس السمرہ
 سرہ العزیز کہ از خدمت شیخ شیوخ العالم فرید اسحق والدین طیب السمرہ مضعہ
 شنودم کہ وقتے شیخ ابوسعید البواخی رحمۃ اللہ علیہ سوار در راہے میرفت
 و مریدے پیش آمد و آں مرید پیادہ بود یا مد و زانوے شیخ بوسید شیخ فرمود
 فرو تر مرید پاسے شیخ بوسید شیخ فرمود فرو تر مرید زانوے اسپ بوسید
 شیخ فرمود فرو تر مرید سم اسپ بوسید شیخ فرمود فرو تر مرید زمین بوسید
 آنکہ شیخ ابوسعید البواخی فرمود کہ دریں چہ ترا فرمودم فرو تر مقصود من خ
 آں بود کہ پایے بوس من کنی ہر چہ از فرو تر مے بوسیدی در جہ تو در
 بالاتر مے بود کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ است
 قَالَ صَٰلِحٌ رَّأَيْتُ عَلِيًّا يَقْبَلُ يَدَ الْعَبَّاسِ وَ رَجُلًا مُّسْلِمًا الْمَشَايِخِ
 مے فرمود کہ پیش ازیں مردے بر من آمدہ بود بزرگ زادہ و سیاحت کر
 و شام و روم دیدہ دریں حال کہ او پیش ما بود و جبالہ بن قریشی در آمد
 و سر بر زمین نہادہ شیخ سعدی خوش گوید ہر جا کہ روے زندہ لے
 بر زمین تست ہر جا کہ دست غم زندہ درد عاے تست ہر جا کہ دیگر
 گوید بہمت شعاع روز بہی تا بد انجبین کسے کہ در پرشتش تو بر نہد
 بخاک جبین ہر آں مرسا فرما نگ بر و زد و گفت مکن سجدہ جائیکہ

ترجمہ لغت امیر
 صحابی دینام من
 علی را کہ بوسید
 دست حضرت
 عباس پاسے
 المشایخ را

نیامده است عیدہ و غلبہ کردہ من با او گفتم غلبہ مکن ہر امرے کہ فرض بودہ
 باشد چوں فرضیت او برخیزد استحباب باقی ماند چنانچہ روز عاشورہ بر
 ائمہ ماضیہ فرض بود در عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوں ماہ رمضان
 فرض شد فرضیت او بر خاست استحباب او باقی ماندہ آمدیم بر سجدہ
 در میان ائمہ ماضیہ مستحب بود چنانچہ رعیت مراد شاہ را دوش اگر در استاد
 را دامت مر پیغامبر را سجدہ مے کردند چوں در عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم اس سجدہ بر خاست اکنون استحباب رفت اباحت باقی ماندہ بر ام
 مباح منع از کجا آمدہ است آل مرد ساکت شد بعدہ فرمود معہذا در پیش
 من کہ روے بر زمین مے آوردند من کارہ ام اما چوں پیش شیخ ماروے
 بر زمین آوردہ اند اگر من منع کنم از دو چیز کیے لازم آید یا تجہیل مشایخ
 و یا تفہیق ایشان نعوذ باللہ منہا بزرگے گوید ہیبت در خدمت رکاب
 تو سر بر زمین نہادہ خورشید ز آسماں چہارم ہزار بار بے تکلفہ و بیان چل
 خرقة و خشش اس سلطان المشایخ مے فرمود کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم در شب معراج از حضرت عزت خرقة یافت و اس را خرقة
 فقر گویند بعدہ صحابہ را طلب کرد و گفت من از حضرت عزت
 خرقة یافتہ ام و مرا فرمان است کہ اس را بیکے بدہم بعدہ پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم روے سوے حضرت ابو بکر کرد رضی اللہ عنہ و فرمود
 اگر من اس خرقة بتو بدہم چکنی ابو بکر گفت من صدق و روم و طاعت کنم
 و عطا کنم بعدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ را فرمود اگر من اس خرقة بتو بدہم
 چہ کنی عمر گفت عدل کنم و انصاف نگاہدارم بعدہ از حضرت عثمان رضی اللہ
 عنہ پرسید اگر من اس خرقة بتو بدہم تو چہ کنی عثمان گفت من اتفاق کنم و
 سخاوت و رزم بعد حضرت علی علیہ السلام رضی اللہ عنہ را پرسید اگر من اس خرقة را بتو بدہم
 چکنی علی گفت من پردہ پوشی کنم و عین کان خداے عزوجل بسو شم اس خرقة

بعلی داد کرم اللہ وجہہ و فرمود مرا فرمان خدا سے عزوجل بود هر که این جواب گوید
 این خرقة اورا بدی و سلطان المشايخ نے فرمود کہ بر حضرت امیر المومنین ابو بکر
 صدیق رضی اللہ عنہ چهل ہزار دینار موجود بوداں روز کہ چهل ہزار دینار بیاورد
 و گلیم پوشیدہ و سیخ برآں زدہ بخد مت رسول اللہ علیہ السلام آمد و ہماں
 زماں جبرئیل علیہ السلام گلیم پوشیدہ و سیخ برآں زدہ بیا در رسول علیہ السلام
 پر سید کہ این چه ہیئت است گفت یا رسول اللہ از چہ لہ ملائکہ را فرماں شدہ
 است کہ بر موافقت ابو بکر گلیم پوشیدہ و سیخ برآں زدہ درین محل سلطان
 المشايخ این دو مصرعہ بر زیاں مبارک اندبیت شکرانہ چل ہزار دینار دہند *
 تا سیخ گلیم عشق را بار دہند * بعدہ فرمود چوں جنید شملی را خرقة پوشانید گفت
 انچه پیر در حق ما بجا آورده بود در حق تو بجا آوردیم باقی کار خداست عزوجل
 و مے فرمود و تشریف انچه صحبت شیخ یافته باش بغیرے نتوان داد و لیکن اگر
 بشویند در آن منعی نیست فاما بہتر آن باشد کہ نشویند و مے فرمود از تشریفات
 صحبت یافته پیر اگر وصیت کنند کہ برابر این کس کہ در گور بنہند روا باشد و یا وصیت
 کنند کہ بفرزندانی کہ صالح باشد بدیشال دہند و مے فرمود کہ من وقتے از شیخ
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السدرہ العزیز خرقة یافتم از گلیم خرقة چشتی
 و آل ہنوز بر من ہست عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ کہ بعد نقل سلطان
 المشايخ قدس السدرہ العزیز چوں نقش مبارک حضرت سلطان المشايخ
 را در گور فرو داد و روز خرقة کہ شیخ شیوخ العالم یافتہ بود بر وجو مبارک سلطان
 المشايخ فواز کردند و مصلی حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس السدرہ
 العزیز بر سر مبارک سلطان المشايخ نہادند عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ
 جامہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السدرہ العزیز کہ جد کاتب
 حروف سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ یافتہ بود و جامہ حضرت سلطان المشايخ
 و جامہ شیخ علاؤ الدین نسبہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السدرہ

سرہ العزیز میں ہر سہ جامہ صحبت یافتہ اولیائے خدا تعالیٰ کیے تجلیہ کردہ بدست
 مبارک سید محمد کرمانی کہ بوالکاتب حروف سید مبارک محمد کرمانی رسیدہ بود
 تہذیب تحریر درخاندان کاتب حروف آں دولت موجود است خارج آں جامہ ہا
 دیگر کہ پدر و عمان کاتب حروف از سلطان المشایخ یافتہ اند موجود است الحمد للہ
 علی ذلک حضرت سلطان المشایخ نے فرمود بعضے ازیں طائفہ رامیان دزدان
 روز قیامت بستاند وایشان بگویند ما دزدی نکرده ایم جواب آید کہ جامہ مردان
 پوشیدید و عمل ایشان نکر دید آخر ہم بشفاعت پیران نجات یابند و بے فرمود
 کہ مردے بودا در عزیز بشتر گفتے او از پداؤں در دہلی آمدہ بود و بخدمت مولانا
 ناصح الدین پسر قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ تازہ و خرقہ در خواہد
 ہم بریں نیت جمعیتے کرد بر سر حوض سلطان بعضے از درویشان آنجا حاضر شد
 دریں میاں آں درویش کہ در طلب خرقہ آمدہ بود چوں حوض سلطان را دید
 گفت ایں سہل حوضے است حوض ساعہ کہ در پداؤں است بہتر ازیں حوض
 است محمد کبیر آنجا حاضر بود چوں ایں سخن از شنید مولانا ناصح الدین را گفت
 کہ ایں را خرقہ نہ میدینے کہ آب گوشت مولانا ناصح الدین پچنان کرد از خرقہ
 نداد و از شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ منقول است کہ نے فرمود
 من از سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز شنیدہ ام چندیں خرقہ کہیں
 ضعیف دادہ است ازیں میاں چہار کس را خرقہ ارادت دادہ است دیگر ہم
 خرقہ تبرک و شیخ بہاؤ الدین زکریا قدس سرہ نے فرمود چندیں خرقہ کہ وادیم
 ازیں میاں پنج یا شش خرقہ ارادت بود باقی ہمہ خرقہ تبرک عرض میدارد کاتب
 حروف حکمت ایں سخن چیت کہ بر زبان مبارک سلطان المشایخ رفتہ
 است کہ چندیں خرقہ کہ ایں ضعیف دادہ است چہار کس را خرقہ ارادت
 دادہ است مقرر است کہ چندیں ہزار بندگان خدا تعالیٰ مریدان سلطان
 المشایخ بودہ اند و ہمہ را بارادت قبول کردہ و کلاہ و خرقہ دادہ و مرید گرفتہ

فاما در این سخن مرید حقیقت و مرید حقیقی منقول است از سلطان المشایخ درین باب در نکته بیان مرید پر یافته است و دیگر آنکه مراد از آن مرید است که همه افعال اقبال متابع پیر باشد و ذره از روش پیر تجاوز نکند تا از غایت اتحاد پیر کنفس واحد شود که الفقراے کنفس واحد مصرع بیگانگی نیست تو مائی و ما تویم و کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشته دیده است رأیت بخط شیخ الاسلام شهاب الدین السهروردی آنکه ذکر لباس الخرقه الی المجنید و بعد اختصار علی الصلح و غیره من المشایخ عنقه الخرقه الی النبی علیه السلام و اعتمل السهروردی علی حدیث ابن خالد و المشایخ فیہ طریقتان الطریقه الحسن البصریة و الطریقه الکیلیة فانه لبس علیه السلام علیاً و هو البس الحسن البصری و الکیل ابن زیاد فخرقة الحسن البصری معروفه و اما الکیل البس عبد الواحد ابن زید و البس هو ابایعقوب النسوی و البس هو ابایعقوب النهرجوری و البس هو اباعبد الله ابن عثمان و البس هو ابایعقوب الطبری و البس هو ابالقاسم بن رمضان و البس هو ابالعباس بن ادريس و البس هو داود ابن محمد العمری و بنجاد و الفقرا و البس هو محمد بن مالک و البس هو اسماعیل النقصی و البس هو شیخنا بالمستأ احمد بن عمر الصوفی و البس هو هذا الفقیر برکت

نکته

سنة تخرجه ویدم من بخط شیخ شهاب الدین السهروردی تحقیق ذکر کرده است آن شیخ شهاب الدین پوشت نیدن خرقه را پوشت کرده آن را بسوے جنبی بعد از آن اختصار کرده بر صحت بسوے آن از ایشان سبب گفتن خرقه را بسوے یکے بعد دیگرے تا برینا نند بنبت این خرقه را بسوے حضرت بمی صلی الله علیه و سلم اعتماد شیخ شهاب الدین السهروردی بر حدیث این خالداست مشایخان و دیگر را در پوشتانیدن خرقه و در پوشتن است یک طریقی منسوب است بسوے حضرت حسن بصری و یک طریقی منسوب است بکیل بن زیاد پس بدستی که نشان اینست پیغامبر علی السلام پوشتانیدن خرقه علی را و علی پوشتانیدن آن خرقه حسن بصری را و کیل ابن زیاد را پس طریقه و خرقه حسن بصری معروف است و اما کیل بن زیاد پس پوشتانیدن کیل بن زیاد و عبد الواحد زید را خرقه و عبد الواحد زید خرقه پوشتانیدن ابایعقوب نسوی را و او خرقه پوشتانیدن ابایعقوب نهرجوری را و او خرقه پوشتانیدن ابایعقوب الطبری را و او خرقه پوشتانیدن ابالقاسم بن رمضان را و او خرقه پوشتانیدن ابالعباس بن ادريس را و او خرقه پوشتانیدن اسماعیل بن محمد را که مشهور است بنجاد و الفقرا و او خرقه پوشتانیدن محمد بن مالک را و او خرقه پوشتانیدن اسماعیل مصری را و او خرقه پوشتانیدن شیخ مراد که پدر نیکوئی است نام او محمد بن عمر صوفی است و او خرقه پوشتانیدن ایس فقیر را ۱۲

در بیان خلافت مشائخ قدس السداد و اجم و اسرار جم العزیز از سلطان المشائخ
 قدس السدرہ العزیز مولانا فصیح الدین سوال کرد خلافت مشائخ کراشا پد فرمود
 کنے را کہ در خاطر او توقع خلافت نباشد و منے فرمود کہ شیخ مہمب الدین سقابر
 من آمدہ بود و منے گفت ہر کہ را من مرید گرفتہ او بر من شیخی کرد من گفت شمار از
 جہت شیخ الاسلام بہاوالدین قدس السدرہ العزیز برائے ایں کار اذنی
 بود گفت خیر بعدہ در خاطر من گذشت چوں کہ را از جہت شیخ اذنی نباشد
 ہمیں تقاضا کند از سلطان المشائخ قدس السدرہ العزیز سوال کردند کہ
 کدام اوصاف است کہ آدمی بیاں مستوجب خلافت مشائخ منے کرد و او فرمود
 کہ اوصاف ایں کار بسیار است فاما در آں ایام کہ خواجہ من مرید و ملت خلافت
 خود بہ سانید روزے مرا گفت باری تعالی ترا علم و عقل و عشق دادہ است و ہر کہ
 بدیں سہ صفت موصوف باشد از و خلافت مشائخ نیکو آید و من از خواجہ خود
 شنیدہ ام مشائخ خلافت خود کہ میدہند از سہ طریقہ است اول محکم و بہتر است
 و آں رحمانی است و در آں خیر و برکت بسیار است و آں آنست کہ پیرو باب
 یکے ملہم منے شود و حق تعالی بغیر واسطہ در دل شیخ منے اندازد کہ فلاں را خلافت
 بدہ و دوم آنست کہ شیخ در مرید معاملہ نیکو منے بیند اجتہاد منے کند و اجتہاد
 احتمال خطاب و صواب دارد و سببوم آنست کہ بشفاعت و عنایت کسے شیخ او را
 خلافت میدہد و درین محل سلطان المشائخ را قدس السدرہ العزیز پرسیدند
 و چنین اذنی کہ انشراح پیر نباشد شیخ عہدہ آں باشد فرمودند بریں نوع
 چگونہ نباشد بعدہ فرمود کہ فخر الدین صفائے خلیفہ شیخ الاسلام فرید الحق
 والدین قدس السدرہ العزیز بود و در بلگرام بودے و او داؤد نام
 و رویشے را بخدمت شیخ شیوخ العالم فرستاد و التماس خلافت کرد کہ خلق
 مرا منے شود و کلام منے طلبد و من در آں ایام بخدمت شیخ شیوخ العالم
 بودم شیخ شیوخ العالم خدمت ہاے او قبول نکرد و مدتے فرستادہ او بیخبر من

مانده و یک کثرت من تنها و یک کثرت برار مولانا شهاب الدین پسر شیخ شیوخ
 العالم ذکر او بجای بہت پیش شیخ شیوخ العالم کو دیم ہر بار اثر بے رضای و شیخ ظاہر
 نے شد و منے فرمود کہ اس کا حق است بارز و نیست ہر کہ قابل باشد ناخواسنہ
 بیاید کثرت سیوم در محل صالح در باب او عرضداشت کردم اس بار فرمان شد تو چہ
 نے گوئی عرضداشت کردم حاکم مخدوم است او در ظاہر و در ویشی مشغول ہے نما
 انگاہ مرحمت فرمود از مولانا بدر الدین اسحاق برائے او خلافت نامہ نویسانہ
 و فرستاد تا چنان افتاد کہ در دہلی با اس فخر الدین ملاقات شد من چیزے
 کیفیت خلافت او کہ التماس کردہ بودم آغاز کردم و دیدم اور دشوار ہے نماید
 در خاطر گذشت انچہ در باب او شیخ نے فرمود حق یہاں بود من بر غلط مولانا
 ضیاء الدین برنی رحمۃ اللہ علیہ در حسرت نامہ خود آورده کہ من وقتے بخدمت
 سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز حاضر بودم از اشراق تا چاشت بخاور
 جاں بخش سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز مشغول در آن روز بیشتر از
 بندگان خدا بخدمت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز ارادت نے
 آوردند و بدولت ابدی میرسیدند در اثنا نے اینحال در خاطر گذشت کہ مشایخ
 سلف در گرفتن مرید احتیاط کردہ اند سلطان المشایخ بکرم وافر خود عام و
 خاص را دستگیری نے کند و دست بیعت میدہد خواستم کہ دریں باب سوال
 کنم سلطان المشایخ از آنجا کہ مکاشف عالم است بر خطر من واقف شد
 فرمود ہر چیزے از من سوال نے کنی و اس نے پرسی کہ من بے تقیث
 آئینہ گان را چرا دست بیعت میدہم من از اس سخن بلرزیدم در پک سلطان
 المشایخ افتادم کہ مدتے است اس شکل بر خاطر بود و امر و نیزہ در خاطر میگذاشت
 و باطن مخدوم بر اس مطلع شد فرمود کہ حق تعالی در ہر عصرے بحکمت بالغہ خود
 خاصیتے نہادہ است تا در مردم آں عصر طریق و رسم و عادتے علاحدہ پیدا
 نے آید چنانکہ مزاج و طبیعت ایشان باطباع و اخلاق گذشتگان باز نے نماید

مگر در نواد مردم و انیمعی از تجار بات است وصل ارادت در میدان انقطاع از
غیر حق است و شغل مع المرحنا نکه مشرح در کتب سلوک مملوست و سلف
تا انقطاع کلی نمیدیند دست بیعت نمیدادند فاما از عصر شیخ ابوسعید البخاری
که آیت بود از آیات حق تا عصر شیخ سیف الدین باخرزی و از عصر شیخ
شیوخ العالم شهاب الدین سهروردی تا عهد دولت شیخ شیوخ العالم
فرید الحق و الدین قدس السمره العزیز که در هاسے این شاهاں که علودت
و کرامات ایشان از شرح متغنی است هجوم خلق مے شد از هر طایفه از ملوک
وامرا و معارف و مشاهیر و طوایف دیگر مے آمدند و خود را از خوف تبعات آخرت
در پناه این عاشقان خدا مے انداختند و این مشایخ کبار دست بیعت
بخاص و عام میدادند و خرقة توبه و تبرک مے فرمودند و هر کسے نتواند که معاملات
محبوبان خدا را مقیّس علیه سازد که شیخ ابوسعید و شیخ سیف الدین باخرزی
و شیخ شهاب الدین سهروردی و شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الدین قدس
السمره اجماع بینین میداد گرفتند من هم مے گیرم چه اگر محبوب خدای تعالی چه اگر
از گناہکاراں در حمایت خود آرد تو اندامیم و جواب سوال تو در گرفتن میداد
احتیاط مے دلاسانمے کنم یکے آنست که بتواتر مے شنوم که بسیاراں از در آمدن
ارادت من دست از معصیت میدارند و نماز جماعت مے گذارند و با و را دو
نواقل مشغول مے باشند اگر من هم در اول شرائط حقیقت ارادت با ایشان
بگویم و خرقة توبه و تبرک که بجای خرقة ارادت است ندھم ازین مقدار خیر که
از ایشان در وجود مے آید محروم شوند و دیگر آنکه بے آنکه در خاطر بگذرانم و
بالتام مے و یا وسیلتے انگیزم و یا شفیعے در میاں آم از شیخے کامل مکمل در
دادن دست بیعت مجازم مے بینم مسلمان بی عجز و اضطراب و مسکنت
و بی ارگی بر من مے آید و مے گوید که از جمله گناہاں توبه مے کنم من به نیت
آنکه شاید سخن او راست باشد دست بیعت مے دھم خاصه که از صادقان

من شنوم کہ ارادت من از اہل بیعت را از معاصی باز میدارد و بسبب دیگرے آنکہ
 اقوی الاسباب است اینست کہ روزے شیوخ العالم فرید الحق والدین
 قدس المدرسہ العزیز دوات و قلم از پیش خود مراد او فرمود کہ تعویذ بنویس کہ مرید
 بہمت دادن تعویذ مجازے باید و من ترا اجازت دادم کہ تعویذ بنویسی و حاجتمند
 بدہی چوں تعویذ نوشتن گرفتہ شیوخ العالم درس دید کہ از نوشتن دعا ملول
 شدہ ام فرمود کہ تو ہمیں زمان از نوشتن دعا ملول شوی و اگر حاجتمند اں بسیار
 بر در تو خواهند آمد و دعا التماس خواهند کرد حال تو چگونه خواهد شد درین محل چوں
 دیدم کہ خلوت است در پاسے شیوخ العالم افتادم و گفتم کہ خدوم مرا بزرگ
 گردانید و خلافت خود کہ بس بزرگ دولتی است مرا فرمود و من مرادے متعلم و از
 اختلاف دنیا پیوستہ متغیر بودہ ام و اینکار عہدہ بزرگ است اندازہ من بیچارہ
 نیست ہمیں ارادت خدوم و نظر شفقت در کار من کافیت چوں خدمت شیوخ
 شیوخ العالم عرضداشت من بشنید فرمود اینکار از تو نیکو خواهد آمد من
 درین باب اصلاح کردم شیوخ العالم را از عذر خواستن من حالے پیدا
 شد و راست نشست و مرا نزدیک طلبید و پیش خود نشستن فرمود و گفت
 نظام بدانکہ فروا مسعود بندہ را در درگاہ بے نیازی آبروئے خواہد بود یا نہ
 اگر خواہد بود من با تو عہدے کنم کہ پاسے در بہشت نہم تا ایشان را کہ تو
 دست بیعت دادہ با خود در بہشت نہرم شیخ سعدی بہمت مانداریم غم دوزخ
 و سوداے بہشت + ہر کجا خیمہ زدای اہل دل آنجا آیند الغرض بریں حرف
 سلطان المشلیخ تبسم کرد و فرمود کہ مرا خلافت پنجین دادہ اند و این کار
 گہ از من نیکوئے آید و گاہے نیکوئے آید نیدانم آنانکہ مہم عمر و طلب اینکار اند و بحیلہ
 و چارہ و دوزخ و نعمت دست درین کار نازک مے زنند از ایشان چگونہ خواہد آمد
 و نیز پنجین بزرگے کہ من یقین میدانم وہ راے العین مشاہدہ کردہ ام کہ شیخ
 من از اصلمان در گاہ بے نیازی بود از مشربے کہ شیخ بایزید و جنید دیگر

مستال عشق خداے جاہل پوشیده انداد هم پوشیده بود و در باب کاینکه
 من ایشان را دست بیعت میدهم آنچه نال سخن گفته باشد متهم شد من نتوانم که
 از بیعت مانع شوم این ضعیف گوید بیعت بدست گیر و بروی آوردستگاری
 کن و که جز محبت تو هیچ دستگیر دارم نکته در بیان حال شیخ کاتب حروف بخط
 مبارک حضرت سلطان المشایخ قریب السمره العزیز نوشته دیده است
 ادنی حال الشیخ ان یکون موصوفا یا و صاف اولها ان یکون ملّا داحقی
 یمکنه تربیت المرید والثانی ان یکون سالکا حثی بقدر علی الدلالة
 والثالث ان یکون مریدا حثی یوذب والرائع ان یکون جلیا دافعی لملقه
 الی الکون والآخر اهل ان یکون طاعما فی مال المرید والسادس اذا
 امکنه العطف بالاشارة لا یعطه بالعبارت والسابیع اذا امکنه التادیب
 بالرفق لا یوذب بالعنف با امر بفعله امر المرید بفعله والتاسع ما
 نهی عنه نهی المرید عنه ونیر جم عنه والعاشر ان ذاقیل المرید لله
 تعالی فلا یرده لاحد فان کان الشیخ یهذه الصفة لا یکون المرید
 الا صادقا ترجمه کترین حال شیخ اینست که باشد شیخ موصوف
 باوصاف صفت کرده باشد بصفتها صفت اول اینست که باشد مراد و
 مطلوب تماما در شود بر تربیت کردن مرید و صفت دوم اینست که باشد شیخ
 راه رفته تا تواند راه نمودن و صفت سوم اینست که باشد شیخ صاحب آداب
 تا آداب آموزد مرید را و صفت چهارم اینست که باشد شیخ صاحب جو و عطا
 بے ریا و نمود و صفت پنجم اینست که شیخ نباشد طبع کننده دوال مرید و جز آن و صفت
 ششم اینست که تا تواند مرید را بنرمی و دلیری ادب دهد و تربیت کند نه
 بسختی و بیرومی و صفت هفتم اینست که تا ممکن باشد شیخ نصیحت مرید را بشارت
 کند بزبان نگوید صفت هشتم اینست بچیزی که مامور است شیخ بآن چیز صریح امر کند
 مرید را بکردن آن چیز صفت نهم اینست بچیزی که باز داشته شده

است شیخ از ان چیز باز دارد و میدارم از ان چیز صفت دهم اینست و قنیکه
قبول کند مرید را بر اے الله تعالی پس روکن بر اے سے پس اگر باشد
شیخ باین صفتها نباشد مرید آن شیخ مگر صادق مکتبه در بیان ولی و ولایت
و ولایت سلطان المشائخ قدس الله سره سے فرمود مرتبه اولیا بر سه قسم
است یکے آنکه ولی باشد و از انحال نه اورا خبر باشد و نه خلق را دوم آنکه خلق
بدانند که او از اولیا است و او ندانند سیوم آنکه او ولی حق باشد و بدانند که از اولیا
و خلق هم بدانند بعده فرمود انبیا را عزل نباشد و در رساله امام ابو القاسم
قشیری مے نویسد که ولی را دو معنی است یکے فعل یعنی مفعول یعنی ولی کسے
باشد که حق تعالی راستوی گرداند و را مورخوش قال الله تعالی و هو یتول الصالحین
فلا یحکم للفسی بخط بل یتول الحق لله سبحانه و تعالی و دوم فعل صیغه
مبالغه من الفاعل یعنی ولی کسے است که ستولی عبادات و طاعات خدا تعالی
باشد یعنی عبادات و طاعات او را جاری دارد بر سبیل پیایه من غیر ان
یتخللها عصیا پس این هر دو صفت موجود باید تا او ولی باشد و اختلاف
کرده آید که روا باشد ولی خود را ولی نداند بعضی مے گویند روا باشد زیرا چه
ولی نفس خود را در عین تصغیر مے بیند و اگر چیز مے از کرد و مبدء و ظاهر شود
بیتر مدنیاید که این مکر باشد پس این حال مشعر خوف باشد و این خوف احتمال
آں دارد که عاقبت بخلاف حال او باشد پس طایفه که برین حال و برین قول
شرط ولایت و فای مآل میدارند یعنی اگر معامله موافق مآل شد ولی باشد
و بعضی مے گویند روا باشد که ولی خود را ولی داند و این طایفه شرط نماند دارند
و فای مآل را پس نزدیک ایشان رواست که این ولی مخصوص بکرامت
باشد که بدانند که او مأمون العاقبه است زیرا چه کرامت اولیا جایز است
پس این حال از خوف عاقبت ایمین گرداند و هم از نیجاست که رسول
صلی الله علیه و آله و سلم فرموده است که ده نفر اند از یاران من که در بهشت

خواهند رفت و رسول علیه السلام دانسته که ایشان مأمون العاقبة اند و سلطان
المشایخ می فرمود که شیخ را هم ولایت باشد و هم ولایت باشد ولایت آنست که
مریدان را بخندار سازد و ادب طریق تعلیم کند و آنچه میان او و میان خلق است
آں را ولایت گویند و آنچه میان او و میان حق است آں ولایت است و آن
خاص محبت است چوں شیخ از دنیا نقل کند روا باشد ولایت با خود میرود اما ولایت
بکسی تسلیم کند و برود اگر او ندروا باشد که حق جل و علی ولایت بدیگری بدهد اما
ولایت همراه او باشد آں را با خود برد و درین باب حکایت فرمود بزرگسایان بود که
را بخدمت بزرگسایان فرستاد که شب ابو سعید را بخواهی نقل کرد با ثواب بزرگ
کس فرستاد که ولایت بکس داد او جواب گفت که این خبر ندارم بعد از آن ایشان
را معلوم شد که آں ولایت شمس العارفین دادند رحمة الله علیه هم در آں
شب خلق بر دوشمس العارفین آمدند شمس العارفین ایشان را پیش
از آنکه سخنی گویند گفت خدا یتعالی را چندین شمس العارفین اند تا بکدام
شمس العارفین داده باشند سلطان المشایخ قدس المیر سره العزیز می
فرمود که اولیا تا وقت نقل بچناناں اندگوئی کسی در خواب باشد و معشوق او
در بستر او حاضر شده باشد وقت رحلت آں خفته را ماند که ناگاه از خواب بیدار
شود معشوق و مطلوب خود را که همه عمر در طلب او بوده باشد هم در بستر خود دیدار
دانی او را چه شادی و فرحت بود یکی از حاضران سوال کرد که بعضی اولیا را
همین جانت مشاهد حاصل است فرمود آری قایم این نعمت که این عت
می بیند چوں آں نعمت بکمال دریا نید بیاں خفته ماند که چوں بیدار شود
معشوق خود هم در بستر یا بوحکم حدیث الکناش نیامه فاذا ساقوا بنبتهوا یعنی
تا هر کس اینچو بجه متفرق است چوں بمیرد و چنانچه مطلوب او است بدو دهند
تکلمه در بیان کرامت حضرت سلطان المشایخ قدس المیر سره العزیز می
فرمود که چیز است که از طریق کرامت حاصل شود که علم بے تعلیم چنانکه

خواجہ ابو حفص نیشاپوری در سفر حج چوں به بغداد رسید باخواجہ جنید رحمة
 الله علیه بزبان عربی بفصاحت و بلاغت سخن گفت دہوم آنچه عوام را در خواب
 دیدہ شود اولیا را در بیداری دیدہ شود و سوم آنچه تصور عوام در نفس ایشان
 موثر آید اولیا را آن تصور در نفس غیرے موثر آید مثلاً اگر حوضے را تصور کنند
 در زمان دہاں او پر آب شود و این اثر تاثیر تصور است بچنین اگر صاحب
 کرامتے تصور کنند در نفس غیرے اثر آن تصور حاصل ے شود تا اگر موت
 شخصی تصور کنند آن شخص بمیرد و اگر دیدن شخصی تصور کنند در حال آن شخص
 حاضر شود ے فرمود خارق عادت را چہار مرتبہ است معجزہ و کرامت
 و معونت و استند راج اما معجزہ از اہل انبیا است کہ ایشان را علم و عمل
 کامل باشد و ایشان اہل صحوا و اہل کرامت اولبا را باشد ایشان را نیز
 علم کامل باشد و اما فرق اولیا و انبیا اینست کہ انبیا غالب الحال اند
 و اولیا مغلوب الحال اما معونت آنست کہ بعضے مجاہدین را باشد کہ ایشان
 را نہ علم و نہ علم و از ایشان چیزے برخرق عادت معاینہ افتد اما استبراج
 آنست کہ طایفہ باشند کہ ایشان را ایمان نباشد و چوں اہل صحر و غیر آن بر ملا
 عادت از ایشان چیزے دیدہ شود کاتب حروف بخط مبارک سلطان
 المشایخ نوشتہ دیدہ است و قد جرت السنة الالهية ان لا یخرج
 شیاً من عالم الغیب الی الشهادة الا بواسطة کقول ابن مسعود بعد
 ما سال النبى علیه السلام و ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ ان انا موتمن
 لست لبنای فیھا قد عا ساء لم یز علیہ فحل و شرب ما استخرج اللبن
 الا بالاضراع مع ان اللہ تعالی قادر علی ابداء من غیر ضرع وان ابا
 ہریرہ سلم من خیر ملازم النبى علیه السلام ثلاث سنین و قد
 زادت روایة علی روایة من لا یرمى و غیرہ و بسیط کسایہ مشہور فلیف
 ینکمل علی من اودع العلوم فی کساعہ الی ہریرہ اودع اسراراً فی خرقہ

البها علیا رضی الله عنه قال عایشة رضی الله عنها خرج رسول الله
صلی الله علیه واله وسلم غداة وعلیه مطر من شعرا سو دفجاء حسن
فادخل معه ثم الحسین فا دخله معه ثم فاطمة فا دخلها معه ثم علی
فا دخله معه ثم قال انما یرید الله لئلا یذهب عنکم الرجس اهل البیت
ویطهرکم تطهیرا انظر السنة الالهیة با ذهاب الرجس با دخال
النبی علیه السلام تحت مطر ترجمه تحقیق جاری شده است سنت
و عادت خدا بریں کہ خارج نکلند چیز را از علم غیب بسوے عالم شہادت
مگر بواسطه مانند قول ابن مسعود رضی الله عنه بعد از آنکہ خواست پیغمبر
صلی الله علیه وسلم والو بکبر رضی الله عنه شیر را گفت نیست من از نو شان زده
آں شیر پس طلبید آن سر و صلعم گو سپندے را کہ نہ جسته بود بروزی نوشید
آنحضرت شیر را مگر از پستان با وجود آنکہ خداے تعالیٰ قادر است بر آنکہ ساین
شیر از غیپ پستان و دیگر آنکہ بر تنیکه ابابیرہ ایماں آورد در بہترین زمانہ و
لازم گرفت صحبت آں سرور را صلی الله علیه وسلم سہ سال تحقیق زیادہ شد
روایت احادیث ابابیرہ بر روایت کسے کہ لازم گرفت صحبت آنحضرت را
صلی الله علیه وسلم تمام عمر و فراخی کلیم آں ابی ہریرہ معلوم و مشہور است
پس چگونہ انکار کردہ شود بر ذاتے کہ امانت نہادہ است در کلیم ابی ہریرہ
وامانت نہادہ است اسرار الہی را در خرقة کہ پوشانید آں خرقة علی رضی الله
عنه گفت عایشہ رضی الله عنها بر آمد آنحضرت صلی الله علیه وسلم روزے
و بود بر آنحضرت کلیم سیاہ پس آمد حضرت امام حسن رضی الله عنه پس
داخل کرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم با خود زیر کلیم امام حسن را رضی الله
عنه پس بر آمد امام حسین رضی الله عنه پس داخل کرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم با خود زیر کلیم
امام حسین را پس آمد فاطمہ رضی الله عنها پس داخل کرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم فاطمہ رضی
عنها در زیر کلیم پس تر آمد علی رضی الله عنه پس داخل کرد آنسر و صلی الله علیه وسلم

علی راضی اللہ عنہ میں گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل نیست کہ خواستہ
 است خدایتعالی شمار ایک نکتہ در بیان ستر کر است حضرت سلطان المشایخ
 مے فرمود قدس سرہ العزیز فرض اللہ تعالیٰ کتمان الکلم امت علی اولیائہ کما
 فرض علی انبیائہ اظہار المعجزۃ ترجمہ فرض کردہ است اسد تعالیٰ پوشیدن
 کراست بر او لیاے خود چنانچہ فرض کردہ است اسد تعالیٰ بر انبیاءے خود ظاہر کردن
 معجزہ را نہیں اگر کسے کراست اظہار کند ترک فرض کردہ باشد چہ بد کردہ باشد
 و سلوک بر احد مرتبہ نہادہ اند ہند ہم مرتبہ کشف و کراست است اگر سالک ہم دریں
 بماند ہشتاد و نہ مرتبہ دیگر را کسے برسد و فرمود شیخ عثمان حرب آبادی رحمۃ اللہ
 علیہ پس بزرگ کسے بود و او را تفسیر است قوی معتبر او ساکن غرینس بود سبزی
 پختے و فروختے بعدہ در بیان عنایت غیبی ایں بیت فرمود ہیت حق بشیاں تاج
 نبوت دہد و نہ نبوت چہ شناسد شہاں یہ اگر کسے بروے آمدے و درم قلب
 بدو دادے و انا پختہ پختہ بودے بخزیدے او آں درم سستے اگر چہ بدانستے کہ قلب
 است بر روے خرنہ نگفتے تا خلق را چناں نمودے کہ در قلب سرہ فرق نمیکند
 بیشترے مے آمدند و درم قلب مے دادند و سبزی پختہ مے بردند تا وقت نقل او شد
 روے سوئے آسمان کرد و گفت خداوند ترا معلوم است کہ خلق مراد درم قلب داؤ
 اند و من بجائے سرہ قبول کردہ ام و بر روے ایشاں رد نکردہ ام اگر از سن طاعت
 قلب در وجود آمدہ است بکرم خود بر روے من رد کن بعیرہ فرمود درویشے حساب
 دے برو آمد طعمے از دیگ او طلب نمود شیخ عثمان کفگیر بر آورد و ہمہ دُرو
 مروارید بوداں درویش گفت ایں را چکنم باز شیخ عثمان کفگیر بر آورد ہمہ زر
 بر آمد اں درویش گفت آں سنگریزہ بود و ایں سنگ چنیرے بکش کہ من بخورم
 با ستیوم شیخ کفگیر بر آورد و ہاں سبزی بروں آمد کہ پختہ بوداں درویش چوں
 ایں حال پدید گفت اکنون ترا بیش ازیں ازینجا نباید بود و ہمہ راں چند روز
 شیخ عثمان نقل کرد بعدہ فرمود چوں درویش ازیں بابت کشف کند اورا کہ

بودن در دنیا نباشد خواجہ سنائی نظم کرده است نظم پنج منہائے روئے شہر افروز
چوں نمودی برو سپند بسوزہ آں جمال تو چیت مستی کو و آں سپند تو چیت
استی تو و بعدہ فرمود انجہ بعضے اولیا بیروں میدہند آں مستی بیشاں است
بر خلافت انبیا کہ ایشاں اصحاب صحو اند خواجہ سنائی آنراستی مے گوید یعنی چوں
ستر کشف کردی بیش ترا در دنیا درنگ نیاید کرد بدیں عبارت گفته است و آں
جمال تو چیت مستی تو و آں سپند تو چیت مستی تو و بعدہ فرمود آنکہ کامل ست
پنج نوع اسرار بیروں ندہد فرمود حوصلہ و سعی بیاید تا اسرار را شاید و اہل ایں
معنی اصحاب صحو اند و مے فرمود مرا در کشف و کراست حجاب راہ است کار استقامت
محبت دار و کراست پیدا کردن کارے نیست مسلمانی روئے رستی گدائے
بیچارہ بیاید بود آنکاہ فرمود خواجہ ابوالحسن بنوری رحمۃ اللہ علیہ بر لب آب و جلہ
رسید ماہیگیرے را دید اورا گفت دام در آب اندازو ماہی بگیر اگر من صاحب
ولایت خواہم بود دریں دام ماہی خواہد افتاد کہ راست و دو نیم من خواہد بود ماہی گیر
دام در آب انداخت ماہی در دام افتاد چوں اورا وزن کرد راست دو نیم
من شد ایں خبر شیخ جنید رسانید نقدس سرہ فرمود کا شکے کہ در آں ہا کہ
سیاہ افتادے تا ابوالحسن را بگزیدے و او را ہلاک کردے گفتی چرا چنین
مے فرمائی گفت مارے در آنجہ او را بگزیدے و او ہلاک شدے شہید میرفتے
چوں آں نشد چہ دانم بدیں غور کراست ختم کار او چگونہ خواہد شد و مے فرمود
شیخ سعد الدین حمویہ رحمۃ اللہ علیہ سپہ بزرگ بود مگر والی آں شہر در حق او
اعتقادے نہ داشت تا روزے ایں والی یعنی بادشاہ از خانقاہ نزدیک مے
گذشت حاجے را دروں فرستاد و ایں لفظ گفت کہ ایں صوفیچہ را بیروں
طلب حاجب دروں آمد و پیغام بادشاہ رسانید شیخ بخن او بیج التفاتے نکرد
بنماز مشغول شد حاجب بیروں آمد و صورت حال بارگفت بادشاہ را کہ غضب
بود و نوشت و بخدمت شیخ آمد شیخ برخاست و بشاشتے کرد و ہر دو یکجا بنشستند

در آن نزدیکی باغچه بود شیخ سعدالدین حمویہ اشارت کرد تا نختی سیب بیاوردند
 شیخ و بادشاه سیب تناول میکردند مگر سیب بزرگ در آن طبق بود و در دل
 بادشاه گذشت که اگر این شیخ را صفائی هست مرا این سیب خواهد داد همینکه
 براندیشه مطلع شد دست دراز کرد و آن سیب برداشت و روئے سوئے بادشاه
 کرد و گفت من وقتی در سفر بودم بشهری رسیدم و بر در آن شهر جمعی دیدم نقاب
 بازی میکرد آن نقاب دراز گوشه داشت چشم آن دراز گوش بجا بسته بود و درین
 میاں انگشتی خود بدست یکی از نظارگیاں داد انگاه روئے سوئے جمع کرد که
 این دراز گوش من انگشتی را بپا دراز گوش در دایره آن جمع بچنان چشم
 بسته گشتن گرفت و هر کس را بوی میکرد تا رسید پیش آن مرد انگشتی بر و بود
 بایستاد و با حجاب و اگر گرفت نقاب بیاید و انگشتی از آن مرد بسته الغرض شیخ
 سعدالدین حمویہ از بعد این نظیر روئے سوئے بادشاه کرد و گفت که اگر مردم
 چیزه از کرامت پیا کند کوی خود را با آن حمار برابر کرده باشد و اگر نکند ترا در ظاهر
 گرد که درین مرد صفائی نیست این بگفت و سیب جانب بادشاه انداخت
 عرض میداد کاتب حروف بر آن جمله که طریقه مشایخ ما قدس اللہ تعالی اسرارهم الغیر
 همه ستر بود چنانکه در ذکر این بزرگان در محل ما سے خود تحریر یافته است خواجہ حکیم
 سنائی خوش گوید یحییٰ ما من غلام گزیده مرا غم باد و ایم فدای شان جانم
 قدر شان پیش امپایده کشف از کفش پایده کشف اگر بند گردوت بر تن
 کشف از کفش ساز و بر سر زن نکتہ در بیان یقین شدن اسم از زبان مبارک
 سلطان المشایخ و در بیان ارادت آوردن کاتب حروف محمد مبارک علوی
 کرمانی المدعو بامیر خور و بحضرت با عظمت سلطان المشایخ نظام الحق و الشرع
 والدین خواجہ محمد ابن احمد ابن خواجہ علی الحسینی البخاری بداولی قدس اللہ سرهم
 الغریز مقرر ضمیر حق پذیر فریدان خوب اعتقاد باد که کاتب حروف بنده و بنده زاده
 آستان آسمان ساس مشایخ طبقه مکررہ خواجگان چیست است رضی اللہ عنہم و پدر و جد

ایں بنده در سلک خدشگاران ایں مشایخ گیاره منسلک بوده اند و نعمت دینی و دنیاوی از حضرت ایں پاکاں مخصوص گشته اند ایں ضعیف خوش گوید قطعه

بر باد داده جان دل خان و مان خویش	بیچارگان عشق تو بر بوسے زلفت تو
مطلوب هر دو عالم مقصود جان خویش	از حضرت مشایخ دین دار یافتند

الغرض چون ایں بنده تولد شد بجدیدین کاتب حروف سید محمد کرمانی که از مریدان سابق شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس المدرسه العزیز بود و مولانا شمس الدین

دامغانی که جدادین کاتب حروف و هم سبق حضرت سلطان المشایخ بن خدمت شمس الملک بود و بجهت تعیین نام کاتب حروف بن خدمت سلطان المشایخ

آمد سید محمد کرمانی بن خدمت سلطان المشایخ باز نمود که ایں خوردک را نام تعیین فرایند سلطان المشایخ فرمود که شما بزرگ اند نام تعیین کنید سید محمد و جد مولانا شمس الدین

دامغانی کرد شما تعیین کنید بعد مولانا شمس الدین بن خدمت حضرت سلطان المشایخ عرض داشت ماکه بن خدمت آمده ایم مطلوب آنست که مخدوم نام تعیین کند بعد

سلطان المشایخ قدس المدرسه العزیز فرمود که مرا محمد نام است و سید را نیز محمد نام است و خدمت شما را هم محمد نام ایں خوردک را

هم محمد نام باشد و ایں دولت و سعادت با اتفاق آں اولیای کاتب حروف را ازال روزے شد شیخ سعدی خوش گوید بیت بنده

را نام خویش تن نبود * هر چه ما را لقب کنند آنیم * و چون بنده بحمد بلاغت رسید بسعی جمیل والده بزرگواره رحمہ اللہ علیها و بواسطه

شفقت جد مادرین مولانا شمس الدین دامغانی رحمۃ اللہ علیہ بشرف ارادت حضرت سلطان المشایخ نظام الحق والشرع والدین قدس المدرسه

سره العزیز زرقن اللہ شفاعت مشرف گشت امیر خسرو خوش گوید بیت سعادت ابدی در پئے ارادت تست * چنانکه عید مبارک ز بعد ماه صیام * ایں ضعیف گوید

نظم اے دست تو دستگیر جان و دل من ۛ اے روے تو صل عقدہ مشکل من ۛ
 خاک کو رست افسر و تاج سر من ۛ عشق رخ تست جملہ جہل من ۛ و بوتے کہ
 سلطان المشایخ قدس السہر العزیز دست ارادت بدیں بندہ دادہ اندو
 چاشت بود سلطان المشایخ بالائے بام جامع خانہ پیش حجرہ در مقام مہر و مستقبل
 قبلہ بر کہٹ نشستہ ایں ضعیف گوید قطعہ بر تخت نشستہ بود چو سلطان عاشقان
 آں سر و مشایخ بر مان عاشقان ۛ و در ہر شکست زلفش دلہائے عارفان ۛ
 سر گشتہ با گرد و سرش جان عاشقان ۛ و در گریہ مستغرق گشتہ سبحان اللہ ایں
 چہ گریہ بود اگر وقتے تبسم کردے در اثناے تبسم ہم در آب در دیدہ گشتے ایں ضعیف
 گوید ریاضی اسیر گریہ تو ہر کہ دید یک نظرش ۛ غلام خندہ تو عالم است اے سلطان
 عجب ترانکہ بجائے تبسم از گریہ ۛ و چو چشم روشنت از آب دایما غلطان ۛ خدمت مولانا
 شمس الدین بندہ را بدو برادر رسید لقمان و سید داؤد پیش برد بہت مولانا
 شمس الدین کرسی آوردند متصل کہٹ حضرت سلطان المشایخ نہادند تخت
 مولانا بالائے کرسی نشست و مولانا فخر الدین زراوی رحمۃ اللہ علیہ در مجلس پیش
 نشستہ بود و سخن در علم طب مے گفت بر خاست و رفت و ذکر ایں بندگان مولانا
 شمس الدین بدیں عبارت کرد کہ پسران سید مبارک دعا گو زادگان مخدوم
 مے خواہند کہ در سلک بندگان منسلک شوند و بشرف ارادت مشرف گردند حضرت
 سلطان المشایخ فرمود کہ مولانا مرا اینہا فرزندانند ایں ضعیف گوید بیعت ایں
 از کرمت منور و لیکن کویم ۛ اے کاش سگہ باشم اندر رہ تو ۛ بعدہ دست
 ارادت بندہ کیئتہ را داد و کلاہ بر سر لیں بندہ نہاد و فامادیں حالت حضرت
 سلطان المشایخ را گریہ چنان غالب شد کہ تلقینے نکردند المقصود ایں بندہ
 و رسایہ دیوار سلطان المشایخ بر سنت آبا و اجداد پرورش مے یافت ایں
 ضعیف گوید بیعت پرورش مے یافتم و رسایہ دیوار تو ۛ من کہ باشم جملہ عالم
 پرورش مے یافتم ۛ بعدہ ہر چند گاہ چہ بصاحبیت مولانا شمس الدین مذکور

و چہ فرستاد والدہ بزرگوار کمال جہاں آرا سے و دیدار دلکش سے سلطان
 المشایخ مشرف سے شدا این ضعیف گوید قطعہ کیکہ روئے تو دیدار است
 اعتقاد من آنست کہ اونجات ابد یافتہ است از رحماں * بدر و عشق تو سے
 میرم دہی طلبم کہ روئے خوب تو بنیم کجاست این درماں * اگر چہ درک معانی
 دراکں ایام چنداں نبود فاما ہم بوقت پاک سلطان المشایخ قدس اسد ستر
 العزیز این ضعیف گوید رباعی از وقت تو وقت عالے خوش گشتہ است * در
 عشق تو جاں زانند و غم رستہ است * جاناں ز غمت دو کون پر شد آرسے *
 باروئے تو عشق عقد حکم بستہ است * کہ نعمت دیدار و مشاہدہ مجلس آں بزرگوار
 کہ مشاہدہ مجلس حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بود و ذوق مجلس
 ارادت و مساس دست مبارک سلطان المشایخ کہ بگریہ حضرت سلطان
 المشایخ مقرون بود و این ضعیف گوید بیعت گریہ تو کہ مایہ عشقت *
 عاشقان جہاں بدیدہ خرنند * پس ازاں دیدہ خون دل چوں آب * بر درت
 عاشقان ز دیدہ برند * در خاطر جا گرفته است و در ضمیر مکن گشتہ این ضعیف
 گوید بیعت چنان در خاطر م داده است جایست * کہ خواہم مردن اندر زیر پایست
 و نیز تا این غایت کہ این بیچارہ سماع سے شنود و رقتہ کہ ازاں حاصل سے شود
 آنہم ثمرہ آں است کہ از اوصاف پسندیہ و اخلاق گزیدہ سلطان المشایخ
 بر روح نازل سے شود و از آنجا شاخ و در شاخ میزند خواہ حکیم سنائی گوید بیعت
 بصحرائے محبت شوا اگر ز نہت سے یابد * کہ آنجا باغ و در باغست خواں در خوان
 داور راہ و ہر چہ کہ از دین و دنیا این ضعیف رایش سے آید صورت مصفاے
 روح افزا سے حضرت سلطان المشایخ کہ فلک و ملک و جن و انس در مشاہدہ
 آں سرگرواں سے بودند و دل خود تصور کنند و مقصود و مطلوب این بیچارہ
 ہم بوقت پاک سلطان المشایخ ازاں حاصل سے گرداں ضعیف گوید بیعت
 حاصل عشق تو در ہر دو جہاں رک تو پس خانہ اہل دلاں گشتہ سر کوئے تو پس

ہر کسے سوئے کسے روز قیامت بید : لفظ بندہ در آل روز ہمیں سوئے تو پس
 باز ایں ضعیف گوید بعیت تو بادشاہ جہانی تر اسر و نظریے بجال ماکہ گدایا
 کوئے سلطانیم : آدم بر سر حرف چوں محبت ایں حضرت در سویدایے دل بندہ
 جاسے کرد ایں ضعیف گوید بعیت بسطاطی نشستی در دل و جاں : نگو کردی
 تو اسے سلطان خواباں : باز ایں ضعیف گوید بعیت اسے ز عشقت خراب
 خانہ دل : روشن از آفتاب خانہ دل : چشمہا خون دل رواں کردند : دست
 چوں شمشیر در میانہ دل : بجان و دل ایں بیچارہ متعلق ایں سرور صاحب دلا
 عالم گشت مصرع بجز السکہ دل ریا فتم اندر خم زلفش : و نیز ایں گد حضرت
 سلطان المشایخ قدس السمرہ الغریز را چند کثرت در خواب دید بعیت ہمہ
 دعامے تو گویم بوقت بیداری : ہمہ خیال تو بنیم چو باشم اندر خواب : و خواب را
 از بے تمام و غمرہ بیدارست فکیف خواب میرے بیچارہ عاشقے کہ در ضمیر او جز
 خیال دوست دیگر را بدخل نباش بعیت چنان فلخ نشسته است یار در دل
 تنگ : کہ سچ زحمت اغیار ورنے گنج و پختنیں دے کہ غرق دریائے محبت پیر شاہ
 و آں محبت دلیل بر محبت حق تعالی باشد شیطان ملعون را چہ محل کہ در خواب بقتل
 بدوستان حق تعالی تواند کرد قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ
 فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثَلُ فِي تَرْجَمَةٍ كَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کہ یکہ دید مرا و خواب تحقیق دیدہ است پس مراد بدستی کہ شیطان مانند من
 نمے شود در صورت و سیرت با من و شیخ قایم مقام بغیر است فَإِنَّ الشَّيْخَ فِي قَوْمِ
 كَالنَّبِيِّ فِي أُمَّتِهِ ترجمہ پس بدستی کہ شیخ در قوم خود مانند نبی است در سیرت
 خود پس چنانکہ اسکاں ندارد کہ مثل بصورت آں شاہ پیغمبر محمد رسول اللہ صلی
 علیہ وآلہ وسلم تواند کرد و پختنیں تصور ندارد کہ مثل بصورت شیخ تواند کرد
 فَلْيَقْبَلِ الْمُرِيدُ مَحَقُّوْهُ لَا تَرْجَمُهُ پَسِ باقی میماند مرید مراد نگاہداشت کردہ شدہ
 در پناہ شیخ از شر شیطان کثرت اول کہ کاتب حروف جمال حضرت

سلطان المشایخ را در خواب دید امیر خسرو خوش گوید میت این توئی یا بخواب
 می بینم یا بالش آفتاب می بینم که کوئے حضرت سلطان المشایخ بالائے
 بام جامعخانه درون حجره خویش بر کبک مستقبل قبله نشسته و پیش آں بویا
 لکهنوتی فراز کرده اند و در یک رکن بویا جبهه خالکی و دستارے سفید نهاده
 چوں نظر بر جمال سلطان المشایخ افتاد و بنده سر بر زمین نهاده خواجہ
 حکم سنائی خوش گوید میت هر که او سر بر زمین ستانه نهاده پاپے بر تارک زمانه
 نهاده که چوں این بنده سر برداشت حضرت سلطان المشایخ جانب
 بنده اشارت کرد که این جامه پیوش بنده هم و نظر مبارک حضرت سلطان
 المشایخ آں جبهه پوشید و آں دستار بر سر بست و سر بر زمین نهاده و باز
 گشت این ضعیف گوید میت پوشید بنده خلعت و سر بر زمین ناز نه آں
 خلعت مبارک و آنجامه نیاز و و باز این ضعیف گوید میت چکونه شکر
 تو اں گفتن این کرامت را که خلعت شبه عالم بدین گذارسد و بنده
 چوں جبهه پوشید و دستار بر سر بسته در جامعخانه آمد وقت نماز پیشین بود و یا
 بهجت نماز حاضر شده منتظر سلطان المشایخ مانده بنده را در خاطر گذشت
 که برابر سلطان المشایخ نماز پیشین بگذارم هم در ثنائے این خطر ه مبارک
 سلطان المشایخ بهجت نماز فرو داد بنده برابر حضرت سلطان المشایخ
 نماز بگذارد و از خواب بیدار شد کزت دوم چوں برادران بنده سید عموالدین
 امیر صالح رحمۃ اللہ علیہ و سید نور الدین بشرف ارادت شیخ نصیر الدین محمود
 مشرف شد ند بنده را گفتند که تونیز بخد مت ای شا ارادت بیار
 زیرا که در آنوقت که بخد مت سلطان المشایخ تو ارادت آوردہ سلطان
 المشایخ تلقین ارادت نکرد بنده گفت که سلطان المشایخ دست
 ارادت داده است و کلاه بر سر این بنده نهاده و با ارادت قبول کرده
 این ضعیف گوید میت کلاه بر سر بنده نهاد و قبول و دست تحقیق نزد حق قبول

ہمدراں ایام کہ گفت و شنید تلقین و ارادت سے شد شبے اس مسکین حضرت سلطان
 المشائخ را در خواب دیدگوئی سلطان المشائخ بالاسے بام جامعہ خانہ و سمت تخت
 بڑ درکنجے کہ طرف لب آہست و پردہ دیوار سے خور و بر آوردہ بودند تا سلطان
 المشائخ در سایہ آں بنشیند و شاہنہاے درخت نیز آنجا نب میل کرد آں مقام
 نشستہ بود چوں ایں بندہ از در سے کہ بالاسے بام مذکور میرفتند سر دروں کردہ
 نظر سلطان المشائخ بدیں بندہ افتاد و سر بر زمین نہاد بیعت اینک بدرت
 نہادہ ام سر پہ اسے سرور عاشقان عالم و دین محل گفت و شنود تلقین ارادت
 و رفاطر سے گذشت کہ اگر تقریر و فاکند از سلطان المشائخ سپر سچوں ایں بندہ
 سر از آستانہ برداشت سلطان المشائخ دست مبارک جانب بندہ بر آوردہ
 چنانکہ کہے را دست ارادت دہند و سخنے تکلف شیخ سعدی گوید بیعت دست
 من گیر کہ بیچارگی از حد بگذشت و سر من دار کہ در پائے تو زیرم جائزہ و از
 نہایت سلطان المشائخ کہ فلک از آں ہیبت در لرزہ بود ایں ضعیف گوید
 بیعت فلک ز ہیبت تو دایم است سر گرداں چنانکہ عاشق مسکین عشق
 مہ رویاں بندہ تو انست کہ انجہ در خاطر داشت عرض دارد لیکن ایں خواہ
 را بر خطرہ خود تعبیر کر دینے در ارادت اگر میر دست بیعت دادہ است و کلام
 ارادت بر سر نہادہ ہماں بسو باشد بے تلقین کہ گفتہ اند ارادت فعل مرید است
 حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز سے فرمود اگر مرید شیخ را گوید کہ
 من مرید تو ام و شیخ گوید کہ مرید من نہ و مرید باشد و اگر شیخ گوید تو مرید منی مرید گوید
 من مرید تو نہ ام مرید نباشد زیرا چہ ارادت فعل مرید است خاصہ مرید سے کہ
 محبت جمال و لایت پیر طاہر و باطن اور افرو و گرفتہ باشد و شب و روز در یاد
 پیر عشق پیر عمر بسر ہے برداں ضعیف گوید بیعت بنگر کہ چگونہ است از اوصاف جمالش عقل
 دل بیچارہ عاشق تو بہوش و و چون کہ محبت اعتقاد در ہاں حکم تر عشق و ذوق و کار خدا سے

از کشته هر کجی که محبت پیران نداشت ایست باز دارد و بر طریقه شریعت و حقیقت بدارد
 و دم بدم در ضمیر او ندائے او باز گشت در دهند و اگر این غنی مرید در خاطر حساس کند
 تحقیق در دعوای ارادت و محبت کاذب باشد زیرا چه سلطان المشائخ
 قدس الله سره العزیز فرموده است تا این غایت که محبت در غلاف دل آ
 امکان معصیت هست فاما چون در سویدای دل جائے کرد بهیچ وجه خیال
 معصیت در اندیشه او نگذرد الغرض بعد دیدن این خواب بنده پیش جانہ
 که صحبت سلطان المشائخ یافته بود بمسابق روضه متبرکه که سلطان
 المشائخ تجدد بیعت کرد و بر شکر این نعمت جمہ در جامعہ سائے سلطان المشائخ
 بایند عزیز صاحب ذوق و نیاز سماع شنیدامید از حضرت عزت آنست که از
 برکت دست سلطان المشائخ عاقبت این بیچاره و کسانیکہ بدان دولت
 رسیدہ اند بخیر خواهد بود این ضعیف گوید قطعہ ہر کہ سر بر جناب او مالیدہ سایہ
 حق برو بود و حمد و ہر کہ رویت بدید یافت زحق و عمر و خیر و عاقبت محمودہ
 کرت سوم کہ از خواب مذکور مدت پانزدہ سال گذشتہ بود و معاملہ نفس کہ دشمن
 دینی است بر حسب مطلوب آنحضرت نبود و چکار سے بمراد دل درویش زلفت
 و فقر تے دریں مدتے از غلبہ جوانی چنانکہ افتد و دانی مزاحم شد این ضعیف
 گوید بیت یارب چه خوش است این جوانی و در یاب بخیر اگر توانی و در
 مدت مذکور ہر وقت کہ سلطان المشائخ را در خواب میدیدم جمال قربت آنحضرت
 نبود چنانکہ این معنی مناسب بیتے است کہ بر زبان گہر بار حضرت شیخ شیوخ
 العالم فرید الحق والشرع والیدین قدس الله سره العزیز گذشتہ است
 اینست بیت تو گدا می دو رباش از بادشاہ و تانیاید بر دل تو دو رباش
 اگر وصال شاہ میداری طمع و از وصال خوشیستن ہجو رباش و اگر نوے از
 دو بر جمال مبارک سلطان المشائخ نظر افتادے و بنده خواستے کہ نزدیک
 شود و سعادت پائے بوس چہل کند کسانیکہ بودند مانع این دولت میشدند

جمہ پیش

برزبان حال بریں بیچارہ نے گفتند مصرع تو از کجا و سر زلف دلبر ال کجا + فاما
 اعتقاد و محبت آنحضرت تازیانه بارگشت بر مرکب نفس سیزد امیر حسن گوید بیعت
 بازے ایم و سر در قدمست نے فکرم + میخیزد + توئی بنده شرمده + منم + الغرض
 شب بیعت و سلیوم ماه ربیع الآخر ششم شان و شصتین و سبعایه شب جمعہ بود
 بوقت آخر شب جمعہ این بنده سلطان المشایخ را در خواب دید گوی مجلس
 آراستہ اند و بساط لہاسے نو انداختہ این ضعیف گوید بیعت مجلس یارب چه
 گویم چوں بہشت آراستہ + راست گویم مجلس چوں مجلس پیغمبر ال حضرت
 سلطان المشایخ جبہ جاگی پوشیدہ در یک رکن صدراں مجلس نشستہ
 بزرگے گوید بیعت بوستانست صدرتوزنعیم + آسمانست قدرتوزجلال + گوی
 جماعتی بودہ اند ازین مجلس ہمیں ساعت خاستہ اند و رفتہ سلطان المشایخ
 مانده است و دو پیروز دیگر کہ ایشان نیز ساخته اند بر اسے رفتن بنده در میجل
 درآمد و در دل بندہ التماسے بود و ہم در خواب بخاطرے گذشت چوں پایے
 بوس حضرت سلطان المشایخ حاصل کت راں التماس عرض وارد
 چوں بندہ بیایے بوس سلطان المشایخ مشرف شد پیش آراںکہ
 التماس خود عرض وارد در اثناے آنکہ دست مبارک سلطان المشایخ
 گرفته بود حضرت سلطان المشایخ بندہ را فرمود کہ تجی بیعت بکنی
 بندہ از نفس جان بخش مخدوم جہانیاں جاں یافتہ این ضعیف گوید بیعت
 جاں یافت تجدید ازاں عیسے ثانی + بہادر بریں دیدہ جاں منت
 جانی + ہمد بریں حال بندہ تجدید بیعت کرد این ضعیف گوید بیعت چو دادی
 دست بیعت کردم از سر + کہ در عشقت و ہم جان و دل و سر + بعد سلطان المشایخ
 تلقین فرمود کہ بیعت کردی بر من و بر خواجگان من بندہ از حضرت سلطان
 المشایخ تجدید بیعت قبول کردم در خواب وقت بندہ خوش شد و گریہ مستو
 گشت امیر خسرو خوش گوید بیعت ہمہ شب گریہ ام خفتن نداده است

کہ بوسے گل رخ من با صبا بود نکتہ در بیان طائفہ کہ خود را باہل تصوف نسبت
کنند و معالہ ایشان ندارند و بغیر اذن پیر دست بیعت و ہندویا بتعمیہ تلجیح
خود را مشہور باذن پیر کنند عَفَى اللّٰهُ عَنْهُمْ تَرَجَمَ (عفو کند خداے تعالیٰ از آنها)
عرض میدارد کاتب حروف بر آنچہ میدید باید کہ چون در سلوک مقامات بود
پیر حاصل کن خیال خلافت و گرفتن مُریدان و ضعیف و نگذرود خود را درین محل
نازک ندارد ہم بر نعمتہاے کہ بشفقت پیر حاصل کردہ است بسندہ کند
و ہوس پیری و کرامت در باطن خود جاے ندمت تا ہمیں استقامت او کرامت
باشد کہ اَلْکَوَامَتْ هِيَ اِلِستِقَامَتْ عَلَى السَّابِ الْغَيْبِ ترجمہ بزرگی ہمیں
درست ماندن است بر دروازہ حق و اگر ایں دشمن ذاتی کہ ایں نفس ہوا خواند
بر آں آرد کہ در عبادت باری تعالیٰ مستقیم گشتہ و مقام توکل و مجاہدہ بخون جگر است
کردہ و آنچہ ایں قوم درین باب فرمودہ اند تمام آں راور کار آورده بر زہنہار
ہزار زہنہار بدیں و سوا اس شیطانی در نیکار رحمانی کہ شغل مشایخ
کبار است و آں بزرگاں من اللہ و من الشیخ حجازیہ اند و خود را از دست
و پائے ندہی و بیکانہ ناہنجار و بشفاعت و عنایت شروع در نیکار نکنی کہ کار
خود را باطل کردہ باشی و خاطر منقص میریشاں گردانیدہ و با خداے تعالیٰ
مکابرہ کردہ و خدمت یاران اعلیٰ از مُریدان علیٰ سلطان المشایخ بودہ اند کہ در
علم و زہد و ورع و عشق و عقل میان یاران مشہور بودہ اند چنانکہ مناقب ایشان
در باب پنجم میان یاران اعلیٰ تحریر یافتہ است ہرگز خیال خلافت و اندیشہ مرید
گرفتن در خاطر مبارک ایشان نگذشتہ باشد و از بزرگاں ہم بر محبت و شفقت
حضرت سلطان المشایخ اکتفا کردہ و روزگار بخاطر جمع بعشق و ذوق گذرانیدہ
بزرگے گوید ہمیت بے یار و روزگار تو گر یک نفس از تفتیح عمر باشد تعطیل روزگار
چہ آرزو داری کہ سبب چند نفرے کہ با تباع تو ہرگز جائے نخواہند
رسید باز ایشان در گردن تو کردہ و طریق حمسہ لال

در عرصه عرصات و نظر انبیا و اولیا خواهند گردانید و اینچنین بے انصاف
را که بر جاده پیران خود زود و درین کار دینی که معامله مردان خداست بازو
تمام دست اندازد تشبیه و تغذیر خواهند کرد و ندای درخواهند داد که دعوی
محبت ما کردید و خلق را بدین شیوه فریفتید و بر شاخ کبار افترا کردید تا کسوف
سأؤسهم ستر این معنی است امیر خسر و خوش گوید بیت باش تا پرده بر
اندازد جہاں از روی کاغذ آنچه اشب کرده فردات گرد و آشکارا و نیز سلطان
المشاخ قدس اللہ سرہ العزیز فرموده است ہر کہ خداے را بہ علتے عبادت
کند ہماں علت معبود او باش چوں قصہ برینجملہ است چرا چند روز عمر عزیز
موض بلاکت و خوف سب ایماں بگذرانی روزے کاتب حروف بخدمت
شیخ نصیر الدین محمود قدس اللہ سرہ العزیز میرفت در اثناے راہ شش
کہ خود را نسبت مریداں حضرت سلطان المشاخ میکند و مرید ہمے کرد
پیش آمد و گفت کہ کجا میرید گفتم بخدمت فلاں بزرگ گفت تربیت کنید
و پیغام من رسانید کہ من پیش ازین عرس حضرت سلطان المشاخ
کردم مخدوم لطف مے فرمود حاضر مے شد این زمان شفقت مے کنید
آئید شما بزرگ اید شفقت در باب کہتران یباید کرد و دیگر عرض دارید کہ
من در دولت آبا و خلق خداے را دست بیعت میدادم مولانا شہاب
الدین امام حضرت سلطان المشاخ مرا منع شد از چند گاہ ترک این کار
گرفته ام ہر دہ سالہ پس من بمرد استم کہ این واقعہ ہم ازین سبب زاد کہ
من خلق خدا را ازین سعادت ارادت خود محروم گردانیم از این روز باز
درین کار مشغول شدم چوں این ضعیف بخدمت شیخ نصیر الدین محمود
رحمۃ اللہ علیہ پیوست بعد پلے بوس پیغام آں شخص بگذارد و من شیخ فرمود
این معاملہ ایست کہ اورا با حضرت سلطان المشاخ فردا عہدہ جواب
سلطان المشاخ مے یابد بود فاما من اینقدر میدانم کہ درویشے بود و در قصہ

لیتصل او خود را از میرداں سلطان المشائخ مے گویانید و براں بسندہ میگرد
میرید ہم میگرفت و خلق را دست بیعت میدادیں خبر بساطان المشائخ
رسانیدند فرمود کہ او ایکان سلامت میرود آدمیکم بر سر حرف چون کار بریں
منوال است این چند روز عمر کہ مانده است در گوشه مشغول شده بگذران
چنانکہ هیچ کس جز حق تعالی براں مطلع نباشد تا مگر ایمان بسلامت توانی
برد و این کار کہ تو پیش گرفته بمنزلہ حلاوائے است کہ کل زہر تعمیه کرده باشند
نظارہ ایں بنیات شیعہ مے نماید قاما باطن زہر باہل است ایں دو ہرہ کہ
بزبان مبارک حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین گذشتہ است
مناسب اینغی است دو ہرہ گفت ہونیشین کار بری تا کان ہمت سنائی
بس کند لے م بہن گمہوریں لہد کہناہم خواجہ حکیم سنائی گویا بیات

کائے تننت امر دیورا مامور	چند ازیں دیو بودن مستور
دیدہ بگشائے دمسلمانی	یکدم از غایت پشیمانی
تابدانی کہ ہرچہ کردہ ٹست	در رہ دیدہ تو پردہ ٹست
تا کند ظاہرت بظاہر رائے	نرسد باطنت بکار خدائے
اے ہمہ باطنت سوئے ظاہر	نیست پوشیدہ شرم دار آخر
آتش در دویں نہ دودے	زرنہ آتش ز راند دودے
راستی از تو کے پسند دبانر	خرقہ کوتاہ دستگاہ دراز
خرقہ کوتہ کنی چہ سود بود	زہد کے جامہ کبود بود
رنگ پوشیدن از زمانہ کامی است	نیل بس بایزید بسطامی است

بمعنی مضمون

بمعنی

باب ہفتم در بیان لہارت و آداب آں و در بیان ادعیہ
ماثورہ و اوراد مقبولہ کہ منقول است از حضرت با عظمت شیخ شیوخ
العالم فرید الحق والدین و از حضرت سلطان المشائخ نظام الحق الشیخ
والدین قدس اللہ سرہما العزیز عرض مے دارد کاتب حروف بر رے

میرداں مشغول برانجملہ ادعیہ ماثورہ و اواردے کہ مشائخ کبار و جمہور سالکان
 طریقت بجائے آورده اند بیشتر در اوارد شیخ شیوخ العالم شہاب الدین
 سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز مسطور است فاما مقصود کاتب حروف
 آنست کہ ادعیہ ماثورہ و اوارد مقبولہ کہ از سلطان المشائخ منقول است
 دریں کتاب بنویسد بزرگے خوش گوید بیت مرالیاں تو بایا شکر چہ سود کند
 بجائے مہر تو مہر دگر چہ سود کند تا از برکت اہل ادعیہ ماثورہ و اوارد مقبولہ
 کہ بزرگایان مبارک گذشتہ است زودتر طالب بطلوب و عاشق بمعشوق برسد
 انشا اللہ تعالیٰ نکتہ در بیان طہارت و آداب آل سلطان المشائخ
 قدس سرہ مے فرمود کہ طہارت بر پچار مرتبہ است اول آنکہ ظاہر ریا پاک گرداند
 از حدث و خبیث و دوم آنکہ اعضا را از گناہاں پاک گرداند سوم آنکہ دل را از
 اخلاق ذمیمہ پاک گرداند چہارم آنکہ سیر را از جز خدای تعالیٰ پاک گرداند قوله
 تعالیٰ **فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ اَنْ يَّسْطَرَّوْا وَاَوَلَلَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهَّرِينَ** ایں آیت
 در وصف اصحاب صفہ منزل است کہ اے محمد اندرون مسیح مردانند
 کہ خود را از احاث و اخبار و نجاسات پاک دارند خدای تعالیٰ عنوجل
 دوست دارد پاکاں را و کاتب حروف بخط مبارک حضرت سلطان
 المشائخ نوشتہ دیدہ است کہ بوقت طہارت ابتدا از آستین چپ کند
 در نورون در خلل از آستین راست و متوضی باید کہ نیم گز فراخ باشد و
 یک گرد را زود در عمق ہر چند کہ باشد و گلوخ مستعمل جدا نہد طرف نجس
 سوے زمین کند و مے فرمود کہ احتیاط و وضو شرط است آنقدر کہ
 دل بیارآمد یعنی چند گام شمرده کہ مے گردند و بعضے مے غلط
 ایں بشمار راست نیاید و این معنی بمکان تعلق ندارد و بہ زماں تعلق
 دارد یعنی اعتبار آنست کہ آں زماں کہ دل بیارآمد بسندہ کند
 و در وضو ہر عضوے کہ بشوید و مے کہ در حق آں عضو آمدہ است

اول الرشاد

دوم الرشاد کہ خط
 مبارک نیز بمنزلہ
 الرشاد است
 و فرمود
 آوردن ۱۲

بخواند و کاتب حروف بخط مبارک حضرت سلطان المشايخ نوشته دیده است در
 حدیث است اَلْوُضُوءُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ یعنی وضو کلید جنت است و فی الحدیث
 وَضُوءُ الشِّتَاءِ یَعْدِلُ غَرَضًا سَنَةً یعنی وضو در باره میماند چهار سال را
 و فی الحدیث لَا یُکُنْ وَضُوءُكَ فِی صَیْفٍ وَخَمْسَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْقُرُ مِنْ أَبْوَابِهَا
 و این نیز در قلم آورده است اِنْ عَمَرَ اسْتَاذَنْ عَلَى رَاهِبٍ لِقَاءَهُ فَأَغْلَقَ الْبَابَ
 وَابْطَأَ فِي الْأَذَانِ قَالَ الرَّاهِبُ وَجَدْتُ فِي الرَّجُلِ مِنْ تَوْضِئَةٍ كَانَتْ
 فِي أَمَانِ اللَّهِ وَرَأَيْتُ عَلَيْكَ أَثَرَ الشَّيْطَانِ فَخَفْتُكَ فَمَوَّضَاءٌ وَتَوَّضَاءٌ
 أَهْلُ بَيْتِي لِيَكُونَ أَمْسًا مِنْكَ وَفِي رِوَايَةٍ لَمَّا كَانَ الْمَاءُ رُسُولَ
 اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ و این نیز در قلم مبارک آورده کَانَتْ عَائِشَةُ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَغْزِلُ فَسَمِعَتْ الْأَذَانَ فَوَضَعَتْ الْمَغْرَلَ وَلَمْ تَدْخُلْ
 مَا مَدَّتْ وَتَوَضَّاءَتْ فَقِيلَ لَهَا فِي ذَلِكَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلٍ يَعْمَلُهُ الْعَبْدُ بَعْدَ الْأَذَانِ
 فَهُوَ نَصِيبُ الشَّيْطَانِ وَنیز در قلم آورده اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَنْقُرُ حَرِيذَ هَبِ
 الشِّتَاءِ رَحْمَةً لِلْفُقَرَاءِ لَتَنْقُرَ لَهُمْ سَبَاعُ الْوُضُوءِ وَنیز در قلم مبارک آورده
 مَنْ لَزِمَ أَرْبَعَةً لَمْ يَفْتَقِرْ هُوَ وَعَالُهُ أَبَدُ الْقِيَامِ قَبْلَ
 الصُّبْحِ وَالْوُضُوءُ قَبْلَ الْوَقْتِ وَالِدُ خَوْلٍ فِي الْمُسْجِدِ
 قَبْلَ الْأَذَانِ وَالسُّكُوتُ بَعْدَ السُّرُوءِ وَفِي الْحَدِيثِ
 اِنَّ لِلْوُضُوءِ شَيْطَانًا يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْرَافِ فِي صَبِّ
 الْمَاءِ وَهَذَا مَا يَتَنَبَّأُ الْمُرِيدُ ابْتِدَاءً لِمَا حَكَى ابْنُ
 سُلَيْمَانَ الدَّارِ قِي كَانَ يَتَوَضَّاءُ فِي الشِّتَاءِ وَلَيُعِيدُ
 غَسْلَ الْأَعْضَاءِ فَيَقُولُ الْعَفْوُ سَمِعَ هَاتِفًا
 يَقُولُ الْعَفْوُ فِي الْعِلْمِ نَوْمًا يَصِلُ
 عَلَى فَضْلَةِ الْغَنَمِ قِيلَ لَهُ آيُصَلُّ

مِنْ الْكُتُبِ وَالْحِجَابِ وَنَحْوِهَا لَمْ يَكُنْ لِبِ شَانِهِ كُنْزٌ وَنَقْلٌ اسْتَمَرَّ هَكَذَا الْمُنْشَرِّجُ وَرِشَانَهُ كُنْزٌ
 بِرَدِّهِمْ بِنُحْوَانِهِ وَرِشَانِهِ بِرَدِّهِمْ بِنُحْوَانِهِ بِرَدِّهِمْ بِنُحْوَانِهِ بِرَدِّهِمْ بِنُحْوَانِهِ بِرَدِّهِمْ بِنُحْوَانِهِ
 فَرَاخُ تَرَبَّالَا بِشَانِهِ كُنْزٌ وَنَقْلٌ اسْتَمَرَّ هَكَذَا الْمُنْشَرِّجُ وَرِشَانَهُ كُنْزٌ وَنَقْلٌ اسْتَمَرَّ
 بِرَدِّهِمْ بِنُحْوَانِهِ بِرَدِّهِمْ بِنُحْوَانِهِ بِرَدِّهِمْ بِنُحْوَانِهِ بِرَدِّهِمْ بِنُحْوَانِهِ بِرَدِّهِمْ بِنُحْوَانِهِ
 جَابِ دِيكَرُ قَلَمُ آوَرْدَهُ اسْتَمَرَّ هَكَذَا الْمُنْشَرِّجُ وَرِشَانَهُ كُنْزٌ وَنَقْلٌ اسْتَمَرَّ
 خَلْقِي وَصُورِي فَأَحْسَنَ صُورِي اللَّهُمَّ تَالْحَسَنَاتِ خَلْقِي كَحَسَنَاتِ خَلْقِي وَدَحِيحَاتِ خَلْقِي
 تَحِيَّتُ مَسْجِدِ مَدَامَتِ نَمَائِدُكَ دُرُوشَانِ مَتَامُ اسْتَمَرَّ هَكَذَا الْمُنْشَرِّجُ وَرِشَانَهُ كُنْزٌ
 بِرَدِّهِمْ بِنُحْوَانِهِ بِرَدِّهِمْ بِنُحْوَانِهِ بِرَدِّهِمْ بِنُحْوَانِهِ بِرَدِّهِمْ بِنُحْوَانِهِ بِرَدِّهِمْ بِنُحْوَانِهِ
 ارشاد و نوشتہ خط مبارک حضرت سلطان المشايخ است حارث
 با بعبارت عربی مرقوم اند ترجمہ آں بعبارت فارسی بسبب کم عرضی
 حاشیہ در متن بقلم مے آید ترجمہ حایت کہ در ذیل ارشاد چہارم کہ کاتب
 حروف بخط مبارک حضرت سلطان المشايخ قدس اللہ سرہ العزیز نوشتہ دیدہ است
 معانی حدیثیہ کہ در صدر ترجمہ آں بقلم نیامدہ اینست فی الحدیث لایکین
 وضو و ترجمہ و در حدیث دیگر آمدہ است گو کہ نباشد وضو تو اے مومن
 در آن وقت پیل و کانی زیر اچہ بدستی کہ فرشتگان مے گیرند از بوے ایں ہر
 آوند ترجمہ آن عمر بدستی کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ اذن طلبید
 بر راہبے تا ملاقات کند او را پس آں راہب بند کرد دروازہ را و درنگ کرد در اذن
 دادن و گفت مے راہب یافتہ ام در انجیل کسیکہ وضو کند باشد در امان خدا
 ویدم ورتو اثر شیطان پس پرسیدم پس وضو کردم و وضو کرد اہل خانہ من
 تا باشد اماں از تو و روایت دیگر آمدہ است کہ بود آں گذرندہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نہ عمر ترجمہ کانت عایشہ بود عایشہ رضی اللہ عنہا کہ پرسید
 می رسید پس شنیدہ اذ آں پس بہنہا و ابنتہ رسیدن را و نہ داخل کرد تا رے را
 کہ بر آوردہ بود و وضو کرد پس گفتہ شد مراں عایشہ را عایشہ گفت کہ رسول خدا

ترجمہ خط مبارک حضرت سلطان المشايخ است

ائمتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر عملی کہ کند بندہ آں عمل را در میان اذان پس در آں
 عمل بہرہ شیطانی باشد ترجمہ اُن الملائکہ بدستی کہ فرشتگان ہر آئند خوش
 مے شوند بر فتن سرماز بہت رحم کردن مرفق را تا آسان شود ایشان را بازہ
 کردن وضو برائے ہر نماز ترجمہ اُن لازم کیلکہ لازم گیر و جہار چیز ہر گز محتاج نشو
 او و توابعان او ہمیشہ اول برخیز و پیش از صبح دوم وضو کند پیش از وقت سیوم
 در مسجد در آمد پیش از اذان چہارم خاموش بودن اختیار کند بعد از اذان
 و ترجمہ اُن لکھ وضو و در حدیث دیگر آمدہ است کہ برائے وضو شیطانی است
 کہ میخواند صاحب وضو را بسوئے اسراف در بختن آب و این چیزے است
 کہ گرفتار بے شود و مرید را بتدائے حال چنانچہ حکایت کردہ شدہ است
 بدستی کہ سیماں دارانی بودہ است وضوئے کرد در سہ ماہ باز اعادہ میکرد
 و شستن اعضا را پس مے گفت آمرزش میخوانم پس شنید گویندہ را کہ مے
 گوید آمرزش در علم است روزے میخوانم آں سیماں دارانی کہ نماز گذارد بر
 پس خوردہ گو سپند گفتہ شدہ اورا یا نماز مے گذاری بر چیزے ناپاک گفت این از
 جنس چیزے است کہ اختلاف کردہ اند علماء و ترجمہ قالت عائشہ گفت عایشہ
 رضی اللہ عنہا ہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پرچہ کہ میکشد بآں پرچہ آب اعضا وضو بعد
 از وضو کردن و روایت گفتہ شدہ است یعنی مے مالید بآں پرچہ وجہ خود را و روایت
 کردہ شدہ است از معاذین کہ مے گوید دیدیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 وقتی کہ وضو میکرد مے مالید وجہ روئے خود را بکنارہ پرچہ خود در حدیث دیگر
 آمدہ است و آوردہ مے شود مردے روز قیامت پس وزن کردہ میشود
 علہائے او پس غالب میشود بدیہائے او بر نیکی ہا، پس آوردہ پرچہ کہ مالیدہ است
 بآں پرچہ روئے خود و اعضائے وضوئے خود پس نہادہ مے شود آں پرچہ پلکہ
 نیکی ہاے او پس غالب مے آید و بسیارے شود نیکی ہاے او بر بدیہاے او
 برائے ہمیں مکر وہ نداشتہ امام اعظم حیدر آب از اعضائے وضو پرچہ ترجمہ

قال الشَّعْبِيُّ كُفْتُ شَيْعِبِي بِسِ حَيْرِي كَهَ ظَاهِرِ كُوشٍ اسْتَشْمَسَتْ شَدَهَ اسْتَبَارَكُ
 وَحَيْرِي كَهَ بَاطِنِ كُوشٍ اسْتَسَحَّ كَرْدَهَ شَدَهَ اسْتَبَسْرَجْتَرَجْمَهَ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَقَتِيكَهَ بِمُوشِدِ شَمَاغَلِينَ رَاسِ شَرْعِ بَكْنِيْدَازِ پَايَ رَاسْتِ وَقَتِيكَهَ بِرَايِدِ
 شَمَاازِ پَايَ نَعْلِينَ رَاسِ شَرْعِ بَكْنِيْدَازِ پَايَ چَپِ تَرْجَمَهَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ نَفْسِي
 اَسَ بَارِ خَدَا يَابَدَهَ نَفْسِ مَرَا بِهِنِيْكَارِي وَپَاكِ كَرْدَا اَنْ نَفْسِ رَا تُو بِهْتَرِي
 يَا كِ كَسَنَدِ كَانِي تُو مُتَصَرِّفِ هَسْتِي بِرَا اَنْ نَفْسِ وَتُو يَا رِي دِهِنَدَهَ مَرَا اَنْ نَفْسِ رَا
 وَتُو خَدَا وَنَدَا اَنْ نَفْسِي وَتُو مَرَا دُوسْتِ تَر هَسْتِي بِسِ بَكْرَدَا اَنْ تُو مَرَا بَرَايَ ذَاتِ
 يَا كِ خُو وَچِنَا نَخْدَهَ دُوسْتِ مِيْمَدَارِي تُو اَسَ بَارِ خَدَا يَا بَكْرَدَا اَنْ تُو بَاطِنِ مَرَا بِهْتَرِ اَظَاهِرِ
 وَبَكْرَدَا اَنْ تُو ظَاهِرِ مَرَا نِيكُو اَسَ بَارِ خَدَا يَا تُو رُوزِي كُنِ مَرَا خُو بِي وَنِيكُو اَكَا بِي
 خُو دُو دُوسْتِي بِنَدِ كَرَفْتَنِ وَبَرَا سْتِي اَحْتِيَا جِ وَرُجُوعِ بَسُو كُنِي تُو رُوزِي كُنِ مَرَا زَا
 نِيكَا اَنْ تَرْجَمَهَ الْحَمْدُ الَّذِي جَمِيعِ سِپَاسِ وَسْتَالِشِ مَرِ خَدَا اَسَ رَا سَدَكِهَ مِيْدَا كَرُو
 بِسِ نِيكُو سَاخْتِ اَعْضَا اَسَ مَرَا وَتَصَوَّرِ كَرْدِ مَرَا بِسِ خُوشَمَا وَزِيَا كَرْدَانِيْدِ صَوْتِ
 مَرَا اَسَ بَارِ خَدَا يَا چِنَا نَخْدَهَ نِيكُو خَلَقْتِ مَرَا نِيكُو كَرْدَا اَنْ خَلَقْتِ مَرَا وَازَا اَنْسِ صَحَابِي
 مَنْقُولِ اسْتِ كِهَ چُوْنِ رَسُوْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَرِ مَدِيْنَهٗ اَكْمَدِ مَنِ هَسْتِ سَالِهٖ بُوْدِ مَرِ فَرِيْدِ
 كِهَ اَسَ بِسَرَا كَرِ تُو اَنْ بِيْوَسْتَهٗ بَا اَبْدَسْتِ بَاشِي زِيْرَا كِهَ مَرَا رَا شِيْرَا جَلِ وَعَقَابِ
 مَرَا بِجَنَگَلِ بِرِگِيْدِ وَاَوَا بَا اَبْدَسْتِ بَاشِدِ خَلْعَتِ شَهَادَتِ مَرَا وَدِهِنَدَكِهَ اَلْوُضُوْءُ
 سَيِّئِيْنَ اَسْمٰٓءِ اِلّٰهِ تَعَالٰی تَرْجَمَهٗ اَبْدَسْتِ رَا زِيْسْتِ اَزْ رَا زِيْئِيْ خَدَا اَسَ بِرْتَرِ
 وَكَفْتَهٗ اَنْدِ بِهْتَرِي عَذَابِ كُوْرِكْسِيْ بَاشِدَكِهَ دَرِ وُضُوْءِ اَحْتِيَا طَلْعَدِ وَاَكْرَسْتِيْ اَزْ سَنَتِ
 بِجَا اَرُوْ چِنَا نَكِهٖ دُوْرِ كَرْدَنِ نَاخُنِ وَمُوْسِيْ سَرُوْجِزَا اَنْ بَا يَدَكِهَ بَا وُضُوْءِ بَاشِدِ زِيْرَا
 كِهَ فَرْدَا اَسَ قِيَامَتِ اِيْشَا اَنْ حَاسِبِ طَلْبَنَدَكِهَ مَرَا اَزْ سَرِ بَلِيْدِيْ دُوْرِ كَرْدِيْ وَنِيْزِ دُوْرِ
 قَلَمِ بَارَكِ آوَرْدَهٗ كِهَ شَيْخِ رُوْزِ چَارْ شَبْعَهٗ دَرِ حَامِ رَفْتِيْ وَخَلَقْتِ فِيْهِ الشَّعْرَ تَرْجَمَهٗ وَتَرَا
 شَيْدِيْ دَرَا اَنْ حَامِ مُوْسِيْ سَرَا دُوْرِ وَتِ حَلَقِ بَلُوِيْدِ اللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ
 شَعْرَةَ طَهَارَتٍ فِي السُّنْبِ وَنُورًا سَا طِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ بارخدا یا بہ بخش مرا بمقابلہ ہر موسے پا کے در دنیا و نورے درخشاں
 در آخرت روز پخشینہ ناخن چینہ و ہر کہ وقت ناخن و موسے لب ستارن بگوید
 بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلَى سُنَّةِ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ بِهَاجِ بِيَارِي مِتْلَانَشُو و سنت در موسے بغل
 نتف است و اگر خلق کند روا باشد خلق الشافعی وَقَالَ اِنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّ السُّنَّةَ
 التَّتَفُّ الرَّافِي لَا طَيْفٌ عَلَى الْوَجْعِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَخْفَوْ الشَّوَارِبَ وَ اَخْفَوْ اللُّغِي
 وَ اَتَفَّقُوا الشَّعْرَ الَّذِي فِي الْاُكُوْبِ ترجمہ گفتہ است شافعی بدستی کہ من میداغم
 ایں سندن موسے بینی بر کنان مگر آنکہ من قدرت و طاقت و برداشت برود
 آن ندارم گفت پیغمبر علیہ السلام سبک بکنید بروت را و دراز بکنید ریش را
 و دراز بکنید و بر کنید موسے ہار کہ و بینی باشد و نیز در قلم مبارک آورده قَالَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعَمْ اَلْبَيْتُ يَدُ خُلْدٍ الْمُسْلِمِ الْحَمَامِ اِذَا دَخَلَ بَسَاءُ الْاُخْيَرِ وَ اسْتَعَا
 مِنْ النَّارِ ترجمہ گفت پیغمبر علیہ السلام نیکو خانہ است حمام کہ داخل شود و در آن
 و بخوابد مسلمان در آن حمام و قتیکہ داخل شود و سوال کند خیر را و پناہ طلبد از آتش
 و وزخ و در وقت درآمدن بگوید اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْتُمْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ
 دخول الحمام الا باذاین ازار علی المین و ازار علی العین ترجمہ اے بارخدا یا
 بدستی کہ من بخوام از تو بہشت را و پناہ بخوام از آتش و وزخ گفت پیغمبر علیہ
 السلام بدستی کہ نیست گرمی آتش و وزخ بر امت من مگر باند گرمی حمام
 گفت حسن خوب نیست داخل شدن در حمام مگر بد و پائے جامہ یک پایجا
 بر میاں و یک پایجامہ بر سر استعمال الاجتہاد و رد البہس ترجمہ پائے
 بہ خشت پختہ نال کہ استعمال خشت پختہ میرساند برص را و نزدیک محققان
 طہارت اعضا آنست کہ جوارح را از اخلاق ذمیمہ پاک کند و طہارت عمل آنکہ
 از ریا و سمعہ باخلاص محض کوشد و نیز بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ
 نوشته دیدم الحمامۃ علی الیق فیما شفاۃ و برکت و یزید فی العقل و فی الحفظ

لَنْ اُجْتَمِعَ فِيْهِ الْخَمِيْسُ وَالْاَحَدُ وَلَكِنْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَاءِ فَانَّهُ الْيَوْمَ الَّذِي
 كَشَفَ اللهُ عَنْ الْيُوبِ الْبَلَاءَ وَاصَابَهُ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ لَيْلَةُ الْاَرْبَعَاءِ وَلاَ يَمِيْدُ
 وَابَاحَ مِنْ الْجَزَاءِ وَالْبَهْسِ الَّذِي يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَلَيْلَةُ الْاَرْبَعَاءِ لَكَ اِي
 عَلَيْكَ بِهِمَا تَرْجُمَهُ خَوْفُ كَرَفَتِنِ بِشَاهِقَيْلِ اَرْجِيْزِ خَوْفِ يَنْتِيْ نَهَارِ
 وَرِيْ شِفَاسْتِ وَبِرَكْتِ وَزِيَادِهِ مِيْكَنْدُ دُرْدَانَا حِي وَدُرْدَانَا حِي وَدُرْدَانَا حِي
 بَرَا كَرْدِ لِيْ بِرَا سِ اَسْ نَچِشْنِبِ وَبِكِشْنِبِ اسْتِ وَبِخِينِ اسْتِ رُوْزِ وَشَنْبِ
 وَشَنْبِ زِيْرَا كِهْ بَدَرْ سَتِيْ كِهْ رُوْزِ سَلْ شَنْبِ رُوْزِ اسْتِ كِهْ دُوْر كَرْدِهْ حَقِ تَعَالٰی
 اَزْ حَضْرَتِ الْيُوبِ عَلٰی نَبِيْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بَلَا رُوْرِيْدِهْ اسْتِ
 اَسْ بَلَا اُوْر دُرْ رُوْزِ چِهَارْ شَنْبِ وَطَاهِرْ نَشْدِهْ اسْتِ بِهِيْكَ اِيْزِيَارِيْ وَبِپِيْدِيْ
 بَدَنِ كَچِكِيْدَنِ گوشتِ اَعْضَا مَكْرُوْرِ رُوْزِ چِهَارْ شَنْبِ وَشَبْ چِهَارْ شَنْبِ اَسْ لَازِمِ
 بَكِيْرِيْ سِيْزَارَا رُوْزِ شَبْ تَكْمَلَتِهْ دَرِيْ اَن اُوْر دُرْ رُوْزِ سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ قُدْسِ
 سِرْهْ فَرْمُوْدِ وَفَتْ صَبِيْحِ اِيْ سَلْ اَيْتِ سَلْ يَارْ خُوْ اَنْدَرَا سَلْ حُبْتِ حَقِ تَعَالٰی
 فَسُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تَمْسُوْنَ وَحِيْنَ تَصْبُحُوْنَ وَلِلهِ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ
 وَعَشِيْمَاءِ وَحِيْنَ تَظْهَرُ اَنْ يَخِيْجَ اَلْحِيْ مِنْ الْمِيْتِ وَيَخِيْجَ الْمِيْتِ مِنْ الْحَيِّ وَيَخِيْ
 الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخَيِّجُوْنَ تَرْجُمَهُ بِسَا كِيْ يَادُ كُنِيْدِ حَقِّقَا
 بِسَا كِيْ يَادُ كَرُوْنِيْ وَفَتْ شَامِ وَوَقْتُ صَبِيْحِ وَمَرَا وَاسَرْ دَسْتِ اَيْشِ آسْمَانِيَا
 وَزَمِيْنِيَا وَبِسَا كِيْ يَادُ كُنِيْدِ خُدا تَعَالٰی رَا وَفَتْ عَشَا وَوَقْتُ لَهْرِ بَرَا رُوْ
 خُدا زَنْدِهْ رَا زَمْرُوْدِهْ وَبَرَا رُوْ دَمْرُوْدِهْ رَا اَزْ زَنْدِهْ وَزَنْدِهْ مِيْكَنْدِ خُدا تَعَالٰی
 زَمِيْنَ رَا بَعْدِ مَرُوْنِ شَدَنِ اَسْ زَمِيْنِ يَنْفِ خُدا تَعَالٰی مُسْلِمَانَا رَا اَنْكَافَرَا
 وَنِيْكَ بَخْتَا رَا اَزِيْدِ بَخْتَا وَصَالِحَا رَا اَزْ فَاسَقَا وَبِخِينِيْ مِ بَرَا رُوْ
 خُوْ اَبْدِ شَدْ شَمَالِ بَعْدِ اَزْ خُوْ اَنْدَنِ اِيْ سَلْ اَيْتِ كِهْ لِقَلَمِ رَفْتِ دُوْر كَعْتِ سَنْتِ
 تَا زَبَا مَدَا بَكْدَارِ دُوْر كَعْتِ اَوَّلِ الْمَنْشَرِ وَدُرْ رَكْعَتِ دُوْمِ الْمَنْشَرِ كَيْفِ خُوْ اَنْدِ
 سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ قُدْسِ اَلدَّرْ سِرْهْ الْعَرْزِيْزِ فَرْمُوْدِ بَدِيْنِ وَفَتْ بُوْ اَسِيْرِ بَهْمِيْشِيْ

وے فرمود میان سنت نماز با دعا و فریضہ چہل و یکبار اسمہ متصل بسم الرحیم و الام
 الحکم یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین انج بہر نمے کہ خواند بفضل حق
 تعالیٰ اس ہم پر آید بعدہ نماز با دعا و کجاعت بگذارد و نود و نہ نام بحضور تمام و ادعیہ
 ماثورہ کہ آمدہ است بخواند وے فرمود بعد از نماز با دعا و ہفتاد بار یا و ہا بگوید
 امور دینی او سمور گردد وے فرمود از خواجگان ما نقلست کہ ایں دعا بعد
 از نماز با دعا بخواند اللہم زد دنو لدنا و زد سرورنا و زد حضورنا و زد معرفتنا
 و زد طاعتنا و زد نعمتنا و زد محبتنا و زد عشقنا و زد شوقنا و زد ذوقنا
 و زد حولنا و زد قوتنا و زد قبولنا و زد انسنا و زد علمنا و زد حیلنا و زد جماعتنا
 یا ارحم الراحمین و ایں وقت را غنیمت دار و تا طلوع آفتاب چنانکہ بعد از نماز
 دیگر تا غروب ترجمہ و عایا بار خدایا زیادہ کن نور مرا و زیادہ کن خوشی مرا و زیادہ
 کن حضور مرا و زیادہ کن معرفت مرا و زیادہ کن طاعت مرا و زیادہ کن نعمت
 مرا و زیادہ کن محبت مرا و زیادہ کن عشق مرا و زیادہ کن شوق مرا و زیادہ کن
 ذوق مرا و زیادہ کن بازگشت من از عصیت و زیادہ کن قوت من بر طاعت
 و زیادہ کن دبستگی من با خود و زیادہ کن علم مرا و زیادہ کن حلم مرا و بواسطہ مہربانی
 و بخشایش خود اسے مہربان ترین مہربانان و بخشاینده ترین بخشاینده گان و
 حضرت سلطان المشائخ نے فرمود ہر کہ ایں دو وقت را غنیمت دار و ہر چہ
 در میان ایں دو وقت رفتہ باشد از و در گذراند حکم او کالطہم المتخلل بین
 الدمین باشد ترجمہ مانند پاکی کہ در میان دو ناپاکی است ایں در حق عوام
 است اما خواص را باید کہ شب و روز را غنیمت دانند و وقت خود را سمور
 داشتن عادت سازند کہ خاصۃ فقیر است کہ الفقیر بن الوقت بزرگے
 خوش گوید بہت بردست فقیر نیست نقدے جز وقت چہ آں نیز کہ از دست
 رود و اسے برو بہ بعد ہ سبعات عشر بخواند بعد از سبعات
 عشر شش بار بگوید توفی مسلمانا و المحققی بالصالحین وے فرمود

کہ شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین قدس السمرہ العزیز مراد خواب فرمود بعد
 سبعت عشر شش بار توفی توفی مسلماً و المحققی بالصالحین و از خدمت سید
 الشادات سید حسین رحمۃ اللہ علیہ نقلست کہ مے فرمود من از حضرت سلطان
 المشایخ شنیدہ ام بعد سبعت عشر شش بار اللهم اهدنی بو فعتک باید
 الفت چون این فائدہ یکے از یاران اعلیٰ از سلطان المشایخ پرسید و از
 سید حسین مرحوم روایت کرد سلطان المشایخ فرمود آری مے مرا پیغمبر صلی
 علیہ و آله وسلم در خواب فرمودہ است بعد از سبعت عشر شش بار اللهم اهدنی
 بو فعتک بگو مے فرمود کہ ای پیغمبر صلی یکے از اصلاہا بود او در قنای کعبہ
 مہتر خضر علیہ السلام را در یافت از مے بخشے طلبید مہتر خضر علیہ السلام
 سبعت عشر پیاموخت و گفت من از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
 روایت مے کہ مے فرمود مے سبعت عشر پیوستہ خواندے آں مرد در ای
 میرفت طایفہ راہ زنان بر خاستی تا اورا ملاک کنند دریں میاں وہ سواریا
 شد نہ ہر ذہ سربہ نہ بودند آں مرد ایشاں را پرسید کہ شما کیانی گفتند سبعت
 عشر آں دہ دعا کہ ہر روز مے خوانی ہفتگاں بار ایں مرد گفت سربہ نہ چرا
 اید گفت مذہب رسد دعا بسم اللہ الرحمن الرحیم مے گوئی دریں محل از
 سلطان المشایخ سوال کرد کہ تسمیہ کجا گویند فرمود بر سر سوزہ چون
 وقت اشراق رسید مے آفتاب یک نیمہ بالا یاد و بر آید نماز اشراق
 بگذارد و سلطان المشایخ مے فرمود دو رکعت شکر اللہ در رکعت اول بعد از
 فاتحہ آیت الکرسی تا آنجا کہ وہم فیہا خال دون و در رکعت دوم آسن
 الرسول تا آخر و آیت اللہ فی السموات والارض تا آنجا کہ واللہ بکل
 شئی علیم بعد از آں دو رکعت استفاذہ در رکعت اول بعد فاتحہ قل
 اعوذ برب الفلق و در رکعت دوم بعد فاتحہ قل اعوذ برب الناس بعد
 از آں دو رکعت استجارہ در رکعت اول بعد فاتحہ قل یا ایہا الکافرون

دو رکعت دوم بعد فاتحہ اخلاص متعاقب اس دو گناہا ادعیہ کہ آمدہ است
 بخواند بعد ازاں راوی اس نماز فرمود دو رکعت دیگر است خواہم گفت اس
 سخن بر زبان مبارک راند چشم چرب کرد و گفت آں روز کہ شیخ شیوخ العالم
 فرید الحق والدین قدس السیرہ العزیز نماز اشراق مرا فرمود ہمیشہ شش رکعت
 فرمود گفت آں دو رکعت دیگر خواہم فرمود فنا و اود شیخ شیوخ العالم
 شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ مے نویسہ کہ آں دو رکعت
 دیگر استحباب گویند دو رکعت اول بعد فاتحہ سورہ واقعہ و دو رکعت دوم
 سج اسم بخواند بعد نماز تسبیح مشغول شود بعد از نماز تسبیح دو رکعت یکبار
 اس دعا بخواند سبحان اللہ ملاء المینان و ملتہی العلم و مبلغ الرضا و زنة
 العرش ترجمہ پاکے خاص خدا تعالیٰ راست مقدار چربی پلہ ترازد و مقدار
 انتہاے علم او تعالیٰ و مقدار رضاے او از بندگان و مقدار وزن عرش
 و نیز مے فرمود کہ صلوات الصلوات ہمچو نماز تسبیح است و بجائے تسبیح صلوات
 گوید و اس دو رکعت است خواہ در شب بگذارد و خواہ در روز ما بعد از اشراق
 دریں نماز اثر بسیار است بہر نہی کہ بگذارد آں ہم بر آید و مے فرمود و اس
 نماز در سہ جمعہ بعد از اشراق بر اسے بہر نہی کہ بگذارد بر آید و مے فرمود و دو
 رکعت شکر روز بگذارد و دو رکعت بعد فاتحہ پنج بار قل ہو اللہ احد بخواند
 بعد فرمود ہر روز بوقت طلوع آفتاب فرشتہ بالاے بام کعبہ بر آید و ندا کند
 اے مسلمانان و اے امتان محمد صلعم شمارا خداے تعالیٰ روزے
 بخشید نو و شمارا روزے در پیش است و آں روز قیامت است بر اسے
 آں روز دریں روز کارے بکنید و دو رکعت نماز بگذارد ہر رکعت
 بعد فاتحہ پنج بار قل ہو اللہ احد بخواند باز چوں شب در آید ہماں فرشتہ بالا
 بام خانہ کعبہ بر آید و ندا کند کہ اے مسلمانان و اے امتان محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم شمارا خدا تعالیٰ شبے بخشید نو و شمارا شبے در پیش است و آں

شب گواراست برائے اک شب دریں شب کارے بکنید دو رکعت نماز
 بگذارید در ہر رکعت بعد فاتحہ پنج بار قل یا ایہا الکافرون بخوانید بعدہ فرمود
 شیخ جمال الدین حدیثی روایت میگرد لفظ او یا د نمازہ است فاتحہ
 این فرمود اگر تواند بعد از اشراق صد رکعت نماز کند بعد فاتحہ یکبار اخلاص
 بخواند و یا مشغول بہ ورد و یا بذرک و یا بمراتبہ تا عبادت متصل افتد بعدہ چوں
 وقت چاشت در آید دو اذہ رکعت نماز بگذارد و اقل او چہار رکعت است
 حضرت سلطان المشایخ مے فرمود در چہار گانے اول چہار آیتا بخواند انا
 فتحنا انا ارسلنا انا انزلنا انا اعطینا و در ہر رکعتے یکجا سورہ فضل بسیار است
 و نیز مے فرمود چہار سورہ و الشمس و اللیل و الضحیٰ الم نشرح در چہار گانے میان
 یگاں سورہ بخواند و نیز مے فرمود چہار قل یگاں سورہ در چہار گانے آخر نماز چاشت
 بخواند و مے فرمود بعد نماز چاشت دو رکعت برائے صحت النفس بگذارد
 در رکعت اول بعد فاتحہ آیتہ الکرسی و الشمس یگاں بار و اخلاص پنج بار و در
 دوم امن الرسول و الضحیٰ یگاں بار و اخلاص پنج بار بعد فرغ گوید اللھم
 الی اسالک العفو والعافیۃ والمعافات فی الدنیا والاخرۃ ترجمہ یا
 بار خدا یا بدرستی کہ من میخواہم از تو آمرزش و ایمن بودن از رنج و بلا و ایمنی
 از عذاب حق ایمنی در دنیا و عاقبت و مے فرمود ہر کہ چاشت بگذارد
 و غم چاشت از و خاست یعنی ہر کہ نماز چاشت بگذارد حق جل و علی اسباب
 معاش او ہیا دارد و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ
 اعم اصل الضحیٰ اذا بزغت الشمس قال لا حتیٰ یہتر السواۃ الارض اسمہ
 و الشمس فی اول النہار قبل ان یغلب ضوء ہا مصفرۃ النیر لتقاہر شعا
 عھا ترجمہ بگذارم نماز چاشت را وقتے کہ بر آید آفتاب گفت مسئول عنہ
 کہ نے بگذارد وقتے کہ پر آگندہ شود روشنی آں در تمام زمین نام آں شمس است
 و اول روز پیش ازین کہ غالب شود روشنی آں بر زردی از برائے کمی

روشنی آن چوں وقت فی الزوال درآید یعنی سایہ بگردد چہار رکعت فی الزوال بگنجد
و در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص پنجابہ باریادہ بار یا سہ بار بخواند و این وقت را
غنیمت شمر و نصف اللیل داند و در تلاوت مشغول باشد و تمے فرمود و دست
نماز پیشین چہار قل بخواند و بعد از فریضہ در دو رکعت سنت اول آیت الکرسی
و در دوم آسن الرسول بخواند و تمے فرمود بعد از اداے نماز پیشین دہ رکعت
صلوۃ الخضر بگنجد و در آن دہ رکعت دہ سورہ آخر قرآن بخواند و ہر کس این
نماز بگنجد با بہتر خصلتات شود چوں وقت نماز دیگر درآید تمے فرمود و دست
نماز دیگر دہ بار سورہ والعصر بخواند اول رکعت چہار بار و در دوم سہ بار و در سوم
دو بار و چہارم یک بار و تمے فرمود و السماء ذات البروج براسے دفع دہنل نارد
در سنت نماز دیگر بخواند و بروایتی از سلطان المشائخ در سنت نماز دیگر
اذا زلزلت الارض با سہ سورہ دیگر متصل امیر حسن شاعر سوال کرد بندہ براسے
دفع دہنل و نارد در رکعت اول سورہ بروج تمے خواند بعد از آن سورہ اذا
زلزلت الارض فرمود کہ نیکو است و تمے فرمود کہ شیخ شیعخ العالم فرید الحق
والدین قدس السہرہ الغریز مراد خواب فرمود کہ بعد از نماز دیگر سورہ بنا
چند بار میخوانی گفتیم یکبار بعدہ فرمود کہ پنج بار بخوان گفتیم دریں بشارت
مقصودے خواهد بود بعدہ و تفسیر دیدم کہ بعد از نماز دیگر پنج بار سورہ بنا بخواند
او اسیر محبت حق شود و شعی لبیر اللہ ست نام نہادہ شود و اسیر محبت حق
و انستم کہ مقصود شیخ این بود و تمے فرمود کہ بعد از نماز دیگر سورہ والنار
بخواند خداے عزوجل او را در گور نگذارد مگر مقدار یک وقت نماز بریں
سخن چشم پرآب کرد و فرمود آنکہ کسے در گور نماز چگونہ باشد آنچنان باشد
کہ چوں روح بکمال رسد قلب را جذب کند و چوں قلب بکمال رسد قالب
را جذب کند بعدہ سبعات عشر بخواند ہم بر صفتی کہ بعد از نماز بامداد
خواند و تمے فرمود ہر کہ بعد از نماز دیگر تا غروب بدیں سہ اسم

مشغول شود بہر نہج کہ بخواند حق جل و علی بے شک آن ہمہ کفایت رساند
و این سہ اسم را ایلیا گویند و آن امنست یا اللہ یا رحمن یا رحیم چوں وقت
نماز شام در آیدے فرمود در سنت نماز شام در رکعت اول قل یا ایہا
الکافرون در دوم اخلاص و بروایتی از حضرت سلطان المشایخ
در اول رکعت فہمان اللہ حین تمسک تا آخر در دوم سبحان ربی رب
العزۃ تا آخر سورۃ بخواند بعدہ بیست رکعت ادا بین بگذارد و تفصیلے کہ آمدہ است
و سر سجدہ بزد و سہ بار بگوید اللہم ارزقنی تقی بہ لوجب محبتک فی قلبی
یا محب التوابین ت اے بار خدا سے بتو سپردم دین و ایمان خود را بہ
بخش و روزی کن مرا تو بہ کہ لازم کند محبت تو در دل من اے دوست دار
تو بہ راست و درست کنند گان و منے فرمود کہ شش رکعت بین العشاءین
منے باید گذارد و بعضے اہل ارادت را این شش رکعت فرمودہ است
و منے فرمود دو رکعت نماز است بجهت نگاہداشت ایماں
بعد اداے صلاوۃ مغرب در رکعت اولی بعد فاتحہ اخلاص
ہفت بار و قل اعوذ برب الفلق یک بار و در رکعت دوم اخلاص
ہفت بار و قل اعوذ برب الناس یک بار بعدہ سر سجدہ نہد
سہ بار بگوید یا حی یا قیوم ثبتي علی الایمان انگاہ برکت این نماز را
حکایت فرمود کہ شنودم از خواجہ احمد نبہ شیخ معین الدین
سنجری قدس سرہ و این خواجہ احما اعظم صالح بودا و گفت مرا
رفیقہ بود شکری پیوستہ این دو رکعت نماز بگذاردے لما وقت بیگاہ ترے در حدود
اجمیع بودیم نماز شام در رسید انجا خوف دزدان نمود اگر دید حالے تا تعیل سنت گذاریم
و جانب شہر گزیم آن یار با آنکہ تشویش دزدان و خوفے انچناناں بود البتہ دو رکعت نماز
نگاہداشت ایماں بگذارد انضر عن وقت نقل آن جوان شد و فریاد برانے نفس حال او حاضر
شد و بر سرعت و انچنان رفت کہ منے باید بخود فرمود کہ خواجہ احمد حکایت نقل آن جوان بریں لفظ آخر

اگر مابین کرسی قضا برزد من گواہی دہم کہ بایمان رفت بعد ازاں فرمود کہ
دو رکعت نماز دیگر ہم ہست بعد صلوٰۃ المغرب بدیں پنج کہ مریایے بود ہمدرد
اور مولانا تقی الدین گفتندے مردے صالح و دانشمند او پیوستہ بعد صلوٰۃ
المغرب دو رکعت نماز بگذاردے در رکعت اول بعد فاتحہ و السما ذات
البروج و در دوم و الطارق بخواندے چوں اوقل کرد سلطان المشایخ
فرمود کہ من اوراد خواب دیدم پرسیدم خدا سے تعالیٰ باتو چہ کرد گفت چوں
کائنات تمام شد فرمان آمد کہ مائیں را بدیں دو رکعت نماز بخشیشیم یکے از حاضران
گفت کہ ایں را صلوٰۃ النور گویند فرمود خیر ایں را صلوٰۃ البروج گویند و ایں
دو رکعت کہ در ہر دوایت ہا مبداءے سورہ انعام بخوانند در رکعت اول
ختم بے تنہا و در رکعت دوم ہم ختم بے تنہا و اں صلوٰۃ النور گویند
عرض میدارم کہ اب حروف برا بجمکہ کہ ایں دو رکعت نماز صلوٰۃ البروج و دو
رکعت صلوٰۃ النور داخل بیست رکعت ادا بین است و مے فرمود کہ بعد
صلوٰۃ البروج ایں دعا بخواند اللہم انی استودعک ایمانی و دینی فاحفظہما
العرض احیاء بین العشاءین سنت موکدہ است و بیشترے مشایخ اینوقت
را غنیمت و معمور و ہشتہ اند و اگر کسی نتواند جمع کردن میان صوم و معمور و شستن
بین العشاءین اورا اولیتر آنکہ افطار کند و اں وقت را معمور دارد و زیر
چہ گفتہ اند صبح صادق صا دقاں و صبح عاشقاں صبح صادق صا دقاں است
اما صبح عاشقاں نماز شام است و چوں وقت نماز خفتن در آید چہار رکعت
سنت بگذارد و مے فرمود در رکعت اول بعد فاتحہ ایتہ الکرسی تا خالدون
و در دوم امن الرسول تا آخر سورہ و در سوم شہادتہ و در چہارم قل اللہم
مالک الملک بخواند و بعد از نماز خفتن سنت چہارگانی فصل است و در آن
نیز ہماں قرات است کہ در سنت چہارگانے اول است و مے فرمود کہ
چہار رکعت صلوٰۃ السعادت بگذارد در رکعت اول بعد فاتحہ و بار اخلاص

و در دوم بیست بار و در سیوم سی بار و در چهارم چهل بار بخواند و مے فرمود بعد
 از نماز خفتن در رکعت نماز برائے روشنائی چشم بگذارد و در ہر رکعت بعد فاتحہ
 پنجبار سورہ انا اعطینا انخواند و بعد از نماز سہ بار بگوید اللہم تعنی بسمی و بصری
 واجعلہما الوارث منی یعنی از حضرت سلطان المشائخ روایت مے کنند کہ این
 نماز بعد از شام بگذارد و ہر بار کہ دعا بخواند بر نزائگشت بد بد چشم فرود آرد و بعد
 فرمود از برکت این نماز و دعا کتابہا بخط باریک بوقت نماز خفتن مطالعہ کنم
 و نیز مے فرمود برائے روشنائی چشم دفع لاله الاھوالحی القیوم بگوید بر نز
 انگشتاں بد مد و بر چشمہا بمالد باز بگوید کہ اللہ لاله الاھوالحی القیوم بیچناں
 کنند و باز بگوید و غنت الوجوہ للھی القیوم یا بیچناں کنند بر چشم مالد و نیز فرمود
 کہ بعض وحمہ عسق سہ بار بگوید ہ حرف است ہ حرف مے گوید و عقیدہ
 بعدہ بر چشم فرود آرد صحت کلی یابد و مے فرمود بعدہ چہار رکعت صلواتہ الثانی
 بگذارد و برائے اہم المہمات و صدگان بار و در رکعت اول بعد فاتحہ یا اللہ
 و در دوم یا رحمن و در سیوم یا رحیم و در چہارم یا ود و بخواند و مے فرمود صلوات
 القربت بگذارد و در ہر رکعت بعد فاتحہ ہفتاد بار اخلاص بخواند یعنی فرارخ ہفتاد
 بار استغفر اللہ بگوید و این دعا بخواند اللہم ارزقنی عمل الذی یقر بنی الیاک
 و مے فرمود کہ شیخ قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ ہر شب ہزار بار درو
 گفتے پرسیدند کہ درود چه بود این درود میگفت اللہم صلی علی محمد عبدک
 و نبیک و حبیبک و رسولک النبی الامی و علی آلہ بعدہ فرمود من پس
 درود اختیار کردم و بخط مبارک سلطان المشائخ این درود نوشتہ دیدہ
 ام اللہم صلی علی محمد علی دالبی و الثری و الوری البری التراب علی
 وجہ الارض و الثری تحت البری و روایت مے کنند ہر شب بعد العشا
 سلطان المشائخ ہزار بار درود گفتے و ہزار بار اخلاص و ہر روز جو اہل قرآن
 کہ امام غزالی کشیدہ است مقدارد و نیم سپارہ و حرز یافنی و حرز کافی بخواند

وے فرمود بعد از نماز بامداد سورہ یسین و بعد از ظہر انا ارسلنا و بعد العصر انا نقضنا و
 بعد المغرب سورہ واقعہ و بعد العشاء سورہ الملک بخواند وے فرمود بعد ہر فرضے
 اے دعا بخوان اللھم لك الحمد لا الہ الا انت رب خلقتنی ولم اكن شیئاً و رزقتنی
 ولم املك شیئاً و علمتني ولم اعلم شیئاً رب انی ظلمت نفسي و ارتکبت المعاصی
 و انا منتظر بک یارب ان غفرتنی فلا یبقض من الملک شیئاً و ان عذبتنی لا
 یزین فی سلطانک شیئاً تجب من تعذب غیری و لا اجل من یرحمنی غیرک
 قبضتک و جلالتک ان تغفر لی و تتوب علی انک انت التواب الرحیم
 وصل علی خیر خلقک محمد و آلہ اجمعین و بروایت آمدہ است ہر کہ بیس دعا
 سوا نیت کن ختم کار او بر سعادت باشد وے فرمود ہر کہ بعد ہر فرضے آیت
 الکرسی متصل بخواند حق تعالیٰ جان او بے واسطہ ملک الموت قبض کند و
 ے فرمود ہر کہ بعد ہر فرضے بخوار قل اللھم مالک الملک تا بغیر حساب بخواند حق
 جل و علی دین ایں بندہ را قضا کند چوں وقت تہجد در آید نماز تہجد بگذارد و در
 اخیائے نوید کہ تہجد سنت مؤکدہ است و آن دو آزدہ رکعت است بسنت سلام
 سلطان المشائخ ے فرمود تہجد از ہجود است و ہجود اندک نضت است التہجد
 ریح الہجود است یعنی چوں خواب بگیرد و تکلف خود را بنماز گذاردن بیدار دارد
 وے فرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ در دوازده رکعت
 نماز تہجد قرأت بر شجرہ فرمودے در رکعت اول بعد فاتحہ آیت الکرسی و اخلاص
 سہ بار در دوم امن الرسول و اخلاص سہ بار و در او را شیخ شیوخ العالم شہاب الدین
 سہروردی در ہر دو رکعت آیت الکرسی است فاما سلطان المشائخ فرمود
 کہ مرا شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین فرمودہ است کہ در دوم رکعت امن الرسول
 بخوان کہ من ہم بنحو انعم و در بیداری شب اختلاف است بعضی مشائخ اول شب
 بیدار بودہ اند و نصف آخرین در خواب شدہ اند براسے منع ملال تا خواب فراگم
 اوقات و روند شود و بعضی مشائخ اول شب خواب کردہ اند چوں نصف شب

نے فرمود کہ شیخ سیف الدین باجرزی رحمۃ اللہ علیہ چوں کہ ملت شب
 گذشتہ بیدار شدے امام و مؤذن حاضر رہے بودند نماز خفتن بگذاردے بعدہ
 نختہ تا صبح بیدار بودے و طریقہ مستحسنہ شیخ قطب الدین منور خلیفہ سلطان
 المشایخ و بیداری شب ہمیں بود و بعضے از سلف بمثل شب بیدار بودہ اند تا
 چہل کس از تابعین بوضوے نماز خفتن نماز بجا دگذازدہ اند چنانکہ امام اعظم
 ابو حنیفہ و سیدہ شیب و فضیل عیاض رضی اللہ عنہم سلطان المشایخ
 نے فرمود در مسجدے کہ ایں بزرگان مشغول رہے شدند تا صبح شب بیدار رہے
 بودند چوں وقت آمدن مؤذن شدے خود را خفتہ میساختند و بخطر مبارک
 سلطان المشایخ قدس سرہ نوشتہ دیدہ ام قال لا ابي بكم متى ترون قال من
 اول الليل وقال كومتى ترون قال من اخر الليل وقال لا ابي بكم اخذت بالجرم
 وقال كومتى ترون قال اخذت بالجرم اخذت بالقلب ونيز بقلم
 مبارک آورده يارب قايم شكور يارب نايم مغفوراى المتبى يستغفر لانيه وهو
 نايم فيشكر لہذا و يضر لذلک و سلطان المشایخ بجانب امير خسرو رحم اللہ در
 قلم مبارک آورده بعد از مخالطت جوارح اشتغال بامور عامہ في شرع اجتناب
 نماید و در مراعات اوقات ہم کوشد و عمر عزيز را کہ سبب تحصيل کل مرادات است
 غنیمت شمرد و روزگار را بطلالت مصروف نکرد و اندک ملتہ در بیان او را در ہفتہ و شصت
 سلطان المشایخ قدس سرہ نے فرمودہ کہ پیش از صبح دو رکعت نماز کن در
 رکعت اول ہفت بار فاتحہ بعد اں یکبار قل یا ایہا الکافرون و در دوم ہفت
 بار فاتحہ بعد اں یکبار خلاص بخواند بعد از سلام دہ بار سبحان اللہ دہ بار
 ما شاء اللہ کان و ما لم یشاء لم یکن اشهد ان لا اله الا الله و کل شیء علیہ و حی
 کل شیء عہدہ بار و دودہ بار استغفار و دہ بار یا حی یا قیوم یا ذا الجلال و الاکرام
 بگوید بعدہ بشیند سر بر نہ کند و دستہا بلند بردارد بگوید یا رحم
 الراحمین بعدہ سربسجہ نہد دہ بار اغشیا اغیثا مستغثین بگوید

بہرہم کہ بگذارد بکفایت رسد قاما در روز جمعہ بعد از نماز بامداد را غنیمت مے شمردند
 دست از اشتغال دنیا مے داشتند و بعضے سلف روز جمعہ و شب جمعہ طعام میخورند
 تا بکلی بخت مشغول مے شدند و اول بدعت کہ بعد نقل حضرت رسالت صلی اللہ
 علیہ وسلم پیدا شد بیگاہ رفتن در مسجد جمعہ بود سلطان المشایخ قدس سرہ
 در اوائل روز جمعہ بعد از شراق در مسجد کلیلو کہری میرفتن چوں وقت نماز جمعہ
 در آمدے غسل مے کردند باز در مسجد مے آمدند و مے فرمودند کہ روز جمعہ ہفتا
 بار باری از نماز جمعہ بگوید اغسنتی بحلالی عن حر امک و بطاعتی عن
 معصیتک و بفضلك ممن سواک بہر محتاج یا رحم الراحمین حق جل و علا
 او را محتاج خلق نگرداناد امیر حسن رحمۃ اللہ علیہ بخدمت سلطان المشایخ
 عرضداشت کرد کہ وزنا رفتن جمعہ تاویلا مدہ است فرمود کہ ہیج تاویل نیست
 مگر سیکہ بنہ یا سافریام بیض باشد اما آنکہ بتواند کہ برو و نزو و قوی سخت
 دلے باشد آنکہ فرمود اگر کسے یک جمعہ نماز و دو یک نقطہ سیاہ بردل او
 پیاید میشود و اگر دو جمعہ نزو و دو نقطہ سیاہ پیاشد و اگر سہ جمعہ نزو و تمام دل او
 سیاہ شود لغو ذبا لہ منہا و مے فرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین
 قدس سرہ ہر روز غسل کردے و بعضے روایت مے کنند کہ پنجوقت نماز غسل
 کردے و مے فرمود سہ چیز کہ شیخ کبیر فرید الحق الدین را میرشد من مے توأم
 کرد اول آنکہ ہر روز غسل کردے دوم آنکہ جوارے خریدے سیدم آنکہ سحر بخورد
 و من البتہ میخورم و مے فرمود کہ در حدیث است بہر ساعت از شب جمعہ
 و روز جمعہ ہفتصد ہزار روز خیر را مے بخشند و نیز در وساعتیست کہ در آن
 ساعت چیزے از خدا بخوابد بیاید بعضے گفته اند آنوقت اقامت جمعہ است
 و بعضے گفته اند بعد العصر عند الغروب است و اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ
 عنہا کسے را یقین کردے کہ روز جمعہ بوقت الغروب را خبر کنید ہمینکہ وقت
 غروب شدے خبر میکردند مشغول شدے و بخط مبارک سلطان المشایخ

نوشتہ دیدہ ام ہر کہ در شب دوشنبہ دو رکعت صلوٰۃ السعادت بگذارد
 ہرگز بدبخت نشود و ہر رکعت بعد فاتحہ آیت الکرسی یکبار و اخلاص سہ بار بخواند
 بعد از سلام دہ بار درود و دہ بار استغفار و نیز بخط مبارک حضرت سلطان
 المشایخ نوشتہ دیدہ ام کہ اول روز از ماہ این دعا بخواند اللّٰهُمَّ لَکَ اُنْجِلْ
 عَلٰی اَوْلَیَّکَ وَنِعْمَ اَکْرَمُکَ مِثْلُ مَا حُدِّثَتْ بِہِ نَفْسُکَ وَمِثْلُ مَا حُدِّثَتْ بِہِ لِحَا
 مِیْکَ وَتَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُہُمْ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَہُمْ
 وَلَا تَقِمْ لَصَلٰوٰتِہُمْ اَوْ مِمَّا رَزَقْنَاہُمْ یُنْفِقُوْنَ وَاسْتَغْفِرْ لَکَ مِثْلُ مَا
 اسْتَغْفِرْ لَکَ الْمُسْتَغْفِرُونَ الَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاَحْسَتْ اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسُہُمْ
 ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفِرُوْا الَّذِیْنَ تُوْبُہُمْ وَمَنْ یَغْفِرْ لَکَ تُوْبُ الْاَللّٰہِ وَالتَّوْبُ لَیْکَ
 مِثْلُ مَا تَابَ جَمِیْعُ التَّوَّابِیْنَ الَّذِیْنَ جَعَلَتْ تُوْبَتُہُمْ مَّقْبُوْلَةً وَعِلَامَةً
 لِّفَعْلَانِہُمْ وَاقْلُوبِیْ مِنْ کُلِّ شَوْءٍ یَّاعْبَاثُ الْمُسْتَغْثِیْنِ وَمِنْ کُلِّ مَکْرٍ
 یَا مَنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرِّیْنَ اِذَا رَجَاہُ وَاکْشَفِ السُّوْءَ وَاَنْتَ الْقَادِرُ
 عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مَا اَنْفِیْہِ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ
 دریں مواہبت کند اگر ہر روز متواند عشرہ ہر ماہ بخواند و مے فرمود کہ روز چہار
 آخرین ماہ صفر قوی بابرکت است ہر کہ ہست دریں روز بدانچہ مے تواند
 طعام مے کند و چیزے از خود جدا مے کند بفقرا میدہد و خوش مے باشد و
 مے فرمود کہ تولد ایں ضعیف ہمدریں روز است و مے فرمود کہ بیست و پنج
 روزہ ماہ رجب بدار و نیتے کہ در شب معراج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 لا وادہ اندازاں نصیبے یابد و وصیت فرمودے یار از درد اشتتن روزہ
 رجب و مے فرمود ہر کہ ہزار بار ایں استغفار بگوید در ماہ رجب در کلمات
 قدسیہ آمدہ است حق تعالی مے فرماید از راہ کرم اگر او را نیامزم کشت بدید
 یعنی پروردگار او نباشم سہ بار فرمودہ است استغفار اینست استغفر اللہ
 ذلک لاول والا کل من جمیع الذنوب والا ثام و مے فرمود در نماز لیلة الرجا

در غایت جمع رغیب است وہی الطاء الکثیر و سلطان المشایخ این نماز پنجگاہ
 ادا کرے وقتے این نماز بگذارد و ہو بغایت گرم بود چنانکہ ہم در نماز پیراہن مبارک
 از خودے عمیرہ حضرت سلطان المشایخ بغایت ترش چوں از نماز فارغ
 گشتہ در گوشہ رفت آن پیراہن بکشید و بمولانا شہاب الدین امام عطا
 کرد این دولت در آن شب بدو رسید بعدہ تجرید و وضو کرد و نماز خفتن بگذارد
 و مے فرمود درین ماہ نماز خواجہ اولیس قرنی رضی اللہ عنہ بگذارد و در عیوم و چهارم
 و پنجم و یاسیز دہم و چہار دہم و پانزدہم بعدہ در فضیلت این نماز سبائف فرمود و چنانکہ
 کرد کہ در دربار شغری دانشمندے بود ہر مسئلہ کہ از مے پرسیدند جواب
 شافی گفتے در مباحثہ بعبارت دانشمندانہ در آمدے از حال تعلیم او
 استکشاف کردند گفت سن بیچ خواندہ ام و شاگردی سچیکس نکر دہ ام چوں
 بزرگ شدم وقتے نماز خواجہ اولیس قرنی گذاردم و دعا کردم کہ الہی سن
 بلبر سن رسیدم و سچ تعلیہ نکردم مرا علمے کرامت کن حق تعالی برکت این
 نماز در علم بر من کشد تا در ہر مسئلہ کہ سخن افتد شارع شوم و بخوبی
 تمام کنم مے فرمود کہ در ماہ رجب نمازے آمدہ است برائے دلازی
 عمر درین محل حکایت فرمود کہ من از مولانا نظام الدین پسر شیخ
 ضیاء الدین پانی تپیشنیدہ ام کہ شیخ بدر الدین غزنوی ہر سال این
 نماز گذاردے پرسیدند امسال چرا این نماز نگذازدے فرمود از عمر
 چیزے نامندہ است ہمدراں سال بر حمت حق پہوست و رسول صلی اللہ علیہ
 علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است ہر کہ در آخر رجب این نماز بگذارد مطلوب
 او مزیہ عمر باشد بیا بد نماز نیست و دوازوہ رکعت بستہ سلام در ہر رکعتے
 بعد فاتحہ آیت الکرسی یکبار و اخلاص ستہ بار و بعد سلام دہ بار این دعا
 بخواند یا اجل من کل جلیل و یا اعز من کل عزیز یا احل خیر من
 کل احد انت ربی لا رب لی سواک یا خیرات المستغنین

وَرَجَاهُمْ اَعْلَنِي بِفَضْلِكَ وَمَدَّ بِي عُمُرِي مَدَّ اطْوِيلًا وَاعْطِنِي مِنْ
لَدُنْكَ عُمُرًا بِي رِضَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا كَرِيمًا وَهَاجِبِ سُلْطَانَ الْمَشَايِخِ
مے فرمود کہ مشایخ در ماه رمضان در نماز تراویح این تسبیحات مے گفتے در
اول تراویح کلمہ شہادت سہ بار و در دوم درود سہ بار و در سیوم سبحان الله
والحمد لله تا آخر سہ بار و در چهارم سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم و بحمده
سہ بار و در پنجم تراویح استغفر الله الکریم لَدُنْكَ اَلَا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ مَهْفُوزًا لِّلْاَوَّلِيْنَ
تا آخر سہ بار و خدمت مولانا حسام الدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کہ خلیفہ سلطان
المشایخ بود در شہبائے ماه رمضان در تراویح سہ ختم کردے پارسے از یاران
در یک ختم با و موافقت نمود بعدہ اک یار چوں بمصاحبت قاضی محی الدین
کاشانی بخدست سلطان المشایخ پیوست بعد پارسے بوس عرض داشت
کہ یک ختم در تراویح بموافقت مولانا حسام الدین شنودم فرمود کہ یک ختم در
تراویح سنت است اما پیش من سورہ اخلاص میخوانند بنابر آن کہ فرداے
قیامت خلق گروہ گروہ خواهند شد آنا نکہ حج کردہ اندیک گروہ آنا نکہ غزاکردہ
اندیک گروہ آنا نکہ در تراویح ختم کردہ اندیک گروہ من پیجو اہم کہ فرداے قیامت
دو گروہ شیخ کبیر قدس سرہ باشم پیش شیخ من در تراویح سورہ اخلاص میخوانند
پیش من ہماں مے خوانند وقتے مردے در جماعت خانہ سلطان المشایخ
از دہلی آمدیدیں نیت کہ در تراویح ختم کن بخدست سلطان المشایخ
عرفہ داشت کہ در فرمود کہ تو دانی بعدہ فرمود اگر خواہم گفت لکن ترک
سنت باشد ظاہر ساکت شد م تا وقت عشاء چوں خواست
کہ تراویح بگذارد بعد از آنکہ ختم آغاز کند بستہ شد نماز را قطعہ کرد
سلطان المشایخ فرمود کہ مولانا اخلاص را باش و مے فرمود بجا
در تراویح سنت است از سلطان المشایخ پرسیدند کہ این
سنت رسول است یا سنت صحابہ فرمود کہ سنت صحابہ است

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروایت سہ شب گزارده اند و بروایت یک شب امام امت این سنت عم خطاب رضی اللہ عنہ در عہد خلافت خود کړو است یکے پر سیاحت صحابہ یا سنت گویند فرمود در مذہب ما گویند فاما امام شافعی ہمیں سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را سنت میگویند و مے فرمود امام اعظم در ماہ رمضان شست ختم کړو سنتی اور تراویح و سی در روز بعد از آن فرمود کہ او چہل سال نماز بایاد بوضوے نماز خفتن گزارده انگاہ بر لفظ مبارک راند کہ چندیں علماء و دانشمندان بودہ اند پنج کس دانکہ بودہ اند این صیت کہ باقی میماند از حسن معاملہ است و این حیات مغفولیت آساں مے توان یافت شبلی و جنید کہ بودہ اند مردم دانند کہ و مے بر تر بودہ اند این ہمہ حسن معاملہ است بعدہ فرمود در ویشہ در خانقاہ شیخ جنید بغدادی آمد قدس سرہ مگر شب غرہ ماہ رمضان بود آں درویش التماس نمود کہ نماز تراویح را من امامت کنم شیخ اورا رخصت فرمود الغرض در تہی شب سنتی ختم کړد شیخ فرمود ہر شب یک گزہ نان و یک کوزہ آب در حجرہ او نہادند القصہ چون سنتی شب تراویح بگذارد روز عید شیخ اورا وداع کردہ باز گشت چون او برفت در حجرہ او تفحص کردند سنتی گزہ سلامت یا قندہاں یک کوزہ آب ہر شب خوردہ بود و دیگر عرض مے افتد یار مے بود از یاران اعلیٰ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ العزیز میخواست در عشرہ آخر رمضان اعتکاف بنشیند او موافقت قاضی محی الدین کاشانی بنحیبت حضرت سلطان المشایخ آمد دریں باب عرضہا کرد سلطان المشایخ فرمود اعتکاف در عشرہ آخر رمضان سنت موکدہ است پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در عشرہ آخر رمضان معتکف شد مے یک سال در غزلبو و سبب این اعتکاف از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت شد و در رمضان دیگر آنرا قضا کړد نیست روز معتکف شد اما بعضے مشایخ مریدان از فرمودند مے بنا بر آنکہ درویش در اعتکاف مرد مشہور و شہرت آفتے

قوی است در ویش ہم در خانہ خویش مشغول باشد و تصور کن من معتکفم
تکلمہ در بیان صلوٰۃ سلطان المشایخ قدس سرہ سے فرمود انچہ **مصطفیٰ**
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گذارده است بر سہ نوع است یکنوع آنست کہ تعاقب
بوقت دارد و یکنوع آنست کہ تعلق بسبب دارد و یکنوع آنست کہ تعلق نہ ہو
دارد و نہ بسبب آمدیم نمازے کہ تعلق بوقت دارد اما محمد غزالی طیب اللہ
شراہ در احیاء آورده است آن تکرار است نمازے کہ در روز است ہشت نماز
است و نمازے کہ در ہر سال است آن چہار نماز است اما نمازے کہ در
ہر روز است ہشت نماز است پنج فریضہ است ششم نماز چاشت ہفتم بیست
رکعت نماز بعد از شام ہشتم نماز تہجد اما نمازے کہ در ہفتہ است ہر روزے را
نمازے آمدہ است اما نمازے کہ در ہر ماہ است آن بیست رکعت است
کہ **مصطفیٰ** صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در غرہ ہر ماہ گذارده است اما نمازے
کہ در ہر سال است آن چہار نماز است دو نماز عید سیوم نماز تراویح چہارم
نماز براۃ ہمہ نماز ماہے بود کہ تعلق بوقت دارد اما نمازے کہ تعلق نہ بسبب
دارد نہ بوقت آن نماز تسبیح است ہر وقت کہ خواہد بگذارد امیر حسن رحمۃ اللہ
علیہ مے نویسد کہ درین عید اضحیٰ بسبب باران بیشتر خلق نتوانست رسید
درین باب بخیمت سلطان المشایخ عرض داشت کرد اگر روز عید جانے
نماز میسر نشود روا باشد کہ دوم روز بگذارند فرمود کہ اگر سے درین عید اگر
میسر نشود دوم روز بگذارند روا باشد سیکوم روز ہم اما در عید فطر اگر روز عید
میسر نشود دوم روز بگذارند انکار ہر لفظ مبارک را ند کہ مراد درین عید خاطر
بود کہ اگر باران بیشتر شود چنانکہ نتوان گذارد دوم روز بگذاریم اما حق تعالی
میسر گردانید و مے فرمود باید کہ پیوستہ نماز بجاہت باشد کہ در عید انبیا
بیشینہ بیچ جائے نماز روانہ شود مگر مسجد در عید رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
و سلم این میسر شد ہر جا کہ ہست بگذارند بعدہ درین باب غلو فرمودند کہ

اگر مثلاً دو کس باشند ہم در جماعت باشد و بجز مبارک سلطان المشائخ
نوشتہ دیدہ ام قال النبی علیہ السلام امرانی جبرئیل علیہ السلام بالصلوۃ
فی الجماعۃ حتی حفت أن لا تقبل صلواتاً الا یجماعۃ قال اللہ اذنی ممت
على ثلثون سنة لم أختلم فتدکلت الجماعۃ لیلة جمکۃ فاختلکمت تلك الیلۃ
از سلطان المشائخ سوال کردند کہ بعد اداے فرائض کہ جائے بدل
مے کنند حکمت چیست فرمود امام خود اگر جائے بدل نکنند کراہیت باشد و اگر
مقتدی جائے بدل نکن کراہیت نباشد فاما بہتر آن باشد کہ بدل کنند انگاہ
فرمود چون خواہد کہ جائے بدل کند جانب چپاے خود باید رفت تا مقابله
راستائے قبلہ باشد و نیز از سلطان المشائخ سوال کردند کہ در نماز بر سر
سر در رکعت تسمیہ باید گفت و یا بر سر سورہ فرمود کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ در
رکعت اول یکبار تسمیہ گوید بر خلاف ائمہ دیگر کہ بر سر ہر رکعت و بعضی بر سر
ہر سورت مے گویند بعدہ فرمود کہ با امام اعظم سفیان ثوری و یک بزرگ دیگر
معی گونہ شدند وقتی در جمعے یکجا شدند سفیان ثوری یک بزرگ دیگر امام اعظم
سوال کردند کہ مصلی تسمیہ مے گوید بر سر ہر در رکعت و یا بر سر ہر سورہ و چند بار یکو
مقصود ایشان آن بود کہ اگر نفی خواہد کرد خواہد گفت کہ نگوید حالے در نفع تسمیہ
مواخذہ لیکن الغرض چون ایشان سوال کردند از کمال علی کہ در امام اعظم بود
و نگاہداشت ادب فرمود یکبار مگوید بریں حرف سلطان المشائخ فرمود
کہ مقصود امام اعظم ہاں حکم ابو دایثاں ہر گونہ کہ خواہند تصور کنند
خواہ بر سر سورہ خواہ بر سر ہر رکعت بعدہ فرمود مقتدی را مے باید کہ در ہر
رکعتے فاتحہ بخواند و تسمیہ گوید و سن نہیں بخوانم بریں حرف عرضداشت کردند
کہ ینیمہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است لمن قرأ خلف الوامام بنفسہ
الثلث فرمود اگر نظر دینی پریش مے کنم و عید لاحق میشود و اگر دریں نظر میکنم
کہ پنیمہ علیہ السلام فرمودہ است لا صلوات لمن لم یقرأ الفاتحۃ عدد وجوا از

صلوٰۃ ے یا ہم پس وعید رکعتی باید کرد و فاتحہ باید خواند تا باجماع جواز صلوٰۃ باشد و الا
خذ بالاحوط و انخر وج من الخلاف ادلی و میفرمود کہ نماز اول حضور راست
کہ انچه مصلی بخواند معانی آن بر دل بگذراند بعد از آن فرمود کہ مرید سے از مریدان
شیخ الاسلام بہاؤ الدین ذکر بقا قدس باللہ سرور کہ اور احسن افغان گفتند سے
صاحب ولایت بود و رغایت بزرگی وقتے این حسن افغان در کوئے ے
گذشت بمسجید رسید مؤذن تکبیر گفت امام پیش رفت طلع بجماعت پیوست
خواجہ حسن نیز در آمد و اقامت کرد چوں نماز تمام شد و طلع باز گشت خواجہ حسن
آہستہ نزدیک امام آمد و گفت اسے خواجہ تودر نماز شروع کردی و من ہوں
پیوستم و توازیجا بدلی رفتی و بردگان خریدی و باز گشتی دایں بردہ و خرما سنا
بردی آنجا باز بکشتان آمدی من دنبال تو سر گشتہ شدہ ے گشتم آخیں
چہ نماز است و کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ است
المُصلیٰ بید نہ دون قلبہ فہو داخل تحت قولہ فویل للمصلین و المصلی بید نہ
و قلبہ فہو داخل تحت قولہ قل فلعلم المؤمنون و ان السلف یحرمون الرجل فی
صلواتہ فان اتھما اخہ و امنہ الوعظ قال ابو القاسم من تھاون تھاون بالادب
عوقب بجرمان السنن و من تھاون بالسنن عوقب بحمان الفرائض و من
تھاون بالفرائض عوقب بجرمان التوحید قال ابن المبارک
الادب من ثلثی العلم لان بالعلم یوقر و بالادب یقرب و ما معنی ان
الوکوع و احد و السجود مسجد تان قال الوکوع ادعا العبودیۃ و السجود
تان شاہد اہ المؤمنین فی السجود اشارۃ الی الخلق و الموت و البعث
فالامارات بالسجود الاولی الی الخلق منہا خلقنا کم و الثانیۃ الی الموت و فیہا
نعید کم و عید رفع الراس الی البعث و منہا یحکم تارۃ اخری وصف البراءۃ السجود
فلیسط ید یدہ و رفع عمرتہ و خوی و قال حکن ارایت رسول اللہ یسجد فخر
الفرس ما بین ید یدہ و جلید من الهواء و نبیہ بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ

اذا صلى الرجل فليجعو اذا اصلت المرأة فليحتقر البهوية ان يحافى عضله
 عن جلده حتى يخوى ما بين ذلك الاحتقار الانضمام قال ابوالوارث
 رجلا بين عينيه مثل ثقية البعير يثر السجود في الجهة فقال لو لم يكن
 هن الكان خير قال رجل اتى اخا ان بوثر السجود في جهنم فقال
 اذا سجدت فتخفف اى ضع جهنمك على الارض وضعا حقيقا وعن
 على رضى الله عنه لو علمت ان الله تعالى قبل في عمري ركعتين لما اهتممت
 لونه قال انما يتقبل الله من المتقين واذا قيل علمت بانى متقى فاجعو
 بقوله ثم ننحى الذين اتقوا ورايت راعيا يسرعى وهو فى الصلوة و
 الذئب يحفظ غنامة قلدت متى صالح الذئب مع الغنم قال لما صالح
 الراعى مع رب الغنم صالح الذئب ومع الغنم قال عليه السلام ان العبد
 اذا اكثر الصلوة اجتمعت ذنوبه على ظهره فاذا ركع اجتمع على عايقه الايسر
 فاذا سجد انحطت على الارض ما كان الله ليعود ذلك اليه ونمى بخطى مبارك
 سلطان المشايخ نوشته بديره ام قيل للخضرى انت تقول بسقوا التكا^ل
 قال اقول يسقوا كلفته التكليف وكيف اقول ذلك فان السالك
 كما اذا دق ربه ومنزلته عند الله تعالى اذا دسغفته الى العبادت
 وهو من امارت القبول قال شيخنا روزبهان بمصر قيل لى مل را
 ترك الصلوة فانك لا محتاج اليها قلت لا اطيق ذلك كلفنى شيئا
 آخر رايت بعض جهال الطريقة تركوا عبادت من غير اشارة قالوا
 يجب السالك ان يكون دايما فى الصلوة ما عرف المسكين ان الصلوة
 قالباً وروحاً قالبها الاركان وروحها الحضور كما الانسان مثلاً كما ان
 روح الانسان لا يكون انساناً بل هو بعض الانسان فكلن لك روح
 الصلوة فما دام تعلق الاربواح بالقالب باقيا يجب تيزن بالقالب الصلوة
 والروح بروح الصلوة الى اوان انقطاع العمل وعبد ربك حتى ياتيك

الیقین وهو الموت قال ابو بکر الوراق کنت فی بیت بنی اسیر ایل فقع
فی قلبی اَنَّ علم الشریع ینخالف علم الحقیقة فاذا رَجُلٌ صاح عَلیَّ یا ابا بکر کل
حقیقۃ ینخالف الشریعة فهو کفر فان کان اشارۃ او کلامه هاتِفٌ و ظهور
خاطِرٌ فلا تلتفت الیه التبتۃ فان تیقن انہ من اللہ تعالیٰ کما سمع موسیٰ
علیہ السلام تضرع بید اللہ حتی خلص عنہ قال ابو سلیمان ما وقع
فی قلبی فلا قبلتہ الا بشاہدین من کتاب اللہ تعالیٰ وسنة نبیہ علیہ
السلام کان شیخٌ یقول الہی اوتبقنی مع الوہتاک وابقنی فی متابعتہ
سید المرسلین قبل لہ قال سیان عند الالوہیت ان یکون العبد
فوق العرش اوتحت الشری والمحفوظ من قادۃ التوفیق الی متابعتہ
السلام واللہ تعالیٰ ما نسخ شریعۃ علیہ السلام شریعۃ علیہ السلام بشریعۃ
بنی آخر فکیف ینسخ بہوی سالدک ومن ظن ان حاصل المریاضات رفع
الخطاب وزوال العطاب فهو جاهل قولہ تعالیٰ اعلموا ما شیئتم نزل فی حق
اکفار کقول الطیب للمریض بعد ما اکیس عنہ الصمۃ اعطوہ ما شیئتم
الا تری انہم اختلفوا فی حال من دخل الجنة بغير حساب ومن دخل
بعد الحساب ابن عطاء رحمہ الثانیۃ لانه واق لانہ معا تبۃ الحق تعالیٰ
نکتہ در بیان صلوات نقل سلطان المشایخ قدس سرہ فرمود کہ نماز
نفل جماعت آمدہ است بعضے مشایخ و بزرگان گذشتہ گذاردہ اند شب بیک
بود شیخ شیوخ العالم قدس سرہ فرمود نماز کہ درین شب آمدہ بگذارو
تو امارت کن همچنان کردہ شد دلیل برین کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ
گفتہ است کہ شبہ در خانہ خالہ خود میمونہ رضی اللہ عنہا بودہ ام پنیامبر صلی
علیہ وسلم نزدیک او بود چون نشان شب بگذشتہ شویست و نظر سوئے
آسمان کرد و آیہ ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار
تا آخر سورہ بخواند بعدہ برخاست وضو کرد و نماز بایستاد من نیز بر خاستم

و وضو کر دم و چپائے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بایستادیم چوں
 رسول علیہ السلام تحریر خواست بست من از مقام خود پس ترا دم مصطفیٰ
 علیہ السلام نماز شکست دست من بگرفت و برابر خود بایستادانید و در نماز بشروع
 کرد باز از جاسے خود پس ترا دم بعدہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ السلام فرمود چرا
 پس میردی گفتیم مرا چہ زہرہ کہ برابر رسول رب العالمین بایستم رسول را
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صن ادب من خوش آمد در حق من دعا کرد اللهم فقہی فی
 الدین و از سلطان المشایخ سوال کرد ند کہ اگر کسی نماز نفل سے گذارد و بزرگ
 میرسد مضلے ترک نماز سے کرد و بد و مشغول سے شود و چگونہ باشد فرمود نماز خود
 تمام باید کرد باز عرض داشت کسیکہ نفل سے گذارد برائے ثواب و دریافت
 سعادت سے گذارد و بریں میاں اگر پیر او در رسد و او را در قد مبوس
 پیر سعاد تھا بسیار است و اعتقاد مریدان است کہ ایں ثواب صد بار بہ ازا
 ثواب باشد فرمود کہ حکم شرع پہنچان است و از سلطان المشایخ درویشیہ
 سوال کرد کہ علمائے دین و ائمہ اسلام سے گویند سنن رواتب و واجب و
 نفل کمالات و فایض اند و جبہ ایں تکمیل و بریں دعوی دلیل چیست فرمود
 کہ معظم مقصود از صلوٰۃ ذکر حق است اقم الصلوٰۃ لذکوی فاسعوالے
 ذکر اللہ ذکر با حضور دل سے باید لا صلوٰۃ الا بحضور القلب و حضور
 سمے از اول تا آخر معتبر است پس باید کہ مرد باندیشد کہ دریں دو رکعت و فہم
 نماز بابد و جبہ مقدار بحضور بود اندیشید و فرض کرد بقدر یک رکعت حاضر بود
 و بقدر یک رکعت غافل ہر نفل کہ بعد ازاں بگذارد حضور خویش در آن تفقہ تھا
 و بدان مقدار ہم چو کم ازاں بیند و رطلوع بیفزاید تا انگاہ کہ راست آید قاضی
 محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ عرض داشت کرد بزرگے در کتاب چنین آوڑہ
 است کہ مرد ہمیشہ ہر نفل کہ سے گذاردے باید کہ نیت قضا سے فوائت کند
 و اگر ہیچ فائیت مستقر نباشد تحمل است کہ فائیت ہوہ باشد کہ علم او بدان نمیرسد

در دو گانه نیت نخستین فجر است که حق را برویست بگذارد و هر چهار گانه نیت اول ظهری
 که خدا می بار و یست و همچنین عصر و عشا و ازینجا که گفته شد در همه رکعتها فاتحه و سوره
 بخواند و مغرب و وتر نیز در چهار گانه نفل می تواند کرد و بر سر رکعت شوم قعدہ بخواند
 آرد و در وتر قنوت کند لکن اقامت نماید عموم لفظ نفل مطلق نوافل هر وقت را مثال
 است فحی اشراق و تحیة وضو و تحیت مسجد هر وقت از بوقت معین هستند یسے ملائم
 این نوع هم مراد باشد یا نه سلطان المشایخ فرمود نعم باشد چه این صفت
 و این قید منافق نفل نیست هر چه نفل است در قضاے فوائت شاید موقوف گردد
 و می فرمود پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم فرموده است هر که را می پیش آید و نداند که
 خیر او در ترک آنست و یا در اقامت آن دو رکعت نماز استخاره بگذارد و در رکعت
 اول بعد فاتحه قل یا ایها الکافرون و در رکعت دوم بعد فاتحه قل هو الله احد بخواند
 این را اثر بسیار است و استخاره که وقت اشراق می گذارند بدان بسنده نباید
 کرد ملائم این حکایت فرمود بزرگے در سفر از خادم آب خواست تا بخورد و نیت
 آن آب خوردن استخاره گذارد و رخصت نیافت خادم را گفت که این آب
 سخوایم خورد خادم گفت آنجا آب دشواری دارد و کثرت و یکبار استخاره گذاردیم
 رخصت نیافت آن آب را بویخت ما رویه ازاں آب بیرون افتاد و می
 فرمود استخاره که روز می گذارند براس خیریت آن روز است هر جمعه هم می
 گذارند براس خیریت آن هفته روز عید هم می گذارند براس خیریت
 سال و سلطان المشایخ بجانب امیر خسرو رحمة الله علیه نشسته است اگر در
 ضمیر انشراح میابد برپا اشراح رود که در آن طریقت اصلے معتبر است و در
 کل کارها استخاره را تعلیم نماید و می فرمود در سفر چوں بمنزل رسید نخست در
 مسجد جمع باید رفت پیش محراب و گانه بگذارد بعد جائے فرو و آید دو رکعت
 نماز بار و اح مادر و پدر آمده است و هر رکعت بعد فاتحه چهار
 قل بخواند و می فرمود بعضی نماز جنازه غایب می گذارند

بعدہ فرمود کہ روایا شد زیر کہ مصطفیٰ اصلی السعید و سلم بر بخشی همچنان گذارده است
 او در غیبت مرده بود و امام شافعی این معنی جائز میدارد اگر عضوے از میت مثلاً
 دست و یا انگشتی موجود باشد بر آن هم نماز بگذارد از نسبت این معنی حکایت شیخ
 جلال الدین تبریزی افتاد فرمود چون شیخ نجم الدین صفری را کہ شیخ الاسلام
 دہلی بود با و نقارے افتاد و او چنان انگشت کہ شیخ جلال الدین را جانب ہندوستان
 رواں کردند الغرض چون شیخ جلال الدین را جانب ہندوستان رواں کردند و او
 در پداؤں رسید یکروز بر لب آب سو تہہ نشستہ بود بر خاست و تجدید وضو کرد
 و حاضر از گفت بیاید تا بر جنازہ شیخ الاسلام دہلی نماز کنیم بعد گذاردن نماز
 روے سوے حاضر آورد و گفت کہ اگر شیخ الاسلام دہلی مارا از شہر بیرون
 کرد شیخ ما و از جہان بیرون کردے فرمود کہ نماز نیست بجهت محافظت نفس
 مے گذارید و این نیست ہر وقت کہ مردم از خانہ بیرون آید باید کہ دو گانہ بگذارد
 و بیرون آید تا بلا مے کہ در راہ باشد حق تعالی از آن نگاہ دارد و ہر گاہ کہ در خانہ
 و آید م دو گانہ بگذارد تا ہر بلا مے کہ از خانہ خیر و حق تعالی از آن نگاہ دارد و در
 دو گانہ ناخیز و سلامتی بسیار است بعد از آن فرمود اگر کسے را این دو گانہ ہا
 گذاردہ نشود بوقت بیرون آمدن و درون آمدن آیتہ الکریسی بخواند ہاں عرض
 چل شود و اگر آیتہ الکریسی بخواند این کلمہ گوید سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ
 الا اللہ واللہ اکبر و لا حول و لا قوت الا باللہ العلی العظیم ہم تمام است و اگر
 کسے در اوقات مکروہہ در مسجد در آید و آن ساعت تحیت مسجد نتواند گذارد ہمیں چہار
 کلمہ بگوید غرض چل شود بعدہ روے مبارک سوے حاضران کرد و فرمود
 ہر کہ بود بکن عمل بمقامے رسید اگر چہ فیض نازل است اما جہد و اجتہاد باید
 کرد و انگاہ این بیت بر لفظ مبارک را ندے اگر چہ از دود ہدایت دیں و بندہ
 را اجتہاد باید کرد و نامہ کاں بحشر خواہی خواند ہم از پنجاسو او باید کرد و بخط
 مبارک سلطان المشائخ نوشتہ دیدہ ام کان عمر یقعی و یشی فی الصلوٰۃ

ای یلمز میدیہ الشی بین مسجد تین لایفاسق بهما الارض وذلك فی
التطوا ع وقت کدر سن قال الحکیم سنائی فی بیان الصلوة قصیده

پرده غنم ساز نکشاید *
بادہ گرد کشتی ز جام فلک
شکم از ناں پرست پشت از آب
تا نمازت بطوع بپذیرد *
تو نزوبی برائے جائے نماز
ہر چہ جز دیں از دہسارت کن
گوش گیرد برون آرد باز
ہمہ در جنب حق جنابت تست
کے شوی در سر کا لا اللہ
باہمہ کام خویش باز آئی
سجدہ صدق صد قیام ارزد
ورنہ باشد خشوع نیست نماز
دیو بر سلبتش کشت بازی

بندہ تا از حدت بروں ناید
پائے اگر بر نہی بجام فلک
تا ت چون خردین مقام خراب
کے ترا حق ز لطف برگیرد *
گ ز دم جائے خود بروید باز
ہر چہ جز حق بسوز غارت کن
ورنہ ابلیس از وروں نماز
اگر چہ پاک است ہر چہ بابت تست
تا بجا روب لا نزوبی راہ *
چون تو با صدق در نماز آئی
یک سلامے دو صد سلام ارزد
از خشوع دل است مغز نماز
ورنہ باشد خشوع و دمسازی

نکتہ در بیان صوم سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیزے فرمود کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است من صام الہی صام ولا فطر
و حدیث دیگر فرمودہ است من صام الہی صام علیہ جہنم ہکذا
و عقل تسعین تطبیق میان ایں دو حدیث چگونہ باشد فرمودن لا صام
ولا فطر معنی چنیں باشد ہر کہ پیوستہ روزہ دارد با آن پنج روز ہم عیدین
وستہ روز تشریق گوئی نہ روزہ داشتہ و نہ افطار کردہ و ہر کہ پیوستہ روزہ
دارد و آن پنج روز افطار کند و در پنجین تنگ شود عقد نو گرفت معنی آن
باشد کہ در دو رخ اورا جائے نباشد وے فرمود در حدیث آمدہ است

یعرض الاعمال علی اللطیف والاثنین ویوہ التحمیس فاحب ان یمض علی واناظن
وے فرمود کہ از شیخ نجیب الدین متوکل شنیدم ہر کہ روز پنجشنبہ و آدینہ و شنبہ
متصل روزہ دارد بوقت افطار روزہ سوم حاجت خواہ امید باشد کہ با حاجت
پیوند دود عوارف سے نویسد و زد فی الخبر من صام ثلثۃ ایام من الشهر المحرم
والجمعة والسبت بعد من النار سبعۃ عام وے فرمود کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است للصایم فرحتان فرجۃ عند الافطار وفرجۃ
عند لقاء العباد این فرحت اکل شرب نیست این فرحت ہر تمام صوم است
یعنی چوں صوم تمام شود اورا فرحتے پدید آید بحمد اللہ کہ این طاعت را جزائے
معین است چوں جزائے روزہ نعمت دیدار است ہر آئینہ صایم با تمام صوم
شاد شود بامید نعمت رویت بعد ازاں فرمود ہر طاعتے را جزائے معین است
جزائے روزہ نعمت دیدار است دریں میاں ذکر این حدیث افتاد
کہ الصوم لی وانا جزی بہ یکے از حاضران گفت کہ انجمن ہم شنبہ
شدہ است الصایم لی سلطان المشایخ تبسم کرد و فرمود انگاہ انا جزی کہ باید
گفت بعد ازاں سخن اورا اصلاح فرمود کہ این باب معنی لام آمدہ باشد و
ے فرمود در احیاء علوم ے آرد کہ الصوم نصف الصبر
والصبر نصف الایمان بعد ازاں فرمود کہ الصوم نصف الصبر
چہ باشد در حقیقت صبر فرمود کہ صبر غلبہ باعثہ حق است بر غلبہ باعثہ
ہو اہل باعثہ ہواد و چیز است خشم و شہوت و صوم شہوت را مقہور
ے کن پس الصوم نصف الصبر یا فتم وے فرمود در ویش باید کہ
ثلث سال روزہ دارد یعنی چہار ماہ این را قسمتے کردہ اندا تا کہ شہ ماہ
دارند و دہم صوم و دہ فی الحجہ و نیز دہ روز دیگر روز ہا متبرک و
مراسم بداند ثلث سال باشد در مجلس سلطان المشایخ
جمعے از عزیزان چوں مولانا حام الدین حامے

و مولانا جمال و یاران دیگر حاضر ہوئے و ندھ طعاسے پیش آور دئے فرمودند میرے صاحبِ شہادت
 بخور دیشتر باران چوں آیامِ بیض ہو و صایم ہو و ندھ بعد از ازل طعاسے پیش آں دو
 کس کہ روزہ نہ داشتہ ہو و ندھ فرستاد انگاہ بر لفظ مبارک را ند چوں عزیزاں برسند طعام
 پیش باید آورد و کسے را نباید پرسید کہ تو صایم کہ زیر آگہ اگر گوید صایم ریا را تا دیکھے
 باشد و اگر صایم مردے را سخ و صادق باشد کہ ریا را برو گزند نباشد و گوید صایم حیا
 طاعت میرا و در دفتر علانیہ نویسند و اگر گوید صایم نہ ام دروغ گفتہ باشد و اگر گشت
 مانداستحقا رسائل کردہ باشد شیخ غفر اللہین قرایت سلطان المشایخ میفرماید
 کہ در خواب دیدم کہ سلطان المشایخ فرمے گوید کہ تو روزہ میداری گفتہ اگر فرماں
 باشد بدارم فرمود روزہ دل بدار بعدہ این عزیز الوجود از خدمت شیخ نصیر الدین
 محمود پرسید کہ سلطان المشایخ فرماد خواب روزہ دل فرمودہ است مراد
 ازین روزہ دل چیست فرمودند شام را امر بخواب کردہ اند و سلطان المشایخ
 فرمود بسیار ازل طے مے کنند و روزہ میدارند مقصود از ازل عجب و ریا باشد
 درین محل ایس بیت بر زبان مبارک را ندیمت لنگہنت گزرا کند فریبہ و سیر
 خوردن ترا از لنگہنت بہ و میفرمود کہ شیخ شیعہ العالم فریاد الحق والدین قدس
 اللہ سرہ العزیز را کم از افکار بودے اگر چہ تپ آمارے یا فصد کردے و شیخ
 الاسلام بہاؤ الدین زکریا را نور اللہ مرقدہ صوم کتر بودے اما طاعت و
 عبادت بسیار کردے و ایس آیت فروخواندندے کل من الطیبات واعلمی
 صلحا و فرمودند از انہا بود کہ ایس آیت در حق او درست آید و درین محل
 سوال کردند کہ مقصود ازین طیبات چیست و در انچہ اصحاب کہف گفتند ان
 کے طعاما انچہ طعام بودیم طبیعت، ہاں مائل باشد انگاہ بر لفظ مبارک را ند بر تو
 بعضے از ازل طعام مقصود برنج بود و مسافرے اذن سفیف روزہ
 ندارد و لقولہ علیہ السلام من نزل علی قوم
 فلا یصومن تطوعا الا باذہم و بخط مبارک حضرت

سلطان المشائخ نوشتہ دیدہ ام الصوم للمسجئہ وللحسن جنة عن ذوالنور
 اذ اردت ان تن هب قساوة قلبك فام الصيام فائق الاقيام وان
 بقيت فالطيف الاقيام وقيل لاعرابي الصوم في سمو البادية قال كانت
 الدنيا ولم تكن وتكون لم يكن فادع ايامي ان تن هب مكنة دريان
 زكوة وصدقة وخط مبارك سلطان المشائخ نوشتہ دیدہ ام کہ شیخ شیوخ
 العالم فرید الحق والدين فرمود زکوة بر سه نوع است زکوة شریعت و زکوة
 طریقت و زکوة حقیقت و زکوة شریعت آنست کہ از دو بست درم بخیرم
 بدیند و زکوة طریقت آنست کہ از دو بست بخیرم نگا دارند و باقی بدهد
 و زکوة حقیقت آنست کہ همه بدو بیخ نگاه ندارد و بعد فرمود آنکہ از دو بست
 درم بخیرم میدیند ہمیں باشد کہ اور انجیل نگویند اما اور انجیم نتوان گفت
 سخن اورا گویند کہ از زکوة زیادہ دہ بعدہ فرمود کہ فرق میان سخن و جواد نیست
 سخن آں باشد کہ گفتیم فاما جواد آنست کہ بسیار بخش مثلاً از دو بست درم بخیرم
 نگا دارد و باقی بخش دے فرمود جنید رحمۃ اللہ علیہ با علمائے عہد خود گفتے
 یا علمائے السوء زکوة علم بدیدینے از دو بست مسئلہ کہ آسوختہ اید بر پنج مسئلہ
 کار کنید و از دو بست حدیث پنج حدیث معمول دارید و خط مبارک حضرت
 سلطان المشائخ نوشتہ دیدہ ام قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام مانع
 قوم من الزکوة الا جلس اللہ عنہم المطر ولولا البہائم لم تمطر وعنه علیہ السلام
 من مات عشرين فرسخا فی عشرين فرسخ مانع الزکوة یوخل بذنبہ
 من موسیٰ علیہ السلام الثیاب یحسن الصلوٰۃ ثم رآہ بعد سنین علی صا
 ترک فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ یا موسیٰ ما اصنع بصلوٰۃ اذ لم یوہ ذکوة مالہ
 یا موسیٰ ان الصلوٰۃ والزکوة تو امان لا قبل احد ہما دون الاخر و
 ے فرمود صدقہ است و مروت و وقایہ است صدقہ آنست کہ مردم چیز
 بحتا بے بدیند و مروت آنست کہ دوستی را چیز بے بدہد و ایں کس ہم قابل

اں چیزے بد بد و وقایۃ اں است کہ مردم خود را از زخم زبان و تشییع و سفاهت
یکے باز خرد و پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایں ہر سہ کردہ است انگاہ فرمود کہ مولفہ
قلوب را حضرت رسالت و اول عہد چیزے دادے چوں اسلام قوت
گرفت بعد ازاں مذا بعدہ فرمود در صدقہ پنج شرط است چو ایں شرائط
در صدقہ موجود شود بے شک اں صدقہ قبول افتد ازاں پنج شرط و شرط
پیش از عطا است یکے آنکہ انچہ خواہد داد از وجہ حلال بد بد دوم آنکہ مردے
صالح را بد بد و و شرط در حال عطا است یکے آنکہ بتواضع و بتاشت و انشراح
بد بد دوم آنکہ خفیہ بد بد و یک شرط کہ بعد از عطا است انچہ بد بد پیش اں را بر سر
زبان نیارد و ذکر اں نکن و مے فرمود کہ شیخ ابوسعید ابو انحیر قدس اللہ سرہ
انفاقے عظیم داشت یکے بخدمت او ایں حدیث خواند کہ لا خیر فی الاصراف
شیخ ابوسعید ابو انحیر او را فرمود لا اصراف فی النحیر و فرمود روزے امیونین
علی رضی اللہ عنہ و خطبہ مے گفت کہ ہرگز یاد نہ دارم کہ رسول علیہ السلام تا
شب چیزے بر خود نہ داشت از بابا و تا قبلولہ ہر چہ بودے بدادے و بعد از
قبلولہ تا شب ہر چہ بودے بدادے و مے فرمود ہر گاہ کہ دنیا اقبال کند
بباید داد کہ کم نیاید و ہر گاہ کہ روئے ازیں کس بگرداند ہم بباید داد کہ چوں بفتن
روئے نہاد نخواہد ماند بارے مردم را بدست خود بد بد و شیخ نجیب الدین
متوکل بدیں عبارت گفتے چوں آید بدہ کہ کم نیاید چوں میر و نگاہ مدار کہ
نیاید و مے فرمود دنیا جمع نیاید کرد ہر چہ میرسد خرچ کند و ذخیرہ نلکند بعدہ ایں
بیت بر زبان راند ۵ زرا زہر خوردن بوداے سپر ۶ زہر نہادان چہ
سنگ و چہ زر ۶ بعدہ فرمود کہ خاقانی ملائم ایں گفتہ است ۵ چوں
خواجہ نخواہد راند از سہتہ خود گلے ۶ اں گنج کہ او دارد پندار کہ من دارم ۶
و کتاب حروف و قمتے برابر جہ مادرین خود مولانا شمش الدین
دامغانی رحمۃ اللہ علیہ بخدمت حضرت سلطان المشائخ رفتہ بود سخن

در محبت دنیا افتاد خدمت مولانا شمس الدین دامغانی آں بیت خاقانی
 بخدمت سلطان المشایخ عرض داشت کرد **د** زر دوست از دست چہا
 وزیر پائے پیل و اں **۴** مازی پائے دوستان زیریل بالارینتہ **۵** سلطان
 المشایخ را باستماع این بیت بسطی پیدا شد و تحمید و استحسان بسیار فرمود و میفرمود
 حق تبارک و تعالیٰ طبایع مختلف آفریده است یکے را چنان آفریده است کہ اگر
 مثلاً درم اورا کفایت باشد و آرتے باشد تا آں را بمصرف نرساند و یکے را چنان
 آفریده است کہ ہرچہ بیشترے آید بیشترے طلبد و اینخی ازین کس نیست قسمت از
 لیست بعد از اں فرمود کہ راحت از زر و سیم در خرج کردن است و لہذا مرد از
 هیچ چیز راحت نیابد تا سیم خرج نکند پس معلوم شد کہ راحت از زر و سیم در رفتن نیست
 بعد از اں فرمود از جمع زر و سیم کارا نیست کہ از او دیگرے منفعت برسد ہمدریں میا
 فرمود کہ مراد بر داسے حال دل بر جمع کردن چیزے نبود ہرگز در طلب دنیا بنشینم
 بعد از اں خود پیموند جائے شد کہ ایشان را دو کون در نظر نیامدے و ترکے بیکبار
 گی داشتند بعد از اں فرمود پیش ازین بر من وجہ معاش تنگے داشت و خوش
 مے گذشت تا یک روز نیگاہ ترسے یکے بر من نیم تنگہ آورد من گفتم کہ امر و نیگاہ
 شدہ است و آنچه حاجت بود بمصرف رسیدہ این را بامداد خرج خواہم کرد
 چون شب درآمد مشغول شدم آں نیم تنگہ دامن من مے گرفت و فرودے کشید
 چون حال چنان دیدم گفتم خداوندنا کسے بامداد شود تا آں را تفرقہ کنم بعدہ فرمود
 یکے بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ حکایت از شیخ
 کرد کہ در آں عہد بودہ گفت آں شیخ مال بسیار دارد اما مے گوید کہ مراد او از
 آں حق نیست شیخ شیوخ العالم چون این بشنید تبسم کرد و فرمود کہ این
 بہانہ ہاست اگر آں شیخ مراد کلیل خرج کند من در ستر روز تمامی خزائنہ او را خالی
 گردانم و یک درم بے افزان نہ ہم کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ
 فرستہ دیدہ است مَلَّک علی باب من ابواب السماء ینادی من یقرئ

تنگہ لفظ
 بندہ یا آنکہ
 فقرہ

اليوم یجد غداً وعنه ما حیل ولیّی الی علی السخاوة وحسن الخلق سئل
 احد ما فعل الله بك قال خف كفة حسنا فی قبری بت قبضة القیت فیها
 وثقلت قلت ما هن اقال كف تراب القیت فی قبری مسلم اشتري
 عبد الله ابن ابی بكر جارية بعشرة الاف درهم فطلبت دابة لتحملها
 فناراه رجل هذه انتبی فقال عبد الله احملیها علی دابة واذهبوا بها
 الی منزلها امساك مع اللطف افضل من البذل مع الجفاء سأل رجل
 عن عبد الله المبارك سعمایة درهم فكتب الی وكيله سبعة الاف
 درهم فسأله الوکیل عن المال كتب انه سأل سعمایة وكتب سبعة الاف
 درهم ففی هذا افاء القلة فكتب ابن المبارك ان كانت الفة قد نقلت
 والمنعم ایضاً قد ینفذ قال ارسطا طاليس لنی القرنین بعد الا
 ستیفاء ملكت العباد بالقرسان وتماك القلوب بالاحسان سئل
 اعرابی عن المروة قال ان لا یمریك احد الا ناله رفدك ولا تمس
 ما جسد الارفعت نفسك عن رفده الاحسان قبل الاحسان
 فضل والاحسان بعد الاحسان مكافاة والاحسان بعد الاشارة
 جود والاشارة قبل الاشارة ظلم والاشارة بعد الاشارة مكافاة
 والاشارة بعد الاحسان لوم وشوم قال ابن المبارك سئنا النفس مما
 فی ایدی الناس اكبر من سئنا البذل ومهنة القناعة اكبر من صرقة
 العطاء بقاء العالم فی الاخذ والاعطاء فان اخذت ولم تعط فقد
 قصدت لتخزیب العالم فی الحدیث ان الله لیبغض البخیل فی حیوانه
 والسخی عند موته الذی لا یسخر الا عند خروجه من الدنیا قال الیل القرض
 الناس لی القاسق السخی واجب الناس الی العلم ید البخیل
 خواجیم شنائی فراید هر چه داری بر اے حق بگذار
 که گدایان خسرین ترا یشار و زرتن و جان و عقل و دل بگذار

در رہ او دے بدست بیار پستید سر فراز آل عبا چ یافت تشریف سورہ
 ہل الی چ زال سکہ قرص جویں بے مقدار چ یافت در پیش سیداک بازار چ
 تلمتہ دریاں حج حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ مے فرمود اگر کسے
 بہ نیت حج از خانہ رواں شود و یا آنکہ از خانہ کعبہ بازگشتہ باشد در ہر دو صورت
 اگر در راہ بمیرد ہر سال ثواب حجی مبرور در دیوان او بنویسند کاتب حروف
 بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ است من مات فی طریق تکتہ
 مقبلہ او صد ابراہیم شہید و مے فرمود بعضے مردمان در حج میر و ند چوں
 باز مے آیند ہمہ روز در ذکر آں مے باشند و در مجالس این حکایت میکنند
 این نیکو نیست وقتے مردے مے گفت فلاں جا گشتم و فلاں جا گشتم عزیزے
 اورا گفت اسے خواجہ از اینچہ بودہ نگشتہ دریں محل امیر خسرو شاعر رحمۃ اللہ
 علیہ عرضداشت کرد کہ بندہ را عجب آید از طائفہ کہ بخیمت سلطان المشایخ
 پیوند کردہ باشند باز طرفے روند و ملائم یعنی عرضداشت دیگر کردہ ملیح کہ یارن
 است وقتے سخن از و شنیدہ ام از اعتقاد او در دل من کار کردہ است آں
 سخن اینست کہ حج کسے رود کہ اورا پیرے نباشد سلطان المشایخ چوں
 این سخن بشنید چشم پر آب کرد و فرمود این رہ بسوی کعبہ رود و آں بسوی دست بحدہ فرمود کہ حج
 رفتن کار کا نیست کہ ذکر حق و مشغولی تنگ مے آید و بر آں ملازمت
 نے تو اند کرد خود را بیرون میزنند و مے فرمود کہ در لاہور مذکری بود سخن
 گیر اداشت چوں او غیمت خانہ کعبہ کرد و بدولت حج رسید و باز گشت در
 لاہور آمد مذکور گفتن گرفت آں لطافت و ذوق کہ پیش از حج رفتن در سخن
 او بود یعنی کہ از خانہ کعبہ آمد بدلاں آب نماذہ بود قصہ اینحال از او پرسیدند گفت
 آرسے بچین است درین سفر دو وقت نماز از من فوت شدہ بود بعد از آں
 فرمود بعد نقل شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز داشت
 حج مرا غالب شد گفتم بارے دراجو دہن بروم بزیارت شیخ القصہ چوں بزیارت

شیخ شیعخ العالم رسیدم آن مقصود مرا حاصل شد مع شیخ زاید سال دیگر هم این
 هوس باعث آمدن بزیارت شیخ رفتم آن غرض حاصل بود و من فرمود که شیخ
 شیعخ العالم فریداحتی والدین قدس سره چند بار از دست من حج کرد و در آن شد
 بعد که در او چه رسید در دل مبارک شیخ شیعخ العالم گذشت که شیخ من
 شیخ قطب الدین بختیار قدس سره حج کرده است مرا چرا باید کرد که مخالفت
 پیر کرم از آنجا که بازگشت و کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشته
 دیده است العمرة فی الحج کالنافلة بعد الفریضة والصهد قبل بعد الزکوة
 عن ابن عمر رضی الله عنهما من لو تحته الشمس فی سبیل الله اوفی الحج
 اوفی العمرة لم تلوحه النار و فی الخبر ان مقام ابراهیم والکن الیما فی الحج
 الاسود یقولون النبی علیه السلام یوم القیامة اشفع انت لمن لم ینزل
 فاننا نشفع لمن زارنا عطف بالبيت وقال اللهم ان كنت علی ایما او
 ضعتا فاصحیح فانک تمحو ما نشاء وثبت وعندک اما الكتاب قال عارف
 بعد الحج الهی ان قبلت فثبت عظیمه واعطی ثواب المقبولین وان
 لم تقبل فتفر به عظیمه فاعطی ثواب المصابین عن الفضیل حج اما ابراهیم
 کانت حبله به قولت ابراهیم بمکه فجعلت تطوق وتقول ادعوا لله
 لا بنی ان یجعل الله رجلا صالحا قال رجل للحی بن معاذ الرازی اريد
 ان ادخل البادية بلا زاد قال حسن ان لم تفعل الثلاث قال ما حی قال
 لا تبلیس الصوف فانه خالوت ولا تتکلم فی الزهد فانه خرقة ولا تقص
 النواقل فانه مسالت وی فرمود که برادر و بار خراب کنند بار سیوم بر آسمان بر بند و این در
 علیه و آله و سلم فرموده است که کعبه را دو بار خراب کنند بار سیوم بر آسمان بر بند و این در
 آخر الزمان باشد بعد از ان قیامت قایم شود و آنچنان باشد چون قیامت نزدیک
 آید تنبان را بیازند و کعبه نهند از قبیل که نام او اوس باشد زنان بیامین و در پیش آید تنبان
 پامی بکوبند نگاه کعبه را بر آسمان بر بند نکته در بیان فضیلت ضیافت سلطان المشایخ

قدس سرہ مے فرمود یا ران پیغمبر علیہ السلام بخیرست رسول صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم مے آمد مذ البتہ تاچیزے نخوردندے باز نگشتندے و مے فرمود وقتے
جبرئیل علیہ السلام بر مہتر ابراہیم صلوات اللہ علیہ آمد مہتر ابراہیم اور اپنے
کہ یا جبرئیل چہ فرماں آوردی گفت کہ امروز مرا فرماں شدہ است تا بندہ از
بندگان خدا را تشریف خلعت پوشانم و خطاب او خلیل اللہ گردانم مہتر
ابراہیم علیہ السلام گفت کہ آں بندہ کہ ام است مرا بگو تا خاکپاے اور اسٹہ
چشم خود سازم جبرئیل علیہ السلام گفت آں بندہ توئی مہتر ابراہیم علیہ السلام
از فرحت ایں بشارت یہوش شد بعد از دیرے بہوش باز آمد پر سیاہی بسبب
کہ ام عمل گفت بسبب ناں دہی و مہتر ابراہیم علیہ السلام چوں خواستے کہ ناں
خور و بطلب میہماں بیروں آمدے یک دو میل بر رفتے و ناں نخوردے
الا مع صیف ازینجاست کہ گنیت او ابو الضیفان گفتندے و از صدق
نیت دوست کہ مایذہ در شہدا و تاد و قیامت باقیست روزے مشرکے
سہمان او شد مہتر ابراہیم چوں دید کہ او میگاہانہ است اور اطعام نداد فرماں رسید
کہ اے ابراہیم ما اور جاں میتوانم داد تو ناں نمیتوانی داد و مے فرمود سید
احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ گفتہ است کہ وقتے بانفس خود مجاہدہ مے کرد مہر چہ بروے
عرض کرد م قبول مے کرد ہمینکہ اطعام طعام و این تارش باز نمودم ابا آورد و عذر
کردن گرفت ہماں زماں دانستم کہ رضاے خداے تعالیٰ درینکار است ہمیں
پیش گرفتہ ہم ازینجاست کہ در خاندان پاک او بیشتر ہمیں است و اعمال و اوراد
کتر است و یہ فرمود در ویشے بود در بغداد ہر روز یکہزار صد و بیست کاسہ در مایذہ
اخراج شدے اور سہاؤہ طبع بود الغرض روزے از خدمتگاراں پرسید نباید کہ در
طعام دادن شما کسے را فراموش کنسید گفتند خیر ما ہمہ را میدہیم شیخ گفت نباید
کہ دریں کار اہمال برو و گفتند شیخ اینمینی از کجائے فرماید شیخ گفت امروز
ستہ روز است کہ مرا طعام ندادید ہر گاہ کہ شما مرا فراموش کنسید دیگران

چگونہ فراموش نکلند و آنچنان بود کہ شیخ را مطبخ بسیار بود بعضی مطبخیاں میدادند
کہ از دیگر مطبخ رسیدہ باشد و بعضی از مطبخ دیگر گاہا بردند چوں کہ روز
گذشت آن گاہ این سخن بکشا بدیدہ و در فضیلت طعام این حدیث فرمود
قال علیہ السلام ایما مسلم اطعم مسلماً علی جوج اطعمہ اللہ من ثمار
الجنة و فی الحدیث ان اللہ یحب البیت الخصب و مے فرمود مراعات
مہمانان انچہ میسر شود مے باید کرد و در حدیث است من زار حبیاً ولم
یلق منه شیئاً فکان ما زار میتاً و فی الحدیث ثلاث لا یحب
سب علیہ العبد ما اکلہ السجود و ما افطر علیہا و ما اکل
مع الاخوان و مے فرمود طعام دادن در کل مذاہب پسندیدہ است
و مے فرمود بزرگے گفتہ است یکدم را طعام بسازند و پیش یاراں
آرند بہ از آنکہ بیت درم صدقہ کنند و مے فرمود کہ امیر المؤمنین علی فرمود
فرمودہ است اگر کسی یکدم میان رفقا خرج کند بہ از آنکہ وہ درم بفقرادہد
بہنجین وہ درم در حق رفقاے خود صرف کند بہ از آنکہ صد درم صدقہ کند و
اگر صد درم خرج کند بہنجناں باشد کہ بردہ آزاد کند و مے فرمود در ویشے در سفر
بود بعد از چہ سال بولمن خود باز آمد او را پیروی بود بزیارت او رفت آن
پیرا و را رسید از عجائب و غرائب چہ دیدی او گفت قطب العالم را
در یافتم او مے گفت کہ در تمامی عالم یک نیم مرد است نیم مرد آنست کہ
مصللاً در ہو اندازد نماز بگذارد و تمام مرد آنست کہ یک نان درست
بدرویش دہد و بخند مت سلطان المشایخ قاضی محی الدین کلشانی
عرضداشت کرد کہ در تالیف خواجہ ابو عثمان اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ نظر
آمدہ است کہ مشتمل بر دو تیسٹ حدیث است کہ از صد شیخ سماع دارد از ہر شیخ
دو حدیث یکے از صحیحین ہم از غرائب الاخبار از انجملہ معنی یک
حدیث نیست کہ در بنی اسرائیل متعبدے بود دشمنان

مرخداے راعزوجل عبادت کرد و آخر عمر بر عورتے مفتول گشت چنانچہ شش روز
بر سبیل استمرا یا و در فساد بماند بعد پیشمال شدہ در مسجدے در رفت و روزہ گرفت
ستہ روز متواتر چیزے نخورد چہارم روز مسلمانے یک رغیف پیش آورد وقت
افطار بر یہین ویاراد و در پیش بود مذاک رغیف بدیشال داد ہم در آن حال اہل
اور رسید و ملک الموت جان اورا قبض کرد بعد از موت شست سالہ عطا
اورا در یک کفہ نہاد و شش روزہ معصیت در کفہ دیگر شش روزہ معصیت
بر کفہ شست سالہ عبادت راجع آمد بعدہ اں رغیف صدقہ را در کفہ شست سالہ
طاہت او نہاد و راجع آمد و نجات یافت سلطان المشائخ قدس سرہ فرمود
عبد اللہ عباس رضی اللہ عنہما فرمودہ است علیکم بحديث صاحب الرغيف
مثل ابن حارث است اگرچہ صورت حال متفاوت در حدیث آمدہ است
کہ در بنی اسرائیل زایدے بود سالہا عبادت کرد اخر الامر در فتنہ عورتے افتاد
و یکے از کرامات او این بود کہ ہوارہ پارہ ابر بر سر او سایہ کردے چوں این
ازوے در وجود آمد اں کرامت ازوے برفت و اں زاید بسبب خجالت بگریخت
در مسجدے در رفت و در اں مسجد صاحب خیرے دہ نفر را ختم تو ریت فرمودہ
بود بعد در اُس ایشال ہر روزہ رغیف فرستاد ہر یکے را یکے میدادند یک رغیف
بزیادہ دادند از صاحب ختم یکے را رسید و دو حشہ پیدا شد و گفتن گرفت نصیب من
زاید بر دو چوں زاید این سخن بشنید رغیف پیش او کشید بر فور اں ابر کرامت بیام
باز بر سر او سایہ کرد معلوم گشت کہ توبہ او قبول شد ازینجا است کہ عبد اللہ عباس
فرمود علیکم بحديث صاحب الرغيف بعدہ قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ
علیہ سوال کرد در رغیف و تحریریں عبد اللہ چہ چیز است فرمود با طعام و ایشاروے
فرمود من از بی بی فاطمہ سام رضی اللہ تعالیٰ عنہا شنیدہ ام اوے گفت
از برائے آنکہ پارہ نان و کوزہ آب کہیے دہند نعمتہاے دینی و دنیاوی ایشا
او کنند کہ بصد ہزار روزہ و نماز متوال یافت وے فرمود شیخ ابواسحاق

کافر و مونی کہ نام او شہر پار است و کنیت او ابوالسحاق جو لہجہ سچہ بود در ایام صغر
ریسمانے تنہ میگردشید شیخ عبد اللہ حقیف دروے نظر کرد تا در ریسمانے او چہ دید
او را گفت بیا مرید من شو ابوالسحاق حیراں ماند و گفت من چہ دائم کہ مرید چہ
باشد فرمود تو دست بردست من نہ و بگو مرید تو شدم ابوالسحاق بچنان
کرد انکاه پر رسید من چکنم شیخ فرمود ہر طعائے کہ بخوری چیزے ازاں نصیب
دیگر اں کنی الغرض روزے ستہ درویش پیش ایں دید کہ ابوالسحاق مے بود
گذشتند او در آخال ستہ نان بردست گرفت و از پیش ایشاں آمد و در نظر ایشاں
داشت اں درویشاں تناول کردند بعدہ یکدیگر گفتند کہ اینکار خود کردی غذا راں
باید خواست یکے گفت دنیا اورا بخشیدم و دوںم گفت از سبب دنیا درختہ افتد
وین اورا بخشیدم میوم گفت درویشاں جو انمرد باشند ہم دنیا و ہم عقبہ بخشیدم
الغرض ایں شیخ ابوالسحاق از برکت اں طعام شیخے کامل شد تا ایں غنا
در حظیرہ او چندان نعمت و راحت شد کہ حد نیست و مے فرمود طاعتے است
لازمہ و طاعتے است متعدیہ طاعت لازمہ آنست کہ منفعت اں ہماں یک
نفس طاعت کنندہ را باشد و اں نماز و روزہ و حج و اوراد است اما طاعت
متعدیہ آنست کہ از تو منفعتے و راحتے بدیگیے برسد و ثواب اں بید
و اندازہ است و در اں طاعت لازمہ اخلاص شرط است تا قبول افتد اما در
طاعت متعدیہ ہرگونہ کہ بکند مثاب باشد و مے فرمود از شیخ ابوسعید ابوالخیر
قدسی سرہ پرسیدند کہ راہ حق چند است گفت بعد ہر ذرہ از موجودات را
حق است اما پنج را ہے نزدیک تر از راحت رسانیدن بدلہا نیست ماہرچہ
یا فہم دریں راہ یا فہم و بدیں وصیت مے کنم و ہموں گوید مرد باید کہ بدو کار مشغول
باشد یکے آنکہ ہر چہ اورا از حق بازدارد اں را از پیش دور کند و دوم راحتے بدلے
برساند ہر کہ ایں راہ و وصفت بسر برد راحت ابد برسد و گر نہ سرگرداں بود
لا دین و لا دنیا و مے فرمود در بد اوّل دیوانہ بود اورا مسعود و نجاتی گفتندے

خواجہ زین الدین ساکن مدرسہ معری اور گفت مارا فائدہ بلگو گفت
شراب بیا رخا جہ زین الدین غلام فرستاد و شراب آورد پیش دیوانہ
نہاد دیوانہ گفت برکنارہ آب سوکھ رویم انجا بخوریم رفتند بر سر لب آب نشستن
دیوانہ خواجہ زین الدین گفت برخیز ساقی بکن برخاست پرے کرد و میداد
دیوانہ بخورد چند آنکہ مست شد گفت جامہ بکشیم و در آب رویم چوں ازاں آب
بیروں آمد خواجہ زین الدین را گفت بر تو باد پنج خصلت را محافظت کنی کیے
آنکہ در خانہ کشادہ داری بر ہر کہ ہست دوم طلق الوجہ پیش آئی و ترجم و
بشاشت نہائی سیوم آنکہ ہر چہ میسر آید دریغ نداری از قلیل کوثر پیش آری چہاں
آنکہ بار خود بر کسے نہی پنجم آنکہ بار کسانا تن در دہی و سلطان المشائخ نے
فرمود گفتہ اند چوں جہان بیاید ہیج تکلف مکن چوں بخوانی ہیج بار گاہ و میفرمود
در ویشی اینست ہر آئینہ کہ بیا مد بعد از سلام طعام پیش آند آنگاہ حکایت
و حدیث مشغول باید شد بعد ازاں بر لفظ مبارک راند و با السلام ثم بالطعام
ثم بالكلام و مے فرمود وقتے امام شافعی رحمۃ اللہ جہان دستہ رفت آں
دوست استعداد ضیافت از جنس طعام انچہ خواست بر کاغذ نوشت بکنیک
خود داد و گفت ایں طعام ہا مہیا کنی و خود بمصلحتے بیروں رفت امام شافعی
آں کاغذ ازاں کنیزک خواست و طعامے چند کہ مطبوع او بود احاق کرد و
بہشت چوں کنیزک آں کاغذ بخواند ہر طعامے کہ امام شافعی احاق کردہ
بود و نوشتہ آں ہم بہشت چوں صاحب بیت بیامد و طعام پیش کشید نہ
طعام بسیار آمد و از انچہ او بہشتہ بود زیادت دید کنیزک را پرسید کہ چہ حال
ہست کنیزک کاغذ بد و نمود چوں آف مرد احاق امام شافعی بدید عظیم خوش
شد آں کنیزک را عبیدے کہ داشت ازاد کرد و مے فرمود ہر طاعتے کہ بندہ
کنہ مالی یا بدنی یا خلقی اگر چیزے ازین قبول افتد کا آں بندہ در پناہ
آں ساختہ شود آنگاہ فرمود کہ قفل سعادت را کلید ہست پس بہمہ

کلید ہا تمسک باید کرد ازیں کلید کشتادہ نشدہ باشد بدایں کلید دیگر کشتادہ شود
 و اگر از ان نشد بدایں دیگر کشتادہ شود و مکتبہ در بیان آداب خوردن سلطان
 المشایخ قدس الدیرہ نے فرمود ہے باید کہ پیش از طعام دست بشوید و در
 حدیث آمدہ است من أحب ان یکثر خیر بیتی فلیتقضا اذا حضر غداۃ و
 نیز چوں دست بکارا مشغول باشد از الایستہ خالی نباشد پس شستن بہارت
 و نمنہ بہت نزدیک تر باشد و نیز نے فرمود کہ خوردن برائے استعانت بر اعمال
 دیں و عبادت بود و آں سزاوار باشد بدانچہ نوع بہارت بروے تقدیم کنند و
 نے فرمود و نیز بانرا سنت است کہ ہماں را خود دست شویا ند امام شافعی و خانہ
 امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام مالک امام شافعی را دست شویا ندین گرفت
 امام شافعی اقلع نے فرمود امام گفت بدیں سبب ناخوش مشو خدمت
 ہماں سنت است ملائیم یعنی حکایت فرمود کہ ہارون رشید ابو معاویہ
 ضریر را ہماں طلبید چوں از طعام فارغ شد ہارون رشید دست او شویا
 بعدہ او را گفتن یہی الی کہ آب بردست تو کہ میریزد گفتن نہیں انم گفت
 امیر المؤمنین بعدہ گفت انما الکرمۃ العلم واجلتہ فاجلک اللہ و
 الکرمۃ کما الکرمۃ العلم و فرمود چوں ہماں را دست شویا ند اول دست
 خود شوید و حکم دست شویا ندین خلاف حکم آب خوراندین است بعدہ
 فرمود انکہ دست مے شویا ند ایستادہ شویا ند شستہ کبرہ فرمود کہ یکے پیش چنید
 رحمۃ اللہ علیہ آب آوردن دست شویا ند خوشست چوں او شست چنید یا ایستادہ گفتند
 چہ کردی گفت اورا واجب بود کہ یا ایستادے دست شویا ندے چوں او شست مرا
 یا ایستادہ وقتے مجلس سلطان المشایخ طعام آوردند سلطان المشایخ تبسم کرد و
 فرمود کہ در عرب طشت آفتابہ کہ بعد از طعام آرند آں را ابو الیاس گوین یعنی مایہ
 نویسیست زیرا کہ بعد از انل ہیچ طعام نہ خواہن آورد و نگاہ بطریق طہیبت فرمودند
 کہ درین دوستان ابو الیاس تببول است کہ بعد از تببول ہم طعام نیارند

بعد ازاں فرمود کہ در غرب قبول نباشد از انجے طشت و آفتابہ بآپسین را
 ابو الیاس گویند و نمک را ابو الفتح گویند و سے فرمود ابتدا و انتہا نمک کردن
 امان باشد از جناب قال علیہ السلام تو دو اولو بالماء الحار و سے فرمود
 اینک انگشت یاب دہن ترے کنند و نمک بر میگیند نیامده است امیر حسن
 شاعر رحمۃ اللہ علیہ برین حرف و شکر این فائدہ گفت احمد مدحتی محکم بتجدید شد
 سلطان المشایخ تبسم کرد و فرمود نیکو گفتی قاضی محی الدین کاشانی حاضر بود
 فرمود کہ ملیح گفت سلطان المشایخ فرمود کہ ملوح است و سے فرمود پیش از
 طعام دعا گوید کان النبی علیہ السلام یقول فی طعام اذا قرب الیہ اللہم
 بارک لنا فیما رزقنا فاعننا عذاب النار بسم اللہ و وقت طعام خوردن
 لقمہ اول بسم اللہ گوید و در دوم بسم اللہ الرحمن الرحیم و در سیوم بسم اللہ ال
 رحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین الرحمن الرحیم و بلند گوید تا دیگران را یاد
 داده باشد و اگر باہر لقمہ بسم اللہ گوید بہتر باشد تا سہ طعام مانع ذکر نشود و آخر الحمد
 بہتر است کہ در لقمہ اول بسم اللہ گوید و در دوم بسم اللہ الرحمن و کاتب حروف
 بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ است عن ابن عباس اذا فضع
 الطعام بین یدیه یقول بسم اللہ عنی عن کل اکل معی و کاتب حروف
 خدمت مولانا فخر الدین زراوی خلیفہ سلطان المشایخ را دیدہ بود کہ در لقمہ
 بسم اللہ الرحمن الرحیم گفت و سلطان المشایخ سے فرمود کہ بزرگے بود
 ہر لقمہ کہ گرفتہ بگفتہ اخذ باللہ و سے فرمود قال عمرا اذا اکلتم اللحم فابذوا
 بالثید قبل اللحم و سے فرمود در لقمہ کس نمک و لقمہ بزرگ نکن و لقمہ را نکند
 دیگر بار بکا سہ نہر و دست و دہاں بنان و سفرہ پاک نکنند و استخوان برآ
 مغز بیرون کردن بر نان نزنند و پیچ چیز برباں نہند و سے فرمود تا تواند بر سفرہ
 آب نخورد و انگشت دست راست خضر و بنصر کہ چرب نشدہ باشد کوزہ را بگیرد
 در منحنی حکایت فرمود کہ در خانہ شیخ بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ دعوتی

بود چوں طعام برداشتند درویشے پیش از آنکہ دست بشوید آب استہ و خود خورد
 شیخ بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ خواست کہ با آن درویش ماجرا بکند بسبب کہ
 ادب قاضی منہاج الدین جو رجائی رحمۃ اللہ علیہ شفاعت کرد شیخ از سر
 آن درویش بگذشت زیرا کہ اگر بدست و دهن آلودہ در کوزه آب خورد کوزه
 آلودہ شود تا اگر کسے دیگر دکان کوزه آب خورد او را دشوار نماید و بخط مبارک
 سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ ام النفع الانسان فی الماء قال انکان من
 ربق فلا بأس من الريق الکبیر راع حضرت سلطان المشایخ و تامل شد
 یکے از حاضران لفظے چند فرو خواند کہ این حدیث است ہر کہ آب خورد یک
 دست پیش کند او آمرزیدہ شود سلطان المشایخ فرمود کہ این حدیث در کتب
 احادیث کہ مشہور و معتبر است نیامدہ است شاید کہ بودہ باشد حدیثے کہ مردم
 بشنودن تو انہ گفت کہ این حدیث نیست اما میں تو ان گفت کہ در کتبے کہ احادیث
 جمع کردہ اند و اعتبار یافته نیامدہ است و مے فرمود وقت طعام خوردن
 خاموش نباشد کہ عادت گہراست و طعام را بچ و ذم نکلند کاسہ بوقت پاک
 کردن بدست بگیہ و بر سفرہ نہادہ پاک نکلند کہ این کاسہ نمازے نباشد و وقتے
 و مجلس سلطان المشایخ طعام آمد و ند چوں طعام خرج شد امیر خسرو
 رحمۃ اللہ علیہ کاسہ را پاک مے کرد و مے لیسید حضرت سلطان المشایخ
 فرمود کہ چہ میکنی عرض داشت کرد بزرگے بود او را خواجہ کاسہ لیس میگفتند
 او مے گفت من کاسہ لیس خواجام دقف نکلند لقولہ علیہ السلام النفع فی الطعام
 ینہب البرکت و از کہتران کسے را فوالہ ندہد مگر شیخ دہنوالہ کسے دہد کہ او را
 ولایتے تو انداد و اگر داد و دکنند دست از طعام تا ہمہ نکشد و کشد پیش از
 سفرہ برداشتن تخمیز و نان پارہ پا و پیش کسے نہد و کسے را بسر کار و چیزے
 ندہد و در اثناے طعام خوردن سلام و جواب نگوید و نگاہ فرمود کہ شیخ
 ابوالقاسم نصیر آبادی پیر شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہا بایار ان

بہرہ طعام خوردن مشغول بود ابو محمد جوینی پدر امام الحرمین اوستاد امام عراقی
درآمد و سلام کرد ابو القاسم و یاران التفات نکردند چون طعام خوردہ شد ابو
محمد جوینی گفت من درآمد و سلام گفتم شما هیچ جواب ندادید ابو القاسم گفت
رسم با ہمچنین است ہر کہ در جمعہ در آید اگر آں جمعہ بطعام مشغول باشد آنکس را
سے باید سلام نکنن برخشین چون از طعام فارغ شوند انگاہ آنکس سلام کند امام
ابو محمد جوینی گفت اینی از کیا میگویی از عقل یا از نقل ابو القاسم گفت از رو
عقل طعامے کہ خوردہ سے شود براسے قوت طاعت است پس آنکس کہ بر نیت
استقامتے کند کوئی در عین طاعت است پس آنکہ در طاعت مشغول باشد مثلاً در نماز باشد
طیلم چگونہ گوید و نیز سے فرمود سلام گفتن بر سفر و جمع مشغول شوند و خواہند کہ قیام آرند
و غنمی نہی است لقولہ علیہ السلام ان فی الصلوٰۃ لشغل و این دلیل است
برینکہ در مشغولی سلام نباید کرد و سے فرمود در حدیث است طعامے کہ
بخورند از آن متقی بخورند و بکسیکہ طعام دہند آدمی باید کہ متقی باشد
انگاہ فرمود طعام متقی دادن دشواری دارد زیرا چہ میان ہمانان مردم
چہ دانکہ متقی کیست بعدہ فرمود حدیث دیگر در مشارق آمدہ تراست
طعام دہیں و سلام کنید ہر کہ بہت دے فرمود بر سر سیرے خوردن رواست
مگر دو کس را یکے آنکس کہ ہمانان بروے برسند اگر چہ آنکس سیر باشد اما بر
آنکہ ہمان چیزے بخورد روا باشد اگر بر سر سیرے بخورد و دوم ضاحکے را کہ
و چہ بخور نباشد اگر بر سر سیرے چیزے بکامبرد روا باشد و سے فرمود اگر در پیش
در طعام خوردن لذت بیاید آن لقمہ را نشاید کہ فرو برد اگر در زیاد حق بود سے
غالب آنست کہ آن لقمہ لذت ندادے شیخ سعدی گوید اگر لذت
ترک لذت بدانی و اگر لذت نفس لذت نخوانی و بخط مبارک سلیمان
المشاخ نبشۃ دیدہ ام من کل و تختم و حل الجنة المحتامت و هو الساقط
علی الخوان قیل یا رسول اللہ حل انزل الیک طعام من السماء قال انزل

الى طعام بمسجدی قد رعى بعث حمارا الى السوق وقال لا تأكلوا الاكل من السمك وهو سمك شبيه الحيات ولا تكونن امغته في الجاهلية الذي تبليغ الناس الى طعام من غير ان يدل على عليه وفي الاسلام المقلد الذي جعل دينة تابعاً للدين الغير نكته در بیان آداب مایده کشیدن حضرت سلطان المشلخ قدس سره العزیز فرمود چوں سفره نهد اول استین در نور دو وابتدا از استین راست کند لقوله عليه السلام **لم يمين بطهوه** و طعامه و جمعیت بر سفره سنت است و تنها مکروه لقوله عليه السلام **اجتمعوا على طعامكم ليبارك لكم فيه** انگاه خادم پایاں آید و دستها بر هم نهد و بگوید صلوات و لفظ صلوات از صحابه گرفته اند که چوں جمعیت خواستند ساخت آواز دادند که الصلوة جامعة تا همه حاضر شدند و خادم بر پائے می باشد تا جمع از سفره فارغ شوند کما قال قتادة قد مر وقد رفقاه النبي عليه السلام یخمد هم قال اصحابه یخمن نحن هم یارسول الله قال لا انهم كانوا اصحابی مکرمین والی حب ان اکافهم چوں جمع دعا کردند سرچی چراغدان از سفره برگیرد و انگاه سقا کوزه و آنکه خادم کاسه آنکه نمکدان و آنکه استخوان و تره آنکه نان برگیرد و همه بر عکس نهادن برگیرد چنانکه در مسجد پیروان من و فترت متا ملاں را با مدد راتین بدو شب انگاه بر سفره نشاند چندان هر دو وقت بر سفره نشینند و صفت اهل بهشت است و لهم فیها رزقهم بكرة و عشیاء چوں زخالدان خلال برگیرد و بنشکر الله بالجنته دعا گوید قال علیه السلام المتخللین من امتی فی البوضو الطعام یجوز **هنا** جاروب بردست چپ گیرد و بر بد انگاه دست شویا ندان اول استین راست در نور دو و خادم بر سر هر دو یکا دست شویا ندان اول خادم دعا کند **طهرک الله من الذنوب ترک الله من العیوب** بعده سماع ابن از قوالان کند روی علیه السلام انی بشراب فشراب منه وعن یمینه غلام وعن یساره الا شہام فقال الغلام تاذن لی ان اعطی هوالاء فقال الغلام والله لا وتر بنفسی منک احد قال علیه السلام ایما منک سقا الله من شراب الجنته سرچی را و الله قلبک کوہل الغایب یلذ نصیب غایبان و ورتز محمول است میفرمود بعد از آنکه

طعام خوردن تکبیر آمدہ است و آن تکبیر یعنی حمد است یعنی بر شکرانہ نعمت حمد گویند بعد
از آن فرمود وقتے رسول علیہ السلام صحابہ را فرمود کہ ایسا میدانم فردا اہل بہشت
ربیعے شما خواہیں بود و ثلث و اربع امتان دیگر یا راں شکر ایں نعمت تکبیر گفتن باز
رسول فرمود علیہ السلام کہ ثلثے از اہل بہشت شما خواہید بود و ثلثانے امتان
دیگر باز صحابہ تکبیر گفتن باز رسول فرمود کہ نصفے از اہل بہشت شما خواہید بود و
نصفے امتان دیگر باز صحابہ تکبیر گفتن آگاہ سلطان المشایخ فرمود کہ درین محل
ہا تکبیر گفتن بجایے حمد است اما آنکہ بعضے درویشان ہر بار و ہر مصلحت گویند
کہ تکبیر گویم چاہے نیامدہ است کاتب حروف در جامع الاصول فی احادیث
الرسول ویدہ است قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارتفعت
اصوات التکبیرات بعد ارتفاع السفر حلت ما عقدت الافلاک خانہ
را از خانہ ہا بخت بکوت پاک کند کہ آن مسکن دیواں باشد شرط مغرب آنست
کہ دست از زانو بالا تر نہ برد بکفہ دست مال نہ باصابع مریان را کہ کبر باشد
خدمت متوضا فرماید تکتہ در بیان فوائد قلت طعام سلطان المشایخ
قاس السدسہ الغریزے فرمود کہ بزرگے گفتہ است یک لقمہ کمتر خورم و ہمہ
شب بخیم بہتر از آنکہ سیر بخورم و قیام شب بکنم وے فرمود کہ شیطان چہین
گوید سیرے کہ نماز باشد من اورا معانقہ کنم پس ہر گاہ کہ ایں سیر از نماز سیر
آید تو اں دانست کہ استیلاے من بر و تا چہ غایت بود و باز گرسنہ کہ خفتہ شد
من از و بگریزم ہر گاہ کہ ایں گرسنہ دعا باشد تو اں دانست کہ نفرت من
از و تا چہ باشدے فرمود در رویشی راحت تمام است و از آفت ہا بمن غایت کا
در رویشی در سختی اں باشد کہ اورا فاقہ باشد و اں شب کہ فاقہ افتد اورا شب
سراج بود وے فرمود در رویش را باید سہ روز یا سہ پچہ خورد وے فرمود در رویش
را باید سیر بخورد و دیر نرسد باید کہ فطورے و محجورے و ایم باشد بقدرے تا
نفس کہ مرکب راہ حق است از پاسے در نیاید وے فرمود کمال مردم چہار

تکبیر

بہشتی نگار

چیز است قلت الطعام وقلت الكلام وقلت المنام وقلت صحبت مع الانام و
 نے فرمود کہ از ائمہ المومنین حضرت عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نقل است
 کہ بگو بندہ ملکوت را بگزینگی تو شنگی و نے فرمود کہ مولانا علماؤ الدین اصولی
 سخت بزرگوار کسے بود تا ستر روز گرسنہ بودے چنانکہ در سبق گفتن گفت
 بدہاں آمدے و نے فرمود در بحر بقدر ما یطلق علیہ لاسم پیش بخور دے و نے
 فرمود تا مردم بر خود تنگ نگیر و نیاساید از خوش خوردن و خوش خفتن چاک
 پیش نزد بزرگے گوید بہیت خوردن برائے زیستن و ذکر کردہ است
 تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است و کانہ حروف بخط مبارک سلطان
 المشایخ نبشتہ دیدہ است اخترت صوم اللہ ہر بعد ما سالت نفرا
 فاجابوا جوا بآ واحد اسالت الاطباء عن اشفاء الداء قالوا الجوع
 وقلت الطعام وسالت العباد عن انفع الاشياء فی عبادہ الرحمن
 فاجابوا الجوع وقلت الطعام وسالت الزهاد عن اقوی الاشياء
 فاجابوا الجوع وقلت الطعام وسالت العلماء عن افضل الاشياء
 علی حفظ العلم قالوا الجوع وقلت الطعام وسالت الملوك عن
 اطیب الادام قالوا الجوع وقلت الطعام قال ابو طالب المکی مثل
 المؤمن مثل الذہر لا یحسن صوته الا بخلاء جوفہ وعنه علیہ السلام
 یتطلبون الخیر من بطون شیعہ ثم جاعت فان الکرم فیہا باقی ولا
 یتطلبونہا من بطون جاعت ثم شبعہ فان اللوم فیہا باقی الجوع
 مظنہ الاصول ومطیۃ الوصول وفی الحدیث اذا احب اللہ
 عبد فی مواضع الطعام الرخیص وقال علیہ السلام ضحک الحجاج
 خیر من بکاء الشیعان وقال بعضهم ما جمعت فی داری طعام یوم
 دلیلہ وما شبعہ منذ اسلمت لان الشیع ینکبی بالکفر قال حماد
 ابن ابی حلیفہ دخلت علی داؤد الطائی والباب مغلق فسمعت

ایقول اشتہیت البقل واطعمتک تم اشتہیت التمر لستیک ان لاناکی
ابدأ قد خلت فادھو حدہ قال المالك ابن دینار من ترک اللحم یومین
یوماً نقص عقله وانا ما اكلت عشرين سنة وعقلی کامل یوم یرید واز
شیخ شیوخ العالم قریا الحق والدین قدس سرہ الغزیر شعوان الذی
الناس ین شغل بالاكل واللباس ۛ خواجه حکیم شنائی خوش گوید ابیات

بہر کش امروز قبلہ مطبخ شد	وآنکہ فرداش جابد ورنخ شد
آدمی را دین کہن برنخ	ہم نہ مطبخ در دست در ورنخ
بہر کم خوردن است بے آبی	دہن ہند و نطق اعرابی
چوں خوری بیش پیل باشی تو	کم خوری جبریل باشی تو
خو را ندک فسزوں کنند حکمت	خو بسیار کم کن علمت ۛ
لقمہ گر کنی ز خوردن بیش ۛ	ہیضہ آرد کلید گلخن بیش
باضمہ چوں بدو نپرد ازد	ازرنج گلخنہ دگر سازد ۛ

نکۃ

تکلمۃ در بیان کسوت اہل تصوف کاتب حروف بخط مبارک حضرت
سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ است الثوب الابيض اولی بقولہ
علیہ السلام خیر ینا بکم البیض قال علیہ السلام اللبسوا
الثیاب الابيض فانھا اطہر اطیب کفتوا فیھا موتا کم ات المشایخ
اختاروا الارزق للمرید لثلثة معان الاول لکونہ متحملا للوسخ ولا یشوش
الوقت بغلہ والثانی لانہ ختص باهل المصائب وھم اھلہا
لتنصیع الاوقات التی مضت فی غیر طلب الحق سلطان المشایخ
فرمود کہ درویشی در غایت مشغولی بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق
والدین قدس سرہ الغزیر برسی چند گاہ بخدمت ایشان بودہ جائزہ
اک درویش بغایت ریگلس شدہ روزی او را گفت کہ جامہ ما چرا
نہ شوی چوں او بحق مشغول بود جو اے نگفت چوں بالحاج رسیدند کہ

جامه چرا نمیشوی بجز تمام گفت که فرصت جامه شستن کجاست سلطان ۴۲۱
 المشايخ فرمود هر بار که جواب آل درویش بدال عجز و مسکنست مراد آید
 عجز و مسکنست وینتی و من پیداشود و الثالث ان من عاداتهم ليس
 الا لوان الميت لونه بلون الانوار المشاهدة لهم وللنفس لوان ولها رزقة
 الا ان بالنفس لمطمئنة مظلمة فاختلف به نور النور والرزقة يتولد من
 امتزاج السواد والبياض نوار النفس تارة تكون ازرقة ثم اخضر و انوار
 القلب تارة تكون ابيض وتارة تكون اصفر و تارة تكون ازرقة وتارة تكون
 احمر فاختلفوا الصوفية الارزق لما فيه اظهار العجز ولهذا قال بعضهم
 لو عرف ابن منصور حق المعرفة لكان قوله انا التراب عرض قوله انا الحق وتركوا
 الاسود مع انه حمل لعين احدهما الاحترام العباسية والثاني احترام
 عن التشبيه بالكفار العتابية روى ان النبي صلى الله عليه وسلم اتاه رجل
 وعليه ثوب مصفر فقال لوان ثوبك هذا كان في تنبؤ اهلك او تحت قلد
 اهلك لكان خيرا لك فجعل الرجل في التنوير ثم اتى قال عمر ما فعلت التوب
 قال صنعت ما امرتني فقال ما كنت امرتك فلا تقيت على بعض نساك
 اى صرفت ثمنه الى دقيق تحبوه او حطبت نطم به فاذا من السالك عن
 نفسه فله ان يلبس اى الناس شاء عن البر ابن عاذب ما رايت احدا
 في حلة حمراء احسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح وعليه عمامة سوداء
 وفي روايته سوداء حر قانية قد ارجى طرفها على كفيه اى صلى نور ما اخرجته
 النار و حديث عمر اذ ان يستبدل لعمالة لما راى من ابطاليهم في تنفيرهم
 فقال اما عدى فقال عمر يا بعامه الحر قانية حبة صوبوشين سنت است
 اهدى وحيدة لمرسول الله صلى الله عليه وسلم جبين فلبسها حتى تمخ قامة رسول
 الله صلى الله عليه وسلم في الصوف وعليه احد عشر رقعة ومات ابو بكر في الصوف
 وعليه اثني عشر رقعة ومات عمر في الصوف وعليه ثلاث عشر رقعة

اہل قباچہ بسیار پوشیدہ اند قال عبد الرحمن اے عمامہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فد لہا بینیدی ومن خلفی دستار رسول عمرہ بالکلا،
 عقد کردہ و زینہ سلطان خوارزم شاہ دیدہ اند بانقل رسیدہ است و
 سرویل عورت پوش است در طریقت نشاید کہ نظر غیرے بر وے افتد
 و کشیدن سرویل ابتدا بپاے چپ کند و در پوشیدن بپاے راست نکند
 در بیان ادعیمہ ماثورہ کہ از شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس
 سرہ العزیز منقول است از حضرت سلطان المشایخ الفواید النبوی سمعت
 من شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ قال عزمنا غنموالدا
 عند الرقة فانه مقره لانه بالاجابة روى ان ابراهيم بن ادهم رحمت الله
 عليه راى حضرت العزات جل جلاله فى المنام وتعلم هذا الدعا بتعليم
 الحق وقال عز وجل كم تسال حاجات اللغو وما لا يغيتك فقال يا ابا
 كيف اسالك الحاجه واطلبها عندك قال عز وجل قل الهى رضى
 بقضائك وصبر على بلائك واورعنى شكر نعمائك واسالك تمام نعمتك
 ودوام عافيتك اللهم جيبنى فى قلوب المؤمنين خواجہ فرمود سر کر اکار
 یا ہمے پیش آید شب پانزدہم ماہ مستقبل قباۃ نشین نو زدہ ہزار بار بگوید
 والہ المستعان و ہر بار کہ ہزار تمام شود سر بسجہ نہاں سر بار بگوید آمین
 آمین بعدہ حاجت خواہد حق تعالی ہمت اورا مکفی گرداند بیشک اوصاف
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین هذا الدعاء بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله على
 الاسلام الحمد لله على السنة والجماعة الحمد لله الذى علمنا علما
 نافعا ولم يتركنا عميان القلوب الحمد لله على الصحة والسلامة
 الحمد لله الذى اذهب عنا الغضب ولحد والحزن ولم يجعلنا
 من المفضومين عليهم الحمد لله بكل نعمة ديناء وبناء الحمد لله على التوفيق
 والحمد لله على كل حال الحمد لله على نعمائه فى السر والعلا نية الحمد لله

رب العالمین الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن ان سرینا لغفور
 شکور الحمد لله الذی اجلنا دار المقامه من فضله اوصانی شیخ
 شیوخ العالم بهن الدعا اللهم ادخل فی قلبی السهرور و اذهب
 عنا الهم والحزن سمعت من شیخ شیوخ العالم قال رسول الله صلی
 الله علیه وسلم ان القلوب تصد اء کما یصد المرقه قیل فما جلاءها
 یا رسول الله قال ذکر الموت وتلاوت القرآن قال النبی عزمر ان الله یتیمی
 من العبد اذا یرفع الیه یدیه ان بردهما خائبن علمنی شیخ شیوخ العالم
 ربنا انما بما انزلت واتبعت الرسول فاکتبا مع الشاهدین اللهم جعل
 من بین یدینا نوراً ومن خلفنا نوراً واجعله فایداً و ضیاءً و دلیلاً
 الی جنات النعیم و ذرک دار السلام مع الذین انعمت علیهم من
 البنین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولدک رفیقاً
 اوصانی شیخ شیوخ العالم بسم الله الرحمن الرحیم ات نفسی تقویها
 وزکها انت خیر من زکها انت ویها ومولها فاخضرها واقبل
 معدرتها اللهم انت لی کما احب فاجعلنی لی کما تحب اللهم
 اجعل سریرتی طاهره وخیراً من علانیتی طاهره وصالحه اللهم
 ارزقنی حسن الاختیار و صدق الافتقار و صحبته الخیار والابرار
 یا خالق الجنة والنار مناجاه علمنی شیخ شیوخ العالم الهی ضاقت
 المذاهب الا الیک وخابت الامال الا لدیک وانقطع الرجاء
 الا عندک وبطل التوکل الا علیک رب لاتذرنی فراذا وانت
 خیر الوارثین وبحق انزلناه وبحق نزل وبحق کهی عص وحسم
 عسق و صلی الله علی محمد واله اجمعین و ساطحان المشایخ ے فرمود
 که از شیخ شیوخ العالم فرید بحقی والدین شنیده ام که در وقت مناجات
 از حضرت صمدیت این باید خواست پیوست از حضرت توحید چیر بخوانم

وقت خوش و آب ویدہ و راحت دل بہ علمنی شیخ شیوخ العالم اللهم ان دخل
الشک فی ایمانی بک ولم اعلم بہ تبیت عنه و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله
اللهم ان دخل الکفر فی سلامی ولم اعلم بہ تبیت عنه و اقول لا اله الا الله
محمد رسول الله اللهم ان دخل الشک فی توحیدی بک لم اعلم بہ تبیت عنه
و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله اللهم ان دخل الشبهة فی معرفتی بک
و لم اعلم بہ تبیت و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله اللهم ان دخل النفاق
فی قلبی ولم اعلم بہ تبیت عنه و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله لا حول
ولا قوة الا بالله العلی العظیم و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آلہ اجمعین
تکلمتہ در بیان ادعیه ما ثورہ کہ از حضرت سلطان المشایخ قدس الدس
الغریز منقول است سلطان المشایخ قدس الدسره العزیز نے فرمود بندہ
بوقت دعا معصیتہ کہ کردہ باشد ہیچ پیش خاطر نیار و وہیج طاعتی نیز اگر طاعت
پیش آرد عجب باشد و دعاے عجیب مستجاب نشود و اگر معصیت پیش آرد در ا
سستی آرد پس وقت دعا نظر خاص بر رحمت حق باشد و موقت باید بود و البتہ اس
دعا مستجاب است وقت دعا ہر دو دست متصل یکدیگر باید داشت و نیک بلند پا
داشت و پچنین صورت باید بست کہ کوئی ہمیں زمان چیزے بردست او خنہ
انداخت و رانناے اس فرمود کہ دعا تسکین دل است خداے عزوجل میداند
کہ چہ مے باید کرد و مے فرمود کہ دعا قبل نزول البلاء باید خواند چوں بلا از بالا نازل
مے شود و دعا از فرو بالا میرود و رہو یکجا مے شود متعارضان اگر دعا را قوتے
باشد بلا را باز گرداند و اگر نہ فرو آید ملائم اس حکایت فرمود چوں نداے بلا
منزل نیشاپور رسید حاکم آنجا کنش شیخ قریب الدین عطار فرستاد کہ دعا بکن اوجوب
گفت وقت دعا گذشت اکنون وقت رضاء است بعد ازاں فرمود کہ بعد نزول
بلا ہم دعا باید خواند اگر چہ بلا دفع نشود اما صعوبت بلا کم شود و بعدہ
فرمود چوں بلا نازل شد باید کہ ازاں بلا ہیچ کراہیت ندارد و فرمود

و فرمود کہ مشکلمان این معنی را مکرر اند کہ ہرگز تصور ندارد کہ کسی را مکرر ہر برسد
 اور از ازاں کراہتے نباشد فرمود این را جواب ہاست یکے آنکہ بسیار باشد کہ مردی
 کہ ذرا راہ میرود و خارے درپاسے او خلد و خوں میرود و او چنان تعجیل میرود و
 او مشغول پنچہ نیست کہ اور از ازاں خبر نیست و نیز در محاربہ یکے مشغول است و او
 زخمی میرسد و او چنان مستغرق حرب است کہ اور اصلاً از ازاں آگاہی نیست چوں
 بمقام خود میرسد معلومے شود بعد از ازاں فرمود کہ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ
 علیہ جائے نبشتہ است کہ مردے را با تہام گرفتند و او را ہزار چوب زدند کہ بیچ
 جزیع نکرد و آن رائے ظاہر نشد از دہر رسیدند کہ این چہ حال است گفت در
 آنحال کہ مرا میزدند معشوق من در نظر من میگردید و مرا در نظر او بیچ درو ز رسید بعدہ
 فرمود چوں استغراق این معنی کہ گفتہ آمد از ازاں در دہا خبر ندارد و آنکہ مشغول
 باشد بطریق اولی و این معنی و حقیقت لایق تر آدمیم بر سر ادعیہ ما ثورہ کہ منقول است
 از سلطان المشایخ کہ مے فرمود بعضے یاراں را کہ شمارا بگویم مقالید السموات
 و الارض چیست این دہ تسمیج است بعدہ فرمود ہر یکے را صد بار بگویند تا ہزار بار
 شود و یادہ بار ہر روز بگویند تا صد بار شود اول لا الہ الا اللہ وحدہ تا آخر
 دوم سبحان اللہ و الحمد للہ تا آخر سیوم سبحان اللہ بحمہ سبحان اللہ
 العظیم و بحمہ تا آخر چہارم سبحان الملک القدوس سبعون و سبعون و
 رب الملائکۃ و الروح پنجم استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم و اسالہ
 التوبۃ ششم اللهم لا مانع لما اعطیت ولا معطى لما منعت ولا ارجو
 قضیت ولا یلغى ذالجب منک الجذب بقم لا الہ الا اللہ الملک الحق البین
 ہشتم بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض و السماء بسم اللہ الذی
 لا یضمر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء و هو السميع العليم ثم درو
 اللهم صل علی محمد عبدک و نبیک و حبلیک تا آخر دہم رب اعوذ بک
 من ہزات الشیاطین و اعوذ بک رب ان یحضرون و مے فرمود اسم اعظم

بزبان عربی یا حی یا قیوم است و بزبان سریانی ایہا اشراہیہا و بزبان فارسی امید
 امیدواران و میفرمود از خواجہ ابراہیم اوہم سوال کردنکہ اسم اعظم یاد داری بگو جواب
 گفت معذہ را از لقمہ حرام پاک دار و دل از محبت دنیا دور کن بعدہ بہر اسم
 کہ خدای را بخوانی ہماں اسم اعظم است و مے فرمود ہر کہ ایں کلمہ بیست و پنج بار بخواند
 نزدیک خداے عزوجل از جملہ ابدالان باشد اللہم اغفر لہ متہ محمد اللہم ارحم
 امۃ محمد اللہم اصلح امۃ محمد اللہم فرح امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد
 قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ مے فرمود بخدمت سلطان المشایخ
 عرضداشت کردم کہ محمد حاجی ایں بندہ را در راہ پیش آمدہ بود مے گفت
 کہ از اں باز کہ از سفر حج آمیم در خانہ آرا مے ندارم گاہ بخوابم کہ سفر کنم گاہ
 مے گویم مفارقت غریزان نیکو نیست التماس من آنست کہ از باطن مبارک
 سلطان المشایخ استمداد دعاے بکنی نیت مرا از حضرت حق التماس نیست
 جز ایں کہ التماس کنم از لیت دعاے را ہر آئینہ فرحتے پیدا شود حال ایں بود
 بر اے جہاں آراے حضرت سلطان المشایخ گذرانیدہ شد فرمود او را
 بگوئی آیتہ ہوا الذی انزلنا السکینۃ فی قلوب المؤمنین لیزدادوا ایمان
 مع ایمانہم واللہ جنود السموات والارض وکان اللہ علیمًا حکیمًا ہر روز
 ہفت بار بخواند و در وقت خواندن دست راست بر سینہ فرو آرد ہمہیں
 جملہ دعاوست کند از آنچہ شکایت میکند خلاص باید بدیت دعاے درویش
 ایں سخن کہ میگویی بگوے ہر چہ تو گویی موجبہ است و تثنیہ و مے فرمود
 بر اے دفع تنگی معیشت ہر شب جمعہ سورہ جمع باید خواند شیخ شیعہ العالم شیخ
 کبیر ہر شب آدینہ فرمودے و من ہر شبے میگیم و لے بر اے خود ہرگز نخواستم
 سبب آنکہ ہر گونہ کہ او را بیاید بار در زمینیاں حکایت فرمود و رفتے ہر جمعیتے
 کہ شتم کہ ایشان در لباس صوفیاں بودند ہمانیکہ از ایشان با دیگرے مے
 گفت من چنین خوابے دیدہ ام دیگر تعبیر کرد کہ نیکو جوابے است روزگار تو خواہد

ساخت و ہیا خواہد شد من خواستم کہ باو بگویم اسے خواجہ دریں لباس کہ توئی
اہل این لباس بچنین تعبیر ناکند باز در خاطر کردم کیا سے جواب اویم ہیچ گفتیم
از ایشان بگذشتم و مے فرمود کہ وقتے شنیدہ ام کہ شیخ الاسلام بہاؤ الدین
ذکر یا قدس السمرہ العزیز پس خود را نور اسد مرقد ہما دعا آموختہ است طلب
کردم آنرا یا فتم در آں دعا لفظ بود یا سبب لاسباب چوں لفظ محض اسباب
است بحرمت خرقہ شیوخ العالم کثرت دیگر در آں دعا ندیدم و مے فرمود
شیخ صدر الدین از شیخ الاسلام بہاؤ الدین قدس السمرہ العزیز پرسید
کہ این دعا چہ وقت باید خواند فرمود بعد ہر فریضہ وقت خفتن دعا اینست اللہم
انک تعلم سریری و علی نیتی قاقبل معذرتی و تعلم حاجتی فاعطنی سوا
و تعلم ما فی نفسی فاعظم لی ذنوبی اللہم انی اسالك ایما نایا باش قلبی یقیناً
صادقاً احتی علم انک لن یصیبی الا ما کتبت لی و رضایا قسمت لی یا ذی
الجلال و الکرام امیر حسن رحمۃ السد علیہ عرضداشت کرد کہ مرد ماں میخواند
اعینونی عباد اللہ یرحمکم اللہ مقصود بندہ اینست کہ معونت از غیہ حق خواستن
چگونہ باش فرمود کہ این دعا خواندہ اند و دریں عباد السد مخلصین مسلمین مضمحل
است روا باشد کہ بخوانند کہ بزرگاں ہم خواندہ اند و شیخ نجیب الدین شتو
خواندے و مے فرمود شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر را در خواب دیدم مرا فرمود یا
ہر روز صد بار این دعا بخوانی کالہ الا اللہ و حلہ لا شریک لہ الملک
ولہ الحمد و هو علی کل شیئی قدیر میدار شدم این دعا را ملازمت کردم
و با خود گفتیم دریں فرمان مقصود سے خواہد بود بعد ازاں در کتب مشایخ منشتہ
دیدم ہر کہ ہر روز صد بار این بخواند بے اسباب خوش زید و انتم کہ مقصود
شیخ این بود بعدہ یکے از حاضران گفت این دعا دہ بار ہم آدہ است در
حدیث است ہر کہ این دعا را دہ بار بخواند چنانست کہ دہ برزہ آزاد کردہ
باشد بعد ازاں فرمود کہ یکبار دیگر ہم شیخ شیوخ العالم در خواب مرا فرمود کہ

بعد صلوٰۃ عصر سورہ بنا چند بار بخوانی گفتیم یکبار فرمودہ پنج بار بخوان چنانکہ در نکتہ
اوراد در تذکرہ پیر یافتہ است بعدہ فرمود کہ طاعتی و در دے کہ از نفس حساب
نعمتے پذیرفتہ میشود و دادے آں رختے دیگر است انگاہ فرمود کہ چند و سوت
کہ من بر خود واجب کردہ ام و چند و رد دیگر است کہ از خواجہ خود یافتہ ام میان
ہر دو و رد تفاوت بسیار است و مے فرمود برائے بر کمدن حاجات مسببات
عشرہ علامہ ہاید خواند و مے فرمود ہر کہ بعد نوافل در گوشہ شود و خلوت صد بار
دست بالا کردہ سوے آسمان یا رب گوید ہر چہ از خدا بخواد ہید و اگر ہزار
بار بگوید بیشک حاجت بر آید و مے فرمود ہر کہ حاجتے پیش آید تکبیر بسیار گوید اگر
بسیار نتواند صد بار بگوید و ہر کہ از خواب بیدار شود از حق حاجت بخواد ہید و
مے فرمود جعفر خالدی را رحمۃ اللہ لکینہ بود روزے در کشتی سوار شد خواست
کہ ملح را چیزے بدہ چوں جامہ باز کرد آں تکینہ در دجلہ افتاد و برودعائے
بود و مجرب آں دعا را میخواند وقتے کتابے را مطالعہ میکرد در میان اوراق آں
تکینہ یافت دعا اینست یا جامع الناس لیوم لا ریب فیہ اجمع علی ضائق
و مے فرمود اگر وقتے از درویش فوت شدہ باشد برائے باز یافتن آن وقت ہمیں
دعا بخواند و مے فرمود ہر کہ ہمے پیش آید سر سجدہ نہد این دعا بخواند اللہم
لا تستفتحک بامحیی ابن زکریا یا مالک بن مالک یا ایاک نعبد و ایاک
نستعین بعد ہر نمازے چند بار در سجدہ بگوید تا آں ساعت کہ ہم بکفایت رسد
و مے فرمود ہر گاہ کہ مردم بر روی دشمن روند یاں نامہائے بزرگوار بخواند
دشمن قہر گر دو یا سبھی یا غل و س یا فخر یا و دود و مے فرمود کہ شیخ
مشیر بخ عالم فرید الحق والہدین قدس اللہ سرہ العزیز برائے من نبشتہ
است کہ میان نماز پیشین و نماز دیگر روز چہار شنبہ غنیمت دارد و یاسے از
سلطان المشائخ پرسید کہ بنہ را بدعائے مطول رغبت نمی باشد فرمود
ہمیں دعا کافیست اللہم انی اسالک ان لا اسالک بسواک بعدہ فرمود

کہ از دعا بیدار پسندہ کردہ ام و مے فرمود در شہر دانشمند سے بود بزرگ وقت
پسر اورا ببادشاہ عہد کا سے افتاد و پسر اورا پیش بادشاہ بردن آں دانشمند
بیکہ ست مصحف و بیکہ ست صحیفین گرفتہ روئے سوئے قبلہ آورد و بایستاد و از
حضرت عزت نجات پسر و سرخروی او طلبید بہ برکت ایں پسر اورا سرخروی یافت
و مے فرمود کہ سورہ یوسف یاد گیر و آں را ہزار بار بخواند ابواب نعمائے
والائے حق بر و کشادہ گرد و بعدہ فرمود پسر مولانا جمال الدین ہا نسوی دیوانہ
شدہ بود و وقتے بہوش باز آمدے و ہوشیارانہ سخن گفتے پسر سے اہل دانشمند
بود چند روز در مائشی مرا با او صحبت شد روزے اورا ہشیار یا فتم پر سیدم از
کے باز شمارا ایں حال آغا ز شدہ است گفت از انگاہ کہ پدرم از خدمت
شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین یکہزار بار خواندن سورہ یوسف آوردہ
پر سیدم تمام ہزار بار خواندہ آید گفت اثر آں مے بینی و مے فرمود سید کا بیٹا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہجت امیر المؤمنین حسن و حسین ایں تعویذ نوشتن فرمود
اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان و ہامۃ و عین لامۃ
دریں محل قاضی محی الدین کا شانی عرضداشت کرد کہ تعویذ در گردن تعلیق
کردن آمدہ است فرمود نے بابا ز متصل باید بست معلق نے شاید بعدہ ایں
حدیث فرمودند ان النبی عمر نہی عن التمایم و التولیت تمامیم مہربانے
کہ در گردن آویزند جمع تیممہ است و تولیتہ انجہ نویسند برائے دوستی زنے مر
مروے را یا دوستی مروے مرز نے را ایں بہر دو سہنی است مگر تعویذ و میفرمود
کہ وقتے شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر بنی مت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار
قدس اللہ سرہ العزیز عرضداشت کرد کہ خلقے از من تعویذ سے طلبہ فرماں
چیت بنو لیم بدہم شیخ قطب الدین فرمود کہ نگار بردست تست و نہ بردست
من است و تعویذ نام خداست مے نویس میدہ و مے فرمود مرا بار بار در خوا
گذاشتے کہ اجازت نامہ تعویذ نوشتن بطلم بفرستے صالح وقتے مولانا بدر الدین سہل

کہ او تعویذ بنشتے حاضر نبود و خلقیہ کجرت تعویذ خواستن آمده بودند مرا اشارت
 کرد کہ تعویذ تو بنویس کتابت من بسیار شد دریں میاں شیخ زوے سوے
 من کرد و فرمود کہ ملول شدی گفتم وقت شیخ حاضر است انگاہ فرمود کہ من
 ترا اجازت کردم تا تو تعویذ بنویسی و بدہی بعد ازاں فرمود کہ مساس دست
 بزرگان ہم کارے دارد و سوے فرمود وقت سحر ہم وقت خوش است و رد
 آن یعقوب النبی علیہ السلام انما قال سوف استغض لکم ربی لید
 عونی وقت السحر فقیل انہ قام وقت السحر دعا اولادہ یونعون
 خلقہ فاوحی اللہ الی قد غفرت لہم وجعلتہم انبیاء و فرمود خواجہ حکیم
 علی ترمذی ہزار بار حضرت عزت را در خواب دید کہ ہار عرض داشت کرد کہ در
 دنیا چہ دعا خوانم فرماں شد ای دعا بخوان بسم اللہ الرحمن الرحیم یا حی
 یا قیوم یا احنان یا منان یا ابدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاكرام
 اسالك ان یحیی قلبی بنور معرفتك یا اللہ یا اللہ یا اللہ و بعضے گویند
 عرض داشت کردی ترسم از زوال ایمان فرماں شد میان سنت و فریضہ
 نماز بار بار و چہل و یکبار ہمیں دعا بخوان و فرمود در سحر گاہ ہفت بار و در
 اوقات مرجوعہ نیز این دعا بخوان کہ من بے واسطہ کسے یافتہ ام
 بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم ایلنی محبالک و امتنی محبالک والغنی
 فی تحت اقدام کلاب احبابک و در حدیث آمده است اللہم انی اسألك
 احب من احبک الی اخرہ و فرمود مرا ہمایہ بود او را چند سال
 نار و بسیار شدے ہمدراں زحمت مرا غنیمت زیارت شیخ شیوخ العالم
 شیخ کبیر شد آن ہمایہ مرا گفت کہ چوں بخدمت شیخ کبیر برسی تعویذ برا
 من بخوان ہی القصہ چوں بخدمت شیخ رسید حکایت آن یار گفتم و تعویذ
 بخوانم شیخ مرا فرمود کہ ہم تو بنویس سلطان المشائخ مے فرمود من تعویذ
 بنشتم و بدست مبارک شیخ دادم شیخ شیوخ العالم مطالع کرد و فرمود او را بدہی

چوں بشہر آمدم آن تعویذ بدو دادم باقی عمر اور نام و تشدیکے پرسید در آن
 تعویذ چہ نوشتند فرمود اللہ الشافی اللہ الکافی اللہ المعافی و مے فرمود فی الجہد
 قال جن اللہ محمد اعنما ما هو اھلہ ابعت سبعین کاتب الف صباح
 و مے فرمود پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است ہر بار کہ جبریل برین
 آمد وصیت کرد بخواندن این دعا اللهم اذقنی طیباً واستعملنی صالحاً
 و بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام جاے جبریل وقال مر اللہ
 تعالیٰ قل لا متک لا حول ولا قوۃ الا باللہ عشما عند الصباح وعشما
 عند الماء وعشما عند النور یرفع عنهم عند النور بلوی الدنیا
 وعند الماء بکید الشیطان وعند تصباح غضبی و نیز بخط مبارک
 سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام جاء رجل الی عابد وقال ادع اللہ
 فرفع یدہ وقال اللهم ارحمنا بہ ولا تعذبہ بناری یا خلاص ولا
 تخذ بہ بریاء ینا فی الاعمال و مے فرمود بعد از نماز خفتن پیش از و
 تر یکبار نود و نہ نام باید خواند و در خواندن این ثواب بسیار است و مے
 فرمود و ہر کرا حاجتے پیش آید بعد از ہر فرض ہفتاد بار بگوید یا شفیق یا رفیق
 عجبت من کل ضیق حاجت بر آید و ثویان رضی اللہ عنہ گفتہ است من
 از پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شنیدم مے گفت ہر کہ این کلمات بوقت
 خفتن بخواند مرا در خواب بیند اللهم رب البیت الحرام و الشہر الحرام
 و الکن و المقام اقرء روح محمد منی السلام بر اسے بر آمدن حاجات
 ہر کہ این دعا بخواند غرض او بی اصل آید دعا نیست یا حی یا حلیم یا عزیز
 یا کریم سبحانک یا کریم لو کنی کار صعب را سلیم بحق ایاک نعبد و ایاک
 نستعین خواجہ اقبال خادم سلطان المشایخ مے گفت من بجهت
 مہم صعب سہ صد بار خواندم خدا یتعالیٰ آسان گردانید و خواجہ علی زنبیلی
 بخد مت سلطان المشایخ مے گفت کہ از شیخ بدر الدین غزنوی شنیدم

وادروایت کرد از شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قیس السمرقندی العزیز برک
 دفع التفات و قضاے حاجت دو رکعت نماز تجوید و ضوئیکندارد و هر چه
 خواهد از قرآن بخواند و بعد از فراغ پانصد بار درود گوید و زانو راست برگیرد و در
 رخساره برزانو نهد و بزبان پنج خواهد و ساعتی بچنین بنشیند بر آن نیت که
 گذارده باشد حق تعالی حاجت او برآرد شیخ بدرالدین غزنوی فرمود مرا
 التفاتے بوجپنیں کردم غرض حاصل شد و من فرمود که بزرگے گفته است
 در خزائن بعضے ملوک حقه یافتہ بر آں پوستے و بر لہر آں نوشتہ بودند ہذا
 شفاء من کل غم بسم اللہ الرحمن الرحیم بندہ در شب تاریک دو رکعت نماز
 گذارد و بعد سلام بگوید اللہم ان ذل النون عبدک و بنیک دعاک من
 ضل اصابہ و ناداک من بطن الحوت فانک قلت فاستجبنا لہ و نجیناہ
 من الغم و کذلک نبی المرصنین اللہم فانی عبدک و ابن عبدک و
 امتک انا صتی بیدک ادعوک بضر اصابنی و اقول کما قال یونس
 علیہ السلام لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاجاب
 لی کما استجب لیونس فانک لا تخلف الميعاد و انت علی کل شیء
 قدید و من فرمود علامت قبول نماز این دعا بخواند اللہم انت السلام
 و منك السلام و تبارکت یا ذا الجلال و الاکرام و از سلطان المشایخ
 سوال کرد مذہب رنگی ہر نمازے و دعائے کہ فرمودہ است از حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم شنیدہ است یا از صحابہ کرام و خواجہ اولیس قرنی رضی اللہ
 عنہم این نماز ہا کہ فرمودہ است و سورۃ فاتحین کردہ دعا مسمی کردہ این
 این از کجاست فرمود کہ انفعی از الہام ہم باشد بعد از اس فرمود کہ پیش ازین
 چوں من از وہلی بخدمت شیخ شیوخ العالم و راجودہن میرفتم این سئد نام
 میخواندے و میرفتے کہ یا حافظ یا ناصر یا معین و این دعا من از کسے نشنیدہ
 بودم بچنین بر نسبت فتن خود بخدمت ایشان دیاری خواستن از حق این

ستم نام بگفتے بعد از مدت غریبے مراد عالمے بنشستہ داد و دعا میں است
 يَا حَافِظِيَا نَا صِرْ يَا مُعِينُ يَا مَالِكُ يَوْمَ الدِّينِ اَيَاكَ نَعْبُدُ وَاَيَاكَ نَسْتَعِينُ
 مے فرمود کہ بعد از او امین برائے استقامت توبہ در سجدہ ستم بار بگوید
 اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ تَقْوَةً تُؤْجِبُ مَحَبَّتَكَ فِيْ قَلْبِيْ يَا مُجِيبُ التَّوَابِ اَيُّهَا وَنِيْزِ
 از سلطان المشايخ برائے استقامت میں دعا منقول است اَللّٰهُمَّ
 ارْزُقْنِيْ خَيْرَ دَارٍ مَّعَ الْفَرِيْقَةِ وَالْاَخْلَاصِ وَالْاِسْتِقَامَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا
 اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ مے فرمود کہ شیخ ابو سعید ابو النخیر مریدے را فرمود و بخواہی
 کہ نزدیک خدا باشی ایں بیت بخوان تا آن وقت در آید بیت بے یاد تو من
 قرار تو نام کردہ احسان ترا شانتوانم کردہ کہ بر تن من زباں شود ہر نوے ۲۰
 یک شکر تو از ہزار نتوانم کردہ عرض میدارد کاتب حروف برائے مریدان حسب
 استغراق بر آنجملہ خواہد موید الدین عمر انصاری مے فرمود در آنچه من بخیرست
 سلطان المشايخ قدس السدسہ العزیز پیوند کردم سبب چند نفر آدمی کہ در
 اہتمام من بود مذخا طر متعلق مے بود خدمت قاضی محی الدین کاشانی
 و ایں دعا گوے و قتمے یکجا بخیرست سلطان المشايخ عرضداشت کردیم کہ
 خاطر ایں بندگاں سبب ایں معنی ملتفت مے باشد ذوق مشغولے چنداں
 نے یا بند و ردے نامزد حال ایں بندگاں شود تا اندک تعلق کہ ماندہ است
 از برکت نفس مبارک سلطان المشايخ دفع شود سلطان المشايخ مروے
 مبارک خود بجانب قاضی محی الدین کاشانی کرد و فرمود کہ امیر المؤمنین
 علی کرم السد و جہہ ہر سال دوازده ہزار دنیا رفقراے مکہ بدرائے چوں از
 امیر المؤمنین حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلبیدند امیر المؤمنین حسن فرمود اموں
 عنان مطلق بدست معاویہ است از و بطلبند فقراے مکہ معذورند اشتند
 گفتند و لطیفہ بد خود توبہ و یا بر معاویہ بنویس تا او بدید امیر المؤمنین حسن خواست کہ بر میگاہ
 چیزے بنویسد قلم بر کاغذ نہاد نوک قلم بشکست امیر المؤمنین حسن فرمود ایں تعریف الہی است و ایں با

بر معاویہ چیزے خواہم نوشت بدیں سبب مغموم گشت شب آل حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را در خواب دید حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود
اے فرزند چرامغمومی گفت یا رسول اللہ چرا مغموم نباشم دوازده ہزار دینار
امیر المومنین علی بقدر اے مکہ میدادند ایشان از ماے طلبند و مرا قدرت آل
نیست کہ بدہم حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در تامل شد در اثناے
آں جبرئیل صلوات اللہ بر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد و گفت یا محمد
ہر گرا حاجتے دینی و دنیاوی پیش آید و کان کار تمشی نشود این دعا را در خود
ساز و آں ہم بکفایت رسد دعا اینست اللہم اذن فی قلبی رجاك و اقطع
رجائی عن سواك حتی لا الرجوا احدٌ اغیرك رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام
سہ کرت این دعا امیر المومنین امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ را در خواب تعلیم فرمود
دیں میان صُرفہ از آسمان فرود آمد و بردست امیر المومنین امام حسن رضی اللہ
تعالیٰ عنہ افتاد امیر المومنین امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ از بیت این خواب
بیدار شد صُرفہ بردست مبارک خود دید تفحص فرمود دوازده ہزار دینار بود امیر المومنین
امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقر اے مکہ را طلبیدہ و نفیض ایشان بدیشان داد
چون سلطان المشایخ این حکایت تمام کرد و روے مبارک خود جانب منینہ
خواجہ مویٰ الدین کرد و گفت تو و خود این بیت ساز تا اندک تعلقے کہ در خاطر
تست بکلی دفع شود بیت اینست بیت آمد کہ آنکہ عہد ہا تازہ کنم شد آنچه بد اے
صنم گذشت آنچه گذشت بد عرض میدارد کاتب حروف برا خجملہ کہ کمال عظمت
و کرامت سلطان المشایخ بنگرید ہر یکے را ازین دو بزرگ و راے مناسب
بمال و معاملہ ایشان فرمود نیز را چہ قاضی محی الدین کاشانی بو فور علم و کمال
تقویٰ آراستہ بود و خواجہ مویٰ الدین بکمال عشق و ذوق و محبت پیراستہ کاتب
حروف بخط مبارک سلطان المشایخ بنشستہ دیدہ است از ائمہ المومنین عالی شہ
رضی اللہ عنہا روایت مے کند و گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرا فرمود در اک فلان قبیلہ ہجرت نہ کرے است برائے من بہ بین چوں دیدم آتش
 و برہفت اندام من افتاد گریاں باز گشتم اعرابے مرا پیش آگفت خواہی کہ آں زن
 بمیرد گفتم خواہم گفت شب بر خیزد و رکعت نماز بگذارد و رکعت اول فاتحہ و اذان و کز
 دہ بار در رکعت دوم فاتحہ و العادیات دہ بار بخوان بعد سلام صد بار لا الہ الا اللہ
 وحده لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت و بیدار الخیر و هو علی
 کل شئی قدیر و صد بار درود و ہفتاد بار یا غیاث المستغیثین اغثنی بک و ک
 سوے آں قبائکین و گویا من لیس کمثلہ شئی یا من لا یشہد شئی یا کافی
 کل شئی اکفنی من کل شئی یا ذی الہ الجلال والا کرام و دم سوے
 قبلہ آفان مادر سوناں بچناں کرد آں شب آں زن برگ مفاہات بمریدینا
 گفت یا عایشہ آں اعرابی جبریل بود و از شیخ نصیر الہ بن محمود رحمۃ اللہ
 علیہ منقولست ہر کہ این دعا بخواند بر دست راست و آں دست بر کمر خود فرود
 آرد بکرم اللہ تعالیٰ از رحمت ہوا سیر شفا حاصل شود و بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ
 لا الہ الا ہوا الحی القیوم و عننت الوجوہ للحمی القیوم سلام علی نوح فی
 العالمین سلام علی ابراہیم قلنا یا نازکونی برداً و سلاماً علی ابراہیم
 سلام علی موسی و ہارون سلام علی آل یسین ما عندکم ینفذ الم اللہ
 لا الہ الا ہوا الحی القیوم و ما عند اللہ باق استمسک ہیا بحق ذلہ بزرگ
 خد اے و بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ از مقعد من برو بچینیں چند
 کرت ہر روز بخواند نکتہ و ربیان فضیلت قرات قرآن سلطان المشائخ قدس
 سرہ العزیز نے فرمود کتاب خداے عزوجل بر چہار چیز است عبارت و اشار
 و لطایف و حقایق عبارت مرعوم راست و اشارت مرخواص را و لطایف
 مرا و لیا و حقایق را بنیاد را و فرمود وقت قرآن خواندن معانی آں بر دل
 بگذراند و باید کہ دل خوانندہ متعلق بحق باشد و جلال و عظمت حق بر دل بگذراند
 بریں حرف یکے از حاضر اس سوال کرد کہ این معنی ہم تعلق بحق است چنانکہ

مرتبہ اولی بیان فرمودید فرمود کہ خیر آن بذات حق بود و این بصفات است
 و دیگر در حالت تلاوت باید کہ انگسار حیا سے دروغ غالب باشد و این دولت
 چہ لایق منست و مرا چہ محل ایں سعادت باشد و اگر ایں نباشد باید کہ بدانند کہ
 محاذی تلاوت خداست ہر آئینہ جزا سے دہد دریں محل امیر حسن غلامی سنہی
 عرضداشت کہ دہر بار کہ بندہ قرآن مے خواند پیشتر واضح آں انچہ معلوم باشد بدل
 مے گذارند در اثنائے تلاوت اگر دل بندہ بسودائے ویا باندیشہ مشغول شود
 باز ما خود بگوید ایں چہ اندیشہ و چہ سودا است دل خود را بوضع مشغول کنم ہماں
 زیاں بر سر آیتے رسم کہ آں آیت مانع آں سودا و آں اندیشہ باشد کہ در دل
 گذشتہ باشد سلطان المشائخ فرمود کہ ایں معنی نیکو است نیکو نگاہاری و
 مے فرمود قرآن را با ترتیل و ترویذ باید خواند کیے از حاضران پرسید ترویذ چہ باشد فرمود
 ترویذ اک باشد در کہتے کہ خوانندہ از وقتے و وقتے صہل آید مگر ریاید کرد وقتے پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم پیچواست چیزے از قرآن بخواند گفت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہم در
 تسمیہ دل مبارک اورا وقتے پیدانیست باز مکرر کہ بخط مبارک سلطان المشائخ
 نشتہ دیدہ ام قال جل دخلت علی عایشہ رضی اللہ عنہا وھی تصلی
 الضحی والقلب اءمن اللہ علینا ووقینا عذاب السموم و تردد الایۃ فقلت
 حق ضلک فخرجت الی السوف و اتممت لھی ثم رجعت وھی لکماھی
 تردد و تنگی دے فرمود اگر روزے ختم کند بسرعت خواندہ شود از برکتے خالی
 نباشد فاما حد بسیار خواندن از آنست کہ در ستر روز ختم کند و کسانیکہ ایں ہم
 نتوانند در سہفتہ ختم کنند و کسانیکہ ایں ہم نتوانند در ماسہ ختم کنند دے فرمود در
 ناظرہ خواندن دولت مس مصحف ہم زیادت باشد و مے فرمود یک سید پارہ
 بسکونت حرفا بعد حرف خواندن بہتر از پانزدہ سید پارہ بسرعت خواندن و در
 چنیں خواندن نور تلاوت بیشتر باشد و در رواں خواندن ہم از نور ظلی نبود
 و در وقت خواندن دل را حاضر باید داشت و از خیالات و خواہرا حترز باید

کرد و اگر کسی بر معانی کلام اسرار مطلع باشد آن را بوقت خواندن بر دل میگذرانند و باین
 بهم که خیالات و خواهر هم در سبب آید نیکو است فاما اگر بر معانی اطلاع ندارد و از خیالات
 و خواهر مسلم باشد مخصوص و خشوع میخواند این نوع بهتر و موثر است بعد از یک
 از حاضران سوال کرد که شما هر روز چه مقدار میخوانید فرمود که یک سینه پاره
 و می فرمود که امام احمد حنبل حضرت عزت را هزار بار در خواب دید پرسید
 یارب فاضل ترجیحی که مقربان حضرت تو بدان تقرب نمایند چیست فرمای
 آمد که قرات کلام من باز پرسید با فهم یا بغیر فهم فرمای شد هر گونه که بخوانند
 و می فرمود شیخ جنید را نور الله قبره در واقع نمودند که ما مرتبه که تودا
 می نمایم حجاب از پیش برداشتم و مرتبه او بدو نمودند در غایت رفعت حمد
 ثنا گفت و ثنا دانه گشت همدی حال مرتبه دیگر عالی تر از آن در نظر آمد متعجب شد
 الهی آنچه این بنده خود را داده آن محض کرم و رحمت تست و شکر آن کجا تو تم
 گذارد و لیکن درخواست بنده اینست که معلوم شود این کیست یافت این برادر
 موجب چیست گفتند این مرتبه کسی است که حافظ باشد از قرآن محفوظ بود این مرتبه نیز دادند و عزیز
 در مجلس از سلطان المشایخ فاتحه خواست کرد تا قرآن یاد ماند سلطان المشایخ
 فاتحه بخواند بعد فرمود که چه مقدار یاد گرفته گفت بقیاس شش فرمود که اندک
 اندک یاد گیر و پیشینه را مگر میکن بعد فرمود که شیخ بدرالدین غزنوی راجع
 اسرار علیه در خواب دیدم از در خواب فاتحه در خواستم بر بنیت یاد گرفتن قرآن
 او هم در خواب فاتحه بخواند چوں روز شد بدیدن عزیز می فرمود و این خواب با او
 گفتم و از فاتحه خواستم آن عزیز فاتحه بخواند و این فائده گفت هر که هر شب
 بوقت خفتن این دعا را بخواند و قرآن یاد ماند و آیت ها اینست و الهکم
 الذی واحد لا اله الا هو الرحمن الرحیم ان فی خلق السموات والارض و اختلاف
 اللیل والنهار والفلک الی الی تجزئی فی البس ما یقع الناس و ما انزل الله
 من السماء من ماء فاحیاه الارض بعد موتها و نبث فیها من کل دابة

وتصرف الرياح والسحاب المستخرين السماء والارض لايات لقوم يعقلون
 ویا رہے رانیت یا اگر تفتن قرآن شہر دین باب نجد مست سلطان المشایخ
 عرضداشت کرد فرمود باید کہ پیش قاری بخوانی و قرات ابو عمرو یادگیری و
 اول سورہ یوسف یادگیری و بخط مبارک سلطان المشایخ نبشته دیدہ ام
 اتاہ جبریل وهو عند اضاد بنی غفار ان الله ياقمك ان تقرا اهل امتك
 علی سبعا احصا الوجوه وے فرمود شیخ شیخ العالم شیخ کبیر قدس السدرہ
 الغریبہ بحث یاد گرفتن قرآن اول سورہ یوسف فرمودے کہ یاد باید کرد تا بہر
 آن حق تعالی حفظ تمام قرآن روزی کند وے فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود
 است ہر کرانیت یاد گرفتن قرآن باشد و بدل نرسد و ہم در آن نیت از جہاں سفر
 کند چون اورا بگویند فرشتہ بیاید و ترتب از بہشت آوردہ بدست او دہ انگس آن
 ترتب بتلغ کند تمامہ قرآن اورا محفوظ گرد و فردا چوں حشر شود او حافظ سبعہ
 گرد و ے فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است اذا وضع حامل القرآن
 فی القبرا حی الله الى الارض ان لا تأکل لحمه وے فرمود بعد از ختم سورہ
 اخلاص کہ ثلث قرآن است سہ بار بخواند حکمت آن آنست کہ اگر در ختم کردن
 جہاے نقصان شدہ باشد سہ بار سورہ اخلاص بخواند بارے ختم تمام شدہ باشد
 وے فرمود بعد از ختم سورہ الاحمد بخواند و چند آیت بقر حکمت آنست کہ از پیغمبر صلی
 اللہ علیہ وسلم رسیدند من خیر الناس فرمود الحلال والحلال وحال کسے را گویند کہ در
 منزل فرود آید و متحمل کسے را گویند کہ از منزل راں شود و آن اشارت باں دارا نکتہ قرآن
 میخواند بعد از ختم گوئی اوبارواں میشود پس بہتر مردماں کسے باشد کہ چون ختم کند باز آغاز کند بعدہ
 فرمود نہا آنچه در تمامہ قرآن موجود است آن دہ چیز است از ان دہ چیز بہشت
 در فاتحہ موجود است و آن دہ چیز کہ در تمام قرآن است کدام است ذکر ذات
 و افعال و صفات و ذکر معاد و تزکیہ و تخلیہ و ذکر اولیا و ذکر اعدا و محابہ کفار
 و احکام شریعت اما ان دہ چیز کہ بہشت در فاتحہ موجود است احمد ذکر ذات

رب العالمین ذکر افعال الرحمن الرحیم ذکر صفات مالک یوم الدین ایاک
 نعبد و ایاک نستعین ذکر معاد اھل نارا ذکر تزکیہ الصلطا المستقیم ذکر تخلیک
 ضلطا الدین انعمت علیہم ذکر اولیا غیر المغضوب علیہم والضالین ذکر اعدا
 پس از وہ چیز کہ در جملہ قرآن است ہشت چیز در فاتحہ یافتہ ہمیں محتاجہ کفار
 و احکام شریعت نیست و مے فرمود کہ صاحب کشاف در الحمد بنشہ است کہ
 قرأت حسن بھری الحمد البکسر دانست و اک کسر دال بسبب محاورت لام
 بند ہمدارد کہ حرکت این لام بمعنی است اما الحمد برفع دال و لام این قرأت
 ابراہیم مخفی است الغرض صاحب کشاف گفتہ کہ قرأہ ابراہیم از قرأہ
 حسن احسن است زیرا کہ حسن بھری کسر دال بسبب لام میدارد یعنی کسر لام
 بند بمعنی است دال الحمد نیز ماسو باشد اما ابراہیم برفع لام بسبب محاورت دال
 الحمد مرفوع دارد کہ حرکت دال از جهت عاملی اسلک و ہر حرکت کہ عامل آزاد کہ
 بگرداند قوی تر از اس حرکت بنی باشد و من اینجا استنباط کردہ ام و آن آنست
 کہ دال الحمد یکسے ماند کہ اول پیرے باشد کہ مے فرماید چنین باشد و لام بند یکسے
 ماند کہ اول پیرے نباشد و میچنان کہ ہست و مے فرمود اگر کسے خواہد کہ
 فال مصحف بیند در صحیفہ رافضی ستائے سطر ہفتم نظر کند کائنۃ و حی متزلزل اگر
 صفحہ راستا بسیم الحمد الرحمن الرحیم دیابفت اسم باشد خیر باشد دریں صورت تمسک
 بآیت رحمت حاجت نباشد و مے فرمود چوں مصحف برائے فال بکشایند
 باید کہ بدست راست بکشایند دست چپ با و یار نکند امیر حسن علای بنوری
 از سلطان المشایخ پرسید کہ مصحف در شکر چگونہ توان برد کہ محافظت آن
 دشوار است فرمود کہ بپایہ بردانگاہ بلفظ مبارک راند و آنچه ہنوز اول عہد اسلام
 بود چوں رسول صلے اللہ علیہ وسلم بلشکرے رفتے مصحف نئے بردند مے
 ترسیدے کہ ناگاہ شکستے شود و مصحف بدست کفار افتد و آنچه اسلام قوی
 شد بعد ازاں مے بردند باز عرض داشت کرد کہ جائے مصحف در خیمہ دشوار است

دار فرمود جانپ سر جاسے باید کرد و جاسے پاک باید داشت نقل است کہ
فرمود کہ سلطان محمود را بعد از وفات در خواب دیدند پرسیدند کہ خداے
با تو چه کرد گفت شبے من در خانہ میخوابتم آسائشے کنم در آن خانہ طاقے بود در آن
مصحف داشتہ بود من با خود گفتم این مصحف را از پنجابیوں فرستم در خاطر
من گذشت کہ از راسے آسائش خود مصحف را چگونہ بیرون کنم الغرض آن شب
بہ شب نشستمہ بودم وقت نقل من شد مرا بیاں مصحف بخشیدند این

صدست صوت لے و رحمت حرف
بستہ از مشک پرده ہائے جلال
نبود دل بھیج شاں آگاہ
پردہ از شاہ کے خبر دارد
مغز داند کہ چیت اندر مغز
کہ زنا حرمے تو در پردہ است
ہمچنان است کز لباس تو جاں
جاں قرآن بجاں تو او خواندن
شب و ہم خیال کیں بدر
پردہ ہائے حروف بکشاؤ
پاک باید کہ پاک را بیند
آؤ از پردہ حروف بروں
روے خوبے خود از نقاب سیاہ
بد آؤ لطیف روح سبک
نور قرآن بسوے این رسن است
تا بیابی نجات خویش مگر
تا بر آں جان خود بدست آؤ

ساخت را ز بس لطافت و طرف
بہر نامحرمایں بپیش جمال
پردہ و پردہ را از شاہ
داند آنکس کہ روے بصرد دارد
کس چہ بیند مگر بصورت لغز
حرف را زان نقاب خود کردہ است
حرف قرآن ز معنی قرآن
حرف را بر زباں تو او را ندان
باش آؤ کہ صبح دیں بدر
سیر قرآن ترا چہ نمائند
خاک اجزائے خاک را بیند
پاک شو تا معانی لکنوں
نامناید تو چو مہر و چو ماہ
چوں عروسے کہ از لباس تنگ
درین چاہ جانت را وطن است
خیز خود را رسن بچنگ آور
نہاد مرداں رسن بدل دارند

تورسن را برآں بھی سازی + رسن از درد ساز و دلوا تراہ بہر یک مشت کو دل از وسوس کہ بچم خود ش کنی تقسیر یو زیں ہوس شرم شروع و دینت باد باشد از روز عرض بریزد اں کہ بے لاف زرد ز دعوی ما سوے میدان خاص اسپ بتا گرچہ ماندہ بنزد مانا مش	تا کنی بہر ناں رسن بازی یوسف خویش را بر آزار چاہ باشد اغیار کردہ و انہاس کہ برائے خود ش کنی تقسیر تا اجل با خسہ و قہرینت با کلہ جان تو کند قہر باں پس ندانست قدر معنی ما روے ما ز نقاب خود بشناخت نیت ماندہ شروع احکا مش
---	--

نکتہ در بیان وردے کہ فوت شود سلطان المشایخ قدس السہرہ العزیز
فرمود ہر کہ چیزے بر خود ورد کردہ است اگر سبب حتمے فوت شود و گاہے خواند
نشود و دفتر معاملہ او بنویسند وے فرمود اگر وردے از کسے فوت شود از سبب حال
بہیروں نہ باشد یا در امیل شہوت باشد یا خشے را نہ بر غیر محل یا بالائے بد و برسد
ملازمین یعنی حکایت فرمود کہ مولانا عزیز الدین زاہد رحمۃ اللہ علیہ یک روز از پ
خطا کرد بازوے وے فرود آمد از و پر سیدند کہ چہ حال است گفت من بہر
سورہ یسین بخواندم امروز بخواندہ ام وے فرمود وقتے دیگر کیے بخوانت شیخ الاسلام
بہاؤ الدین زکریا آمد کہ من امشب چہیں خواب دیدہ ام شیخ فرمود کہ بقلائے تو
نزدیک رسیدہ است تو بیوی و بچوں او بر خاست صوفی از خانقاہ الیشاں آمد اہم
ہماں خواب دیدہ بود چوں خواب تقریر کرد شیخ نتیجہ سبب آنکہ او لشکری بود
شاید بچکے کشتہ شود اں صوفی سلامت است ہیچ اثر مالیتے ندارد ایں را چلویم دریں
بود کہ خبر آوردند کہ اں لشکری کشتہ شد و اں صوفی را نماز بامداد فوت شدہ بود بعدہ
سلطان المشایخ فرمود بنگرید فوت نماز فوت نماز صوفی برابر مرگ داشتن وے
فرمود بزرگے بود او را میر گرامی نے گفتند کہ روشے لا آرزو آں شد کہ بربا آواید و اں دریش را

اگر امتی بود کہ ہر خواب کہ دیدے ہمچنین راست شدے اور اشتیاق امیر
گرامی غالب گشت رواں شد و رائے راہ بمنزلے رسید و خواب شد دید
کہ امیر گرامی بزد چوں بیدار شد گفت در بیخ بہوس او چندین راہ قطع کردم او
بمردا کنوں بارے بروم گو راو از یارت کنم چوں رسید مقامے کہ بود از ہر کس
پرسیدن گرفت کہ گور امیر گرامی کجا ست ہمہ گفتند از زندہ است آن در یوش
حیراں ماند کہ خواب من دروغ شد الغرض چوں بنجدست امیر گرامی درآمد
سلام کرد امیر گرامی علیک داد و گفت اے خواجہ خواب تو بمعنی راست بود
زیرا کہ من پیوستہ مشغول حق مے باشم آن شب بغیر حق مشغول بودم آن
نزد در عالم درو دادند کہ امیر گرامی فرمود یکے از حاضران پرسید کہ این حدیث
چگونہ است صاحب الی رد ملعون و تارک الی رد ملعون فرمود این حدیث
در باب اہل کتاب است و آن چناناں بود کہ بخیرت رسول علیہ السلام رسانند
کہ فلاں یہود و درمخواند فرمود حصہ الورد ملعون باز بنجدست رسانند کہ فلاں یہود و در
ترک و او پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود تارک الورد ملعون انکاہ فرمود کہ بعضے گویند این حدیث عام
است تاویل چنین باشد کہ یکے مثلاً رئیس قومے باشد کہ آمد و شد خلقے بر کجا باشد و مصالح مسلمانان
بستہ سخن او و او با و را و نوافل مشغول باشد اینچنین کس را صاحب الورد
ملعون گویند رستے فرمود کہ مذہب شیخ المشائخ شیخ کبیر چناناں بود کہ بعد از ادا
نماز دیگر آنچه گفتی و بر راہ کردنی بود بر راہ کردے و بعدہ مشغول شدے زیرا چہ
یکے بر سر راہ محتاج بود و او مشغول بود ماند چنین حالتے اگر کسے بور دے
مشغول باشد چہ فوق یا بد و فرمود طریقہ مشائخ آن است کہ بعد از نماز دیگر
و نماز با دعا و کسے را بنجدست ایشان نگذارند فاما بر من ہمچنین نیست ہر وقت کہ
کہ بیاید یا بد بعدہ بر زبان مبارک را ندہیت و در کوسے خرابات دسراے
او یا ش + شے نبود بیاوشیں و بیاش + دریں میاں یارے عرضداشت
کرد کہ اگر یکے را اشتغال کلی پیش آمد و یا عذرے کہ بداں ورود فوت شود و شب

و در بخواند چگونہ باشد فرمود نیکو باشد اگر در روز قوت شد در شب خواند و
 اگر در شب قوت شد در روز بخواند زیرا چه روز خلیفہ شب است و شب
 خلیفہ روز نکستہ در میان مشغولی طاهر و باطن و مراقبہ و ذکر خفی سلطان
 المشایخ قدس السمره الغریب فرمود ہر نفسی کہ برے آید گوہرے نفس
 است کہ تا قیامت آن لابد آید بخوابد و شب و روز و ماہ و سال بے گذرد تا
 بایا کرد کہ در ہر شب و ہر روز چہا تو انکر دانا مردم ہمہ اوقات مستغرق در
 عبادت باشد و ملول نشود آن ملالت سبب بے رغبتی عبادت گرد و بے
 نیت آید اگر صاحب و روی قدرے غفلت و یا با کسے مجاورت کرد آن ہمہ
 محل عبادت است اگر نیت چنین نہ باشد بہر فعل ضائع رفتہ باشد و معنی قول
 خدا و اِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ نزدیک محققان بر چنین کس
 ثابت شود المودۃ الانفاس یعنی نفس از انفاس کہ بغیر با حق و غفلت گذرانہ
 باشد از اں پر سیدہ شود و فدای قیامت بزرگے خوش گوید بلیت قید
 شب و روز عاقبت بشناسی یک روز چنان شود کہ تا شب نکشے و در شب
 در مجلس حاضر بود این بیت خواند بلیت میروان جوہریاں کہ با ہر جوہر
 سنکے یعنی کیمیا پس سلطان المشایخ با سماع این بیت تمحیص و استحصال
 بسیار فرمود و فرمود کہ ہفت وقت برائے مشغولی است سہ در روز
 و چہار و شب در روز بامداد تا اشراق و از اشراق تا چاشت و بعد از
 نماز دیگر تا نماز شام و در شب بعد از نماز شام تا عشا و از عشا تا وقت تہجد و از
 تہجد تا وقت سحر و از سحر تا وقت صبح و فرمود سہ چیز در حدیث آمدہ است
 کہ دلیل بہشت مے کند یکے آنکہ بعد از فریضہ ہذا مشغول باشد و آنفک
 فدای قیامت در بہشت دہند بقیاس نازیانہ بہشت ہم چند دنیا است
 و آنچہ در دنیا است دوم آنکہ بہشت کسے را دہند کہ بعد از نماز دیگر مشغول
 باشد سیئوم کسے کہ در رباط باشد و رباط خانقاہ را گویند و شیخ جلال الدین

تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے کہ برائے عبادت مسجد و برائے مشغولیاں خانقاہ و درخانہ نشستن برائے دریافت دلہا و معنی خانقاہ بیت العبادت است و مراد از خانقاہ عبادت است مردے بھرت رسالت صلی اللہ علیہ واکہ وسلم آمد و گفت انا اہل القاہ از سلطان المشایخ سوال کردند کہ بوقت مشغولی زانو ہا برداشتہ و خود را بچگونہ و با چیزے گرفتہ باید نشست یا نہ فرمود این طریقہ درویشاں نیست نشستن بہتہ آنست کہ بر ہیئت قعدہ نماز دستہا بر زانو نہادہ بشیند تا زانو برداشتہ خود را بچیزے نگرفتہ باشد و متکائے نبود و سر بر زانو نہادہ باشد شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر و مولانا بدر الدین اسحاق بسیار بدیں ہیئت نشستند و در بعضی بر زبان مبارک سلطان المشایخ گذشتہ است رباعی معشوق چو خورشید گزینی اے دل + او بر فلک و تو بر بینی اے دل + سر بر زانو بے نقیبتی اے دل + او را چو بر خویش نہ بینی اے دل + وے فرمود بوقت مشغولی مربع نشستن ہم گفتہ اند اما در مربع نشستن تحقیقہ نیست از اں سبب مربع نشستن خاطر نے آساید و فرمود مربع نشستن یکنوع جایز است و یکنوع جائز نیست جائز خلاف نشستن جو گیان است کہ ہر دو قدم زیر ہر دو زانو باشد و چنین نشستن باطن مجتمع باشد تا جائز بود آنکہ بر ہیئت جو گیان یک قدم یا ہر دو قدم بالاے ران ہا باشد بے آرند ہیچ پیغمبرے مربع نہ نشستہ است وے فرمود و تھے دیوے تنہا نشستہ بود کسے برو آمد و گفت ترا تنہا مے بینم آں درویش گفت اکنون تنہا شدم کہ تو آمدی بعدہ ایں ہیئت بر لفظ مبارک را نہ قطعہ جائے خالی بود حاجتہاے خود گفتمش + اے نصیحت گوئی حاجت اینجا آمدی + سر بر زانو بود و رویشے یکے اندر رسید + گفت تنہا مئی بگفت آرسے شدم تا آمدی + وے فرمود اول کہ مردم آغاز طاعتے مے کنند ہر آئینہ گراں مے نماید و شوار مے آید اما چوں کسے بصدق خوض مے کند حق تبارک و تعالیٰ

توفیق ارزانی میدارد و کار بروی سہل مے گردانند بعدہ فرمود چوں کہ
 روئے از اشتغال دنیا بگرداند و مشغولی حق پیش گیرد بطریقے کہ یکچند بفرار
 حال گوشہ گرفته و از غوغائے خلق بیرون آمدہ در خلوت اوقات را سمود
 دارد و مستغرق مراقبہ باشد و ہمت و تہمت او بر آں مقصور گرداند کہ مستور
 ماند و بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام بعض المشایخ اختار
 و الخلوۃ علی الدوام کہ ابی یعقوب یوسف الہمدانی و البعض اختار
 و الفضل بین الخلوین کہ ابی النجیب السہروردی الاول قولہ علیہ
 السلام احب الاعمال ادومعاً و ان قل و قولہ یا فلان لا تکن مثل
 فلان کان لقوم اللیل ثم ترک قیام اللیل الثانی کان علیہ السلام
 یخلی فی جبل حمراء سبع عا و اسبوعین و قولہ ان لنفسک حقاً الحزن
 پس باید کہ یحسین خلوت ہر روز ببلک ہر ساعت در ترقی باشد حال او از ماضی
 راجع باشد و این معاملہ انبیاء علیہم السلام میسر بود وقت ایشان از گذشتہ و ترقی
 بود چوں ایشان را این معنی میسر بودہ باشد دیگران را ہم ممکن بود
 درین حرف بدو وجہ دخل متوجہ است یکے آنکہ انبیاء علیہم
 السلام از اں مے افتند معلوم است کہ حالت ذلت مساوی حالت
 عدم ذلت نیست وجہ دوم آنکہ سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام
 در شب معراج مقام قرب یافت شبہائے دیگر آنچنان فرت
 و کرامت کے تواند بود جواب دخل اول آنست کہ حالت
 ذلت مشتمل است بر بیا فضائل کہ در حالت عدم ذلت
 ازینہا بہیچ نتوان یافت مشل مذم و انکار و اذقار کہ ہر
 یکے منہج نہتہا است چنانکہ سلطان المشایخ مے فرمود
 عاصی در حالت عصیان بے صفت مطیع است
 اول آنکہ او میداند کہ این کار من مے کنم نیکو نیست

دوم آنکہ حق تعالیٰ ناظر اینکار است سیوم آنکہ اور انداستے وانگسارے و
انتباہ ہے روئے میدہ جواب دخل دوم آنکہ در شبہاے دیگر از شب
معراج سید عالم را عید الصلوٰۃ و السلام قرب کم نبود بلکہ زیادہ بود و آنچه در شب
معراج یافتہ است با مزید قرب دیگر نعمت شدہ روزگاریموں میگذاشت و
لیکن شب معراج بسبب شہرت مردمان ماروشن بود و شبہاے دیگر
از خلوق مستور ماند مولانا فخر الدین زراذی از سلطان المشائخ سوال کرد
مشغول شدن بکلام اللہ فاضلتہ یا بذکر فرمودند فکر را وصول زود تر بود اما
خوف زوال ہم بود فاما تالی را وصول دیر تر بود ولیکن چنداں خوف زوال
نبود وے فرمود در حدیث آمدہ است از بنی اسرائیل ہر گاہ کہ کسی بنی راے
باز گشتے و فرمانہاے خدا بجا آوردے تا شست سال او پیغمبر شدے بعد
شست سال وحی آمدے و یا الہام بودے و اگر کسی دوازده سال مشغول
بودے و بیچ ازیں نسبت نگشتے ہمچنین آوردہ اند کہ او ولی شدے و ہر گاہ
ولی شدے بفرمان خداے تعالیٰ ابر سفیدی بر سر او سایہ کرے ہماں
مقدار کہ قامت او بودے وے فرمود فارغ مشغول آنست کہ ظاہر بحق
مشغول است و باطنش بنحو اطر مختلفہ پرانگہ و مشغول فارغ آنکہ بظاہر تحمل
اثقال خلق مے کند و باطنش بحق مشغول و از دون حق فارغ و سالک را کم
از عنکبوت نباید بود بعدہ فرمود خلق بر چہا رنوع اند بعضے اینچنانند کہ ظاہر
ایشان آراستہ باشد و باطن ایشان خراب و بعضے را باطن آراستہ و ظاہر
خراب و بعضے را ظاہر و باطن آراستہ و بعضے را ظاہر و باطن خراب طائفہ کہ
ظاہر ایشان آراستہ باشد و باطن خراب آن متعبد اند کہ طاعت بسیار کنند
و دل ایشان مشغول دنیا باشد و طائفہ کہ باطن ایشان آراستہ باشد و
ظاہر خراب آن مجاہدین اند کہ درون ایشان با حق مشغول باشد و در ظاہر
سر و سامانے نباشد طائفہ کہ ظاہر و باطن ایشان خراب باشد آن عوام اند

وطائفه که ظاهر و باطن ایشان آراسته باشد آن مشایخ اند و در گلتاں مشیخ
 سعدی گوید یکے از مشایخ شام را پرسیدند که حقیقت چیست گفت ازین
 پیش طائفه در جہاں بودند بصورت پراگنده و بعضی جمع کنوں خلق اند بطاهر
 جمع و باطن پراگنده چنانکہ در معنی گوید نظم جو ہر ساعت از تو بجائے رود دل
 بہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی بہ گرت مال و جاہ است و زرع و تجارت بہ چودل
 با خداست خلوت نشینی و مے فروم و عمر و نام در ویشے بود گفتے ہر کس کہ بر
 مے آید و باطن مشغول بحق مے گردد بعد از چہل روز از واصلان مے شود بچینا
 بود از یارایاں پرسیدند کہ شمار چہ مے فرماید گفتند ما را مشغولی باطن و این خلایا
 مشغول بہاست کہ مشایخ مے فرمایند باید کہ مشایخ نخست مشغولی ظاہر فرمایند تا
 از ظاہر و باطن سہولت کنند و کاتب حروف از معنی استنباط کردہ و آں آنست
 کہ مشغولی ظاہر بمنزلہ عشق مجاز است و مشغولی باطن بمنزلہ عشق حقیقی است
 و این مقدمہ ثابت است کہ المجاز قنطرۃ الحقیقہ پس چنانکہ از عشق مجاز
 بعشق حقیقت مے توان رسید بچیناں از مشغولی ظاہر مشغولی باطن میتوان
 و مے فروم و ہم از اول مشغولی باطن نازکی دارد اما از ازل در ویش نقل کرد
 اند کہ بچنین میرساند و مے فروم دہل کار مراقبہ دل است کہ آں بر جمیع عبادت
 جوارح راجع است و موثر قاضی محی الدین کا شانی سوال کرد کہ مصلے یا
 ذکر چوں بخصو یا شد و باطن مذکر مولی مشغول دریں حال اورا مراقب
 توان گفت و مراقبہ متحقق شود و فروم و مراقبہ از روی لغت ہمیں است
 ولیکن باصطلاح مشایخ طریقت مراقبہ رویت قلب است جمال حق ذوالجلال
 والا کرام را و عمل قلب مخفی باشد چنانکہ ہموں دانند کہ چہ میکنم و چہ میدانم و چہ مے
 بینم و ماں چنین دانند کہ او بیکار است ولیکن او در کار است بعدہ فروم
 از مراقبہ ذکر مخفی بالاتر است ہفتاد و درجہ بزرگاں گفتہ اند کہ مراقبہ رویت
 قلب است مرقع تعالی را و ذکر مخفی علم بدات حق کہ طالع است بظاہر و باطن

بندہ و دین خال بندہ را شعور است بدیں رویت و بدین علم چوں این
 رویت و این علم بر دل بندہ مستولی شود از شعور بے شعور ماند
 این را ذکر خفی خوانند و قاضی صبحی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ از
 سلطان المشائخ سوال کرد کہ مراقبہ میرید حضرت مرعنت را و حضرت
 پیغمبر اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مرشیخ را ہر یک را علاحدہ مے باید
 یا جمع نیز مے شاید فرمود کہ جمع نیز ممکن است و علاحدہ ہم منفید چوں
 خواہد کہ جمع کن چنین باید کرد کہ بدانند بین یدی اللہ حاضر است و پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم یسین است و شیخ بر بسیار و ہر حرکتے و سکنتے کہ ازوے
 در وجود مے آید و ہر خطرہ کہ در خاطر مے گردد حق عزوجل مے بند و
 میداند و مے فرمود و قے خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ در مقام مراقبہ نشستہ
 بود و موئے از اندام او نے جنید ازوے پرسیدند کہ چنین مراقبہ را از کجا
 آموختی گفت و قے گریہ در سوراخ موش چناں نشستہ بود کہ یک سو کہ
 از اندام او نے جنید و از کسانیکہ نزدیک او بودند خبر داشت در دل من
 افتاد جیوانے یعقل از برائے طعمہ جوارح خود را چنین حاضر میدارد و آدمی
 با عقل و معرفت یچنین باشد اولی تر و الا کم از گریہ باشد و مے فرمود در وقت مادی
 مستقی اندیکے مولانا تقی الدین محبوب مردے داشتند و صالح است و مؤویج
 بخیرات و آیندگان را خدمت میکند و خلقے ازوشا کراند و دوم در حضرت کہ اورا
 شیخ تقی الدین میگوبند او مردے صاحب حال است و دایم مستغرق بمراقبہ
 او را خبر چیزے نباشد و نداند کہ این روز کدام روز است و این ماہ کدام
 ماہ است شغولی عظیم دارد و قے مردے برایشاں کاغذے آورد و گفت
 شیخ نام خود دریں کاغذ بنویس قلم برداشت و تحیہ نماید خادم دانست کہ شیخ
 نام خود را فراموش کردہ گفت نام شیخ محمد است بعدہ نام خود برآں کاغذ نوشت
 باز روز دیگر مسجد جمعہ میرفت بر در مسجد رسید یا استاد و تحیہ نماید خادم دریافت

کہ شیخ پائے راست خود را فراموش کرده است خادم دست خود بر پائے راست شیخ
 نہاد و گفت پائے راست شیخ نیست بعد شیخ پائے راست دوسری نہاد و عرض پیدا
 کاتب حروف بر آنجلکہ کہ بندہ از خواجہ عزیز الدین نمیرہ شیخ الاسلام فرید الحق الدین
 قدس السدرہ العزیز کہ مناقب فضائل او در مکتبہ بیان مناقب ہنگام شیخ شیعونج
 العالم تحریر یافتہ است سماع و ارداں شیخ زادہ عالم میفرمود من وقتے بخدمت سلطان
 المشایخ درآمد دیدم کہ سلطان المشایخ بر کبٹ نشستہ است مستقبل قبلہ و کعبہ مبارک
 خود بالا کرد و چشم مبارک جانب آسمان داشتہ و مستغرق رویت جمال حق تعالی گشتہ
 من ترسیدم کہ در محلی نازک آمدم نہ مرا راہ باز گشتن نہ جائے ایستادن یکساعت
 نیکوایت تادہ بودم و پیچ کس از خادمان حاضر نہ بعدہ سلطان المشایخ بلرزید چنانکہ
 کبختک بلرزد و بعالم خود باز آمد و چشم ہائے مبارک خود دست مالید و پرسید
 کہ تو کیستی گفتم بندہ عزیز است بعدہ شفقت فرمود و پرسیدن گرفت و مرتباً
 بسیار رہے کرد و مولانا علی شاہ جانہ اردر خلاصتہ اللطایف آورده است
 رایت شیخی و مخدومی سلطان المشایخ نظام الحق والدین قدس السدرہ
 سرہ العزیز فی المراقبۃ فاذا اسرادت ان ادخل فی بعض الاوقات
 فی مجلسہ مرآۃ رایت جالساً کنا حسن الاجتماع لا یتحرک
 من طاهرہ شیئی و هو فاتح عینہ قد اخبرنا فلا یعرفنی فقال
 لی من انت فاذا رایتہ فی ہذہ الحالۃ اردت ان ارجع القہقری فسمع عینہ
 فعر فنی فقال جلس فجلست فتکلم معی فہوید و عنہ کاندہ سکران ثم
 قال لی ہم تشتغل فی بیتک قلت بما امر فی محمد می قال اشتغل باللہ ثم
 قال یبغی للفقیر ان یتصور فی قلبہ خاشعاً انا جالس بین یدی اللہ و برسلہ
 ویددہ ثم قال لی قم واجلس مع الاصحاب نا مشغول از سلطان
 المشایخ سوال کروند از اعمال کہ ام فاضل تر فرمود مراعات سہ مجلس
 اندر ظاہر و مراقبہ اندر باطن و بخط مبارک سلطان المشایخ ثبت شدہ دیدم

یا ایہا الناس اجتنبوا اعمالکم فان احتسب عملکم کتبت لکم اجر عملکم حسب الاحتساب
من الحسب کالاعتدال من العدل قبل احتساب العمل ان تؤمی بہ حسبہ
للہ والحسبۃ من الاحتساب کالعدۃ من الاعتدال دوسے فرمود وقتے از ان
کتب کہ خواندہ بودم از ان مطالع کنم و حشتے درس فامہر میشود و با خود گویم کہ
باز کجا افتادم بعدہ فرمود چون شیخ ابوسعید ابوالخیر بکمال رسید کتبے کہ
خواندہ بود آن را در گوشہ نہاد تم تا روزے آن کتب مطالعہ میکرد تا تنہ
آواز داد و گفت اے ابوسعید عہد نامہ باز دہ کہ بغیر ما مشغول شدی
چوں سلطان المشایخ بریں حرف رسید بگریست و این دو مصرع فرمود
تو سایہ دشمنی کجا در گنجی و جاسے کہ خیال دوست دشمن باشد پینے جائے
کہ کتب فقہ و احکام شرع حجاب شود چیز ہائے دیگر خود چہ باشد وے فرمود شیخ
ابوسعید ابوالخیر از برائے صفای درو نہ گفتہ است کہ بیچ چیز ا ملازمت میباید
کرد تا صفائی دروں حاصل شود اول ملازمت مسواک دوم کلام اللہ خواندن
اگر نتواند سورہ اخلاص بخواند سیدوم ملازمت بصوم و اگر نتواند ایام میض
چہارم مستقبل قبلہ نشستن پنجم با وضو بودن و شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ
علیہ نے فرمود وقتے بخد مت حضرت سلطان المشایخ حاضر بودم میفرمود
نماز بسیار گذاردن و اوراد بسیار خواندن و روزہ بسیار داشتن و تلاوت
قرآن کردن ہر کہ ہست نے تواند پیرز نے کہ ہست او ہم تواند کرد کہ روزہ
دارد و شب قیام کند و چند سیارہ بخواند اما کار مرداں خدا چیزے دیگر است
و اں سہ چیز است اول غم ناں خوردن و پوشیدن در خاطر او نگزد و در وقت
کہ غم ناں خوردن و پوشیدن دروں او بگذرد ہیچ غرض از و حاصل نشود
دوم آنکہ در خلا و ملا مشغول خدا باشد و این سہ سہ مجاہدہ ہست سیدوم آنکہ
بدیں نیت سخن نگوید کہ دہائے خلق برو مائل شود و اگر وعظ و نصیحت کند فاما
غرض آمیز نہ باشد و ریاء داخل نہ باشد و محض اخلاص باشد چوں درویش

ایں معاملہ پیش گیر حق سبحانہ تعالیٰ جملہ بزرگان درگاہ خود را کہ در آنوقت باشند
 خادم او گردانند و مے فرمود باید کہ در ذکر اول سہ بار لا الہ الا اللہ بگوید چہاں
 بار محمد رسول اللہ پنجم بار باز لا الہ الا اللہ بگوید ششم بار محمد رسول اللہ بگوید
 ہفتم بار لا الہ الا اللہ بگوید ہشتم بار محمد رسول اللہ بگوید نہم بار لا الہ الا اللہ
 بگوید دہم بار محمد رسول اللہ بخط مبارک سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ ام المختار
 عند الشیخ ذکر ان لا الہ الا اللہ واللہ واختار مشایخنا لا الہ الا اللہ وشرح
 ابو سعید ابن ابوالخیر اللہ وخط مبارک سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ
 ام من اراد ان یکون القصور مسکنہ والجنات ماواہ فلقیل دایماً بلا
 عجب اشہد ان لا الہ الا اللہ ہو شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ
 مے فرمود کہ در وقت ذکر ہر دو دست خود را بر ہر دو زانو نہند و بگوید لا الہ الا
 اللہ در حالت گفتن سر را بجنبانند در حالت لا الہ از جانب چپا برد و بچہنیں
 تصور کنند کہ ہر چہ جز حق است بیروں کر دم بعدہ سر را بجانب راستا بگردانند
 بگوید الا اللہ و در حالت الا اللہ گفتن بچہنیں تصور کنند کہ حق را در دل اثبات
 کر دم و یا بچہنیں تصور کنند کہ مگر حق جل و علی ہم بریں طریق تا آن زمان گوید کہ
 آواز ذکر بگوش خود از دل بشنود و بعضے در ویشاں ہستند کہ زبان ایشان
 ساکت باشد و دل ایشان بذکر حق مشغول چنانکہ بگوش خود شنود و نیز از
 شیخ نصیر الدین محمود روایت مے کنند ذکر بر سہ نوع است اول آنکہ
 مستقبل قبلہ نشینند و ہر دو دست خود را بالائے ہر دو زانو نہند و بچہنیں
 تصور کنند کہ حق تعالیٰ ناظر و حاضر است و با من است و دوم نوع آنست
 بچہنیں تصور کنند کہ حق در دل من است جز حق دیگرے نیست و ایں طریق
 گوئی بحدیب حلول میزند و حلول آنست کہ بچہنیں تصور کنند کہ حق ہمہ جا
 و در دل من ہم ہست معنی حلول نباشد سیٹوم طریق ذکر آنست کہ نظر بر آسمان
 دارد و ہر دو چشم خود را باز کند وقت مشغولی بچہنیں تصور کنند کہ روح من از

قالب بیرون آمد از اول آسمان و دوم و سوم و پنجم گذشت و مشاهد حق
تعالی مشغول شد اگر کسی برین طریق استقامت یا بدرشته پیدا آید و آب را
سحائنه کند یک جانب رشته بالا و دوم سر رشته در دل او باشد و اعلیٰ مرتب
ذکر این آخرین است و مشغولی باطن که مشایخ میگویند همین است فی سلوک
طریق الآخر بحکیم الثنا می مشنوی

علم رفتن بسوئے حق دیگر است
عقبی و جبهه زیر پے کردن
پشت در خد متش دو تا کردن
تقویت کردن رداں بخرد
بر نشستن بصدر خاموشاں
وصفت این مقام معرفتش
پس رسیدن باستان دراز
زانهمه کرده ها خجل گردد
در ره امتحانش بگذارد
دل بتدریج کار خویش بساخت
چون نیازش نمساند حق ماند
بایزید اربگفت سبحانی
راست منصور کو انا الحق گفت
گفت و ع نفسک بسر و ثقال
ره توی پس بزیر پای دراز
خطه ذی الملک و خطه ملکوت
دل بر آرد ز نفس تنیره و مار
تو و من رفت و خدا مانده

این همه علم جسم مختصر است
روئے سوئے جهاں محی کردن
جبهه و حرمت زدل رها کردن
تقیه کردن نفوس از بد
رفتن از منزل سخن گوشاں
رفتن از فعل حق سوئے صفقتش
آنکه از معرفت بعالم راز
در دیون تو نفس دل گردد
خان و ماش همه بر اندازد
در تن تو چو نفس تو بگذشت
پس از حق نیاز بستاند
سند نبیهوده گفت و نادانی
پس زمانے که راز مطلق گفت
راست گفت آنکه گفت از حال
ز تو تا دوست نیست ره بسیار
تا به بنی بدیده لا هوت
بانیانراں گم که گشتی یار
که بود ما ز ما جدا مانده

شیخ سعدی خوش گوید **ب** کتاب گرتو عاقلی در باب کرم صاحب ولی **ب** باشد
 کہ نتوان یافتن دیگر چنین ایام **ب** باب ہشتم در بیان محبت و شوق عشق
 و زویت باری تعالی و تقدس عرض میدار کاتب حروف محمد مبارک العلوی
 المدعو بامیر خور و برانجملہ کہ سالک لے باید کہ محبت و شقائق و عاشق جمال
 ولایت پیر پائماندک علمے و کثرت نیاز زودتر بمقصد صلی کہ طالبان اس راہ سیدہ
 اندر برسد و اگر درین باب او را حلقے نباشد و در جبلت او دینغنی نقصانے
 افتاده بود سالہا در کار خدا تعالی بکوشد و بصیام و قیام و تعب و تہجد نفس
 خود را بسوزد و بخون جگر درین راہ سعی کند و اخلاص با آں یار باشد ویر باید
 کہ روشنائی از ان عالم برو بکشاید شیخ سعدی خوش گوید **ب** عمرت باید دراز
 و صبرے در پیش کنم **ب** تا با تو رسم و حکایت خویش کنم **ب** و این دولت غم و سعادت
 اندوہ عشق بہر کسے نمیدہند این ضعیف گوید **ب** غم و درد آمد نصیب لے **ب**
 کہ در عشق او بشگاف چوں گلے **ب** غمت خاصہ آدمی راست دس **ب** نداد ندان چاشنی
 را بکس **ب** و این خلعت عشق برقی بیکس از مخلوقات راست نیاید مگر برقد ہمت و کرم
 صلوات اللہ و سلامہ علیہ تاج ریزہ گوید **ب** خلعتے یارب چہ گویم چوں عمر
 آراستہ **ب** راست بر بالائے شاہ راستیں آوردہ اند **ب** و این جوہر عشق براسے
 گوہر انسانی پیدا کردہ اند تا او را بلباس محبت آراستہ و بچوہر عشق مزین گردانیدہ
 و عرصہ عصات جلوہ گری دہند این ضعیف گوید **ب** بیکس را درین جہاں
 نرسید **ب** جوہر عشق او گمرا **ب** باز این ضعیف گوید **ب** جز من ہر کندہ دعوی عشق
 تو خطاست **ب** زانکہ عشق تو نصیب ل دیوانہ ماست **ب** و مناسب این معنی حکایت
 حاجی محمد است کہ قاضی محی الدین کاشانی راے گفت بخدمت سلطان المشائخ
 عرض داری از آنکہ تہ کہ من از حج آمدہ ام قرارے و آراے نے یا ہم را از حضرت استملاوے
 دعا بکنی چنانکہ این کیفیت بہ باب را در نکتہ ادعیہ ثورہ تحریر یافتہ است و قاضی محی الدین بخدمت
 سلطان المشائخ در باب گفتہ اینچنین کہ را زد و کاریکے باید کرد یا بکسبفت مشغول باشد

کہ وجہ معاش بدست آرد و یا عبادت و عزت روزگار باید گذرانید سلطان
 المشایخ فرمود و عبادت مشغول شدن انگاہ نیکوئے کید کہ چاشنی از عشق در
 باشد این ضعیف گوید **دے** کہ در غم عشقت نسوخت باز نیافت **بہ** ماند بنی
 دل و حیراں کہ روئے یار نیافت **بہ** الا میاں بہر دو قسم عمل جوارح مشترک است
 و وجہ معاش و نماز و تلاوت و ذکر جز عمل جوارح دیگر چیست بعدہ این نظم بر
 زبان مبارک راند **طاعت** ابلیس را اگر چاشنی بودے ز عشق **بہ** در خطا
 اسجد و ابے شک مسلمان آمدے **بہ** الغرض درین حال قاضی نجی الدین
 کاشانی گفت کہ او دعوی عشق مے کن بلکہ خود را عاشق صادق میخواند و
 مے گوید صدق محبت آں باشد کہ محب جز محبوب را تعظیم نکند بلکہ موجودند
 کیف مسجود گردانند این ضعیف گوید **دعوی** عشق میزنی لاف دروغ
 میکنی **بہ** عشق ہمہ تواضع است کار تو نیست جز منی **بہ** بعدہ فرمود ملائکہ را از محبت
 حطی نیست شراب محبت نصیب جوہر انسانی است اسم در در میان ملائکہ
 نماند و او را حطی نیست از جنس ایشان است دعوی محبت او را نشاید اگر سوال
 کنند کہ او از جنس ملک نیست بدین دلیل قولہ تعالی و کان من الجن ففسق
 عن امرہ **بہ** جواب گویم میان علما اختلاف است بعضی گفتہ اند کہ او از جنس ملائکہ
 است بدین دلیل فسجدوا للملائکۃ کلہم اجمعون الا ابلیس و ہل اینست
 کہ استثنای از غیر جنس نباشد و قول منصور ہمیں است و کان من الجن
 تاویل اینست کہ ملائکہ را ہم جن گویند مشتق من الاجتنان و ہوا الاستثناء
 لا فہم مستردن عن ائین الانس و لا ذیل الجن اسم لصف من الملائکۃ
 نکتہ در بیان محبت و غوامض آں حضرت سلطان المشایخ رقبہ برائے مولانا
 فخر الدین مروزی کہ مناقب او در باب بیان فضائل باران اعلی تحریر یافتہ
 است نبشتہ بود **دشمن** آں اینست کہ اتفاق اصحاب طریقت و ارباب تحقیقت
 است کہ اہم مطلوب است و اعظم مقصود از خلقت بشر محبت رب العالمین

است و آن برد و نوع است محبت ذات و محبت صفات محبت ذات از مواهب است و محبت صفات از مکاسب هر چه از مواهب است کسب و عمل بنده را بدان تعلقی نیست و هر چه از مکاسب است هست و طریق اکتساب محبت دوام ذکر است مع تخلیه القلب عما سواه و این را فراغ شرط است و فراغ را چهار چیز است مانع و هر چه مانع شرط است مانع مشروط است خلق و دنیا و نفس و شیطان طریق دفع خلق غلت و این است و طریق دفع دنیا قناعت است و طریق دفع نفس شیطان التها کردن بحق ساقی فضا و دے فرمود در حدیث آمده است پیغمبر هر روز که آفتاب بر می آید می گفت ای اگر محمد را با خدا می محمد نوقری و نوبطی حاصل نشود در بر آمدن آفتاب آن روز برکتی مباد پس بر محبوبان و عاشقان در گاه به نیازی واجب است که هر روز نود در دے و نوسوزے حاصل کنند تا هر روز مزید حاصل شود و ازین مزید ملاطاعت بدنی نیست بل نوع عشقه و نود در دے و نود و نفعی مراد است و ترقی درجات مشاهدات در دنیا و آخرت نهایت نذر و بچنین قابلیت نهایت ندارد بزرگے خوش گوید بیت از دولت حسنت بمن ارزانی باو چه داغ نوسوزے نو و در تازه و این ضعیف گوید نظم در دے و نوسوزی نو و عشق هر روز و بر جان و دل شکست گان افروں باو از دست خیال تو که در جان من است چه تار و ز قیامت دل من پر خوں باو و دے فرمود هر عضوے را بر اے علی آفریده اند چوں آن عضو از آن عمل عاقل گردد و بیمار باشد چنانکه دل خاص بر اے محبت او آفریده اند و دے که در غم عشقت نسوخت خام بماند چه مرغ خانگی اندر میان دام باو فردا اینچنین دل را هیچ سودے نخواهد بود تا دل سلامت نیارد یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتى الله بقلب سلیم این ضعیف گوید بیت سلامتی دل عشاق از محبت تست و و گرنه این دل پر خوں چه جائے

منزل تست + و کاتب حروف یا زودہ کلمہ و دو حدیث و بہا بہجت بظہار مبارک حضرت
 سلطان المشائخ نبشتہ دیدہ است دریں کتاب ثبت کردہ و در تحت ہر کلمہ
 ترجمہ کن نبشتہ و آن اینست المحبۃ ایثار ما تحب لمن تحب یعنی محبت
 کہ ایثار کنی آنچه دوست میداری برائے کسی کہ او دوست میداری و این کلمہ
 موافق فرمان باری تعالی است لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون و خواجہ حکیم
 شنائی خوش گوید بیات گریخواہی کہ دوست ماند دوست + آں طلب زو
 کہ طبع و طالع دوست + آستین گریزیج خواہی پُر + از صدق مشک جوے و آمو
 و ر + یعنی ظاہر و باطن خود را در رضاے دوست دار بلکه کلیت خود بدو
 سپار تا مابینت بر خیزد و معیت حاصل شود و چوں معیت حاصل شد ثم انظر
 و قیل المحبت المحبۃ التي تظہر لصادق من الکاذب یعنی محبت محبتی است
 برائے پیدا کردن مرداں را از نامرداں یعنی اگر ایں مرد مصداق است ہر آئینہ
 بر بلاے دوست و وفا خویش صبر کند و عمر دریں بسر برد و ذرہ از متابعت دوست
 نتجاو نکند و بصدق محبت ایں در بگوید و بر خیر و مستقیم ماند ہر آئینہ از اں طرف
 ہم صدق محبت پیدا آید و دمیدم عشق باز بہاے نو نواز عالم غیب شود کہ آنرا
 نہایت نباشد ایں ضعیف گوید بیت ہر زماں از در عشقت فوق ہا گیرم از
 آنکہ + کلیں سعادت ہر دمے از غیب نو نو حاصل ہست + و ہر کہ خواہد کہ بدولت
 محبت برسد تا جان و تن عزیز را بر رضاے دوست در بلا نہد ہرگز بد اں سعادت
 نرسد بیت چوں شانہ پیرازہ تا تن نہی + ہرگز بسر زلف نگارے نرسی + چنانکہ
 سلطان المشائخ نے فرمود سہ کس بودند کہ ایشان را اتفاق زیارت خانہ
 کعبہ شد یکے پیر قاضی بلخ دوم پیر شیخ الاسلام بلخ سوم دیشی و دیگر و یک صحبت بیا
 خانہ کعبہ و اں شدند و در شانہ راہ بانڈیشیدند چوں اول نظر بر کعبہ افتد و آنوقت استجابات
 دعا کہرے کہ چہ خواہد پیر قاضی بلخ تقضی و پیر شیخ الاسلام شیخ الاسلامی در خاطر در گرفتند و
 در ویش بانڈیشید کہ من محبت حق از حق خواہم چوں بکعبہ رسیدند و نظرایشاں

بر کعبه افتاد هر سه کس حاجتی که با خود راست گرفته بودند بخوانستند بقدر الله همدراں
سال هر دو سپهران بشغل پیدان خود رسیدند درویش مناجات کرد خداوند ما
هر سه یکجا بزیارت خانه کعبه رفتیم و یکجا حاجت خواستیم ایشان هر دو بمقصد رسیدند
حال خود نمیدانم درین اثنا درویش راز محبت اکابر پیدا شد بعد از آن درویش در خاطر
گذرانید که خداوند اسن محبت تو خواستم و تو مرا ز محبت دادی بعد از آن از ما تفه شنید
که این ز محبت آغاز محبت است شیخ سعدی گوید بیت درین ره جاں بده
یا ترک ما گیر + برین در سه نه یا غیر ما جوے + باز آئیم بر سر حرف محبت و اگر این
مدعی در دعوی محبت کاذب است همه مخالف دوست کند و از بلاے جفا
او بگیریز و عمر بنفاق بگذرانند و تصور کنند که من مجیم مقبول خواهم بود یک علامت
شقاوت همین نبشته اند که مرد مصیبت کند و این را دارد که مقبول خواهم بود و محبت
عدم النهم والغلات من القوم یعنی محبت عدم نوم است و عزلت و انزوا
از قوم یعنی محبت صادق را شب و روز یکسانست یعنی مدام در محبت مجوی
بے قرار است خواهه سری سقطی پیر شیخ جنید قدس سرها الغنیز
در تبعی خوش گوید شعر مائی النهار و لانی اللیل لی فرج + فمأبالی اطال
اللیل ام قصر + بلکه راز و نیاز و ذوق و گریه و دریافت در جات محبان
و ترقی مشاهدات مشتاقان بیشتر تعلق بشب دارد سیکه امید و چنین
نعمتها باشد او را خواب و قرار چه کند امید خسر و گوید بیت خواب چشم
من بشد چشم تو بست خواب من + تاب نماند در تنم زلفت تو برد تاب من +
چون کار محبت صادق درین مقام رسد باطن او مدام بیقرار و طاهر او
آراسته بحسن اخلاق و بشاشت باشد و همین مقام حقیقت عزلت
است زیرا چه عزلت چیست اعراض از خلق و شغل بحق و حقیقت عزت
چیز است بوجود خلق مشغول بودن بحق این کار انبیا و اولیا است
این ضعیف گوید بیت بر در دل شسته اینک پرده داری میکنم +

تا بجز سلطان عشقت کس نیاید اندر و بد و قیل المحبۃ طائر یلقتقط الاحبۃ القلوب
 یعنی محبت مرغ نیست کہ فرو نہ برد و گردانہ دلہا یعنی چوں محبت و رسیدائے دل جائے
 گیرد قوت آں مرغ ہمہ مغز دل باشد ہر چند کہ انزعج محبت بنوک اشتیاق مغز دل را
 میسکا و دازاں چشمہائے مشاہدات مے کشاید و کمال و جمال محبوب و سبب جلوہ
 گری مے کند۔ ایں ضعیف گوید رباعی انجونی و جہاں چوں تو در گنیت + کہ امی
 دیدہ کہ عشق تو تر نیست + عجب مرغ نیست آں طوطی عشقت + کہ قوت او بحر خون
 جاگنیت + قال علیہ السلام لو ان عبدین نحاآبا فی اللہ احدہما فی الشرف
 والاخر فی الغرب یجمع اللہ بینہما یوم القیامۃ ویقول ہذا الذی کنت تُحِبُّ یعنی فرما
 حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بریں جملہ است اگر میان دو کس محبت باشد خاص
 برائے حق تعالی و میان ایں محب کی در مشرق باشد و دوم در مغرب حق جل و علی کریم
 خویش فردائے قیامت آمتا و صَدَقْنَا میان ایں دو دوست جمع کنند تا ملاقات یکدیگر
 مشرف گردند و فرماں شود کہ ایں ملاقات میان شما سبب محبت شما بود کہ برائے من
 محبت کردہ بودید عرض میار د کہ کاتب حروف بر آنجملہ کہ پس امیدوار فرمانست
 کہ از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم صادر شدہ است چوں محبت مخلوق را ایں
 ثمرہ است کہ فردائے قیامت یکجا جمع شوند و ایں محبت سبب شفاعت یکدیگر گرد
 پس کیار در راہ محبت حق جل و علی شروع کند و سالک ایں راہ گردد و قدسے بصدق
 دریں راہ نازک نہد امید باشد کہ بمقصود اصلی برسد و ایں محبت را ثمرہ است سلطان
 المشایخ مے فرمود کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است المتحابون فی اللہ علی
 عموم الحدیث مراد ازیں حدیث اینست کہ دوست دارندگان یکدیگر برائے
 خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم برستونے باشند از یا قوت سرخ بر سر آں ستون ہفت
 ہزار غرفہ باشد چوں ایشان بر اہل بہشت طالع شوند خوبی ایشان مر اہل بہشت را
 ہمچنان روشن گرداند کہ بخورشید اہل دنیا را و اہل بہشت گویند ما را بر برید تا در
 دوست دارندگان را یکدیگر برائے خدا بگریم چوں اہل بہشت بر جمال ایشان

نظر کنند بہ بیندایشان جاہماے عسیر پوشیدہ و بر آن نشستہ ہوا المصباحون
 فی اللہ المحب حرافان الحاء من الروح والباء من البدن ای اخرج منہما
 یعنی محبت لازحتب گرفته اند و حسب دو حرف است یکے حاکم از روح گرفته اند
 دوم باکہ از بدن گرفته اند یعنی دوستی از میان تن و جان برآمدہ است یعنی تن خدا
 محبوب کند و فرمایہائے اورا بوفارسا ند و بجاں دراک اخلاص و رزد و بضمون
 ایں دو حرف ایں ضعیف گوید یا بیات تن بخجست دادم و جان بر سر آن کردہ ام
 و خود را از دواے دوست در ماں کردہ ام و از برای آنکہ باشم زیر پایے
 دوستاں و نفس کا فکیش را اینک مسلمان کردہ ام و قیل من احب اللہ
 لا یعرفہ الناس یعنی آنکہ محبت باری تعالی است اورا کسے نشناسد و مصدق
 ایں از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت حکایت عن اللہ تعالی
 اولیائے تحت قبائلی لا یعرفہم غیری اولیای مرا جز من کسے نشناسد
 ایں مرتبہ کمالیت اولیائے خداست چنانچہ خواجہ اولیس قرنی کہ از طبقہ تابعین
 و سر قوم ایں طایفہ بود نقلست کہ در دنیا قدر و مرتبہ او مستور داشت و آخرت
 نیز مستور خواہد داشت چنانکہ خواجہ ابنیا صلوٰۃ اللہ علیہ رہشت از کوشک
 خود بیرون آید بر طریقے کہ گوے کسے ملکہ فرمان در رب کہ کراے طلبی گوید
 اولیس قرنی را آواز آید کہ چنانچہ در دار دنیا اورا ندیدی اینجا ہم نہ بینی گوید الہی
 او کجاست فرمان در رب فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر و حضرت
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم روایت کہ حق تعالی ہزار فرشتہ بیافریند بصدیق
 قرنی تا قرنی رضی اللہ عنہ میان ایشان در عرصات برآید و ہشت رود تا بہج
 آفریدہ برو واقف نگردد و عرض میبارد کاتب حروف بر آنجملہ کہ سلطان المشائخ
 رضی اللہ عنہ کہ بادشاہ معبان در گاہ الہی بود اگر چہ بچو افتاب محبت او بر عالمیان
 پیدا گشت و ذوات مبارک او کہ صورت محبت بود و بر جہانیاں ہویدا فاما حق
 جل و علی عظمت و جلال او چنانچہ ماہو حقہ است از نظر کوئے نظراں در پردہ کبریت

داشتہ تا آنکہ ہر کسے بر اندازہ قابلیت خویش در رہ قدمے نہادند و شور و شغب و در
 او با آسمان رسانیدند چال و کمال اکن بادشاہ کما ہود در نیافتند شیخ سعدی خوش
 گوید بیت درخت میوہ مقصود از ازل بلند تر است کہ دست ہمت کوتاہہ مابدان
 بر سدا یں ضعیف گوید رباعی مرا حاجت از عشق تو سوکتست بہ ہمہ میل دل
 جانب سوکتست بہ ہمہ شور و غوغاے ایں عاشقان بہ بگرد سراے سر کوے
 تست ہو قال علیہ السلام ان الله يحب حفظ الوعد القدیم خواجہ انبیا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است بدستی کہ خدا تعالی دوست دارد محافظت
 دوستی قدیم را محبت است بر یکم را با اتباع ہواے نفسانی و بالقاءے شیطان
 و پروردہ حجاب مانده است چنانکہ بر زبان دربار مبارک حضرت سلطان المشایخ
 گذشتہ است ایں بیت بیت اکن نافہ کہ جستی ہم باتو در گیم است بہ توا ز سیم
 کلیلی بوے ازل نداری بہ چون محب آینہ دل را بسپار محبت روشن گرداند ہر آئینہ
 محبت است از در چہ جاں سر بیرون آرد و جلوہ گری کند بیت از در دل
 بمنظر جاں آسئی بہ تماشاے یلغ جاناں آسئی بہ و مرد بریں مرتبہ نرسد تا اورا
 کملے در راہ خدا تعالی حاصل نشود چنانکہ سلطان المشایخ قدس الدیر
 ے فرمود تا بر کمال کسے جملہ اہل زمین و اہل آسمان گواہی نہ ہند آنکس ہر گز حق
 ولایت حق نشود و ے فرمود مردے محبت حق تعالی بسیار خواست جواب یافت
 کہ معاملہ تو بنویسند و پیش تو دارند و تو در اکن نہ بینی اگر اکن را پسندے شاید کہ از تو
 محبت کنی عرض میدارد کاتب حروف یعنی چوں درونہ ملوث تو بکدورات بشہیت
 آلودہ است و سو کہ تو بغبار ہوا پوشیدہ ایچنین حکا لایق مقام بادشاہاں نہ باشد
 ایں ضعیف گوید بیت خیالت در علم نبشستہ ہر دم عذر بخواہم بہ چہ جاکتست
 اسے سلطاں دریں ویرانہ نبشستن بہ و رفع آفات مذکور التجا بحق تعالی
 کردن است ساعت فضاۃ بمشغولی باطن چنانکہ سلطان المشایخ میفرماید
 اگر کسے را در مدعہ باشد دار و بخورد و موثر آید خلالت آنکہ دار و بیرون

طلا کنند پیدا است کہ از بیہوشی دروں چہ اثر کند بر این صہل درویشان مراقبہ
 دل کہ آنرا قلمی بند خاصہٴ محبان خاص و وظیفہٴ عاشقان است بر ہمہ عباد
 مقدم دارند مثلاً اگر کسی خواہد جنگلے خلع کند و بدست خود دین کار دشوار در کار
 درخت بریدن مشغول گردد و روز ہا بگذرد غرض حاصل نشود فاما اگر آتش ہمہ
 بیکبار در جنگل در زندہ زودی بسوزد و مثال این مشغولی باطن است کہ آتش
 محبت مے افروزد و بر آں آتش جمیع اخلاق رزیلہ و ذمیمہ سوختہ مے شود
 و صفا پیدا مے آید و شایان محبت حق مے گردد بہیت تانسوزی بر نیاید
 بوسے خود و پختہ داند این سخن با خام نیست و قیل لیچی بن معاذ الرازی
 منی یصل العبد الی حلاوة الحب قال اذ کان لہ الجفاء سکراً و الفقر
 علاء و الحزن اذ یحیی معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ پرسیدند بندہ بجلالت
 دوستی کے رسد گفت آں زماں کہ جفا بیروہو شکر گردا میں بیت بر زبان
 مبارک حضرت سلطان المشائخ گذشتہ است بہیت ہر کہ مارا یار نبو
 ایزد او را یار باد و آنکہ مارا رنجہ دارد و رختش بسیار باد و ہر کہ او در راہ ما
 خارے ہند از دشمنی و ہر گلے کہ باغ عمرش بشگفتہ یار باد و فقیر بھو
 عسل گردد یعنی نفع خود در آں بیہوشی ضعیف گوید لطم تا ترافقر اختیاری
 نیست و عشق را با تو بھو کارے نیست و پیش معشوق با و شاہ صفت و
 جزا ہمیں عاجزی و زاری نیست و غم و اندوہ بھو ضرما گردد یعنی قوت ہما
 باشد من بھماے تو ام زندہ و گر نہ در حال و مردہ باشم کہ ماند ز وجودم اثر
 قال الکمال کسبے ولد رمڈ ہلم ایہا الرجل حتی اذ دخل المیل فی عینک یزول
 رمڈ و تبصر الخلق فقال کسبے یا الکمال حتی اذ دخل المیل فی عینک فلیصلا
 علی ولا تبصر الخلق الا الحق یعنی کمال مرثلی را در حالتیکہ او را در چشم بود گفت
 بیا اے مرد تا کحل در چشم تو کنیم در چشم تو دفع گردد و خلق را توانی
 ویدشلی گفت بیا اے کمال کہ میل خود کم تو کنیم کہ گردی مخلق را نہ پنی گرہ چینی

قال رجل ليوسف اني احبك قال ما اريد ان يحبني احد غير ربى فان
احب الى يلقنى في الحب وحب امرء العزيز القانى فى السجون يعنى مودے
مہتر یوسف را علیہ السلام گفت من ترا دوست میدارم مہتر یوسف فرمود
کہ من نمیخواہم کہ کسی مرادوست دارد جز پروردگار من زیرا چہ پدر من مرادوست
گرفته بود دوستی پدر در چاہ انداخت وزن عزیز مصر مرادوست گرفت دوستی
او سالہا مرادربند داشت را ئت رجل نام فی الشلج فسائلته ما حالک قال من
شغلہ حب اللہ لم یجد المحم البرد یعنی مودے را در میان برف خفہ دیدم ازو
پرسیدم این چہ حال است کہ میان برف کہ در خوبی گفت ہر کہ را مشتول گرداند
محبت حق تعالی حر و سرد رواثر نکند چنانکہ سلطان المشلیخ نے فرمود کہ خوا
احمد معشوق در عین چلہ سر از مقام خود بروں آمد در آبے رواں دفت
در چنان موضع تہلکہ قرار گرفت و مے گفت الہی من از اینجا بروں نیایم تا
نگوئی کہ من کیستم آوازے شنید کہ تو آئی کہ فرداے قیامت چنیں کس
از شفاعت تو از دوزخ خلاص خواہند یافت شیخ احمد گفت بریں بسندہ
تکم مراے باید کہ بدانم من کیستم باز آوازے شنید کہ حکم کردیم کہ درویشاں و
عارفاں عاشقان ما باشند و تو معشوق ما باشی انگاہ خواجہ احمد اناں
مقام ہیروں آمد در شہر ہر کس پیش مے آمد مے گفت السلام علیک یا احمد
معشوق یکے از حاضران سوال کرد کہ او نماز تگذار دے فرمود آرے اورا چوں
بسیار گفتند کہ چرا نمازے نمے گذاری گفت بگذارم ولی فاتحہ خوانم گفتند ایں
چہ نماز است کہ فاتحہ خوانی گفت فاتحہ بخوانم اما ایاک نعبد و ایاک نستعین
نخوانم باز گفتند نہ ہم بخوان القصہ بعد گفتگوے بسیار در نماز ایستادہ فاتحہ
خواندن گرفت چوں دریں محل رسید ایاک نعبد و ایاک نستعین از
اعضائے اوزیر ہر موئے خوں رواں شد انگاہ روے سوئے حاضران
کرد و گفت کہ من زن حایضم ہر من نماز نیست بعدہ سلطان المشلیخ

فرمود که بزرگے گفته است کہ از خواجہ احمد غزالی شنیدم کہ در قیامت ہمہ
صدیقان تمنا برند کہ کاشکے ما خاکے مے بودیم کہ روز خواجہ معشوق برآں پائے
مے نہادہ بودے قال الحکیم لا یجوز فی دور القلب ولا فی ترکیب الطبایع
ولا فی القیاس ولا فی الوهم ولا فی الحس ولا فی الممكن ولا فی الواجب
ان یکون محباً و لیس لمحبولہ الید میل و در حکیمے فرمود کہ روانست نرنگ
بہج دے ونہ در ترکیب طبایع ونہ در قیاس ونہ در ہم ونہ در حس ونہ در ممکن ونہ
در واجب کہ یکے را دوست داری و محبوب ترا میل سوے تو نپاشد شہ
سعدی خوش گوید بیت آخر نہ دل بدل رود انصاف من مدہ پیچہ نست
من بوصل تو مشتاق و تو ملول و نیز گفته اند القلوب مع القلوب تتشاهد
و ایں سخن موافق سخنے است کہ از سلطان المشایخ سوال کردند کہ از
قلق و اضطراب محب محبوب را چہ روشن مے شود سلطان المشایخ
فرمود کہ ہم ازان اوست کہ مے کشد مصراعے بے خبر من میروم او
مے کشد قلاب را و نیز سلطان المشایخ مے فرمود کہ بزرگے گفته
است در مبدو حال جملہ ارواح یکے بودہ است بسبب تعدد اشخاص
مشعہ و شدہ است للمحب لواء خلائق اللہ النار ما یفعل قال اطوف
فی طباق النار و قول ہذا من احبہ یعنی در دوستی دوستان
خدا مے را غر و جل پر سید نذا اگر خدا مے تعالی بقدرت کاملہ خود ترا در دوزخ نر
تو چہ کنی گفت در بہت طبقہ دوزخ طواف کنم و این نذا در ہم کہ ہذا اجراء
من احبہ المحب حرم نوعی و اشکل دمی کن لک فی الحب تحمیل و تحلیل
فباتہ لیلی کان العین صومعہ و انسانہا راہب والد مع قذیل
یعنی دوستی تو حرام گردانید خواب بر من و حلال گردانید خون ریختن من
تحمیل و تحلیل در شریعت دوستی اینچنین باشد پس شب کرد دوست من
یعنی خیال و جمال دوست صومعہ او چشم من و مرد مک چشم من را ہب انصوم

و آب چشم کہ میچکد قندیل آنصومعه بود لما مات لیلی دخل الجنون مقبرتها
 جعل لیشم ثواب قبر لیلی فقال شعر ارا اقع قبره عن مجبته قطب تاب بقبر
 دل علی القبر فاخذ من ذلک لثرا ب کلفه و سم وصل صیحه و مات فدفن عند قبر
 یعنی چون لیلی نقل کرد مجنوں لیلی گویاں بہر سودر آمد و قبر لیلی طلبیدن گرفت
 و خاک ہر گورے بوے میگرد تا بلور لیلی رسید بہوے لیلی گور لیلی بشناخت و
 بکلیست و بیت مذکورے گفت لیلی بزبان حال بدیں بیت جواب ادبیت اگر تو
 برگل گورم کذر کنی روز پیوے چون بشناسی کہ ایں کہ ام گل است بعدہ مجنوں
 قدس خاک از گور لیلی برکت دست خود نہاد و بوے کرد و جاں بداد و حضرت سلطان
 المشایخ نے فرمود کہ فرداے قیامت فرماں شود کہ حاضر کنند انہار کہ درد نیا دعو
 محبت ما کردہ اند ہمہ را حاضر آزند چون حاضر شوند فرماں آید کہ ہر کہ محبت عالم از محبت
 لیلی مجنوں و زنیہ است او را در عصا تعزیر کنند وے فرمود چون مجنوں
 را خبر رسانیدند کہ لیلی مرد مجنوں گفت غرامت بر من است چرا کہے را و دست
 دارم کہ او ہمیر و بھنی معتبر محبت باری تعالی است کہ دایم و قائم است بیتے مناسب
 بر زبان مبارک گہر بارش شیوخ العالم فرید الحق والدین گذشتہ است و انیت
 انیت بیت رو دل بکسے دہ کہ نمیر و تا تو از درد فراق او نکرے بارے
 اذا احبب الله عبدالم یضره ذنب یعنی ہر زماں کہ دوست دارد خدا یتعالی
 بندہ را مضرت نکن آں بندہ را گناہ او و حضرت سلطان المشایخ میفرمود
 چندیں مرداں بودہ اند کہ در بدایت حال کار ہاے ناشایستہ میکردند عنایت
 ازلی در آمد و ایشاں را از اں کار ہاے ناشایستہ باز آ و رد بہرہ
 ایں بیت بر زبان مبارک را مذ بیت تا زان خودی مکر ذکر کرد رہا
 یا چاکر خویش باش یا چاکر ما چنانکہ مالک دنیا خواست کہ آں
 جواں را کہ ہمایہ او بود عسای بدکت مگر ویران بخانیہ
 بود ہاتفے آواز داد یا مالک لا تدع علی الفتی فان ہذا الفتی من

اولیائی یعنی اسے مالک دعائے ممکن میں جو اہل راز پر اچھے بد رستی کہ میں جو اہل
 یکے از دوستان میں است مالک متحیر گشت و شرمندہ شد بامداد برخواست و بر
 دروازدہ گفت کجا آمدہ گفت بمعذرت آمدہ ام چوں جو اہل نیز شب چیزے دیدہ
 بود بود لغ اہل خانہ خود درون خانہ رفت و بیرون آمد و گفت من از میان
 شما و شہر شما میروم و رو بہ صبحرا نہاد بعد مدتے اورا در خانہ کعبہ دید طواف سیکرد
 و اثر اولیائے حق بر جہدہ و میتافت عرض میدادہ کاتب حروف برا بھلہ کہ میں
 جو اہل در حالے کہ پیش از میں بود البتہ چاشنی از عشق و محبت و جہلت و محبوس
 بود ہماں چاشنی باعث سعادت او گشت و از برکت آن محبت گذشتہا
 پیچ مضرت نکرد باز اکیم بر سر حروف ذکر محبت مولانا حسام الدین ملتانی خلیفہ
 حضرت سلطان المشائخ بارے میفرمود کہ از خداے تعالیٰ باندازہ حال
 خود چیزے بے باید خواست محبت باری تعالیٰ از احوال است کہے کہ
 در مقام مقامات مستقیم نباشد اورا محبت خواستن از باری تعالیٰ مسیحیل است
 چوں میں سخن سبع مبارک سلطان المشائخ رسید فرمود بچنین نیست
 بلکہ ہمہ وقت از خداے عزوجل محبت حضرت حق بے باید خواست و میں دعا
 بسیار باید خواند اللھم انی اسالک حبک و حب من یحبک و العمل الذی
 تادئی الی حبک اللھم اجعل حبک احب الی من نفسی و اہلی و ملے
 من الماء البارد للعطشان یعنی یا بار خدا یا بد رستی کہ سوال
 مے کنم ترا دوستی و ترا دوستی کہے را کہ دوست میدارد آنکس
 ترا و سوال مے کنم علی را کہ برساند آن عمل بسوے دوستی
 تو اے بار خدا یا بگردان دوستی خود را دوست ترا زود
 من و از خویشان من و از مال من و از آب بار د یعنی
 سرد کہ دوست تراست مر تشنگاں را میں دعا
 از حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم

مروست در ملفوظات شیخ الاسلام شیخ معین الدین سنجری بنشتہ دیدہ ام
از شبلی پرسیدند محبت غالب است یا شوق گفت کہ محبت زیر اچہ شوق از
محبت متولہ مے شود نکتہ در بیان اشتیاق و شوق سلطان المشائخ
قدس المدرسہ العزیز مے فرمود من اشتاق الی اللہ اشتاق الیہ کل شیء و مے فرمود
حق تعالی وحی کرد و اود بیغیبہ علیہ السلام را کہ اے داؤد بگو مر جوانان بنی اسرائیل
را بجز مشغول گردانیدہ اید نفسہائے خویش را بغیر من و من مشتاق شما ام این چہ جفا
است و شیخ ابوالقاسم قیشری مے نویسند ہر گاہ کہ آتش اشتیاق در درونہ مشتاق
شعلہ زند از روشنائی آں نور آنچہ در میان آسمان و زمین است منور گرد و دولے
کہ بنور الہی منور شد مشتاق آنحضرت گشت اورا بر جملہ ملک و ملکوت جلوہ دہند و در
کونین نہاکنند کہ اس قوم کہ دہائے ایشاں بنور اشتیاق مامور است و مشتاقان
حضرت مانند شمارا گواہ گرفتیم کہ من مشتاق ترا ز ایشاں سوئے ایشاں قال
و احد من الاولیاء ۛ ما من شئی عند الرحمن اعلیٰ من ہلۃ ۛ من
المشوق و المشوق المحمود ۛ و بظہار مبارک حضرت سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ
ام و ولای من عشرہ انوار نور الروح و نور العقل و نور المعرفة و نور العلم و نور الیقین و نور
التوفیق و نور البصر و نور الشجاء و نور المحبۃ و نور الشوق شعر شوقی الی و جنات و بہک
سیدی ۛ شوق المریض الی الباب العافیہ ۛ شوق من سوئے سوئے تست
چنانکہ شوق بیمار سوئے محبت نفس تکتہ در بیان عشق حضرت سلطان المشائخ
قدس المدرسہ العزیز مے فرمود و العشق آخر درجات المحبۃ و المحبۃ اول درجات
العشق و مے فرمود کہ عشق از عشقہ گرفتہ اند و اس عشقہ گیاہ است کہ در باغہا روید
و بد رخت بر رو و اول پنج خویش در زمین سخت کن پس شاخہا برآرد و بد رخت پیچد
بچمنیں میرو و تا جملہ رخت را فرا گیرد و چنانش دھلکنجہ کشد کہ نمے در میان رگہائے
درخت نامد ہر بادے کہ بواسطہ آب و ہوائے آں بداں درخت میرسد تا راج
میکند تا انگاہ کہ درخت خشک مے شود و بیت تاراج خوبروے در ملک جان

در آمد + اں دل کہ بود و قتمے گوئی نبود مار + وے فرمود چوں عشق در آدمی پیید
از وے جدا نشود تا انسانیت را باطل نکن چنانکہ عشقہ بردخت پیید درخت را
خشک کن عشق بر آدمی ہماں کن کہ عشقہ بردخت قال واحد من الاولیاء
شعر عشق و تجلد و صبر و سکوت + ما اظفر بالمراد و العریضوت + قالوا انقت قلت
لا یکنی + قالوا فتموت بکذا قلت اموت + بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ
نہشتہ دیدہ ام قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشق من غیر یری ربہ کفارة الذنوب
یعنی عشق کہ جز عشق باری تعالی است کفارت از گناہان عاشق پیچہ
است اسے عزیز ازین حدیث بس امید و ایست بقلم مبارک حضرت سلطان
المشائخ نہشتہ دیدہ ام چوں عشق نخلہ قتمے کفارت از گناہان عاشق میگردد
تو اس دانست کہ عشق آنحضرت صیر عمل کنند تا بتوانید اس در بگوید اگر چیہ گفتہ اند
کہ عشق آمد فی بود نہ کموختی فاما جود و اجتہاد و جہد باید کرد شیخ سعدی گوید
بیت جیف بود مردن بے عاشقی + تا نفس داری نفسہ بگوش + تا مستوجب
دعائے گردید کہ اں متضمن بیتے است کہ بر زبان سلطان المشائخ گذشتہ است
بیت اینست بیت بر روئے زمیں بہر کجا بر نیایست + عاشق باد کہ عشق
خوش سودائے است + خاکپائے عاشقان را سرمہ جہاں بین خود سازید
خواجہ حکیم شنائی خوش گوید بیت نجیح اسے عاشقان خوش رفتار + خہ خہ
اسے عارفان شیر نیکار + در جہاں شاہدے و ما غافل + در قبح جرعہ و ما ہشیار
پس ازین دست ما و دامن دوست + بعد ازین گوش ما و طلقہ یار + دست
در دامن عاشق صادق بزین چنانکہ حضرت سلطان المشائخ درین معنی
وے فرمود بیت فتراک یکے ز عاشقان گیر + پس تیغ بر آورد جہانگیر + و نیز اس
بیت بر زبان مبارک میراند وے فرمود کہ گفتہ شیخ ابو سعید ابو انحیر است
سے با عاشقان نشین و غم عاشقی گزین + باہر کہ نیست عاشق کم کن از و تیر +
تا مگر بویے از گلستان عشق ایشان گل دل شما بیچارگان را بگلستان امیر خسرو

ترک البدخوش گوید بیت صبا نسیم تو آورد و تازه شد دل خسته و گل
چنین نشگفته است تیج باد مبارک و قصه حضرت رسالت صلی الله
علیه وآله وسلم با زینب بنت جحش که در روح الارواح می نویسد و نظر
آورد که حضرت عزت جل و جلالت در باب عاشقان چه کرده فرموده است
و چه ترغیب ها نموده اللهم ارزقنا حلاوة الحب فی محبت الله
و بنسبیه و حبیه و اولیائیه و این قصه بریں جمله است که پیش حضرت
رسالت صلی الله علیه وسلم در شب معراج دنیاے غدار برزور
آراسته می گفت اگر سید عالم با نظر کند عیب ما همه هنر گردد و زهر ما
همه شکر گردد و رسول علیه السلام جواب داد ایتهال دنیا الدین
یعنی اے دنیاے فرومایه این چه طمع خام است امشب فردوس
اعلی یا راءے آن ندارد که گرد سرائے پرده عزت ما گردد اے درویش
عجب سیر است در شب معراج زینت ملک و ملکوت در پیش دیده او در آورده
التفات نکرد چون بدر زید آمد شورے پیدا آمد قول کلبی رحمة الله علیه برینجمله است
که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم در خانه زید از برائے دیدن او
آمد نظر مبارک رسول علیه السلام بر زینب بنت جحش افتاد که منکوح
زید بود و در حالت زینب ایستاده بود رسول علیه السلام را خوش آمد
و این سخن بگفت سبحان الله مقلب القلوب چوں این سخن زینب شنید
بنشست بعده زید در خانه آمد این حکایت پیش زید گفت زید دریافت و بخند
رسول رب العالمین صلی الله علیه وسلم آمد و گفت مرا فرما و ده تا زینب
را طلاق دهم زیرا چه او متکبر است و مرا بزبان انچه میخواهد می گوید رسول
علیه السلام فرمود انسك عليك ذوجك و در خاطر مبارک رسول علیه السلام
غیر این جواب بود بر خود چیزے پوشیده کرد حق تعالی آنرا پیدا ساخت
و دریں قولهاست اول آنکه رسول علیه السلام اول این سخن نیها

داشت از زید بسبب آنکہ چون زید طلاق بگوید او را من خواہم خواست پس
ظاہر کردن چہ حاجت است و قول دیگر آنکہ حضرت عزت جل جلالہ حضرت
رسالت را صلی اللہ علیہ وسلم دادہ بود کہ زینب بنت جحش از زنان تو خواہ
بود و پیش از آنکہ زینب را بخواند از زبان مردمان ترسید فرمان آمد و اللہ
أحق أن نشاء چون زید زینب را طلاق گفت رسول علیہ السلام
زید را بخواند و فرمود کہ برو زینب را بسیار زیر آید چہ خدا سے تعالیٰ ہر خبر دادہ
است کہ ما بتزویج زینب را بتو دادیم زید در خانہ آمد و در بزد زینب
گفت تو کیستی زید گفت منم زینب گفت تو مرا طلاق گفتے از من چہ
مے طلبی زید گفت مرا بر تو رسول علیہ السلام فرستادہ است زینب
گفت مرحبا بر رسول آمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد از آن زینب سجدہ شکر
بجا آورد و قول قتادہ رحمۃ اللہ علیہ این است کہ زینب تا آخر عمر بر ہمہ
پیغمبر فخر کرد و گفتے کہ شمار پدر راں شما بزنی دادہ اند اما مرا حق تعالیٰ بزنی
دادہ است اما خلاصہ این سخن آنست کہ سید کونین بدرخانہ زید آمد و آن
نظر افتاد و آن نظر اول بود و مرد بنظر اول مواخذ نیست ولیکن بر آن نظر
اول خرمن اصطبار بر باد شد نہ اما سے محمد نظرے کہ از تو بغیہ یافتہ ما
قادر بودیم کہ آن نظر و آن خطرہ نہاحت سراپردہ دل و دیدہ نگاہ دارد چنانکہ
مار در آن رازے و لطیفہ ایست و آن لطیفہ اینست کہ دل مغلطان شکستگان
خوش کردیم کہ محمد علیہ السلام با وجود جلالت و منصب سالت و قوت نبوت
دل نگاہ داشتن نتوانست مشتے خاک بیچارہ کے تواند کہ دل و دیدہ نگاہ دارد چنانکہ
شیخ سعدی گوید قطعہ نظر بر نیکو اں رسے است معہود نہ این بدعت من آدم
بعالم حدیث عشق اگر گوئی گناہ است بگناہ اول زحوا بود و آدم بگر دعوی
کنی پرہیزگاری بے مسلم درست و اللہ اعلم و اگر گوئی کہ میل خاطر منست بے من این
دعوی بنہدام مسلم و کتاب حروف از مسافر عزیزے سماع دارد کہ دیوانہ بود

و تبریز اگر خوب صورتے دیدے بایستادے و یک نظر تیز دروے دیدے بروئے
 و لفریب او نظر کردے بعدہ بگریستے و گزشتے بیت این چه نظر بود که خوم برینت
 وین چه نمک بود که رشیم بخت و باز ہماں عاشق صادق گوید بیت سرشک
 یار کہ در میرسد از عالم شیب و بردل ریش عزیزاں نکلے پاشد و باز ہماں
 صاحب دل گوید قطعہ در تو اسے خواجہ اگر صبر و شکیبائی هست و درمن اینست
 کہ صبر مریںکو رویاں نیست و اسے کہ مطبوع بہ بینی و تامل نکنی و اگر ترا قوت آں
 هست مرا امکان نیست و سلطان المشائخ مے فرمود بعضے مے گویند مارا
 نظر در منع خداست نہ آنکہ حسن مصنوع معشوق ماست براں نظر مے خم و عراقی
 و اماد شیع بہا و والدین زکریا گفستے کہ مارا در منع او نظر است شیخ سعادی گوید
 بیت مرد بار یک نظر در بلخ و مور کند و اس تامل کہ در زلف و بنا گوش کنی و اہل
 این کار آنست کہ عشق و رع را بنوشد آں نظر بیج نباشد مادام کہ ورع بر خاست عشق را
 اعتبار است و مے فرمود ہر کہ صحبت کو دکاں ماندا زین راہ بماند و دیگر آنکہ ہر کہ زین
 راہ افتاد از صحبت زناں افتاد و مے فرمود درویش باید کہ از درد لذت گیرد و این
 اندازہ است مارا اگر ز جمتے مے شود جملہ جہان و جملہ چیز فراموش مے شود و بعدہ
 فرمود لیس بصادق فی دعواہ من لم یثکن دو یضرب من لادہ کاتب حروف
 در سالہ امام ابو القاسم قیشری رحمۃ اللہ علیہ دیدہ است کہ ابو سعید خزاز رحمۃ
 اللہ علیہ ابلیس را در خواب دید و گفت بیا ابلیس گفت من چه کار دارم باشما
 کہ شما دو کردہ اید از نفس خویش چیز را کہ من بدان خداع کنم ابو سعید خزاز گفت
 کہ آں چیست ابلیس گفت دنیا این جواب گفت و پشت گردانی و رواں شد
 بعدہ سپرس کرد و جانب من دید و گفت جز یک لطیفہ کہ مراد شماست ابو سعید
 گفت آں لطیفہ چیست گفت صحبت احداث و نیز مے نویسہ کہ صعب ترین
 آفات درین طریق صحبت احداث است و ہر کہ مبتلا شد بچیزے ازین او
 با جملہ مشکل بزدہ باشد کہ خداے تعالیٰ او را خوار گردانیدہ است و مینویسد

کہ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ گفت گفتہ است کہ من بہ شیخ شمس الدین ایشاں ابدال
 بود مذوقت و دواع ہر ہمہ گفتند کہ بہر ہمیز از صحبت احداث ہر کہ دریں باب اتفاقا
 مے کند آنرا حالت فسق و عشق اشارت مے کند کہ ایں بلائے روح است و ایں
 مضرت نے کند و دریں باب شواہد و حکایات مشایخ مے آرد و بہتر است
 کہ برہنہات و آفات ایشاں سر کنند امام قیشری مے نویسد کہ ایں نظر شرک
 است خواہر نامی گوید بیات

شیخ

شاہد بیچ بیچ را چہ کنی	اے کم از بیچ بیچ را چہ کنی
چہ کنی یاد خوبی خواباں *	عمر خود ہرزہ نکوڑو یاں *
شاہاں زمانہ خورد و بزرگ	چشم را گو سفند دل را گرگ
گرچہ از چشم عالم افروزند	از مژہ دل برند و جاں سوزند
اں نگارے کہ سوئے او نگری	او دلت برد از تو درد بری

پس واجب است بر سالک کہ ہذر کند از مجاہدات احداث شیخ سعدی
 خوش گوید بیت خدنگ غمہ خواباں خطائے افتد * اگرچہ طایفہ زہرا اسیر کن
 عرض میدارد کاتب حروف برا نجلہ کہ معشوق مے باید کہ بادشاہ باشد و عاشق
 گدائے بادشاہ ہمت اگرچہ میان بادشاہان و گدایان مناسبت نیست خیر
 گوید بیت بتم سلطان ملک حسن و مادر سلک درویشاں * دلاداسن فراہم
 کن کجا ما و کجا ایشاں * فاما عاشق در پنہاں نظرنے کند چنانکہ شیخ سعدی
 گوید بیت سعدی نہ حریف غم او بود و لیکن * بار ستم دستاں بنزد کہ نہ زندان
 مناسب اینغنی سلطان الکشاہی مے فرمود کہ من از شیخ بدرالدین
 غزنوی قدس سرہ العزیز شنیدہ ام کہ او مے گفت پدر من از مریدان پیش
 قدم شیخ محمد اجل شیرازی بود رحمۃ اللہ علیہ انوشنیدم کہ مے گفت شیخ
 بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز در سفر حج براہر خود چہل یار رواں کردہ
 بود اگر آبے غرقابی پیش آمدے بر روئے آب پانہا دندے و بگذاشتندے

در خاطر او گذشت کہ از یاران خواجہ محمد اجل یکے منم چوں آیمعی مرا میسر
نیست کہ بروے آب تو انم گذشت و دیگر اس را ہم نخواہد یا در شیخ مانقصا
است و یا مارا قابلیت آن نیست تا روزے انچہ بر خاطر او گذشتہ بود پیش
خواجہ محمد اجل عرض دشت خواجہ جواب داد کہ یاران شیخ با بریزید قدس
الہ سرہ العزیز یک سوارہ کراتے بودند و یاران ماشا ہان ہمت اندازیں
اشارت او را حقیقت شاہان ہمت معلوم نشد تا در حضرت دہلی آمد روزے
در تذکیہ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ حاضر شد و خود را در حجاب
ستون مسجد از قاضی حمید الدین پنهان داشت کاغذے بنشتہ بہت
قاضی رسانید کہ شاہان ہمت کیانت چوں قاضی اس کاغذ بخواند بر دست
گرفت پد من در خاطر گذرانید اس ریش سیاہ من در زیر پائے تست شاہان
ہمت کیانت بجز خطرہ او قاضی از بالاے منبر گفت اس ریش سفید من ہمہ روز
زیر قدم تست شاہان ہمت کسانند کہ در سخن تابی باشند و سودائے عشق بادشاہان
در سر ایشان باشند این ضعیف گوید بیست شاہان ہمت اندہمہ دوستان ماہ اندر
خرایہ ساکن ملک جہاں بدست و در روح الارواح مے نویسد کہ بادشاہ زادہ
در غایت صباحت و در نہایت لطافت و ملاحظت کہ در عصر خویش مثل
نداشت بہت گوئے ملاحظت ربوہ زلف تو در دلبری و زیب راگر
ملک حسن زیر نگین آوری و لالہ رخ و نوش لب و خوب خط و
مشک خال و سر و قد راستیں عشوہ دہ دلبری و دایں بادشاہ
زادہ در سواری و چالاک و شکالی بے نظیر زمانہ بود قطعہ
تو بدیں شوخی و چالاک و شکالی و ناز و تبیین غمزہ و دلوز و شکارے اندازہ
قصہ جاں کردہ و دل دوختہ و دیں بردہ و گشتہ تاراج ز تو جملہ مسلمانان
بازہ اس بادشاہ زادہ چنانکہ رسم شاہزادگان باشد گاہ گاہے بہشت
در میدان رفتے و گوئے دل عاشقان را در خم چوگان زلف خود آوردے

الغرض درویش عارف را نظر بر جمال جہاں آرا سے آں بادشاہ زادہ افتاد
 دل از دست داد چنانکہ نظم سے متقی گراہل دلی دیدہ مایہ وز پیکناں بدل
 رہو دن مردم مقید ماند یا بر قے کچشم تامل فرو گذار یا دل بنہ کہ پردہ ز کارت
 برا فکند و بہر روزاں درویش جانبا ز بر سر میداں گوے بازے دلربای خود
 بایستادے و براں آشوب لہا نظر کر دے شیخ سعدی گوید قطعہ نمبر ۱۵۷
 کردہ زہرا چوں معطل دل عارفان بردند و قرار ہو شمنہاں مگر انگہ مرد
 چشمش بہر عمر بستہ باشد بوج خلاص یابد ز فریب چشم بنداں و چون باد
 زادہ در گوے باختن درآمدے از غایت لطافت و شکالی او بے ہوش
 شدے چوں بہوش آمدے دعا کر دے و ایں بیت خواندے بہیت گوے بر تن
 زخم از چوگاں خورد و ایں فدا سے دل شدہ بر جاں خورد و شیخ سعدی گوید
 بیت در حلقہ صولجان زلفش پیچارہ دلم فدا چوں گوست می سوزد و بچہ
 مگوخواہ مے میرد و بچہ ناں دعا گوست و خون دل عاشقان مسکین و در گردن و
 دیدہ بلا جاست چوں حکایت عشق آں درویش فاش گشت بگوش خاص عام
 رسید و آفتاب عشق را کہ برد لہا سے سوختگاں و عارفان میتا بد پردہ صبر پوشید
 نتوانست چنانکہ امیر خسرو ترک المہ گوید سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ
 دل اے صبر ہمیں بودہ است بازوے توانائی و محرمان بادشاہ زادہ
 حکایت درویش بخدمت اور سامانیدند و بادشاہ زادہ تبسم کرد و بکمر شہ غاض فرمود
 روز دوم از محرمان پرسید کہ آں درویش را سچے شناسمہ را نہا مید کہ آں از سر جاں
 خاستہ کیست با بچہ منے دست در میاں دارد گفتن مسکینے است کہ نو عاشقان
 برجبین او میتا بد چوں شاہ زادہ بر سر میاں رود آں درویش را بنجامیم الغرض
 بادشاہ زادہ انہی در خاطر گرفت و خود را بیکار و کلا خسروانی بر سر نہا و کمر سلطنت در سیا
 بست بیتے بزبان مبارک شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الشیخ والدین گذشتہ است سنا
 انہی است بہیت قبائش را شدم بندہ کہ چوں بکشا نشیند و کچشم کہ ہم کہ چوں بہشت بر زمین

<p>بر فرق آفتاب ندیدیم کلاہ را فاسق ہزار بار بگوید گناہ را براں بندے کس بستی با عاز ترا زید کہ داد حسن دادے فدائے آن مکر جانہاے مرداں بگرد اگر دل سپید چوں مار فتادہ در میان خاک راہت سمت نازنین باد تیسائے</p>	<p>من سرور اقبالہ شنیدم کہ کمر بست گز صورتے چنین بقیامت بر آوردند قیابا باز پوشیدی بصد ناز کلاہ نازنین بر سر بھادی بدور آن کلہ دہاست گرداں خیال جمعہ پیما پیچیت اے یار دو دیدہ منتظر دارم براحت مگروقتے نہد بر دیدہ ہا پائے</p>
--	--

ما ہو المقصود بادشاہزادہ بقصد شکار جان آں درویش سوئے میدان
 دلربائی رواں شد چوں بر سر میدان رسید از ہر مہر ہائے درگوئے بہشت
 در روز ہائے دیگرے کردے در آں روز ہمیشہ کردن گرفت در شانائے ایں
 حال محبان خود را گفت کہ آں درویش کیست اجل او بر سر رسیدہ است
 گفتند آنکہ در میان نظارگیان جواں زرد روئے و زنہ پوشے نزار گشتہ نکشت
 حسرت بدندان تھکر گرفتہ استادہ تھیر است بادشاہزادہ شکار خود دریافت
 و ازیں جانب تغافل کرد خدمت امیر خسرو گوید بیعت تغافل کردنت بے
 فتنہ نیست فریبہ مرغ باشد خواب صیاد بعدہ بزخم چو گاہ گوے بجانب او
 انداخت چنانکہ گوے پیش او آمد و اقبال بادشاہزادہ چالاک بیک تکب
 اسپ نزدیک گوے رسید و بکشمہ جانستاں کہ داشت جانب آں درویش
 اشارت کرد کہ ایں گوے مہن دہ آں درویش جانبا را گوے از زمین برگرفت
 و بتعظیم پیش بادشاہزادہ داشت شاہزادہ گوے از کف درویش بیاں دید بھنا
 و ساعد سمیں بستہ فی الحال ایں درویش کہ گوے جاں در میدان انداختہ بود
 بجانماں داد و بسیم ساعدت جانما بخز کالاسے جانم را و تو سیم از استیں برکش
 من از تن بر کشم کالایچوں شاہزادہ دید کہ درویش جاں بجانماں خود و دار نمنا

فرو آمد سر مبارک اک عاشق درویش صادق کہ بادشاہ دین است در کنار
 گرفت چنانچہ عزیزے گوید ہمیں جز تو دریں زمانہ فلک باہر آجشتم * ہرگز ندیدہ
 است کہ درویش بادشاہ * آب در دیدہ کرد و بر غریبی او تا سفا خور و بعدہ
 گفت ایں شہید عشق را کہ بادشاہ دین است در حطیرہ آبا و اجداد من کہ
 بادشاہان دنیا بودہ اند دفن کنند تا از برکت او ہمہ آمزیدہ شوند عرض بیدار در کجا
 حروف برینجملہ مے باید کہ عاشق تا بتواند اسرار معشوق کہ ہمز و اشارت در میان
 آمدہ باشد انہما رنگند وقتے دار و تاشایان اسرار گرد و دالان محبت معشوق باشد
 اگر چہ در عشق اینینی میسر نخواہد شد شیخ سعدی گوید رباعی کہ بگویم کہ مرا با تو میسر
 کارے نیست * در و دیوار گواہی بدہ کارے ہست چہ عشق سعدی نہ حدیث
 است کہ نہاں ماندہ داستانے است کہ بہر سہ باز اسے ہست * فاما مرتبہ
 کمال عشق آنست کہ حضرت سلطان المشایخ فرمودہ است کہ حوصلہ
 وسیعہ در عشق مے باید تا اسرار دوست را شاید و نیز حضرت رسالت صلی اللہ
 علیہ وسلم فرمودہ است **مَنْ عَشَّقَ وَعَفَّ وَكَلَّمَ مَاتَ شَهِيدًا** یعنی
 کسی کہ فیض شد و پرہیز گاری کرد و پوشیدہ زلفتگی را و مرد پس تحقیق مرد شہید در جہ
 کا ملان و مرتبہ و اصلاں اینست خواجہ فرید عطار گوید **گر می وصلش چو**
دریا در کشد بہ مست لای عقل مشو مخمور باش * کنج وحدت گیر چوں عطار پیش *
 بس کہنج در شو و مستور باش * فانکہ سرے از اسرار دوست بیرون دادہ است
 از سر جان خود ساختہ است حکایت عین القضاۃ ہمدانی رحلی خاص
 واقع شد در آن حالت مناجات کرد کہ آرزو دارم کہ مرا بسوزند و توبہ بینی **سے** من
 خس را کہ بسوزند بگویت غم نیست * علم نیست کہ بیش در تو در کنند * تا آورا
 بخل اعتقاد منسوب کردند خواجہ احمد غزالی اورا گفت در اعتقاد چیزے نہیں
 تا رہاشوی گفت سن این روز بدعا خواستہ ام و در آل ابیام عین القضاہ
 قدس سرہ العزیز نیست و بیج سالہ بود چوں اورا زندہ در آتش انداختند

در عین سوختن کسے بگرد با او گفتند نہ تو مے گفتی کہ یہ دعا خواستہ ام گفت آہ من ازا
 نیست کہ مے سوزم بلکہ ازا نیست کہ زود میسوزم این فحیف گوید غم از سوز
 تنم نیست ازاں مے سوزم کہ من سوخته پیش نورواں مے سوزم کہ سوختن بنود
 آں گو نہ کہ ساکن سوزی کہ تاب پیش رخ تو شعلہ زناں مے سوزم کہ قانچہ نہیں
 ہم گوید کہ بعد از آنکہ عین القضاات را سوخته در مقام اوقافہ میروں آمدہ کردہ
 بیت مسکین دلم کہ حقہ راز نہاں تست ترسم کہ باز در کف نامحرم ادفندہ
 الغرض آں حقہ بکشد انداں رباعی بنشتہ بیروں آمد رباعی ما مرگ شہید
 ز خدا خواستہ ایم کہ از حق دوشہ چیز کم بہا خواستہ ایم کہ گریار ہاں کند کہ ما خواستہ
 ایم کہ آتش و لغت و بویا خواستہ ایم کہ اورا ہم بویا پیچیدہ و لغت انداختند
 و آتش در زندہ و قاضی حمید الدین ناگوری فرماید رباعی ابجد عشقت چوبیا
 سوختہ کہ پیرہن محنت و غم و ختم کہ حاصل عشق این سہ سخن پیش نیست کہ سوختہ
 و سوختہ و سوختہ کہ در روح الارواح مے نویسد چوں منصور حلاج را بکشد شہلی
 گفت من آں کشب پیش حق تعالی متاجرات کردم تا سحر گاہ سر بسجہ نہادم
 و گفتم خدایا این بندہ بود ازاں تو مومن و موحد و معتقد از اعدا و اولیاء
 بلا بود کہ باو مے کردی بخواب در شدم نداسے حضرت غرت بسج من رسید کہ
 ھذا عبد من عبادنا اطلعناہ علی سترامن اسرارنا فافشاہ فانزلنا بہ
 ما تو ہی یعنی این بندہ ایست از بندہ ہا مے من خبردار کردیم من اورا بر سر
 از اسرار خود پس ظاہر کرد آں سر را پس نازل کردیم ما بروانچہ مے بینی تو بیت
 گریبان تو را ز درستی کہ تیغ را با سرت چکا رستہ کہ قانما در یعنی کہ خواجہ
 منصور را کہ پیش آمد بر زبان مبارک شیخ شیوخ العالم این رباعی بارہا
 گذشتہ رباعی از نور جلال مرد مطلق خیزد کہ و از شوق خدا نگر چہ
 رونق خیزد کہ این خاطر مرداں چہ عجایب بحرے است
 چوں موج زندہ ہمہ انا الحق خیزد کہ حضرت سلطان المشائخ

مے فرمود صلوات اللہ العاشقین چہار رکعت نماز آئمہ است در ہر رکعتے
 بعد فاتحہ این ذکر است در رکعت اول یا اللہ صد بار و در رکعت دوم یا
 رحمن صد بار و در رکعت سوم یا رحیم صد بار و در رکعت چہارم یا ودود
 صد بار و مے فرمود نماز رو بہ سجو نماز تسبیح است بجائے تسبیح صلوٰۃ گوید
 ان نماز براسے برآمدن حاجات ہم آئمہ است و حضرت سلطان
 المشایخ مے فرمود کہ قاضی حمید الدین کہ پیشواے عاشقان
 خدا بود در مولفات خود آورده است کہ ہر کرا حاجتے دینی و دنیاوی
 پیش آید غسل تازہ کن و دو رکعت نماز بگذار و بگو یا الہی بحسنت آں
 ساعت کہ خواجہ احمد نہاوندی آشتی کردے این حاجت من رواں
 گرداں اگر آں حاجت اور وانشود فرداے قیامت چنگل او درد امن
 من باشد و او آچنناں بود کہ بادشاہ عراق شیخ ابوالاحمد اسحاق را اول
 برسات فرستادہ و ملک نہاوند بر دست عورت ترسا بچہ آفت دین ویشا
 افتادہ بود و اساس ملک اری بر خود بچہ مرداں نہادہ خواجہ شنای خوش
 گوید بآیت زنگیاں لفظ و چون آید ہند
 حلقہ زلف او ممسا گوے
 قدا و درد دیدہ زل جوی
 عاشق از دست آں لب خند
 چو ابوالاحمد اسحاق در نہا ندر رسید آں ملکہ در صفہ ناز پردہ بر بستہ بود
 شیخ رابطلیہ چوں شنید کہ از اہل صلاح است فرمود تا پردہ از میاں برد
 شیخ سعدی گوید بیت روے کشادہ اے صنم طاقت خلق بے بری چوں
 پس پردہ میشود پردہ صبر میدری چوں خواجہ در مجلس آنظر خواجہ بر چہال
 و لفریب آں مایہ حسن و آشوب دین و دنیا افتادہ است اے بیساعت
 دین کردہ نیک انم چیست چشتم شوخ تو کہ از مستی خود پیخبر است

چہ میاں نقش خود بر آب دہند
 نقش سوداے او ہو یا جوے
 بچو سرور و انست بر لب جوی
 سر انگشت ماندہ در دندان چو

عقل خواجہ از پاسے درآمد دل از دست رفت این ضعیف گوید **بیت** عقلش
 ز دست رفت ہما نجان شستہ ماند آکشیج باکراست واک صاحب نفس و چوں
 قصہ معلوم شد گفت ترا با ما راست نیاید تو دین مسلمانی داری اگر خواهی کہ با ما
 آشتی کنی در کلیہ یاد آو ناقوس بقانون ترسایاں بزن **بیت** روزے
 بکلیہ پاسے رویم بینی و ناقوس بینی و بیوسی دستم و شیخ پچنال کرد از دین
 اسلام برگشت و زنا رکھڑ میریاں بست و در دین معشوق در آمد **بیت** مجنون
 عشق را در گرامر و ز حالات است و کاسلام دین لیلی ویک ضلالت است شیخ را ایثا
 بجهت قبول مصاہرت سعادستند مریدانے کہ برابر شیخ بودند در عالم تحیر و انکار
 افتاد شیخ ہمین گفت **بیت** گوہر دین عاشقاں دارید و بعد از این پیشیت نماز
 کنید و بدین یک حرکت کہ شیخ کرد ہمہ یکبارگی ترک شیخ دادند و آیکہ فرار بر خواندند
 شیخ سعدی گوید **بیت** منکاحال عارفاں سر طاع شود و ز غم نہ بیار خوش تا
 بروند ناخوشاں و مریدے خوب اعتقاد در محبت شیخ بماند از و پرسیدند کہ چو دیدی
 کہ برابر مریدان دیگر ز رفتی گفت من خود ایسیر را در نظیر سیر او دیدہ بودم کہ این نظر بے
 اثر ماند و عاقبتش بخیر گردانند کہ پیراں را اثر است و شجرہ قبول ایثاں را اثر است **القصہ**
 چون موعد عقد رسید آں مرید شایستہ حضرت رسالت راصلی الصمد علیہ وسلم در خواہد
 کہے فرماید کہ من آمدم تا ابو اسحاق را با خدا آشتی دہم چوں از خواب بیدار شد
 بے بیند کہ ابو اسحاق جامہ ترسایاں دور کرده است و لباس آشنایاں پوشیدہ
 و عہدایاں از مستازہ کردہ و انابت آورده و اسجد علی ذلک عارفے خوش گوید
 قطعہ گر توئی یار مرا من نکم یار دگر و گوشہ گیرم و در گوشہ نہم کار دگر و نقش زیر بائے
 تو آورده مرا بر در تو و فارغم کرد ز نقش در و دیوار دگر و حکایتے کہ از حضرت
 سیدان المثل شیخ کردہ اند مناسب اینغنی است کہ وقتے درویشے بود او را نظر بر
 دختر بادشاہے افتاد دختر بادشاہ را نیز باوے میلے شد زیرا کہ در عشق درویشی
 و بادشاہی منظور نیست چنانکہ میان ہر دو معاشرۃ شد دختر کس را بر آں درویش

فرستاد و گفت تو مرد درویشی ترا با من مواصحت دشوار ہے نماید اما یک طریق
ہست اگر آں بکنی بر تو توانم رسید طریق آنست کہ تو خود را مرد متعبد سازی و سجد
لازم گیر ہی و در طاعت و عبادت مشغول شوی تا ذکر تو شایع شود من از پدر
اجازت طلبم و دیدن تو بیا ئیم آں درویش بر حکم فرمان معشوق بچہیں کرد مسجدے
لازم گرفت و بطاعت و عبادت حق مشغول شد چوں ذوق طاعت دریافت
بکلی دل در حق بست و چوں ذکر او در افواہ افتاد دختر پادشاہ از پدر اجازت طلبید
و زیارت او آمد درویش ہماں و جمال ہماں اما آں دختر در بیج حرکتے و میلے
نزدیک گفت آخر من ترا این جیلہ آموختہ ام اکنون چہ باشد کہ التفات بہانہی ہر چند
ازین بابت بیش گفت آں درویش گفت تو کیستی من ترا نشناسم ہچماں اعراض کرد چوں
حضرت سلطان المشایخ بریں حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود کہسے کہ آں درویش
در یافت باغیرے چہ الفت گیرد این ضعیف گوید بملت کسیکہ روے تو بیند
حدیث کل نکلند کسیکہ مست تو باشد حدیث مل نکلند و حضرت سلطان
المشایخ مے فرمود کہ خواجہ عبد اللہ مبارک قدس اللہ سرہ العزیز در آیام جوانی
باز نے عشق داشت و وزیر دیوار آمدہ از اول شب تا وقت سحر بایکدیگر حکایت
مے کردند تا بانگ نماز بامداد شد عبد اللہ چناں دانست کہ گلبانگ نماز خفتن است
چوں نیکو نگاہ کرد صبح میدہ بود نظم مؤذن محی علی گویان من از بہرتے درخوں
نمازے اینچہیں آلودہ یعنی ہم روا باشد چہ دریں میاں ہاتھے آواز کرد کہ اے
عبد اللہ در عشق زنے از اول شب تا آخر بیدار بودہ ہر شبے از براسے
حق چہیں کردہ چوں ایں سخن بشنید تا ب شد و بکلی حق مشغول گشت و در
انوار المجالس خواجہ محمد بنیرہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس
الہ سرہ العزیز ہما ملفوظات حضرت سلطان المشایخ نبشتہ است و نقل از
حضرت سلطان المشایخ کردہ کہ در بد اول پسر شحمہ بود جمال بالکمال
و شہت ہر گاہ کہ او از خانہ بیرون آمدے چندیں خلق مبتلاے او بودند سے

من نیز در آن ایام نظر سے داشتیم حق تعالی اور چنان جمالی دادہ بود کہ ہر کہ او
دیدے بر جاسے نمائندے و نحو است از و بگذر دیک روز از خانہ خود بیرون آمدم
تا بہ بنیم با و ملاقات نشد گفتیم تا او از خانہ خود بیرون آید باز خواہم آمد باز گشتم
در خانہ آمدم بپیر اگر شتم باز بزم ملاقات بطرف خانہ محبوب رواں شدم رسیدم
بناقصم باز در خاطر افتاد تا او از خانہ بیرون آید من از خانہ خود باز خواہم آمد باز گشتم
بیتاب شدم میان خانہ و خانہ محبوب چہار یا پنج کمرہ بود بار سیدوم نیز بزم
ملاقات و کے بیرون آمدم باز ملاقات نشد از خانہ او باز گشتم در خانہ آمدم
قریب بیست کمرہ و چہیز سے در فتن آمدن شد از بے قوتی خواب گرفت
و نزدیک غروب در خواب شدم چوں بیدار شدم بچندگونہ گشتم و جامہ
بدریدم از بنجاست کہ گفتہ اند کہ بعد از نماز دیگر خواب نہایہ کرد بعدہ والد علیہا
الرحمتہ مرا کرد آورد و جامہ پوشانید و مرا از غایت محبت آں جواں کیفیت
شد روز دیگر در راہ سے گزشتیم ناگاہ رایحہ در دماغ آمد معطر شدم
اندیشیم نزدیک مایں محل سوختن عود نبود بعد از اندیشہ بسیار یاد
آمد کہ این آں کوچہ بود کہ من و آں محبوب یکجا استادہ حکایت با
یکدیگر گفتہ بودیم این رایحہ نشان وصال او بود الغرض مدتے
شیدمتہ و فریفتہ سے ہورم خلق بسیار دنبال او رفتے و من نیز بودے
بیمیت کس نیست نہایت نظر سے با تو مدارے من نیز براخم کہ ہمہ خلق
بر آئندے یک روز مرا گنت یا فلاں چند میں خلق مرا رحمت میدہند و
لیکن ہر وقت کہ ہست من از آن تو ام از میں سخن فرحت و محبت من
زیادہ شد کہاتب حضرت از والد خود سید مبارک محمد علوی کرمانی سماع
دار کہ در شہر سے بود در غیاب پور کہ اور مولانا سے مینی خطاط گفتند
خط داشت کہ خوش نویاں از لطافت خط او در رشک بود و عطا
کہ دبیر فلک است سر بر خط او نہا و ندے ابیات عطار دے کہ دبیر

فلک همگو مید به پیش خط تو گشته است عاجز و لمجا، از خون و چشم خویش هر دم
نقش خط تو بدل نویسم به عثمان کاتب حروف و خوش خطان دیگر شاگرد او بودند
و او میرد سلطان المشایخ بود و آن مولانا کنیزک داشت که با او میل خاطر بود
ناگاه بسبب مولانا کنیزک را بفروخت بعد فروختن عشق کنیزک را منگی را و شد
بر خصم کنیزک رفت و از بهای که فروخته بود با صفات آن طلبید چون خصم رواج
کالا دید اقتناع آورد و چنانچه شیخ سعدی گوید سه مایوسف خود نه فروشم
تو قلب سیاه خود نگه دار به قیمت کنیزک یک به کشید خصم رضا نمیداد
آخر الامر تحقیق شد که خصم کنیزک یک از بندگان محقق سلطان المشایخ
است چون این معنی مولانا را روشن شد دانست که این در دراد و اے
پیدا گشت مولانا با وجود معلوم کردن دواے درد خود از غلبه سلطان
عشق در دل خود دعوی کرد که روانها شد در راه محبت دوست را بسیم سیاه
بفروشم الغرض با سبیلای شوق محبوب و زور آوردن اشتیاق وصال
یا مولانا از دارالقراصبر و شکیبایی از یاد آمد و از حای بجای مبدل
گردید که خواب و خور از مولانا برفت و گریه و ناله مستولی شد و کار بدیوانگی
کشید بیت روے میپوش اے قمر خاکی به تا نکش عقل بدیوانگی به آخر
مولانا را بیا دآمد که دواے درد و اجناب مرشد بر حق منست مولانا
گر یکنای و جامه دراں پیش حضرت سلطان المشایخ آمد و کیفیت
خود ظاهر ساخت سلطان المشایخ فرمود هر وقت که خصم کنیزک برین
بیاید تو هم بیای مولانا بدین اثبات مختلف آستانه سلطان المشایخ شد
بیت رقیب گفت برین چه میکنی شایخ
اگر نصیحت دل می کنم که عشق میاز
چه میکنم دل گم گشته باز می جویم
سیاهی تن زنگی باب می شویم
تا روزی خصم کنیزک را بخد مت سلطان المشایخ سعادت
پایه بوس حاصل شد مولانا نیز درآمد و سر بر زمین نهاد

حضرت سلطان المشایخ فرمود مولانا سر پر کن ایسا است کہ خاطر توجع کر دو
 خصم کنیزک دریافت سلطان المشایخ روئے مبارک خود بجانب خصم کنیزک
 کر دو حکایت فرمود کہ مردے بود کنیزک داشت آن مرد را با آن کنیزک محبتے
 بود کنیزک را بسببے فروخت بعد فروختن عشق غالب آمد آن مرد بر مشرعی کنیزک
 رفت ہر چند عجز زاری کرد قیمت بیفزود میسر نشد چوں دوست برد دست نیا
 جامہ پارہ کر دو روئے سیاہ کر دو خاک بر سر افتاخت در بازار درآمد و این سخن
 نے گفت کہ اے مسلماناں سزاے آنکس بہتر ازین کہ دوست را بسیم فروشد
 چہ باشد ہمکنہ این حکایت سلطان المشایخ تمام کر دو خصم کنیزک را روئے
 بر زمین آورد و گفت من صدقہ حضرت سلطان المشایخ آن کنیزک
 را بدین مولانا بخشیدم سلطان المشایخ خوش شد و در باب خصم کنیزک دعا
 ہائے خیر کر دو خصم کنیزک را بمولانا رزائی داشت و مولانا بمقصود رسید الحمد
 علی ذلک نکتہ در بیان ولولہ عشق حضرت سلطان المشایخ کہ در باطن
 این ضعیف است اگرچہ ایں دعوی بس بزرگ است مثل گفتہ اندلقمہ پیلان و
 حوصلہ کنشکان گنجہ مالہصفوہ فلحمہ وما البق فشحمہ یعنی چمقہ در کنج شک پس
 گوشہ و چہ قہر و چہ چیز است پشتہ پس چہ بی او چہ خواہد بود ملت لاف و فات
 میزنم در قدم سگان تو بہ خاک چرانے شوم خاک بریں و فاسے من بہ حق علیم
 و علام است کہ چہ در سماع و چہ در غیر سماع در خاطرے گذرد کہ از سوز عشق آتش
 در خان دمان ننگ و ناموس زخم شنج سعدی گوید فرماید ہمیت روزے
 بدر اکیم من ازین جامہ ناموس بہر جا کہ بتے چوں تو بہ بنیم بہترم بہ اے خواہ
 بگذاردم سر و سامان را و آتش زخم خان ماں را در آہ محوئے بگیم و شورے بر آدم ہمیت
 چند پنہان غم عشق تو خورم طاقت نیست بہ وقت آں شد کہ بروں اکیم و صد
 شور کنم بہ داشت دلم طاقت صبر بر دم ہشکدہ بای بہ چوں کار بجاں آمد زین پس
 من و رسوائی بہ و سر دریا بان عشق نہم قطعہ صید بیابان عشق خوش بخور تو نیز

نکتہ
مثل

سر نہواند کشید پاس ز زنجیر او و خواہم از اسیر عشق رو سے بعالم ہم و عرصہ عالم
گرفت حسن جہاں گیر او و بیاباں لالہ از آب چشم شور انگیز خود دریا گردانم بیعت
خوش آب و چشم من ہمہ رو سے زمین گیر و نہاید کرد غیرے دامن آن
نازنین گیر و دریا را از آہ سینہ بیاباں خشک گردانم امیر خسرو گوید بیعت
دریا ز آہ سینہ من خشک شد چنانکہ ہرگز بچشم خویش نہ بیند کسے نے و چون
ازیں باز آیم زنجیر سگان سلطان المشایخ در سر بندم امیر خسرو گوید
س زنجیر سگان در خود بر سر من بند و کنوں سیراں نیست کہ دستار
بہ بندم و بقیہ عمر عزیز کہ مایہ عاشقاں است بے مراحم در یاد آنحضرت بگذرانم
بیعت محرم بہاں است انجہ کنم یاد رو سے تو و جانم ہاں است انجہ ہم
زیر پاسے تو و عمر گذشتہ را بواسطہ محبت آنحضرت باز آرم کیست کہ کو
انجہ رفت از عمر بازاں ہم امروز کار عمل تست مگر در نفس آخر بر یاد آنحضرت
روم اگر جنازہ سعدی بگوئی دوست برند و زہے حیات نکو و زہے مکا
سعادت تکتہ و بیان حقیقت عشق ۵

ہر

دلبر جہاں رہا سے عشق آمد عشق با سر بریدہ گوید راز خیز و بنہا سے عشق راقا ست عشق گویند نہاں سخن است آب آتش فروز عشق آمد عقل مردے است خواجگی آنو خط خاک ہو و بازی ماست نیست در عشق خطہ موجود عشق مقصود کا رے باشد عشق را رہنما ورہ نبود	سر بر سر رہنما سے عشق آمد زانکہ دانکہ سر بود غماز کہ بوقت است گفت قد قامت عشق پوشندہ برہنہ تن است آتش آب سوز عشق آمد عشق در رو سے است بادشاہی سوز عالم پاک پاکباز سے ماست عاشقاں را چکار با مقصود عشق را خود نگارے باشد در نقش سر و کلہ نبود
--	---

عشق با عقل ناتمام بود *	
عشق با کفر و دین کدام بود *	
پیش آنکس که عشق پسرده اوست	
کفر دین هر دو بنده ره اوست	
هر چه در کائنات جزو و کل اند *	
در و عشق طاقتی بلبند *	
هر چه از تو ز دور گردون است *	
از ضرب عشق بیرون است	
عشق بر تر عقل و زبان است	
لی مع الدرد وقت مردان است *	
کال ملاقات وصل یزدانی است *	
<p>دل خریدار نیست جز عجم *</p> <p>غز علمش سوے جفا آورد</p> <p>چون ره خلد رفت عیاں شد</p> <p>گرچه جانت ز عقل فزانه است</p> <p>قدم عقل نقد خالی داں *</p> <p>بالغ عقل را بسے یابی</p> <p>عشق را جاں بوالعجب داند</p> <p>هر کجا عشق چهره بنماید</p> <p>چون ترسی ہی زمردن خویش</p> <p>عاشقاں سر نهت بر سردار</p> <p>صفت عاشقاں ز من نشنو</p>	<p>آل نشینده تخت آدم را</p> <p>باز عشقش سجا کداں آورد *</p> <p>چون ره عشق رفت سلطان شد</p> <p>عقل بگذار کو هم از خانه است</p> <p>شعله عشق لا او بالی داں</p> <p>بالغ عشق کم کسے یابی *</p> <p>زانکه شیون شهید لب داند</p> <p>دل و جانش بجمله برباید</p> <p>عاشقی باش تا میری میش</p> <p>تو بر آئی که چون بری دستار</p> <p>ورذانی تو این مرا بدو جو</p>
نکته در بیان ترغیب در عشق و معذرت بیدرداں	

را

خداوند اجودہ آشنائی
 بعشق خود دلم معمور گرداں
 بزلت و خال خواباں دادہ پیوند
 بردائے جاں بکار عشق میکوش
 اگرخواہی حیات جاودانی
 شهید عشق را مردہ نگویند
 دریں عالم ز ایجاد تو مقصود
 و گرنہ من کیا کئے آن کہ جاں را
 بعشق زلف شاں گردم ہوناک
 تو اے زاہد ز عشق خو برویاں
 شدی غافل ز درد و درد نوشاں
 گر شمع کردن خواباں نظر کن
 بکنج مسجد منشیں گرفتار
 ز مانع صنع حق را در نظر آر +
 کمال زاہداں از عشقبازیست
 صلوٰۃ عاشقاں از دیدہ بگذار
 نظر کردن بخوبان مذہب بہت
 کہ من بارے ز مذہب برنگردم
 بہ لعل و لہریب خو برویاں +
 بزاری نے کم زان لب گدائی
 ترا گر عقل بہست اے مرد ہشیاء
 کہ فردا ذوق لب ہرگز نیابی

نمیرا غم چہ راغے روشنائی
 ز نور دوستی پر نور گرداں
 دل عشاق را طفت خداوند
 ز جام عشق خوں ما و ہم نوش
 براہ عشق میرا سہ تو انی +
 براہ عشق جس ز زندہ نگویند
 رضاے حق تعالی دوستی بود
 دہم از دیدہ و دل نیکواں را
 کنم دل را ز غم ہا چاک در چاک
 مشو منکر مر لا حول گویاں
 گداخر و مہش از حسن سلاطین
 بعشق شکل شاں جاں و خطین
 بکار خود پستی نیک ہوشیار
 حیوٰۃ بے نظر را میسج شمشیر
 نشان عافیت در جاں گدازی
 نماز زاہداں را خشک انگار
 مرا از ہر دو عالم این متناسست
 اگر گردم ازین مذہب نہ مردم
 بر غبت مے کنم اینک دل و جاں
 تو اے زاہد و یمنی کجائی +
 ہمیں جاگیر ذوق از لب یار
 اگر چہ جنت الفردوس بابی

نکتہ در بیان رویت باری تعالیٰ و تقدس حضرت سلطان المشائخ قس بن سیر العزیز نے فرمود مولانا فخر الدین زراوی رحمۃ اللہ علیہ کتابست خمسین نام از اربعین موجز تر بعضے سخنان اور آوردہ کہ در بعضے کتب اس را اثبات کردہ است و در بعضے کتب دیگر نفی و ابطال نمودہ یکے از انہا این سخن است و گفتہ اند کہ اثبات رویت باری تعالیٰ و تقدس بدلیل عقلی مقصور نیست و انچہ ابو منصور ماتریدی در کتاب خود آوردہ است و رویت بدلیل عقلی اثبات کردہ است درست نیست و ایل ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ بریں نقطہ است کہ جسم مرئی است و حرکت او ہم مرئی است پس رویت صفتہ است مشترک میان جسم و حرکت علت جواز رویت ہم مشترک باشد فنقول انچہ مشترک است میان جسم و حرکت وجود است با حدوث و حدوث نے شاید زیرا چہ و عبارت است از وجود سبق بعدم و عدم نہ علت مے شاید نہ جز علت پس وجود متعین شد از ہر علت جواز رویت و حق تعالیٰ وجود ہست پس درست شد کہ حق تعالیٰ مرئی باشد اعتراض مولانا فخر الدین زراوی رحمۃ اللہ علیہ نیست کہ مخلوقیت ہم مشترک است میان جسم و حرکت ازیں لازم مے آید کہ وہ مخلوق باشد بعین این نکتہ و این اعتراض بغایت محکم است اس را جواب بے نکتہ اند بعدہ فرمودہ اند کہ اہل سنت و جماعت درین مسئلہ چہیں تاویل کردہ اند کہ حق تعالیٰ کفۃ است فان استقر مکانہ فسوف ترائی یعنی پس اگر ثابت شود جابے اولیں قرآن است کہ یہ بینی رویت معلق با استقرار جبل است و استقرار جبل ممکن و معلق بممكن من حیث ہو ممکن باشد بریں دلیل ہم اعتراض کردہ است انہم لطیف است و محکم و بیان اینست کہ جواز رویت کہ معلق بشرط استقرار جبل است کہ ام استقرار است و حال استقرار جبل یا در حال تحویل جبل اگر در حال استقرار پس ما ہوا شہد تحقق باشد و المعلق بالتحقیق تحقق فی الحال نیست و اگر در حال تحویل جبل استقرار است و حال تحویل متعین پس دانستم کہ این نکتہ حقیقت ضعیف است قاضی محی الدین

کاشانی رحمۃ اللہ علیہ از سلطان المشایخ سوال کرد کہ در قصہ ہتہر موسیٰ علیہ السلام بعد از سوال رویت و جواب لن ترانی قرآن چہ خبر میدہد فلما تجلی بہ للجلیل جملہ دگا و خرموسی صعا یعنی پس ہر گاہ روشن گرانید پروردگار موسیٰ مرکوہ را گردانیدن کوہ را پارہ پارہ و افتاد موسیٰ بے ہوش کوہ خدائے را دید یا نہ فرمود و مذاہر آیت دلالت مے کن کہ دیدہ باشد و انچہ مفسران در تفسیر نوشتہ اند تجلی نور ربہ تجلی ملکوت ربہ عدول است از ظاہر بے ضرورتے چہ اتفاق اہل سنت و جماعت است بر جواز رویت فی الجملہ لان کنن الباری سبحانہ و تعالیٰ مرئاً للنفس و لغیرہ من صفات الکمال واللہ جل جلالہ موصوف بحقق صفات الکمال اگر گویند بدلیل معلوم شدہ است کہ در دنیا بچکس رویت نیست زیرا چہ تو لے کہ بدال رویت حق تعالیٰ را احتمال تو اں کرد و دنیا کسے نشان نذا و جواب گویم ایں حکم در جنس انس آموہ است ازین لازم نیامد کہ جبل را نباشد شاید کہ در آن قوت نہند و او را سمع و بصر و عقل و ہند تا بہ بیند و بعد از دیدن باقی نمازد و طاقت احتمال بقاش نباشد از ہیبت پارہ پارہ اگر دو ہتہر موسیٰ علیہ السلام اندازہ کار روشن کرد و از سوالے کہ میس کرد باز گشت حضرت سلطان المشایخ مے فرمود کہ انیکہ رویت حق جل و علی را منکر اند بارے بر چہ وجہ میزنند و مردم کہ خوش اند بامید و عمدہ فردا خوش اند و حلاوت رویت ہر کسے را بر اندازہ شوق انگس باشد تا شوق نباشد چہ ذوق ولذت یا بد بعضے ازینجا مشتاق میروند و بعضے را ہمانجا شوقے پیدا شو تا ذوقے یا بند فاما ایں کرامت دیگر است کہ ازینجا مشتاق میروند حضرت سلطان المشایخ مے فرمود مرا مشکلے بود کہ انیکہ از دنیا میروند پیش از آنکہ بہشت رسد ایشان را رویت خواہد بود یا نہ تا شبے رئیس نام خادم شیخ نجیب الدین متوکل را و خواب دیدم و انمغنی از و در خواب پرسیدم جواب گفت از کجا و استبعادی قومی نمود از دیدن ایں خواب مشکل من زیادہ تر شد

تاشے عورتے تریبا نام کہ اورا خواہر زادہ خواندہ بود بعد از نقل اورا
در خواب دیدم ہمیں معنی از سوال کردم گفت آرسے بعضے مردمان
مے بیسند و من نیز دوبار دیدہ ام اورا پرسیدم کہ از کدام عمل این دولت
یافتی گفت چند ناں من از محمد و مان خود مے یافتم ہر روز از ناں یکتا
ناں بدرویشاں میدادم حضرت سلطان المشایخ مے فرمود درویشے
بود و در خرقة میکرد ہر ساعت و برے آورد و این سخن مے گفت عجب
است کہ موسیٰ علیہ السلام با کمال نبوت اورا دیدار یسیر شد و طاقت نہا
کہ اورا بہ بیند پس ہر کہ انہاید او بیند حضرت سلطان المشایخ مے فرمود
امام احمد حنبل رحمۃ اللہ مہزار بار حضرت عزت را در خواب دید بعد ازاں
پرسید بندہ ہا میں دولت بکدام عمل رسد فرماں آمد بتلاوت قرآن باز
عرضداشت کرد تا و تے کہ با فہم معانی باشد یا غیراں فرماں آمد بہر شکل
کہ بخواند و مے فرمود شاہ شجاع کرمانی قدس الدمرہ العزیز چہل سال
شب سخت یک شب حضرت عزت را در خواب دید بعدہ ہر جا کہ رفتے جامد
خواب برا بر خود بردے تا نختہد بامیدانکہ این دولت را باز در خواب
بیند تا انگاہ کہ آوازے شنید کہ این دولت ثمرہ اں بیدار یہا بود
دے فرمود در قوت القلوب آوردہ است کہ شیخ الاسلام علی موفقی
قدس الدمرہ العزیز گفتہ است در خواب دیدم کہ بہ بہشت رفتم ام چوں
پیشتر شدم در طیرہ قدس رسیدم مردے را دیدم در سہر اوقات عرش کشاؤ
و نظر بر حضرت عزت داشت پلک بر ہم نیزد پرسیدم کہ این مرد کیست گفت
خواجہ معروف کہ خدا کرانہ از خوف و زخ پرستیدہ است و نہ بامید بہشت
بل حب اللہ شوقا الی القابہ یعنی براسے دوستی خدا و شوق دیدار او پرستیدہ
است بار تعالیٰ غرامہ دیدار خود او را مباح گردانیدہ است تا روز قیامت
و حضرت سلطان المشایخ پرسیدند کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ

شب معراج حضرت عزت را دید فرمودند دریں سخن بسیار است اما غیب
مقتار آنست کہ در رویت شب معراج تحقیق نیست سایل اولہ زیادہ کردو
گفت ابوودر داگفتہ است حضرت رسالت راصلے اللہ علیہ وسلم پرسید
هَلْ رَأَيْتُ رَبَّكَ نُوْرًا قَالَ اِنِّیْ اَرَاهُ یعنی آیا دیدی پروردگار خود را گفت
پیغمبر بدستی کہ من دیدم اورا فرمودند احادیث دیگر برخلاف این آمدہ پس
رویت شب معراج تحقیق نباشد حضرت سلطان المشایخ فرمود کہ حضرت
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ از فرزندان حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام
و کرم اللہ وجہہ است یک شبہ خرقہ حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی علیہ السلام
از آنجانب میرو دقتی کسے پیدا شد کہ خداے را بمن نہائی گفت نمیدانی تو کہ
قوم موسیٰ علیہ السلام دیدار خواستند عذاب آمد قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ جَحْمٌ فَاَخَذَ نَهْمُ
الصَّاعِقَةُ وَمُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ دِیْدَارِ خواست جواب کن ترائی شنید چیر گستاخی
میکنی گفت آن عہد موسیٰ بود اما این دولت عہد حضرت محمد است صلی اللہ
علیہ وسلم کمترین جا کران او بارید بودا و گفت لَیْسَ فِیْ جَحْمٍ سِوٰی اللّٰهِ و
ہچنین چند نظیر دیگر آورد اما غلاماں را فرمود کہ اورا بگیرند و در آب غرق
کنند اورا در آب انداختند و غوطہ مے دادند اورا فریاد میکرد دیا ابن رسول اللہ
الغیاث الغیاث او ہچنال مے فرمود کہ در آب غوطہ دہند تا گفت الہی
الغیاث و رجال گفت اسے غلاماں ترک او گیرید چوں اورا بگذاشتند بیاید
وسرود پیش حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بر خاک نہاد و گفت متعاً
دیدم فرمود چگونہ دیدی گفت از تو فریاد خواستم نہ سیدی گفتم اکنون
فریاد از خدایتعالی خواہم در حال روزنے از درون سینہ من پیدا شد
ورونگرستم ہر چہ خواستم معاینہ کردم زہے سوال آنمرد زہے جواب امام
جعفر صادق رضی اللہ عنہ کہ کمال عقل او را چہ طریق جواب داد و مے
فرمود صیغہ حرم ہتہ موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بود پیش موسیٰ علیہ السلام

۴۸۹
شب معراج
حضرت سلطان المشایخ
فرمود کہ حضرت
امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ از
فرزندان حضرت
مرتضیٰ علی علیہ
السلام و کرم
اللہ وجہہ است
یک شبہ خرقہ
حضرت امیر
المومنین
مرتضیٰ علی
علیہ السلام
از آنجانب
میں میرو
دقتی کسے
پیدا شد کہ
خداے را بمن
نہائی گفت
نمیدانی تو کہ
قوم موسیٰ
علیہ السلام
دیدار خواستند
عذاب آمد
قَالُوْا اِنَّ
اللّٰهَ جَحْمٌ
فَاَخَذَ نَهْمُ
الصَّاعِقَةُ
وَمُوسٰی
عَلٰیہِ
السَّلَامُ
دِیْدَارِ
خواست
جواب کن
ترائی
شنید
چیر
گستاخی
میکنی
گفت
آن
عہد
موسیٰ
بود
اما
این
دولت
عہد
حضرت
محمد
است
صلی
اللہ
علیہ
وسلم
کمترین
جا
کران
او
بارید
بودا
و
گفت
لَیْسَ
فِیْ
جَحْمٍ
سِوٰی
اللّٰهِ
و
ہچنین
چند
نظیر
دیگر
آورد
اما
غلاماں
را
فرمود
کہ
اورا
بگیرند
و
در
آب
غرق
کنند
اورا
در
آب
انداختند
و
غوطہ
مے
دادند
اورا
فریاد
میکرد
دیا
ابن
رسول
اللہ
الغیاث
الغیاث
او
ہچنال
مے
فرمود
کہ
در
آب
غوطہ
دہند
تا
گفت
الہی
الغیاث
و
رجال
گفت
اسے
غلاماں
ترک
او
گیرید
چوں
اورا
بگذاشتند
بیاید
وسرود
پیش
حضرت
امام
جعفر
صادق
علیہ
السلام
بر
خاک
نہاد
و
گفت
متعاً
دیدم
فرمود
چگونہ
دیدی
گفت
از
تو
فریاد
خواستم
نہ
سیدی
گفتم
اکنون
فریاد
از
خدایتعالی
خواہم
در
حال
روزنے
از
درون
سینہ
من
پیدا
شد
ورونگرستم
ہر
چہ
خواستم
معاینہ
کردم
زہے
سوال
آنمرد
زہے
جواب
امام
جعفر
صادق
رضی
اللہ
عنہ
کہ
کمال
عقل
او
را
چہ
طریق
جواب
داد
و
مے
فرمود
صیغہ
حرم
ہتہ
موسیٰ
علی
نبینا
وعلیہ
الصلوٰۃ
والسلام
بود
پیش
موسیٰ
علیہ
السلام

آمد و گفت آرزو دارم کہ جمال تو بہیم موسیٰ علیہ السلام فرمود نتوانی دیدہ چند کہ مانع
 مے شد صیغور باز نے ایستاد و بفروردت برقعہ برداشت امیر خسرو خوش گوید بیت
 بردن آرزو روں دیوانہ گرداں ہوشیاراں لہ و لیکن خسرو دیوانہ را دیوانہ تر
 گرداں ہرچوں صیغور نظر بر آں جمال انداخت نابینا شد تہ کرت و بروا سیتے
 بہمقا د کرت برقعہ دو سیکرد و صیغور نابینا مے شد و بدعا مے ہنرموسی چشم
 باز مے یافت دریں میاں ہفتے آواز دادا مے موسیٰ انجبت از حایضہ آموز کہ
 چندین کرت نابینا شد و باز دیدار بخواد و تو سیکبارگی اِنِّی ثَبْتُ اِلَیْکَ یعنی تحقیق
 کہ تو بہ کردم من بسوئے توئے گوی مہتم موسیٰ علیہ السلام را بدین سخن حیرتے
 بیفرود و حضرت سلطان المشائخ بخط مبارک خود در قلم آورده است چوں
 اہل بہشت جمع شوند بہشتیاں آرزو مے بقا مے پروردگار ذوالجلال لایزال
 کنند در دار الضیافت جمع آیند ابرے سفید گرد بر گردیشاں برآید و کوشکھا مے
 آں ابر مرصع بہ درو جواہریں مکمل مشک ہاریدن گیرد چنانکہ ہوا مے بہشت
 ہمہ کافور و مشک گردیں حضرت ذوالجلال جمال خود بنمایند بہشتاں ہزار سال در
 لذت رودیت بمانند یَوْمَ تَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی روزیکہ قائم شوند مردم
 نزد پروردگار عالمیاں و در تفسیر حقایق آورده است چوں ایستادہ بمانند خطا
 آید کہ در دنیا امتثال او امر و نوا ہی شرع نموده آید شستہ جمال ذوالجلال مارا
 مشا ہدہ کنید از برائے رعایت ادب ننشینند حق سبحانہ تعالیٰ فرشتہ ہا پیہ آرد
 نمکیہ کنند بر آں فرشتہ ہا و حضرت عزت را بہ بیند چوں مڈتے بگذرد آرزو مے تقا
 بدراں و مادراں کنند حضرت عزت ہمہ را جمع کند چنانچہ در روز جمعہ خلق جمع شوند
 یکدیگر را بینند بعد ازاں فرماں صادر شود کہ دیگر چہ آرزو دارید ہر آرزو کہ باشد
 یا بید و لکم فیہا ما یشتہیہ الانفس و تلذ الا عین و انتم فیہا خال و ان اللہم
 ارزقنا لقاءک بکرمک یعنی و خاص شمار است اے مومنان چیزیکہ بخواد
 نفسہا مے شما و لذت یا بند چشماں و شما یاں در آں بہشت ہمیشہ باشید

سے بار خدا یا روزی گرداں مراد پیدا خود بکرم خود شیخ خوش گوید ۵ شادی
 بروزگار گدایان گوی اوست ۶ برخاک رہ نشسته بر امید رویت اند ۷ حسین
 شاعر بنده است حضرت سلطان المشائخ غرض داشت کرد که نعمت رویت کہ ہو مکن
 را و عده هست فردا خواہ بود بعد از حصول آں از نعمت ہا دیگر چہ بیند بلفظ
 مبارک را نہ کہ سخت کوتاہ نظری باشد کہ بعد از آں بچہ پرے دیگر نظر کنند درین محل
 باز عرض داشت کرد کہ شیخ سعدی گفته است ۵ افسوس بر آں دیدہ کہ روی
 تو ندیدہ است ۶ یادیدہ کہ بعد از تو بروئے نگریدہ است ۷ حضرت سلطان
 المشائخ ایں بیت را استحضار کرد و فرمود کہ نیکو گفته است کاتب حروف در لفظ
 حضرت شیخ الاسلام معین الدین بنجر قیس السمرہ الغزیز ثبثتہ دیدہ است
 کہ سیکہ از بزرگان طریقت کہ از اہل عشق بود در مناجات مے گفت الہی اگر تو
 از من ہفتاد سال را حساب خواہی من از تو ہفتاد ہزار سال را حساب نخواہم
 زانکہ امروز ہفتاد ہزار سال است کہ ندا و الست بر یکم گفتہ و جملہ را در شور آور
 پایے کو فتن گرفت و گفت اینجملہ شور ہا کہ در زمین و آسمان است از شوق
 الست است ہمینکہ آں بزرگ ایں سخن گفت ندا آمد کہ جواب شنور و ز شمار
 ہفت اندام ترا ذرہ ذرہ گردانم و بہر ذرہ دیدار نمایم و گویم اینک حساب ہفتاد
 ہزار سال کفارت نہادیم یا ب ہم در سماع و وجد و قفس و غیر ذلک
 تکتہ در بیان سماع حضرت سلطان المشائخ قیس السمرہ الغزیز
 مے فرمود سماع بر چہا قسم است حلال و حرام مکروہ و مباح اگر صاحب
 وجد را میل بسوے حق بیشتر است آں مباح است و اگر میل بجاز بیشتر است
 مکروہ است اگر میل بکلی طرف مجاز است آں حرام است و اگر میل بکلی
 طرف حق است آں حلال است پس مے باید کہ صاحب ایں کا حلال
 و حرام و مکروہ و مباح بشناسد و مے فرمود کہ چندین چیز مے باید تا سماع
 مباح شود و مستمع و مستمع و آلہ سماع مسموع یعنی گویندہ مروت تمام

بجای
 ہفتاد

باشد کہ دیکہ نباشد و عجز نباشد و مستمع آنکہ می شنود از یاد حق خالی نباشد و
 مسجع آنچه بگویند غش و سحر کے نباشد و آنکہ سماع مزامیر است چوں چنگ و ریاب
 و مثل آن میباید کہ در میان نباشد اینچنین سماع حلال است و سماع صوتی است
 موزوں چرا حرام باشد و میفرمود سماع علی الاطلاق حلال نیست و علی الاطلاق
 حرام نیست بلکہ گفته اند کہ از بزرگے پرسیدند سماع چیست گفت تا مستمع
 سماع کیست میفرمود کہ پیش شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس مدبر
 العزیز در اباحت و حرمت سماع کہ در آن اختلاف علماء است اگر داند فرمود سبحان
 یکے سوخت خاکستر شد و دیگرے ہنوز در اختلاف است تفاوت ہمیں شیخ سعدی
 گویند بیت آتش اندر پختگان افتاد و سوخت خام طبعان بچھاں افسرہ اند
 نیز شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس مدبر العزیز نقل کرد کہ السماع
 یحرک قلوب المستمعین و یوقد نار الشوق فی صدور المشتاقین یعنی سماع
 آوازے موزوں و بخششے آورد ہماے شنوندگان را وے افروزد آتش
 شوق را در سینہ ہماے مشتاقان و میفرمود کہ گروہے از شلنج سماع بدیں وجہ
 روادارند کہ بے اختیار باشند چوں با اختیار باشند آن سماع معلول باشد و مولانا
 علامۃ الوری فخر الدین زراذی خلیفہ حضرت سلطان المشائخ در رسالہ
 اباحت سماع را از امام غزالی آوردہ است اول درجہ سماع فہم مستمع
 است یعنی فرد آمدن سماع بر معنی کہ در دل مستمع واقعے شود و پس
 ثمرہ آن فہم و جبہ پیدائے آید و ثمرہ وجد حرکت جوارج حاصل میشود و بمعنی
 مختلف است باختلاف احوال مستمع و مستمع را چہاں حال است اول آنکہ
 سماع بجز و طبع باشد یعنی اورا لذتے و حظے نباشد جز آنکہ تلذذ کرد از احسان
 و نعمات و این مباح است فاما دریں قضیہ حیوانات و دیگر شریک اند
 دوم آنکہ سماع سماع حاصل کنند بر صورت مخلوق معین یا غیر معین
 و این سماع جو انان ذی شہوت بود و این از انہا است کہ تکلم بسبب

جست و دناوت آن نتوان کرد و سیوم آنکه سماع بر احوال نفس خود
 حل کند تقلیب حواسی که با خدا تعالی دارد و این سماع مریدانست
 خاصه مریدان مبتدی زیرا که مریدان را لا محاله مراد است و مراد ایشان
 معرفت باری تعالی و وصول الی الحق و ایشان را در سلوک احوال پیش می
 آید از قبول و رد و وصل و مجر و طمع و نومیدی و آنچه مشتمل است بر صفت
 اشعار چهارم آنکه سماع سماع عین حق باشد بحدیکه در حالت سماع در عین
 شهود باشد همچو حال زنانه که در مشاهده بهتر یوسف علیه السلام
 دستها بریند و از خود خبر نداشتند اهل این مقام عبور کردند بچیز یکسانی
 گشتند از همه چیز مگر از حق جل و علی و این مقام واصلان و کاملان است
 مکتب در بیان آداب سماع حضرت سلطان المشایخ
 قدس سره العزیز می فرمود سماع را چند چیز می باید از زمانه
 خوش که در آن فراغ دل باشد و خاطر متردد نباشد اما مکان و لکش
 چنانکه از دیدن آن روح پیدا آید اما اخوان باید که بهم از یک جنس باشند
 یعنی هر که حاضر میشود از اهل سماع باشد و می فرمود بوقت در سماع
 نشستن بوی خوش کند و جامه پاکیزه پوشد مولانا فخر الدین
 زراذی رحمه الله علیه در رساله خود آورده است که آداب دیگر
 آنکه سماع بگوشش بوشش شنود و قلیل الالتفات و محترز باشد از
 نظر بجانب مستمعان و تنمخ و تشاوب و سرفرو و افکنده باشد
 و فکرے که مستغرق باشد و دل او متمسک از تصفیق و قص
 و سایر حرکات و مرادات آداب دیگر آنکه تا تواند بخیزد و گریه بآواز بکن و این
 جایست که اوقات بر ضبط نفس خود باشد و اگر قص و گریه کند او را مباح باشد اگر قصد
 نباشد زیرا که گریه خزن را بر دو قص سبب تحریک سرور است و کل سرور مباح است و آداب دیگر
 آنکه موافقت قوم کند و قیام اگر یک از قوم ایستاده و روجده صادق یا آنکه ایستاده بنیت اهل جود

قَدْ بَدَأَ مِنْ مَوَاقِفَةٍ چو شیخ بدرالدین سمرقندی رحمه الله علیه برحمت حق پیوست
 او را در سنکوله دفن کردند و زیور سلطان المشایخ حاضر شد مجلس عالی منعقد
 شد سماع در داده بودند سلطان المشایخ پیتر رسیدند و در حیطه دیگر نشستن چو
 الشان در سماع برخاستند سلطان المشایخ نیز برخاستند بعضی گفتند میان
 شما و ایشان بعد مسافت است شما بنشینید سلطان المشایخ فرمود
 موافقت شرط است کاتب حروف از وال خود سماع دارد که شیخ بدرالدین
 سمرقندی سخت بزرگ بود خلیفه شیخ سیف الدین یاجرزلی بود و شیخ
 نجم الدین کبرلی را در یاقمه بود و وسید زائر الحرمین و حافظ و دانشمند بود و در
 کمال کس که در دس این همه فضائل است و در سماع غلو تمام داشت بے
 سلطان المشایخ سماع نشید و بغایت خوبصورت و نیکو سیرت بود و علیه
 الرحمة و ادب دیگر آنکه در قص در نیاید سیکه گراں نماید بر قوم که دلهارا متشن
 گرداند نقل کذا فی العوارف عن ممشاء علو دینوری رحمه الله علیه آیت قال
 رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المنام فقلت یا رسول الله هل تنکرهن
 السماء فقال ما أنکره وکن قلکم یتبعن قبله بالقرآن ویتحتمون بعده بالقرآن
 فقلت یا رسول الله انهم بی ذنوبی ویسطلون علی فقال احتملهم یا ابا عبد
 هم اصحابک وکان ممشاء یقول کنا فی رسول الله صلی الله علیه وسلم
 فکلمه در بیان تمهیل الفاضل که میان شعرا مصطلع شده و در اوصاف معشوق
 سلطان المشایخ قدس الله سره العزیز فرمود از زلف قرب خواهد قوله
 تعالی یقر بونا الی الله زلفی یعنی تا اینکه مقرب گردانند ما را بسوسه خدا نزدیک
 گردانیدن و از لون جنت و از چشم نظر رحمت او و لتضع علی عینی یعنی و از
 براسه نظر رحمت بر من و کفر پوشیدن باشد و زلف را ازاں کافر گویند
 که او دانه خال در پوشند مصرع کافر نشوی قلندری کار تو نیست یعنی تا
 هستی و اعمال و صدق بر تو پوشیده نشود و دعوی عشق از تو درست نیاید

و تا از نفس مرتد نشوی کار کنی تا ما کاتب حروف در رساله السماع کہ تا یف مولانا
 فخر الدین زرا دی است رحمتہ اللہ دیدہ است مراد وقت چیز سے خواہد بود
 کہ حاکل باشد میان بندہ و طاعت حق تعالی و از بیاض و جد نور ایمان و سود
 حال ظلمت مصیبت و جزاں معانی کہ نقصان مقام و حال است پس
 تحمیل الفاظ و اوصاف حق کسے است کہ مستقل شو و فہم از طوہر الفاظ سو کہ
 چیزیکہ کہ مناسب از الفاظ است از امور حق حل و علی پس الفاظ اشعار ہرچہ الفاظ
 امثالی است مراد از ان امثال چیز سے باشد کہ مناسب باشد و مصرف امثال
 غیر آنکہ طوہر آن امثال بر اینجی است پس این واقع تراست در نفوس و
 موثر تراست در قلوب زیرا کہ مے نماید ترا چیزیکہ در خیال بستہ در صورت تحقیق
 و انچہ بدان و ہم گماشتہ در معرض یقین و غائب در لباس حاضر و برائے اینجی
 است کہ حق حل و علی امثال را بیشتر آورده در کتاب مبین و کتب منزہ و چہنیں
 در کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم و کلام سایر انبیا صلوٰۃ اللہ علیہم و صحابہ رضی
 اللہ عنہم جمعین تلك الامثال نضر بها یعنی آن مثال ہا مے آرم من براے
 مہاں بسیار و اتعست و ما یعقلها الا العالمون یعنی درنہ یا بندہ آن امثال
 را مگر عالماں و حضرت سلطان المشائخ مے فرمود و ہر حرف کہ در سماع
 شنیدہ ام صفتہ شنیدہ ام از صفات حق عز و جل و علی تا این غایت آن
 حرف با و صاف حمیدہ شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فریاد الحق والدین حل
 کردہ ام تا روزے در حالت حیات شیخ شیوخ العالم قدس اللہ سرہ
 الغیہ از جمعے گویندہ این بیت شنیدم بیت مخزام بدیں صفت مبارک از کلز
 چشم بدت رسد گزنفے ۴ مراد اخلاقی پسندیدہ و اوصاف گزیدہ و کمال
 بزرگ و غایت لطافت ایساں یا دآمد چناں در گرفت کہ بدیں حرف رسید
 چشم کہ رسید کہ بعدہ بسے بر نیامد کہ بر حمت حق بیوستند و مے فرمود کہ فردا
 قیامت فرمان در رسد کہ ہر شیعہ کہ مے شنیدید آن را بر اوصاف ما حل

میگردید گویند آری فرمان رسد که اوصاف حادث و ذات ماقدم محل و مکان
 حادث بر قدیم چگونه روا باشد گویند خداوند از غایت محبت من گردیدم فرمان رسد
 چون از محبت میگردید بر شمار محبت گردیدم بعد از سلطان المشایخ چشم پرآب
 گرد و فرمود با کسی که مستغرق محبت حق است این عتاب است با دیگران چه
 خواهد کرد درین محل امیر حسن شاعر ضد داشت کرد که بنده را بچوشت آنگنان ذوق
 پیرانے شود که در سماع فرمود که صحاب طریقت محبت را و مشتاقان را همان ذوق
 که در آتش میزنند و گرنه آن بودی بقا بجا بودی و در بقا ذوق بودی در آتش
 آن مقام چشم پرآب کرد و نفی از سینه مصفا بر آورد و فرمود که مرا دقتی در خواب
 چیز می نمودند من این مصرع کفتم **اے دوست بدست انتظام کشتی** +
 و باز این مصرع را هم در خواب اعاده کردم + **اے دوست به تیغ انتظار کشتی** +
 چون بیدار شدم یادم آمد که این مصرع بچنین است **اے دوست بزخم انتظام**
کشتی + بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ بنشته دیده ام ربما یسمع
 السالك صوتا من البراغیث و یفهم كلاما مفهوما من ذوق الباب و كل
 من الذباب و اصوات الطیر و سمع علی رضی الله عنه صوت ناقوس قال
 اتدرون ما یقول قالوا لا فقال یقول سبحان الله حقا حقان المولى قد
 یبقی نکتہ در بیان و جدا بل سماع حضرت سلطان المشایخ قدس سره
 العزیز می فرمود از نود و نه نام اسم الواجد است و واجد از وجہ است چنانچه
 بمعنی بنشده و جدا مدہ بمعنی صاحب جدا مدہ و بمعنی در حق باری تعالی درست نیاید
 پس اینجا بمعنی معنی الواجد است فاما مولانا فخر الدین زراذی در رساله خود
 می نویسد که خواجہ عثمان کمی در حقیقت و جد می گوید که عبارت از جد ممکن است
 زیرا که وجہ تیرست از اسرار الهی عند المؤمنین المؤمنین یعنی نهاده است از مؤمنان
 صاحب یقین ابو سعید حرز گفته است **الْوَجْدُ رَفْعُ الْحِجَابِ وَ مُشَاهَدَةُ الْقَرِيبِ**
وَ خُصْرُ الْفَهْمِ وَ فِجَادَةُ الشَّيْءِ وَ اَسَاسُ الْمَقْصُودِ

از بعضی پر سیدنا زود جد صحیح فرمود قبول و جدا دست متواجداں اما حکما گویند
 کہ و جد چیست یعنی وجود دل فضل است شریفه کہ متعذر است نطق برآں
 و اخراج آں بلفظ پس بیرون مے آرد و آن نفس بالحنان و نغمات ہر گاہ کہ
 ظاہر شود نہر و حرکت جواج پیدا آید نکتہ در بیان احوالے کہ در سماع پیدا بہمت
 مے شود حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز بمفرمود ایں
 ہر سہ قسم است انوار است و احوال است و آثار است و آن از سہ عالم نازل
 مے شود و آن سہ عالم ملک و ملکوت و ما بینہما جبروت یعنی در حالت سماع
 انوار نازل مے شود و از عالم ملکوت برار و اج بعد از اں در دل پیدا آید و از
 احوال گویند آں احوال از عالم جبروت است بر قلوب بعد از اں بکلی و
 حرکت ظاہر مے شود کہ آنرا آثار گویند آں از عالم ملک است و مے فرمود کہ وقتی
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از غزا آمد فرمود کہسے باشد کہ دف زند
 ام المؤمنین عایشہ رضی اللہ عنہا دف برداشت و نبواخت و ایں شعر
 مے گفت شعر اتینا کہ اتینا کہ فحیو نا فحیا کہ + اتینا کہ اتینا کہ بحیو نا بحیا کہ +
 ولولہ التمرۃ الحمراء ما کنا لوادیکم + ولولا دعویہ الرحمن ما کنا لواریکم + فقال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قے یا عایشہ و بمفرمود وقتی رسول علیہ
 الصلوٰۃ والسلام میاں یا راں نشستہ بود جبریل علیہ السلام ایں آیت آورد
 و اذا مسموا ما انزل اللہ الی الرسول تری اعیینہم تفیض من اللہ مع مہاجر فوا
 من الحق رسول از وحشت بر خاست چلکہ در وحشت چنانچہ از فرحت بسیار روا مبارک گفت
 مبارک در میان جمع افتاد ایں حکایت معروف است کہ در آن مجلس جمع از صحاب بود ندیکان یکاں
 کردند و بردند و مے فرمود کہ در عہد رسول علیہ السلام شخصی بود کہ اورا کعب بیگ گفتند مے
 جاہلیت چنے در بجز رسول علیہ السلام گفتہ بود بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کرد و
 مکہ بود و از خبر شد کہ رسول علیہ السلام صحابہ را فرمودہ است ہر جا کہ زیر را بیابند بکشتن ایں خبر
 رسید از ہم صحابہ اس زمان پوشیدہ مے شد و پیچیدہ نزد رسول علیہ السلام آمد ایمان آورد و شعر آغاز کرد

رسول علیہ السلام پر سید کہ تو کیستی گفت من کعب بن زہیرم از ہم اصحاب تو
 این لباس پوشیده ام شست بیت در بجز رسول علیہ السلام گفته بودم این زمان
 صد و بیست اضعاف آن در میج گفته ام رسول علیہ السلام گفت بخوان خواندن
 گرفت تا بدین بیت رسید شعر بثلث ان رسول الله او عدل فی والعفو عند
 رسول الله مما مؤل رسول علیہ السلام فرمود اعداوت کن اعداوت کرد و در جمیع
 از اینجا است کہ اعداوت می فرماید رسول علیہ السلام جامه برد باو عنایت کرد و اینجا
 کہ در ویشاں بقوالاں خرقه می دهن چوں رسول علیہ السلام وفات یافت
 معاویہ گفت صد دینار بتو میدهم آں بردمن ده تا بدہ ہزار رساند اودا دچو
 خلافت معاویہ رسید کعب بن زہیر وفات یافتہ بوفیر زندان او کس فرستاد
 کہ آں بردمن دہی ہیست ہزار دینار یایشاں داد و آں بردرا ازیشاں بستہ
 شیخ الشیبوخ در عمارت آورده است کہ این زمان در خزانه خلیفہ ناصر الدین
 است و می فرمود کہ وقتے رسول علیہ السلام بیاغی رفت و ابو موسی
 اشعری را فرمود کہ تو برد یاغ باش اگر کسی آید بے اذن من نگذاری و درون
 یاغ چاہے بود ابو موسی پاسے ہاسے مبارک خود در میان آں چاہ فرو ہشتہ
 و نشست در آں حال امیر المؤمنین ابو بکر صدیق آمد ابو موسی اشعری حضرت
 رسالت را از آمدن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خبر کرد رسول صلی اللہ علیہ
 سلم فرمود کہ او را بگذار تا بیاید ابو بکر آمد بر استماع حضرت رسالت صلی اللہ
 علیہ وسلم ہم بر آں ہیئت پاسے ہا در چاہ فرو ہشتہ و نشست بعد امیر المؤمنین
 عمر رضی اللہ عنہ آمد از آمدن او نیز خبر کرد با آں بشارت دروں طلبید آمدہ
 جانب چپائے رسول علیہ السلام ہم بر آں ہیئت نشست بعدہ امیر المؤمنین
 عثمان آمد بعد از رخصت درآمد و بر ہماں ہیئت مقابل رسول علیہ السلام
 آمدہ نشست بعدہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ آمد بعد از اذن درآمد و بر آں
 ہیئت نشست بعدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود بچنین کہ امروز یک

جائیم موت ہم کجا خواہد بود و بعثت ہم کجا خواہد بود بعد حضرت سلطان
المشاہد قدس السیرہ العزیز فرمود حالے کہ درویشان اہل دل را پیدایشو
از نیاست و مے فرمود موسیٰ علیہ السلام از چینے متوحش شدے عصا
او تسبیح گفتے و او ازاں انس گرفتے و مے فرمود کہ شیخ احمد غزالی چنین آوود
است کہ بعد از آنکہ موسیٰ علیہ السلام بشرف مکالمت حق تعالیٰ مشرف شد
ہرگز انظر بر جمال وے افتادے مے سوخت فرماں شد کہ برقع پیش روے
خود گیر و برقع گرفت از نور روے موسیٰ علیہ السلام آں برقع مے سوخت برقعے
از پیشم کرد آں نیز بسوخت بعد ازاں از آہن گرفت آں ہم بسوخت موسیٰ
علیہ السلام تھیں یاد حضرت جبرئیل علیہ السلام آمد و گفت یا نبی السلام طلب جامہ کہ درو
از مہ حالت آں خرچہ کردہ باشد برقع بساز موسیٰ علیہ السلام طلب کرد نشان
یافت فلاں جادویشنانہ بریشاں باشد برقت بریشاں یافت ازاں برقع
ساخت و بر روے خود انداخت نسوخت و سالم ماند و مے فرمود حضرت
موسیٰ علیہ السلام را حالے غالب بود تا بجیے کہ روز آے زد کلاہ قلنسو
او بسوخت و بخط مبارک حضرت سلطان المشاہد بنشتہ دیدہ ام کہ
بعضے را حالے در سماع غالب مے باشد کہ تمیز مے ماند و بعضے را اگرچہ حا
لے باشد فنا مغلوب مے شود و کمال در آست کہ در سماع مغلوب نشود
و بعضے در سماع از خود بخبر گردند کہ اگر میخ آہنی در پاے ایشاں رود ندانند و
بعضے در سماع باخ اے چہاں حاضر شوند کہ اگر برگ گلے در زیر پاے ایشاں
باشد دانند و این مرتبہ کاملانست و مے فرمود کہ شیخ بدر الدین غزنوی
از شیخ شیوخ العالم قدس السیرہ العزیز سوال کرد کہ یہوشی اہل سماع از
کجا است حضرت شیخ شیوخ العالم قدس السیرہ العزیز فرمود از آنکہ ہا
الست بر یکم شنیدہ یہوش گشتن ازاں روز باز یہوشی در ایشاں مرکوز است
چوں سماع شنوند آں یہوشی در ایشاں اثر کند حیرت و حرکت در ایشاں

ظاہر شود سلطان المشائخ میفرمود سماع برد و نوع است ہاجم و غیر ہاجم ہاجم آنست کہ او
 سماع ہجومی نے آرد و اینکس در مجلس نے شود و این را شرح نتوان داد اما غیر ہاجم آنست
 بعد از آنکہ سماع اثر کند آنکس از نا تمیل کند بر حضرت حق سبحانیا بر پیہ خود دیا جائے کہ در
 دل او بگذرد و نے فرمود کہ فارابی حکیم بود روزی در مجلس خلیفہ در آمد با جانشین
 و صورتے مخقرے پیش خلیفہ سماع آغاز کر دیک بگستد و نواخت آن حکیم سماع راستہ
 قسم کردہ اول مضحکات یعنی خندہ آرنده و دوم مکی یعنی گریہ آرنده سیدوم منعی یعنی بیہوش
 گردانندہ القصد چوں چنگ آغاز کرد اول ہمہ مجلس بقیہ قہ خندیدند باز چنان
 نواخت کہ ہمہ در گریہ شدند باز چنان نواخت کہ بیہوش شدند انگاہ او در جائے
 چیزے نوشت و برفت کہ فارابی قد حَضَرَ هُمْ نَا وَ غَاب یعنی تحقیق ظاہر شد
 اینجا پوشیدہ شد چوں اہل مجلس سماع بیہوش باز آمدن سخنے در جائے نوشتہ
 دیدند در یافتند کہ حکیم فارابی بود و نے فرمود کہ ہمیں حکیم بود کہ خلیفہ را بد عقیدہ
 کردہ بود کہ شیخ شہاب الدین ازین مذہب گردانید و بزم مذہب اہل سنت
 و جماعت باز آورد در باب دہم در نکتہ حکایات تحریر یافتہ است و نے فرمود در ذکر
 خواجہ خضر علیہ السلام بخدست شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین
 قدس السدرہ العزیز آمد و درویشاں سماع آغاز کرد و شیخ شیوخ العالم
 بر سر سجادہ نشستہ بود ہر دو دست مبارک خود بر آورد و این بیت بلند
 خواند بیت صاحب دروے کجاست تا بنمایم صد گریہ زار زیر پر خندہ
 خویش و نے فرمود کہ از شیخ ضیہ الدین رومی شنیدہ ام کہ گفت
 مرا بے بود او را در سماع حالے و شوقے و ذوقے بودے بعد از نقل
 او در خواب دیدم کہ در بہشت مقامے رفیع یافتہ است فاما مغموم تہنیت
 آن مقام رفتم و گفتم چرا مغمومی گفت این مقام یافتہ ام اما لذتے و ذوقے کہ در
 سماع بودننے یا بجم و نے فرمود جنید نام قوالے بود من از شنیدم
 کہ شیخ شرف الدین کرمانی ساکن قصبہ رستی بود و در سماع

جان دادہ است باین بیت بیت ہر روز دہ جان من آواز مرا ز نہار
 پارہ دوست در باز مرا شیخ شرف الدین گفت در با ختم جان دم
 در زمان جان داد و بجایان رسید الحمد للہ علی ذلک مے فرمود از قاضی حمید
 الدین ناگوری بمارسیدہ است کہ مجلس سماع بود و قوالان کامل حاضر بودند
 ورنے گرفت صاحب سماع شبانہ گفت بیائید اگر کسے را با کسے تفاف
 حالے باشد با یکدیگر صفا کنید صفا کردند ہم موثر نیامد باز گفت نیاید کہ
 بیگانہ در آمدہ باشد تفحص کردند بنود ترک سماع کردند باستفااضت
 شدند در اثناے آن درویشے رسید این بیت خواند بیت کس را
 چو تو معشوق مبارک پے نیست ہاے جان جہاں شل تو در پے زمیں
 نیست ہاے با سماع این بیت اثرے ظاہر گشت و غزیرے در مجلس جان
 داد دیگران آن درویش رنغ کردند کہ دیگر یار این بیت در سماع گوئی و میفرمود
 کہ در خانقاہ خواجہ یوسف ہشتی قدس اللہ سرہ الغریز عزیزان چشت سماع
 در دادند قوال این بیت گفت بیت عاشق ہموارہ مست و مدہوش بودہ
 و زیادہ محب خویش بہوش بود ہذا کہ ہمہ محشر حیراں باشند ہاے نام تو درون
 سینہ و گوش بود ہاے این دو بیت سخت بگرفت و نفر از درویشاں چشناں
 مدہوش شدند کہ خرقة ایشاں برقرار ماندہ بود و ایشاں ناپیداشدہ بودند حضرت
 سلطان المشائخ مے فرمود کہ وقتے قاضی منہاج الدین جو رگانی را
 شیخ بدر الدین غزنوی رحمت اللہ علیہ طلبید و آن روز دوشنبہ بود و وعدہ
 کرد کہ چوں از تذکیہ فارغ شوم بیایم بعد از آمدن قاضی سماع آغاز کرد مذہبی
 منہاج الدین را این بیت بگرفت بیت نوحہ میکرد بر من این نوحہ گردنجنے
 در دل سوزم برآمد نوحہ گر آتش گرفت ہاے دستار و خرقة کہ پوشیدہ بود پارہ پارہ
 امیر خسرو خوش گوید بیت خوشاں حالے کہ با ہم گرد کویت ہاے رنخے پر خوں گیراں
 پارہ پارہ ہاے فرمود قاضی منہاج الدین مردے صاحب ذوق بود

مرد و شنبہ رتد کیر ادر میر فتم این رباعی خواند رباعی لب برب لب و لب ان جوش
 کردن چہ آہنگ ہمزلف مشوش کردن چہ امروز خوش است و یک فردا خوش
 نیست چہ خود را چو سے طعمہ آتش کردن چہ چوں این بیت شنیدم پیچود شدم
 و ساعت گذشت تا بخود باز آمدم و فرمود شیخ نظام الدین ابوالموید
 رحمۃ اللہ علیہ دیدم بر درسی سے در باب نعلین داشت از پای کے کشید و ہر
 گرفت و مسی در آہ و دو گانہ بگذار دیر تھے کہ من ہچکس را در نماز بر آں ہیئت ندیدم
 بعدہ بر بالائے منبر رفت مقرر ہے بود خوش خواں آیتے خواند بعدہ شیخ
 نظام الدین ابوالموید کا غا ز کرد کہ بخط بابا سے خود نوشتہ دیدہ ام ہنوز
 دیگر نگفتہ بود کہ این سخن در حاضران در گرفت انگاہ این دو بیت بگفت

ہیئت نہ از تونہ از عشق تو خد خواہم کرد	حال از غم تو زیر و زبر خواہم کرد
پروردے بجاک در خواہم شد	پر عشق سرے ز گور بر خواہم کرد

دے فرمود کہ وقتے حضرت شیخ شیخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز
 خواست کہ سماع بشنود گویندہ حاضر بود مولانا بدر الدین اسحاق را
 فرمود کہ آں مکتوب کہ قاضی حمید الدین ناگوری فرستادہ است پیار
 مولانا بدر الدین خلیطہ کہ در آں مکتوبات بود آورد و دست خلیطہ انداخت
 ہماں مکتوب بدست آمد شیخ شیخ العالم شیخ کبیر قدس اللہ سرہ العزیز فرمود
 کہ بایست و بخواں مولانا بدر الدین ایستاد و خواندن گرفت و آں مکتوب
 این نبشتہ بود فقیر حقیر نعیمت محمد عطا کہ بندہ درویش است و از سر
 دیدہ خاک قدم ایشان شیخ شیخ العالم شیخ کبیر را از استماع این کلمات
 حالے و ذوقے پیدا شد و بعدہ و آں مکتوب این رباعی بود خواند بیت

آں عقل کجا کہ در کمال تو سید	واں روح کجا کہ در جمال تو رسد
گیرم کہ تو پردہ برگزینی ز جمال	واں دیدہ کجا کہ در جمال تو رسد

دے فرمود وقتے من عرض داشت بخدست حضرت شیخ شیخ العالم

شیخ کبیر نشہ بودم این رباعی در قلم آورده بودم رباعی نژاد روستا
 کہ بندہ تود اند مرا بد بر مرگ دیدہ نشانند مرا بہ لطف عامت کہ عنایت
 فرمودہ است + ورنہ نہ کیئم و چہ ام چہ خوانند مرا + بعدہ بخدست حضرت
 شیخ شیوخ العالم آدم این رباعی یاد کرد و فرمود کہ تو این رباعی را کہ نشہ
 بودی یاد گرفتہ من فرمود و تھے شیخ شیوخ العالم این بیت خواند بیت
 نظامی این چہ اسرار است کہ خاطر عیاں کردی + کسے آتش نمیداند زبان
 درکش زباں درکش + ہر بار کہ این بیت بر لفظ مبارک میراند تغیر نہ پیدا میشد
 چوں شب شدے نیز این بیت سے فرمود و وحالے پیدا سے شد بعدہ حضرت
 سلطان المشایخ فرمود کہ یہ بود در خاطر مبارک ایشان کہ این بیت
 سے گویانید و من فرمود شیخ سیف الدین بابر زری رحمۃ اللہ علیہ گفتے کہ
 من مسلمان کردہ این بیت شنائی ام عزیزے حاضر بود بیتے خواند چنان ہند
 کہ این بیت است ہمیت بر سر بطور مہو الطیو شہوت مینزل + عشق مینزل
 ترائی را بدیں خواری مجوہ بعد حضرت سلطان المشایخ فرمود بیت خاکپا
 راہ عیاران این در گاہ را + برکت دست عروس ہمد عماری تجوہ امین
 عرضداشت کرد کہ عماری چیست فرمود کہ مردم آں را کہ عماری گویند عمارتی
 عمار نام مردے بود کہ این عماری ساخته اوست و نیز یہ صفت الدین بابر
 بار ما گفتے کہ کاش مرا آنجا بہر دندے کہ خاک شنائی است تا من آنرا سرمہ
 چشم خود کنم و من فرمود کہ شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا وصیت کرد کہ
 فخری نامہ یاد گیرند کہ در آں فواید بسیار است و من فرمود کہ در بابوں
 بزرگے بود کہ مثل او بزرگے بنود او گفتے کہ درینا فخری نامہ در پیرانہ سالی
 بدست من افتاد اگر در جوانی بدست من افتادے بقوت او کار ماے شگرف
 کردے نکتہ در بیان قصص و تحریق ثوب حضرت سلطان المشایخ قبس بہت
 سرہ الغزیرے فرمود کہ تحریکے کہ بیاد حق باشد سنج است و اگر میل بفسا

بود حرام آتا کند در سماع و حرکت کند و جامه در اندام هر چه در آں بنده مغلوب است
 ما خود نباشد و هر چه با اختیار کند تا بمردم نماید حرام باشد و مے فرمود در روایتی چون
 در سماع دست زند شهوت که در دست باشد میریزد و چون پائے بزمیں زند
 شهوت پائے میریزد و چون نعره زند شهوت دروں میریزد و میفرمود که حضرت
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم امیر المؤمنین حضرت امام حسن و حضرت امام حسین
 علیہما السلام را در قصص مے آورد و ایں کلمات مے گفت حرق حقیقہ عین لغتہ
 حرق شیئی ضعیف یعنی سوخت ادرا سوختگی چشم گزید و ادرا سوختگی شے خورد و مے
 فرمود کہ بعضے گویند کہ در وقت یخبری بر ضرب قوال چاکو قصص مے کنند بدانکہ
 چون مرد از خیالات نفس و خواہشہا مے شهوت دور تر گردد علامت قرب
 اوست و میفرمود و رَأَيْتُ بَرَّكُمُ قَالَ بَلَّی بعضی زبان گفتند و بعضی باشند
 دست و بعضی باشارت سر در سماع از وہاں حرکت بوجود آید و مولانا فخر الدین
 رزادی در رسالہ خود بنشستہ است کہ از بعضے پرسیدند کہ سبب حرکت اطراف بالطنین
 بر وزن الحان چیست فرمود اں عشق عقلی است و عشق عقلی محتاج نیست سخن
 گفتن معشوق حکایت و تمثیل و ملاحظہ و حرکات لطیفہ پنجم و ابرو و باشارت
 کفایت است ایں را نواطق روحانی گویند امیر خسرو گوید بیت اں چشم
 سخن گو نگرد اں لب خسا موش و اں تلخی گفتار و شکر خندہ
 چو یوسف و گفتم با بر و شنیدم بچشم ایں ضعیف گوید اشارات تو پنہاں
 نیست اسے بار و دل و جاں مے بری جاناں بگفتار و بچشم نازنین کردی
 حکایت و بخوں ریزی مادی روایت و مے فرمود دیند گوئی بود در
 بد اوں از دپرسیدند کہ در سماع و قصص چگوئی گفت ایں مقدار میدانم
 کہ بے خود برتابہ تافتمہ میجد و مے فرمود کہ مولانا بدالدین اسحاق
 گفتے کہ حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ
 العزیز در قصص آمدہ بود و دست مبارک خویش در کتف من نہادہ

ازین فخر و مہمات کر دے و پیش از آنکہ در آن مجلس سماع گرم نبود محمود و پٹوہ کہ
 از میدان حضرت شیخ شیعوبخ العالم بود اورا گفت اسے محمود مودہ یا زندہ بود
 محمود در قصر آمد کاتب حروف از والد خود سماع دارو کہ از آن تاریخ کہ شیخ شیعوبخ
 العالم نفس فیض بخش کہ در باب خواجہ محمود پٹوہ فرمود خواجہ محمود تا آخر عمر در ہر
 مجلس کہ بودے پیش از ہمہ در سماع شدے و فرمود کہ در آن ایام ماضی قاضی
 بود و را جو دہسن دایم بندست شیخ شیعوبخ العالم سنا ز عت کر دے از رعایت
 خصوصت بہ ملتان رفت با صد و رائیہ ملتان گفت کہ کبار و اباشد کہ
 یکے در سحر نشیند و آنجا سماع فرماید و گاہ گاہ در قصص ہم باشد ایشان گفتند
 اینکہ تو میگوئی واقعہ کیست او گفت شیخ شیعوبخ العالم گفتند ما اورا ہیج نتوانم
 گفت منقول است محمد میر جم نام قوال بود کہ شیخ ابوحدالدین کرمانی قدس
 اللہ سرہ از و سماع کراندہ بود خدمت شیخ شیعوبخ العالم قدس اللہ سرہ و العزیز
 فرمود کہ سماع در دہنر گویند گاں سماع در داندہ شیخ بدرالدین غزنوی
 و شیخ جمال الدین ہانسوی در قصص شدند قوالاں ایں قصیدہ مے گفتند
 خواجہ نظامی فرماید قصیدہ ملامت کردن اندر عاشقی لاسست بہ ملامت کے
 کند آنکس کہ مینا است نہ ہر تزد اسنے راعشوق زبیدہ نشان عاشقاں از
 و در پیداست بہ نظامی تا توانی پارسا باش کہ نور پارسائی شمع دلہاست
 و حضرت سلطان المشائخ مے فرمود کہ شیخ بدرالدین بسیار سمر شدہ بود
 مسافراں اورا گفتند کہ شیخ بدرالدین پیر شدہ چہ شکل سے قصد شیخ فرمود کہ او
 نے قصد عشق مے قصد ہر کرا عشق است در قصص است و مے فرمود کہ شیخ
 بدرالدین غزنوی از پیری جنبدین نتوانستے چوں سماع شدے چنان
 مے قصیدے کہ گوی وہ سالہ کو دک میر قصد و میفرمود کہ وقتے شیخ بدرالدین
 غزنوی مرا گفت یہاں ترا اجازت نامہ سماع نویسم من گفت مرا ایں مقدار قابلیت
 نیست ہر چہ درین بود شیخ شیعوبخ العالم فرید الحق و الدین قدس اللہ سرہ و درین یہ ملائق

واجبہ باقی ماندہ نفرمودہ است بنا بر اں ناقابل باشم و اں تقصیر من باشد
 این سخن مرادشوار نموده بخانه آدم و روز دوم زیارت شیخ شیوخ العالم انہم
 وے فرمودہ پیچوقتے یاد اندام کہ در سماع اول من برخاستہ باشم مگر یکبار در جمعی
 بودم سماع آغاز کردند در سن قوی در گرفت یخود شدم چون بخود باز آمدم خود را
 ایستادہ دیدم ہر کہ در سماع اول برخیزد ہر چہ در اں سماع بگذرد از و پسند
 بزرگے خوش گوید **رقص** اں نبود کہ ہر زمان برخیزی * بی درد چو کرد
 از میاں برخیزی * **رقص** اں باشد کہ در دو جہاں برخیزی * دل پارہ کنی
 و ز سر جاں برخیزی * و بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ
 ام اگر کسے در میاں افتد چنانکہ پشت او بر زمین آید و در میان باشد جامہ خود
 قد اکن چند انکہ جامہ او را از میاں جمع بکس بخود تا خود را بشکرا نہ باز خرد و اگر
 کسے خود را آتش اندازد یا از بلندی او را باز اندازد اگر ایں سماع حقیقی شدہ
 او را ضررے نرسد و اگر تکلفی باشد سوختہ و مردہ بہ وے فرمود کہ کا فور نام خواجہ
 سرائے بود در دارالامان دہلی دو تنکہ پیش من آورد من آنرا قبول کردم
 او گفت مرا فرمان است کہ ہر جمعہ بروح سلطان غیاث الدین بلبن
 چیزے میدہم اگر فرمان شود از توجہ ہر جمعہ چیزے بخد مت شما در غیاث پور
 برسانم من آنرا قبول کردم و او میرسانید تا در یک جمعہ سماع بود بیتے مرا
 گرفت من در **رقص** درآمد دست بالا کردم و دل من گذشت کہ چہ **رقص**
 میداری سبب انکہ ہر جمعہ دو تنکہ معین بتو امیر سد باز گشتم با مقام خود بایستہ
 و توبہ کردم کہ بار دیگر از اں دو تنکہ قبول نکنم بعد موصول درآمد شیخ سعدی
 خوش گوید **بیت** **رقص** وقتے مسکنت باشد * کاستیں کرو و عالم افشانی *
 عرض میدارد کہ کاتب حروف بر آنجملہ کہ وقتے امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ در
رقص درآمد دستہا بالا کرد حضرت سلطان المشائخ - امیر خسرو را
 پیش خود طلبید و فرمود کہ تو تعلق بدنیاداری ترا نشاند کہ دستہا بالا کردہ

در قص در آئی امیر خسرو دستہا گرد آورد و مشت بستہ رقص کردے
 کرات کاتب حروف اینمعی از امیر خسرو در قص معاینہ کردہ است
 بیت قص گر ہمیکہ رقص عارفانہ کن ۛ دنیا نیرپایے نہ دست بر آخرت
 فشاں ۛ دے فرمود کہ قص سخن نیست مگر با ضطرار و خروج از احتیاجاں آنکہ
 سلطان عشق استیلا یابد جدیکہ اگر وجہ نکلند اورا مضرت کند شیخ الشیوخ
 شہاب الحق والدین سہوردی قدس سرہ العزیز در حوارف آوردہ است
 بعضے صادقان قص بر الحان و وزن کردہ اند من غیر انہا روجہ و حال
 و نیت ایشان موافقت فقر است و قص ایشان از قبیل مناجات شہادت
 چنانکہ ضحک و ملاعبہ باہل و اولاد و دے فرمود کہ قص ناموزون رفتن
 میان درویشان عیب است قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہ
 سرہ العزیز در سماع ہائیکے را گفتے تاہر کہ در قص بے اصول رود اورا از
 در من بیرون کنید و قتی در مجلس مردے بے اصول میرفت آنکس پیام
 و دست بر سینہ نہادہ از قص باز داشت چوں سماع آخر شد آن مرد بے اصول
 بطلب انصاف برخاست و پیش قاضی حمید الدین ناگوری در آمد و گفت
 سماع در من اثر کردہ بود و در مائے آسماں کشادہ گشتہ پایے در بہشت
 نہادہ بودم تا دروں بروم در اثناے آن فلاں کس آمد و مرا باز داشت
 من ازاں نعمت محروم شدم قاضی حمید الدین روے سوے ایں
 رقص بے اصول کرد و گفت بہشت جائے بے اصولاں نیست
 نکتہ دریاں استماع سماع و بکا و قص حضرت سلطان المشائخ
 قدس سرہ العزیز را بہت سماع اگر است عا میگردند و روز پیش از
 از طعام مہمود کہ بوقت افطارے آوردند نقصاں کردے و انچہ مہمود بود
 معلوم است چہ مقدار در نکتہ مجاہدہ تحریر یافتہ است العرض بعد از ادا
 اشراق در مجلس سماع در صدر بر سجادہ محبت و عشق بنشتے شاعرے

گوید شعر فیما حسن الزمان وقد تجلی بہذا الفی والقبال صد رہ یعنی پس
 اسے نیکو زمانہ در حالے کہ جلوہ کردہ بایں خوبی و بایں پیش آمد بالا را و از شاخ
 کبار آنوقت چون شیخ ضیا الدین رومی و مولانا شمس الدین داسغانی جد
 مادرین کاتب حروف و مولانا حسام الدین اندیقی و مولانا نظام الدین پانی
 پتی و شیخ علی زبیلی و سجادہ داران زمانہ چوں در یگانہ پختی و سراں حلقے
 حیدریاں و قلندریاں و مسافران بجزو برکہ و در شہرے بودند در آن جمع حاضر
 مے شدند بزرگے خوش گوید شعر طوبی کاغین قوم ائت بینہم + فہو من
 نعمۃ من و جہدک الحسن + چوں طعام نہاری خرج شد تو آلاں خوش گوے کہ
 ملازم آنحضرت بودند چوں سپیدی کہ بصورت و سیرت صوفیاں بود و وصا
 قوال در مجلس نبوت سماع مے گفت و حسن سپیدی عجیب اے بود کہ بجز دانکہ آغا
 کر دے آتش بدہاے عاشقاں در درے و سنگد لاں را از جاے بخت بیا نیے
 چوں آسیا بگردانیدے بزرگے خوش گوید بیت از صوت خوش تو خرقہ پوشا
 چوں صبح دیدہ اند گریاں + بعد وصامت کہ ناطق معانی بود میان علم
 موسیقی بیتے در سماع گفتے الغرض چوں سماع آغاز کردے در حضرت سلطانی
 المشایخ اثر کردے فاما چوں صاحب سماع نشدے چنانچہ در نکتہ قصص تحریر
 یافتہ است بعدہ عزیزے مسافرے کہ دریں کار بودے صاحب سماع
 شدے و در ویشاں و عزیزاں در قصص مے آمدند حضرت سلطان المشایخ
 در مقام خود بر سجادہ کرامت یک ساعت نیکو ایستادہ در گریہ بودے
 چوں رو مال آستیں بگریہ تر شدے ہنگامہ سماع کن برگشتی بموافقت
 ایثاں با سکونت تمام و اطرافنے فراہم در قصص درآمدے و دور عاقلان
 بگردے و باز در مقام خود بایستادے و گریہ چناں غالب آمدے کہ
 سہ چہار گز دستار چہ باب چشم مبارک تر شدے و آب چشم مبارک
 نوے پاک مے کردند کہ قطرہ از آب چشم مبارک در نظر کسے در نیامدے

فرض است ہرگز
 ماسا جلا سے کہ
 قیادت کی اور کمال
 پس ان خوش
 ہر اس وقت
 اس وقت کہ قور
 است ۱۲

لکھنؤ
 سہیل کمار

بیتہ نوبال

مگر آنکہ ہمیں دستار چرتکشتے بیشتر چناں بودے کہ از کف دست مبارک خود
 آب چشم پاک کر دے چنانکہ حضرت سلطان المشائخ بخط مبارک خود
 در قلم آورده است کہ حق تعالی در توبیت یاد کرده است کہ اے پسر
 آدم چوں بگری چشمہاے تو پس مسح کن بجاہ خورش و لیکن مسح کن
 بکف دست زیرا کہ آن آب چشم رحمت است این آب رحمت را
 باعضاء خود بمال عجب نیست کہ از آتش اماں یا بی این ضعیف گوید
 بلیت ز عشق چشم تو از چشم من شد چشمہ پیرا و لے زان چشمہ ہادیم رول
 خون جگر باشد و بوقت گریہ در روے مبارک ایشاں ہیج تغیر ظاہر نہ
 چنانکہ خلق را مے باشد و ہرگز لغو و آہے از حضرت سلطان المشائخ
 ظاہر نشدے مگر نفس سر و از سینہ مصفاے پُر درو بر آوروے و ہیج قوال
 را جمال نبودے کہ در آن مجلس از مقام سماع کہ آغاز کردہ است بجنبہ یکے
 مگر آنکہ درویشے سوخته از غایت شوق قوال را بگرفتے از مقام خودش
 بجنبہ بانیہ در گریہ جنبش در آمدے مصرع زذوق عشق تو در جملہ فوق
 عشق گرفت و از منکراں سماع بعضے فقہاء و محول علما در مجلس حاضر
 بودندے و از ذوق گریہ حضرت سلطان المشائخ کہ محبت
 بستہ در پایے مبارک حضرت سلطان المشائخ افتادندے
 شیخ سعدی گوید بیت ہم سر و ہا را بباہید خمید و کہ در پایے
 آل سر و بالا رود و وازاں کار کہ انکار مے آوردند بلب اقرار
 زمیں بوس آنحضرت مے کردند بیت سر کہ نہ در پایے عزیز
 رود و بارگران است کشیدن بدوش و امیخرو گوید بیت
 خسرو از بخت خوشت یاری کند انجاسی و ہم ہرز میں نہ
 دیدہ را گستاخے با ما کن و اگر در عین سماع و حال
 وقت چاشت در آمدے از مجلس بروں آمدے

و بدل فارغ نماز چاشت ادا کر دے باز در سماع آمدے و بیشتر حال ایں بوی
کہ بوقت سماع غزیاں جامہ ہا و دستار ہا بقوالاں میدادند و باز نے ستمد
کے را از قوالاں قوتے بنود کہ آں دستار ہا وجہ ہا بیرون آوردے وقتہ
چند کورے از دستار مبارک باز شدے بایستادے و آں دستار ہا
باز بستے و بیشتر عطاے حضرت سلطان المشائخ دستار چہ بود کہ
آں باب چشم تر بودے آماچوں حضرت سلطان المشائخ در خانہ بود
شب و روز در سماع الست و گریہ مشغول بودے مصرع عشق را مطرب
از دہوں باشد پیش شیخ سعدی گوید بیت مطرباں رقتند و صوفی در سماع
عشق را آغا بہست انجام نیست و اگر در خطیرہ و یاد رہاے دیگر و یاد باغ
دل مبارک کشیدے حضرت بدولت برختے امیر خسرو گوید بیت رستم
بسوے باغ و بیادوت گریستم و برہر گلے و گرنہ گرایا دباغ بود و در انتائے
راہ اقبال خادم عجب الد کولی چپ و راست گرد و دولہ حضرت
سلطان المشائخ شدہ با و از زم و مرق بیتے گویاں با جگر سوزاں گریہ کنایا
میرفتند و حضرت سلطان المشائخ چون سستی طامع در دولہ گریہ کنایا بیتے
عجب تاثیرے بود سماع سلطان المشائخ را در آں ایام ہر بیتے و صوتے
کہ حضرت سلطان المشائخ را در سماع ذوق دادے آں صوت و آں
بیت مدنے مدید در میاں خلق مشہور شدے خورد و بزرگ و ضعیف و شریف
در جمیع ہا و محفل ہا و کوچہ ہا و قہا از صدقہ حضرت سلطان
المشائخ نے گرفتند و کار محبت و عشق را روز باز رہے در جہاں پیدا
آمدے شیخ سعدی خوش گوید بیت یادشا ہاں بکنج و جہ خوش اند
عارفان در سماع ہا یا ہوسے و خلق را در آن زمان راحت جز حکایت
سماع و اخلاص و نیاز مندی و شفقت و ولینت و دل و ریافتن و سرور
نہیر پاسے اہل دلاں نہادن کارے دیگر بنود و خوب طبعان عالم از

شعراے بے نظیر و ندیمایاں دلیلیز و جوانان لطیفہ گوے ہمہ سر پر است
 حضرت سلطان المشایخ نہادہ بودند و از دولت او ہر کسے باندہ
 طبع خویش در سہ قسم کہ مے بودند و قہا در سینہ خود احساس مے کردند
 و قوالان خوش گوے کہ چاکران آنحضرت بودند و سایر قوالان شہر
 نظیر لطافت طبع آں بادشاہ عشق و اضع علم موسیقی گشتہ دببم غزلے
 جدید و صوت نوے آوردند و کار سرور و بالعلوم علوی میرسانیدند
 این ضعیف گوید بیت خلق شادی کتاں بہر کوے مطربان در سماع
 ہر سوے نہرہ بگریدست دف کردہ ہ از خوشی خویش را صرف کردہ
 این ثمرہ ذوق و محبت حضرت سلطان المشایخ بود کہ با حق تبارک
 داشت مکتبہ در بیان بعضی مجالس سماع حضرت سلطان المشایخ
 قدس الدیرہ العزیز کاتب حروف از والد خود سماع دارد کہ روزے
 حضرت سلطان المشایخ در دلیز خانہ نشستہ بود و صامت قوال
 پیش حضرت سلطان المشایخ مے گفت در سلطان المشایخ اثر
 کرد و گریہ و حالے غالب شد کہے از یاراں آنجا حاضر نبود کہ در قص
 در آید حاضران بدان سبب در فکر شدند و دریں اثناے مردے از بیرون
 درآمد و سر بر زمین نہادہ در قص شد حضرت سلطان المشایخ
 نیز در قص با و موافقت کردند ساعتے ذوق سماع بگرفتند چون
 سماع فرو داشت شد آں مرد بیرون آمد حضرت سلطان المشایخ
 فرمود این مرد غیب را بطلبیہ مردم متصل بطلب آن عزیز بیرون آمدند
 چپ و راست بدیدند نیافتن عرض میداد کاتب حروف برانجملہ کہ
 این مرد از مردان غیب بود چون مجھے و عاشقے کہ در دریاے محبت
 غرق باشد خواہد کہ بایاد دوست و برآشنای بشناکند و دست و
 پایے زند و بانوار تجلی مخصوص گردد ہر آئینہ از عالم غیب مردے

باورسانند مجلس دیگر کاتب حروف انوالہ خود در حمتہ اللہ علیہ سماع دارد
 کہ روزے در خانہ برادر حسین در خانہ چہارستون مجھے بود حضرت
 سلطان المشائخ در آن جمع حاضر بود و قوال جگری از مولانا و جیبہ الدین
 بصوتی مرقے گفت و غالب ظن من آنست کہ این جگری بود (یقیناً بن
 بھاجی این شکستین باسون) حضرت سلطان المشائخ را این ہندوی
 اثر کرد و عزیزے صاحب سماع شد حضرت سلطان المشائخ در قص و را آمد
 گریہ و حال غالب شد چوں ساعت گذشت سماع فرو داشت کردند فاما
 ہنوز سماع حضرت سلطان المشائخ در سر بود و گریہ باقی بود چوں توالات
 این حال دیدندے فی الحال ہماں سماع آغاز کردندے بنا بر این باز ہماں
 سماع شروع نمودند دریں اثنا حضرت سلطان المشائخ انگشت مبارک
 خود بر زانوے مبارک بطریق قلم را ندوالد کاتب حروف و ملک السادات
 سید کمال الدین احمد عم کاتب حروف و اقبال خادم و امیر خیر و ملک الشعرا
 دریں حال مقابل حضرت سلطان المشائخ ایستادہ بودند سید کمال الدین
 احمد اشارت را ندن انگشت مبارک بر زانوے مبارک دریافت اقبال را
 گفت کہ حضرت سلطان المشائخ دوات و قلم و کاغذ بخوابد اقبال دریں محل
 نازک پارہ کاغذ پیش برد کہ حضرت سلطان المشائخ بدست مبارک نہاد
 و در بجانب خواجہ محمود بنیہ حضرت شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین
 رقص اشارت کرد خواجہ محمد برقص برخاست حضرت سلطان المشائخ
 دریں محل آن کاغذ بالا کرد کرا مجال آن کہ آن کاغذ از دست مبارک
 حضرت سلطان المشائخ بتانہ ضرورت اقبال پیش رفت و آن
 کاغذ از دست سلطان المشائخ بستہ بعضے کہ محل داشتند خواجہ اقبال
 مزاح شدند کہ ہمینند کہ سلطان المشائخ در آن کاغذ چہ نوشتہ است
 چوں اقبال از اثر نظر سلطان المشائخ بہرہ یافتہ بود و پختہ گشتہ بچسب

بر سر سلطان المشايخ واقف ساخت فی الحال آل کاغذ را در دهن انداخت
 و فرو برد و بعضی از خواجهاقبال روایت کنند که در آن کاغذ این نوشتار
 بود مصرع از دست توبستام و دست تودهم اما چون خدمت مولانا شملین
 و امتیانی خدما در می کاتب حروف که یار غار سلطان المشايخ بود بدین
 سلطان المشايخ آمد بعضی بخدست مولانا از حال سماع و کیفیت کاغذ تمام
 گفتند و التماس کردند که این مشکل از شما حل خواهد شد شمارے باید که از سلطان
 المشايخ کیفیت آل کاغذ پرسند چون خدمت مولانا را با سلطان المشايخ
 ملاقات شد مولانا از کیفیت سماع و آل کاغذ پرسید سلطان المشايخ آب
 در چشم مبارک گردانید و آه سهواً از سینه مبارک برآورد و فرمود که مولانا
 مصرع نامه نوشتن چه سود چون فرمود سهواً دست مجلس دیگر کاتب حروف
 از والد خود سماع دارد که رونق حضرت سلطان المشايخ در جرحه قدیم که درون
 صفحه ستون خور دست نشسته بود و در مقام خلوت صامت قوال
 سماع آغاز کرد سلطان المشايخ در عالم بسط شد تجرید فرمود و هر چه در خانه
 بود همه را به بندگان خراسه و مانید در آخر و ال این ضعیف درآمد سلطان
 المشايخ تجرید فرموده بود نظر کرد تا چیزی باشد بوالد کاتب حروف و پسر
 چرمین آویخته در نظر آمد والد فقیر را فرمود تو در مطبخ برو چندان گرم بیار والد
 امر سلطان المشايخ بجا آورد و سلطان المشايخ فرمود که این نان ها
 را در این سفره بنه این سفره با این نان ها توبستان هر کینه چون کوب
 نمائیم از سرفوق نعمت بدرویشی دهد امید است که آن نعمت در
 خاندان او باقی ماند و پسر زندان او تو والد او تناسل و ابرس این
 ضعیف گوید رباعی این نعمت است دینی و دنیا طفیل آل و این فرقه
 غیبی در خاندان ماست و هر روز نعت و هم بخور راحته و این یاد دوست مولانا
 در آن است مجلس دیگر کاتب حروف از والد خود سماع دارد در آنجا ملک قریب است

حضرت سلطان المشائخ ارادت آورد و قصر کرد و بعد چند گاه او را ارتدو
 خلق شد و ترتیب جمیع شکر کرد بہ نیت آنکہ حضرت سلطان المشائخ را در
 آنجا خود طلبہ و مخلوق شود و بخدمت حضرت سلطان المشائخ آمد و عرض داشت
 کرد کہ اگر خانہ بندہ را بوضو و نماز و شرف خلعت و سلف این بیچارہ باشد
 سلطان المشائخ قبول نہ کرد آخر چوں عجز و بیچارگی قیہ یک بسیار شد بغیر
 انشراح خاطر قبول کرد و قیہ یک جملہ مشائخ و صد و شہر را جمع کرد چوں حضرت
 سلطان المشائخ بخانہ او رفت بعد آنکہ طعام نہاری خرچ شد سماع آغاز کرد
 ہر چند قوالاں سماع آغاز کردند و از ہر نوع مے گفتند و چکس را اثر نہ کرد مجلس
 ہچنان بستہ بود تا آخر صحن بہمدی قوال این بیت را در سماع گفت بیت
 در کلبہ درویشی در محنت پیویشی و بگذازد را با من ہر سوسے مکن افسانہ و این
 بیت در سلطان المشائخ اثر کرد و گریہ و حالے غالب شد غریزان و درویشان
 مجلس را از ذوق حضرت سلطان المشائخ ذوق و حالتے در گرفت الغرض
 بوقت طلب خیریکہ در خاطر سلطان المشائخ مے گذشت ہماں معنی آرزو
 بدین بیت گویانیدند مجلس دیگر کاتب حروف را نیک یاد است کہ در عہد
 سلطان غیاث الدین تغلق جیسے بود در بالاسے بام جامع خانہ یاران و عزیزان
 حاضرین مجلس بودند امیر خسرو استادہ بود سلطان المشائخ سبب
 زحمت بالاسے کہت نشستہ بود و صحن بہمدی در سماع این بیت مے گفت
 بیت سعدی تو کیستی کہ داری دریں کمنہ و چنداں فتادہ اند کہ ماصیہ لا ینعم
 حضرت سلطان المشائخ را این بیت اثر کرد و مستغرق گریہ شد و خواجہ
 اقبال خادم سر آں کہت ایستادہ بود دستار چہما از جامہ باریک پارہ
 مے کرد و بدست مبارک حضرت سلطان المشائخ میداد کہ سلطان المشائخ
 ہاں دستار چہما آب چشم پاک مے کرد و بجانب حسن بہمدی مے انداخت
 شیخ سعدی خوش گوید قطعہ ناودان چشم رنجوران عشق و گرفتوریند بخو

مجلس دیگر

اکید بچھے + شاد باش اے مجلس روحانیاں + تا خوردن ایں مے کہ من ستم
 بموے + چوں ساعتے بریں حال گذشت سماع فروداشت شد امیر حاجی
 پسر امیر خسرو غزل خواندن آغاز کرد چوں بدیں بیت رسید بیت خسرو
 تو لکیتی کہ در آئی دریں شمار + کیں عشق تیغ بر سر مردان دیں زردہ است +
 با سماع ایں بیت حضرت سلطان المشائخ را ہماں حال و ذوق پیدا
 شد الغرض ہر بار کہ ایں بیت امیر حاجی مکرر کر دے حضرت سلطان
 المشائخ دستارچہ جانب امیر حاجی و دیگر دستارچہ جانب امیر خسرو نے اندر
 الغرض چوں حسن قوال سلطان المشائخ را در اں حال دید ہماں بیت
 شیخ سعدی کہ در صدر سطور است در صوت گرفت درین حال حضرت
 سلطان المشائخ بہت قص اشارت بخدیت خواجہ موسیٰ پسر مولانا
 بدرالدین اسحاق نمبرہ شیخ شیوخ العالم خواجہ موسیٰ سر بر زمین نہاد
 و برقص برخاست چوں ساحتے تواجد کرد سر بر زمین نہاد و نشست حضرت
 سلطان المشائخ پہچناں در گریہ و ذوق سماع بود خداوند آں چہ وقت
 بود و چہ حال تالاب گور ذوق انحال در سوید اے دل کاتب حروف خواہد
 بود جاں بآرزوے آں ذوق کہ از سلطان المشائخ معاینہ کردہ است
 بریاد حضرت سلطان المشائخ خواہد داد انشاء اللہ تعالیٰ ایں ضعیف گوید
 بیت دل زلف تو نہم عشق ابد در یابم + جاں بیا تو دہم زندگی از سر
 یابم + مجلس فیکر کاتب حروف را یاد است در خانہ حضرت سید السادات
 سید خاموش عم کاتب حروف کہ مناقب او در نکتہ سادات تحریر یافتہ
 است جہتے بود و در اں جمع سلطان المشائخ حاضر بود حسن بہمدی قوال
 و سماع غزل شیخ اوحہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ بصوت مرق مے گفت چوں
 بدیں بیت رسید بیت گفتی از آن دیگر اں اوحہ شدی و ائم کنوں + تا
 مہر تو بر جاں بود اوحہ کیاے دیگر اں حضرت سلطان المشائخ

ایں بیت اثر کرد گر نیو حال غالب آہ در قفس درآمد و ذوق مے گرفت در
 اثناے ایں حال وقت فی الزوال درآمد سماع فرو داشت کرد و نبشتن
 فنا حضرت سلطان المشائخ را ذوق سماع هنوز در سر بود و آب در دیده
 مبارک چوں مروارید غلطان بچو مست طامع نشست درینیاں امیہ خسرو
 غزل خواندن گرفت اول ایں بیت خواند بیت رخ جملہ را نمود و مرا گفت
 تو بمیں * زیں ذوق مست بخبر مکیں سخن چہ بود * بہینکہ ایں بیت بسع
 مبارک حضرت سلطان المشائخ کسب سلطان المشائخ بگوشہ چشم کہ
 چشمہ محبت بود سوے امیہ خسرو دید باز ہاں حال وہاں گریہ بر سلطان
 المشائخ مستولی شد چنانکہ کرت امیہ خسرو ایں بیت مکرر کرد حسن بہاری
 دریافت کہ حضرت سلطان المشائخ را ذوق سماع شدہ باز ہاں بیت شیخ
 اوحہ کرمانی در صوت گرفت سلطان المشائخ بسیار تاثیر کرد چنانکہ غریزہ
 کہ در مجلس بودند از صدقہ حضرت سلطان المشائخ در ذوق شدہ حق تعلیم
 و علامت کہ چوں کاتب حروف را ذوق سماع حضرت سلطان المشائخ
 کہ دریں مجلس بود در خاطر بگذرد آتش شول جمال ولایت یہ یعنی سلطان
 المشائخ در دل شعلہ زدن گیر دایں ضعیف گوید بہیت ز آتش شوق تو
 دل خواہم سوخت * جاں را بسوئے زلف تو خواہم داد * کاتب حروف عرض
 مبارکہ بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ نبشتہ دیدہ ام شیخ محمد الدین
 بغدادی در وقت شہادت ایں بیت میگفت کہ کہہ دل پر خوں شدہ
 عمارت مے کن * دیں جان خراب را عمارت مے کن * بے ہیچ گناہ
 عاشقانرا مے کش * و آنکہ سر خاک شان زیارت مے کن * کہ واقعہ شہادت
 شیخ محمد الدین بغدادی بسع خلق رسیدہ کہ شیخ محمد الدین بغدادی
 مرید شیخ نجم الدین گبراست قدس سہ شیخ محمد الدین در سماع
 غلو تمام داشت و بے سماع نتوانستی بود و قبول تمام یافتہ بود

چنانکہ اہل زمانہ مطیع و مرید او بودند و خوار زم شاہ را از شهرت او و اطاعت
 خلق بدو عبرت بود الغرض شیخ محمد الدین را بارها از کثرت سماع حضرت
 شیخ نجم الدین منع کردے چنانکہ روزے شیخ محمد الدین در سماع بوشیخ
 نجم الدین خادم را فرستاد کہ اورا بطلب خادم آمد دید کہ شیخ محمد الدین
 در عین سماع و رقص است اورا طلبیدند شیخ محمد الدین در ذوق سماع بود
 زلفت خادم بخیرت شیخ آمد ماجرا گفت شیخ فرمود باز برو دست او
 بگیر و او را از سماع بازدار و بیار چوں خادم باز آمد دید کہ شیخ محمد الدین
 همچنان مستغرق است و این سخن مے گوید مصرع ما زیلا آمدیم و باز بالا
 میر ویم خادم دست شیخ محمد الدین گرفت و خواست کہ از رقص بازدارد
 میسر نشد همچنان خادم باز گشت و این سخن کہ در رقص مے گفت بسمع
 مبارک شیخ نجم الدین کبریا نی شیخ نجم الدین فرمود کہ ما ہماں نفس
 کہ او در مجلس مے گفت در کار او کردیم الغرض چوں شیخ محمد الدین
 از شما فارغ شد در عالم صحو افتادہ داشت کہ نیک نکر دم خرابے این
 ایں حرکت طشت پر آتش بر سر مبارک برداشت و پیش شیخ نجم الدین
 کبریا در صفت نعال بایستاد شیخ فرمود کہ ایں حاجت نیست ہماں نفس
 ماجرا سے تست الغرض در ایام سلطان خوار زم شاہ کہ بادشاہ بزرگ
 بود و شش لک سوار داشت ترکستان و خراسان و صفہان تا
 حد عراق و از طرف ہندوستان تالب سندانہ در ضبط او بود و ایں
 بادشاہ را مادرے بود از آل بادشاہ خفجاق کہ در ملک رانی و کفایت
 کار ذاتی مثل نہاشت و خطاب او خداوند جہاں بود و ایں بادشاہ و ما
 اوہر دو مرید شیخ نجم الدین کبریا بودند ہر دو را اتفاق خانہ کعبہ
 شد بخند مت شیخ نجم الدین آمدند و گفتند کہ ما را اتفاق
 زیارت خانہ کعبہ شدہ است اگر خدوم شفقت کند

یار سے ازبکستان خود نامزد حال ماکند تا پیرا بر ما بیاید محض کرم باشد و بواسطہ
 اوج مقبول افتد شیخ نجم الدین بعد از تامل بسیار شیخ محمد الدین را در
 کرویکینار و ریارسید مذکور است کہ در جہاز خاص سلطان محمد خوارزم شاہ
 و مادرش و شیخ محمد الدین سوار شود چنانچہ شیخ بخوابش ہر دو سوار شد شیخ
 محمد الدین در جمال و خوبی و ملاحمت و صباحت بے نظیر عصب و دقتضار انظر
 مادر خوارزم شاہ بر جمال شیخ محمد الدین افتاد دل از دست داد و شیفتمہ
 جمال شود نگیزا داشت بہت تر خود ہر کہ بیند دوست دارد و گناہ نیست
 بر سعدی مسکین و شیخ محمد الدین را در محبت حق تعالی از خود خبر نبود
 تکیف از غیر خوارزم شاہ از بعضی خبر دار شدہ و غرور سلطنت خوارزم شاہ را
 براں آورد کہ شیخ را ہلاک کند تا این شور عشق کہ برخاست فرو نشیند شیخ
 محمد الدین را بسعادت شہادت رسانید و سر مبارک او را در طشتہ نہادہ یا
 ہزار دینار بخیر دست شیخ نجم الدین کبریا فرستاد و گفت کہ شیخ محمد الدین بسعاد
 شہادت رسید و دینار ما سے زر خون بہاے اوست و چوں پیغام
 خوارزم شاہ بخیر دست شیخ نجم الدین قدس السیرۃ العزیز رسید شیخ
 فرمود کہ دیت محمد الدین ما و خوارزم شاہ و تمام مملکت خوارزم شاہ
 است چوں این نفس بر زبان مبارک شیخ نجم الدین کبریا گذشت بعدہ فرمود
 کہ آہ نفس خود را میروں نے آوریم ہم در آن چند روز خراج چنگیز خاں شد
 از جانب چین بائہ لک سوار یک گلہ اسپان و شتران و گوسفنداں و غیر
 آن بنا گاہ از بیاباں پیدا شدند و مملکت خوارزم شاہ خراب گردند خوارزم
 شاہ را و چندین ہزار علما و اولیا و خلایق دیگر از خورد و بزرگ از مردوزن بزر
 تیج آورد و نام و نشان خوارزم شاہ و احوال و انصار او بر روی زمین
 نگذاشت چنانچہ در طبقات نامری سطواس الغرض بتاثیر قبول نفس
 مبارک شیخ نجم الدین کبری در آن ایام تہر خدا سے تعالیٰ نازل شد و در شہر

حواریان چون چنگیز خان بخوارزم رسید ترکاں باتینهای برهنه بخانقاه
 حضرت شیخ نجم الدین درآمد دیدند که شیخ بر صلی استقبال قبله نشسته است
 خواستند که شیخ را به تیغ زنند و حیرت افتادند شیخ فرمود که من چهل مرد را
 در چهل حجره نشاندادم در مدت چهل روز سی بیست روز گذشته و روز
 باقیمانده که ایشان بخدا رسند تا چهل روز تمام نشود شمال با من دست نیست
 چون سه روز گذشته و چهل روز تمام گشت آن چهل مرید هر یک بمرتبه کمال
 رسیدند آن کافران ملعون باز تیغ را برهنه کرده بخانقاه درآمدند اول شیخ
 نجم الدین کبریا بر سجاده نشید که در بعه آن چهل ولی را که نونیا زبوندند با
 لوازم و جواری شیخ را شهید کردند و واقعه شهادت شیخ فرید الدین عطار
 نیز در آن خروج کفار و درنیشا پور بود حضرت سلطان المشایخ فرمود چون کافران
 دینشاپور آمدند اول تیغ بپایان شیخ عطار نهادند و ایشان را کشتن کردند شیخ عطار گفت
 این چه قمار است و این چه جبار است چون نوبت شیخ رسید گفت این چه کرم است این
 چه لطف است قدس بدره العزیز نکتہ در بیان فوائد بعضی مجالس حضرت
 سلطان المشایخ در باب سماع فرمود که سماع درین شهر قاضی
 حمید الدین ناگوری نشانداده رحمه الله علیه رحمه الله علیه و اسقه و قاضی
 منہاج الدین جرجانی چون او قاضی شد و صاحب سماع بود این کار
 استقامت گرفت اما قاضی حمید الدین را با آنکه مدعیان با او منازعت و
 خصومت بسیار کردند او بر آن حرف ثابت بود و وقتی نزدیک کوشک
 سفید در خانه کیسه دعوت بود شیخ قطب الدین بختیار قدس بدره
 العزیزه مانجا بود با عزیزان دیگر مولانا رکن الدین سمرقندی را خبر کردند
 و او مدعی عظیم بود از خانه خود با خدمت گاران و متعلقان روان شد تا در
 خانه درآمد و سماع را منع کند قاضی حمید الدین را ازین غنی خبر کردند قاضی ختم
 خانه را گفت که برو جائے پنهان شو چون ترا طلبند پیدانشوی صاحب خان

جمع
 غنی

پہنچاں کر دے بعد ازاں قاضی حمید الدین فرمود در خانہ باز کنند و سماع و در
 دہند پہنچاں کر دے در کمن الدین سمرقندی با جمعیست خود در خانہ رسید
 پر رسید کہ خصم خانہ کجاست تاکید و تفحص بسیار کر دے گفتند خصم خانہ غائب
 است حاضر نیست باز گشت حضرت سلطان المشایخ بریں سخن تبسم میفرمود
 و مے گفت کہ قاضی حمید الدین نیکو تدبیرے کر دے کہ خصم خانہ را غائب کر دے
 یعنی بے اجازت او اگر درآمدے مواخذہ بودے بعد ازاں فرمود کہ بحال را
 رانیز با قاضی حمید الدین ناگواری منازعت شدہ بود تا وقتے مولانا
 شرف الدین بجزی رنجور شد قاضی حمید الدین از صفا کہ درویشاں
 باشد بعیادت او بر دوار رفت اورا خبر کر دے کہ قاضی حمید الدین آمدہ است
 او گفت آنکہ خدایا را معشوق مے گوید من روے او نہ بینم دریں مجلس
 امیر حسن عرض داشت کہ نہ مقصود ازین معشوق محبوبست
 سلطان المشایخ فرمود دریں بحثها بسیار است مردم انچه میدانند
 مے گویند اما یکے در خانہ خود چیزے میگویند مردم چکنند بعدہ فرمود چوں
 ذکر سماع قاضی حمید الدین بسیار شد مدعیان آنوقت فتویٰ کر دے
 وجوہا ہستند و نوشتند کہ سماع حرام است فقیہے بود کہ با قاضی آمد
 و شد داشت مگر او ہم در آں چیزے نوشتہ بود و آں خبر بقاضی
 حمید الدین رسانید و در بنمایاں آں فقیہہ بخدمت قاضی آمد قاضی
 روے سوے او کرد و گفت تو ہم جواب نوشتہ فقیہہ شرمندہ شد
 گفت آںے نوشتہ ام قاضی حمید الدین فرمود کہ آں مفتیان کہ جواب
 نوشتہ اند نزدیک من ایثاں ہنوز در شکم مادر اند لیکن تو زادہ آما ہنوز
 طفلے دریں مجلس بچے بخدمت حضرت سلطان المشایخ عرض داشت کہ دریں
 روز ہا بعضے از درویشاں آستانہ دار در مجمعے کہ چنگ و رباب و فراموش
 رقص کر دے فرمود نیکو نکردہ اند انچہ نامشروع است ناپسندیدہ بعد ازاں

یکے گفت چوں این طایفه از آن مقام بیرون آمدند ایشان گفتند که
 شما چه کردید در آن جمع عزامیه بود و سماع چگونه شدیید و قصص کردید ایشان
 جواب دادند که با چنان مستغرق سماع بودیم که ندانستیم که اینجا فراموشیست یا نه
 حضرت سلطان المشایخ فرمود این جواب هم خیر نیست این سخن
 در همه حصیتهایا به دریں میاں امیر حسن عرض داشت کرد که صاحب مرصا
 و العباد در بعضی نوشته و این دو مصراع عرض داشت کرد بیت گفتی که بنزد من
 حرام است سماع اگر بر تو حرام است حرام است با داد حضرت سلطان
 المشایخ فرمود که آری و این باغی بر زبان مبارک راندر باغی دنیا طلبا جهل
 بکاست با داد و این حیفه مردار است با داد گفتی که به نزد من حرام است سماع
 اگر بر تو حرام است حرام است با داد باز امیر حسن عرض داشت کرد که اگر علمای دین
 در این باب بحث کنند و در نفی سماع سخن گویند نیکو نماید اما آنکه در خانه فقیر باشد
 چگونه نفی کنند اگر نزدیک حرام باشد این قدر کنند که خود نشنود اما با دیگران خصوصیت
 نکنند که نشنود خصوصیت در ایشان نیکو نیست سلطان المشایخ تسبیح کرد و بفرمود
 حکایت فرمود که چندین علمای سنی و شیعیان بودند و یکبار سماع غوغا کردند و وقت
 مستعملی است کرد و جماعتی از علمای اوقاف کردند و یک طایفه بود و او هم اقامه کرد و دیگران
 گانے بود این تعلیم را و قعد اولی سهوشد سوم رکعت متصل دوم برخواست چوں
 دانستند بود نیست که این نماز را چگونه تمام باید کرد و علمای نیز ساکت بودند چوں
 طریق اتمام آن میدانستند آن غای بود غلبه کرده چندان سبحان الله گفت
 که نماز خود باطل گردانید این تعلیم بعد از سلام نماز روئے سوئے آن عامی
 که اسے نادان جمعی چندین و شصت حاضر بودند سخن گفتند و خاموش بودند و کبیتی
 که انهم غلبه کردی نماز خود باطل گردانیدی باز امیر حسن عرض داشت کرد که طایفه که منکر
 سماع اند بانه نیکو میدانند و بر مزاج ایشان وقوف تمام دارد غرض آنکه ایشان سماع
 شنیدند و نیکویند ما از این شنیدیم که سماع حرام است بنزد من و خود اما راست عرض میدارد

کہ اگر سماع حلال ہو دے ایساں نشیندہ سلطان المشایخ بریں سخن
 خندید امیر حسن گوید **۵** در ایام چو تو شکر لبے تاکے کشم تلخی بزین یک خند
 و دامان عیشم شکرین گرداں **۶** فرمود کہ آرسے چوں در ایساں ذوق نیست
 چگونہ شنیدندے و بر چہ شنیدندے بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ
 بنشہ دیدہ ام کہ منکر سماع از سہ حال خالی نیست یا جاہل است بسنن و
 آثار و یا کسے است کہ اورا عجبہ از اعمال نیک شدہ در آن غرہ گشتہ و یا
 کیست کہ طبع وے بہتہ است بیاں سبب ذوق ندارد وے فرمود مردے
 بحسن صوت چند شتر بارگراں را در راہ دراز بمنزل میرسانید چوں
 آن صوت بداشت ہمہ شتران ہلاک شدند فرمود **۷** شتر را کہ شور و طرب
 در سراست **۸** اگر آدمی را نباشد خراسان **۹** جز خداوندان معنی را غلط اند سماع
 اولت مغزے بیاد تباروں آید ز پوست **۱۰** وہم در مجلس حضرت سلطان
 المشایخ شخصے تقریر کرد کہ اکتوں در فلاں موضع یاران شما جمعیتے کردہ اند
 و مرا میر و محرمات در میانست حضرت سلطان المشایخ فرمود کہ من منع
 کردہ ام کہ مرا میر و محرمات در میان نہ باشند نیکو نکرده اند و دریں باب بسیا
 نعلو کرد تا بحدے کہ گفت اگر امامے در نماز باشد و جماعتے در عقب او
 مقتدی شوند و در آن جماعت عورات ہم باشند پس اگر امام را سہو
 افتد مردانے کہ افتد اگر کردہ باشند یکے پیسج اعلام دہد بگوید سبحان اللہ و اگر
 زنے واقف شود او چگونہ امام را گاہا ند سبحان اللہ نگوید زیرا کہ نشاید کہ
 آن شنودن پس چکنہ پشت دست بر کف دست زند و کف دست بر کف
 دست زند کہ آن بلہویمانہ تا این غایت از ملاہے و امثال آن پرہیز آید
 است پس در سماع طریق اولے کہ انیں بابت نباشد یعنی در منع دستک
 چندین احتیاط آمدہ است پس در سماع مرا میر بطریق اولے منع است
 بعد از ان فرمود کہ سماع مشایخ شنیدہ اند و اما نملکہ اہل انیں کار اند و ہر آن کس

کہ صاحب درد و ذوق است کہ بیک بیت کہ از گوینہ شنود اور وقت پید
آید اگر مزامیہ در میان باشد یا نباشد اما آنکہ از عالم ذوق خبر ندارد اگر پیش او
گویند گال باشد و از ہر جنس مزامیہ باشد چہ سود دارد چوں از اہل درد
نیست پس معلوم شد کہ ایں کا تعلق بدرود دارد نہ بمزامیہ و غیر ایں بعد از اں
فرمود کہ مردم را ہمہ روز حضور کجا میسر شود اگر در روزے و تہتے خوش دریافت
ہمہ اوقات مستغرقہ آں روز در پناہ آں وقت باشد و اگر در جمعی حساب
ذوق و صاحب نعمتے باشد جملہ اشخاص در پناہ آں شخص باشند و میفرمود
کہ خواجہ جنید گفتے اگر بدانیم کہ نماز نفل گذاردن از مجلس سماع بہتر است
نماز مشغول نگردم و سماع شنوم وے فرمود کہ مولانا بر مان الدین بلخی را
با و نور علم و کمال صلاحیت ہم بودہ است چنانکہ بارہا گفتے کہ خداے عزوجل
مرا از بیچ کبیرہ خواہد رسید انگاہ حضرت سلطان المشائخ تبسم کرد و فرمود
کہ ایں ہم گفتے مگر یکے از کبیرہ از و پر سیدند کہ آں کبیرہ کہ ام کہت گفت
سماع جنگ کہ جنگ بسیار شنیدہ ام و ایں ساعت ہم بشنوم اگر باشد
بعدہ سخن در بزرگی مولانا بر مان الدین بلخی افتاد فرمود کہ بر مان
الدین حکایت کرد کہ من خورد بودم بقیاس پنج شش سالہ کم یا بیش برابر پدر
خود در راہے میفریم مولانا بر مان الدین مرعینا نے صاحب ہدایہ صبی
المدعنے پیدا شد پدر من از وے تماشی کرد و در کوچہ دیگر رفت مرا
بر جاے گذاشت چوں کہ کبیرہ مولانا بر مان الدین مرعینا نے نزدیک
رسید من پیش فتم و سلام کردم در من تیز بدید ایں سخن بگفت کہ من تیر
کو دک نور علم مے نیلم من ایں سخن شنیدم پیش رکابے اور وال شدم
باز مولانا بر مان الدین بر لفظ مبارک را کہ کہ مرا خداے چنینی میگوید
کہ ایں کو دک در روزگار خود علامتہ عصر خواہد شد مولانا بر مان الدین
مے گوید کہ من اینچنین شنیدم ہچناں پیش میفریم باز مولانا بر مان الدین

مرعینانی فرمود کہ خدام چہیں میگویند کہ ایں کو دک چناں بزرگ شو کہ با دشاپ
 بردارو بیایند و با بنیاد الغرض باز آیم بر سر حروف کاتب حروف از والد خود سماع
 دار کہ مجلس بود در آن مجلس ویشال و عزیزاں بودند شیخ بدر الدین
 سمرقندی خلیفہ شیخ سیف الدین ماخرزی رحمۃ اللہ علیہما ہم بود در آن مجلس
 سماع چنگ آغاز کردند شیخ بدر الدین و سماع قصص کرد و از غایت شوق و ذوق
 و متار مبارک خود کہ از صوف پوشیدہ بود بر سر چنگ نہاد چوں مجلس آفرشتہ عزیز
 بنی مت شیخ بدر الدین گفت چہ قصص کرد و شیخ بدر الدین ایں سخن شنید
 ایں بیت خواند ما را بزدی و چنگ با شکستہ ہر فردا بجستی خمار کہ شب
 بستہ ہر ذوق چند دعا ہا یلند خواہی خواند ہر ہر کہین طرف آواز چنگ
 مے آید ہر مے فرمود کہ شیخ نجم الدین کبری قدس سرہ فرمود ہر نعمتہ کہ در
 بشر ممکن است ہمہ را بشیخ شہاب الدین سہروردی دادند از ذوق سماع
 و مے فرمود کہ شیخ اوحد کرمانی شیخ شہاب الدین قدس سرہ را کہ شیخ صلی خود
 پیچید و زیر زانو نہاد و از غایتی نزد شیخ غایت تعظیم باشد الغرض چوں
 شب درآمد شیخ اوحد کرمانی سماع طلبید شیخ شہاب الدین
 قوالانرا طلبید و فرمود کہ سماع مرتب گردانند و خود بگوشہ رفت
 و بطاعت و ذکر مشغول شد چوں با مداو شد خادم خانقاہ بنجد مت
 شیخ شہاب الدین آمد و گفت چوں شب سماع بود آنجہ را
 نہا رہی بیاید شیخ گفت امشب سماع بود خادم گفت آسے شیخ
 گفت من خبر ندارم بدو حضرت سلطان المشائخ فرمود کہ غایت
 استخراق شیخ شہاب الدین بنگرید و ذکر چناں مشغول بود کہ از
 غلبہ ذکر خبر از سماع ندا شد و ہر بار کہ سماع فروداشت میگردند و قرآن میخواندند
 شیخ قرآن مے شنیدند و سماع ایشان با چہیں غلبہ نے شنید باید دانست
 تا چہ مشغول بود کاتب حروف از خدمت مولانا شمس الدین

واما غانی کہ جدا دین کاتب حروف بود سماع دارد کہ شیخ او حد کرمانی است
 کہ از خدمت شیخ شہاب الدین و داع کند و راں مجلس شیخ شہاب
 الدین یک سرویل خود پیش شیخ او حد کرمانی نهاد و شیخ او حد کرمانی آنرا
 قبول کرد و او راں را از میاں چاک کرد و بالاسے پیراہن پوشید و ہر دو دست از
 جانب ہر دو پایسے بیرون آورد و دست بوس شیخ شہاب الدین
 کرد و گفت این سفل قمل شیخ ماست باز آیم بر سر سخن حضرت سلطان المشائخ
 ع فرمود عزیزے بود کہ اورا عید اللہ در حق گفتندے او بخد مت شیخ
 بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ آمد و گفت من وقتے بخد مت شیخ شہاب الدین
 بودم و سماع گفتہ ام شیخ بہاؤ الدین گفتن چوں شیخ سماع شنیدہ مارا ہم باید
 شنید بعدہ این عید اللہ در حجرہ برد و داشت تا شب درآمد چوں سب
 شد بچہ را گفت عید اللہ در حجرہ برید یا یک یار دیگر یا نکتہ نشانی باشد این
 عید اللہ بگو یا در ایک مرد دیگر را حجرہ برد و چوں شب شد نماز کردند شیخ
 از اداسے نماز خارج شد حجرہ درآمد و کس بودیم حسب شیخ بنشست و باور
 مشغول شد مقدار نیم سیارہ خواند بعدہ در حجرہ رہنجیر کرد و مرا گفت چیز
 بگوے من سماع آغاز کردم ساعتے گذشت جنبشے در شیخ پیدا شد بر خاست
 و چراغ بکشت حجرہ تاریک شد من بچناں سماع عے گفتیم میرا نستم کہ شیخ
 میگرد و چوں نزدیک عے آمد دامن بہن میر رسید میرا نستم کہ شیخ را جنبشے بہت
 امانیدہ استم کہ شیخ بر ضرب است یا بے ضرب الغرض سماع تمام شد شیخ
 در باز کرد و بمقام خود رفت من و یارسن ہما بخا ماندیم مارا نہ طعام فرستادند
 نہ آب تا شب گذشت با ملا و خادم یکجا مہمیں بیست تنکہ آورد کہ شیخ
 فرستادہ است نکتہ در بیان محض سماع و بحث اں با حضرت
 سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز کاتب حروف محمد
 مبارک علوی المدعو بامیر خور و بر فتمیر شفقت پذیر عزیزان

صاحب سماع عرض میدارد بر آنجمله که در زمان قاضی حمید الدین ناگو
قدس سرہ علمائے شہر بلاو مدعی شدند و در حرمت سماع و بر کفر متبع سوالها
کردند و بیشتر علمائے آنوقت بر حرمت سماع جوابها نوشتند کاتب حروف
اں سوالها دیده است ہر آئینہ چنانکہ سوال کنند بچنان جواب باشد فاما
حق تعالی قاضی حمید الدین ناگوری را عشقے کامل و علی و افرو کراتے ظاہر
دادہ بود باین ہمہ صدر جہان اں وقت قاضی منہاج الدین جرجانی
کہ در علم و فضل و لطافت طبع مثل نداشت صاحب سماع بود و با قاضی
حمید الدین و بزرگان دیگر کہ اہل محبت و عشق بودند سماع مے شنید چنانکہ
شمہ از اں خالت در نکتہ اہل سماع تحریر یافتہ است مدعیان آنوقت
را جاسے درآمد سخن گفتن و باب سماع نماند فاما چون آفتاب دولت و
کرامت و عظمت حضرت سلطان المشائخ بر جہانیاں طالع گشت
و شوق سماع در علما و فضلا و صدور و اکابر و ضعیف و شریف دور و نزدیک
کہ در جبلت ایشاں چاشنی عشق نہادہ بودند رسید و غلغلہ در عالم افتاد
و ولولہ عشق در دلہاے ایشاں جنید و کار عاشقی و عشق بازی و سماع
در جہاں از سر تازہ شد و عالم بوستانے گشت چنانچہ خواجہ شنائی گوید

۵ زینجا نفیر ریزد و زانجا نوای	آنجا فروش عاشق و اینجا نشاط یار
بر ہر طرف ہشتے و در ہر بہشت حور	در ہر چین نگارے و در ہر نگار یار
روے زمیں از شاہد گل پُر ز رو نگار	شاخ شجر چو گوش عروسان شاہ پور
مرغے بہر دخت و نوای بہر طرف	شائے بہر طریق و عروسے بہر کنار

خار حسد مدعیان ایں کار را چنانکہ موروث دارند از سر خلیدن گرفت و
مدتے ایں تعصب و ردل داشتند کہ بدین نے توانستند ایں ضعیف گوید
۵ مرا زین عشق فیوزی است مطلق و نیز چوں بیشتر اکابر و علما
و صدور و اولیا و امرا و ملوک و مقربان بادشاہ عہد را بندہ و معتقد حضرت

سلطان المشایخ سے دیدن مجال دم زدن بنود چوں دیکھے سر
 پوشیدہ میجو شیدہ و در بند این سے بودند مگر بادشاہے دریں باب مخفی
 کند تاج احت حد را بنوک زباں ترا وند اللهم اجعلنی من المحسودین
 ولا تجعلنی من الحاسدین یعنی اسے بار خدایا بگرداں مرا از حد کردہ
 شدہ گان و گرداں مرا از حد کنند گان با چندی علوم گوی این دعا
 بر زبان مبارک رسول رب العالمین گذشتہ بگوش ایشان
 است الغرض در عہد سلطان علاء الدین و قطب الدین علیہما الرحمۃ
 ایشاں کار نیامد و باز خواند چوں تخت سلطنت بنیاد الدین تغلق
 انار ابرہانہ رسید شیخ زادہ حسام الدین فرجام کہ پاتا بہ غریبی در خانہ
 سلطان المشایخ کشادہ بود و با انواع تربیت و شفقت سلطان
 المشایخ پرورش یافتہ او را از بہت آنکہ سر شہرت داشت بسیار مجاہدہ ماو
 بلا ہا کشید چوں در شوق و ذوق عشق تنہادہ بودند میسر نہ شد بدیں
 بہانہ خود را خواست کہ مشہور کند بہت غوغاے محض او را پیدا کردند
 بارے چو فسانہ میشوی اسے بے خرد و افسانہ نیک شونہ آفسا
 بدہ قاضی جلال الدین لوانجی نائب حاکم مملکت در تعصب اہل عشق
 مشہور بود و دانشندان دیگر شیخ زادہ حسام را الگيختند و پیشوای خود
 ساختند تا پیش بادشاہ باز نمایند کہ شیخ نظام الدین محمد مقتداے
 عہد است سماع کہ در مذہب امام اعظم حرام است مے شنود و
 چندین ہزار خلق درینکار کہ در شرع ممنوع است متابعت او مے کنند
 شیخ زادہ مذکور قرعے پیش سلطان ہم یافتہ بود این سخن بسبع سلطان
 رسانیدہ سلطان غیاث الدین را اظہل و حرمت سماع علم بنود ازیں
 سخن بخیر شد کہ یچنین بزرگے کہ مقتداے عالم است نامشروع چگونه
 کند نمود بالمدعا بقول الظالمون و سواہا و فتوا مے وقت قاضی

مقتداے عالم
 نامشروع چگونه
 کند نمود

حمید الدین ناگوری و روایات کتب شریعہ پیش باو شاہ بردند سلطان فرمود
چون علما دین و حرمت سماع فتویٰ کردہ و بخت اینکار فراموش شدہ سلطان
المشاہج را حاضر کنند و جملہ علما و شہر و واکا بر اطلب کنند و محضر سازند
تا درین محل انجہ حق است پیدا شود و بزرگے گوید و اختراع کہ شب و روز
آیند پیش خورشید جمال است کہ پیدا آیند و همچنین پیش وجودت ہم خراب
عدم اند و اگر چه در چشم خلافت ہمہ زیبا آیند و الغرض این ماجرا کہ پیش سلطان
گذشتہ معقود آن بخدمت سلطان المشاہج رسانیدند سلطان المشاہج
بیچ بخود راه مذاہبیت جہاں اگر ہمہ دشمن شود بدولت عشق و جزندام
از ایشان کہ در جہاں ہستند و فاما علمائے کہ اعلم وقت بودند بخدمتگار
حضرت سلطان المشاہج منسوب چنانکہ مولانا فخر الدین زراعی و مولانا
و جملہ الدین پانکی وغیرہا در اباحت سماع آیتہائے آوردند و مجلس حضرت
سلطان المشاہج در باب سماع و دلائل اباحت اقامت میکردند بدین
نیت کہ پیش از محضر استحضارے حاصل شود حضرت سلطان المشاہج کہ درون
سیارک اواز علم گدائی چوں دریا موج میزد و بیچ بایشان التفات نمیکرد و
از بیاب سخن نے فرمود ایشان تخیر مانند امانت بخدمت حضرت سلطان المشاہج
اعتقادے تمام داشتند ازین مضمون شدل بودند الغرض چچ حضرت سلطان المشاہج
را در سر آباو شاہ ہند واقع شد سلطان المشاہج از یاران خود کسے را بطلبید فاما قاضی
محمد الدین کہ کاشانی کہ بوفور علم آراستہ است و شہر و علامہ عظیم بود و مولانا فخر الدین زراعی
کہ بزرگ زادہ و کریم الطبع تراز قاضی بود و جمیع علمائے ہر دو بغیر طلب بربن گان سلطان
المشاہج و سر آباو شاہ فقہاء بعد پیش از آنکہ محضر بود قاضی جلال الدین نایب حاکم
سلطان المشاہج را بطریق موعظت سخنان آغاز کرد و کلمات تعصب میزد کہ نہ لایق مجلس
سلطان المشاہج بودے گفت تشبیح میکرد سلطان المشاہج علمے و وزید و محل میکرد و آنکہ
سخن را بدینجا رسانید کہ اگر بعد ازین موعظے کئی سماع بشنوی من حاکم شرع ام تر یا برادریم

سلطان المشائخ ازیں سخن و غرضتے و فرمود کہ مغزول باد ازیں شغل کہ بقوت آل ایں سخن میگوئی بعد از دوازده روز از قضا مغزول شد و عنقریب سفر کرد آدمیم بر سر حرف چوں محضر شد در آنچنان محضر کہ جملہ علماء و اکابر و صدور و امرا و ملوک حاضر بودند و توجہ و تلمظ بادشاہ وغیرہ ہمہ را بجانب سلطان المشائخ بود دریں محل شیخ زادہ حسام گفت کہ در مجلس شما سماع می باشد و رقص می کنند و آہ و لغزہ میزنند مثل ایں سخنان بسیار گفت سلطان المشائخ روئے مبارک خود بجانب او کرد و گفت غلبہ مکن و بسیار مگو و بیابو سماع چه معنی دارد شیخ زادہ حسام گفت من نمیدانم فاما علمائے گویند کہ سماع حرام است سلطان المشائخ فرمود کہ چوں معنی سماع نمیدانی مراد رینباب باتو سخن نیست و نیاید گفت شیخ زادہ حسام کہ مدعی بود لغزہ شد و شکستہ خاطر گشت **۵** تراست حجت قاطع بدست یعنی علم چگونہ پیش رو در دعوی من ناداں بادشاہ را گوش ہوش با سماع سخن و پذیر حضرت سلطان المشائخ بود چوں در بحث سخن بلند می کردند بادشاہ ہمیں نے گفت کہ غلبہ مکنید بشنودید کہ شیخ چہ فرماید از جملہ علماء کہ حاضر بودند مولانا حمید الدین و مولانا شہاب الدین ملتانی ساکت بودند و بیچ سخن و جشت ازیں دو عالم زمانہ بیروں نیامد بلکہ مولانا حمید الدین فرمود چنانکہ مدعیان ذکر مجلس حضرت سلطان المشائخ می کنند چنان نیست بر خلاف آنست من ایں امر معاینہ کردہ ام و در آن جمع ہمہ پیراں مشایخان درویشاں دیدہ ام دریں میاں چہی کمال الدین گفت کہ من جاکم وایت دیدہ ام قال ابو حنیفہ التمام حرام و اللہ قص فسق لدی یعنی گفت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بر دشمنی حرام است اگر دین و سماع کار بد است نزد ابو حنیفہ ایں لفظ خواند حضرت سلطان المشائخ فرمود اورا منع کردن نیامدہ آورانند اینچنان مولانا علم الدین در آمد بنہ شیخ الاسلام شیخ بہاؤ الدین زکریا بادشاہ رکنیاب مولانا علم الدین کرد و گفت تو ہم دشمنی ہم مسافر امر و مسئلہ سماع پیش من بحث کنی

از تو می پرسم که سماع شنیدن حلال است یا حرام مولانا علم الدین گفت من
 دریں باب رسالہ مسئلہ مقصدہ نام نوشتہ ام وادلہ کہ رجل در حرات آں آمدہ
 وراں رسالہ کتابت کردہ ام انانکہ بدل میشنوند ایشانرا مباح است و انانکہ نفس میشنوند
 ایشانرا حرام باز مولانا علم الدین را پرسید کہ تو در بغداد و شام و روم گشتہ
 مشایخ آں دیار سماع میشنوند یا نہ و ایشانرا دریں کار کسے مانع میشو یا نہ مولانا
 علم الدین گفت در ہمہ شہر ہا بزرگان و مشایخ سماع می شنوند و بعضے ہا
 و شبانہ کسے ایشان را مانع نمی شود و سماع در میان مشایخ از شیخ جنید و
 شبلی مورد ث است بادشاہ کہ از مولانا علم الدین چنیں شنیدہ ساکت شد
 و بیچ گفت مولانا جلال الدین گفت باید کہ بادشاہ بر صحت سماع حکم کند و
 مذہب امام عظیم را دریں باب مرعیدارد دریں محل حضرت سلطان المشایخ
 بادشاہ را گفت نخواہم کہ دریں باب حکم کنی بادشاہ ہمیں حکم حضرت سلطان
 المشایخ را قبول کرد و دریں باب حکم نکرد و دریں حرف دو روایت است یکہ
 آنکہ مولانا فخر الدین زراوی خلیفہ حضرت سلطان المشایخ در رسالہ اباحت
 سماع کہ تالیف اوست و کشف المفتاح من وجوہ السماع نام کردہ آورده
 است کہ صحیح ہمین است زیرا چہ آں بزرگ در آں محضر حاضر بود و بیشتر بحث
 با قاضی کمال الدین صدر جہاں او کردہ و آں اینست و ما قال المحدث
 من الادلۃ فی تفضیل من تقول بالتخلیل لما کان ظاہر البطوان رجع ا
 الی الحرمة و الحل ثم الی اولوینہ التریک و الفعل و کان ذلک من اول الضحی
 الی آں ان الفی ثم قام اهل المجلس من عند السلطان فاما روايت
 دیگر آنست کہ بادشاہ حکم کرد کہ حضرت سلطان المشایخ سماع بشنود
 و کسے ایشان را منع نہ کنند و دیگران را چنانکہ طایفہ قلندران و حیدریان و
 انانکہ نفس سماع بشنوند ایشان را منع کنند و ایں روایت ضعیف است زیرا
 چہ ایشان در آں مجلس حاضر نبودند فاما معتبر و صحیح آنست کہ از مولانا

فخر الدین زرا دی مروی است والد علم ہد آں ایام یکے از حضرت سلطان
 المشائخ پرسید کہ مگر درین وقت حکم شدہ است کہ خدمت مخدوم ہر وقت کہ
 بیایند سماع بشنوند اور حلال است حضرت سلطان المشائخ فرمود
 اگر حرام است بگفتہ کسے حلال نشود و اگر حلال است بگفتہ کسے حرام نشود
 آدمیم در مسئلہ مختلف کہ مثلاً ہمیں حکم استماع امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مباح
 مے دارد باد و شبانہ برخلاف علماء و مالکون در ہر چہ حاکم حکم کند ہماں شاہ
 بعد فراغ بادشاہ حضرت سلطان المشائخ را با تعظیم و تکریم بسیار باز گردید
 فاما مولانا ضیاء الدین برنی در حیرت نامہ خود مے نویسند چوں حضرت
 سلطان المشائخ از محضر مذکور در خانہ آمد بوقت نماز پیشین مراد مولانا
 محی الدین کاشانی و امیر خسرو شاعر را طلب فرمود چوں سعادت پائے
 بوس حاصل شد گفت کہ دانشمندان دہلی بعد اوت و حسد من پر بودند میدان
 فراخ یافتند و سخنها مے پر از عداوت ایشان بسیار گفتند و عجبے امروز معاینہ
 شد کہ در معرض حجت احادیث صحیح حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے شنوند
 و ہمیں میگویند کہ در شہر ماعمل بروایت فقہ مقدم است بر حدیث و اینچنین
 سخناں کسانے گوین کہ ایشانرا برا حدیث حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اعتقاد مے نباشد ہر بار کہ حدیث صحیح حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 مذکور مے شد بر مے آمدند و منع میکردند و مے گفتند ایس حدیث متمسک شافعی
 است و او دشمن علمائے ماست مانے شنویم و مے دانیم با اعتقاد اندیانہ کہ
 بحضور اولی الامر مکارہ بر مے آیند و احادیث صحیح را منع مے کنند و ہیج عالمے
 ندیدم و نشنیدم کہ پیش او احادیث صحیح حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 روایت کردہ آمد و او گوید کہ من نے شنوم من نیدانم کہ ایس چہ روزگار است
 در آں شہرے کہ اینچنین مکارہ کنند چگو با داں ماند عجب است کہ خشت خشت
 نشود بعد ازین بادشاہ و امر او خلق کہ از قاضی شہر و علمائے شہر بشنوند کہ در

شهر عمل بر حدیث نیست چگونه اعتقاد بر احادیث پیغمبر علیه السلام را سخا ماند و از
 انوقت باز که ایشان روایت کردن حدیث منع کردند من ترسانم که شومست اینچنین
 بد اعتقاد می که بر علمای شهر معاینه شد از آسمان بلا و جلا و قحط و و بارش شهر خواهد
 بارید از آن بود که در چهارم سال ازین ماجرا تمامی علمای که درین محضر بوده اند و
 دیگر از اہم سبب ایشان در دیوگیر جلا کردند و بیشترے از آن علما در دیوگیر
 سرنہا دند قحطی ملک و و بائے سخت در شهر پیدا شد چنانکہ تا این غایت این
 بلا با بجلی دفع نے شود سبحان اللہ ہر سخنے کہ بزبان مبارک حضرت سلطنت
 المشلیج گذشتہ بود عین اک معاینہ و مشاہدہ شد والد اعلم نکتہ در بیان
 استماع سماع اہل نہانہ مقرر صاحبان عالم باد مریبندی را باید کہ در سماع غلو نکتہ نفی
 را ریاضت ماند بجا بدہ ہائے سخت خود را نسود چنانکہ نکتہ مجاہدات مشایخ تحریر یافتہ است اہل
 سماع کہسے بود کہ در نظر و خلق را توڑے و غلطے نبود و لا سماع او را دقتہ اندازد و از اصل
 کار باز ماند و نفس او را در غوغائے آرد کہ سر بالا نتواند کرد و در بیابان
 حرص رشتہ تسبیح در گردن کردہ در بیابان ہا بگرداند یک ساعت بخود
 باز نتواند آمد و ذلت اہل سماع اینست کہ شب روز سماع را کہ محاک
 مردان خداست و میدان معرکہ مجاہدان الہی طریق النفی ساختہ در پا ہا
 کو فتن بود و شور و شعب بر آسمان رساند و بدین خود را مشہور گردانند
 ۱۰ حلک اند چراغ چیت تری است ۱۰ شششق اندر سماع چیت
 بریت ۱۰ در طریقے کہ شرط ہائے سپری است ۱۰ نعرہ ۱۰ ہیدہ تری و خری
 است ۱۰ و گریہ صلحا را کہ از روے درد و نعرہ ایشان را کہ از شوق حق است
 و شور و قصص ایشان پریشان سازد یعنی بر طریق جو انان رقا ص مایہ خند
 نظار گیاں گرداند و این شہرت بر این شکل را سرمایہ بودن قوت خود
 سازد و خواجہ حکیم ثنائی گوید ۱۰ اے ہوا ہائے تو خدا انگیز ۱۰ و اے
 خدا یا کہ توجہ ای از آن ۱۰ سماع اے برا و بگویم کہ چیت ۱۰

نکتہ

یعنی گوی

اگر مستمع را بدانم کہ کیست * اگر ترجیح معنی پر دہی را و * فرشتہ فروماند از سیور *
اگر مرد لہو است و بازی و لاغ * قوی تر شود و پوش اندر دماغ * و راہ و
روش پیران خود گذاشتہ در راہ ہواے خود رود و باین حرکات ناپسندیدہ
خواہد کہ بجائے برسد بالندہ نرسد و اللہ نرسد بزرگے خوش گوید **د**
ہرگز نرسی بکعبہ اے اعرابی * کہیں رہ کہ تو میروی بہ ترکستانست چہ نسبتہ
بندہ نظر در مناقب و راہ و روش مشایخ طلقہ معظمہ ماکہ در صدر این کتاب
تحریر یافتہ است بکنسید کہ از ابتدا تا انتہایہ مجاہدہ ما و بلا اختیار کردہ
انذکرہ ات بجمہت رضائے باری تعالی از غایت تجاہدہ و مشغولی باطن
خود را در معرض تلف انداختہ اند و بیچ آفریدہ بر آں مطلق نگشتہ چوں
کار بجای و کار دباستخوان رسیدہ است انگاہ بسماع مشغول شدہ
اند و در بحر آشنائی دست و پای زدہ اند **د** دست و پای بزم
اگر چہ نکو میدانم * کہ ترا بنیم و از دست غمت جان نہ برم * زیرا چہ بخط
مبارک حضرت سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام و نقل از عوارف
کردہ است کہ سماع حق مریداں و معتقداں و اصحاب ریاضت بہت
چوں نفس و تن ہلاک شود و او را حقیقت ان لنفسک علیک حقا
یعنی بد رستی کہ برائے نفس برابر تو حق است چوں زمانے از سماع میا
سائد باز و را بر کارے بہ برند چوں قضیہ برینجملہ است * باید کہ انتہاج
آں بزرگاں کند کہ از دنیا زارماندہ کہ ظاہر او چہر و شیر نیست و
باطن او زہر ہلاہل عنقریب قتیبت و در نظر مشایخ قدس اللہ تبارک
ہم گذشتنی پیش حق جواب داد نیست بہر طریق درینکار درجے آئی حق
بر ضمیر تو مطلع است و باحوال تو شاہد ام و زحیات زندگانی بطریق پیران
خود بگذراں تا در زمرہ ایشان باشی حضرت سلطان المشایخ قدس
الہ سرہ العزیزے فرمود **د** کہ نیک آئیم مرا از ایشان گیرند

و ربد با شرم را بدیشال بخشند. کاتب حروف چند حرفی برستی و اخلاص و
 در دمندی در قلم آورده است چون منظوم نظر کمی یا اثر خواهد شد خواهند
 وانست و اگر کسی دعاے خیر کند این نویسنده بیچاره را که با خواے نفس و
 هواے و خواهش شیطان مبتلاست عاقبت او بخیر باد **و** اینجا که منم خصومتی
 نیست. و درست میان تست من بیکنهم. انصیحت بجای خود کردیم.
 روزگارے دریں بسر بردیم. **باب دوم** در بیان بعضی ملفوظات و مکتوبات
 حضرت سلطان المشایخ که در ابواب المقدم تحریر یافته است و این بیچاره
 حسب فهم خود بیان کرده و این باب مشتمل بر بیست و چهار نکته است نکته
 در بیان علوم و علمای بجز مبارک حضرت سلطان المشایخ نبشتر دیده ام العلم
 بالانساب العقل بالعزیزه و لهن یقال عالم و معلّم و متعلّم فی العلم و لا یقال
 عاقل و معقل و متعقل فی العقل کتب عمر بن عبد العزیز الی مکحول الشامی
 تعلمت فخر عزیزاً عند الناس فاستعمل للتصیر عزیزاً عند الله تعالی عن
 عثمان المعز به ذکرین یدعی الشافی العلم علما ان علم الابدان و علم الدنان
 و علم الادیان علم الحقائق و المعارف و علم الابدان علم الرياضیات و المجا
 هرات قال ابن المبارک طلبت علم الدنیا قد لینی علمی تر لکنها روے
 محمد بن الحسن فی المناہ و سئل ما فعل الله بک قال غفر لی و سئل عن اے
 یوسف قال غفر الله لی و سئل عن ابی حلیفہ رضی الله عنه قال انا مع ان
 انعم الله علیهم من البتین و الصدیقین و الشهداء فقیل لی بن الرازی
 ما لنا ان نشفع قال علمنا ینال القائل عقیما قال ابن المیارک بعد الماتین
 لعرب بلا میتر و لم تجرد من الحجر من کتبه مع عالمی قال احمد بن حنبل رضی الله
 عنده من کان ین من بالله و بالیوم الاخر و لا یدخل الحما را فی البشرک بالجنه
 فرأیت تلك اللیلۃ کان قائل یقول فان الله تعالی قد غفر لک بانتعاع
 السنۃ و جعلک اما باقید ید بک قلت من انت قال انا جبرئیل قال الحسن

باب دوم
 نکته

ان یطالعوا الكتب من الرسل العلوم الدینیة ویفرمود مولانا برهان
 نسفی دانشمندی کے کامل بحال ہو اگر شاگرد کے بخدمت اویسیلے تاچیز کے بخواند
 اوگفتے اول با من سہ شرط کن تاچیز کے ترابیا موزم شرط اول آنست کہ طعام
 یکوقت بخوری تا دعلے علم خالی باشد شرط دوم آنست کہ سبق ناغہ نکنی اگر
 یکروز ناغہ کردی روز دوم ترا سبق نگویم شرط سیوم آنست کہ چوں در راه
 مرا پیش آئی سلام کنی و بگذری و دست و پای افتادن و تعظیم بسیار کردن
 در میان نباشد و مے فرمود در عہد قدیم چہارتن برهان نام در وہلی آمدند یکے
 برهان الدین بلخی دوم برهان الدین کاشانی سیوم و چہارم یاد نے آیت
 الغرض میان ایشان موافقت تمام بود چنانچہ طعام دآب یکجا میخورد و تحصیل
 علوم یکجائیے کردند اول کہ دریں شہر رسیدند قاضی شہر قاضی نصیر الدین بود
 او برهان کاشانی را در محفل مسئلہ فرمود این برهان مردے ترک و کوتاہ بالا
 بود چوں نکتہ آغاز کرد متعلماں گفتند این ریزہ چہ خواہد گفت اورا عرف ہمیں
 ریزہ شد الغرض این برهان مردے بود در آخر ما از ابدالان شد حضرت
 سلطان المشایخ فرمود کہ من اورا دیدہ بودم ہر روز پگاہ آمدے
 اسپ از دہ و خدمتکاراں از صد زیادہ بودند ہیچ خدمتکار سے ہمراہ
 نہ بردے اورا پسرے بود نور الدین نام پسر پڑرا گفت کہ ما دشمنان
 بسیار داریم و تو ہر روز تنہا از خانہ بیرون میروی اگر غلامے را بر خود
 بری تا کوڑہ آسے بتو دہد نیکو باشد مولانا برهان الدین فرمود بابا
 نور الدین آنجا کہ من میروم غلام را مدخل نباشد ترا نخواہم کہ پسر منی
 بعدہ فرمود کہ من سہ دانشمند در ویش صفت دیدہ ام یکے مولانا شہاب
 الدین از میرت بود دوم مولانا احمد حافظ سیوم مولانا احمد کیتہلی فرمود
 کہ مولانا احمد حافظ مردے خداے بود وقتے مرا غنیمت زیارت شیخ شیوخ
 العالم فرید الحق الدین قدس سرہ العزیز در حد و سہی با من ملاقات شد

مرگفت چوں بروقت متبرکه شیخ رسی سلام من رسانی و روای صبا و سلام
بر استانش رساں پل صحن و نظردیوار و زربانش رساں و وگویی که من
دنیا نے طلبم طالبان آں بسیار اند و عقبے نیز ہمیں حکم دارد من ہمیں میخوانم
که توفیق منی مسلک و تحقیقی بالصالحین بعد حکایت مولانا احمد کیتہلی فرمود کہ
پیرے بود باریکت اگر چه باکسے پیوند داشت اما صحبت مردان حق بسیار
ور یافته بود در لقیہ اول کہ اورادیم از ہیئت و تقریر او معلوم شد کہ فیکے از
واصلان است چیزے در خاطر من بود از و پرسیدم جواب داد کہ آں
مرداں انجمنیں باشند حضرت سلطان المشلیخ چشم پرآب کرد و فرمود اگر ای
مشکل از صد دانشمند پرسیدے حل نشدے و ہم از اخلاق او حکایت میکرد
کہ بر من آمدہ بود و بیشتر خدنگاراں پیش من جمع شدہ بودند یکے از اں بے ادبی
کردیکے چوب زدہ شدہ مولانا کیتہلی چناں در گریہ شد کہ گوئی آں چوب اورا
زدند و گفت ایں شومیّت من بود کہ ایں الم بدور رسید حضرت سلطان
المشلیخ فرمود کہ مرا از رقت و شفقت او شکستے تمام درد دل پیدا شد
بعده فرمود وقتے در جد و دسر سے رسیدم شنیدم کہ دی روز دین نزدیکی
زدداں راہ زدہ اند و مسلماناں کشتہ شدہ اند در میاں ایشان دانشمند
بود مولانا کیتہلی مے گفتہ اند قرآن مے خواند تا آنکہ شہید شدہ رحمۃ اللہ علیہ
چوں روز دوم بر سر آں کشتگاں رسیدم تفحص کردم ہماں مولانا کیتہلی بود
کہ شہید شدہ غفر اللہ لہ و مے فرمود بعد از نقل امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جمع
خلق با امام احمد حنبل بود امام شافعی تخریر اند امام حنبل روزے
بکان امام شافعی رفت بعدہ رجوع با امام شافعی شد بدین طریق
امام احمد حنبل خود را از میان خلق بیرون آورد و بحق مشغول شد
و مے فرمود و مولانا فخر الدین زراذی مذہب امام شافعی است
ہر بار کہ ذکر امام اعظم میکرد رحمۃ اللہ علیہ مے گفت خواجہ محمد اجل سرزی فرمود کہ

کہ اے مولانا تو قرآن خواندہ و چیزے خواندن میدانی او گفت اگرے چندیں
 کتب تصنیف کردہ ام خواجہ محمد گفت خداے عزوجل والذین اتبعوا ہم
 باحسن رضی اللہ عنہم ورضو عنہ در حق تابعین فرمود و امام اعظم از تابعین
 بودہ است بعدہ حضرت سلطان المشایخ فرمود کہ ہفت صحابی دریافتہ بودوے
 فرمود یکے از خلفائے ملک الموت را در خواب دیدازو پرسید کہ عمر من چند است
 و چند ماندہ است ملک الموت اشارت بہ پنج انگشت کرد چوں بیدار شد
 جملہ متیران شہر را طلبید جملہ حکماء و علما بقدر فہم و احتیاط خود چیزے بے
 گفتند یکے پنجابہ سال و دیگرے پنج سال و دیگرے پنج روز دل خلیفہ پہنچ یکے قرآن میگرد
 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرمود در ملک الموت ازیں پنج انگشت نفی پنج علم است
 بدلیل آنکہ خداے تعالیٰ در کلام مجید خودے فرماید ان اللہ عندہ علم الساعۃ
 وینزل الغیث و یعلم ما فی الارحام و ماتد ری نفس ما ذا تکسب غدا
 و ماتد ری بای ارض تموت یعنی بدرستی کہ اللہ تعالیٰ نزدیک آں اللہ
 تعالیٰ علم قیامت و فرو دے کرد باران را و میداند خداے تعالیٰ چیزے کہ در زمانہ
 است از پسرو دختر و درنے یا دیدنچ نفس بشیر کہ چکار خواہد کرد روز دیگر و درنے یا دیدنچ کرم
 در کہ ام زمین خواہد مرد امام فرمود ادراک جملہ خلایق را از دریافت ایں پنج علم کہ تاہ
 گردانیدہ و علم آں بخود اضافت کردہ وے فرمود بزرگے حضرت رسالت پناہ
 صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدہ پرسید کہ برسن رسیدہ است شما فرمودہ اید کہ در
 برخصرے مرواں باشند کہ عالم از برکت ایشان قائم ماند حضرت رسالت پناہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اورا تصدیق کرد بعدہ او پرسید کہ دیں عھد ایں کیست فرمود
 محمد اویسے کوفی اندر طریق دیں کافی چہ شافعی در جہل راشانی چاں
 قریشی زہل و آں کوفی چہ او بہت فقیہ ایں صوفی چہ ہمہ نیک اند بے حکومت
 تو چہ تو بدی و سبک خصومت تو چہ وے فرمود از مولانا محمد الدین جاحری
 روایت کنند کہ ہر شب پیش مولانا محمد الدین زرّادی سہ جزائی قطعہ کاغذ

سفید سے نہاد مذبح دوات و قلم بامداد بنشستہ و تصنیف کردہ سے یافتہ سے ہے
 وریں سہ جز شرح کلمہ لا الہ الا اللہ بنشستہ یافتہ سے مولانا شہاب الدین اہلبی
 ذکر کرد و در باب مناقب یاراں اعلیٰ تحریر یافتہ است حاضر بود گفت چنین شنیدہ
 ام کہ در کتابخانہ قاضی برہان الدین بلخی نسخہ اربعین رازی بخط مصنف است
 و راں نسخہ دو صفحہ متصل از اول تا آخر ہمیں کلمہ اللہ بنشستہ بود چنین آوردہ اند کہ در
 وقت کتابت اس کتاب ذکر حق جل و علی بروستولی بود ہر چیہ میخواست کہ
 بنویسد ہمیں کلمہ اللہ بنشستہ سے شد بعدہ سے فرمود چوں علم بیاموزد اول علم درخت
 نیک باقیمت است بے درخت است در علم جز سعادت چوں سعادت چوں
 طاعت کند کار او بہتر بود پس باید کہ ہر دو را یکشد یعنی علم و عمل از نظر فرو اندازد
 تا بچوب بیتکمان شود و سے فرمود چندین علما و دانشمنداں کہ بودہ اند ہر کس میداند
 کہ کجا بودہ اند و کہ بودہ چیزے کہ باقی ماند حسن معاملہ است و این حیات معیشت
 آں را آساں سے توان یافت شبلی و جہنیدہ تا این زماں زندہ اند و سے فرمود
 کہ اول شب امام عظیم رضی اللہ عنہ نقل کردہ است و آخر شرب امام شافعی
 رحمۃ اللہ علیہ متولد شدہ در یعنی خاقانی فرمایہ ششوی

چوں فلک عہد تنائی در نوشت	آسماں چوں من سخن گستر نژاد
بو حنیفہ اول شب نقل کرد	شافعی آخر شب از مادر بزد
حکیم تنائی در بیان علم گوید	
علم رہ جانب آکہ برد	جہل رہ سوے نفس وجہ برد
جاں کے علم تن بمبہ اند	شاخ بے برگ میوہ کیسہ اند
حکم از علم نیک پے گردد	سنگ بے صل لعل کے گردد
علم داں خاصہ خدا آمد	علم خواں شرح مصطفیٰ آمد
کشت بے آب بارو بر نہد	تخم بے مغز بس ثمر نہد
در دے علم تخم در شورست	علم بے درد سنگ ہر گورست
علم کن بہر حشمت آموزی	نیست جز سنج و محنت روزی

و رہو نیک نیک تر کرد دانش جاں بہ از تو آتش تن علم جاں را بہ عمل تن را علم یک لحظہ را بہ اعمالم بارعالم میان عالم کسم	بد بخوانی و لے بت تر کرد سوے عالم بہت از سوے ظن برگ دہ دوست را و دشمن را کا و یک سالہ را بہاد و درم عالمان خود کمند در عالم
--	---

نکۃ

نکۃ در بیان شب معراج حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز سوال کردند کہ معراج چہ نوع بود فرمود کہ از مکہ تا بیت المقدس اسرار بود و از بیت المقدس تا فلک اول معراج بود و از فلک اول تا قاف قوسین اعراج بود سایہ زیادہ کرد گفت قلب را معراج و قالب را روح را ہم چگونہ بودہ باشد در جواب او اس مصرع بر زبان مبارک را ند مصراع فطن خیر اوقات الخیر یعنی پس گمان کن نیکو و سپرس نیکو را نگاہ فرمود بدین ہایماں باید آورد و در تحقیق نقیض اس غلو نباید کرد بعد ازاں فرمود بزرگے فرمودہ است مذاحم کہ شب معراج حضرت رسول علیہ السلام را آنجا بردند کہ عرش و کرسی بہشت و دوزخ بود و یا ہما نجا آوردند کہ رسول علیہ السلام بود و نیز صبر مرتبہ حضرت رسالت پناہ بالا تر بود

پایے برفرق عالم و آدم ستر ما زاغ و ما لطف بشنو گفتہ و ہم شنیدہ آمد بانہ + پیش محراب آبر و انش نماز کشش عشق در دو گیسو داشت ہمتش الرفیق اعلیٰ جوئی راہ ادبیریل آب زدہ	برہنہ سادہ ز بہر باغ ارم و وہماں پیش ہمتش بد و جو باز گردش سوے معراج پروا جسم جاں کردہ در خزانہ راز نہج صدق در دو ابرو داشت عزتش لائے بعدے گوی قبہ برفرق آفتاب زدہ
--	--

کے تو ان زرد زروے محبت ہم | انچین نوبتے بد و رکسم
ملکتہ در بیان وفات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمود ہر پیغمبر سے راوی نقل
خجہ میگردند تا وقت نقل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا در خاطر اینمغنی گذرانید کہ چه خوش است کہ حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم چند گاہ دیگر در میان اصحاب باشد و بعالم بقا زود و
سوے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نگریستن گرفت حضرت رسول
علیہ السلام بر لفظ مبارک راند کہ مع النبیین والصلیقین والشہداء
والصالحین و من فرمود نقل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم از دار فنا
بدار بقا در غرہ ربیع الاول بود و تانہ روز و فن نکردند ہر نہ حرم رسول
حلیہ السلام طعام دادند و روز دہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
چند ادا طعام داد کہ تمام خلق مدینہ را رسید منقول است کہ صحابہ
گرام در آنجہ خواستند کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غسل دہند متفکر
شدند کہ با جامہ غسل دہند یا بغیر جامہ نخست آوازے شنیدند کہ بے
جامہ غسل کنی حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ گفت توقف کنیہ ثانیا آوازے
شنیدند کہ با جامہ غسل کنیہ انکاه با جامہ غسل دادند و از اول از شیطان بود و دوم
از خضر علیہ السلام خواجہ حکیم ثنائی گوید شنوی۔

در ترنم تبارک اللہ گوئی	بود مشتاق در گہ حضرت
ز جہا خورد و رجمہا کردہ	ادعاقبت رفت در پس پرچہ
چوں دم از حضرت شہود زدہ	آتش اندر ہمہ وجود زدہ
طوطی جانش چوں قفس شکست	رفت بر نسق جبرئیل نشست
آنکہ دیش خشت زار نہفت	ز ان ہمہ الرقیق اعے گفت
تنش بالاں و جانش فرخندہ	از دروں سوز و از بول خند

ملکتہ در بیان عقل بظہر مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز
بنشہ دیدہ ام عقل نور فطری پیوند بالسمع و الکسب وقال رسول اللہ علیہ السلام

العقل فی القلب الرحمة فی الکبد والرافة فی الطحال وید رک الغلام لإربع
عشر سنة وینتهی حلوله لأربع عشرین وعقله لثمان وعشرین وقال ابن
عباس صلی الله یا امیر المؤمنین رأیت الرجل یقل قوامه ویکثر زاده ورجل یشتر
قوامه ویقل زاده ایما احب الیك قال سألت النبی صلی الله علیه وسلم
ما سألتنی قال حسن ها عقل الشا طاعقل من اکثر الناس برحم فصاح
الراعی من هولها وهوالاء یخرجها لکسب للرسل لعقل والقلوب سماویة
وملکوتیة والنضوض والابدان ارضیة وملکیة وانک من النور وهذان
من الظلمة والعقل مشتمل علی صلیین التقرب الی الله بالطاعة والنور الی
الخنق بالابس قال النبی صلی الله علیه وسلم اللهم جن عقلی قبل موتی ثلثة
ایام قیل لم قال خوف ان تجری علی لسانی فی ذلک الوقت شی فیحتمل
بالشقاوة وان لم یکن لی عقل رفعت عنی القلم قال الامام جعفر الصادق
رضی الله عنه من سعادة الرجل ان یکون خصمه عاقلاً ومن خصمی لا عقل
له یعنی النفس خواجه حکیم شنای گوید

هر چه در زیر چرخ نیک و بد اند	خوشه چینان خرمن خرد اند
عقل هم گوهر است و هم کان است	در تن مرد عقل سلطان است
عقل طار و دمیله گر نبود	عقل غمت ساز و کینه ور نبود
عقل جز خواجه محقق نیست	نفس جز کاف و منافق نیست
عقل هرگز بکذب راضی نیست	عقل هرگز وکیل قاضی نیست
و آنکه راضی بکذب و سالتوسی است	آنکه غمت ساز و آنکه ناموسی است
آنکه او آبر و دنا طلب است	و آنکه بی دانه بود المعجب است
انهمه عقلی عاریته است	کز پله مال و جابه و تربیته است
در گذر این کیا است او باش	عقل دیں جو سے و پس اروا دها
عقل دیں جز او اعطا نکنند	نا نموده است بحق را نمکنند

کتاب سبأ
فی سبأ

دایہ زیریں کہن بنیاد	نیست کس را چو عقل مادر زاد
پدر و مادر و حیات لطیف	نفس گویا شما عقل شریف
نزایں و جفت شریف طاق سبش	واندریں بر و صل عاق سبش

تکمیل و بیان دنیا و ترک دنیا حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز ^{رحمۃ اللہ علیہ} فرمادے ہیں کہ صورت و معنی دنیاست و یکے صورت دنیاست و معنی دنیا نیست بعدہ بیان فرمود کہ انچہ صورتاً و معنی دنیاست آں زاید از کفایت معنی است و انچہ صورتاً و معنی دنیا نیست آں طاعت با خلاص است و انچہ صورتاً و معنی دنیا نیست و دنیاست طاعت بریاست یعنی برائے دفع مضرت و جلب منفعت و انچہ صورت دنیاست و معنی دنیا نیست آں ادا سے حق حرم خود است یعنی اہل خود فراہم آید بہ نیت آنکہ حق او بگذارد بعدہ فرمود اصل دانائی آنست کہ از دنیا پر سیز کند اگر مردے وصیت کرد کہ ثلث مال من بعد از من بمردے دہند کہ او عقل لناس باشد حکم آں چگونہ است فرمود حکم او آنست کہ ثلث مال او یکسے دہند کہ تارک الدنیا باشد یکے از حاضرین سوال کرد کہ چون تارک دنیا باشد ثلث مال او چگونہ قبول کند فرمود سخن در مصرف می رود و حکم این مسئلہ بعد ازاں فرمود دنیا سیم و زرو اسپان و اسپا نیست بلکہ تعلق و محبت باہنہاست اگرچند کہ داشتہ باشد بعدہ فرمود کہ شکم تو دنیا سے تست اگر کمتر خوری از تارکاں دنیا باشی و اگر سیر خوری نباشی بعدہ فرمود بزرگے مصلے بر مردے آب انداختہ بود و نماز میکرد و مے گفت خداؤ! خضر کبیرہ ارتکاب مے کند اول ازاں توبہ دہ ہمدیں حال خضر حاضر شد و گفت اے بزرگ کہ ام کبیرہ است کہ ارتکاب مے کنم آں بزرگ گفت جوں درختے در بیاباں نصب کردہ و در سایہ آں درخت مے نشینی و آسایش مے گیری و مے گوی کہ این درخت برائے خدا نشانہ ام خضر در حال مستغفر شد بعد ازاں آں بزرگ در ترک دنیا با خضر گفت کہ بچہنیں با

کہ من مے ہاشم خضر گفت تو چگونہ مے ہاشی و چہ میکنی گفت سن ہچنین میباشم اگر
 جملہ دنیا من دہند و گویند کہ قبول کن کہ فردا بر تو حساب نخواہد بود و این ہم
 گوین کہ اگر نخواہی ستر ترا بدوزخ خواہند برد سن دوزخ قبول کنم نہ دنیا خضر
 گفت چہ قبول کنی جواب داد کہ دنیا مغض حق است چیزیکہ خدا اورا دشمن
 دارد بجای آں دوزخ قبول کنم نہ آں زیرا کہ دوزخ اولی تر از قبول دنیا و
 مے فرمود کہ از شیخ شیوخ العالم شنیدم کہ ہر کہ ترک دنیا بکیر و حق جل و علی
 دنیا را بدینا داراں در پائے او در آرد و مے فرمود حق جل و علی چوں
 بندہ را عزیز گرداند دنیا را در نظر او خوار گرداند و ہر کہ را خوار گرداند دنیا را
 در نظر او عزیز گرداند و مے فرمود ترک دنیا آں نیست کہ خود را برہنہ کند و لنگوتہ
 بند و ترک دنیا آنست کہ بخورد و بپوشد و بپوشاند و بخواند و منفعتہا
 بردہاے شکستہ مستحقاں رساند و دل خود متعلق دنیا نداشت و ہمت
 باید کہ بلند گرداند و از سر شہوت باید خاست بعدہ این مصرعہاں مبارک
 را اند مصراع یک لحظہ ز شہوتے کہ داری بر نیزہ بعدہ فرمود کیست کہ از خسیسے
 بر نخاست و بر شریفے اقدام نکر دے فرمود ہمہ معاصی و حجرہ است کلید او حب
 دنیا است و ہمہ طاعت و حجرہ است کلید او محبت فقر است و مے فرمود حساب
 دے را مال بسیار میراث رسید مناجات کرد الہی من این را نگاہ خواہم داشت
 فاما دل برویے باید گشت این را بتو میسپارم بشرط آنکہ مرا حاجت شود بمن
 دہی این بگفت جملہ بدویشاں داد بعدہ بر آں مقدمہ کہ اورا حاجت بود کہ بر خود
 آں مقدمہ را دکامی کہ گوی بحق امانت دادہ است کہ حق تعالی بہنگام طلب امانت
 او میگذارد و بر محل محی الدین کا شانی این آیت خواند ربنا مشرق و المغرب
 لا الہ الا هو فتخذه وکیلایضی پروردگار جاسے بر آمدن آفتاب نیست سزاوار
 پرستش مگر او پس بگمید اورا کاروبار سازندہ خود حضرت سلطان المشایخ
 را این معنی خوش آمد تحسین فرمودہ بود **مردے حکیم پیش پسر دادرچندیل**

ہزار بدرہ زرہ روزے گفت **ع** گفت بابا نصیبہ من گو کہ گفت اے
 پور درخزانہ ہو کہ قسم تو بی وھی وبے انباز کہ من بحق دادم او دہد بتو باز کہ
 نہ او بجز کار ساز جان باینست کہ بکن ظلم با تو زانہا نیست کہ دے فرمود
 وقتے رسول علیہ السلام بایاراں گفت درویشے را خجیر کردند کہ دنیا وانچہ
 دروست اختیار مے کنی و یا انچہ در عقی است بر اے تو ہمیا کردہ اند او
 ہماں اختیار کرد چوں ایں حکایت تمام شد حضرت امیر المومنین ابو بکر
 صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ پستن گرفت صحابہ پرسیدند کہ حال چیست
 گفت ایں درویش کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ازو خبر داد او مصطفیٰ
 است صلی اللہ علیہ وسلم الخجیر ہوا الخجیر وے فرمود اگر کسے روز با بصیام گذارد
 و شب با بصیام وزیر الحرمین باشد اصل ایں باید کہ دوستی دنیا در دل او نشا
 بعد از اں فرمود ہر کہ دوستی و محبت دنیا در دل باشد او دنیا پرست است منتوی

چکنی بار کا ندریں فرسنگ +	بار بسیار بر سر و خسر لنگ
خسر لنگ وضعیف بار گراں	منزلت سنگ لائح و توحیراں
راہ تاریک و چراغ بے روغن	باد صرصر تو باد خانہ مکن +
ہر صورت و کز وجود طائوس است	باد مسعود پایے منحوس است
ہست نقش ریا چو صورت شمع	شمع او راست تابش اندر جمع
ہست در نقش و شکلہ گرد و نعم	شکل ابلیس ابلہ و اکلم
نفس اعجاب ہست در سینہ	قبہ ہر جسم در آئینہ +
ہمہ در نفس ناسپاس تواند	ہمہ در پردہ حواس تواند
باش تاروے بند بکشاید	باش تابا تو در حدیث آید
تا کیا نرانا ندہ بردر +	از پئے نیچر وزہ راہ گذر
اگر میری ناکشتہ ایشاں را	کلم کنی ملک و ملک خوشاں را

نکتہ در بیان فقر و غنا و فضیلت فقر و غنا بخط مبارک حضرت سلطان مستطیع بادشاہ

قيل الفقراء انفس بالمعدن والوحشة بالمعلوم الفقر في الدنيا مفتاح باب
 الغناء في الآخرة وفي الحديث من مات ولم يترك درهما ولا دينارا لم يدخل
 في الجنة اعني من قال ابن عباس رضي الله عنه وقف رسول الله
 صلى الله عليه وسلم يوما على اصحاب الصفة فرأى فقرهم وجهلهم وطيب
 قلوبهم فقال اشهركم يا اصحاب لصفة فمن بقى منكم على التعب الذي انتم
 عليه اليوم راضيا بما هو فانه من رفقاء يوم القيامة ازشيخ شينوخ
 العالم فريد الحق والدين قدس سره العزيز العلماء اشرف الناس
 والفقراء اشرف الفقير بين العلماء كاليد بين الكواكب السماء
 ومن فرمود درويش كه عبادت و طاعت مشغول باشد اورا در بيت المال
 حقي نيست درويش زمان از زمين بايد بخورد و دريغ تا اين ساعت زمين
 مشايخ مني گردد و در احوال من زمين حضرت شيخ شينوخ العالم بگفته و من فرمود
 و فضيلت فقر و غنا ميان علماء اختلاف است خواهر جنيد و ابراهيم خواص
 و اكثر علماء گفته اند الفقير الصابر القايم بشرط طمعا عليه افضل من الغني الشاكر
 القايم ماعليه ابو العباس بن عطاء مخالف اليشان است حجت او قوله
 تعالى و وجدك عايل فاغني باري تعالى بر بنده خود منت نهاد يعني اگر غنا
 افضل بود من منت نهاد من و حجت اليشان اين حديث كه لكل احد خرقه
 و خرقتي الفقير الجهادي احب لفقراء فقد حلتني ومن ابغضها فقد
 ابغضني شيخ جنيد بغدادی ابو العباس را دعائے كه در حق او را بگوئال
 مبتلا كرد و مني گفت يا اين بلا كه مرا مبتلا كردند دعائے جنيد است بعده انا
 قول رجوع كرد و اختلاف در صدر اول بود بنا بر آنكه غالب اسوال خلق حلال
 بود اما در زمان ما غالب اسوال حرام است و شب پيس فقر و غنا افضل شب
 بلا اختلاف و بخط مبارك حضرت سلطان المشايخ بنشته ديده ام الناس
 اربعة طبقات طبقة قارة محظوظة بالدنيا والآخرة والطبقات مختلفة

هم السعداء على الاطلاق والثانية هم الاشقياء على الاطلاق والاحزاب
 اضمافتيان ونبينا عليه السلام لقوله تعالى لولاك لما خلقت الافلاك
 سيد الانبياء والانبيا من خلقة افضل من سواه فان قيل اليس
 الجمع بينهما كما تسليم ان عليه السلام لانه اطاعة الجن والانس والرحم
 ونبينا قال عليه السلام الفقر فخرى وان الله خير قلنا للملك صورة
 وحقيقة الاستغناء والقدره وهما كاتافي نبينا عليه السلام خير فرد قال
 لولا الى عوة والقدره احدا لا صبح موسقا اشكى عن صورة الملك
 والجمع بينهما على قسمين احدهما ان يكون طرف انتماته الرجح على دنياه
 والثاني على العكس تسليم ان من الثاني ونبينا صلى الله عليه وسلم من
 الاول ما نال تسليم ان عليه السلام من الدنيا كان على سبيل السعد
 الا ان الله خلق الدنيا لاجل النبي عليه السلام فغير عنها بالخير والفا
 لقوله الجمع عن نكتة در بيان طبقات حضرت سلطان المشايخ قدس
 سره العزيز فرمود پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرماید که است من پنج
 طبقه باشند بر طبقه مدت چهل سال الطبقة الاولى طبقه العلم والمشاهدة
 الطبقة الثانية طبقه البر والتقوى والطبقة الثالثة طبقه التوصل و
 التراحم الطبقة الرابعة طبقه التقاطع والتدابر الطبقة الخامسة طبقه
 المرجح والخاص فرمود که طبقه اول طبقه علم ومشاهدة است و آن صحابه
 کرام بودند دوم طبقه بر وتقوى و آن تابعین بودند سیوم طبقه تو اصل و تراحم
 تو اصل آن باشد که چون دنیا ایشان را قدام نماید و اگر آن دنیا میان ایشان
 مشترک باشد طرف دیگر آن سهل و سست گذارند تراحم آن باشد که اگر دنیا
 تمام بایشان روست و آرد بے مشارکت غیر ایشان آنرا نفقه کنند و در راه
 حق بمصرف رسانند چهارم طبقه تقاطع و تدابر تقاطع آن باشد که اگر دنیا
 روست بایشان آرد بر سبیل مشارکت لقطع و خصوصیت بر آیند و اگر دنیا

خاص بایشان پیوند ایشان آرا تمام گیرند و پشت بخلق دهند و بچکس را
 نصیب نکنند و طبقہ پنجم حج و مرج باشد یعنی در گوشت و پوست یکدیگر گفتند
 و مدت این پنج طبقہ دو سیت سال باشد بعد از دو سیت سال سلخ بر آید
 چون حضرت سلطان المشائخ برین حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود
 این حکم بعد از قول رسول صلی اللہ علیہ بدو سیت سال تمام شدہ است این
 زمان خود مردم چگویند نکتہ در بیان نیت حضرت سلطان المشائخ قدس
 السیرہ الغزیزے فرمود اول نیت صالح می باید زیرا کہ نظر خلق بر عمل است
 و نظر حق بر نیت چون نظر خدا بر نیت باشد ترک عمل پسزیدہ است و نیت آن
 نیست کہ مرے درد دل گوید میکنم و یا چنین کار کنم این حدیث نفس است
 نیت آنست کہ از دل چیزے باعث شود و آن چیزے دینی باشد یا دنیاوی
 جاری جوی فتوح است من اللہ تعالی و آل درد دل بعضے میسر شود و در دل
 بعضے میسر نشود و ہر کہ دل او سوسے دنیا مایل شود و را این اختیار نیست
 و خیرات اکثر احوال اینغنی میسر نشود مگر بجد بعدہ حکایت فرمود کہ در مسجد
 آویژہ دمشق وقف بسیار است متولی آن مسجد بس قوی حال است
 گوی دوم بادشاہ است بالغایتی کہ اگر بادشاہ رامالے حاجت باشد از متولی
 قرض کند الغرض در ویشے بطمع آن اوقاف در مسجد دمشق طاعت و عبادت
 آغاز کرد کہ مگر شہرتے یا بدو تولیت بدو دهند و مدتے بطاعت مشغول شد
 پنج کس نام اورا بر زبان نرا ند تا شبے ازاں طاعت ریائی پیشاں شد
 یا خدا تعالی عہد کرد کہ ترا خاص برائے تو خواہم پرستید نہ بطمع شغل ہماں عبادت
 کہ مے کرد پنج ازاں نقصان نکرد و بہ نیت صالح در عبادت مشغول شد ہم در آن
 نزدیکی اورا بجهت شغل تولیت طلب کردند او گفت کہ من آرا تا ترک
 شدہ ام بسیار در طلب آن بودم اکنون چون ترک آن کردم بمن میدہند
 الغرض بچیناں سخن مشغول شد و براں شغل آلودہ نکشت نکتہ در بیان

صبر و رضا حضرت سلطان المشایخ قدس السدرہ الغریز میفرمود کہ صبر
آنست کہ چون مکر و ہمدردی در آں صبر کند و بجائے ننگد اما رضا
کہ از آں بلا رنج کرستے بدوزد گوئی آں بلا بدوز سیدہ است و تکمل
ابن معنی را منکر اند چنانچہ در ادعیہ ما ثورہ منقول است از حضرت سلطان
المشایخ و بخط حضرت سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لکثیر ما یقول اللهم انی اسالک الصلۃ والامانۃ وحسن الخلق والحجۃ
وفی قلوب الناس وعنه ومن لثمس رضا اللہ رضی اللہ عنہ وارضی الناس
عنه من لثمس رضا الناس سخط اللہ علیہ و اسخط علیہ الناس المؤمنون
الصالحون فی الکافرین قلیل والصالحون فی المؤمنین والصادقون
فی الصالحین قلیل والراضون فی الصابریں قلیل فاطلبوہم واغتموہا
صحبتہم سئل ابو عثمان المغربي عن قولہ علیہ السلام اسالک الرضا بعد نقضا
قال لان الرضا بعد نقضا هو الرضا قال بنی من الانبیاء یا رب کیف رضی
المساکین عنک قال ابو حامد البلقاء ربکم لکنی احرقت کیف الرضا
بقضاء اللہ تعالیٰ حتی یورث یوماً بسبیلک ملح فرأیت اعمی یقول اللهم
اغفر لمن یاخذ بیدی بلغنی فاخذت بیدہ وقلت لہ این مصداک
قال بیت اللہ تجہ فحینئذ عرفنا لورضا بقضاء اللہ فنودی فی سہمی ان لم یرض بما
فعلت فاستعدل من بین فی جنت بعدی فلیس فی الہوی والہل النجا
یہوی وسهل النما یرضی ابیات

بہم سمعنا وسم اعنا گوی *	باش در حکم صولجانش گوی
کہ بزاری شوی دریں رہ مرد *	برد حق بہا بش و در مگرد *
تو کنی اندرین میاں بارے	نہ بوے لیک نیست در کارے
گر گریزی از و گریز با و *	آن اوئی مکن ستیزہ با و
خواجہ آزادگی مباحش ہمیں	قدرش را بچشم خویشتن بینیں
بر رویل و رود خانہ ساز	جان و اسباب خویشتن در باز

۱۰
شعر
قبول کردیم

چند پرسی کہ بندگی چہ بود	بندگی جز فکندگی نبود
آنکہ دلہاے آشنا داند	دل ز خوردن چہ جابہ لاند

نکۃ

نکۃ در بیان خوف و جابخط حضرت سلطان المشائخ قدس السدرہ
 العزیز بنشتہ دیدہ ام اذا قشعر جلد العبد من خشية الله انخطت ذنوبہ
 کما انخط عن الشجرہ الیابستہ ورفہا قال اللہ عزوجل یا موسیٰ تخاف من
 غیری قال نعم اخاف ممن لا یخاف منک قال رجل یا رسول اللہ اھو من
 وقت الذنب قال اھو یخاف اذا نبت اذ قال نعم خوفہ یدل علی ایمانہ
 سُئل شاعر الکرمانی ما ثواب الخوف قال ان یخاف المحسنہ قیل الذین املیر
 خوف الخوف بعد الذین یسبون قال رجل لعارفت انی اخاف من فلان
 قال لا تخف فان قلت من یخاف بین یروجہ قال جبرئیل میکائیل الخ
 اعجب من ہوان اللہ تعالیٰ خلق الخلق وصورہم واعطاهم النعم وھو یصی
 بہ اعجالہم لم یفقص من ملکہ فلم یعاقبہم قال میکائیل کما قال جبریل علیہما السلام
 واز حضرت سلطان المشائخ سوال کردند کہ مرجیان و ناجیان کدام
 اند فرمود ناجی آنرا گویند کہ ہم از جانشین گویند انگاہ فرمود مرجی بدو نوع
 است مرجی خالص و غیر آن مرجی خالص آنست کہ ہمہ از رحمت گوید
 نکۃ در بیان ریا بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ قدس السدرہ
 العزیز بنشتہ دیدہ ام الریاء یقبلہ الحق ولا یبعد حہ الخلق قال الفضیل کالغیا
 قبلنا یراؤن الناس بما علی فصاروا لیس میراؤن الناس بما لم یعلو
 قال الجندی من خالط الناس دارہم ومن دارہم ریاہم در مجلس حضرت
 سلطان المشائخ ذکر کیے افتاد کہ در ایام سابقہ در مسجد جامع دایم شب
 بیدار می بود و ہمہ شب قیام میکرد با مید شغل شیخ الاسلامی دریں میان حکما
 فرمود کہ بقاے مدت بینات سال صائم می بود و پچس را بر حال او اطلاع
 نبود سے تا فایت اہل اورا معلوم نبود کہ او صائم می باشد اگر در خانہ

نکۃ

بے بودی چنان نمودے مگر در دوکان چیزے خوردہ است و اگر در دوکان
 بودے چنان نمودے مگر در خانہ چیزے خوردہ باشد نکتہ در بیان توکل
 حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیزے فرمود کہ اعتقاد بر
 حق باید کرد و نظر بیکس نباید گذاشت بعد ازاں بلفظ مبارک راند کہ ایمان
 کسے تمام نشود تا ہمہ خلق در نزدیکی پہنچن بشک شتر ننماید بعدہ گفت کہ
 ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ در سفر حج رفتہ بود در اثنائے راہ ادرابا
 کوہ کے ملاقات شد ابراہیم گفت اے کوہ کجا میروی گفت بکعبہ
 ابراہیم گفت زاد و ماہلہ تو کوہ کوہ کی گفت اے ابراہیم خداے تعالیٰ بے
 اسباب بندہ را بار دینے تواند کہ مرا بے زاد و راحلہ بکعبہ رساند فی الجملہ
 چون ابراہیم خواص بکعبہ رسید اہل کوہ کی را دید کہ پیش ازوے در کعبہ
 رسیدہ است و طواف مے کنن چون نظر کوہ کی بر ابراہیم افتاد گفت
 اے ضعیف یقینن تو بہ کردی از انچہ مرا گفتی دریں میاں فرمود کہ وقتے نباشی
 بخدست خواجہ باز پیدا آمد و ازاں فعلن تو بہ کرد خواجہ ازو پرسید کہ تو چند
 مردہ را کفن کشیدی او گفت ہزار کس را باز پرسید از انچہ چند کس را
 رو بقبلہ بود و چندیں کس را روانہ قبلہ گردانیدہ گفت دو کس روے بقبلہ
 یافتہ و دیگر از روے از قبلہ گردانیدہ حاضران از خواجہ پرسیدند کہ سبب
 توجہ دو کس بقبلہ و چندیں کس را روے محول از قبلہ چہ باشد فرمود اہل
 دو کس را اعتماد بر حق بود و دیگران را نہ بعدہ فرمود مشایخ رزق را
 چہا ر قسم کردہ اند یکے رزق مضمون و رزق مقسوم و رزق ملوک و رزق
 موجود رزق مضمون آنست کہ انچہ بدو رسد از طعام و شراب و انچہ ادرابا
 کفات است آنرا رزق مضمون گویند یعنی خداے تعالیٰ ضامن آنست
 و ما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقہا یعنی اگر دندہ بر زمین مگر بر
 اللہ تعالیٰ است رزق اہل گردندہ و رزق مقسوم آنست کہ اول قسمت

شدہ است در لوح محفوظ ثبت است ہمیت ز دنیا رزق ما غم خوردن
 آمد پندش این خوراک را رزق معلوم و رزق مملوک آنست کہ ذخیرہ او باشد
 از درم و دینار و اسباب دیگر و رزق موعود آنست کہ حق تعالی وعہ کرد
 است و من یتق الله یجعل لہ عینا و ید و رزقاً من حیث لا یحسب یعنی
 و کسی کہ ترس از خدا بگرداند برائے او خیرے و رزق دہد و از جانبیکہ نمیدان
 بعد از اں فرمود توکل در رزق مضمون است نہ در رزقہائے دیگر زیرا کہ آنچه
 مقصود است در اں توکل نیست و نہ آید و آنچه مملوک است در توکل نیست و
 نہ آید و آنچه موعود است بالقطع خواهد رسید بعد از فرمود توکل سہ مرتبہ دارد
 مرتبہ اول آنست کہ یکے بہمت دعوی وکیل گرفتہ کہ ہم عالم است اں وکیل
 موہم دوست موکل پس اں موکل ہمین باشد کہ وکیلے دارم کہ ہم در کار جواب
 و اناست دوست من است در صورت ہم توکل باشد و ہم سوال چنانکہ گاہ
 گاہ وکیل را ہم گوید کہ در دعوی جواب چنیں گوئی کہ اں ہمراہ آخر سانی مرتبہ
 دوم توکل آنست کہ طفلے باشد شیر خوارہ مادر او را شیر میداد و را ہم ہمیں توکل
 باشد و سوال نباشد طفل نگوید کہ مرا شیر دہہ اورا در دل وثیقہ باشد بر شفقت
 مادر مرتبہ سیم توکل آنست کہ مردہ باشد در دست غشال اں مردہ را بیج
 تصرف و حرکت نیست ہرگونہ کہ غشال خواہد میگرددانہ وے شود و ایں تفرقہ
 بلند و اعلیٰ است نکتہ در بیان حلم و عفو و غضب و حیا حضرت
 سلطان المشایخ قدس اللہ تعالی سرہ الغیزے فرمود کہ میان
 صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 مشہور بود تا بخاشی با او چیزے گفت ابو عبیدہ طعنہ کرد ابو بکر گفت اے
 خواجہ از چندان عیب ہا کہ در من است ترا سہل چیزے روشن شدہ
 است بعد از اں فرمود امام عاصم کہ صاحب قرأت است دقتے جانب
 صحراے رفتہ بود و سفیہ با او سفالت کردن گرفت و نامنہاے گفت

امام عاصم بیچ گفت تا انگاہ کہ نزدیک شہر رسید اس سفینہ بچنان میگفت
قرین آن سقاہت مردمان رسیدند عاصم روئے سوئے او کرد و گفت
نباید کہ در اینجا بدگوئی زیرا چہ مرادوستان و آشنایان بسیار اند بہ گفتن
تراکتبہ رسانند و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ
العلم عینہ والحکم زینتہ ولہذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم عنی اہل
قرنی بالحلیم او علیہ ضعیف قال یا کریم انی اتیت الیک وان عاقبتنا فمن
اہل العقوبۃ وان عفوتم عنا فانت اہل عفو قال قد عفوتم عنکم و فی
روایۃ کما قال یوسف لایخوتہ لا تثریت علیکم الیوم یغفر اللہ لکم و یصلو
ارحم الراحمین قال حکیم اذا غضبت فانظر الی السماء ثم الی الارض ثم
الی الخالقہا زال عنک الغضب عمران الحکیم کما ادر صلوات اللہ علیہ
یکون نبیا قال لا ونسب من بنیک لکن جعل ذلک فرضا لیوم الجزاء قال علیہ
السلام وایزۃ الحیاء الامن دار حلیضہ او رتبت الحیاء علی ضربین حیاء
الرب من الکرم و حیاء السائل من النکر و سے فرمود العفو خیر من الکلم یعنی
اگر عفو نکنی خشم فروخو و عفو آں باشد کہ در دل حقہ بند دو کینہ و ریس محل فرمود
در عرصہ قیامت حق تعالی فرماں دہد کہ اکنید کہ ہر کہ بر ما حقے دار و بیاید حق
خود بستاند جملہ انبیاء سر فرو اندازند و کسے را مجال آں نباش کہ دعوی کند
کہ من حقے دارم بعدہ نذاید کہ کجا اند اس قوم کہ عفو کردند از زیر دستاں
و نیز در حدیث است کہ از بندہ ہر روز ہفتاد گناہ عفو کند بعدہ اگر گناہ
کند او بکند کم کسے است کہ ہفتاد گناہ عفو کند بخط مبارک حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہ العزیز بنشتہ دیدہ ام قال علیہ
السلام لا تنظر بواہاء کہ علی کبیر انکم فان لہا
احب الا کا جب الکم حکایت مردے را در جماعت خانہ حضرت
سلطان المشایخ با کار و گرفتند و اللہ اعلم

ازاں حال حضرت سلطان المشایخ خبر یافت نگذاشت کہ کسے اور الے
 وایائے رساند بعدہ او را پیش خود طلبید و فرمود کہ تو عہد کن کہ بعد از من کسے را
 ایذائے نرسانم چوں او عہد کرد او را خرچے فرمود کہ دہند بعدہ در باب خصوصیت حضرت
 سلطان المشایخ فرمود کہ جہتا را تحمل کند بہتر از آنکہ تحمل کرد مکافات یا بعدہ
 ایں بیت بر زبان مبارک راند ہر کہ مار را نچہ دارد و را حش بسیار یاد و آنکہ
 مار را خوار دارد و از یاد و او را یاد ہر کہ او خارسے نہد در راہ من از دشمنی ہر گلے کز
 باغ عمرش بشکافد بیا یاد و انگاہ فرمود آنکہ کیے در میان راہ خار نہد تو ہم خار
 نہی ایں خار خار باشد در اثنا سے ایں کلمات فرمود میان مردمان پیچید است
 اما میان درویشان پچیدست کہ درویشان بانفراں نغزند و بابدال ہم نغزند و کاتب
 حروف از والد خود و والد از حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہما العزیز
 ایں رباعی دینفعی سماع دارد رباعی گیرم کہ نماز ما سے بسیار کنی و وز روزہ
 دہر بشمار کنی و تادل نکنی ز غصہ و کینہ تہی و صد من گل بر سر یک خاک کنی و سے
 فرمود کہ آدمی را نفس است و قلب ہر گاہ کہ کسے بنفس پیش آید اینکس باید کہ بقلب
 پیش آید یعنی نفس ہمہ خصوصیت و ہمہ فتنہ و غوغاست و در قلب ہمہ سکونت
 و ملاحظت و ریاضت پس چوں بنفس پیش آید و ایں کس بقلب پیش آید نفس را
 مغلوب شود و اگر کسے در مقابلہ نفس بنفس پیش آید خصوصیت و فتنہ زاید انگاہ
 و فضیلت تحمل و حلم ایں بیت بر زبان مبارک راند ہمیت زیر باد سے چو کاہے
 گر تلزی و اگر کوہی بکاہے مے نیز زی و یکے از حاضران تقریر کرد کہ بعضے
 شمار بر سر منبر و بعضے در موضع دیگر بدے گوید و مانے تو انیم شنید حضرت
 سلطان المشایخ فرمود کہ من آں از ہمہ عفو کردم چہ جا سے آنست کہ کسے
 بعداوت مردم مشغول شود و بہر کہ مراد گفت از عفو کردم اکنون باید کہ شما عفو
 کنید و ایں نوع مذاکرہ دیگر بار کنید بعد ازاں فرمود چو کہ ساکن اند پست بود
 بیوسستہ مراد گفتے و بدخواستے بد گفتن اندک است اما بدخواستن ازاں بدتر است

الغرض چون او بعد از روز سیوم بر سر گور او رفت و دعا سے خیر کردم خداوند ابراهیم
 این شخص در حق من بدگفت و بداندیشیدن از عفو کردم تو نیز بکرم خویش
 بیا مرزی بهدینتی فرمود اگر میان دو کس از اسے باشد سبیل آنست که کس
 از طرف خود در و نه خود و صاف کند چون این کس در و نه خود از عداوت پاک
 کند البته از جانب او هم از ارم شود یعنی فرمود مردم ازین بدگفتها چه رنجید چون
 گفته اند که صوفی آنست که مال او سبیل است و خون او مباح است چون پنج نین
 است از بدگفتن چه پاک است چرا خصومت میباشد کرد بعد از ازل فرمود که
 وقتی ازین پریشان گویا آمدند و ناگفتنی با بسیار گفتند من هیچ جواب ندادم
 انگاه گفت این احتمال شامعه فرمود معامله خلق بر خلق ستم قسم است قسم
 اول آنست که ازین کس بدیگری سے نه منفعت برسد و نه مضرت حکم اینکس
 حکم جماد باشد قسم دوم ازین بهتر که بدیگری سے منفعت برسد نه مضرت قسم سوم
 از هر دو خوشتر است که اینکس بدیگری سے منفعت رسد و اگر او را مضرت رسانند
 او مکافات نکند و تحمل کند و حکم و زرد و این کار صدیقانست بعده فرمود
 بادشاه بود که او را تارائی گفتند که مگر او را بغوغا گشتند و این تارائی را
 باشیخ سیف الدین باخرزی عظیم محبت بود بعد از ازل که بجای او
 دیگر را بادشاه کردند پیش آں بادشاه که بجای او نشست ساعتی مقرب شد
 و این ساعتی باشیخ سیف الدین باخرزی رحمه الله علیه خصومت داشت
 مگر این ساعتی پیش او محل سخن یافت با آں بادشاه گفت که اگر تو خواهی که
 این ملک ترا مقرر باشد پس شیخ سیف الدین را از میان بردار که تیر
 و تحویل ملک از او شود باو شاه چون این سخن بشنید بهماں ساعتی را گفت
 که هم تو بر دهر گونه که تو دانی شیخ را بیا مگر آں ساعتی برفت و شیخ را به ادبانه پیش
 بادشاه برد شاید دستار در گردن کرده یا استحقاق دیگر الغرض چون شیخ در
 آمدیم که نظر بادشاه بر شیخ افتاد تا او را چه نمودند در حال او از تحت فرود

آمد معذرت دست برپایے شیخ نہاد و بوسید و خدمتے دیگر پیش آور دو
 عذر خواست کہ من ہمچنین نگفتہ بودم فی الجملہ شیخ در خانہ آمد دوم روزاں پاوشاہ
 ساعی را دست پاسبان بستہ بخدمت شیخ فرستاد و گفت کہ من حکم کردہ ام
 کہ این ساعی کشتنی است اکنون بر شما فرستادہ ام ہر نوے کہ بماند اورا بکشند
 شیخ بجز و یکہ ساعی را دید دست و پای از بند باز کرد و جانبہ خود پوشانید
 و گفت امر و زور برابر من در تانکہ یکہ یا اک روز و شنبہ بود و وعدہ تذکیر شیخ و مسجد
 درآمد و ساعی را برابر خود آورد و آن گاہ بالاے منبر برآمد و این بیت می گفت
 بیت آنہا کہ بجای ما بدی ہا کردند و گرد دست رسد بجز تلوی نگویم بعدہ
 فرمود ہر فعل کہ از بندہ در وجود می آید از خیر و شر خالق آں خداوند است
 جل و علی انچہ میرسد از انجا میرسد از کسے چہ باید بخند ملائم انہی حکایت فرمود
 کہ خواجہ ابو سعید را بواجبہ در راہے میرفت سفینے از عقب درآمد و دست
 بر قفای او فرو آورد و شیخ سر پس کرد و جانب او دید آں سفینہ گفت در
 چہ مے بینی نہ شمامے گوید کہ ہر چہ و انچہ مارا مے رسد از انجا است شیخ فرمود
 ہمچنین است ولیکن مے بینم کہ کدام بد بخت را نامز و این کار کردہ اند تکتہ
 در بیان صحبت حضرت سلطان المشائخ قدس الدسرہ العزیز
 مے فرمود کہ محل صحبت اینست کہ مردم چوں با کسے صاحب شود
 کہ آنکس چہ قدر اثر آرد دریں باب حکایت فرمود کہ شیخ الاسلام
 بہاؤ الدین از کربا قدس الدسرہ العزیز در سفر بود در بیابانے درویشے
 را دریافت ازو پرسید کہ مردم شخیصے را دریابد کہ زنی صلحا دار و مثلاً
 مخلوق و سجاوہ بردوش نہ و شعار صلاحیت در تن او تحقیق
 شیطان بودہ باشد بکہام چیز تو اں دانست حقیقت حال او گفت
 آرسے در باطن خود سیرے باید کردن کہ بعد از ملاقات او در باطن خود چہ
 حال یابد ہماں چیز از حقیقت حال او حاکی است بعدہ ایں بر زبان مبارک

تکتہ

خود را نہ بیت باہر کہ نشستی و نشد شد دولت و ز تو ز میہ ز حمت آب و گلگت و با او نشی جان عزیزم ز بہار و زیرا کہ کند جان عزیزان کلت و سے فرمود اخوت دوست و اخوت نسبت و اخوت دین اخوت میں قوی ترست زیرا کہ اگر دو برادر باشند یکے کا فرویکے مسلمان میراث برادر بمومن راز سپس دریں اخوت ضعیف باشد اما اخوت دین قویست زیرا کہ چونکہ کہ میان دو برادر دینی باشد در دنیا و آخرت برقرار ماند دریں میاں ایکنیت خوانند الاخلاء یومئذین بعضہم لبعض عدل والا المتقین یعنی دوستی امروز بعضے از ایشان دشمن اندم بعض را مگر پرہیز گاراں و خدا ترس با یا رانے کہ دوستی است از پے رستنی از برائے جاں بعدہ فرمود صحبت صلی را اثر سے تمام است بعدہ ایں حکایت فرمودند کہ چون خلافت امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بابا و شاہ عراق مصفا شد بادشاہ عراق گرفتار گشت اور پیش آوردند حضرت امیر المومنین عمر فرمود اَمَّا الْاِسْلَامُ اَمَّا السَّيْفُ یعنی اسلام قبول کن و الا ترا بکشم حضرت عمر فرمود تا تیغ بیاور و دو سیاف را بخواند ندایں بادشاہ عظیم کیسے بود چون طال معاینہ کر دروے سوے حضرت عمر کرد و گفت من آتشہ ام بگو تا مرا آب دہند انکاہ حضرت عمر بکسے فرمود تا آب بیارند در آوند شیشہ کردہ آوردند بخورد حضرت عمر فرمود خیر بادشاہ بودہ است در آوند ز آب آرد آوردند بخورد حضرت عمر فرمود در آوند گلیں کردہ بیارند در کوزه گلیں آب بدو دادند اوروے سوے حضرت عمر کرد و گفت کہ من آتشہ ام بگو تا مرا آب دہند انکاہ حضرت عمر فرمود آب دہند چون آب پیش آوردند او گفت با من عہد کن تا ایں آب بخورم مرا نکشد حضرت عمر فرمود من عہد کردم تا تو ایں آب بخوری ترا نکشم آں بادشاہ کونہ بر زمین زدہ و بشکستہ

و آب بر سخت انگاہ حضرت عمر گفت کہ من این آب نخوردم کہ تو عهد کردہ اکنون
 مرا امان شد حضرت عمر رضی اللہ عنہ از کیا است او متعجب شد و فرمود اماں
 دادم بعدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فکر کرد و صحبت او یاری فرمود کہ یں
 یار و رعایت صلاحیت بود و بہ دیانت مشہور چون بادشاہ عراق دزخان کن
 یار شد چند گاہ برآمد صلاح صحبت او اثر کرد پیغام بر امیر المومنین فرستاد
 کہ مرا پیش خود بطلب تا ایمان آرم حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیش خود طلبید
 و اسلام عرض کرد او مسلمان شد الحمد للہ چون اسلام آورد حضرت عمر فرمود
 اکنون مملکت عراق بتو میدہم بادشاہ گفت مرا ملک عراق کار نمی آید یک
 دیہہ از عراق بدہ کہ وجہ معاش من باشد و کفاف شود حضرت عمر قبول
 کرد کہ بدہم آن بادشاہ گفت مراد یہی خراب مے باید داد تا من آباداں کنم
 عمر کساں در ولایت عراق فرستاد پنج دیہہ خراب نیافتن حضرت عمر رضی
 اللہ عنہ بادشاہ را این حال گفت کہ در عراق نہج دیہہ خراب نیست
 بادشاہ گفت مقصود ازین حرف آنست کہ من عراق آباداں بتو تسلیم
 نمودم اگر اکنون موضع خراب شود عهدہ جواب او فرداے قیامت تو باشی
 حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ تعالیٰ سرہ الغریز چشم پرآب کرد
 و بگریست و برکیاست و دیانت بادشاہ عراق استحسان بسیار فرمود و مے
 فرمود چون با سلطان قطب الدین ملاقات شد این حدیث با او گفتم
 پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است ما من صاحب یصحب صلاحیۃ
 و اوساعۃ من لیل او نهار الا یسال اللہ عن صاحبہ هل ادیت فیہا
 حق اللہ ام لا فرم از من و تو براسے این صحبت خواہند پرسید کہ بچہ نیت
 بود و حقوق صحبت چگونه رعایت یافت و مے فرمود شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ
 فرمودہ است وجدت ربی فی سلاک المدینۃ یعنی حق را در کوچہ ہائے
 مدینہ یافتہم پرسیدند چگونه یافتی گفت روزی در بازار مدینہ میرفتم شکستگاہے

دیدم از غایت شکستگی که صفت نتوان کرد برایشان رحم آموخاستم که بایشان با
و موافقت بگیرم در صحبت ایشان بودم بنده اشتم که خدا بایشانستگان است
حق تعالی می فرماید انا عند المتکسرة قلوبهم یعنی که من نزدیک دل شکستگان
خواهم حکیم شمایم گوید

<p>آنکه خود را شکسته دل بیند مردم از زیر کماں درم نشود مهر جاہل چونہ گردان است تو توئی و منم نزدیک است با خودی ہر دو دیو و ش با شم دوستی تا فکندہ اورا باش دوستان گنج خانہ وادارند باید آں حکمت از علے امومت تا نباشی حریف بخیرداں پیچ صحبت مباد باعامت برکتہ تہاروی کتہ عادت جفت باشی خداے بدہیار گرد تو حید گرد با تفرید بیدے از تو اندر آویزد ایں زماں دوستانہ باینساں من بعالم دروں نے داغم</p>	<p>اوست شایستہ خداے کریم مہر گر عقل بود کم نشود مہر گر عقل بود مہر گشت تو چنان من چنین سر جنگ بے من و تو من و تو خوش باشیم یا مکن یا چو کردی اورا باش رنج بردار و گنجج بردارند دوست ناداں بود بہاید سخت کہ نگو کار بد شو و زبداں کہ چو خود مختصر کند نامت ہمچو خورشید شب کند غارت فرد باشی خداے باشیا چکنی صحتی کہ این تقلید پس بیاری کہ اذ تو بگریزد ہمہ ازیم جاں ہر اسان اند دوستی زان ہمیشہ میرنم</p>
---	--

نکتہ در بیان محاسن اخلاق حضرت سلطان المشایخ فرمود قدس سرہ
سرہ العزیز حسن الخلق ان لا یثاثر القلب بخفاء الخلق بمطالعة فعل الحق
یعنی خلق نیکو آنست کہ متاثر نشود دل بخفاے خلق بدین فعل حق و میفرمود

خواجہ حسن بصری از امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ روایت میکنند کہ
حسن الخلق ثلاث احسن الحلال والتوسع علی العباد و میفرمود حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن و حضرت امام حسین را برکتف کردہ
طریق اشترک و از کناں و صحن خانہ مے گشت حضرت امیر المومنین علی رضی
اللہ عنہ معاینہ کرد گفت زہے حسن خلق و بریشاں گفت نعم الجمل لہما یعنی
نیک شتر است برائے امام حسن و امام حسین حضرت محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمود قل لہما النعم الوالکبان انما بگوامی علی حسن و حسین
انیکو سوار ایند شما ہر دو و میفرمود شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ
یو علی سینتا بابا ہدیگر ملاقات کردند و از یکدیگر جدا شدند یو علی صوفی را
کہ ملازم شیخ بودند بدراہ کرد کہ چون از خدمت شیخ برگردم انچہ شیخ در حق من
یگوید بر من بگوئی چون یو علی باز گشت شیخ ابو سعید شیخ ذکر او بر زبان
نرا ندنہ بہ نیکی و نہ بہ بدی آں صوفی یک روز از شیخ پرسید کہ یو علی
سینتا چگونہ مردے است شیخ فرمود حکیم است و طیب است و علم بسیار دارد
اما مکارم اخلاق نذا در صوفی صورت حال بر یو علی بنشت یو علی بخدیت
شیخ چنینے دقلم آورد و انیمینی بنشت کہ من چندیں کتاب در مکارم اخلاق
بنشتہ ام و شیخ و در باب من میگویند کہ او مکارم اخلاق نذا در شیخ تبسم کرد
و فرمود من نگفتہ ام کہ یو علی مکارم اخلاق نمیداند فاما گفتہ ام کہ مکارم
اخلاق نذا در نکته در بیان قبول فتوح و رد آں حضرت سلطان المشائخ
قدس السیرہ العزیزے فرمود بعضے مشائخ سیم قبول نے کنند در ستان خرچ
کردن آں شرایط بسیار است و آں اینست کہ آں ستانندہ مے باید کہ
ہر چہ مے ستانند بحق ستانند در یعنی فرمود یکے سیم پیش یکے مے آرد
مثلاً آں ستانندہ را علوی مے بیند یا گیسو کردہ بیاں اتحقاد مے آرد کہ آں
فرزند رسول است علیہ السلام و آں ستانندہ علوی نباشد پس ہر چہ ستانند

حرام ہوئے باید کہ خواہندہ بزباں و نہ باندیشہ کہ برچیزے برسد و نگند وریں
 میاں حکایت فرمود کہ وقتے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر بن الخطاب
 چیزے میداد حضرت عمر گفت یا رسول اللہ من چیزے دارم این بدیکرے
 بدہ باہل آن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ہر کہ ترا چیزے بدہ بدیغیر
 خواستہ بخور و صدقہ کن و میفرمود شیخ ابو سعید تبریزی پیر شیخ جلال الدین
 تبریزی قدس اللہ سرہ الغیز از کہسے چیزے فتوح نگر فتے بدیں سبب بیشتر
 حال اور او یا راں اور افاقہ بودے بعد دوم فاقہ بخوریزہ و ہندوانہ افطار
 کردی ازین معنی بادشاہ عہد راروشن شد فتوحے بخدمت شیخ فرستاد شیخ
 آزار د کرد بعدہ آں بادشاہ حاجیکے کہ فتوح بردہ بود گفت کہ آں سیم ببرو
 بخادم شیخ تسلیم کن چنانکہ شیخ را معلوم باشد تا خادم از اں وجہ ترتیب طعام
 کند خادم بوقت افطار ترتیب طعام کرد چوں شیخ ازین طعام بوقت افطار
 تناول کرد آں شب شیخ بیچ حلاوت عبادت نیافت خادم را طلبید و پرسید
 کہ افطار شبانہ از کہ ام وجہ بود خادم مخفی داشتن توانست صورت حال
 باز گفت شیخ فرمود آں حاجب کہ سیم آورده بود قدم او کجا ہا رسیدہ
 از انجا گل بکاوند و بیروں اندازند بعدہ آں خادم را از پیش خود دور
 کرد خواجہ ثنائی گوید بیت میوہ ایں و آں چو در خان میوہ دارہ دست
 در کرد درخت خویش دارہ نکتہ در بیان ہمت حضرت سلطان
 المشایخ مے فرمود ان اللہ یحب معالی الامور و یبغض سفافہا یعنی
 کہ بدستی کہ اللہ تعالیٰ دوست میدارد برترین کار ہا را و دشمن میدارد پست
 عریں کار ہا را آدمی در انسانیت عالی ہمت میداید تا مرد مرتبہ مردی
 رسد و عالم در بدایت علم عالی ہمت مے باید تا بدرجہ حکمت رسد و حقیقت ہمت
 آں ہست کہ ہر ایک رجوع را کہ تعالیٰ در خوف و عمل او خاصیت دہلتیے دادہ ہست تا مستعد
 باشد قبول حق خود را و حسب اہلیت ہر حقے را از حقوق اواح غایب تا بطل غایت نرسد

سعادت نیا بدیں چون حق تعالیٰ خواہد کما دمی بغایت منصب خود برسد
استغفار و طلب او مدد کند تا با ثبوت این مدد حرکت کند در طلب غایت خوش
از آن اثر مددے چون از حضرت عزت امر بروے صادر شود توفیق خوانند
و چون در طلب قرار کرد بہمت گویند و بہمت جز راہ سعادت نیست اگر کسی
طالب باشد در عالم دنیا بغایت ولایت برسد و کمال ما بر در حشمت کہ
نعمت و مال بسیار حاصل کند اورا حلیص خوانند نہ صاحب بہمت حقیقت
اہل علم و صحابہ عہد راست کہ در حقیقت علم و درایہ عمل خویش نہایت بہمت
طالب الی بروج مطلوبے از ایزد تعالیٰ عزیز تر نیست پس طالبان جمال و عالمان
وجود از عالی نفسان مطلق اند و ایشان انبیا اند و بعد از ایشان اولیا اند بعدہ
فرمود بہمت مختلف است بزرگے بود اورا پسرے بود و یک غلام و غلام
ارشادے تمام بود آن بزرگ ہر دو نفر را بنشان اول از پسر و رسید کہ بہمت
تو در چیست او گفت بہمت من در آن است کہ مرا حساب باشد و بندگا
نیک بعدہ از غلام پرسید کہ بہمت تو در چیست غلام گفت بہمت من در
آنست کہ ہر چند بردہ کہ مرا باشد ازاد کنم و ازاد را بندہ سازم انگاہ فرمود
کہ مردم را ہمہ انواع است یکے را بہمت در آن باشد کہ دنیا طلبد و یکے را بہمت
در آنست کہ دنیا گردا و نگر دد در آن ہر دو قسم آن بہتر کہ اگر ہر چہ برسد مر حبا و اگر
نزد صبر و برد و محال خوش باشد آنکہ نے گوید کہ مرا نے باید کہ دنیا باشد
این نابالیت ہم باہست اوست مے باید کہ بر جو است حق خوش باشد
دریں اثنا عزیزے از فرزندان مشائخ بخدمت حضرت سلطان المشائخ
ذکر کرد کہ فلاں بہمت بلند دارد و مبلغ دیست تنکہ فقرہ پیش من آورد در
دو سہ مجلس این ذکر ہم بدیں عبارت کرد حضرت سلطان المشائخ
را در باطن این سخن گراں نمود و بیغنی حکایت فرمود کہ ملکہ بود پس
مختم و ایثارے داشت بعد ہر چند روز دعوتے کردے جمیع علما و مشائخ

و درویشاں را بطلبید سے و طعام ہائے مکلف کو ناگوں خورانیہ سے پیش
ہر یکے مبلغا و تنگہ مارکہ بستہ بیاوردے چنانچہ درہم سفتہ و دستہ بارجمیعت
دادے روزے حرم آں ملائحت ملک گفت کہ تمامی مشایخ و علما سے
شہر راضیافت مے کنی و درویشاں از انواع خدمت مے کنی ولیکن یک
درویشے است کہ سالہا گذشتہ و او در جوار شماساکن است اورا کہتے مے
طلبی و او بفقر و قافہ قانع مے باشد و روزگار خود ہمیشہ در غربت مے گذرانے
اور یاد مے کنی این معنی کجار و اباشد آں ملک گفت راست میگوئی مرا غفلت
افتاد بعد ازین بطلبم چوں بریں سبب جمیعت کرد آں درویش را نیز
طلبید و درویش گفت آیں ضعیف را معذور دارید من جانے نمیوم
آں ملک گفت من خانہ خود بشما بخشیدم آں درویش گفت آیں ضعیف
را خانہ بے مطاع و زر و نقرہ بکار مے آید آں ملک گفت خانہ و مطاع
و زر و نقرہ آنچه در آں خانہ است تمام بشما بخشیدم آں درویش گفت
کہ در تلک قبض شرط است آں ملک گفت خانہ با جمیع املاک و اسباب
و قبض خود آرید آں درویش در آن خانہ رفت و اسباب و املاک بخشیدہ را در
قبض خود آورد ملک و حرم محترم او مجبور از آں خانہ برفت و گفت ہر چہ جز
آں محترمہ ہست در ملک آں درویش است درویش دید کہ حرم
آں ملک مجبور از خانہ بروں آمد آں درویش برخاست و گفت کہ آیں
خانہ با ملکی سباب و متاع و زر و نقرہ و جز آں کہ بمن بخشیدہ اند من بدین
حرم بخشیدم آیں سخن بگفت و از آں خانہ بروں آمد باز در کلبہ درویشی
درآمد و قرار گرفت بعدہ حضرت سلطان المشایخ روئے سوئے
آں عزیز کرد و گفت کہ درویش را بہت بلند مے باید چنانکہ در کونین
نظر کند تکتہ در بیان عدل و ظلم حضرت سلطان المشایخ میفرمود
قدس الدمرہ الغزیرہ کہ معاملہ حق کہ با خلق بود و قسم است عدل

است یا فضل است اما معاملہ خلق با ہم دیگر عدل و فضل و ظلم اگر خلق با ہم دیگر
 ظلم کند حق تعالیٰ بایشان عدل کند بہر کہ خدا سے با او عدل کند او بعد از
 ما خود کرد اگر چه پیغمبر وقت باشد بریں حرف سوال کردند کہ بچنین گویند کہ
 رسول علیہ السلام فرمودہ است کہ اگر خدا سے قیامت خدا تعالیٰ مراد بر او
 عیسے را علیہ السلام در دوزخ دارد عدل کرده باشد فرمود آری ہمہ عالم
 در ملک اوست آنکہ در ملک خود تصرف کند ظالم نباشد ظالم آں باشد کہ
 در ملک غیر تصرف کرده باشد بعد از اں فرمود در مذہب شعری پہچان
 کہ روا باشد کہ حق تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام را در دوزخ برد و جاوداں بداد
 و کافری را در بہشت برد و جاوداں بداد بر حکم این معنی کہ در ملک خود تصرف
 میکند زیرا کہ حق تعالیٰ در قرآن فرمودہ است و انابرار ناداں نیست و بینا
 برابر با بینا نیست بچنین چند مثل فرمودہ است اکنون میں سخن واجب باشد
 کہ مومن را در دوزخ برد و لیکن جاوداں نذر دوزخ کہ او حکیم است کار بر اقتضا
 حکمت سے کند چنانچہ باشد بہر چگونہ کہ ہست صرف میکند اما اگر بداد از حکمت
 نباشد بعد ازین فرمود اگر مومن نے بے توبہ باز دنیا برد اینچہ احتمال ہے چیز وار
 روا باشد کہ خدا سے تعالیٰ بہرکت ایمان اورا بیمار زد و اگر خواہد در دوزخ برد
 بمقدار گناہ اورا عذاب کند بعدہ بہشت برد اما جاوداں بداد و نکتہ
 در بیان روح و نفس حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ
 سرہ العزیز سے فرمود کہ روح را بیست و صورتے نیست فاما چون
 حق تعالیٰ خواہد کہ بندہ را بنماید و مکاشف روح گرداند این تمثیل
 بر آں بندہ بنماید روح انسان عجایبہ است عظیم بہ آدم از روح یافت
 این تعلیم بہ جان پاکاں خزینہ فلک ہست چشم نیکان انشیں ملک ہست
 و سے فرمود کہ سے گفتہ است در مبداءے حال جملہ ارواح یکے بودہ است
 بعد دشخاص متعدد شدہ است و سے فرمود نفس را نیز مردے

بر صورت و ہیئت خود و مصلے در خانه خود نشسته دید متعجب شد که بر شکل من
کیست که در خانه من و بر مصلی من چہے کند از و پرسید کہ تو کیستی جواب
داد کہ من نفس تو ام باز پرسید کہ اینجا چہ کنی گفت از تو بسیار دور رنج بود
ام گفت ترا بخوابم زد گفت زدن من اینچنین نباش زدن من خلایق
من باشد این بگفت و ناپیدا شد

نفس میں بخوردن از زانیست	غذاے جاں نخوان یغمانیت
بس رسیع بصورت بنگر	نیست در گل کفن چوں تو دگر
چکنی پیش بد بے پڑ درد *	در چنیں کنج کنج باد آورد *
کلبه بچو دیوکس نرود *	کرد از عکس روے زلا برود *
ایں بو بعد و خلق امیرانرا	کہ اسیراں کت اسیراں را
ایں چہ حالے کہ از جہاں بین است	گفت خود عالم از جہاں نیست
کہ عمارت سرائے رنج بود *	در خرابہ مقام شکنج بود *
جائے گنجت موضع ویراں	برد اورا بجائے آباداں
کشورش روز و شب فرزند	او و چہ اندر دست پایندہ
ہر چہ در حصار و مکاں دارد	پا بسنگ و کلوخ جاں دارد
جاں اگر گوئیش کہ سر خدا	جائے جان ہست و جاندار جاکے
اجل از دست آں بلب خداں	سر انگشت ماند در دندان *
مر کبے گوبزیراں دارد *	آخر از راہ کشتگاں دارد
جاں ما و اللہ جلالت او	بدر کس ناکشتہ حالت او
عشق در کوے غیب حالت	صدق در راہ دیں مقالیت
روح را کردہ از جو اہر نور	گوش و گردن چو گوش و گردن
ہیست بے رنج راحت دنیا	خنک آنکس کہ کردہ دور چان

نکتمہ در بیان الہام و موسومہ در بیان خطرہ و غریت و مجرد بودن من شامل شد

حضرت سلطان المشايخ قدس الدرہ الغریز نے فرمود کہ میان الہام
 و وسوسہ کسے فرق نتواند کرد مگر کسے کہ لقمہ او از غیب باشد وے فرمود کہ خناس
 دیو بیست و آں بزدل فرزند آدم باشد ہر گاہ فرزند آدم بذکر حق مشغول شود
 و سواس را دفع گرداند بعد ازاں فرمود مولانا علاؤ الدین ترمذی در نوادر
 الاصول نے ارد در زے حوّا تنہا نشستہ بود ابلیس بیامد و خناس را
 بیاورد و حوّا را گفت ایں فرزند من است ایں را پیش خود باری ایں
 بگفت و بر رفت چوں مہتر آدم علیہ السلام آمد از حوّا پرسید کہ ایں کیست
 گفت ایں را ابلیس آورده است کہ فرزند من است پیش خود باری
 گفت چرا قبول کردی او مار دشمن است پس آدم خناس را چہار پر کالہ کرد
 و بر چہار کوبہ بنہاد ابلیس چوں ایں بشنید آواز داد یا خناس و در زبان
 بہمانست اولی بیامد چوں ابلیس باز گشت آدم آمد باز خناس را دید
 از حوّا پرسید حوّا صورت حال باز گفت آدم خناس را بکشت و سوخت
 و در آب رماں کرد چوں آدم غائب شد ہا ز ابلیس آمد حوّا را پرسید کہ
 خناس چہ شد حوّا صورت حال باز گفت ابلیس باز خناس را آواز داد
 خناس پیدا شد او را حوّا سپرد چوں آدم آمد خناس را دید کہ پیش حوّا
 ایں بار آدم خناس را کشت و بریاں کرد و بخورد چوں ابلیس آمد آواز
 داد خناس از دل آدم آواز داد ابلیس گفت اکنون ہما نجا باش مقصود
 من یہیں بود وے فرمود اول خطرہ است یعنی اول چیزے کہ در دل مردم
 بگذرد بعد ازاں غریمت است کہ آں خطرہ را بفعل رساند بعد ازاں فرمود
 عوام را تا بفعل مقرون نکنند نگینہ اندام احوال را ہم در خطرہ غریمت است
 مواخذ باشند باید کہ مردم بہر حال رو بخدا آورده و از وجود کہ خطرہ و غریمت
 ہماں آفریدہ اوست دریں محل سوال گردند کہ مجرب بودن بہتر است یا مبتدا
 فرمود غریمت تجربہ است و خصمت تاہل و اگر کسے نتواند کہ چنان مشغول

باشد هیچ ازال احوال و خاطر نگذارد و ہر کیمہ جوارح ہماں اثر کند و چون نیت
 او در گرتوں باشد در جوارح ہماں اثر پیدا آید و بخط مبارک حضرت سلطان
 المشایخ نبشتہ دیدہ ام الخطرۃ الالہامیۃ تقیل لها النفس والشیطان
 طوعاً و کرہاً والقلبیۃ والروحیۃ والملکۃ لا یتغیر بعضها عن بعض فی
 الابد ۱۶ و الخطرۃ النفسانیۃ یصدیر علی شیء معین و لا یسکن الا بعد
 استیفاء المقتضی والشیطان لا یسکن الا مرادہ شغل اللہ تعالی فاذا
 یس العبد وعن العبد وعن الوسوسۃ کما فی الحدیث و این
 ادعیمہ ماثورہ و او را در مقبولہ در نکتہ طہارت نیز نبشتہ دیدہ ام بخط مبارک
 حضرت سلطان المشایخ قدس السمرہ الغزیرہ قال اللہ تعالی ما
 یتہا النفس المطینیۃ الا یمقل عن الطبع والطبع فیہ حقیقت
 القلب کانت نفساً فصارت قلباً کلمۃ در بیان فضیلت مکان
 بر مکان و زمان بر زمان و حقیقت زمان و مکان حضرت سلطان
 المشایخ مے فرمود قدس السمرہ الغزیرہ ہر روز مے بعضے بقعہ از
 بعضے بزبان حال باز پرسیدند کہ اموز بر تو ذاکر مے و یا بیچ غم نا کے
 گذشتہ اگر گوید گذشتہ آن بقعہ کہ برو گذشتہ باشد شرف کند بر آں
 بقعہ کہ برو نگذشتہ باشد و مناسب این معنی این بیت بخط مبارک حضرت
 سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ ام ۱۷ آسمان سہ پہر پیش زینبہ کہ بڑ
 یک دو کس بہر خدا یک نفسے نشینند و بیچنیں زماں از زمان دیگر اختصاص
 کند چنانکہ روز عید کہ از جملہ روزہ مخصوص است و بسیار مے عام را بیچنیں
 مکان مے ہم باشد کہ در و راستے تو اس یافت کہ در مکان دیگر نباشد قامادیش
 چنان باشد کہ از زمان و مکان بیرون آمدہ باشند از بیچ شادی شا
 ماں گرد و نہ از بیچ غمے غمگین گرد و آں کسے باشد کہ از ملک دنیا گذشتہ
 باشد و مے فرمود در آنچہ حضرت شیخ شیوخ العالم شہاب الدین

سہم دردی قدس سرہ در حجاز میرفت در تہ درختی فرو آمد و سر بر بندہ کرد و پرسید
 کہ حکمت چیست فرمود کہ بزرگے در تہ این درخت نشستہ بود و نظر او بدین درخت
 افتاد و سر بر بندہ کرد و نشستہ و گفت شاید از نظر آن بزرگ مرا نصیب باشد
 عرض میداد کہ کاتب حروف روزے جملہ یاران حضرت سلطان المشائخ
 قدس المد سرہ العزیز و شہر بدعوت فرستند چون باز گشتند میاں باغ
 ساعتی زیر درخت سایہ دار نشستند در اثناے آن ایساں را ذوقے
 پیدا شد و در سماع و رقص شدند بسطے و فرحتے حاصل گشت پچھاں بخدمت
 حضرت سلطان المشائخ رسیدند و انجمنی عرض داشتند فرمود کہ وقتے
 صاحب دے در سایہ آن درخت نشستہ باشد پس ہمہ تاثیر آنست و سبب
 انجمنی بیتے است کہ بر زبان گہر بار حضرت سلطان المشائخ گذشتہ است
 این است **س** و یجنحی کل ارض سما کو نہا کا انہم فی بقاع الارض
 امطار یعنی و میوہ میدہ ہر زمینے پوشیدگی بودن آن زمین گویا کہ ایشا
 در مکانہاے زمین باران ہاست یعنی درویشاں بظہر مبارک حضرت
 سلطان المشائخ قدس المد سرہ العزیز نشستہ دیدہ ام الحمد للہ الذی
 لا انا لکانہ ولا حین اذمانہ جمع ثنا و صفت و حمد ثابت است مرا المد را کہ
 نیست المد را مکانے و زمانے قال اللہ تعالی و اذا مالک عبادی فانے
 قریب ونحن اقرب الیہ من جبل الوردیل ونحن اقرب الیہ منکم ولا کن لا
 تبصر یعنی گفتہ است المد تعالی و قتیکہ سوال کنند ترا اے محمد بندہ ہا
 من از جہے بودن من پس بدستی کہ من نزدیکم بایشاں و من نزدیک
 ترم بسوے آن بندہ از شہرگ آن بندہ و من نزدیکترم بسوے آن بندہ
 از شما یاں ولیکن نے بینید شما ہر چہ وہم ہاں **س** و عقل آنرا صواب
 کند و خیال آنرا بگیرد و فہم آنرا در یاد ذات و صفات او ازاں منزہ
 است و با این ہمہ از رگ جہاں تو بتو نزدیک تر است

واد از بینائی و دانائی چشم تو بتوزن و دیکتر و از شنوائی گوش تو بتوزن و یک تراز
 گویائی و دانائی الی آخره و قرب حقیقی قرب حق تعالی است زیرا چه صفت
 اوست و صفت او جز حقیقت نباشد قرب حقیقی آن باشد که هیچ حال درو
 بعد نباشد قال الله تعالی و هو معکم ایمنه الذم و نحن اقرب الیه من جبل لولیه
 ما یکون من نجوی ثلثه ای معلوم یعنی حق تعالی با شماست هر جا که باشید
 شما و من نزدیک ترم بسوئے آن بنده از شه رگ نیست از صاحب راز
 مگر حق تعالی است ظاهر آنست که حق تعالی با هم در آن موجودات موجود است
 اما معیت او نه چون معیت اجسام است با اجسام و نه معیت او چون معیت
 جوهر است با جوهر و نه چون معیت عرض است با عرض معیت روح با جسم معیت
 حق است با کل کائنات نه خارج قالب است و نه داخل و نه متصل و نه منفصل
 عوارض با اجسام جابج نیست با اینهمه هیچ ذره قالب نسانی از و خالی نیست
 من عرف نفسه عین معنی دارد قالب در مکان و در مکانی که لایق اوست
 فاما اخبار قال علیه السلام قال الله تعالی و عزتی و جلالی و وحدانیتی
 و حاجته خلقی الی و علم عرش منی و ارتفاع مکانی الی استی من عبادی
 و امتی اشیای فی اسلام ثم اعنهم ما و علی و ثوبان از رسول الله
 صلی الله علیه و سلم روایت کردند قال موسی علیه السلام میراب
 اقرب انت فانا جیلک امرعید فانا دیک فاتی حسن حسن صوتک
 و لا ادیک قابن انت فقال الله تبارک و تعالی خلفک و امامک
 و عن یمینک و عن شمالک انا جلیس عبدی حین یدن کر و انا مع
 اذا دعانی مکان برسته قسم است اول مکان جسمانیات و دوم مکان
 روحانیات سیوم مکان الله تعالی اول برسته قسم است اینست
 مقام جسمانیات کثیف زمین است و سزا هست
 مضایقت در وظاهاست تا سیکه فراتر نشود -

و دیگرے بیشتر نشود و بجائے او نشینند قرب و بعد در معلوم این نزدیک است
 و او در درین مکان از جائے بجائے شدن ممکن نبود الا بتقیید دوم مکان
 جسمانیات لطیف مکان باد است درین هم رحمت است دلیل آنکه باد که
 از هر جا که است تا آنکه از منفذ سے بیرون نشود باد و دیگر نتواند آمد اگر در خانه
 است نفهم نشود و بنا راں هر چه در آن مکان باشد تو آن رفت درین مکان بسا
 اگر از راه پنچین فرض کن اما مکان جسمانیات الطف مکان انوار صویر است
 انکسای ما بناب در حال به شرق و مغرب نرسند درین حال نور بمغرب برسد
 اما یوں مکان بود سے جز مدتے بمغرب نرسید که نور مکان دیگر ندارد و
 بزرگ مکان باد در خانه بر روی آنکه میروں رو نور شمع از خانه پس معلوم
 شد که نور از خانه مکان نیست لطیف تر از مکان باد و دیگر بدانکه حقیقت آتش
 در درین مقام نیست آن حراق داشته خدا نیست و اجتماع خدین محال پس
 بدانکه درین مکان در آب گرم آتش هست پس آتش را مکان نیست در آن غیر مکان
 آب الا اجتماع خدین باشد چون آن دانستی بدانکه درین مکان فرامحت و
 مضایقه نیست دلیل آنکه اگر شمع را در خانه در آری نور او در همه دیوار خانه برسد و اگر
 چند شمع دیگر در آری نور او هم در یک مکان جمع نشود بے آنکه نور شمع اول بیرون
 رود قسم دوم مکان روحانیات هر چند ایشان لطیف تر مکان شان لطیف
 تر روحانیات سه قسم اند روحانیات ادنی چنانکه ملائکه زمین و دوزخ و دریا و
 کوه و روحانیات اوسط چنانکه ملائکه آسمانها و این هر دو روحانیات سه گشته
 از مکان خود بیشتر نشوند و اما از اول مقام معلوم یعنی نیست از اینجا یک
 مگر که او را جائے است معین اما روحانیات اعلی که مقربان حضرت اند و ایشانرا
 لطایف پیوسته است اگر خواهند بر ملائکه ادنی بگذرند کس ایشان را نه بیند از غایت
 لطافت از دیوانچنان و آینه که از در و در سنگ صخره در روند و در ایلیمیت
 ایشان نوعیت از بعد و ایشان را حاجت است اما روح انانی از

۴۱ ہر لطیف تر است حاجت نیست زیرا کہ متصل خارج است نہ داخل نہ سکن
 است و نہ متحرک در لحظہ از عرش تا ثریا برسد و آنکہ اگر روح مباغت بدولت
 ریاضت قوت گیرد تو آنکہ قالب کثیف را بگذار بجسمانیات لطیف رساند کہ
 یک ساعت دوم ماہی راہ برود و اگر قوتش بیشتر باشد بمکان جسمانیات الطف
 برسد و او اگر در آب رود تر نشود زیرا کہ او در مکان آتش می رود آنجا آتش نیست
 و بیک نفس او بمشرق و مغرب برود و لے ہنوز از آبگینہ جسمانیات نگذشتہ
 باشد و اگر بمکان روحانیات برسد در آتش نسوزد زیرا چہ در مکان روحانیات
 آتش نیست و آنکہ دوزخ نسوزد این معنی است ہچنان اندیشہ تو میان آتش برود
 و بروں آید لکن اسمعت او نادیت حیثاً و لکن لاحیاء لمن انادی
 بنار لو فمخت بها اضاءات و لکن کنت تنفع فی الوماد و زمان برستہ نوع
 است زمان جسمانیات و زمان روحانیات حق تعالی اول برد و قسم است
 زمان جسمانیات زمان حق تعالی کہ از حرکات افلاک خیز و چنانچہ دی و امر و ز
 و فردا درین زمان ماضی و حال مستقبل است در زمان مضائقہ باشد و
 اجتماع ہر سہ محال دوم جسمانیات لطیف و ایں زمان بزماں انجہ کار جسمانیات
 کثیف است ہزار سال ایشان را بیک نفس باشند و درین زمان مضائقہ
 نیست و ماضی آن جزا زل نیست مستقبل ایں جزا بدیہ درین زمان ہزار سال
 گذشتہ با ہزار سال آیندہ برابر است چنانکہ شب و روز فرمود را بے یونس
 بطین الحوت چند ہزار سال بود و فرمود را بے عبداللہ الرحمن یدخل
 الجنة و ایں بعد ہزار سال خواهد بود بزمان رسیدہ بود کہ ہزار سال آیندہ
 یک حالت او بود بد آنکہ روح انسانی را ہزار قالب بزمان جسمانیات
 گذشتہ تا روزے چہ آن کار تو اں کرد و دیگر بے خصہ
 گیسے را از باغ بگفت این معنی بود گفت یک شب
 ما را از ما بستند و جملہ او را در ما برقت چون باز آمدیم

ہنوز مومے روئے ما از آب وضو تر بود و از یاران ما کسے نیست کہ
 نیک نفس صدا بر فراتر حرف این آیت برخواند یکے امحاب جنبہ
 در جلدہ در رفت درے پیدا شد ازاں طرف شدہ بہند و ستاں رفت
 آنجا زن کرد و فرزند اں زاد و سالہا بماندہ پس خود در آب درآمدہ چوں
 سر بر آورد جامہ خود را دید کنارہ نہادہ نکتہ در بیان لطایف حضرت شیخ
 سید سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز نے فرمود مردے بخدمت حضرت
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمد و اسلام آورد بعدہ پرسید حال پدر من چیست
 پیغمبر فرمود در آتش دوزخ ایں مرد نگراں شدے خواست باز گردد اورا
 باز طلبید فرمود ان ائی و اباک فی النار باستماع ایں خبر ایں مرد بیا امید
 وے فرمود و تھے عبدالمبین عباس و امیر المومنین حضرت علی
 حمیدہ السلام و یک اصحابی دیگر رضی اللہ عنہم در رہے میرفتند و امیر المومنین
 علی در میان بود و ایشان ہر دو طرف بودند و عبدالمبرور ایں اصحابی دیگر
 دراز بالا بودند و امیر المومنین علی کوتاہ بالا دریں میان عبدالمبرور ایں اصحابی
 گفتند یا علی انت بیننا کان النون بین لنا یعنی اے علی تو در میان مایاں
 ہستی مانند حرف نون در میان کلمہ لنا بعدہ امیر المومنین علی رضی اللہ
 عنہ در جواب او ایں فرمود و لو لم یکن النون فی لنا لصار لا یعنی اگر نہ باشد
 حرف نون در کلمہ لنا ہر آئینہ گرداں کلمہ لنا لا وے فرمود شیخ محمد اصل
 سرزی رحمت اللہ علیہ از غزنین در بلخ آمد و گذشت مولانا برمان الدین
 بلخی در بازار ایستادہ بود و منظر شیخ بدید مردے دراز بالا
 بمن پشت دست گرفتہ بیامد مولانا برمان الدین در دل
 گذرانید کہ اولیای حق ہم بریں رنگ گوشت و پوست
 باشند چوں ایں خطرہ گذشت بندگی شیخ محمد سرسپاس
 کرد و فرمود میراث پدر خود خریدہ ام کہ چمنیں خریدہ شدہ ام

ایں سخن چوں مولانا برہان الدین شنید پیشتر شد و قد مہوس کرد
 و بر سر عقبتہ پاک باز آمد و شیخ را دریافت و نے فرمود کہ وقتے
 قاضی کبیر الدین و مولانا برہان الدین بلخی و قاضی حمید الدین
 ناگوری بہرستہ پنجامیر فتنہ قاضی حمید الدین براشتہ سوار
 بود و ایشان ہر دو بر اسپان مہیب و پاکیزہ القصبہ قاضی
 حمید الدین را قاضی کبیر الدین گفت اسب شما صغیر است
 و لے بہر از کبیر است بعدہ حضرت سلطان المشائخ فرمود کہ
 بہ بنید چلو نہ جواب داد کہ برو ہیج اعتراضے نیامد و نے فرمود
 شمش الملک را رسمے بود اگر شاگردے ناغہ کردے یا دوستے
 از برائے او دیرے آمدے گفتے چہ کردیم کہ نہ آئی و اگر کسے مطالعہ کردے
 گفتے چہ کردیم بگو تا ہماں کنیم و اگر ناغہ شدے و یا بعد از دیرے رفتے
 در خاطر من گذشتے کہ در باب من ہم ازیں بابت خواہد گفت با من
 ایں گفتے ۵ آخر کم از انکہ گاہ گاہے بہ آئی و بمانی نگاہے بہ بعد از آ
 ایں بیت چشم برآب کرد چنانکہ در ہمہ حاضران ذوق آں اثر کرد و بنا بر آنکہ
 حضرت پیش لقمس الملک مقامات حریری تلمذ کردہ بود و حقوق آں نگاہ
 مہداشت بعدہ فرمود مستوفی الملک ہند وستان شدہ بود تاج
 ریزہ در مدح او ایں بیت گفتہ است بیت صدر اکنوں بکام دل
 وستان شدی بہستوفی الملک ہند وستان شدی
 عجب لطافتے و طبعے لطیف داشت کہ در شہر مثل او نبود و قمتے دوستے نجیب
 شمس الملک قلعہ نوشت بخط معشوش چنانکہ مطالعہ آں بغایت دشوار بود
 بر غور پھر ان رقمہ نوشتہ انا فیکم خطہ بخطہ بطہ فی الشط فلا تکتب لنا
 کاتب حرون عرضیدار و حکایت دانشمندے مذکر از مریدان خواہ اعتقاد
 سلطان بود و او خطے معشوش بنوشتہ چنانچہ مطالعہ آں بغایت دشوار بود

روزے میں مولانا بظن خود نوشتہ بخد مت حضرت سلطان المشائخ آورد
 حضرت سلطان المشائخ را در مطالعہ آں درنگی شد حضرت سلطان المشائخ
 فرمود مولانا این خط شماست مولانا بعد ازت پیش آمد و گفت آری مجھ پر
 خط بندہ طبعی است حضرت سلطان المشائخ بتسم کرد و گفت زہے طبع و قوت
 جمعے از یاراں بخد مت حضرت سلطان المشائخ نشستہ بعضے را در سایہ جاے
 نبود در آفتاب نشستند ایشان را ہم فرمود کہ در سایہ بنشینید و دیگران را فرمود کہ
 شما اینجا بنشینید تا ایشان را ہم در سایہ جاے باشد کہ ایشان در آفتاب
 نشستند من مے سوزم حکایت وقتے دو صوفی در خدمت حضرت سلطان
 المشائخ آمدند ایشان را تعلیم کرد و پرسید از کجائے آئید ایشان گفتند از اوچے
 ایم شیخ فرمود شیخ جمال الدین اوچے چوں است سلامت ہست گفتند آری
 حضرت سلطان المشائخ دانست کہ ایشان پارسی نیند اند بعدہ فرمود امام
 محمد حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ رحمت پائے داشت فراز کرد و نشستہ بود علی
 در آمد سلام کرد امام جواب سلام داد و پایے گرد آورد و نشست او سوال
 کرد ہم در شب چنانچہ اشارت شیخ بود و ہمچنان کرد و بر آں سمت شارع بنود
 بیابان و جنگل بود چوں بحکم اشارت شیخ رواں شد چند کوسے برفت کوہے
 بلند پیش آمد بر سر آں کوہ پیرے منور مستقبل قبلہ نشستہ بود چوں بدو
 رسیدیم آں پیر دو گردہ نان گرم یک کوزہ آب سرد پیش آورد چوں آنرا بخوردیم
 مرا بجانب کوہے اشارت کرد گفت دریں سمت برو بر آں کوہ رسیدیم
 آنجا نیز پیرے را دریافتیم بانورے تمام او ہم دو گردہ نان گرم و یک کوزہ
 آب سرد پیش آورد چوں آنرا تناول کردیم او نیز اشارت کرد کہ بکوہے دیگر
 فی الجملہ ہمچنین کوہ در کوہ میرفتیم و ہر کوہے کہ درآمدے یک پیرے منور
 ترے یافتیم دو گردہ نان گرم و یک کوزہ آب سرد پیش مے آوردند بارستیم
 بر سر کوہے کہ مردے را دریافتیم آنمزد گفت بر سر آں کوہ حصار بلند کا لیور است

لکھنؤ

بدہ ہفت ماہ باشد کہ سلطان شمس الدین آل قلعہ را گرد گرفته است
 و بہیچو فتح نمے شود و او بدین سبب منقض میباشد تو بہ پیش در سرے
 او و بگوے بفرست لشکرے در قلاں ماہ و فلاں روز و فلاں وقت این
 فتح خواہد شد مولانا شمس الدین فرمود چوں من بر حکم اشارت آں مرد خدا
 پیش در سرے سلطان شمس الدین آمد من این سخن بر دست حجاب گفتہ
 فرستادم حجاب پیش سلطان گفتند سلطان گفت بسو پیش کہ از کجا میگوئی
 کہ فلاں روز و فلاں وقت حصار فتح خواہد شد گفت شما را حصار مطلوب است
 تا آنوقت مرا نگاہدارید اگر بچیناں نباشد کہ من میگویم پس خون من مباح
 باشد فرمود کہ او را بجا فطت تمام نگاہدارید بچیناں کردند چوں و بعد فتح رسید
 مرا بر سلطان بردند گفتم البتہ سوار و پیادہ را فرمائید تا شرف و کفہ بعد من
 گفت اینچنین حصارے با استحکام در مملکت ہند چگونہ خواہد شکست کہ بطرفہ
 العین فتح شد و ہفصد مقدم گراں سوار از سر راں و راوتاں و میواں پیش
 در گاہ سلطانی بسیار پیوستند سلطان شمس الدین مرا بباں اعزاز
 و اکرام بسیار فرمود و چہار دیہ در بد اوں بوجہ انعام مسلم داشت حضرت
 سلطان المشائخ مے فرمود در انچہ شیخ جلال الدین تبریزی در شہر آمد
 خواست کہ از شہر طرف ہند و ستان رود مے فرمود چوں در شہر درآمد مذر
 صرف خالص بودم و این زمان فقرہ ام بعدہ پیشتر تاجہ خواہم شد باقی
 مناقب شیخ جلال الدین تبریزی و سبب قبض روح شیخ الاسلام شیخ
 نجم الدین صغریٰ و باب ادعیہ ماثورہ و او را مقبولہ در نکتہ صلوات افضل
 تحریر یافتہ است نکتہ در بیان بزرگی حیدر زاویہ حضرت سلطان
 المشائخ مے فرمود قدس سرہ العزیز کہ سہ کیچہ بود و درویشے صاحب
 بحال و حال بود و در انچہ خرج کفار چنگیز خاں شد کفار و کجانب خراسان
 نہادند در آں ایام شیخ حیدر زاویہ روے سوے یاراں کرد و گفت کہ از

مغل بگریزید کہ ایشان غالب خواهند ماند پس ند چگونہ خواهند آمد گفت دیر
 را برابر خود می آرند و خود در پناه آں درویش می آیند من در ستر ازاں
 درویش گشتی گزتم او مرا بر زمین زد اکنون حقیقت حال آنست کہ او
 غالب خواهد آمد شما بگریزید و خود بر غار سے رفت و تا پید گشت عاقبت
 همچنان شد کہ او گفته بود میسر حسن عرض داشت کہ میگویند کہ طوق
 دستکله آہنی بردست او موم می شد فرمود آری ولیکن او را حالے
 بود کہ آہن گرم از کوزه آہنگران بر می گرفت همچنانکہ گیاہے و کاہے را حلقہ
 می کند طوق می کرد و در کلو می پوشید و کاہے دستکله می ساخت و بر دست
 او آہن بر طریق موم می گشت این طائفہ نسبت باو می کند طوق و دستکله
 دارند اما آنحال در ایشان کجاست در بیان بزرگی ایشان نکتہ در بیان
 بزرگی بی بی فاطمہ سام رحمۃ اللہ علیہا حضرت سلطان المشایخ می فرمود
 کہ عورتے بود در اندیت کہ او را بی بی فاطمہ سام می گفتند در غایت عفت
 و صلاحیت چنانچہ بلفظ گہر بار حضرت شیخ العالم فرید الحق والدین
 قدس اللہ سرہ العزیز رفته بود کہ آں زن مرد است او را بر صورت زن
 فرستادہ اند بعد ازاں فرمود درویشان کہ دعائے کند بجزمت نیک
 زنان و نیک مرداں اول نیکے ناں را یاوے کند باعتبار آنکہ نیکے ناں
 عزیز تر باشند بعد ازاں فرمود کہ شیرے از پیشہ بروں آید کسی نہ پرسد
 کہ این شیر نہ است یا مادہ یعنی می باید کہ فرزند آدم بطاعت
 و تقوی بیرون آید خواہ مرد باشد خواہ زن بعدہ در مناقب
 حضرت بی بی فاطمہ سام غلو فرمود کہ در غایت جلال
 و کبر سن شدہ بود من او را دیدہ ام بس عزیز عورتے بود و
 او را حضرت شیخ العالم شیخ کبیر فرید الحق والدین و خط
 شیخ نجیب الدین متوکل قدس اللہ سرہما العزیز

برادر خواندگی و خواہم خواندگی بودہ است بیت ما بر حسب حال ہر چیز سے
گفتے چنانکہ ایں مجروح سے فرمود من از ویاد دارم و بیت ہم عشق طالب
کفی و ہم جاں خواہی و ہر دو طلبی و سے میسر نشود و آنکہ در بیان شفقت حضرت
و نیت حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز سے فرمود حضرت امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عورتے را دید کہ گاہوارہ بر سر گرفتہ
میرفت از پر سیا کہ ایں گہوارہ کیست و دریں حدیث عورت گفت گہوارہ
من است و دریں گہوارہ پدر من است بر سر کردہ میگردد انم تا بے حق او
ادا کردہ باشم حضرت امیر المومنین عمر فرمود کہ حق پدر تمام کردہ و حق مادر
ازاں زیادہ است آن عورت گفت خیر در اعمال نیت است او با من
خود کردہ پروردہ و در پدرش من چنداں کوشش نمودہ بودہ کہ من
وقتے کہ بہ پیری رسم و عمر را زیام تمہار داشت من بواجبی بکن و بہت نیت
من ہم در آنست کہ تمہار داشت ماور کنم بر پدر بچنان نیت بلکہ بچنین است
بارے تاکہ زندہ است حقوق سے گذارم چوں بمیرد از عہدہ بیرون آمدہ ہا
ایں نیت قریب بدرجہ پیا بمیری باشد حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ
عنہ در عہد خلافت خود یارس را بر ولایت امیر کردہ اندیہ بود و مثلاً
بنام او در قلم آوردہ بدو تسلیم کردہ و او در اثنا سے آن حضرت امیر المومنین
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خورد کے را در کنارہ گرفتہ بود مراعت سے
کرد و شفقت سے نمود و آن یار رو سے سوے حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کرد و گفت کہ وہ فرزند دارم بچکس چندیں دوست میگیرم کہ دوست
میداری حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ فرمود مرا مثال بازو
آن مرد مثال بحضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بازو حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عنہ آن کاغذ را از دستد و در حال پایہ کرد و گفت

تزار خور دگاں چوں شفقت نیست بر بزرگاں کجا خواہد بود بعدہ در باطلایفہ
 کہ در سترین خراج زیادتی کنند بحکایت فرمود کہ در حدود لاهور دیسے بود
 در آں ویہ درویشے ساکن بودہ است و کشت میکاشت زراعت میکرد
 و روزگار خود مے گذرانید چنانکہ یکس ازوے چیزے نے سستہ تا وقتے کہ آں
 دیہ را شحمہ بے ہر نصب شد حصہ آں کشت طلبیدن گرفت چندین گاہ ہا
 کہ حصہ ندادہ سبے ہا با غلہ بردہ یا کرامت بنمایا حصہ ماہدہ درویش گفت کرا
 چہ باشد چوں درویش دید کہ بغیر این نخواہد گذشت بعد ازاں روے سوے
 شحمہ کرد و گفت چہ کرامت مے طلبی خواہ قضا را ہما بجا نزدیک دیہ آے
 رواں بود شحمہ گفت اگر ترا کرتے ہست بر روے آں آب بگذر درویش
 فی الحال نظر بر حق کرد و قدم بر روے آب نہاد چنانکہ بر خشکی بروند و چنباں
 رفت گذار شد بعد ازاں کشتی خواست باز او را گفتند اے درویش چنانکہ
 رفتہ باز بیا درویش کامل بود و گفت خیر نفس من فریہ شود کہ چیزے شدہ ام
 نکتہ در بیان اُمرا و خلفاے خوب اعتقاد حضرت سلطان المشایخ
 قدس اللہ سرہ العزیز فرمود خلیفہ از خلفاے بعد ادا جو انے را در حبس کرد
 ما در آں جواں بیامدیش خلیفہ زاری و نالہ مے کرد تا پسر او خلاص شود
 خلیفہ گفت کہ من حکم کردہ ام تا ان گاہ کہ اولاد من باشد پسر تو پیوستہ
 در حبس باشد زال چوں اینچنین سخن ہایل از خلیفہ بشنید آب در دیدہ کرد
 و بعدہ روے سوے آسمان کرد و گفت خدا و ندا خلیفہ تو این حکم کرد تو چہ
 حکم مے کنی و چہ حکم خواہی کرد خلیفہ این سخن بشنید و لش بگشت و نرم شد و فرماں
 داد تا پسر او خلاص دہند بعد ازاں پسر را سوار کرد و سواراں را جمع کرد
 و گفت در بند ادا این پسر را گردانید و نہا کنسید کہ ہذا عطا اللہ علی غم
 الخلیفہ یعنی این بخش خدا تعالی است برخلاف خواست خلیفہ نکتہ در بیان
 مزاج ملوک حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز فرمود کہ یکے از کلا

نکتہ

نکتہ

قدسیہ است کہ قلوب الملوک و نواصبہم پید می یعنی کہ دہلای بادشاہان
و موہبہ سائے سرایشان بدست من است روایت می کنند کہ حق تعالی
نے فرماید کہ دہلای بادشاہان بدست من است و من گردانندہ ایشام
کہ ہر گاہ خلق با حق راست باشد دہلای بادشاہان را ہر باں بر خلق گردنم
و ہر گاہ کہ خلق با حق راست نباشد من دہلای بادشاہان را بے ہر گردنم
بعد از ان بر لفظ مبارک را ند کہ نظر آنجا باید داشت و ہمہ چینہا از آنجا باید
بعدہ در یعنی حکایت فرمودہ و رانچہ قبائلیہ ملتان داشت و سلطان
شمس الدین در دہلی بود میان ایشان خاصیتے ظاہر شد شیخ بہاؤ الدین
رحمۃ اللہ علیہ قاضی ملتان ہر دو بجانب سلطان شمس الدین مکتوبات
نوشتن آن کتابت ہر دو بدست قباچہ افتاد متغیر شد قاضی را کشت
و شیخ را بدر سراسے طلبی شیخ بہاؤ الدین بدر سراسے رفت چنانکہ بہا
رفتے بے ہشت بر حکم مہود بر راست قباچہ نشست قباچہ مکتوب
بر دست او داد شیخ مکتوب مطالعہ کرد و گفت آریے این نامہ من
بنشتہ ام و خط من است قباچہ گفت چرا بنشتہ شیخ گفت من ہر چہ
بنشتہ ام از حق بنشتہ ام ہر چہ توانی بکن تو خود چہ توانی کرد و بدست
تو پیست قباچہ چوں این بشنید در تامل شد اشارت کرد کہ طعام
بیارید مہود این بود کہ شیخ در خانہ کسے طعام خوردے و مقصود قبا
این بود کہ چوں شیخ طعام خواہد خورد در آن حال آن را مضرت رسام شیخ
بضمیمہ یطون دریافت چوں طعام پیش آوردند شیخ گفت بسم اللہ الرحمن الرحیم
و دست بطعام برد و خوردن گرفت قباچہ چوں این حالت بدید تمامی غضب
او فرو نشست و بیچ نتوانست کرد گفت شیخ سلامت بمقام خود آمد
بعدہ فرمود کہ بعضے را مزاج زود تر متغیرے شود و مناسب اینھن دوشیتے
بر زبان مبارک را ند و فرمود کہ مولانا فخر الدین زراذی را آئم کہ ہم ذرہ

ناخوش گروم و وزیمہ نیم فرہ و لکش گروم و از آب لطیف تر مزاج دارم و دنیا
 مرا گر نہ آتش گروم و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ
 العزیز بنشتہ دیدہ ام قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنی و بحکمہ
 فی نفس اقدار علوہو لدین یحییٰ بین الشرائع فیختار القیل ان الجنت
 للحکیم وروی بالکسر و المصنف من نفس حکمہ السیم کلما یحکمہ و لدین فی سبب
 ایں حکایت فرمود کہ بادشاہزادہ بود در غایت صیلا و حب کشف روزے در نظر
 نشستہ بود و دریں بادشاہزادہ نظر جانب آسمان کرد و سوسے چشم بر آن طرف
 داشت بعد از آن طرف دیگر دید باز نظر جانب بالا کرد و تا دیرے نظر طرف آسمان
 نگاشتہ بعد از آن دور تر نظر جانب حرم خود کرد و نگاہ بگزیست حرم و گفت
 ایں چہ بود کہ دیر طرف آسمان دیدی و باز جانب من دیدی و گزشتی شاہزادہ
 گفت ازیں سوال بگذر حرم اوچوں الحاج بسیار کرد بعد از آن گفت بدال و
 آگاہ باش کہ ایں ساعت نظر من باوج محفوظ بود آنجا دیدم کہ نام من از زندگاہ
 پاک کردند از لوح دانستم مرا قتنی است باز دیدم کہ بر جاسے من حبشی است و بر
 بارگاہ او خواہد بود و تو در حبالہ او خواہی بود ایں بود کہ دیدم حرم چوں نخواست
 گفت اکنون تو چہ حکمے کنی شاہزادہ گفت سن چہ تو اعم کرد حکم ہماں باشد کہ خدا
 تعالیٰ کردہ است آگاہ بادشاہزادہ حبشی را طلب فرمود جامہ خود پوشانید
 و ولیعهد خود کرد و طرفے نام زد فرمود آن حبشی بر حکم فرماں لشکر را با امر او
 مالوک و تیغ داراں رواں کرد و پیچناں بہ برکت آن حکم کار با تمام رسانید
 و بخدمت بادشاہ پیوست دوم روز آن بادشاہزادہ وفات یافت
 در آنکہ حبشی بشکر گاہ رفتہ بود و چنناں با خلق زندگانی خوب
 کرد کہ دلہا رہمہ بجمت او مائل شد چوں آن بادشاہزادہ
 نقل کرد آن ملک بر آن حبشی قرار گرفت و حرم مختہم او را
 بر حکم شرع در حبالہ خود آورد و نفس آن بادشاہزادہ

و کار شد نکتته در بیان مردانی که ایشان مستغرق باشند از خواب و غفلت
 را یاد نباشد سلطان شمس الدین در سنه شصده سی و سه از در فغان باریقا
 رحلت فرمود و در بیست و سه سال حضرت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار خانی
 قدس الله سره العزیز وفات یافت گویند بعد از نقل سلطان شمس الدین
 در مدت ده سال چهار فرزند سلطان را بر تخت نشاندند و بعد از گذشتن
 ده سال پادشاهی چهارم فرزند سلطان ناصر الدین پسر خور و
 سلطان شمس الدین را بر تخت نشاندند و این سلطان ناصر الدین
 که طبقات ناصری بنام اوست پادشاه جلیلم و کریم بود و متعب و بدبخت و بدعاش
 خود از وجه کتابت مصحف ساخته و مدت بیست سال پادشاه بود و درین مدت
 عهده ملک جهان بینی بسطان غیاث الدین بلبن بود و در آن ایام
 او را الغیاث گفتند پس بعد از او در شهرورسنه اثنی و ستمین و ستمه مایه سلطان
 غیاث الدین بلبن که بنده از بنندگان شمسی بود بر تخت حضرت دلی
 جلوس فرمود و او را دو پسر بود پسر بزرگ او که خان ملتان و دلی عهده او
 بود در شهرورسنه اربع و ثمانین و ستمایه و در میان لاهور و دیپالپور
 با مثل محاربه کرد و شهید شد و پستی سوار کار آمد و آن حرب مشبهاد است
 یافت و از آن تاریخ خان ملتان را خان مشهید بخوانند و اخیر سر
 و آن حرب اسیر غفل شده بود بنوعی از دست ایشان رهایی یافته
 و این خان شهید را یک پسر بود که کنج و نام و پسر دوم سلطان
 غیاث الدین را بغیر خان محمود نام بود ملقب بن ناصر الدین و
 او را یک پسر بود که یقبا و نام ملقب بجز الدین و آنچه از خان شهید
 مانده بود به پسر او بخشید و تفویض کرد و چون پسر و را اگر چه در
 عفتوان شباب بود و در نظر سلطان بیرونش می یافت با مراد
 وزراء کارکنان جدید از دلی ملتان فرستاد

و عمر سلطان از بهشت یاد گذشته بود و بعد از شهادت پسر روز بروز در ملک بلینی
فتور پیدا می آمد و از غم پسر شکسته تر می شد و صاحب تالیخ فیروزشاهی
می گوید که من از ثقات معتمدین ده ام که در عصر بلین چن بزرگ از بقال
شمشی مانده بود و عهد سلطان بلین از آن بزرگان آراسته شده بود و چنانکه
از سادات که بزرگ ترین امت اند سید قطب الدین شیخ اسلام شهر جد
بزرگوار قاضیان بد او و سید منتخب الدین و سید جمال الدین پسر
سید مبارک و سید عزیز الدین و سید معین الدین بیانه و سادات کرام جدان
سید چچو و سادات عظام کیتهل و سادات محمته و سادات بیانه و سادات
بد او و چندین سادات دیگر که از حادثه چنگیز خان ملعون درین دیار آمده
بودند و وصحت نسب و بزرگی عدیم المثال بودند و بکمال تقوی و متدین آراسته
هر بمه در قیام حیات بودند و هم در عصر بادشاهی سلطان بلین چندین علمای سکر
از نوادار استادان بودند و بر صد افادت سابق می گفتند چنانچه مولانا برهان
الدین بلخی و مولانا برهان الدین بزاز و مولانا نجم الدین دمشقی شاگرد
مولانا فخر الدین رازی و مولانا سراج الدین سنجری و قاضی شرف
الدین لوائی و صد رجاها منہاج الدین جورجانی و قاضی رفیع
الدین کازرونی و قاضی شمس الدین درمراجی و قاضی رکن الدین
سامانه و قاضی جلال الدین کاشانی پسر قاضی قطب الدین کاشانی
و قضاة لشکر قاضی سدید الدین و قاضی طہیر الدین و قاضی
جلال الدین و چند استادان و مفتیان و سرآمدگان و از شاگردان
و پسران علمای شمس و گفتن سابق و نوشتن جواب فتوی متعین
بودند و از مشایخ که مثل ایشان در روزگار سپید آید عهد بلینی زیاده
و زینت گرفته بود چنانکه در اوائل عصر بادشاهی او حضرت شیخ شیوخ
العالم فرید الحق و الدین مسعود که قطب عالم و مدارجها بود

و اہالی اہل دیار را زیر بار گرفتہ زماں زماں کرامت او ظاہر مے شد
 و از آثار قرب و محاسن انفاس نفسیہ او خلقی از بلا ماسے دین و دنیا نجات
 مے یافت و قبالاں از ارادت او بدرجات عالیہ ترقی میگردند و شیخ
 صدرالدین پسر شیخ الاسلام بہاؤالدین زکریا و شیخ بدرالدین غزنوی
 خلیفہ حضرت قطب الاقطاب شیخ الاسلام و المسلمین شیخ قطب الدین
 بختیار کاکی اوشی چشتی و شیخ ملکیار پراں و حضرت بی بی فاطمہ سام
 و سید مولہ و چندین مشایخ دیگر بودند و میامن و برکات ایشان در عہد
 سلطان بلبن فیض رحمت آسمان متواتر بریں زمین نازل مے شد و چندی
 حکما و اطباء در عہد بلبنی در حکمت و طب نظیر نداشتند مثل حمید الدین مظفر
 و مولانا بدرالدین دمشقی و مولانا حسام الدین ماریکلہ الی غیر ذلک
 از نوادہ رملوک در آن عصر ملک علاؤالدین کشلیخاں برادر زادہ
 سلطان بلبن بود کہ در کثرت بذل و جود گویے سبقت از حاتم طائی
 ربودہ بود و سن از بیارے از اہل اعشار خاص از امیر خسرو شنیدہ
 ام کہ بچہ ملک علاؤالدین کشلیخاں در بخشش جود و تمیز اندازی و
 گویے بازی و شکار انداختن مادر زاید و ہم در آن ایام بجای پدر خود
 کشلیخاں برادر سلطان بلبن بار بک شد و چوں سلطان بلبن از
 واقعہ خاں شہید شکستہ شد و از حزن بسیار رنج و گشت بفرخاں پسر
 خود را از لکھنوتی دور و بی طلبید و او را گفت کہ فراق برادر تو مرا صاحب
 فراش گردانید اے پسر ایام آن نیست کہ از من دور باشی جز تو پسرے ندانم
 کہ جائے من تواند داشت و کینہ و کینہ با د کہ پسران
 شما یاں اند من ایشان را پرورش دادہ ام خورد اند گرم و سرد
 روزگار چشیدہ اند کہ اگر بعد از من ملک ایشان رسد از غلبہ عرص و ہوا
 نفس خود بادشاہی نتوانند کرد و باز ملک و سہلی ہچمتاں شود

کہ بعد از سلطان شمس الدین در مدت شدہ بود اگر تو در لکھنوتی باشی
 و در تختگاه دہلی دیگرے نشیند ترا پیش او چاکری باید کرد این معنی بیت
 و از پہاوسے سن دو و شصت و نود و رفتن لکھنوتی مکن بغیر خاں بادشاہے
 عجول بود و دوشہ ماہ کہ در دہلی ماند پدر صحت یافت بہانہ انگشت و بے رضا
 پدر جانب لکھنوتی مراجعت کرد و کیقباد پسر بغیر خاں نزد سلطان
 ماند بغیر خاں ہنوز بلکھنوتی نرسیدہ بود کہ سلطان باز بخورش و ارکا
 دولت خود را طلبیدہ و وصیت کرد کہ بعد از من کیخسرو را بر تخت
 نشاند اگر چہ او خور و سال است و حق جہان داری ننوائد گذارد لیکن
 چکنم مجھو کہ از دکارے آید و مرد ماں از وحشم داشتند لکھنوتی رفت تا
 اورا طلبید صد کاسہ بدانگے شدہ است و تخت بادشاہی برباد خواہد
 شد بعد از وصیت روز سیم بچوار رحمت حق پیوست ہمانروز از برا
 کیخسرو کہ پسر خان شہید بود بکلتان کس فرستادند و کیقباد پسر
 بغیر خاں را سلطان معزالین خطاب دادہ بر تخت ملک دہلی
 نشاند سلطان بلبن را در آخر شب از کوشک لال ہیروں آوردند
 و در درالالماں دفن کردند و سلطان غیاث الدین بلبن مدت
 بیست و شش سال بادشاہی کرد و سلطان معزالین کیقباد در شہر
 سنہ خمس و ثمانین و ستائستہ بر تخت بلبنی دہلی متمکن شد و در آن وقت سنہ
 سالہ بود و ایں سلطان زادہ صاحب مکارم اخلاق و طبع موزوں و خلق
 پسندیدہ و جمال نیکو داشت و آرزو ہائے کامرانی و تمنائے استیفاے
 ہوا و شوق نعم و تلذذ و رستہ او هجوم آوردہ بود ترک سکونت شہر کردہ
 و از دار السلطنت کوشک لال ہیروں آمد و در کیلو کہری بر کنار
 آب چون کوشکے بس بے نظیر و بے غے ملکشاہ بنا فرمود و بالوک و اعراء
 و متمیزان و معارف و کارداران نزدیک کوشک خانہا ساختند و چون دیدند

که بادشاه بسکونت کلوکهری راغب است قصر لاویناها و ملکهها ساختن و سر
 هر طایفه از شهر در کلوکهری رفتند و ساکن شدند و کلوکهری آبادان و معمور
 گشت القصه سلطان معزالدین پیدا و نهرا و عیش و عشرت مشغول
 می بود و ملک نظام الدین و اما و برادرزاده ملک الامرا کوئوال و درمیش
 تخت سلطان خزید و در طایفه و ادیک سلطان و در سربازان ملک شده
 پرداخت امور عظام ملک داری بد و بازگشت و ملک نظام الدین در
 طلب ملک دندان تیز کرد که پیر می گرگ گفته بود و شخصت سال ملک
 و ملی ضبط کرده بود و اهل ملک را با انواع ملامت بجانب خود کشیده بود
 بخاطرش رسید که پیر می که قابل جهان داری بود در حیات پادشاه پدید
 شد و بغیر احوال در لکهنوتی فرو مانده سلطان معزالدین از غلبه هوا
 پرستی سر جهان داری ندارد اگر کج میسر و پسر خان شهید را از میان
 بردارم و چند کس دیگر از ملوک قدیم را از سلطان معزالدین دفع کنانم
 ملک و ملی مرا با آسانی بدست آید پس مصلحت اینست که کج میسر و
 را باید طلبید و در راه او را دفع باید کرد و باین اندیشه بطلب
 کج میسر و بملکتان کس فرستادند و ملک نظام الدین در حاکم
 مستی از سلطان معزالدین برای قتل کج میسر و اخست
 ستم و از درگاه کسان نامزد کرد و در قصبه رسته کج میسر و
 را بقتل رسانیدند و از قتل کج میسر و کل سراسر بلندی که ارکان
 و احوان معزالدین گشته بودند از ملک نظام الدین
 خالیف شدند و هر نه پیران گشتند و بعد از مدتی معزالدین
 را بخوار شد و بزم حمت فالج و لقوه در مانده روز بروز بتر می شد
 چون امید صحت نمانده بندگان بلندی از ملوک و امراء و معارف
 و سرخیلان و سرهنگان جمع شدند و اتفاق کردند

کہ پسر سلطان معز الدین را با آنکہ خورد سال بود از حرم بیروں آوردند و بخت
 نشانند تا ملک در خاندان بلینی بماند و او را سلطان شمس الدین خطاب
 دادند و سلطان معز الدین را در کوشک کلو کہری تداوی سے گردند و سلطان
 جلال الدین با جماعت غلبیاں بانوہ قرابنیاں در بہا پور فرو آمد و شخص
 شکر و عرض شکر سے کرد و چون اصلے دیگر داشت نہ اورا با ترکاں استواری و نہ
 ترکاں را با او ترکاں اورا پسترا ز خود میدانستند ایتیم کجھن ایتیم کلہ اتفاق
 کردند کہ چند امر سے بیگانہ سے نمایند از میاں بردارند و تذکرہ بنام ایشان کردند
 و سہل تذکرہ نام سلطان جلال الدین نوشتہ اند سلطان جلال الدین
 خبر یافت و ہوشیار شد و مردم خود را گرد آورد و امر سے خلج را یکجا جمع کرد و
 شکر گاہ در بہا پور ساختہ و بعضے امر سے بزرگ باو یار شدند و ایتیم کجھن
 با سوار سے چند رفت تاز بہا پور سلطان جلال الدین را بغیرت بیار و
 و در سراسر شمس کا را و باختر ساند سلطان جلال الدین را حال روشن شد
 بود بمجہد آنکہ ایتیم کجھن بار بک بطلب رفت در زماں اورا از اسب فرو داد و
 و تیغ و دھلق او زدند و پسران سلطان جلال الدین کہ سہیکے ہمجوشیر نہر بودند
 با پنجاہ سوار در بار گاہ سلطان درآمدند و پسر سلطان معز الدین را ز تخت
 رہ بودند و بہ پدر رسانیدند و ایتیم سرخہ دنبال پسران جلال الدین آمد در میان
 راہ تیز زدند و غلطانیدند و پسران ملک الامر در بہا پور بردند و گردنگاہ داشتند
 در شہر شعب شد و خواص و عوام و خورد و بزرگ شہر از دروازہ بنصرت پسر
 سلطان معز الدین بیروں آمدند و راہ بہا پور گرفتند و جملہ شہر را سرداری
 غلبیاں بغایت دشوار نمود کہ تو ال جمعیت عام را بواسطہ پسران خود
 فرو نشاندہ و مردم شہر را باز گردانیدہ و بسیار سے از ملوک و امر کہ از اصل ترکا
 بنودند با سلطان جلال الدین یار شدند و در شکر گاہ اورا رفتہ فرو دادند و
 جمعیت انبوہ شد و بعد دو روز از ماجرا سے مذکور ملک لالہ کہ پدرا و را

سلطان مغزالدین گشته بود فرستادند بکلوکهری بقتل سلطان مغزالدین
چون بقتل کلوکهری رفت سلطان مغزالدین را که دے و نفسے مانده بود در جامه خوابه پیچیده و لگدسته
چند زود در آن کجی روان کرد و ملک چچو مدت سه سال بعد مغزالدین بادشاهی کرد و له برادر زرا^{۲۰}
سلطان بلبن را که وارث ملک بود اقطاع کرده دادند و بجانب کره فرستادند
و مخالفان و موافقان با سلطان جلال الدین بیعت کردند و از بها پور
سلطان جلال الدین با جمعیت بسیار سوار شد و در قصر معسری در
کلوکهری فرو داد و آنجا بر تخت بادشاه نشست و از بهاس شهر و از ترس سلا^{۲۱}
ماضیه در دولتخانه فرو دنیا بد و بر تخت قدیم بنشست پوشیده نماز که در شهر سینه
ثمان ثمانین و ستائیه سلطان جلال الدین فیروز طبعی در کوشک
کلوکهری بر تخت بادشاهی نشست و مدت سیزده سال عصر جلال الدین
بود و کلوکهری را شهر نو نام زد کرد و حصارے از سنگ در غایت رفعت بنا
کرد امیخسر و گفته است **۵** شهاب در شهر نو کردی حصارے که گفت
از کنگر اوتا قمر سنگ **۶** و سلطان علاؤالدین برادر زاده و داماد و مربی^{۲۲}
سلطان جلال الدین بود در هفدهم ماه مبارک رمضان سنه خمس و
تسعين و ستائیه سلطان علاؤالدین عم خود سلطان جلال الدین
را شهید کرد و بر تخت سلطنت نشست بد آنکه از مشایخ عصر علای سنجاه
شیخی که نیابت پیغمبر است علیه الصلوٰۃ والسلام شیخ الاسلام نظام الدین
و شیخ الاسلام علاؤالدین بنه شیخ فرید الدین و شیخ الاسلام شیخ
رکن الدین بنه شیخ بهاو الدین زکریا آراسته بود و وجهانے از انفا^{۲۳}
مقبور که ایشان منورے شد و عالمے دست بیعت ایشان ے گرفت حضرت
شیخ نظام الدین در آن هنگام در غیاث پور بودند و شیخ علاؤالدین
بن شیخ بدر الدین سیلیمان بن شیخ فرید الدین در غامی عصر علای و
اجودهن متکلم بودند و شیخ رکن الدین بن شیخ صدر الدین بن شیخ

بہاؤ الدین زکریا درملتان مستقیم بودند و در ہمہ عہد علای شیخ رکن الدین
 داد طریقت میداد و تکمیل میداد میکرد و سجادہ پدید را منور میداشت و ہمہ
 انالی دیار سنده و ملتان و اوچہ وغیرہم باستانہ مبارک شیخ رکن الدین
 نشستہ بودند در کشف و کرامت شیخ رکن الدین کسے را شبہ بشکے نمازہ
 بود و ماثر آں خاندان بزرگ از وصف بیرون است و شیخ بہاؤ الدین زکریا
 را در میان سالکان و خدا طلبان باز سپید گفتندے اعنے ہر کہ خود را بجماع
 او بند و بجزارسد و شیخ صدر الدین باوصاف کمال و تکمیل و سخاوتے
 در رعایتے افراط داشت و با آں چنداں مال کہ اورا از میراث پدر رسیده
 و از محصول بیہ ہارسیدے از و فوراً عطا بیشتر ایام آں بزرگ در قرض گذشتے
 و در عصر علای شعراے بودند کہ بعد از ایشان بلکہ پیش از ایشان چشم روزگار
 ندیدہ و لایما امیر خسرو کہ خسرو شاعران سلف و خلف بودہ است و در اختراع
 معانی و کثرت تصنیفات غریبہ نظیر داشت و مع ذلک الفضل و الکمال و الفنون
 دالبلاغ صوفی مستقیم الحال بود و بیشتر عمر او در صیام و قیام و تعبد و عبادت
 گذشتہ است از مریدان خاصہ حضرت سلطان المشائخ شیخ شینوخ العالم
 سید نظام الحق والدین محمد احمد بداولی البخاری اچشتی قدس السبرہ
 العزیز بود و آپچنان مرید و معتقد من و دیگرے را ندیدم و از عشق و محبت نصیبے
 تمام داشت صاحب سماع و وجد و صاحب کمال بود و در علم موسیقی کمال
 داشت و ہر چہ نسبت طبع لطیف و موزون کند باری تعالی او را در آں ہنر
 سرآمد گردانیدہ بود و وجودے عظیم المثال آفریدہ و در قرون متاخر از
 نوادرا عصار پیدا آورده و دوم شاعرے از شعراے یگانہ عصر علای امیر
 سنجر بود و اورا التفاتے بنظم و تشریہا راست و در سلاست ترکیب و در
 سخن آیتے بود و از بس غزلہاے و جدائی در رعایت روانی گفتے اورا
 سعدی ہندوستان خطاب شدہ بود و امیر حسن مذکور باوصاف و

اخلاق مرضیہ متصف بود و سالہام را با امیر خسرو و امیر حسن
تود و ویکانگی بودہ است و نہایشاں بے صحبت من توانستہ بود و نہ
من توانستہ بے محالست ایشان گذراخم و از غایت اعتقاد کہ امیر
بحضرت شیخ داشت انچہ در مدت ارادت خود در مجلس شیخ از انفاقی
متبرکہ کہ شیخ شنیدہ بود عین ملفوظ شیخ را جمع کردہ است آنرا
فوائد الفوائد نام نہادہ و او دریں ایام ہستورہا و قوان
ارادت شدہ است و امیر حسن را نیز دیوان است صحیفہ نثر
و مشویات بسیار است و چہ سال مشیرین مجلس و طریقت و خوش
مزاج و مؤدب و مہذب بود کہ راستہ و آئینہ کہ مہن از محالست
اوسے یا فہم در محالست غیر اوسے یا فہم بد آنکہ مقصود از ایراد مقدمہ
مذکورہ است کہ دل سلطان علاؤ الدین را چہ دل توان گفت و او را چہ
بے باک و بے التفات تصور تو نکرد کہ از ہزار و دو ہزار فرسنگ مسافرت
و طالبان و راز و ملاقات حضرت سلطان نظام الدین سلطان المشایخ
محبوب الہی می رسیدند و او را پیچ بخاطر گذشت کہ بکلامت شیخ الشیخ محبوب
الہی ایکہ و یا جناب قدس علی را نزد خود طلب و ملاقات کند و در کدام و ہم در
آمد زیرا کہ چوں امیر خسرو کہ نادر عالم بود اگر در عہد محمودی و سجری بودے
اورا مکرم و بخیل داشتندے سلطان علاؤ الدین اورا ہزار تنکہ دادہ بود
و تکریم و تجلیل او بجا نیاوردہ و ہرگز حق احترام و احتشام او محافظت نکردہ
و انہمہ عجایب در عصر او راستہ بود و حق او مکرم و استدراج بود سلطان علاؤ
الدین را زحمت استغاثہ و در آن زحمت فوات یافت مدت سلطنت
بسیال بود بعضی گویند کہ ملائکہ پیش بریدہ ہیں دریدہ کار سلطان را
در حالت غلبہ زحمت تمام کرد و شہد ہوسنہ خمس عشر و سبعمائہ و شرب ششم شوال
آخر شب سلطان علاؤ الدین را از کوٹک سیرجی بیرون آوردند

و در مسجد جمعه در مقبره او بر دند و دفن کردند و در بیست سال سلطان قطب الدین
 پسر سلطان علاء الدین بر تخت نشست بعد از قتل ملک نایب که بعد
 از سی و پنج روز که از نقل سلطان علاء الدین گذشته بود و در شهر بسته
 نشان می‌شد و سبحاته و بواسطه آنکه دیوگیر از دست رفته بود بجانب دیوگیر
 لشکر کشید و فتح و طغر از آن لشکر بازگشت چنانچه سلطان علاء الدین
 فریفته ملک نایب شده بود سلطان قطب الدین فریفته و آشفت
 خسرو خاں شد و آن سر او یک حراجی را مایون چتر دار و سر دارش گردانید
 و از آن مایون مفعول بر خاں و فرزند آن او چه گذشت و از جمله بدیهات
 سلطان قطب الدین آن بود که با حضرت شیخ سلطان المشایخ
 نظام الدین اولیا که قطب عالم بود از جهت آنکه خسرو خاں را
 مرید شیخ میدانست با شیخ عداوت بنیاد نهاده و زبان به بدگفتن
 شیخ بکشد و در بند آن شد که شیخ کلفت رساند و چنان بدخواه او
 که خود را پیش او نیکوخواه نموده بودند سلطان را در بدخواهی و انداختن
 شیخ باعث می‌گشتند و از آن جهت بر افتادن او نزدیک رسیده
 بود و زبان به بدگفتن شیخ بکشد و عداوت ظاهری کرد و ملوک و وزیران
 معارف در سراے را فرمود که کسی بزیارت شیخ در غیایث پور نرود
 و بارها می‌گفت که هر که سر شیخ بیارد هزار تنکه زر او را بدهم
 و روزی در خطبه شیخ ضعیف الدین رومی سلطان را با حضرت
 شیخ ملاقات شد خدمت شیخ را ملاقات نکرد و سلام شیخ را جواب
 نداد و اتفاقات نفرمود بنیت آنکه با شیخ در اندازد شیخ زاده حسام را که مخفی
 شیخ شده بود مقرب درگاه خود ساخت و شیخ الاسلام رکن الدین
 را از ملتان طلب کرد و القصه سلطان قطب الدین را بعد از چهار سال
 خسرو خاں با جمعی اتفاق کرده در بام هزار ستون سر از تن جدا کردند

و تن بے سر سلطان را از بام در صحرای انداختند و خلقے آزاد بیدند و گوشه خریدند
 و از جان خود نمیداشتند هر که که گفتنی بود کشتند و در بانا کردند و هم در آن نیم
 شب ملک عین الملک ملتانی ملک حید الدین قریشی و ملک فخر الدین
 جو نایب سلطان محمد بن تغلق شاه و غیر هم را طلبیدند و بر بالاس بام
 هزار ستون نگاه داشتند تا روز شود چون روز شد خسرو خاں وزیر
 حسیپ خود را ناصر الدین خطاب داد و برادر خود را خان خانان و
 بهر کس خطا بے منصب تعیین فرمود و از هیچ کس ملاحظه نداشتند مگر از غازی
 ملک یعنی تغلق شاه که در دیپال پور بود تغلق شاه که این خبر شنید
 چون مار بر خود پیچید از براس آنکه بدست سلطان محمد تغلق نزد سلطان
 قطب الدین قرب تمام داشت از قبل ولی نعمت خود خون می خورد و دم
 نمی توانست زد و تغلق شاه شکر کشیده بدلی آمد و بخسرو خاں
 جنگ کرد و خسرو خاں را شکست داد و خسرو خاں گریخته
 روز دوم او را گرفته آوردند و گردن زدند و مدت چهار ماه خسرو خاں
 سلطنت دلی داشت و شهور سته عشرین و سبعمائه سلطان غیاث
 الدین تغلق شاه انارالد برمانه در کوشک سیری جلیس فرمود و
 بادشاهی بذات پهلوانان او زیب و زینت گرفت و در شهور سته عشرین
 و عشرین و سبعمائه سلطان تغلق شاه بر حمت حق پیوست و سلطان
 محمد بن تغلق شاه که ولیعهد او بود بر سر سلطنت دارالملک تغلق آباد
 جلوس فرمود و از بادشاهی او ممالک اسلام آراسته شدند بدانکه سلطان
 محمد شنید که تغلق شاه از کهنوتی جریده امر و بتغلق آباد می رسد فرمود
 که در لکه کر سیه تغلق آباد نزدیک افغان پور کو تشکے محضرے بنا کنند
 که شب پدرا و انجا نزول کنند و یگا به باکو کب بادشاهی در آید
 تغلق شاه وقت نماز دیگرے در کو تشک نور سید

و فرود آمد پسر او و اکابر و اشراف استقبال کردند و پیاپی بوس شریف گشتند و مانند خاصه طلبیدند
 و طعام خوردند و ملوک و اماران بجهت دست نشستن پیروان آمدند و صاعقه بلا از آسمان
 بر زمین افتاد و سقف خانه بالا بتعلق افتاد و بانهج و شش کس دیگر زیر سقف افتادند
 و بجوار حرمت حق پیوست و سلطان محمد بخت باوشاهی در دلی جلوس فرمود و مدت
 سلطنت سلطان محمد بن تغلق شاه بیست و هفت سال بود و بدانکه سلطان محمد
 تغلق در شکر مرخص شد مرض او مدت ادیافت روز بکنا ر آب برنده نزد یک
 شهنشهر رسید سلطان محمد در جوار حرمت حق پیوست و لشکر شور و شنب بر خاسته یک
 که خلق بیکدیگر در افتاد و بیست و چهارم ماه محرم سنه اثنین و سیمین و سیمایه با جماع
 و عوام سلطان عبدالرحمن فیروز شاه سلطان و لشکر بخت باوشاهی جلوس فرمود
 بدانکه شیخ نصیر الدین محمود و شایخ و ملا و ملوک و اماران و معارف و اکابر و معتبران و سران جمیع
 شریف و باستان عام و در سر آمدند و فیروز شاه را گفتند که تو هم و من و عجم و صومالی
 سلطان محمدی و هم برادر زاده اوئی سلطان محمد را پسر می نمود و دیگر از دو شهر
 و لشکر بی چنان نموده است که قابلیت باوشاهی داشته باشد از بر سر خدا تغلق
 در مانده و البقیه در دست و بر تخت جلوس فرمود و چندین هزار آدمی و این همه لشکر را از دست
 مغل باز خرید فیروز شاه عذر می گفت دست از او باز نیداشت و میگفتند که در
 لشکر و نگاه دلی لایق سلطنت نشایان باوشاهی جز سلطان فیروز شاه
 نیست که اگر امر و بر تخت سلطنت نشیند و مغلان را معلوم شود که او بادشاه نشیند
 یکبار مغلان همیبا سلامت نگذارد و همه را بقتل رسانند بضرورت بر
 تخت سلطنت جلوس فرمود و مردم از محنت و اندوه آسوده شدند
 تا پنج و فات سلطان فیروز شاه فوت فیروز است که مفصل
 و بهشتاد و نه است و مدت سلطنت او سی و هفت

سال بود تم بعونه و هو الله العظیم

و آخر کتاب منقول عن عبارت ذیل مرقوم بود بنابرینکه احوال سخی خود در نقل این
 نسخه متبرکه محرر ساخته در ذیل منقول نیز بتجریب میرسد تا برناظران وضوح پذیرد و آن
 عبارت اینست با تمام رسید کتاب مستطاب حضرت سیرالاولیا بر مطالعه
 فرمایندگان این صحیفه شریفه مخفی و محتجب نماند که در سال یک هزار و یکصد و پنجاه هجری
 نبوی صلی الله علیه و سلم و سنه بیستم جلوس محمداشاه بادشاه سید عبدالعزیز
 نسخه بخط قدیم بسیار دیرینه و کهنه مرقوم سید محمد حسن بن سید فضل الله که یکی
 از اجداد ایشانند و بدین طریق بابشاه میرسد سید عبدالعزیز بن سید خیر الله
 بن سید نعمت الله بن سید محمود بن سید عبدالسمیع بن سید حسن بن سید
 فضل الله بن مولانا سید دولت بن محمود سید احمد بن مولانا سید عبدالرشید
 بن مولانا سید کمال الدین بن مولانا خواجہ عزیز الملتی والدین بن خواجہ سید
 ابابکر بلا واسطه بمشیرہ زادہ حقیقی حضرت سلطان المشایخ سید نظام الحق
 و الشرح والدین محمد احمد بدلاؤنی قدس سرہ الغریزان بن سید عبداللہ
 بن مولانا سید عبدالرحمن بن مولانا سید موسیٰ بخاری بن مولانا سید عبداللہ
 بخاری بن سید حسن بن سید علی بن سید احمد بن سید ابی عبداللہ بن
 سید علی اصغر بن سید جعفر بن امام علی مادی نقی بن امام محمد انجواد بن
 امام علی موسیٰ ضیاء بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر
 بن امام زین العابدین بن امام المغارب و المشارق حضرت امام حسین
 شاه شہیدان بن امام الارض و السماء حضرت امیر المومنین اسد الله الغالب
 علی ابن ابیطالب کرم الله وجهه علیهم السلام بجهت از کتاب خانه گم شده بود
 بعد از مدت بسیار بحسب اتفاق از بازار بدست آمد تمیناً و تبرکاً بخواجهش تمام
 بے تکلم و کلام هر وجه که کتابدار خواست یعنی کتاب فروش بہر قیمت که داد گرفتند
 چون در دریافت الفاظ احتیاج بسوے تامل و تفکر بسیار مے افتاد و خواستند
 کہ نسخه دیگر بخط واضح نویسنده شیخ نور محمد کہ پارہ از محاورہ پارسی نظم و نثر

آشنا به قدرے تحصیل علم صرف و نحو ہم کردہ و خط نستعلیق خوانا و روشن داشتند
 کم ہمت بہت تندرست کہ نقل این نسخہ بخط جلی نمایند و شروع کردند این بیچ کم از بیچ کفش
 بردار و رویشان و عالماں بلکہ خاک کفش ایشان سہمی بجدیت متناسے آن شد
 کہ حق تعالیٰ از کرم فضل خویش مرا بملک عاریتے مالک این نسخہ نشانیفہ کردا مذہب سے نسخہ
 پر غلطی بہ خطی از بازار بدست آمد روزے با سید عبد اللہ جو اتفاق صحبت افتاد
 سخن بریں قرار گرفت کہ ذکرہ این کتاب مستطاب بہت تصحیح و مقابلہ نمایم در ماہ
 مبارک رمضان المبارک سنہ مذکور آغاز مقابلہ شد اجتماع نہ نسخہ مختلفہ الملک گردید
 و ہمہ نسخہ تا غیصہ صحیح ہم در عبارت عربی و ہم در عبارت فارسی علی الخصوص اشعار عربی کہ
 اکثر جا مصنف آورده و احادیث کہ بقرب نقل کردہ این ضعیف قلیل البصاعت
 بقدر طاقت قوت خود ہمہ نسخہ ہا را نظر کردہ و دیدہ و نسخہ صحیح و درست نمودہ و درست
 یک نسخہ میان سید عبد اللہ و دیگر نسخہ خود درست کردہ و این یادگار است از ضعف
 عباد اللہ الصمد نور محمد بنہ از بندگان بے کینہ و کینہ از کمینگان سلسلہ عالیہ
 نقشبندیہ رحمہ اللہ و عفاہ بطنیہم و کرہم ۛ

تمام شد کتاب مستطاب حضرت کسیر الاولیاء فی محبت حق جل و علی تصنیف مخیر و
 خلیفہ حضرت سلطان المشائخ محبوب الہی نظام الحق و الشرع و الملتہ و الدین
 سی محمد احمد بدوئی البخاری اچشتی قدس اللہ سرہ العزیز بتاریخ ہفتم شہر شعبان
 المعظم موافق سنہ چہل و ششم جلوس شہاہ عالم بادشاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ
 مطابق سنہ یکہزار و دودصد و بیچدہ ہجری قدسی جناب حضرت رسالت پناہ
 صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ الہار و اصحاب الکبار و اولیاء البرار و الاخیار النامد ار
 بخط بے ربط ناکارہ نمط خاکپاے اولیاء حشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالیٰ
 علیہم جمعین تراب الاقدام پیران سلسلہ عالیہ قادریہ علیہم السلام خصوصاً عاشقان
 و محبوبان خداے کریم رحیم سلسلہ مکرم معظم حضرت مولانا و سیدنا و سندنا و مادینا و
 سعیدنا و ناصرنا حضرت شیخ الشیوخ فخر العاشقین سراج الکاملین سواہ مکملین

زبدة الوصلین حضرت مولانا فخر الملة والشرع والدين نظامی حبشی و قادری و
 سہروردی و نقشبندی؟ جملہ شعبہ ہائے ہر چہار خاندان عظیم الشان دست بیعت
 بخلافت ہفت اقلیم دادہ مسند فیض سانی و کامروائی مشائخ کبار رازنیت اکرام
 مے فرمودند و خلفائے کرام و یاران عظام جناب مقدس حضرت فخر العالم مولانا
 محمد فخر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ در اطراف و کناف عالم فیض بخشی سبکی طرق
 مے فرمایند و محرمیں کتاب مستطاب سہمی شیخ بذر الاسلام کیے از کمترین غلامان
 جناب معلی القاب فخری نظامی است سمت تسطیر و رقم تسوید و تحریر پذیرفت جب
 فرمایش برادر دینی و طریقتی کہ باصلاح و تقویٰ و ذکر قلبی آراستہ و پیراستہ اندھے
 بمیان جان محمد کہ انواران حضرت شاہ علی حکیم صاحب علیہ الرحمۃ والرضوا
 بن حضرت صاحب زادہ عالم مرشد زادہ سلسلۃ شاہ حامد صاحب اصدق
 حضرت شیخ الشیوخ حضرت شاہ کلیم اللہ صاحب کسپیران پر حضرت مولانا فخر
 صاحب محب بنی ہستند علیہم الرحمۃ والرضوان بکمال خویہاے دینی و دنیوی از
 اتم سطور خلاص اخوت دینی دارند سلمہ اللہ تعالیٰ و المستعان رجا از ناظران
 صحیفہ شریفہ آنکہ اگرچہ نسخہ منقول عنہ بموجب سہمی محررش بکمال صحت است و ایس
 عامی نیز بقدر وسع امکان و صحیح نویسی کوشیدہ و جانیکہ در اصل نسخہ سہمی
 نقش ناچار بر بنیم بعض جا پا از حد ادب بیروں نہادہ بدستی ارقام پر و اخلاص
 بمقتضای اینکہ بیچ نفس بشر خالی از خطا نبود البتہ سہو و خطا بطہور آمدہ یا نہ
 ناقلان و ناظران بریں کلام بزرگاں کہ الانسان مکرک من الخطاء والنسیان
 نظر فرمودہ طرف سہو نگاہ نفرمایند و بذیل عفو و کرم بپوشند و باصلاح کوشند و سہو
 والا کرام قاریا بریں مکن تہ و عتاب و اگر خطاے رفتہ باشد در کتاب
 آن خطاے رفتہ را تصحیح کن و از کرم و العدا علم بالصواب و الحمد لله رب
 العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی خیر خلق محمد و آلہ و اصحابہ (جمعین و اولیاء
 داء المکومین بر حمتک یا رحم الواحمین الہی بمرست حضرات پیران چشت قادری

سلسله مولانا فخر صاحب علیہم الرحمۃ این کترین میران فخر صاحب عاقبت
بر سلامت ایان بخیر گردان آمین آمین یا رب العالمین * * * *

فہما نامہ کتاب طب ایرلاولیا فارسی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۹	اختیاری	اختیار	۵۵	۲۳	خراب بدم	خراب بدم
۴	۱۶	مسیحی	مستی	۵۶	۱۱	ولازاق	ولازاق؟
۷	۱۴	ترس	ترس	۵۷	۲۳	ششغے	ششغے
۸	۱۳	چونکہ	خون کہ	۵۹	۱۱	درسیدن	درسیدن
۱۰	۱۵	بزل	بزل	۶۱	۱۵	شمس ترک	شمس الدین ترک
۲۱	۷	در بیان	در بیان	۶۳	۲۰	ششازادہ	ششازادہ
۷	۱۴	پیدا آمدن	پیدا آمدن	۶۴	۸	شغی علی	شغی علی گرد
۲۲	۱	روشن	روشن	۶۶	۱۱	شعے	شعے
۳۳	۴	عالم	عالم	۷۷	۱۴	خج فرمود	خج فرمود
۲۳	۶	ابن خواجہ ابراہیم	ابن خواجہ ابراہیم	۶۸	۷	بازمانم	بازمانم
		دردوخہ	کب دوفہ	۷۳	۱	بحضرت میخوانند	بحضرت میخوانند
۲۵	۴	تجیمیر	بتیمیر	۷۵	۱۴	الستین	الستین
۲۸	۴	بابل	بابل	۷۶	۱۵	دخم	دخم
۳۱	۸	بخلت	بخلت	۷۷	۱۸	درشعی	درشعی
۳۱	۲	الشکر	هو الشکر	۷۹	۶	گرد و گرد	گرد و گرد
۳۵	۲	یسندہ است	یسندہ است	۸۰	۱۰	ایں شغ	ایں سخن شغ
۷۷	۷	ایرالمین است	ایرالمین است	۸۱	۱۳	کشف المعنی	کشف المعنی
۴۰	۴	در عات	در عات	۸۲	۱۰	بازداشت	بازداشت
۴۴	۱۷	معصیت	معصیت او	۸۳	۲	رب العالمین	رب العالمین
۴۷	۱	اور رفت	اور رفت	۱۰۰	۱۸	محبت	محبت
۴۸	۵	دردندان است	دردندان است	۱۰۱	۲	کرده	کرده
۷۷	۲۳	خراب داد	جواب داد	۱۰۲	۱۶	یلقبہا	یلقبہا
۷۷	۱۶	نزدیک نزدیک	نزدیک	۱۰۵	۷	آجڑا	آجڑا
۷۷	۱۰	تا در تامل	تا در تامل	۷۷	۱۰	الستاسی	الستاسی
۵۲	۱۳	نبشتم	نبشتم				

نقطہ نامہ کتاب مستطاب میرا اولیا و فارسی

صفحہ	سطر	نقطہ	معجم	صفحہ	سطر	نقطہ	معجم
۱۰۵	۱۶	سطر ۱ از اول	سطر ۱ از اول	۱۶۰	۴	نشند	نشند
"	۲۰	وسعد بختیت	اسعد بختیت	"	۲۱	کردگار	کردگار
۱۱۳	۱۷	خدائیم در	خدائیم نامی روزند	"	۱۰	جهان	جہاں
۱۱۴	۱۵	نیک اتفاق	بیک اتفاق	"	۱۱	چند و بیش	چند و بیش
۱۱۷	۲۳	استند و	استند و	۱۶۱	۲۱	آب و نہر	آب و نہر
۱۱۹	۱۵	ابوشکور	ابوشکور	۱۶۳	۱۳	ترتیب	ترتیب
۱۲۷	۲۰	فیروز گہ	فیروز کوہی	۱۶۷	۹	صخرت	صخرت
۱۲۸	۱۰	حلقہ	طالع (معنی پرت شکار)	۱۹۱	۱۵	بزرگ زادی	بزرگ زادہ
۱۳۳	۷	چرخوش	چرخوش گوید	۱۹۱	۱۷	بی بی شریفہ	بی بی شریفہ
۱۳۴	۸	آرایش	آرایش	۱۹۲	۱۸	آراںیدہ آید	آراںیدہ آید
۱۳۷	۴	سبہ را	جہدہ را	۱۹۳	۴	نشدی	نشدی
"	۱۲	برو	نہرو	"	۵	اتفاق	اتفاق
"	۱۳	خلیفہ ملک پیرا	خلیفہ ملک پیرا	۱۹۹	۱۶	پاسے پوس	پاسے پوس
۱۴۵	۱۴	دبا بے	دبا بے (معنی خانی)	"	۱۹	ملاوت	ملاوت
۱۵۱	۳	بہا بنانی	بہا بنانی	۲۰۱	۱	ذونے	ذونے
"	۴	بیاریم	بیاریم	۲۰۲	۱	محمد امام	محمد امام
۱۵۶	۹	اسے احمد	ابی احمد	۲۰۶	۲۲	پس خواہ را	پس خواہ را
"	۱۵	بارکنم	بارکنم	۲۱۱	۱۸	انارالد	انارالد
۱۶۰	۱۴	استحاطہ لہدی	استحاطہ لہدی	۲۲۲	۳	اور علم	اور علم
۱۶۳	۶	ہر جزو سے بانی	ہر جزو سے بانی	۲۱۵	۳	مودیان	مودیان
"	۷	و خود را	و خود را از طیفقت خود	۲۱۷	۱۸	ابن سہیریت	ابن سہیریت
"	۷	باجیرکمی و	باجیرکمی و	۲۱۹	۲۳	سکیمی	سکیمی
۱۶۵	۱۹	غائب	غایت	۲۲۲	۱۳	امانت	امانت
۱۶۶	۱۸	چیز	چیز	"	"	مؤرخ	مؤرخ
۱۶۷	۱۴	غایم یلم	غایم یلم	۲۲۵	۲۳	مداشتے	مداشتے
۱۶۸	۱۶	کنسم	کردم	۲۲۸	۵	سلطان محمد	سلطان محمد
"	۲۳	ارباب	در باب	۲۳۸	۱۷	کردی	کردی
۱۶۹	۱۶	تہ خواہ	تہ خواہ	"	۲۳	می کہ دند	می کہ دند

غلط نامہ کتاب خطاب سیر الاولیاء فارسی

۳

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۴	۳	دستارچہ	دستارچہ	۳۴۴	۱۰	شیرک	شیرک
۲۴۶	۱۱	خظہ	خظہ	۳۴۶	۹	ظہا	ظہا
۲۵۵	۷	انداد	انداد	۳۵۱	۱۹	دریا سید	دریا سید
۲۶۰	۲۲	حوئے	حوئے	۳۵۲	۹	ازاں	ازاں
۲۶۱	۲۰	درویشی	درویشی	۳۵۳	۱۰	ابا	ابا
۲۶۴	۱۵	گو	گو	۳۵۴	۸	شمش الملک	شمش الملک
۲۶۶	۱۵	بر سر رک	بر سر رک	۳۵۵	۹	فرایند	فرایند
۲۶۷	۲۰	روزا	روزہ	۳۵۶	۱۸	خدیہ	خدیہ
۲۶۸	۶	حق علیہم	حق علیہم	۳۵۷	۱۸	گلونخ	گلونخ
۲۶۹	۹	سوائے	سوائے	۳۵۸	۲۰	عظمت	عظمت
۲۷۰	۱۱	حکایت والد	حکایت والد	۳۵۹	۲	یا	یا
۲۷۱	۱۳	بگذاشت	بگذاشت	۳۶۰	۱۸	یسمین	یسمین
۲۷۲	۱۶	کیفیت	کیفیت	۳۶۱	۳	ابن	ابن
۲۷۳	۱۲	مسدود	مسدود	۳۶۲	۹	بگذاشت	بگذاشت
۲۷۴	۷	علوم دینی	علوم دینی	۳۶۳	۸	دشمندے	دشمندے
۲۷۵	۵	آسمانی	آسمانی	۳۶۴	۱۳	بخوبی	بخوبی
۲۷۶	۱۲	درود کا پجہ	درود کا پجہ	۳۶۵	۱۴	خیر	خیر
۲۷۷	۱۴	ترکے	ترکے	۳۶۶	۱۴	حاجی	حاجی
۲۷۸	۱۹	باد صفا	باد صفا	۳۶۷	۱	بیرک	بیرک
۲۷۹	۷	بخشید	بخشید	۳۶۸	۵	حال	حال
۲۸۰	۹	لور	لور	۳۶۹	۷	قزاق	قزاق
۲۸۱	۱۶	بیاید	بیاید	۳۷۰	۷	ازکے	ازکے
۲۸۲	۱۸	سرد	سرد	۳۷۱	۸	دیرک	دیرک
۲۸۳	۲۲	نگاہ دارم	نگاہ دارم	۳۷۲	۱۲	ابدوا	ابدوا
۲۸۴	۱۸	آری تدا	آری تدا	۳۷۳	۱۷	شوید	شوید
۲۸۵	۲۲	فرستے	فرستے	۳۷۴	۱۷	شوید	شوید

غلط نامہ کتاب ستطاب سیرالاولیاء فارسی

۲

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۶	۱۱	نہاید کردوے	نہاید کردوے	۴۹۸	۱۴	ابو موسیٰ	رسول صلعم
	۵	پیش بخورے	پیش بخورے	۵۰۶	۱۵	از قوجہ	ازان ویم
۲۲۵	۱	سکر	سکر	۵۰۳	۶	کردی	کردی
۲۲۶	۲	کیاے	کیائی	۵۱۶	۱۴	شول	سوق
۲۲۹	۲۱	کہ نگار	کہ نہ کار	۵۲۱	۱۸	حای	حای
۲۳۶	۱	باین	با این	۵۲۲	۱۶	شعب	شعب
۲۳۹	۱۴	کہ بہت	کہ بہت بہت	۵۳۲	۱۰	بالا قاب	بالا کتاب
۲۴۸	۱۵	در صغیر اصغر	در صغیر اصغر	۵۴۰	۱۴	کر	کر
۲۵۶	۶	بجیم	بجیم		۱۶	کریش	کریش
۲۶۰	۱۱	بسیقل	بسیقل	۵۴۲	۱۱	مستحقان	مستحقان
	۱۶	نہ بینی	نہ بینی	۵۴۵	۱	روزہ گفت	روزہ گفت
	۱۶	بہندی	بہندی			گو	گو
۲۶۳	۱۵	شعرد	متعرد	۵۵۳	۸	تشریث	تشریث
۲۶۴	۲	قطب	قطب	۵۵۵	۱۲	استحقاق	استحقاق
	۱۵	نگرے	نگری	۵۶۵	۱۵	حصر	حصر
۲۶۷	۱۲	بگوش	بگوش	۵۶۰	۲۲	ابلیسیت	ابلیسیت
۲۶۸	۶	قصبہ	قصبہ	۵۶۹	۲۱	نیزانت گرفت	نیزانت گرفت
۲۶۱	۲	احداث	احداث	۵۸۲	۴	شمسی	شمسی
۲۸۰	۱۲	رایجہ	رایجہ (یعنی خوشبخت)	۵۸۳	۲	نفیہ	نفیہ
۲۸۶	برجائید	مایا اراں	مایا اراں		۲۲	عرص	عرص
۲۹۱	۲	گوی	گوئے	۵۸۵	۴	درمیش	درمیش
	۱۴	لست	لست	۵۸۶	۱۸	شعب	شعب
۲۹۲	۲۰	کرده	کرده	۵۹۱	۱۵	جلینین	جلینین
۲۹۴	۱۷	مصطلع	مصطلع	۵۹۲	۲۰	فیروزہ	فیروزہ
۲۹۵	۸	طواہر	طواہر				
۲۹۶	۱	سیکروید	سیکروید				
تمام شد غلط نامہ							

اعلان

کُتب موجودہ وزیر طبع مطبع محبت فیض بازار دہلی
کُتب تصوف

(۱) سیرالاولیا فارسی - بہرہ جوہ تیار و موجود قیمت سیرامپوی کاغذ ۳۰ روپے کاغذ لکھنؤ محض و جلد
کُتب ذیل سودرخواستوں کے آنے پر چھپنی شروع ہوگی

(۲) سیرالاولیا کا اردو ترجمہ (۳) دیوان غرۃ الکمال مصنف حضرت امیر خسرو طوطی

(۴) روضۃ الاقطاب یعنی سوانح عمری حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ

کُتب ذیل عنقریب چھپنے والی ہیں

(۵) افضل الفوائد مصنف حضرت امیر خسرو طوطی ہندرج رہبر حضرت سلطان المشائخ نظام الیہ

اولیا قدس سرہ کا موقوفہ (۶) رسالہ باحت سماع مصنف مولانا فخر الدین زراذی خلیفہ

حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ (۷) رسالہ سوال و جواب شہزادہ داراشکوہ دہلی

اس کے سوا ہمارے پاس اور بہت سی کُتب تصوف موجود ہیں جو وقتاً فوقتاً کُتب کو رہ بالا کے بعد چھپیں

کُتب اردو زبان دانی قیمت موجودہ

(۱) اردو زبان کی تاریخ مصنف المشہر (۲) رسالہ ہندوستانی ہمدلیاں مصنف

حضرت امیر خسرو طوطی ہندو غیر (۳) مخزن الحیا و ارات مولفہ المشہر جمدین شہر

کے ہندوستانی می و کرا اور مطلقا میں ہندرج ہیں خفیہ شایع ہونے والی ہے (۴) ہندوستانی لکھنؤ

معروف بہ سکھر سہلی عورتوں کی زبان میں نہیں کی تعلیم کے لیے حیاتی کاغذ ۳۰ روپے کاغذ لکھنؤ محض

کُتب علمی - قیمت موجودہ

(۱) جغرافیہ طبیعی مولفہ لالہ کدرا ناتھ صاحب ایم۔ اے۔ دہلوی اکثر اسٹنٹ کشن لکھنؤ

(۲) مراۃ جغرافیہ یعنی جہان کا حقہ جغرافیہ - ۱۲ (۳) ریاض جہانگیر یعنی رسالہ علم طبیعی

بطور سوال و جواب حصہ اول و دوم - فی ۴۰

پچیس نسخوں سو تک ہر ایک کتاب کے لیے بیس روپے نیگرہ کشش ہے اور سواستون سے زیادہ

پچیس روپے نیگرہ - نقد قیمت آنے پر کتب بطور روانہ ہو سکتی ہیں اور منظور و کتابت طے ہو سکتے ہیں۔

چرنجی لال مالک ہستم مطبع محبت فیض بازار دہلی

U 3413 آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیر اندہ لیا جائے گا۔

کتابخانه

جامعه

۱

۲

۳

۴

۵

۶

۷

۸

۹

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

